

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232814

UNIVERSAL
LIBRARY

ظنستایم که میکان فضل خلاق و اسمک
 بر عیون سعیدین و اولیاق مین و بن

از نون کتاب چشمه فادیت انساب حاوی مطالب طیبه مطاوی مبارک
 منون عوام و معدن فوائد مستند حکما مقبول اطباء اعنی جلد چهارم حیات



بر زبان اردو مترجمه قد و در باب تحقیق و زبدۀ اصحاب تدقیق یک کتاب مضمار همه دانی
 مولوی حکیم سعید حسن بدین کنونی را بقی مترجم در نیایانی سید علی نقی لکهنوی کاشی و کاتب

مطابع منشی لکهنوی کاشی و کاتب
 مطابع منشی لکهنوی کاشی و کاتب

اسلامی طب میں ہر علم و فن کو کتب کا ذخیرہ مسلک و فروخت کو جو موجود ہے یہ فہرست مطول ہر ایک کتاب کو چھاپنے سے پہلے لکھتی ہے معاملہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب سے میل چھپنے کے تین صفحہ سادہ میں کتب طب اردو فارسی و عربی و لغت و دج کرتے ہیں تاکہ کتب فن کی یہ کتاب ہے اوس فن کی - (اور بھی کتب موجودہ کا خانہ سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔)

کتب طب اردو

<p>میر افضل علی ڈاکٹر مجمع البحرین - یہ کتاب طب یونانی اور ڈاکٹری میں ہر مبالغہ جس اس عنوان کی کتاب اب تک لکھ نہیں ہوئی جو جامع کمال تک مکمل محمد حیدر خان رئیس جالندھر ملازم سرکاریہ است کو یہ نسخہ لکھا گیا ترجمہ ذخیرہ خوارزم شاهی - کلیات و معاملات طب میں اعلیٰ درجہ کی کتاب جو زبان فارسی میں تصنیف حکیم اسماعیل بن الحسن محمد احمد جرجانی تھی اوسکا ترجمہ اردو میں انتخاب مطبع حکیم بادامی حسین خان مراد آبادی نے بہت سلیس اردو عام فہم میں فرمایا تین جلد ہیں - ۱۔ حصہ اول و دوم و سوم و چارم - کجائی ۲۔ جلد پنجم و ششم و ششم - کجائی ۳۔ جلد ہفتم و ششم و نهم و دهم - کجائی تریاق مسموم - نسخے کتب و اقسام سامیون کے علاج میں مع ادویہ کلین اور تعداد و درم مقام پیدائش کے مولفہ حکیم محمد بیب العین احمد ترجمہ اردو قانون شہجہ الیسیس - بوعلی سینا کے جلد اول و کلیات فن طب - بہرہ دہی عام مشفاط الامراض - من بہرہ عضو کے امراض کا علاج مولفہ حکیم محمد نور کریم</p>	<p>مجموعات الکبری - اردو ہر مرض کے نسخے آزمودہ مترجم حکیم واحد علی موہانی - طب نبوی - جس کا نسخہ رضیون کے لیے اکبر اعظم سے انتخاب احادیث نبوی سے مولفہ خاندان اکبر رموز الحکمت - اودن علامتوں کا بیان جس سے ابتدائی مرض سے مال ٹیک باہری معلوم ہو جاسے اور اوس کے دفع کی تدبیر مولفہ حکیم حبیب علی - معالجات احسانی - دلائل تشخیص امراض اور اسکا علاج مولفہ حکیم احسان علی - علاج الامراض - اردو طب کی مستند کتاب مترجم حکیم باہری حسین خان - رسالہ قارورہ - شناخت رنگت قوام و رنگ بول میں عمدہ رسالہ مولفہ حکیم غلام محمد مرکبات احسانی - بطور تفریح دین ہر مرض کا تشفیہ ترتیب حروف تہجی ان حکیم احسان علی اکسیر القلوب - ترجمہ اردو مغز القلوب جو تصنیف حکیم محمد اکبر ہے مترجم حکیم محمد نور کریم عجمی - معالجات امراض و سوسو و طبی حکیم محمد علی - کیمیائے عنافری - ترجمہ قراہ دین قادری مترجم حکیم محمد کریم - تشریح الاجسام - علاج و اقسام بچہ و طبی نسخے</p>	<p>تشریح الاسباب معروف بہ نظر العلوم مع نقشہ برنج لکھی مولفہ حکیم علی شمس رسالہ زبدۃ المفردات - دلفرہ بق مولفہ حکیم سید علی بن مخلص بہ یث - زبدۃ الحکمت فصل اول میں روزہ و بیرون کے استعمال کا بیان ہے مولفہ سید حکیم علی راہی مفید الاجسام - مع فوائد عجیبہ قسم امراض کے نسخے مولفہ سید فضل علی شہر ڈاکٹر - علاج الغبار - اسکی کوئیون کی دوائی کا ذکر ہے مترجم حکیم غلام امام - ترجمہ طب الکبری - یہ ترجمہ عام خوبی سے ہوا۔ ایک طب و تفریح کوصات علامہ زمان اودین لکھی ہوا ایک منظرہ العلاج ہے مترجم حکیم محمد حسین - قانون جوت - عمدہ ترجمہ طب کا علاج و خصوصاً تپ و تبخیر کا نسخہ حکیم مرت حسین - تحفہ اطباء - رسم ہائے دوائی حکیم سید شرف خیر آبادی - قراہ دین شفا - اردو مترجم حکیم محمد باہری حسین مراد آبادی - قراہ دین و کائی - فارسی مصنفہ حکیم ڈاکٹر محمد اردو مترجم حکیم باہری حسین خان مراد آبادی - اعظم الاطباء - لکھنؤ مولفہ محمد صادق علی</p>
--	--	---

فہرست مضامین ترجمہ کتاب چہارم حمیات از کتب پنجگاہ قانون شیخ الہیہ

[illegible]

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۶۵	چند حکمت جو اگر کسی جسم کے بعد وہ ہیں۔	۹۲	تذکرہ احوال تابع وق کا بیان۔	۱۲۰	علامات اوس بحران کے جو طریق رحم ہو۔
۶۶	تبی سردت اندرونی اور خارجی جسم غامض ہیں۔	۹۳	وق شیخوخت کا بیان۔	۱۲۱	علامات بحران بزرگ کھل جانے کے مقدار کے۔
۶۷	جسب بین لہر گری ہو و یا بر سر می ہو۔	۹۴	علاج وق شیخوخت کا۔	۱۲۲	علامات بحران کے جو بزرگ انتقال ہو۔
۶۸	جسب جسمین اندر دیکھو و نون بگم گری گری ہو۔	۹۵	حیات و با کا بیان۔	۱۲۳	علامات انتقال کے بزرگ اس کے بعد۔
۶۹	جسب غشی خلطی کا بیان۔	۹۶	علامات جمی و بائی۔	۱۲۴	علامات انتقال اس کے کی طرف۔
۷۰	جمی غشی رقیقہ کا بیان۔	۹۷	علامات و بائی کا بیان۔	۱۲۵	علامات انتقال دوسرے مرض کی طرف۔
۷۱	جسب غشی و رقیقہ کا بیان۔	۹۸	علاج جمی و بائی کا۔	۱۲۶	علامات بحران خارجی کے۔
۷۲	جسب غشی و رقیقہ کا بیان۔	۹۹	طریقہ اشتراک کا و بائی۔	۱۲۷	بیان احکام خراجات کا۔
۷۳	جسب غشی و رقیقہ کا بیان۔	۱۰۰	جسب غشی کا بیان۔	۱۲۸	علامات وقوع تشنج کے۔
۷۴	جسب غشی و رقیقہ کا بیان۔	۱۰۱	علامات ظهور جدری کے۔	۱۲۹	علامات واقع ہونے کے لڑکے کے۔
۷۵	جسب غشی و رقیقہ کا بیان۔	۱۰۲	بیان حفاظت و رعایت کا جدری حصہ ہے۔	۱۳۰	علامات دلالت بحران جدید۔
۷۶	جسب غشی و رقیقہ کا بیان۔	۱۰۳	طریقہ دفع نشانات جدری کا۔	۱۳۱	علامات دلالت بحران رومی۔
۷۷	جسب غشی و رقیقہ کا بیان۔	۱۰۴	حیات و رومی کا بیان۔	۱۳۲	احکام دلالت بحران رومی پر کرتے ہیں۔
۷۸	جسب غشی و رقیقہ کا بیان۔	۱۰۵	ذکر علامات و احکام حیات اور ام کا۔	۱۳۳	علامات نفیج و احکام علامات نفیج۔
۷۹	جسب غشی و رقیقہ کا بیان۔	۱۰۶	ذکر علاج حیات و رومی کا۔	۱۳۴	احکام علامات بر سبیل اطلاق۔
۸۰	جسب غشی و رقیقہ کا بیان۔	۱۰۷	حیات مرکبہ کا بیان۔	۱۳۵	ذکر علامات جدیدہ کا۔
۸۱	جسب غشی و رقیقہ کا بیان۔	۱۰۸	ذکر شرط الغب کا۔	۱۳۶	احکام علامات رومیہ کے۔
۸۲	جسب غشی و رقیقہ کا بیان۔	۱۰۹	علامات شرط الغب کے۔	۱۳۷	ذکر علامات رومیہ کے۔
۸۳	جسب غشی و رقیقہ کا بیان۔	۱۱۰	بشرط الغب کے علاج کا بیان۔	۱۳۸	ذکر علامات رومیہ کے جو باقیہ اور دوسرے کے اخذ ہیں۔
۸۴	جسب غشی و رقیقہ کا بیان۔	۱۱۱	فوق ہوا پر تین جہی اور تین جہی کوئی نشانات احوال۔	۱۳۹	علامات رومیہ جو اس مرض سے متعلق ہیں۔
۸۵	جسب غشی و رقیقہ کا بیان۔	۱۱۲	واو احوال کے اور اس کا بیان کے بیان۔	۱۴۰	علامات رومیہ جو اس مرض سے متعلق ہیں۔
۸۶	جسب غشی و رقیقہ کا بیان۔	۱۱۳	مقلد لہر کا بیان کی بحران طرف استدلال۔	۱۴۱	علامات رومیہ جو اس مرض سے متعلق ہیں۔
۸۷	جسب غشی و رقیقہ کا بیان۔	۱۱۴	قول کلی علامات بحران کے ذکر ہیں۔	۱۴۲	علامات رومیہ جو اس مرض سے متعلق ہیں۔
۸۸	جسب غشی و رقیقہ کا بیان۔	۱۱۵	علامات حرکت مادہ کی اور کثیرت بحران میں۔	۱۴۳	علامات رومیہ جو اس مرض سے متعلق ہیں۔
۸۹	جسب غشی و رقیقہ کا بیان۔	۱۱۶	تفصیل علامات مرکبہ کی بحران طرف تفسیر۔	۱۴۴	علامات رومیہ جو اس مرض سے متعلق ہیں۔
۹۰	جسب غشی و رقیقہ کا بیان۔	۱۱۷	مکمل علامات مذکورہ کا ذکر کون شتر کی ہیں و کون شتر کی ہیں۔	۱۴۵	علامات رومیہ جو اس مرض سے متعلق ہیں۔
۹۱	جسب غشی و رقیقہ کا بیان۔	۱۱۸	علامات مکمل مادہ کے پسینہ کی طرف۔	۱۴۶	علامات رومیہ جو اس مرض سے متعلق ہیں۔
۹۲	جسب غشی و رقیقہ کا بیان۔	۱۱۹	علامات میلان مادہ کا و کون شتر کی طرف۔	۱۴۷	علامات رومیہ جو اس مرض سے متعلق ہیں۔
۹۳	جسب غشی و رقیقہ کا بیان۔	۱۲۰	علامات میلان مادہ کا و کون شتر کی طرف۔	۱۴۸	علامات رومیہ جو اس مرض سے متعلق ہیں۔

[illegible]

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۳۸	علامت موت سریع مع انفصاف کامل۔	۲۳۸	موت بآنجوان در کتب یا مبین رجحان بین مطلقین	۲۸۲	تفسیر مجبور کا بیان۔
۲۴۰	قانون علاج قروح کا۔	۲۴۰	سنگھالہ پیدائش۔ علاج کا بیان۔	۲۸۵	رباطات اور زوائد کا بیان۔
۲۴۲	علاج قروح صمدیہ کا۔	۲۴۲	بیان عام علاج کا۔	۲۸۶	بندش کی کیفیت کی تفسیر تفصیل۔
۲۴۵	علاج قروح و سحکا کا۔	۲۴۵	علامت غلیظہ فی کتب علامات زیل۔	۲۸۸	کیفیت بندش کا بیان۔
۲۴۶	علاج قروح عامہ رملوت و مخابی کا۔	۲۴۶	علامت غلیظہ زبانی زبانی زبانی زبانی	۲۸۹	تفسیر کیفیت استعمال جبار کی اور تفسیر دیکھ۔
۲۴۶	قروح کے بڑھنے کا علاج۔	۲۴۶	علاج زیل اور غلیظہ کا۔	۲۹۰	کمر کے مجرہ جراحت کی تفسیر۔
۲۴۷	قروح میں گوشت پیدا کرنے کی تدبیر۔	۲۴۷	علامت لسان نسیل کا۔	۲۹۱	کمر ختم کا بیان۔
۲۴۷	دوا جبیدہ جمع قروح کی۔	۲۴۷	بجڑی کا اور ترچا کا۔	۲۹۱	کمر کے پستے کون کون سے علاوہ دوا دے۔
۲۴۷	علاج قروح من کا غیر متعفن کا۔	۲۴۷	بجڑی گرنے کا اور ترچا کا۔	۲۹۲	علامت زیل ورم اور دفع غارش۔
۲۴۷	علاج قروح متعفن زبانی کا۔	۲۴۷	انگب کا اور ترچا کا۔	۲۹۲	بیان ملاؤں کا جو رشید میں صلابت پیدا کرتا۔
۲۴۸	علاج قروح صمدیہ الانواع اور قروح جرونیہ۔	۲۴۸	علامت عصب کے اور ترچا کے کی۔	۲۹۳	بیان تدبیر تبدیل رشید کا مع صفت مرجم جبید۔
۲۵۰	دوا جبیدہ و صفت مرجم زبانی۔	۲۴۹	شائستہ کا اور ترچا کا۔	۲۹۳	بیان ایسی چیزوں کا جو کمر سے پیدا کریں۔
۲۵۱	علاج لوزہ اور ان جلد و کما جبیدہ نہ ہونا۔	۲۵۰	چوڑی ٹہری کا اور کمر سے اور ترچا کا اور علاج۔	۲۹۳	استعمال آب کرم اور دوا کما۔
۲۵۲	جراحات پر گوشت زانو کا بیان۔	۲۵۰	دفع کا اور ترچا کا اور علاج۔	۲۹۳	مجبور کے نقدیہ کا بیان اور نقدیہ کا۔
۲۵۳	تدبیر قروح و جلد اذال کے بھول جاتے ہیں۔	۲۵۱	مفضل رسیخ کا اور ترچا کا۔	۲۹۳	صفت قضا مرفق جکا استعمال وقت انقضائے قضا۔
۲۵۴	بعد از قروح الجرم ہونے کے چوتھانے باقی ہوں۔	۲۵۱	اونگلیوں کا اور ترچا کا اور اسکی علامات۔	۲۹۳	مقالہ امیر خسرو کو ٹوٹ جانے کے بیان میں۔
۲۵۴	مقالہ چرخا۔ چرخا اور بھون کا فرق اتصال۔	۲۵۱	انفکاک رسیخ کی بھون کا۔	۲۹۳	بیان عام خوف کو ٹوٹ جانے کا۔
۲۵۴	فصل بیان جراحات و اجسام عصبانی و قروح۔	۲۵۱	مہر گرنے کا اور ترچا کا اور رسیخ کا۔	۲۹۳	طی کا ٹوٹ جانا۔
۲۵۵	قانون علاج لفرق اتصال عصب کا۔	۲۵۳	عصص کے اور ترچا کے کا بیان۔	۳۰۲	چمڑی گرنے کا ٹوٹ جانا۔
۲۵۸	ادویہ خراج عصب قروح عصب کے۔	۲۵۴	درک کا اور ترچا کا۔ مع علامات و علاج۔	۳۰۳	کفن کا ٹوٹ جانا۔
۲۵۹	اور ام عصبی بحالت جراحت۔	۲۵۴	خلع کربہ کا بیان۔ و علاج۔	۳۰۴	استخوان رسنہ کا ٹوٹ جانا۔
۲۶۰	چمڑی کا کوٹہ اور چمڑی کا اور بیکار ہونا۔	۲۵۴	دفع کا صلیع اور بھی زانو کا دوسرے۔	۳۰۴	پسلیوں کا ٹوٹ جانا۔
۲۶۰	حکم عصب ناسد کا۔	۲۵۴	پشتہ پا کا جز کرب کے نزدیک کا اور ترچا کا۔	۳۰۵	بوجہ کمر جو جراثیم پیدا ہوتے ہیں۔
۲۶۱	عصب کا سخت ہونا اور پیچیدہ ہونا۔	۲۵۸	قدم کی بھون کا اور ترچا کا۔	۳۰۶	عصب کا ٹوٹ جانا۔
۲۶۱	سیخ شوکر و فساد استخوان کا بیان۔	۲۵۸	مقالہ دوسرے قواعد کایسہ کو کمر ٹوٹ جانے۔	۳۰۶	ساحہ کا ٹوٹ جانا۔
۲۶۱	علامت فساد استخوان کے۔	۲۵۸	اعضا کا بیان۔	۳۰۶	رسیخ کا ٹوٹ جانا۔
۲۶۲	صفت نشر عظم ناسد کی۔	۲۵۸	بیان عام ٹوٹ جانے کے۔	۳۰۶	اونگلیوں کی بھون کا ٹوٹ جانا۔
۲۶۲	بڑی کی کمر سے پوست و قروح مندرجہ ذیل۔	۲۵۹	احکام انجبار اور فساد انجبار کے۔	۳۰۶	چوڑی ٹہری اور درک کا ٹوٹ جانا۔
۲۶۲	چھٹی کا ٹوٹ جانا۔	۲۶۰	قواعد کایسہ کو کمر ٹوٹ جانے کے۔	۳۰۸	ران کا ٹوٹ جانا۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۰۹	ٹھکانا کا ٹوٹ جانا۔	۳۳۱	مقالہ تیسرے نمبر پر عام شش لمبی کاٹنے سے جانور		مضمون
۳۱۰	ساق کا ٹوٹ جانا۔	۳۳۲	جوزیر پیدا ہوتا ہے۔	۳۳۹	اور یہ بھی بجا کر کی قسم میں ہے۔
۳۱۱	کُتب کا ٹوٹ جانا۔	۳۳۳	ابتداء کو تولد ہوش کے بیان میں۔	۳۴۰	بڑا قدر اور استغنیاس کرکٹسے کا بیان۔
۳۱۲	باشنہ پاؤں کا ٹوٹ جانا۔	۳۳۴	ادویث و بہ بعد کاٹنے حیوانات کے۔	۳۴۱	مقررہ کا بیان اور علاج۔
۳۱۳	پانوں کی اوٹکلیوں کا ٹوٹ جانا۔	۳۳۵	عطاؤں کا بیان۔	۳۴۲	بیان اوس سانپ کا جگنا نام والے اور
۳۱۴	فن چھٹا کتاب چہارم سے مجموعہ شریک۔	۳۳۶	ایسی عطاؤں کا بیان جگہ بن میں کاٹنے ہوام	۳۴۳	کد و سوز و وس ہے۔
۳۱۵	بیان اور اس فن میں پانچ مقالے ہیں۔	۳۳۷	پاس نہ آسکین۔	۳۴۴	آؤٹس کا بیان۔
۳۱۶	تھالہ میلا۔ مجموعہ شریک کا علاج۔	۳۳۸	طرد ہوام بالحدیث کا بیان۔	۳۴۵	بیان عام سس افامی اور اس کے احکام کا۔
۳۱۷	بیان عام مجموعہ شریک کے کا اور علاج انھیں	۳۳۹	دردہ بانوروں کی لہلہ کرنوالی چیزیں۔	۳۴۶	علاج مارگزیہ کا بطور قاعدہ کلی کے۔
۳۱۸	مجموعہ کا عام طریقہ سے۔	۳۴۰	سانپ کے بھگانے کی تدبیر۔	۳۴۷	بیان تمام شہرہات مہو کا جو سانپ لپکے
۳۱۹	بیان عام مجموعہ شریک کا۔	۳۴۱	بچھو کے مارنے اور بھگانے کی تدبیر۔	۳۴۸	میں لوگوں نے لکھے ہیں۔
۳۲۰	استعمال اقسام مجموعہ پر۔	۳۴۲	بچھو کے مارنے اور بھگانے کی تدبیر۔	۳۴۹	صفاوات جو اس سے لگائے جاتے ہیں۔
۳۲۱	علامات ردی کا بیان۔	۳۴۳	بچھو کے مارنے اور بھگانے کی تدبیر۔	۳۵۰	بیان اوس سانپوں کا جو تولد مسات میں ہو
۳۲۲	قانون علاج زہر خوردہ کا۔	۳۴۴	کھٹوں کے بھگانے کی تدبیر۔	۳۵۱	خون جاری کر دیتے ہیں میسر اور یوسٹس
۳۲۳	سفریہ تریاق طین منوم کا۔	۳۴۵	یشی اور پیر کے بھگانے کی تدبیر۔	۳۵۲	خیزہ عیشہ کا بیان اور علاج۔
۳۲۴	ادویث شریک تمام مجموعہ کے واسطے۔	۳۴۶	نیوٹ کے بھگانے کی تدبیر۔	۳۵۳	بولیہ جیسے ویرہ جیسے بھی کہتے ہیں۔
۳۲۵	بھگانا بیان مجموعہ جریہ محضہ وغیرہ کا۔	۳۴۷	چم کے بھگانے اور لڑنا۔	۳۵۴	میان و سانپ کا جگنا نام کا سبب لکھی
۳۲۶	بیان مرکب ربرادہ رصاصی سفیداج کا۔	۳۴۸	پتوخی کے بھگانے کی تدبیر۔	۳۵۵	جہ ریشہ جیسے رنگ مختلف ہوں۔
۳۲۷	بیان جین سنگت و سنگھا و رادہ و آہن خشت اللہ	۳۴۹	کھچی کے بھگانے کی تدبیر۔	۳۵۶	جہ مار سلاطین کا بیان۔
۳۲۸	دربار و چنے کا مع علاج۔	۳۵۰	شہد کھی اور چنورہ کو بھگانے کی تدبیر۔	۳۵۷	فیغیر ہوس کا بیان۔
۳۲۹	بیان آب صابون نین شیب کا مع علاج۔	۳۵۱	کلیگر کے بھگانے کی تدبیر۔	۳۵۸	انمود و طیل و رومو و کس کا بیان۔
۳۳۰	بیان مہل مجموعہ نین کا و علاج۔	۳۵۲	دیک کے بھگانے کی تدبیر۔	۳۵۹	افعی ہوس کا بیان۔
۳۳۱	بیان چند ادویہ مسیکہ کا جو گرم ہیں۔	۳۵۳	سوس کے بھگانے کی تدبیر۔	۳۶۰	اوس سانپوں کا بیان جو بوجہ جراحت کر اذیا
۳۳۲	مجمعی بیان ادویہ مسیکہ کا جو گرم ہیں۔	۳۵۴	اقسام سانپ کے۔	۳۶۱	دیتے ہیں نہ بوجہ زہر کے۔
۳۳۳	مقالہ اول سے مجموعہ انی کا بیان۔	۳۵۵	باسلیقوس کے کاٹنے کا بیان۔	۳۶۲	خنین (دیشیہ فرقہ ہے) کا بیان۔
۳۳۴	جن حیوانات کو تمام اعضا سم قائل ہیں۔	۳۵۶	علامت ملکہ یا بیا کر سانپ کے کاٹنے کی۔	۳۶۳	درمانی شریک کے کاٹنے کا بیان۔
۳۳۵	قسم دوسری جنکی سمیت خاص ہوتی ہے۔	۳۵۷	حیوان کا بیان۔	۳۶۴	طرد غریزہ و زہر کا بیان۔
۳۳۶	جنس دوسری مجموعہ حیوانی کی۔	۳۵۸	علامات ہائے اوس سانپ کے جگنا نام	۳۶۵	مقالہ چھٹا آدمی اور چرپا کے کاٹنے کا
۳۳۷	جنس تیسری اقسام حیوانات کے۔	۳۵۹	خطوات جو اس سانپ کو کی تدبیر میں	۳۶۶	بیان اور علاج۔
		۳۶۰	علامات اوس سانپ کو کاٹنے کے بھگانا نام	۳۶۷	بیان عام کاٹنے کے علاج کا۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۴۷	آدمی کو آدمی کا ڈاؤسکا بیان اور علاج۔	۳۵۹	فصل بیان میں عقرب جوارہ کے۔	۳۷۰	قرطین کا نسخہ۔
۳۴۸	پلاو کا کتبہ جو دیوانہ ہوا اور چڑیہ کا کاٹنا۔	۳۶۰	بیان اقسام عنکبوت اور تیلات کا۔	۳۷۱	ادویہ واجب کے واسطے۔
۳۴۹	دیوانہ کا دیوانہ بھر یا اور شغال دیوانہ کی کھانسی۔	۳۶۱	تیلات کو کاٹنے سے جو اعراض پیدا ہو تو بہت۔	۳۷۲	فصل بیان میں اور الشعلہ دار الحیو حفظ کیا۔
۳۵۰	باقیمانہ جو اجازت دیوانہ شدہ کا بیان۔	۳۶۲	تمام اقسام شہرہ بات کے۔	۳۷۳	فصل بال ترشہ والی ادویہ کا بیان۔
۳۵۱	احوال جو دیوانہ گئے کے کاٹنے سے ہون۔	۳۶۳	لشہب کا بیان اور علاج۔	۳۷۴	فصل علاج خوشنویس جو پنے سے جل گیا ہو۔
۳۵۲	عقرب احوال۔	۳۶۴	عنکبوت کا بیان اور علاج۔	۳۷۵	فصل نور زری اور کوٹنے کی تدبیر۔
۳۵۳	زرق دیوانہ گئے کے کاٹنے اور باؤسے ہونا۔	۳۶۵	دو حیوان غیر معلوم اور چار چرخان کا حیوان۔	۳۷۶	فصل بالون کی اور گئے کی روکنے والی دوا۔
۳۵۴	کے کاٹنے میں۔	۳۶۶	مورق تیا کا بیان۔	۳۷۷	فصل سجدات شہر کا بیان یعنی گھوڑا والی۔
۳۵۵	صفت سہل جید۔ مع نسخہ دیگر۔	۳۶۷	قلمہ انشہ کا بیان۔	۳۷۸	بنانے کی ادویہ۔
۳۵۶	ادویہ شہرہ۔	۳۶۸	طیبع اور حرز الطین کا بیان۔	۳۷۹	فصل بالون کی سوختہ ہوئی کہ این میں۔
۳۵۷	ادویہ مرکبہ۔	۳۶۹	زنا پر کا بیان اور علاج۔	۳۸۰	فصل شقیق شہر کا بیان۔
۳۵۸	نسخہ دوا در زراعت کا۔	۳۷۰	فصل بیان میں غل کے کاٹنے کے۔	۳۸۱	فصل باریک کرشوی بالون کی ادویہ۔
۳۵۹	نسخہ مخمر دوا در زراعت کا۔	۳۷۱	فصل اور زوالی حیوانی کر بیان میں۔	۳۸۲	فصل جانی اور پیری کا بیان۔
۳۶۰	ضمادات جہت جذب سمیت توسیع زخم۔	۳۷۲	فصل سام ابرص و غطاء کا بیان۔	۳۸۳	فصل سیان اون حیرن کا جو دین میں پرانہ۔
۳۶۱	بانی پلانے کا طریقہ مختار۔	۳۷۳	فصل بار جو اور راجون کا بیان۔	۳۸۴	آنے دینی میں۔
۳۶۲	چیتا اور بڑھا اور شیر کے کاٹنے کا بیان اور۔	۳۷۴	فصل سالہ سندرا کے کاٹنے کا بیان۔	۳۸۵	صفت معجون متاثر جید کی۔
۳۶۳	ایکے چھوٹے زخموں کا علاج۔	۳۷۵	فصل سولہ قیدیوں برمی و جوی کا بیان۔	۳۸۶	فصل سیان لطوفت نام پیری۔
۳۶۴	تمساح کے کاٹنے کا بیان۔	۳۷۶	فصل دریائی کچھ کا بیان۔	۳۸۷	فصل خضاب کا بیان۔
۳۶۵	سبز کے کاٹنے کا علاج۔	۳۷۷	فصل مینڈک دریائی کا بیان۔	۳۸۸	فصل بالون کی سیاہ کرنے والی ادویہ کا بیان۔
۳۶۶	بلی کے کاٹنے کا علاج۔	۳۷۸	فصل جملہ دریائی موام کا بیان۔	۳۸۹	صفت خضاب جید۔
۳۶۷	بیلے کے کاٹنے کا علاج۔	۳۷۹	فن ساتوان۔ کتاب الزنیت۔	۳۹۰	فصل غالیہ کے بیان میں۔
۳۶۸	موغالی کے کاٹنے کا علاج۔	۳۸۰	مجمعی بیان زنیت کا اور اس میں چار مقام ہیں۔	۳۹۱	فصل اون ادویہ کا بیان جو سنجہ یا شفرنگ۔
۳۶۹	مقابلہ پانچوان۔ خشرات کے کاٹنے اور ڈنگ۔	۳۸۱	مقابلہ پہلا شہرینے بالون کا بیان۔	۳۹۲	پیدا کرکون۔
۳۷۰	مارنے کا بیان۔	۳۸۲	فصل اول۔ اسبیت شہر کا بیان۔	۳۹۳	فصل پیشات کا بیان۔
۳۷۱	سبع خشرات کا بیان۔	۳۸۳	فصل دوم بطلان شہر کا بیان۔	۳۹۴	فصل تدارک احوال جید جو خضاب کے۔
۳۷۲	اصناف عقرب کے۔	۳۸۴	فصل سوم سیان ادویہ نماظ شہر۔	۳۹۵	عارض ہوتے ہیں۔
۳۷۳	اعراض کچھ کے کاٹنے سے کیا کیا پیدا ہو تو ہیں۔	۳۸۵	فصل چہارم۔ ادویہ نماظ شہر ابرو۔	۳۹۶	فصل خزار کے بیان میں۔
۳۷۴	تزیانات جید و عجب۔	۳۸۶	فصل پنجم۔ بالون کی دوا کرنے والی ادویہ۔	۳۹۷	فصل ادویہ لمینہ خزار کی۔
۳۷۵	مشروبات و اطعمہ ماضدہ کا بیان۔	۳۸۷	فصل شبات موماعہ قوی کا بیان۔	۳۹۸	فصل خزار قوی کے ادویہ کا بیان۔

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
مقالہ چھٹا۔ امراض شعلی بدن و اطباء	۳۱۱	فصل قوبا کا بیان۔	۳۹۸	فصل در استیجہ اطباء جدیدہ۔	۳۸۳
بدن کا بیان۔	~	قوبا کا علاج۔	~	مقالہ ہفتم۔ احوال جلد بنظر رنگ۔	~
فصل لاغری و دور کرنے کا بیان۔	~	معالجات موضوعہ۔	~	فصل بیان میں کون اسباب کے جوڑ کے	~
فصل نسیمین و زہر کدہ۔	۳۱۸	فصل ثبوت لہر کا بیان۔	۳۹۹	استیجہ کرتے ہیں۔	~
فصل خرمی کے عیوب کا بیان۔	~	فصل خرمی اور کھانہ کا بیان۔	~	فصل رنگ کو زرد کرنے والے اسباب۔	~
فصل لاغر کر تکی نمبر۔	۳۱۹	علاج خرمی کا۔	~	فصل لون اشیا کا بیان جو رنگ کو بچا کر	~
فصل تخیل اعضا و خرمیہ۔	۳۲۱	دوا قوی جرب فرمن کی۔	۴۰۱	فصل بیان حفظ علیہ کا رحوہ اور ہوا پر	۳۸۵
فصل دوا خرمی اور علاج۔	~	فصل حصف کا بیان۔	۳۹۸	فصل آثار اور نشان چوٹ لگنے کے دور کرنے	~
دوا خرمی و خرمی۔	۳۲۲	فصل نبات اللیل کا بیان۔	۴۰۲	اور سیاہ نشان کا دور کر دینا۔	~
فصل اذان الفاوار و شگاف شکی ناخ	۳۲۳	فصل شامیل کا بیان۔	~	فصل جھپک ٹکڑا خون اور زخمون کو نشان	~
کے بیان میں۔	~	فصل تھرون کا بیان۔	~	فصل خون مردہ اور بریش اور کلف اور	~
فصل نشج و تعفت و خب زم مقلقہ	~	فصل شقوق کا بیان۔	~	نیش کا بیان۔	~
افکار کا بیان اور علاج۔	~	مخوشیہ ہیٹ جانے کا علاج۔	~	فصل دشم اور او سکی دو کا بیان۔	۳۸۹
فصل حیلناخن اور کھڑنے کے۔	~	بانوں کو پھٹ جانے کا علاج۔	~	فصل پاشنام و مفرطہ کا بیان۔	~
فصل مراعات اور نگہداشت اوس	۳۲۴	فصل ہاتھوں کو پھٹ جانے کا علاج۔	~	فصل بیان میں ہنق اور وضع اور بریں ہنق	~
ناخن تازہ کی جوہر اور کھینڈنے	~	اوٹلیو کی گھاسیوں کو پھٹ جانے کا علاج۔	~	اور اسود کے۔	~
کے چاہے۔	~	فصل فقرح قطاعہ۔	~	فصل علاج ہنق اسود کا۔	۳۹۰
فصل ناخن کے برص کا بیان	~	راجمہ منکھ کا علاج۔	~	فصل علاج وضع اور برص کا۔	۳۹۱
اور علاج۔	~	جلد کی بدلو کا علاج۔	~	رنگ جو برص پر ملا کیے جاتے ہیں۔	۳۹۵
فصل زردی جو ناخن پر پاتا جاتی ہے۔	~	فصل بیان میں صنان کے۔	۳۹۹	نڈا برص کی۔	~
فصل رضی افکار کا بیان۔	~	فصل صفت ایک ذرہ کی جسکو ہستاک	~	علاج برص استود کا۔	~
فصل خون مردہ زیر ناخن کا علاج	~	بدن خوشبو ہو جائے۔	~	مقالہ تیسرا۔ لون امراض اور عراض کا بیان	۳۹۶
اختتام کتاب ہذا۔	~	فصل ہولی و ہرا کی بو و ہر کا بیان۔	~	جو رنگ کو خلق نہیں کچھ ہیں۔	~
خاتمہ الطبع۔	۳۲۵	پیشاب کی بدلو کا بیان۔	۴۱۰	فصل سفوف کے بیان میں۔	~
~	~	فصل نسل و صبیان کا بیان۔	~	فصل آدوہ و مضمونہ سفوف خشک کی۔	۳۹۷



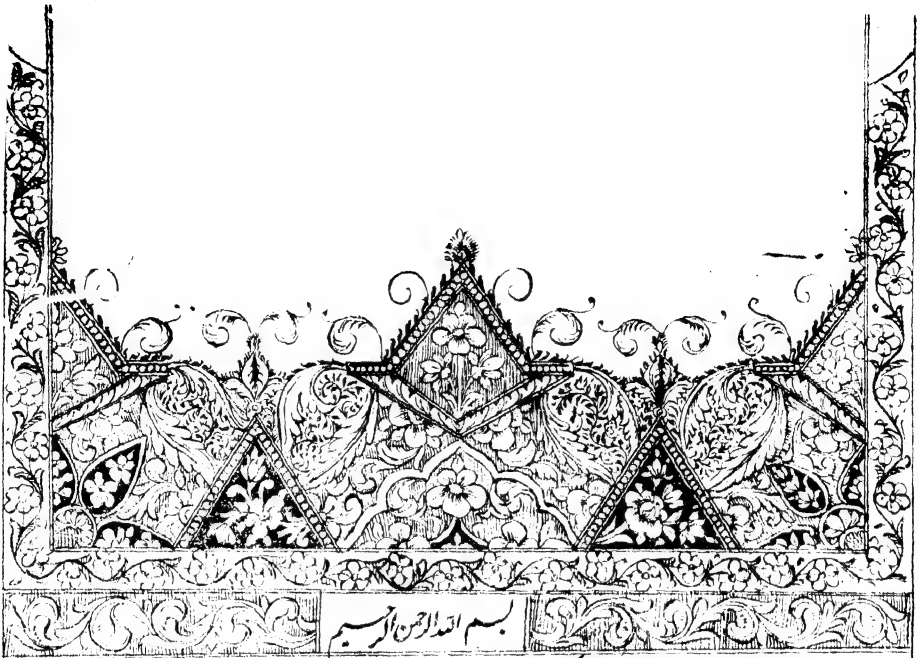
صنعتایم در مکار فضل خلائی و آسمانی
به عنوان مرغ عینین و نولین عینین

آدم نون کتاب مشطاب افادت امشب حاوی مطالب طیبه مطاوی مآرب کبر
مؤمن عوام و معدن فواید مستطاب استقبال اطباء اعنی جلد در چهارم عیبات



بر زبان اردو ترجمه قدوه ارباب تحقیق و زبده اصحاب تفریق که تا مضمار همه وانی
مر روی یکدیگر سید محمد حسین که تدریسی است ترجمه ربانی فی الله ای مشی فو کاشور و کالک او دنا

مطبع مشی نول کشور به طبع منطبق و حاکم
مطبع مشی نول عینین طبع عین عین عین



بعد وجہ وصلوۃ کے بندہ خاکسار علما حم شمسیر، کشور می مولانا و الکاظی انبیا و جہا کہتا ہے کہ مجلد چہارم ہے جملہات تربیاریہ و
 قانون شیخ الرئیس سے فن طب میں جسے خاکسار نے حسب فراش مراد امرای نادار اور گل مرید گستاخانہ فوتہ اقتدار شری
 عالی گورہ یعنی از کشور کے ترجمہ کیا ہے اور جو ضرورتاً ایک جلد میں لکھنا طریقیں اس میں بھی مسخ شدہ لکھنا طریقیں اور زیادہ تر
 اعتماد اس جلد میں اس نسخہ کی عبارت پر کیا گیا ہے جو لکھنؤ میں مطبوع ہو چکا ہے سو اس کے ساتھ معانات خاص کے جسکی
 قصہ سچ اپنے مقام پر ترجمہ کرنے کو ہی ہے امیر ناظرین بانیگز سے اصلاح اور غفر کی کہ کہ شریعہ مقصود میں کریمہ اور
 قانون سے اول جویاروں کے بیان میں کہ جب پیدا ہوتی ہیں تو کسی عضو خاص میں یا تخصیص نہیں ہوتی ہیں بلکہ تمام بدن اور تمام
 ہوتی ہیں اور اس کتاب میں سات فن ہیں فن اول شامل ہے پانچ ہوتا لگا جن میں حیات کا بیان ہے اور سوقت ایسا اشتعال حرارت کا تمام
 کتاب چہارم کتب قانون کے متعلق مواکیس فعلوں پر فصل پہلی بیان غام حیات کا ہے یعنی تب ایک حرارت غریبہ اجنبیہ ہے جو
 متعلق ہو کہ جو وسط زوج اور خون کی شریان اور عروق کی راہ سے تمام بدن میں پھیل جاتی ہے اور سوقت ایسا اشتعال حرارت کا تمام
 جسم میں ہوتا ہو کہ اسکی وجہ سے اکثر افعال طبعیہ میں فر پیدا ہوتا ہو کہی جب وہی شخصیں ہوتا ہے خواہ کسی قسم کا تب ہی ہو چاہے وہ
 بھی ایک قسم کا اشتعال حرارت ہوتا ہو کہ اشتعال ہی کی اشتعال سے جدا گانہ ہے۔ ہاں اگر غضب خاہ تب اتنی دیر تک باقی رہے اور
 اس جہد ہو کہ اس اشتعال کو افعال طبع میں ضرر پیدا ہو اور سوقت اشتعال ہی اور غضب کا کاساں ہو جاتا ہے جسے ہم جی غضبہ خواہ غضب
 نام کہتے ہیں آئندہ اوراق میں تفصیل نکا ذکر آتا ہے۔ بعض لوگوں کو ان قسمیں جی کی فقط دو مقرر کی ہیں جی مرض اور جی غرض۔ اور جب
 سمیات بود اور ام کو عارض ہوتی ہیں ان میں جی غرض میں داخل کیا ہے۔ اولی مراد جی مرض سو یہ کہ جو تب ایسی ہو کہ وہ میان او کو اور اسکی
 سبب کوئی مرض اسطرح نہ تو جی مرض ہو مثلاً جی غرض نہ کہ اس تب کی علت غرضت ہو یا غرض نہ اور تب کہ جی میں کوئی تیسری شے کہ ایسی نہیں کہ اسکی

اور غرضہ خود و مرض نہیں ہر بلکہ وجہ ہی مرض کا یعنی عجز کا۔ بخلاف حیات اور ام کو اس لیے کہ پہلے درم میں پیدا ہوتا ہے پھر اس کی صحت کو تپ ہی عارض ہوتی ہے اور ابھارتی و دم تپ بھی برتی ہے۔ پھر چونکہ سبب کا بیان بھی غفلت اخلاط جو گروس سے پہلے بدیش مرض درم کی ہوتی ہے اور پھر جسمی کی اس صورت میں اور بیان سبب جسمی اور نفس جسمی کا ایک تیسری ذرا واسطہ ہے کہ خود مرض ہے۔ اس تقسیم پر خواہ تعریف جسمی عرض خواہ اعراض صریح یا چھوڑ کر جسمی و مریہ کو کم لوگ تالیف درم کہتے ہیں کہ تپ تالیف حرارت درم کی ہے اور بوجہ تپ جمع کو تپ لازم ہوتا ہے اس صورت میں لازم آتا ہے کہ اگر حیات یز جو بوجہ درد خواہ گرمی افتاب وغیرہ کے عارض ہوتی ہے جسمی عرض میں داخل ہوں حالانکہ تمام ان حیات کوئی مرض ہے اور لوگوں کو جسمی و مریہ تالیف غفلت درم کے ہوا اس صورت میں عرض درم سبب اور حتمی کا نمونہ بلکہ نظر اس غفلت کو جو درم میں پہنچو دم سبب جسمی بالذات نمونہ بلکہ غفلت اس واسطہ غفلت کا سبب کا اور سبب اصل غفلت بیان بھی ٹھہری کی پھر کیا غرض ہے کہ ہم غفلت کو سبب تپ جسمی کا نہ کہیں اور دم کو سبب قرار دیں۔ اور معترض یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ اگر یہ بات نہیں کہ جسمی و مریہ تالیف اذیت و درد خواہ غفلت کی ہے بلکہ نفس درم کو سبب حادث جسمی و مریہ جانتے ہو اور بھاری راس میں یہ بات ہے کہ جو جسمی و مریہ کا وجود دم ہوتا ہے تو ہم کہیں گے یہی حال تھا غفلت کا بھی ہے کہ اب اسے غفلت جسمی غفلت باقی رہتی ہے یعنی جسمی و مریہ اور غفلت درم کو تپ جسمی عرض قرار دو کیونکہ ان دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے خواہ جسمی و مریہ کو بھی جسمی مرض نام نہ کہو سبب اس لیے جھگڑا۔ اور اختراعات علم طب میں طبیب کو کچھ نیک نہیں اور چونکہ نشانہ نام رسم خواہ حادثی مرض اور عرض کا ہوا یا سمیہ جسمی کا ان دونوں میں سے موجب منافست ہے اس بہت سے طبیب کو یہ منافست اپنے فہم سے جدا کر کے مبادت منطقہ کی طور ایجا مینا اور اس صورت میں طبیب کو چھوڑ کر مشغول سببغات منطقہ کا ہوگا۔ لہذا ہم بھی یہ طریق عادت سلف اور موجب اصطلاح جمود کے فرض کرتے ہیں کہ حیات اور ام اور حیات سد حیات عرض میں تمہید کے متعلق اس کتاب میں کہ ہم بدن انسان کو شل حمام کے فرض کریں اور بیان کریں کہ تمام چیزیں جو بدن انسان کی اہرام میں ان کی تین قسمیں میں سے ہیں یعنی بدن میں تین قسمیں بدنیات بدنہ اور ارواح بھری ہوئی ہوتی ہیں جس طرح حمام کی دیواروں کا ہونا ہے۔ اور سرے رطوبات بدنہ ہیں جو اعصاب تین بھری ہوئی ہیں جس طرح مانی حمام کے خون نہیں بھرا ہوتا ہے۔ تیسری ارواح نفسانی نواہ ارواح طبعیہ حیوانیہ اور نباتات جو تمام بدن میں سرسری ہیں ان کی مثال ہوا و حمام سے دی جاتی ہے حرارت غریبہ سے جو شل اشتعال بدن انسان میں ہوتا ہے ان تین چیزوں سے ایک میں ضرور ہوتا ہے اس لیے کہ انسان کے بدن کی کوئی فرد ایسی نہیں ہے جو ان اثرات نامیہ سے مرکب نہ ہو۔ اشتعال اولی خواہ اول ہو چاری یہ مراد ہے کہ جس وقت اشتعال فرو ہو جائے تو اس کو قریب کی چیز خود بخود جھنڈی ہو جائے اور عکس اس کا اگر قریب کی چیز کی حرارت بھائی جائے تو اشتعال اول کا سرد ہونا ضرور ہو بلکہ ممکن ہو کہ وہ اپنے اشتعال پر باقی رہے پھر دوبارہ اپنے قریب کی چیز گرم کر دے۔ اگر حرارت غریبہ کا اشتعال اعضا و اصلہ یعنی جوارح و اعضا و کمری سے پیدا ہوئے ہیں اور بدن اشتعال اولی جس طرح سوزش اور حرارت حمام کی دیواروں کو گرم کرتی ہے خواہ لوہار کی دھوئی یا یانن پر کی دیک کو آگ گرم کر دیتی ہے اس قسم کے جسمی کا نام تپ ہے۔ اور اگر اشتعال اصطلاحی اس مقام خاص اخلاط میں پیدا ہو کہ بعد اس کو حرارت اعضا تک پہنچے جیسے گرم پانی حمام کا دیوین تک جلا ہو دیوین تک جلا ہو کہ وہ گرم ہو خواہ غریبہ یا یا کو کوئی عطا دیک میں کہ جسے دیک بھی گرم ہو جاتی ہے ایسی جسمی اور تپ کو جسمی خطی کہیں۔ اور اگر حرارت غریبہ یا پیل ارواح اور نباتات جسمانیہ کو مشتعل کر دے اس کو بعد اعضا و اخلاط تک پہنچے جیسے جسمی کوئی ہوا کو گرم حمام میں پہنچتی ہے خواہ حمام کے اندر یا ملگائی جاتی ہے اس جہت سے ہوا و حمام سبب گرم ہو جاتی ہے اور ان بانی حوضوں کا اور دیوار میں بھی گرم ہو جاتی ہے ایسی تپ کو جسمی و مریہ نام رکھتے ہیں اس لیے کہ اس کا خلق و پختہ اشتعال اور سبب

ایک لطیف چیز یعنی ارواح اور بخار جو بہ نسبت بہت جلد دفع ہو جاتی ہے حتیٰ کہ ایک شبانہ روز سے زیادہ یہ تب بانی نہیں رہتی البتہ اگر اس تب کا استحکام کسی جمعی غشیہ یا تب کی طرف موجو ہو اس قبیل میں جو تو لغات حیات کی مذکور ہو ہیں وہ حدود نامتہ کے قریب ہیں اور اگر یہ تب ایک جمعی کی تو لغات جنس و فصل سے کی گئی اور یہ تقسیم حیات کی ہو مذکور ہوئی ایسی ہے جیسے کسی مفہوم عام کو مختلف فصول سے مفید کر کے تقسیم کر کے کبھی حیات کو بطریق تقسیم کرتے ہیں کہ مال اس تقسیم کا حیات لکھ کے اصناف کی طرف موجو ہو۔ مثلاً کہتے ہیں کہ حیات میں کچھ مادہ ہے جن میں اور بعض اقسام چارہ ہو کہ ہیں۔ بعضی تین فرسہ ہیں دیرا ہو جاتی ہیں اور بعضی غیر فرسہ ہوتی ہیں۔ بعض اقسام علیحدہ ہوتی ہیں اور ان کا دورہ شب کو اور بعض نادر ہیں کہ وہ دن کو دورہ کرتی ہیں۔ بعضی سلیک اور تفریق ہوتی ہیں کہ ان کے اعراض مملک اور جنون نہیں ہوتے اور بعض حیات میں اعراض شدید اور بد ہوتی ہیں۔ بعضی تین چارہ ہوتی ہیں کہ ان میں سوای حرارت کی برودت کسی طرح محسوس نہیں ہوتی یا اور بعض کی حرارت کے ساتھ برد اور پھر بری خواہ لڑہ بھی ہوتا ہے۔ بعض حیات بلیط ہیں ساور کی طرح بھی ہوتی ہیں متعدد حیات کے لوگ کس مزاج کے ہوتے ہیں اطباء کہتے ہیں کہ زیادہ تر قابلیت حیات کی وہ لوگ رکھتے ہیں جن کا مزاج گرم تر ہے بالخصوص جن کا مزاج میں رطوبت بہ نسبت حرارت کے زیادہ ہو ان کی ایک شناخت یہ بھی ہے کہ ان کا بول برازا و پسینہ بد ہوتا ہے اور جن کو کد کا مزاج گرم خشک ہو ان میں بھی استعداد حیات مادہ کی ہے۔ مگر ابتداء کو کو جمعی یومیہ عارض ہوتی ہے بعد از ان بہت جلد ان کی تب جمعی غشیہ کی طرف منتقل ہوتی ہے اور جو میں مزاج کے احوال ہو جاتا ہے اور اکثر یہ تب بخود کی طرف ہوتی ہے۔ ان کو مزاجوں کو کہ بعد استعداد جمعی کی ان لوگوں کو کہ ہے جو رطوبت اور برودت میں مساوی ہوں اور حرارت ان کے مزاج میں غالب ہو ان کو کو کہ ابتداء میں جمعی بیمار عارض ہو کہ طرف جمعی غشیہ کے منتقل ہو جاتی ہے۔ یہ اس مزاج کے بعد وہ لوگ استعداد حیات کی جمعی خشکی بدن میں حرارت برودت تو برابر ہو مگر رطوبت کا غلبہ اور کثرت ہو ان کو ابتداء میں جمعی عفرہ کے اور قسم کی تب اکثر اوقات عارض ہوتی ہے۔ اور جن لوگوں کے مزاج بارد رطوبت خواہ بار یا پس میں ان سے حیات دور رہتی ہیں خصوصاً حیات یومیہ ان کو نشانہ دہر کہی عارض ہوتی ہیں۔

فصل دوسری بیان میں اوقات اربعہ حیات کے حیات کو واسطے بھی مثل وارام میں

کے اوقات اربعہ ثابت ہیں ایک وقت ابتدا کا جو دوسرا صود اور ترقی کا تیسرا دوق اور سکون کا جو ریب زمانہ تھا جس مرض ہوتا ہے جو تھا وقت انحطاط کا جب سے مرض کم ہو لگتا ہے اور یہ اوقات اربعہ بطور کلی بھی ہوتے ہیں یعنی ابتدا جمعی سے تازہ ال او موت اعتبار اوقات اربعہ کیا جاتا ہے۔ اور بطور جزئی بھی ہوتی ہیں کہ ہر ایک نوبت کے واسطے جدا گانہ اوقات اربعہ کی تجویز کیا جاتی ہے۔ خوف اور خطر مالکت مرض کا اس بیماری کی وجہ سے زمانہ ابتدا سے لیکر تا وقت ختمی ہوتا ہے اور جب سے مرض کا انحطاط شروع ہوا ہے محض بوجہ تب کو بخار ملاک نہیں ہو سکتا ہاں اگر وہ اسباب پیدا ہو جائیں جن کا حکم آگے ذکر کریں گے مثلاً طبیب کو علاج میں خطا واقع ہو جو عارض بخون یا علالت کو کرے۔ وقت ابتدا بطور جزئی بہ نسبت میں یہ ہے کہ جس وقت حرارت غریزی اور اصلی اپنی تقریرات سے باز رہے اور مادہ مرض جو عضبین بھرے وہ حرارت اصلی کی گنجائش کو ایسا روک لے کہ حرارت غریزی میں اختناق پیدا ہو۔ اور ابتداء سے کلی کا زمانہ وہاں تک جو جب تک باطن ظاہر ہو کہ طبیعت نے مادہ پر غالب آکر اثر نفع ظاہر کر دیا ہے خواہ یہ ظاہر ہو جائے کہ طبیعت کو مادہ نے باطل مطلوب کر دیا اب انجی کی امید نہیں ہے۔ ابتدا ایک عام وقت ہے جو ہر ایک مرض میں پایا جاتا ہے لیکن بیشتر بعض امراض میں زمانہ ابتدا کا مختص ہوتا ہے جس طرح سو کو شخص جو تب دمو می ہے چونکہ اوس میں کمزوری سے شدت اعصاب کی ہوتی ہے معلوم

نہیں جو تباہ کہ ابتدا السنت ہوئی اور اشتداد او متعود کا زمانہ کون ہے۔ اسی طرح جمع اور سکتہ میں چونکہ مادہ طبیعت پر فوراً غالب تاہم
 باویج جزو زمانہ ابتدا کا ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ کہیں زمانہ ابتدا کا بوجہ کمی اعراض مرض کے پوشیدہ ہو جائیں لوگ گمان کرتے ہیں کہ وقت ابتدا
 کا اس مرض میں نہیں ہے۔ اس طرح اکثر چونکہ اول روز تپ شدید میں لیتے نمی حادہ میں ایک جسم سطح جسے غماہ کہتے ہیں بالاول نظر
 آتا ہے خواہ کوئی اور علامت کچھ نہ ہو۔ اور اول بانی جانی ہے جب ہی یہی خیالی ہوتا ہے کہ اس تب میں زمانہ ابتدا نہیں تھا کہ واقع میں ایسا نہیں
 اس لیے کہ ان سب صورتوں میں زمانہ ابتدا اور سرور ہوتا ہے مگر پوشیدہ ایسا ہوتا ہے کہ محسوس نہیں ہوتا۔ ترجمہ یعنی معور کا وہ زمانہ ہے
 کہ حرارت غریزی اوسوقت بخوبی حرکت کرتی ہے اور تفاوت خواہ مقدار مادہ کا اسی طرح کہ اگر غالب ہوئے تو آثار نفع کے ظاہر ہو گئی
 بہمت وقوف مرض کی پڑتی ہے چونکہ تفاوت نفع کا آثار شروع ہوتا ہے کہ شروع ہوتا ہے۔ وقوف یعنی ابتدا کا وہ زمانہ ہے کہ طبیعت اور مرض میں اوست
 محارہ عظیم ہوتا ہے اور غالب مغلوب کی شناخت خواہ طبیعت ہو یا مادہ اوسوقت سے متور زمانہ کے بعد بخوبی ہوجاتی ہے اسیوقت کو لیتے فتنہ کو
 ملہم یعنی زمانہ سب ایک جگہ کہیں ہیں۔ اور انتہا کی مدت ان میں چونکہ تنگی نوبت تیزی سے ہوتی ہے ایک ہی نوبت ہوتی ہے کہ شناخت انشی
 کی جزو زمانہ منشی تجزی کی گئی اسکے بعد نوبت بخت اعراض ہوا میں ہوتی ہے کیونکہ وہ زمانہ تو مقابلہ طبیعت اور مرض میں بسر ہوجاتا ہے دوسری
 نوبت میں انجام محارہ کا دریافت ہوتا ہے۔ کہیں ایسے میں چونکہ اشتداد زمانہ منشی کا دونوں تک ہوتا ہے اس کے بعد میری نوبت از روز
 شروع محارہ جو ہوتی ہے اس سے زمانہ فتنہ کا پہچانا جاتا ہے پس دونوں سے زیادہ امتداد زمانہ منشی کو اکثر اعراض میں نہیں ہوتا ہے۔ البتہ
 اعراض مزمنہ میں وقت انتہا کا زمانہ دونوں سے ہی متجاوز ہوجاتا ہے کہ بیشتر اعراض مزمنہ میں چند نوبت ایک صورت کو اعراض میں ہوتی
 اور احکام اول نوبت کو قضا ہوتے ہیں ہر چونکہ انہ کے ایسے فوائد کا ہوتا ہے اوس میں آثار نفع کے پورے ظاہر ہوجاتے ہیں اگر طبیعت مادہ
 پر غالب ہوئی ہے خواہ وارت کیفیت بخوبی معلوم ہوجاتی ہے اگر طبیعت مادہ سے مغلوب ہو گئی ہو۔ انحطاط کا وہ زمانہ ہے جسوقت
 حرارت غریزہ بخوبی مادہ مرض پر غالب اگر مادہ کو مغلوب کر دیتی ہے اور منشی مقدار مادہ کی فراہم اور مجتمع ہے اسکو قدرے متفرق کر
 ہو پراوسوقت حرارت اندرونی مرض کی کم ہو ہو کہ طبیعت اطراف بدن کو دفع ہوتی ہے تاکہ فتنہ اور تھل ہو جائے اور چونکہ اطراف خارجیہ میں
 اور سوقت حرارت کی شدت ہوتی ہے اس جہت سے اکثر لوگ براہ اشتناہ غلط جو یہ کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ زمانہ اشتداد مرض کا ہے
 یا اس طرح غلطی واقع ہوتی ہے کہ مرض طبیعت پر اعلیٰ غالباً طبیعت اسکو مقابلہ سے عاجز ہو گئی اس سے اعراض میں خفت واقع ہوتی اور
 حرارت باطن میں خفت ظاہر ہوتی طبیعت غلبہ گمان کرنا ہے کہ مرض کا انحطاط شروع ہوا حالانکہ امر بالکس ہو رہا ہے منشی مرض طبیعت کو کھل
 مغلوب کر رہا ہے۔ اس خفت کا نام افادۃ الموت رکھا گیا ہے اس لیے کہ بعد ایسے افادۃ اور سکون کے موت اور ہلاکت واقع ہوتی ہے
 منشی کا زمانہ بنظر قرب اور بعد کے نسبت اختلاف اعراض کے مختلف ہوتا ہے جو اعراض نہایت حادہ اور شدید ہوتے ہیں اور کا زمانہ
 منشی زیادہ سے زیادہ چار دن کا ہوتا ہے اور ہی مقدار جسات یوم کی منشی کی بھی ہے مگر اصطلاح فن میں او کو اعراض حادہ میں داخل
 نہیں کیا ہے اس لیے کہ مرض کے جاد ہونے کے واسطے فقط قرب زمانہ منشی کافی نہیں بلکہ باقیہ مرض مملکت پر بظاہر بھی ہوتا ہے و شکا
 اعراض حادہ میں کیا جاسے۔ جو اعراض بغایت حادہ اور نہایت شدید ہیں ان کے بعد اعراض حادہ علی الاطلاق کا منشی القرب ہوتا ہے اور اس کا
 مدت زیادہ سے زیادہ سات دن کی ہے جیسے جمی محرقہ خواہ غلب لازم۔ اور جو اعراض کو انکی حدت اور شدت اس سے بھی کم ہوا
 زمانہ منشی چودہ دن خواہ دو ہفتہ کا ہوتا ہے۔ اسکے بعد اعراض حادہ مزمنہ کی مدت انتہا کیسے ورنہ کی ہوتی ہے پراور اعراض مزمنہ کی

اوسمین زیادتی ہو جاتی اور بڑھتی جاوے۔ انتہا پر فوسٹ کا وقت وہ ہے کہ جب قدر حرارت اور سبب اعراض بڑھ چکے ہیں وہ کچر دین تک بدستور رہیں۔ کھٹمن اور نہ ٹھہرن اور نبض نہایت عظیم اور ممتد اور موجلے۔ انحطاط فوسٹ کا وقت وہ ہے کہ اوسمین نقصان حرارت اور اعراض ممتد ہو جائے اور نبض حرکت اور قوام میں معتدل اور ستوی ہو جائے یہ بہرہ پس تب کا معمول یہ ہے کہ اوسکے اورتے وقت پسینہ آتا ہے فوسٹ اوس بدن میں عرق نمودار ہوا اور تڑپ تڑجانی ہے۔ اکثر یہ حالات خفت کی وجہ سے انحطاط میں بھی بیان کیے ہو وقت نزدیک موت کی بھی پیدا ہوتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب بعض رو بصحت ہو ایسے خیال سے ان امور کو زور دینا چاہیے مگر جو کمال بطرف ادراک اور شناخت حالات نبض کی کرنی چاہیے اگر ان حالات کی نبض قوی اور عظیم ہے تو ضرور یہ انحطاط مرض کا زمانہ ہے اور افاقۃ الموت نہیں ہوگا اگر نہ کلاب کی خواہش ہو کہ ہم متلاحمی غب کی اوقات اربو کے بالتخصیص شناخت بیان کریں اسلئے کہ اسکے اعراض بہت فنی ہوتے ہیں جن میں نوبی ناک کی اور معلوم کر کے غلبہ کثرت اوقات تشعیر ہو جو ابتدا کرتی ہو اور کچر اور اطراف اور لڑنے چاہے پھر لڑوہ میں سکون اور برد اطراف میں کمی پیدا ہو کر تمام بدن میں گرمی کیسٹان پیدا ہوتی ہے یہاں تک کہ زمانہ ابتدا کا حال ہو بعد اسکے گرمی کی زیادتی ہوتی ہے اور یہ زمانہ صود خواہ نزدیک کا ہو اوسکے بعد یہ حرارت بحال واحد مہر جانی ہے اور یہی وقت منتہی کا ہے بعد ازاں حرارت میں کمی واقع ہوتی ہے ختم کتب زائل ہو جاتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اسباب طول ہونے مرض کی کثرت مادہ اور غلیظ ہونا مادہ کا جیسے مادہ سوداوی خواہ بردوت مادہ کی ہوتی ہے اور کبھی طول مدت کی اعانت فصل بار و اور بلد بار دہی کر کے ہیں اور ضعف حرائث غریبہ اور کچر ہونا طبع کا بھی طول مدت اور ارض کے میں ہیں فصل چوتھی بیان حمیات یومیہ کا مرتبہ کلی جمیع اقسام حمیات یومیہ کے اسباب ہی چیزیں ہیں جو کہ جوہر بدن انسانی میں داخل نہیں اور بالذات نہیں اور حرارت پیدا کرتی ہیں اور انکو ہم اسباب باد یہ کہتے ہیں مادہ چیزیں ہیں جو بالعرض جسم انسانی میں جو اتصال اور ملاقات کو حرارت پیدا کرتی ہیں۔ خواہ انقسم ملاقات خارجیہ کے ہوں جیسے حرارت آفتاب خواہ آگ کی یا کتبہ پینے کی چیزیں۔ خواہ انفالات بدنیہ جو بوجہ ریاضت بدنیہ کے عارض ہوتی ہیں۔ یا انفالات نفسانیہ جو بوقت غضب و خوف وغیرہ کی ہوتی ہیں خواہ درد اور درم جو ظاہری اعضا میں واقع ہوتا ہے کہ ایسے درد اور درم سے جو حرارت پیدا ہوتی ہے وہ مورث جمی یومیہ کی فقط ہوتی ہے۔ کبھی جمی یومیہ بعض اقسام کے سندہ سے بھی پیدا ہوتی ہے جیسا کہ سبب ظاہری اور خارج نہیں ہوتا بلکہ اس سندہ خواہ غم کا سبب داخلی ہوتا ہے اور بدنی۔ یہ جتنے اسباب حمیات یومیہ کے گن گئے انکا اشتداد اور اشتغال اور انکی انما میں ہونا کہ ارواح اور بخارات جو تڑپ کو انحطاط خواہ اعضا تک پہنچو اسلئے کہ اگر اسقدر اشتغال ٹھہرے تو بہر تب وہی خواہ کوئی قسم جمی غلطی کی پیدا ہو جاوے گی۔ ہم اسباب باد یہ جو جمی غلطی کا پیدا ہونا معتبر نہیں سمجھتے اسلئے کہ اسباب خارجیہ بہتر ایسے اسباب کی تحریک بدن میں کر دیتے ہیں جو سائنس میں مخفی موجود تھے اور انکی تحریک کہ اسباب خارجیہ کہ دیکھتے جمی غلطی ضرور پیدا ہو جائیگی۔ بعض کہ تم آدمی نے خیال کیا ہے کہ جمی یوم بدن اسکے کہ ان کو کہتے کہ رعب پہنچو خواہ روح کو فوسٹ ہو عارض نہیں ہوتی۔ یہ خیال محض غلط ہے اسلئے کہ بعض فرج اور سرد سے بھی جمی یومیہ عارض ہوتی ہے اوسمین غلبہ جانی اور روح دونوں نہیں ہوتی۔ حمیات یومیہ کا زوال بیشتر ایک ہی روز میں ہو جاتا ہے اور تین روز سو زیادہ انکی مقدار بقاعدہ محبت کم ہوتی ہے اگر تین دن سے زیادہ جمی یوم کا زمانہ گزرے اور وقت قیاس کرنا چاہیے کہ یہ تب منتقل کسی اور قسم کی طرف ہوتی ہے اور انتقال کو سمیٹتے ہیں کہ اشتغال حرارت کا ارواح سے تبادلوں کے اعصار بدنی خواہ اخلاط تک پہنچا ہے علاوہ اسکے بعض علیدوں نے بیان کیا ہے کہ جمی یوم چاروں رنگ رہتی ہو اور ہر رنگ زائل ہو جاتی ہے بدن اسکے جمی غلطی خواہ جمی و قیہ کی طرف انتقال کرے کیونکہ اگر منتقل کسی دوسرے قسم کی طرف ہوتی تو اس میں کسی اور منتقل

از انہو ممکن ہر جسمی یومیکہ علاج نہایت آسان ہے اگر شناخت نہایت ہی مشکل ہے اس طرح ابتداء مرض دق کی کہ اس کی شناخت بہت دشوار ہوتی ہے اور
 معالجہ آسان ہوتا ہے اگر مشک جنکا خراج چودہ لوگ بہت جلد حیات یومیہ میں مبتلا ہونے میں اور انہیں ان حمایت کا ضرر ہی بہت ہو چکا ہے اگر
 تدریجاً ہر یومین غلط واقع ہوتا ہے زیادہ پر ہزاروں کے اگر ایسا ہے خواہ دیر تک وہ لوگ بھوکو رہیں اور انہیں قلیل سوئے ہوئے سے یہ لوگ بہت جلد جمی یومیہ
 سے مدقون ہو جاتے ہیں اگر گرفت اعضا اصلید تک پہنچ گئی خواہ جمی غلب میں مبتلا ہو جائے میں اگر گرمی تب کی اخلاط سنگ ہو جائے۔ جہر کا
 مزاج گرم تر ہے اور اس کی نسبت جمی یومین ہرگز زیادہ احتمال بہ نسبت کہ طیب و سکی تب کو باور و طوبت سے بخیر کر کے سختیات کا استعمال
 بہت کرنا ہے اسوجہ سے مزاج زیادہ بڑھ کے اخلاط تک شغل ہو جاتی ہے اور جمی غلب کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ ایسے مزاج کے لوگ بڑے
 کہ ان کے مزاج میں گرمی زیادہ ہے اور ان کے بعد جنکا مزاج یاسین یا دہ پڑے پتلا جمی یومین ہونے میں۔ گرم مشک مزاج کا آدمی جس وقت آگ
 بھوک ہوا اور ہزار بھوک کو آگ و بخیرانی ہی حاصل ہو خواہ کوئی تعب نفسانی یا بدنی حاصل ہو فوراً جمی یومین اور سے عارض ہو جاتی ہے اور
 تب کو سناہ شغورہ ہی ہوتا ہے ہر اگر اس کی بھوک اور لوگ تدارک کیا جائے اور فوراً اس کو غذا نیچا بہت بلد جمی غلب میں مبتلا ہو جائے گا۔

فصل باسچمین بیان خاص علامتوں حمایت یوم کا جو اور حمایت سے انکو جو اگر تین بعض خاص حمایت
 یومیہ سے یہ ہے کہ جمیات اسباب قیوم کہ بدل میں خفی سے عارض نہیں ہوتے قیوم کا خاصہ حمایت غفلت کا اکثر یہی ہے اور حمایت
 یومیہ کا شمع و ریح نساغ نہیں ہوتا اور نساغ غلظت ابتداء ہوتے سے یہ مراد ہے کہ اکثر لڑکھ اور بچہ پیری اور بزرگ اطراف اور حرکات اندرون
 جسم میں چلا جانا اور بعض کماہل بطور کسل اور نوم کے ہونا بعض کی حرکت بخوبی ظاہر ہوتی اور اوکھن اختلاف پیدا ہونا اور صغیر ہونا
 یہ سب امور ابتداء جمی یومین میں ہوتے۔ بلکہ اکثر ابتداء میں ان حمایت کی ایک حالت شبیہ ہر عارض ہوتی ہے اور ان کے شعور
 ہی ہوتا ہے اور تو مری و دیگر گائے کے چنے کی کیفیت جو شخص کبھی پیداموتی ہے اسکا سبب بخار ہے ایک کی موس رومی کا اور بہت جلد تپ
 زائل ہو جاتی ہے لہذا کہیں ان حمایت میں بذرت لڑکھ ہی عارض ہوتا ہے اگر تین کثرت بخار کی جو بذاذات ہو یا بذاذہ ہونے اور عضلات
 میں جہت یومین لیکن جب ان بخارات کی کثرت بہت ہو تب یہ بات پیدا ہوتی ہے۔ ان بخارات میں جو اشتعال نک پیدا ہوتا ہے اور
 الذبح یعنی سوزش نہیں ہوتی ہے بلکہ اس کی گرمی فرنگوا ایسی ہوتی ہے جسقدر کہ تعب سے خواہستی شراب سے بدین گرمی پیدا ہوتی ہے۔
 اگر بول اول زمان میں تب کی افیض ہوا و نفخ میں زبان عالی ہوتا جمی یوم کا حکم اس تب میں کرنا چاہیے۔ یہ بات اس واسطے ہے کہ بول
 میں جمی یومیہ بظرفات کو بغیر تین کرنی ایسے کہ اس تب کی حرارت سے کہہ کے فعل کو کچھ زمین ہو چکا ہے اور فعل بول کا نفیخ پائے ہوتا
 کہ اس میں کسی غلط کارگ نہیں ہوتا ہے اسلئے کہ غلطی یہاں کیا مطلب پڑا و کہیں بول میں غلابہ ہی ملتی ہوتا ہے اور کہیں یہ غلابہ بالکل
 اوپر سطح بول کو ہوتا ہے کہ اسکا رنگ چھا ہوتا ہے۔ اور شاید اگر کہیں ایسا اتفاق ہو کہ رنگ بول کا معتدل ہوتا ہو تو نام ضرور معتدل
 ہوگا اور رنگ کا تفریق و تب کو نمو کا بلکہ کوئی اور سبب حادث ہوگا جسے بول کے رنگ کو بدل دیا ہے اور وہ سبب بدون وجود جمی کے
 بھی تفریق میں کر دیا اور اسکی شان سے ہوتا ہے جیسا ہم جمی قیوم کے بیان میں اس سبب کا ذکر کیا ہے۔ نفخ کی حالت جمی یومیہ میں
 ایسی ہوتی کہ اہل سچا تب کو ترازو نفوت اور عظم کی ہوتی ہے سواسے اور ان خاص حمایت یومیہ کے جو ضعف اور انفالات کر سبب
 واقع ہوں یا اگر فہم معدہ میں ایک غلط لاوغ یا بدروت سوجو ہو خواہ اور کوئی سبب ایسا ہو جو نفخ کی غلام کو مٹاتی ہے اور صغیر کر دیتا
 ہے بروقت اس سبب کو اور جمی یومین کثرت ہو تب سے کہ نفخ میں اختلاف کسی قسم کا پیدا ہوا اور اگر کہیں اختلاف ہوتا ہی ہے تو اختلاف

سبب اشتعال

نفس ظم ہوئے کہ اگر اختلاف کا نظام برہم ہو تو اور کسی سبب سے ہو گا خواہ وہ سبب قبل از محی کے پیدا ہو یا کہ محی کے ساتھ ہی وہی حادث ہو اسے جیسے نسب شدید خواہ انشاء میں لذت شدید کسی مادہ کی وجہ سے اور ایسے ہی اور سبب موجب خلاف نظم کے ہو سکتے ہیں۔

کبھی محی یوم میں نبض کی یہ صورت ہوتی ہے کہ او میں صلابت شدید پیدا ہوتی ہے خواہ کوئی بروقت شدیدہ جو کثیف ارجاع کہے پہنچی ہو یا تراشہ نے انقباض کی شدت تخفیف کی ہو خواہ قعب شدید کی تخفیف باعث اس صلابت کی ہو یا ہو کہ خواہ میداری مطالعہ میں انہیں سے کوئی امر باعث صلابت بن گیا ہو۔ کبھی جب پٹ اس تب میں انقباض نبض کا پیدا ہو جاتا ہے اور انقباض میں بطور واقعہ ہوتا ہے مگر سرعت مقدار طبعی سے زیادہ نہیں ہوتی الا شاید و فادر۔ سرعت نبض کی حمیات یوم میں کم ہوتی ہے اس لیے کہ وجہ ترویج قلب کی اس تب میں نسبت حاجت اخراج بخار فاسد کو زیادہ ہوتی۔ اس لیے کہ بخار اس تب میں نسبت بخار مستدل کے فاسد نہیں ہے البتہ تقياس معتدل کے گرم تو ہو جاتا ہے۔ جب نبض کی کیفیت صحیحہ کا ادراک اور اسکی حرکت انقباضیہ کی شناخت مزہ دشواری ہو تو حرکت انقباض سے شناخت کرنی چاہیے اور ان حرکتوں کی نسبت دریافت کرنے کے بعد پھر آسانی ہوگی۔ جب محی یوم زائل ہوتی ہے فوراً نبض اپنی حالت طبعی پر آ جاتی ہے جیسی حادث اس بدین نبض طے کی بحال صحت ہو اور ایسی حالت پر نبض کی بعد تب کو ہو جانا اچھی علامت ہے۔ مگر یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جب قدر کیفیت نبض کی بہتر اور اسطرح بول ہی جید ہو دلیل کا کر ہے کہ محی یوم ہے اور یہ بات ضروری نہیں ہے کہ اگر نبض اور بول جید نہ ہو محی یوم کا ہونا بھی ضرور ہو اس لیے کہ اکثر بوقت رنگین ہونے بول کے اور اختلاف نبض خواہ ضعیف او صغیر ہونے نبض کے محی یوم واقع ہوتی ہے مگر حجم کہتا ہے کہ رشح کی یہ کو مریضہ تھلا زو مہ کی انقباض سالیکہ نہیں ہے بلکہ بیان سالیکہ جزیرہ زو مہ صادق ہے اسی جہت سے مریضہ بعد ولو انظرین کو بولہ ہے میں یہی ایک علامت محی یوم کی خاص ہے کہ ابتدا اس تب کی بہت خفیف ہوتی ہے اور زمانہ او سکی نزدیک کا دو گنتر سے زیادہ نہیں ہوتا اور او سکو زمانہ غشی میں اعراض شدیدہ نہیں ہوتے اور محی غشی میں ان باتوں کی ضد ہوتی ہے۔ یہی علامت محی یوم کی ہے کہ او میں اعراض شدیدہ اور تندہی حرارت کی بہت تیز نہیں ہوتی اور دوسر خواہ در ولایت با اور اوجاع بھی حمیات یوم میں کم ہوتے ہیں اگر کبھی درد خواہ کوئی اور درد پیدا ہو جاتا ہے تو او سکو ثبوت خواہ لازم بعد زوال تب کو نہیں ہوتا بلکہ ساتھ ہی زائل ہو جاتا ہے یہ بھی دلیل او میں محی یوم ہونے پر ہوتی ہے۔ اکثر محی یوم پسند آنے کے بعد اور جلدی سے خواہ بدن میں ایک قسم کی تیزی پیدا ہوتی ہے جسے مریض طبعی ہوتا ہے اور جو پسند کسی خلط کی وجہ سے آتا ہے یہ رطوبت دلی نہیں ہوتی ہے اور صفت دار میں اس پسند کے بہت اثرات نہیں ہوتی بلکہ جتنی صفت اعراف طبعی کی ہر جسم کے واسطے صفت رے ہے او بقدر یہ بھی ہوتا ہے گویا کہ عسہ قی او سب کے ذہب مقدار میں ہوتا ہے اور بدو بھی نہیں ہوتا۔ اگر پسند بکثرت تب کو اخذ نہیں آئے تو معادوم کرنا چاہیے کہ محی یوم میں نہیں ہے۔ ایک بہت عمدہ تجربہ محی یوم کے شناخت کرنے کا یہ بھی ہے کہ مریض کو حارہ میں اخل کر کے اگر تھوڑی دیر کے بعد مثل فشرہ کے بدن میں پیدا ہو اور وہ پھر مریض غیومہ معلوم کرنا چاہیے کہ محی غشی ہے او صفت مریض کو فوراً حارہ سے نکال لینا چاہیے اور اگر حارہ میں نہ رہنے سے مریض کی حالت کچھ متغیر نہ آئے تو بدو بھی یوم ہے

فصل چہارم فیاض و بیان غصہ فی یوم

محی یوم کا کبھی محی یومہ اور حمیات کی طرف منتقل بھی ہو جاتی ہے جب قدر بدن کے اخلاط مستعد بوقت ہونے میں اور متوجہ اس وقت کے علاوہ محی موجودہ کے اور پیدا ہو جائیں کہ مریض ہو کہما رہا ہے خواہ او سے خفید کم آئے خواہ طبعی ہو کہما رہا ہے اور تیز

خطا واقع ہو مثلاً مناسب حال مرض قیہہ نہ کہ او کی غذا اچھی طرح نہ ہوئی اور طبیعت نے اسے بہو کہا رکھنا تجویز کیا اس صورت میں جو لوگ صغیر کی فراج میں اونکی تپ منجر جمی دن کی طرف ہو جاتی ہے خواہ جمی محرقہ کی طرف انتقال کرتی ہے اور جو لوگ دوسری فراج میں اور گشت اس کے تپ زیادہ ہے وہ ایسی صورت میں سے سونو نس میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ وہ تپ دوسری جوبلا عفونت ہو نہ جمی مطبقہ اور بیش تہ جمی مطبقہ ہی عارض ہو جاتی ہے۔ اس طرح اگر کوئی جمی یومیہ محتاج موت کی نہی تفتیح مسام میں خواہ اس کے مناسب یہ تھا کہ اس بدن میں کسی قسم کا تغلغل پیدا ہو نہ کہ حرارت باطنی کو بطرف ظاہر کے نکالے اور طبیعت ذرا ہشتاب نہ دے گا کہ جمی کو اشتعال شدید یا غلاطہ مقصد میں متوجہ کرے ایسا اشتعال کہ جس طرح کوئی قوی چیز بغیر گرم ہوا و متغیر ہو جائے علامات انتقال جمی یومہ کو اور قسم کی حمایت کی طرف دلیل او کی یہ ہوتی ہے کہ اب بدن برآمد ہونے عروق کے خواہ اس تری کو چوشاہ عروق کے ہوتی ہے تپ میں جمی ہو خواہ عروق تپ کا مگر ایسی جسم عروق سے پاک نہ کر تپ اور تر جائے۔ اور زمانہ غلط کا نا دیر رہے لیکن جس قسم کی تپ یہ جو اس کے زمانہ غلط کے نسبت زمانہ زیادہ ہونے لگے اور غلط طبعین دشواری بھی اور بغض رداوت کیفیت سب بالکل پاک نہ ہو جائے بلکہ کچھ آثار جمی کے بعد مقدار وقت کی بھی بغض میں باقی رہا کریں اور دوسرا اگر بوقت جمی کے عارض ہوا تھا بعد مقدار وقت کو بھی باقی رہے۔ یہ سب باتیں دلائل کرتی ہیں کہ انتقال جمی یومیہ کا بطرف جمی عفونت غلط کے ہو گیا ہے خواہ جمی قیہہ کی طرف منتقل ہوئی ہے۔ اگر اسباب رویہ انتہائی زیادہ ہوں کہ جمی غلطیہ کے حدوث سے تپ نہ کر اور فساد کا مظنہ ہو اور سونو تپ شک جمی یومیہ کا انتقال خاص تپ کی طرف ہو گا۔ جبے کی طرف منتقل ہو جاتی ہے اور سونو تپ حلقہ مقام شریان لیکن خاص جگہ کہ بغض کی نہایت گرم ہوتی ہے بانی تمام اعضا میں گرمی تپ کی کیا اور برابر ہوتی ہے اور یہ گرمی بوقت امتلا و معدہ خواہ کما نہ لکھاتی ہی بہت تیز ہو جاتی ہے۔ اور بغض میں استواء حال رہتا ہے تپ تیز لیکن جقدر اس کے کیفیات رویہ میں ایک ہی کو چاہیے ہیں تپ تیز و جلالت زیادہ ہو جاتی ہے اور صغیر ہی بڑھ جاتا ہے۔ اور وہ سب باتیں جو ہم علامات جمی دن میں بیان کریں گے پیدا ہو جاتی ہیں۔ اگر انتقال جمی یومیہ کا سونو نس لیکن جمی دوسری جوبلا عفونت ہو اس کی طرف ہو اور سونو بغض میں امتلا اور حرارت زیادہ معلوم ہوگی اور جسے پراشتفاخ ہو جائے گا۔ اگر جمی یومیہ اور اصناف جمیات عفونت کی طرف منتقل ہو تو شعریہ اور اختلاف نبض اور صغیر بغض ظاہر ہو گا اور نضا غلط جسکے معنی اور پر مذکور ہو چکے ہیں پیدا ہو گا اور حرارت میں لذیج اور پیوست پیدا ہوگی اور باقی اعراض میں بھی شدت ہو جائے گی۔ بول کی صورت بوقت انتقال یہ ہوتی ہے کہ جب طرح بوقت جمی یوم ہونے کے اوسین نضج نہاں بھی ویسا ہی باقی رہتا ہے اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ نطو رتج کا نہیں ہوتا ہے فصل سا تین معالج عام طور پر جمیات یومیہ کا سب بیمار جو جمیات یومیہ میں مبتلا ہوں تپ خروسی او کی یہ ہے کہ اچھی غذا سریع الغم او کو دیا جائے سریع الغم کی قید اس واسطے ہے کہ مجموعہ طلیل ہے اور طلیل کی قوت میں نقصان ہوتا ہے اور ناقص القوت کو بطبی الغم خواہ فاسد غذا کی ہضم کرنے کی قوت نہیں ہوتی۔ اگر کوئی مرض جمی یومہ کی واسطے غلطیہ تدبیر کی اجازت ہو جیسے وہ لوگ جو جمی قہی خواہ جمی جو جمی یا جمی میں مبتلا ہوں خواہ وہ لوگ جسکے بدن میں غلط صفراوی زیادہ ہو یا وہ لوگ جو ابتدا رتپ میں شعریہ کی شکایت کریں ان کے طعام کی تدبیر اس طرح کرنی چاہیے کہ چند لقمہ طعام کے پانی ذرا کوئی اور پیئے والی چیز میں دلو کر دینا چاہیے تاکہ غذا خوب نغذہ کرے اور غذا انکو ضرور دینی چاہیے اگر چہ تپ شروع ہی ہو جائے۔ اور پھر بیمار جمیات یومیہ کی زیادتی غذا سے منع کیا جاتے ہیں بلکہ او کی غذا میں لطیف خرد ہوتی ہے جیسے اگر جمی یومہ سدی خواہ آتھما کی

خواہ درمی ہو۔ مناسب ان لوگوں کے نصین یہ ہے کہ ان کو غذای کے کو غذا پر جائے سوائے ان اشخاص کے جن کو ہم اشتہار کے بہن لینے مرض
حمی تہی اور جمعی اور غمی کے۔ آب سرد کی ابتداء تپ میں کی ممانعت نہیں اس لیے کہ اس زمانہ میں قوت قوی ہوتی ہے آب سرد سے کپاؤ و صفت
نہو کا ملک آب سرد پر درج کیا سٹے، فصل علاج ہے لیکن اگر اشتہار میں صفت ہو خواہ تپ کو زیادہ اگر درج ہو چاہی شہری ہو البتہ کثرت استعمال
آب سرد کا ان صورتوں میں ہرگز مناسب نہیں۔ حمام کا استعمال فریقین صفت ہو اور اس کا سورہ اثر زیادہ ہے کہ تپ کا زمانہ آج ہوا اور چند
اعراض ہو جائے استعمال حمام و پیش نظر جو تپ میں تریلیب بدن کی ہوتی ہے اور عرق بخوری برآمد ہو جائے اور مسامات میں تکامل پیدا ہوتا ہو اور
آئندہ جب حرارت عارضی آب حمام کی دفع ہو جاتی ہے پھر تپ باقی کرتا ہے۔ اگر غلظت و غلظت صفت ہو تو غلظت کا ہونا ہے خواہ مسامات سے وہ بھی
برطرف ہو جائے۔ البتہ جسکی تپ سردی ہو اور اسکو عامہ ٹینک سے غرض ہو یا جو کچھ تپ کوئی مرض صفت ہو یا جو کچھ تپ کی نسبت پیدا ہوا ہے اسکا
حمام سے اور اسی طرح حمی تپ کی حالت میں استعمال مناسب ہے مگر تپ میں جب اشباع مسامات ہو جائے اور غلظت ہو تو کپاؤ و صفت استعمال
واجب ہوتا ہے۔ جو شخص زکام میں کثرت ہو البتہ اسکو استعمال نہ کرے یا اسے گارہ زیادہ اخراج ہو کہ اس میں تریلیب کو خیال سے حمام جائز ہے۔
کل اصحاب حمیات بومیہ کو زیادہ ٹہرنا ہوا یا نام میں پنجا ہے بلکہ حمی ویرانہ کا بھی چاہے پانی میں حمام کے ٹہرنے۔ ہاں ہے بومیہ صفت
اور زکات تپ بومی عارض ہو اور اسکو جو احام میں ٹہرنا دیکھ جائے یا ایک عرف برآمد ہو۔ شریخ لینے کوئی چیز بدینہ ملنا اگر لہو صفت ہو
لینے دور سے کوئی شے جسم پر گرالی جائے یا بطور طما کے ہو تو یہ دونوں صورتیں بری ہیں کہ مسامات بند کر دیتی ہیں اور حیدرہات بدینہ
مسامات جلد کھلتے تھے اب بوجہ بند ہونے رماہوں کے جو کہ بدینہ میں زیادہ ہونگے اسوجہ سے زمانہ تمام تپ کا بوجہ تپ کے بڑھ جانا ہے خواہ وہ تپ
بوجہ سہہ ظاہرہ کے جو صبیہ کے حمی استعصاف یا دہشتیہ خواہ بوجہ سہہ باطنی کے جو حمی سہی سہی بان اگر شریخ کے ساتھ دنگ بنو یا شہی ہی کہین البتہ
مسامات کھلی جائیں گے البتہ فائدہ شریخ کا یہ ہے کہ اگر بدینہ طوطیت زیادہ ہو اسکی تحلیل ہو جاتی ہے اور اگر ٹھوس سی طوطیت ہو تو بدینہ شریخ اور
اور دنگ کو خشک ہو جاتی ہے۔ چھتہ بیارحمیات بومیہ کہین اسکی استفرانج کی ضرورت نہیں ہے سوائے اس کے جو سہہ یا استسلا کی وجہ سے
خواہ بوجہ غمہ کے حمی میں مبتلا ہو اسی طرح جسے حمی ہوم استعصاف ہو اور اسکا بدن مواد سے شریخ ہو۔

فصل انھون بیان میں اصناف
حمیات بومیہ کے اقسام حمیات بومیہ کی بعض قسمیں احوال افسانہ کیطرت منسوب ہیں اور بعض اقسام احوال بدینہ کیطرت منسوب ہیں
اور بعض اقسام امور خارجہ کیطرت نسبت دیجاتے ہیں۔ احوال افسانہ کیطرت منسوب انہی قسمیں ہیں عمی اور سہی اور قاری اور عصبی اور
سہی اور نومی اور فرخی اور فرخی۔ احوال بدینہ کیطرت و حمیات منسوب ہیں انہیں کہ بدینہ امور بدینہ کیطرت منسوب ہیں جو احوال
اور حرکات بدینہ میں خواہ سکون بدینہ میں۔ اور کہ اقسام ایسے ہیں جو احوال اور حرکات بدینہ میں منسوب نہیں۔ جو اقسام کہ حرکات
اور احوال بدینہ کیطرت منسوب ہیں وہ ہیں لہو، راحی، استفرانجی اور اسمین حمی و عصبی و راحی و عصبی و عصبی و عصبی
اور جو اقسام غیر احوال اور حرکات بدینہ کیطرت منسوب ہیں انہیں کہ سہی و عصبی اور سہی اور سہی۔ جو حمیات بومیہ امور
خارجہ کیطرت منسوب ہیں جیسے آخراتی ایک تپ جو اخراج شمس کیطرت منسوب ہے خواہ جو بوجہ بدینہ و بدینہ کے عارض ہو یا جو صفت
کتے ہیں یا جو زمانہ داخل کرنے سے عارض ہو جسے اعتقالی کہتے ہیں۔ اب ہم ہر ایک قسم کو جدا جدا اقسام کے علاج کے ذکر کرتے ہیں۔

فصل نوین حمی ہوم عصبی کا بیان کہی عجبت حرکت روح کیطرت اندرون جسم کے اور تپ جو جانے روح کے باطن میں بسبب زیادہ
سج اور عظم حرارت بڑھ کر حمی روح عارض ہو جاتی ہے علامت اسکی بول کا رنگ ناری ہو جانا اور بوقت خروج بول کے اسفرد

تیزی اور حدت ہوتی کہ مرض اسے بخوبی احساس کر لیتا ہے اور یہ حدت بوجہ غلبہ بیست بگے جاتی ہے۔ اور حرکت میں لگنے کے غموض
 لینے لپٹی عارض ہوتی ہے اور غلبہ آگہو کو چپٹے ہوئے اور ٹھہرے ہوئے اور ربات تحمل کی اور سکون انگلی کی حرکت میں جو ہم غموض اور ضعف
 قوی کے پیدا ہوتی ہے۔ چہرے پر زردی ہوتی ہے اسلئے کہ حرارت اندر کی طرف جلی گئی ہے اور بیض میں سفید اور ضعف پیدا ہوتا ہے اور کبھی
 فیض میں اندک کے صلابت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ علاج اسکا یہ ہے کہ آئین میں داخل کیا جائے بشرطیکہ او میں گرمی اور سردی معتدل ہو
 اور اگر اسکا زیادہ استقامت کا ہوتو آگ حمام میں اور کو ٹھہرانا چاہیے جو آگ حمام میں اسے ٹھہرنے کی مخالفت ہے۔ اور بعد حمام کے ماش رخن
 کی اور سکے برہن کرانی چاہے۔ اسلئے کہ رخن اور سکے واسطے بہت نافع ہے اتنا حمام نافع نہیں ہے۔ اور دفرعات غلبہ میں اور کو خوشنول
 کرنا چاہیے کہ اسکا استعمال کرے اور سرد مزاج کی عطر سو گنجی اور سکے سبز چوب در طلا جو ربک علامات اور عوارات سو ہون لگاتے جاتین اور ان
 علامتوں میں گلاب خواہ کیوڑہ وغیرہ جو بیس عرف میں داخل کیے جاتین۔ شراب جبین بانی بکرت ملا ہوا اور کو پلائی جائے کہ اس کے واسطے یہ
 اچھی دوسرے فصل میں جو میں جمی اور جمیہ کے بیان میں کہیں بسبب زیادہ اہتمام کے کسی اور مطلوب کی طرف حرکت خدا اور
 خفیف روح کو ایسی ہوتی ہے کہ او میں گرمی بہت پیدا ہو جاتی ہے یہاں تک کہ تب واقع ہوتی ہے علامات اس تب کی مشابہت
 می غمہ کی ہیں لیکن حرکت انگلی کی باوجود کہ کو بکرت ملا ہوا ہوتی ہے کہ حرارت خارج کے کہ ہوتی ہے اور بیض میں غموض اور غلبہ نہیں ہوتا بلکہ
 غلبہ اگر ضعیف ہوتی ہے تب بھی کسیدہ شقوق ہوتا ہے علاج اس تب کا مثل علاج جمی غمہ کے ہے غصیل گیارہ جو میں جمی یوم غمہ
 کے بیان میں کہیں بحبت کثرت فکر کے اور عوارات میں جمی ایسی عارض ہوتی ہے جمی غمہ کی اور تہی ہوتی ہے۔ مگر اس تب
 میں انگلی کی حرکت معتدل ہوتی ہے نا اندر کو تہی ہوتی اور نہ باہر کو نکلی ہوتی لگاتل غموض اور زرد رنگی پر ہوتی ہے۔ اور بیض کے شقوق اور
 غموض میں اختلاف ہوتا ہے مگر اگر فیض ان دونوں کیفیت میں معتدل ہوتی ہے اور چہرہ کا رنگ اس تب میں ہی زردی ہاں ہوتا ہے
 علاج اس تب کا مثل معالجہ جمی یوم غمہ کے ہے فصل بارہ جو میں جمی یوم غصہ کا بیان کہیں بحبت زیادتی حرکت روح کی نظر
 خارج کے حالت غضب میں ایک حرارت مفرط روح قلبی میں ایسی لاحق ہوتی ہے کہ اسکی وجہ سے تب عارض ہوتی ہے علامت اس
 تب کی چہرہ کا سرخ ہونا لیکن اگر غصہ کے برابر خوف ہی ہو تو چہرہ زرد ہوتا ہے اور چہرہ پر ایک ہر حرارت جیسے جمی یوم سر میں ہوتا ہے اور
 اس تب میں ہونا ہے اور آئین میں دونوں سرخ اور دھماکہ منوں کے باہر نکلتے ہوئے اسلئے کہ حرکت روح کی بظرف خارج کو شدید ہوتی ہے کہیں
 بعض آدمیوں کو خورق ہی اسی حالت میں لاحق ہوتی ہے اس تب کو کہ اسکی بدن میں کوئی غلط حرکت ہوتی ہے خواہ او کی طبیعت میں
 کسیدہ ضعف ہونا ہے اسوجہ سے تمام جسم کا پتہ لگتا ہے۔ بول کا رنگ اس تب میں سرخ اور برفق خروج کے حدت محسوس ہوتی ہے
 اور کسیدہ او میں جگہ بھی ہوتی ہے۔ تبض اس تب میں ضمیر لینے گندہ اور منہلی شاہق لینے خوب اور جھلٹی ہوتی اور حرکت میں توازن ہوتا
 ہے علاج اس تب کا اس کے غم کو زکاء خواہ جو حرارت غضب کیوڑہ سے پیدا ہوتی ہے اس کے مسکنات کا استعمال کرنا اور خواہ
 صفریہ طلب ہیں ان ضمیر کباب مزاج آئینہ او کی طرف متوجہ کرنا خواہ بہت خوش آواز جنگی آواز درناک نوا اور کا گانا ناشرہ طیکرہ و الحان
 خواہ راگ درد آئینہ ان بلکہ طبیعت کو اس کے مشتے سے محض سرور حاصل ہو خواہ کبیل اور نوب کو اسوجہ پیش شعبہ وغیرہ کے او کی طرف
 مشغول کرنا اور حمام میں اچھو ہر ایہوں کے ساتھ لیجانا جسکا بانی شیر گرم ہوا اور او میں حرارت زیادہ ہو۔ اور ماش بہت سو رخن
 بدین کرنا کہ ماش اور کو نہایت مفید ہے اگر رخن سے کچھ اسلئے کہ اب گرم جو خالی لائسن نہیں ہے اسکی ماش جذبان پیشہ کرنا

— غذا جو بار و طب ہوا کے واسطے جو نیکوئی چاہیۃ اور شداد کو استعمال ہو باکل اقرار واجب ہو کہ اس کے پیش میں نہایت مضر ہے اسلئے کہ قوت غصبی کو برکھنہ کرتی ہے فصل تیرہویں حمی یوم سہریہ کے بیان میں کہی بود بیداری کے طبی تب عارض ہو جاتی ہے علامات اس کے یہ ہیں کہ قبل از تب کی بیداری واقع ہوئی ہو اور بلکہ بن کوہل ہو جائیں اس قدر کہ نگین کتل نہ سکیں اور انگین ہو جائیں نظر ان میں بوجہ خلل رطوبات اور روح کے بوجہ سبب حرارت حرکت بیداری کے پیدا ہونا ہے اور چونکہ سوجہ ہونے نظر اقرین محبت غذا غذا کے اور کثرت بخارات جو سورہ بضم میں ہوتی ہے اور بدل میں کہ ورت ہو بود بضم نمونے کے نبض میں سخت ہونا ہے اسلئے کہ قوت بودہ کل کے کثیف ہو جاتی ہے اور چہ بود سورہ بضم کے زرد ہو جاتا ہے اور جو بصر بن چہرہ کا بودہ بوجہ کے اور بودہ سورہ بضم عارض ہونا ہے مگر اس تب کی انتفاع دو اور فرج میں سرفی نہیں ہوتی جیسے حمی یوم غصبی میں ہوتی ہے تشریح کہتا ہے لطیف عبد اس مقام پر یہ تھا کہ جو سورہ بضم ظم زردی اور انتفاع چہرے کی ہے اس لفظ کو کرار کرنا خوب نہیں مگر ایک ہی جگہ کہنے سے ذکر فرج و بدقت ہونا ہے اسلئے مگر ایہ ہنر ہے علاج اس تب کا نو دلیع یعنی رضی کو ہمال خود چہرہ زینا اور نگین دانت اور ایسی دیگر کئی چیز آجائے اور سر پر شربے بار و طب در اوٹن کے اور ایسے حمام میں لیجا نا چہاں رطوبت زیادہ ہو لینے آب حمام کا استعمال نسبت ہوا کے زیادہ ہو۔ اور غذا میں کچل کیو مسات یعنی بضم اولی جبہ ہون جیسے چہرہ ہا و مرغ خواہ تیر وغیرہ کھانا اور ایش ایسے تیلون کی جو رطوبت بدن کے کہین۔ اور شراب ایسی بہرہ کوسب چیزوں سے زیادہ مفید ہے کہ بخیط طانی چاہیے بشرہ طیکہ در سر نہ فصل جو دعو میں حمی یوم قوی و راحتی کا بیان روح کے بخارات گرم اکثر متخل ہونے میں حالت بیدار ہیں بودہ حرکت کو بعد اسکے جب آدمی در سہرے اور راحت پانا ہے خصوصاً اگر اس قدر نوم یا راحت کا عادی نہ ہو بلکہ خلاف عادت کہ اس قدر نوم غالب ہو جائے تو وہ بخارات متخل نہیں ہو سکتے اور نہیں بخارات کیو ہر روح میں سخت پیدا ہوتی ہے اور تب عارض ہوتی ہے۔ علامت اس تب کے یہ ہے کہ خواب اور نوم طویل کا واقع ہونا خصوصاً نہیں اس قدر سونا خلاف عادت ہو۔ استلزام بخاری جو نبض سے دریافت ہوتا ہے وہ بھی اس تب کو جوہر بدل ہے علاج تعویق سے ہوا و حمام میں تاکہ بخارات متخل ہوں اور غسل معتدل گرم پانی سے نہ اور غذا کم استعمال کرنی کہ اس کا مزاج ہی اعلیٰ بل بردت اور رطوبت کی طرف ہوا و معتدل طور پر باہمت کرنی اور شراب کا بلانا ضرور نہیں ہے فصل ہندو نور حمی یوم فرجیہ کے بیان میں کہی زیادہ خوشی سے بھی تب پیدا ہوتی ہے جس طرح زیادہ غصب ہو پیدا ہو جاتی ہے علامت اس تب کی قریب علامات حمی غصبی کے ہے اگر کہہ کا انداز مثل انداز فرحان اور دلخوش آدمی کے ہوتا ہے غصب ک آدمی کی جگر سے الگ ہوتی ہے اور غصہ میں نوازیہی کم ہوتا ہے۔ علاج اس تب کا علاج غمی غصبی کو قریب ہونا ہے فصل شہو لوہو میں حمی یوم فرجیہ کے بیان میں کہی بودہ غن شدید کے تب عارض ہوتی ہے جیسے بودہ غم کے عارض ہوتی ہے اسلئے کہ قوت کو غم سے ایسی نسبت بالقد جیجہ نسبت غصب کو فرج سے ہے اسلئے کہ حرکت روح کی فرخ اور خوف میں بطور داخل کے ہوتی ہے اور حرکت غصب بطور خارج کے ہوتی ہے اور یہی بات ہے کہ حرکت خوف اور غصب کی دفعہ ہوتی ہے اور غم اور فرج کی حرکت بند رنج آہستہ آہستہ ہوتی ہے علامت اس تب کو قریب علامت حمی یوم غمی کی ہے مگر اس تب میں اختلاف نہیں کہ اس حمی غمی کے زیادہ ہونا ہے اور نور کہ کہہ کے خوف زدہ کی طرح ہونے میں علاج بھی اس تب کا قریب بلحاظ حمی غمی کے ہے اور جس وجہ سے خوف زدہ ہوا ہے اوس سے بخوف کر دینا چاہیے اور انہار ایسی شہانی چاہئیں کہ دل خوش ہو جائے۔ شراب بھی

اس تب بن نفع کنی ہے فصل تیرہم میں جمی یوم نفعی کے بیان میں تعجب نہ شک کیا کہ ایسی شہید گری ہو جائے کہ افعال روح کو ضرر شدید پہنچتا ہے لیکن فقط افعال روح حیوانی اور نفسانی کو نفع ہو ضرر شدید پہنچتا ہے علما اس تب کی ایک نئی ہی ہے کہ پہلے تعجب ہو چکا ہو اور مفاصل خواہ جوڑ بدن کے سب گرم ہوں بحسبیت اور اعضا کے اور ہلکا و خواہ مانگی اور خشکی تمام بدن میں محسوس ہو اور اکثر اعضاء میں جب تب کم ہونے لگے قدرت تری بدین پیدا ہوتی ہے بشرطیکہ تعجب ہو جیادہ منت مصلح کو مادیات ہو اور جو بحقیقت نہ ہو چکا ہو اور نہ بروقت خارجہ مانع تعریق کے ہو اور اگر تب شدید ہو تو بدن میں عزت خواہ تری کم برآمد ہوتی ہے اور تب شدید کو بعد اکثر خشک لکھائی بھی پیدا ہوتی ہے کہ ریب کی رطوبت بھی بمشاکت اور رطوبات بدن کے خشک ہوتی ہے اور تب اس تب میں صغیر اور ضعیف ہوتی ہے اور پیشہ یوہ جس کو تب میں صلابت ہی پیدا ہو جاتی ہے اور بول زرد رنگ اور مادہ ہونا ہے پودہ حرکت کہ جس سے پیمان غلط ماری کا ہونا ہے اور پودہ تحلیل کے رفیق ہی ہو جاتا ہے علما اس تب کا راحت رسائی مرض کو تب سے مخفی نہ کر کہ اور تمام اور آئین اور بعد حمام خواہ آئین کے نسل کی ماش خصوصاً سائیکل اور کھانا پس غذا کا جس سے کوس جید اور تربط ہی کرے اور مقدار غذا کی اور مقدار جو جسے ملا وقت مرض منہم کر لے مری کو جو تب ہوں خواہ بکری کا جو کم خواہ سگ مرغی۔ اسلئے کہ اونکی قوت پودہ زیادہ تحلیل کو ضعیف ہوتی ہے اسلئے اونسے امید اور خداؤں کو بضم کی نہیں ہے جو جان محنت کہا کہ مضمر کر لینے سے بلکہ اب اس سے کم غذا بخور کرنی چاہیے۔ اسی سبب سے اگر ایسی غذا کو کھاتا ہے کہ جسکی تھوڑی مقدار سے تغذیہ کف حاصل ہوتا ہے مثل اون لوم کے جو ہم ذکر کر چکے خواہ زردی نیم برشت اٹھسکی خواہ خضیر شا مانگی کے کہ ان غذاؤں کا استعمال اونکے تغین بہت عمدہ ہے۔ بعض طبیوں کی براری ہے کہ جو جمی طبی میں گرفتار اور مانگی کی وجہ سے بیمار ہو اسکے تغین لطیف تدبیر لینے کی غذا کی بہت مناسب ہے نسبت اور جیادہ زکامہ ریا صاحب نہیں ہے اگر کسی غذا کو کسی مقدار غذا اور وہ کو تغذیہ اور سکا زاید ہو تو صحیح ہے ورنہ غلط ہے۔ تر فو کہ کا ایسے بیمار کو دنیا بہت ضرر ہے صیہ انارام و سیب انگرشیر اور شراب اکثر الزاج حسین پانی زیادہ ملا ہو اسکا پلانا بھی جائز ہے اگر خوراک شراب پہنیں تو شربت شکر خواہ مہری وغیرہ غائب اناراب سیب پلانا چاہیے۔ اسکے بدن میں تل کی ماش بہ نسبت اور جیادہ ون کے زیادہ چاہیے تاکہ اسکے عصا خواہ مفاصل خوشک ہو کہ پہنیں تغین لطیفہ صمل ہو اور اعضا اور مفاصل میں جو تمدد خواہ تمدد مانع ہوا ہے وہ برطرف ہو جائے بذریعہ تریخ و بن کے روغن مناسب سے افضل ہے اور تمام بدن میں روغن کی ماش کرنی چاہیے خصوصاً سر اور گردن اور مہری پشت کی اور سٹھ صمل کی خصوصاً بعد حمام کے ماش ان اعضا کی بہت مفید ہے۔ اس بیمار کے بچوئے خوب نرم چاہئیں اور کپڑے خوشبودار مکان مسطرد واجب ہے۔ اگر بعد حمام اور ماش کو بہر نظر کسی نقیب کے باوجود طبی کی موجودہ بار احام کرنا چاہیے اور تریخ آئین و مری جو تدبیر میں بیان ہو تب سب کو دوبارہ کرنا تھلا احتیاط کہ ممنوع نہیں ہے فصل اشجار وین جمی یوم استفراغی کا بیان کہی جب غذا مضطرب ہو کہ بذر اسہال کے خارج ہونے میں اسوقت حرکت شدیدہ جو روح میں پیدا ہوتی ہے اسکے اشتعال سے روغن ایسی حرارت پیدا ہوتی ہے کہ تب واقع ہوتی ہے اور یہ اشتعال حرارت اکثر تو اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ بعد اسہال کہ ایک ننگی پیدا ہوتی ہے اور کہی دو بہر سہلہ مثل نرید اور سفونیا کے کسی چونکہ گرم باطبع ہیں اونہیں ہی حرارت پیدا ہو جاتی ہے۔ کہی چونکہ سرد مزاج سے ہلکہ خون کے رطوبت اور دوسوین انجور کی زائکی ہو جاتی ہے اور اسوجہ سے غایت اور صفراویت کا غلبہ اور ان بیماریاں برپا ہوتی ہیں

حرارت تب کی پیدا ہو جاتی ہے علاج اس تب کا اول تو یہ ہے کہ عاقل بن جیسے اطلاق طبیعت اور انسانی انحطاط کی موقوف ہو استعمال کچھ کرے
اور ان چیز کو پہل سال اور جس کے ابواب بن بخوبی بیان کر کے کہ جن - اندھا البی ونبی چاہیے کہ علاوہ تیرہ اور تریب کو حسبہ مضمر ہوا اس سے
مزید فوت غیث اور مراد یہ ہے کہ سرخ السقم مغوی ہو اور تریب اور تیرہ کا فائدہ بخشنے اور قدامت ہی کا بغضات کی شرکت مناسب سے مثل اسیرانہ
ترش خواہ آب سبب غمور کے - معذہ پر صفا عاقل بن لگائیں اور لٹول مغوی جو بافضل گرم ہو ہند انہوں نے استعمال کرین بلکہ شہر گرم لٹول
بھی استعمال جائز نہیں ایسے کہ جو بڑے گرم ہوتی ہے وہ مرغی اور لٹول الفجہ بھی ہوتی ہے اور نفع فیض پر معین ہوتی ہے اور ایمان فیض وکرم
جو - مملو تر ایک مستغنا بغض سے مناسب اس مقام کی یہ ہے کہ ایک کپڑا رخن نار وین خواہ کوئی اور رخن جو اس سے بھی زیادہ سرد
ہو اور خوشبو ہوا وین ڈبو کر بخیرینہ کہ بہت سائل نو بخورنے سے نکل جائے اور اسکو معذہ پر کپڑا اور قلب اور جگر پر ایسی چیزوں سے صفا وکرم
جو بہت گرمی میں جیسے صندل گلاب وغیرہ فصل و نیسویں حمی یوم وجہ کے بیان میں در کسی مقام پر تیسوں نہو کی
روح بن ایسی گرمی اوس سے پیدا ہوتی ہے کہ سبب بھی وجہ ہو جاتی ہے علامت اسکی یہی ہے کہ سر یا کاندہ خواہ دانست خواہ مقلد
اور اطراف یا فوج اور بلوا سیہ من در و ہوا و فیض کے اوجاع جو ذہل وغیرہ کی جت سے ہونے میں علاج پہلے ازالہ درد کی تدبیر کرین جس طرح
ہر ایک کی تدبیر مقام خاص میں اوسکے لکھی ہو اوسکے بعد ہی کا علاج مثل حمی غصہ کے کرنا چاہیے - اگر شراب پلانے سے زیادتی درد کا خوف
ہو پرگزہ پلائی جائے - فصل مہسویں حمی یوم غشیہ کے بیان میں جس شخص کو غش آتا ہے کہیں ہو اور اضطراب حرکت
روح کی ایسی گرمی پیدا ہوتی ہے کہ اوس گرمی سے حمی لاحق ہو جاتی ہے اور شہر ابابو تا ہے کہ بعد زوال غش کے خطرہ کی نشانی
سہتی ہے علامت اس تب کی یہی ہے کہ قریب حالت غشی کی ہوتی ہے اور قوت بالکل ساقط ہوتی ہے اور کسی اور البیو تب کی
علامت جس سے سقوط قوت ہو جائے نہیں ہوتی بلکہ وہ پہلے کہ حالت یومیہ علاج ہو اسلئے کہ حالت یومیہ کوئی ایسی تہ نہیں جو میں غش کا قوت کچھ کرے
اس تب کو - اور فیض کا حال اس تب میں نہایت مختلف ہوتا ہے کہیں جب جوت غالب ہوتی ہے بس ساقط ہو جاتی ہے کہیں جب طبع
حرارت کا ہو کہ فیض میں سرعت پیدا ہوتی ہے اس تب کی فیض مشابہ فیض اصحاب نے بول کی ہوتی ہے وہ ذہول شدید جہین خشکی ملد
کی بہت غالب ہوتی ہے جیسے وق کا ہمارا و مشابہت اس فیض کو اصحاب ذہول کی فیض سے صلابت اور دودی ہونے میں ہوتی ہے
علاج اس تب کا پہلے غشی کا علاج اور غذا و روزہ فہم ہوا و جس کا کیوس جید بنی کلماتین جبکا وکرا و پر ہو چکا - اور اگر احتیاج ہو تو شراب
پلائیں اور اسکا پرفور کرین کہ بوجہ فیض کے حرارت زیادہ ہوگی جب ہمار کو غشی سے آفاقہ ہو جائے اور تب شدید جمی ذہول کی ماتی سے اوسکا
علاج موجب اوس قاعدہ کے کیا جائیگا جو قاعدہ تیرہ اور تریب کچھ فصل اکیسویں حمی یوم جو عیہ کے بیان میں کہیں حرارت
بہارات بدکی تیز ہو جاتی ہے اگر غذا نہ ہو جو اور اسوجہ سے تب عارض ہوتی ہے فیض اس تب میں ضعیف اور صغیر اور شہر بالکل بفسلا
ہو جاتی ہے علاج اس تب کا پہلے غذا دینا اگر تب موجود ہو تو آتش جو میں آب کہد خواہ پالک کا ساگ یا دوسرے تر لٹول کا استعمال کرنا چاہیے
اور غذا میں اس بات کا خیال ضرور رہے کہ اوسے کیوس جید پیدا ہوا و قوت و غذا جو ہوا و بعد از ان تمام کر لیا جائے اور اس کے سر بخور
پانی بکثرت ڈالا جائے اور ایسے پانی میں ٹیلا یا یا و زدن میں روغن بنفشہ خواہ روغن گل اور روغن کدو کی لاش واسطے ترغیب کر کرنی چاہیے -
فصل با تیسویں حمی یوم عطشیہ کے بیان میں بربت اعراض میں قریب جمی جو جمی کے ہے اور پیاس کی وجہ سے کچھ
پیدا ہونا بہت حمی جو عیہ کے زیادہ قریب موجود ہے ایسے کہ پانی نہ ہو بخشنے سے جو حرارت قوی بخارات کی فرد ہوگی تو ضرور تب پیدا

ہوگی علاج ٹھنڈا پانی پلانا اور آب آلودہ ترسندی خصوصاً آب نازکازا کہ استعمال کرن اور آئین سو تطہیر کی ضرورت کرن اور اگر کم ہو
 لینے ضرر کا گمان نہو آب سرد سے غسل کر تین فصل تیسویں جمعی یوم سہ کے بیان میں شدہ کہی جلد کے مسام میں بڑا
 ہے جو سوختگی جلد کے حرارت جسم سے ہو جو اسکا کہ دونوں کاکایت کم ہو اور کثرت کر غبار آلودہ ہونے سے جلد کے اوپر جو پہنچنے برودت
 غسل کے اور فالجس مجفف پانی میں نہانے سے جیسے پشیمانی ملی ہوئی پانی سے کوئی نہانے۔ اور آفتاب کی سوزش سے جو احراق جلد کا ہو
 کہ جلد مثل کو بیلا کے پوست میں ہو جاتی ہے اس اور کہی شدہ ریشہ باج عروق اور اس کے سوانی میں بھی پڑتا ہے اور کوئی موندہ میں بھی دگر
 راہیں رگون میں بن اور نہیں شدہ پڑتا ہے۔ جمعی یوم سہ میں یہی پچھلا سدہ مراد ہوتا ہے مسات کا سدہ بیان مراد نہیں ہے۔ اس
 قسم کے شدہ پڑنے سے کہی نکل کم ہو جاتا ہے تو امتلا عروق بڑھ جاتا ہے اور زیادہ رنگ امتلا سے احتقان پھیلات پیدا ہوتا ہے اور
 نفس میں کمی کی وجہ سے اوراق میں حرارت پیدا ہوتی ہے اور بخار گرم زیادہ مچ ہونے میں کہ متعل نہیں ہونے ان وجہ سے حرارت
 مفرط پیدا ہوتی ہے جب تک اس حرارت کا اشتعال لطیف اجرام میں لینے نزع میں رہتا ہے جمعی یوم سہ پیدا ہوتی ہے اور اگر حرارت
 ریح سے بڑھ کر خون تک پہنچے خوش عارض ہوگی اور آئندہ اوراق میں اس تپ کا بیان کیا جائیگا کہ سو خوش اول حمیات خلیہ میں داخل
 ہے جنہیں نفن اخلاط نہیں ہوتا جو بلکہ محض اشتعال حرارت اور غلیان خون اور سوخت زائدہ کا اثر ہے۔ اگر یہی اشتعال جس سے جمعی
 یوم سہ خواہ سو خوش عارض ہوتی ہے اس قدر بڑھ جاوے کہ شدہ قوی پھے اور او میں عفونت حاصل ہو اور نفس مفرط ہو جاوے تو اس
 حمیات عفونت کی طرف انتقال ہو جاتا ہے۔ اور ایسا سدہ جو موجب جمعی عفونت کا ہو یا جو کثرت اخلاط اور خصوصاً خون لمبی کو مچا ہے
 یا جو بول غلاط کے موت ہے۔ خواہ اخلاط کی لزوجت سے۔ یا اس سبب کہ کوئی شے اسباب سدہ سے نفس اعضا میں پونڈ
 اور نفس میں واقع ہوتی ہے نہ انیکہ فقط جو نفس میں یہ سبب پیدا ہوا ہے جیسے کہ برودت مقہضہ اعضا میں پیدا ہو خواہ
 ایسا اور پیدا ہو کہ راہ میں ننگی واقع ہو جائے خواہ کوئی چیز زائد مثل گوشت وغیرہ کے پیدا ہو جائے یا اور کوئی سبب نفس اعضا میں
 حادث ہو جائے جیسا کہ فن کلیات میں ذیل موجد ہے میں ہو چکا ہے اس مقام کو یاد کرنا چاہیے۔ یہ جمعی حمیات یومیہ میں بھی
 ہے کہ جسکا انتقال دن کی طرف نہیں ہوتا ہے خواہ بہت کم ہوتا ہے۔ ایسی کہ بدن اس تپ میں کثیر المادہ ہوتا ہے۔ اسی جمعی
 سہ میں نفس کی اور لزوم حرارت اور التهاب اور رنگت روہ متوسطہ درمیان ناری اور اقم کے ہوتا ہے۔ یہی تپ ایسی ہے کہ
 اس میں بدشواری براہ ہوتا ہے اور حمیات خلیہ سے جس قدر تپ متشابہ ہے اور کوئی جمعی یومیہ اس قدر تپ نہیں ہے۔ یہی تپ
 ایسی ہے کہ تیسرے دن تک باقی رہتی ہے اور کہی چار یا پانچ روز کے بعد زائل ہوتی ہے اگر شدہ کثرت پڑ جائے اور قوی ہوں
 اور او میں کثافت خواہ احتضار خارج بدن سے ہو۔ اگر سدہ کم ہوں تو زوال اس تپ کا بہت جلد ہو تا ہے جسکے علاج اور اعانت
 مریض میں باشاغت مرض میں خطا واقع نہو۔ یہی تپ حمیات یومیہ میں ایسی ہے کہ بعد زوال کے بہ نسبت آتی ہے جو باقی تپ
 بعض سدہ کی جو علت مرض واقع ہیں اس وجہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس تپ کو اسطے نوے مفرین ساوریہ تپ کہ انتقال
 برد اور تشعیر کے ہوتی ہے اس وقت گمان ایسا ہوتا ہے کہ تپ جمعی عفونت کی طرف منتقل ہوگئی۔ جمعی سہ اگر بعد فصد کہ تپ
 جانب میں بدن کے دروید اگر سے بدون اعادہ فصد کے کوئی چارہ نہوگا خصوصاً کہ بعد فصد کے تپ نو زائل ہو جائے اور زائدہ
 رہی علامات جمعی یوم سہ کے۔ جو وقت جمعی یوم عارض ہو اور اسکا کوئی سبب ظاہری اور باہری دریافت نہو

اور زمانہ انخراط و اسکا طولانی ہو فوراً معلوم کرنا چاہیے کہ حمی سدیہ سے خصوصاً اگر انخراط بدون استفراغ مذاوت کے واقع ہو۔ اس
تجویزین زیادہ وقت ہوتی ہے اگر بدن بعض مہلتی ہو کہ اس میں خون کی کثرت ہو اور کثرت پیدا ہونے پر وہ انخراط و اس بدن کے غلیظ اور
ملزخ ہوں۔ فرق در میان ان دو صورتوں کو لینے امتلاء خون اور امتلاء اخلاط غلیظ سے جو تپ واقع ہو یہ ہے کہ جو حمی سدیہ
بوجہ کثرت اخلاط لزوجہ غلیظہ کے پیدا ہوگی۔ اس سے علامات خاصہ خون اخلاط کی دلالت کر نیکی اور بدن میں انخراط اور تندہ اور سردی مہلتی
کی اور پر ہونا رگوں کا خون سے اور باقی علامات کثرت خون کی ہوں گے۔ اور جو تپ بوجہ کثرت خون کے سدیہ پر کہ پیدا ہوئی ہے
او سمین علامتین امتلاء خون کی مثلاً سرخی چہرہ اور پری رگوں کی خون سے اور ہونا منہ کا خواہ تندہ و غیرہ جتنی علامات کثرت خون کی
ہیں بدین ظاہر ہوگی اگر سدیہ بہت سی پڑ جائیں بغض صغیر ہو جائیگی اور اگر افراسد وکی نہ ہو صغیر ہو جائیگی کا کچھ درمیان علاج اس
تب کا یہ ہے کہ اگر لیب کثرت اخلاط خواہ بوجہ کثرت خون کی حمی سدیہ پیدا ہوئی ہے تو قصد اور استفراغ میں اخلاط کی جلدی چاہیے۔ اگر
بعد قصد کے بہتر تب نہ ہو تو اس سے بہتر کیا ہے۔ اور اگر بعد قصد کے بہتر تب عارض ہو بہر بدن اس خوف کو کہ انصباب مواد قلب غیرہ
کی طرف نہ ہو جائے دوبارہ قصد لینا مناسب نہیں ہے بلکہ قصد میں با نظار نفع کو توقف بہتر ہے اس واسطے کہ قصد سے اجراء اخلاط
کا ہوتا ہے اور اخلاط اصلو اخلاط فاسدہ سے ملکر فساد شدید پیدا کرتے ہیں۔ اگر بدن دوبارہ قصد کو لئے کہ چارہ نہ لینے خلا
ضرر ہو چنانچہ بطرف قلب غیرہ کے تنقیض ہو جائی اور وقت پر دوبارہ قصد کو لئے میں تاخیر کو غیر درمیان اور استفراغ اخلاط ہی کرنا چاہیے۔ قصد
اور استفراغ کو استعمال ایسی چیز نکالنا چاہیے کہ نفع سدیہ کی کریں اور بیماری کو مواد خواہ سدیہ کی آلائش سے پاک کریں۔ قبل استفراغ
کی نفع سدیہ اور تنقیض بیماری کی طرف مبادرت کرنی جائز نہیں ہے اسلئے کہ یہ بات اکثر سبب قیاحت کا ہوتی ہے کہ جذب اخلاط
بطرف بیماری کے ہوتا ہے اور بعد جذب یہ اخلاط اور بیماری میں لبتہ ہو جائی ہیں اور اس درمیان بہت سی خطرے پیدا ہوتے ہیں بلکہ
اکثر سدیہ زیادہ ہو جائی ہیں اگر مواد غلیظ بدن میں ہوں خصوصاً اگر کسی بدن کے منافذ تنگ مخلوق ہوں۔ علاوہ بران قصد اور
استفراغ خود ہی کہی اور فضول و خانیہ کو (جو مورت لنگی) اخلاط ہو کہ سبب حدوث تب کی ہوتی ہیں نکال دینی چاہیے اور اول اخلاط
کو عفونت سے باز کر دینی سے خصوصاً اگر قصد میں اخراج خون کا اتنا مبالغہ کیا جائے کہ اس کے بعد بعض قریب بٹشی ہو جائے۔ اگر کثرت اخلاط
سبب عرض اس تب کا نہ ہو بلکہ ایسا دریافت ہو کہ سدیہ بوجہ غلظت اور لزجیت اخلاط کے پڑا ہے تو بہر اس وقت قصد اور استفراغ
ایک امر راہ تجویز کر کے کہ کوئی طرف حاجت نہ ہو بلکہ فقط نفع سدیہ کی حاجت ہوگی۔ نفع ایسے وقت میں جلدی والی دوا خوا
خدا اس کرنی چاہیے اور چونکہ جاری گرم تب کی ہے اس جہت سے جو گرم چیزیں جلد دینے والی ہیں ان کا استعمال تو کسی طرح جائز نہیں ہے
بلکہ شل سکینہ پیسہ اور اور جزو جنک سکینہ بندری کا مضائقہ نہیں ہے اور آب کا سنی سے آب راز یا نہ نکل استعمال ہو سکتا ہے اور غذا
ایسی دینی چاہیے جو فضول کو دھو ڈالے اور جلدی اور اس میں لزجیت نہ ہو جسے کھانے پر لطف میں یہ لطف ہے کہ باوجود خدا نیت کے
نفع اور جلا ہی کر دینی ہے۔ اگر شکر کثرت شعیر میں آمیز کر کے کھائیں تو کو مضائقہ نہیں ہے۔ بعد استفراغ اوں مادہ کو جس کا استفراغ
واجب ہو خواہ بعد نفع سدیہ کہ جہاں فقط نفع ضرر ہو یہ بھی ملاحظہ کرنا ضروری کہ ان دونوں تدبیروں سے تب میں کب قدر فائدہ ہو خواہ
اگر نبوت اتنی ہی تو استفراغ خواہ نفع کے بعد جو تپ واقع ہو و ضعیف ہو۔ اور اس طرح لولی کو دیکھنا چاہیے کہ ان تدبیروں کو بعد حکیم
مطلی بطرف اعتدال توام اور رسوب اور لون کی ہوا اور بغض کو معائنہ کرنا چاہیے کہ اب عفونت پڑا ہو کہ دلالت بھی ہو نہیں۔ اگر

یہ فوائد ان تدبیرات سے حاصل ہوں کہ بہت دور تک بیکور جاری کر کے تیسرے روز بعد اس نوبت کو جو خفیف ہوئی ہے مریض کو حمام دواخل کرنا چاہیے ایسے وقت صبحین نوبت کو واقع ہونے کا گمان نہ ہو اور پانچ گھنٹہ کا زمانہ کہ جسے کم وقت نوبت میں باقی ہو اور اس کو بیکور روغن کی مالش اور جو چیزیں باعدالجلادینی جن اونگی مالش کوئی چاہیے اور وہ جو چیزیں آرد باطل سے مٹ کر کے آئینہ استعمال کرنا چاہیے خواہ پانی پسی ہوئی اور زراوند سائیدہ کہ اوسمین یکقدر شہد اور پانی ملایا جاوے۔ اور اگر اس سے زیادہ تیز پیر چسارت کچا یا کہ زیادہ جلا حاصل ہو تو پیر کھلے پورہ ارمی کے ٹٹنے سے خوب جلا حاصل ہوگی۔ اگر یہ بات دریافت ہو کہ حمام مریض کی طبیعت میں کچھ تیز ہو گیا اور قشریہ پیدا ہو تو بعد چشم زدن اسکو حمام میں نہ نہرانا چاہیے اسلئے کہ یہ سہدہ اوس قسم کا نہیں ہے جسکی حمام فتنیج کرے اور کھولدے۔ جسوقت مریض حمام سے برآمد ہواوے کہانے پینے کی چیزیں نشینی چاہئیں جبکہ پورا الطبیان اس بات کا نہ کہ وقت تب کی نوبت کا گذر گیا اور اب تب لاحق ہوگی اگر مریض کی ایسی کیفیت ہو کہ بے کچھ کمانے ہو کہ صبر نہیں کر سکتا ہے بچاے غذا کے ایسی تیز پیر پلستین گے کہ جس سے فتنیج سہ ہو جاوے جیسے تلاء آتش جو کہ اوسمین پانی زیادہ مواد درج کم ہوں اور خوب بچکا جاوے تخم کرش بقدر حاجت ملا کر تیراگر نوبت ہو کر سہ دو بابا حمام کرنا چاہیے بشرطیکہ مریض کی خواہش اس بات پر ہو اور اسکو غذا دینی چاہیے اور اگر تب کا دورہ ہو کہ پہلی نوبت کو کم اور بول جید الاوصاف ہو اس معاملہ کی صحت پر اعتماد کرنا چاہیے اور جاننا چاہیے کہ اب سہ اسکے بدن میں کم باقی رہے اور بعد زوال اس خفیف دوری کے مثل سابق کے علاج کرنا چاہیے اور غذا دینی چاہیے اور اگر دورہ جلا مثل سابق کے موخوہ سابق سے فوری تر ہو اور بول جیسا اچھا ہونا چاہیے دیا نہ ہو تو مرض نے حامی عفوت کی طرف انتقال کیا ہو گا اب اسکا علاج وہی ہے جو صیات عفنہ میں آئندہ مذکور ہوتا ہے

فصل چوبیسویں حمی یوم ثانی امتلائی کے بیان میں

کبھی بوجہ تھوڑا اور تھوڑی کے بخارات ردی پیدا ہوتے ہیں جنہیں اشتعال حرارت ہو کر روح میں ایک بہرگ پیدا ہوتی ہے اس حالت سے تب عارض ہوتی ہے خصوصاً وہ بدن کہ صفر اوی مزاج ہوں اور وہ بدن کہ خشک مسامات تنگ ہوں اسلئے کہ اکثر فضول آ بدن کے بطور انجورہ دغانی اور ٹٹے میں اشتغف ہوتے ہیں اور انہیں کٹھی دکارین کم ہوتی ہیں۔ زیادہ تر سہد حامی تخمی کے وہ لوگ جز جویہ جنہیں کے کسی قسم کی راضیت کرتے ہیں خواہ حرکت زیادہ کرتی ہیں یا دھوپیں زیادہ لہری میں اور بعد تھوڑے حمام میں نہانے میں اسوجہ سے اوسمین بخارات دغانی کی کثرت ہوتی ہے خصوصاً جسوقت اوگو بدلو نہیں کسی قسم کا دورہ ہو یا خشک ہو خاص کہ بہرہ داکر اور دیگر احشامین ہو۔ اور جنہیں مادہ کٹھی دکار کا ہونا ہے اس کے بدن میں کثرت امتلائی تخم پیدا ہوتی ہے اور اگر پیدا ہوتی ہے تو نہایت ضعیف ہوتی ہے بلکہ بہرگز نہیں پیدا ہوتی ہے۔ میرا گمان یہ ہے کہ اگر کٹھی دکار کے ساتھ تب ہو اسکا سبب ہوا یا تخم کے کوئی چیز ہوگی اور یہ لوگ جسوقت اعلیٰ طبیعت کلین ہو جاوے تب اور انکی تب دور ہو جاتی ہے اسلئے کہ فضلہ دغانی محبت استفرار فائدہ غذا کے کم ہو جاتا ہے۔ انہیں سے جسکی طبیعت میں جس میں ہوا جسکی طبیعت کلین ہوں دونوں کو علاج میں درج ہو جسکو تب سبب تخم کے عارض ہوتی ہو اور دھوپہ اجابت نرم واقع ہو یا میں مرتبہ بعد اس کے اوہلی فصد لچاے اسہال قوی ہو اسکو عارض ہو گا اور بیشہ اسہال کی بدین مبتلا ہو گا اسہال کی بدی کے دلیل اس مقام پر بعد فصد کے خفقان عارض ہونا اور زیادہ سیاہ ہونا یا سائے اکثر اعراض حمی امتلائی اور اکثر اعراض حمی تخمی کے حامی مطبقہ سے مشابہ ہو جاتی ہیں کہ دونوں کی انگبین اور جہر نہایت سرخ ہو جاتے ہیں اور التاب شدید عارض ہوتا ہے نفی عظیم اور سراج ہو جاتی ہے قارورہ سرخ ہو جاتا ہے مگر نہایت کچھ

تین دن کلب فی سبتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حاملہ کبھی چار دو روز غرضاً و سوات دور نکلتی ہے اور یہ حاملہ یوم کلماتی ہے لیکر
 بفضل اس تب میں صحیح رہتی ہے۔ علامتیں اس تب کی دو کار کا بدل جانا کبھی دکھار کی طرف خواہ جنائی و خانی کی طرف تب میں جب دکھار
 صاف آنے کے صحت کی دلیل ہوتی ہے اور بول ان کو گونا گونا گویا غصہ یا نساہت غصہ سبب زیادہ ملنے کے عارض
 ہوا ہوا کے چہرہ پر جو بواہٹ ہوتی ہے اور انکی پگھلن ہماری ہوجاتی ہیں علاج اس نحو کا مریض دو حالت میں خالی نہیں یا اسکی طبیعت
 نرم نہیں ہوتی ہے یا نرم ہوتی ہے اگر طبیعت ملائم نہ تو یہی مناسب ہو کہ نرم کیا جائے اور اگر کثرت طعام لینے فصلی طعام معده میں
 باقی ہو تو واجب یہی ہے کہ پہلے اسکو کھانے کر اٹھیں اور کھانا ایسی دوا میں کہ طبیعت نرم ہو جائے اور یہی خیال کریں کہ ثقل یہ جاکر سبب مقایم
 بنانا ہے اور اسکا استفادہ خفہ اور محمول سے مناسب ہو یا پینے کی دوا و انسداد کے دفع اسکا سہل ہو جائے اور اگر معده سے اوپر سے بخار
 آئے اور غصہ ہو جائے ان سبب بخار میں رائے کے صاحب ہونے پر دکھار کی کیفیت کو مکتفی اچھی بات ہے کہ بیشتر اگر طعام معده کے اوپر سے
 ہوا ہوتا ہے اور بے دشوار ہوتی ہے تب کی طرف کہ التفات نہیں کرتے مجنون غلامی کی عنایت گرم ہے کہ کلماتی جاتی ہے تاکہ غذا
 منحدر ہو جائے اور غصہ ہو کر اوڑھائے خواہ اس مجنون سے کم قوت کا مجنون مثل جو ایش کو موی وغیرہ کے استعمال کرتے ہیں یا نطول و
 اور ضار یا غصہ جو باب ہضم میں حروف بین خواہ ضار و بین جو باب غلاظت میں بیان ہو چکا ہو کا استعمال کرتے ہیں۔ جسوقت غذا منحدر
 ہو جائے یا تو بخفہ از غصہ کل آتی ہے یا باعانت محمول کے نکالی جاتی ہے اور انھی دو بیماریاں کو ہو کارکتے ہیں کہ بیشتر بطلان لحمی میں ہوتی
 نہ ہے اس کے بعد غذا کی سبب سریع الغصہ حید الکیموس کلماتی ہیں اور اگر ہو کار سوجا تو خفہ امتلا اسقدر مذہب سے دفع جاتی
 ہے۔ اگر طبیعت نرم ہو دیکھنا چاہیے کہ جو شے براہ براز دفع ہوتی ہے وہی خیر ہے جو فاسد ہو گئی یا نہیں اگر دوسری چیز ہو تو جنبش نہ کرنا
 چاہیے جب تک کہ سبب کا اخراج نہ ہو جائے اور انتظار را غلطاً و توبت کا کرنا چاہیے اگر تب میں کمی ہو تو اسوقت حمام میں لیجا نا چاہیے اور
 بعد استحمام کے غذا دینی چاہیے کہ انیکہ ضعف قوت کی بہت تنگ حالی واقع کی ہو اسوقت حمام نہ کرنا چاہیے بلکہ اسکو غذا دینی چاہیے
 اور قوت معده کی ایسی چیزوں سے کرنی چاہیے جو معلوم میں اور بعض ان دواؤں کی باب اسمال میں مذکور ہو چکی ہیں انہیں سے
 ایک یہ بھی کر کے کہ لیبی کے اکر ارض زیتون صہین تھوری سی انستین شریک ہو زیتون بار زدن نار دین میں بعد اسکے اسے بخورین تاکہ
 اکثر دھن او میں سو جانا ہو جائے اور بعد ہر کرکین۔ اگر وانی شکم متصل باقی رہے اور جو چیز نکلے وہ شے فاسد نہ ہو تو دھن سفر جل عمدہ
 اس صفت کا استعمال کر کے لیبی لینے صہا بیان روض زیتون کا اوپر کیا گیا اور دھن مصطکی بھی جائز ہے ایضا دھن نار دین کے استعمال نہ
 اس کے واسطے کہ قباحات نہیں۔ کبھی قیروطی کا بھی استعمال مناسب ہو جائے یعنی انہیں روضون کو بطور قیروطی استعمال کرتے ہیں
 جس وقت مرض کلماتی ایسی اتر ہو کر اس کے پیٹ پر خدش نہ ہو سکے۔ کبھی اعتبار ان قوی ضار دواں کی ہوتی ہے جنکا بیان پہلے
 کے باب میں کیا گیا۔ اور نو اگر جیسے آب آنا یا آب ہی خواہ آب سبب بھی بلانا مرض کو دل خوش کرتا ہے۔ اور غذا اسکی سبب سے کھانے
 مثل خفہ صریح ناگہی خواہ سبب مرضی جو زکریٰ چاہیے اور غذا سے خیر کہ کثرت غذا اور عصارا مثل عصارہ انگوٹھا لوبہ یا قافیہ
 دینی چاہئیں۔ اگر انکی خواہش طعام باطل ہو جائے اسکو پید کرنا چاہیے اس مذہب سے جو سقوط اشتہا کو باب میں بیان کی گئی خفہ
 ان غذاؤں کو جس میں بہ کی شرکت ہو۔ جب ان مذہبوں کو فراغت ہو اور معده کی اصلاح بخوبی ہو جائے کہ مصلحت نہیں ہے کہ کسی طرح
 قوی کا استعمال کریں جو باضم اور قوی معده اور متعہ سد وں کی خواہ استعمال ہو زوال تب کو کرنا چاہیے بعد ازاں کہ اعراض تب کو زائل

موجا میں۔ فصد کے بارہ میں تجویز مناسب یہی ہے کہ اس تپ میں فصد کی محبت چاہیے جب تک کہ تپ ماندہ اٹھنا نہ دے اور نہ ہی اور محظوظ
 کو استعمال فصد کا جائز ہے۔ سب سے بہتر جو چیز کہ لرغین کو بروقت ارادہ فصد کی ملائی جاوے اور غذا جسمین انگور اور مکہ و اگر گرم ہو
 داخل ہو۔ اور کسی خواجہ کا ہندو ہی تجویز کرنی چاہیے اور سو گنے کی چیزیں ہی ہندو ہی چاہیں اور اگر تپ کا فدا ہو سکے واسطے تجویز کیا جا
 تو اس میں اور نہ شرکاب نہ کرنی چاہیے اس واسطے کہ زبان سیاہ موجا کی فصل **جسمین جمی یوم ورمی کے بیان میں**
 افندولی اور امہ کے تالچ تپتی ہیں ہوتی ہیں وہ سب عفتہ ہوتی ہیں اور شیشرا و گلو تیرا و قی ہی ہوتی ہے اور نہ تپ میں اقسام مہیات
 یومی سو نہیں ہیں۔ مگر ظاہری اور امہ جیسے دل خواہ اور کوئی خراجا تپ ہو کر کے جسم سے جو اعضا ظاہر ہیں پیدا ہوتے ہیں۔
 خصوصاً اور امہ اولیوں کی جو اعضا عذدی میں ہوتے ہیں۔ خواہ اور امہ کو ششوں کے جہا نام رخو ہنہ جیسے وہ ورم جو بن ان
 میں فضول کہد خواہ نمل میں فضول طلب سو حادث ہوتا ہے۔ خواہ وہ ورم جو زہر گوش فضول مانع سو حادث ہوتا ہے ان سب ورموں
 کی جست تپ تپ عارضہ ہوتی ہے۔ اس ورم سے تپ کا عارضہ ہونا و حال سے خالی نہیں یا جو مادہ ان اور امہ کا ہے تپ تک ہونگا
 اپنی گرمی سے فقط دلو گرم کہے یا جسمین عفتہ ہی پیدا ہو۔ پس اگر گرمی پیدا کرے تو تپ اس سے عارضہ ہوگی اور جسمین
 یومی ہوگی۔ اور اگر گرمی مع عفتہ کو پیدا ہو تو تپ مہیات اور امہ باطنی میں سے ہوگی اکثر چیزیں کہ تالچ اور امہ خارجی ہیں تالچ
 اسباب ظاہری کی ہوتی ہیں فروع اور جرب سو خواہ اوجاع خواہ ضربات اور سقطات کہ سو ادان فروع کی طرف دفع ہو کر انما و راہ میں
 قریب گوشت نرم کے متبیں جاتا ہے پس پتہ میں مہیات یومی کلماتی ہیں اکثر چیزیں تالچ ورم کی ایو ہوں کہ ان اور امہ کو اسباب سائر
 سے مثل استلار اور سدو وغیرہ کے موجود ہوں وہ مہیات عفتہ ہیں۔ اور اکثر ان اور امہ کو تالچ مہیات یومی ہیں کہ مہیات ہنہ
 تالچ اور فصد کے ہوں اور اور امہ ہنہ اصل کے ہوں۔ اور انہیں اور امہ میں مہیات عفتہ اکثر اوسو ہوتے ہیں
 میں جب مہیات ہنہ اصل کو ہوں اور ورم مہیات کو تبعیت سو پیدا ہوا ہو۔ اور کہیں جب ورم کے عفتہ پیدا ہوتی ہی
 تو امہ بالکس ہی ہوتا ہے۔ انہیں مہیات اور امہ کو مہیات خبیثہ کہتے ہیں یومیہ ہوں خواہ عفتہ مہیات یومیہ وغیرہ اکثر تالچ اور امہ
 ورمی کے ہوتے ہیں اور کہیں تالچ ورم جبرہ وغیرہ کے ہی علامات جنہی علامتین اور ہندو کہ مہیات وہی اس تپ کی علامت ہیں
 پہلے ورم ہوتا ہے اور پھر سرخ ہو کر بربری چڑھ جاتی ہے اور یہ دونوں اثر بہت نمایاں ہوتے ہیں بلنسبت زمانہ صحت کو لینے جو کہ پہلے
 اکثر اسی شخص کو عارض ہوتی ہے کہ زمانہ صحت میں جسکے خون اکثر پیدا ہوا ہو اگرچہ بحال صحت ہی اور سکا چہ سرخ اور کہ بقدر شہج ہوتا ہے
 کہ زمانہ تپ میں یہ دونوں اثر زیادہ نمودار ہوتے ہیں اور اس تپ کی حرارت میں الفح شدید نہیں ہوتی اگرچہ حرارت زیادہ ہوتی ہو کہ اگر
 ایسے اور امہ اکثر ورمی ہوتے ہیں ان مکہ وہ تپ جو ورم ورم محروم جو صفراوی ہے پیدا ہو کہ اوس میں بوجہ حدت خلط کو ذہ ہی شدید
 ہوتی ہے۔ ان مہیات کو لینے زمانہ متبیں اند کے بدن میں تری اور نہ تو تپ پیدا ہوتی ہے جو بدن سے بطور شمع کے نکلتی ہے۔
 بنفس ان مہیات میں عظیم ہوتی ہے اور سرخ اور ورم تالچ اور ورم تالچ عظیم بوجہ استلار خلط کے اور نہ سرعت اور نہ تپ حیات کو۔ بول کا رنگ
 سپیدائی ہوتا ہے اسلئے کہ مواد لطف اور لہم اور فروع کے متوجہ ہیں لطف آلات بول دفع نہیں ہوتے علامہ پہلے سب سے ہونے
 فصد کو مقدم کر ضرور ہے مگر ایسے وقت م کی فصد کرنی چاہیے کہ جسمین اس مادہ کا انما قریب ہو جائے اس کے بعد سہل دیا جا
 اور ورم کا علاج مہیات کے حق میں مناسب ہو کر چاہیے اور غذا وغیرہ میں تغلیل کرنی لازم ہے تاکہ خون بدن میں کہ پیدا ہوا ہو

نرسہ گرگز پانی چاہیے۔ اور غذا اگر کسی قدر موہنی تو بعد ازاں کہ بخوبی اس غذا سے ہو جائے۔ اور جو چیزیں مطلقاً حرارت خون میں
 اور تیریا اور ترطب کرائی ہیں ان کا استعمال خود کرنا چاہیے۔ جو غذا کہ گرم ہو لگا جاویں پہلے برف میں ٹنڈا کر لیا جاویں بشرطیکہ گرم کو
 اس قدر سے مطلقاً مغفرت کا ہو اور اسے خام کرنے کا خطرہ نہ ہو۔ بلکہ عضو متورم اور قلب تک جو راء ہے اس کی تیرید لیجائی خواہ وہ جو
 اختیار کرے بغلات خوشبو اور سردی کے تیرید کرنی چاہیے تاکہ بدوت قلب تک پہنچ جائے اور اس کا بارہا استعمال ہو اور اس میں سرکہ لگا یا
 جائے کہ بخوبی نفوذ پا کر قلب تک برودت پہنچے فصل چہ بیستون جمی یوم تشفیہ کے بیان میں یہ تب ہی پوچھ چلانی ہو
 سہون کے عارض ہوتی ہے جو میل اور چرک بدنی کی وجہ سے پڑنے میں اور اندر تک غائص نہیں ہوتی کڑو لک جو حامی کو خور
 ہون اور یکایک ترک کرین اور انکو اسی وجہ سے تب لاحق ہو جاتی ہے۔ اور جن لوگوں کے بدن میں بخار مراری پیدا ہوتا ہے خواہ وہ جو
 صغرا ویت خراج کی یا کہ ایسی غذا تین کماؤں میں جو مولد صغرا ہون خواہ ایسی ترچہ بن پیتے ہیں جیسے صفرا پیدا ہو تب سے خواہ ایسی حالات
 انہیں عارض ہوتے ہیں کہ تولد صغرا کے اسباب ہیں جیسے بیداری اور تعب و سی لوگ اکثر اس تب کو مریض ہوا کرتے ہیں۔
 علاج اس تب کا پاک صاف کرنا بدن کا چرک وغیرہ سے اور حامی بن نہانا اتنی دیر تک کہ عرف کل آئے جس وقت کہ تب کا راجح
 پہنچ جائے اور وہی اور آرد با۔ غلبہ با و ام تلخ تخم ترنہ اشنان اور لورد ارمی سے بدن کی لاش کرانی چاہیے۔ غذا ایسی چاہیے کہ
 اطفال حرارت کرے اور ترطب کا بھی فائدہ دے اور شراب میں پانی کی آمیزش زیادہ کر کے پلانی چاہیے اور حامی میں بابا غلطانہ مفید ہے۔
 فصل ستائیسون جمی حریرہ کی بایقین اثر اور حامی بغوی گرمی سی کہی تب پیدا ہوتی ہے اور خیر آفتاب کی حرارت سے
 یہ جمی عارض ہوتی ہے اول مطلق اس جمی کا روح لغسانی سے ہوتا ہے اگر پہلے یہ انیت سرکہ پہنچی ہو پھر سرکہ ہو اگر کم ہو کہ قلب تک
 جاتی ہے اس وقت تب عارض ہوتی ہے اس کے بعد تمام بدن میں گرمی پھیل جاتی ہے۔ کہی تاکہ سرکہ کی حفاظت کیجائے تو بذر فیہیم
 اور سو کے پہلے ہی مرتبہ گرمی قلب پہنچ جاتی ہے لہذا اکثر آفتاب کی حرارت سے جو تب ہوتی ہے اس کا اثر اولیٰ مانع میں ہوتا ہے
 ۔ اسی طرح اگر بدن منلی اخلاط سے ہوا اور موہ کی گرمی اکثر پہنچ تو بوجہ حدت حرارت کہ متراکم گرمی پہنچ جاتی ہے۔ سو اجمعی حرت
 شمس کے تغلیہ اور تمام یہ غیر پہلے قلب میں اثر کرتی ہے علامات جو سبب حرارت کا ہو اسے وہ خود دریافت ہو گا اور سر میں
 التهاب شدید ہو تب ہے اگر بوجہ حرارت آفتاب کو تب واقع ہوئی ہو اور سر میں گرمی اور استلابی محسوس ہوتا ہے جب کہ بدن
 اخلاط سے پر ہو اور حرارت قلب سو اگر تب ہو تو سانس و راز اور ظاہر بدن کی گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے بل سبب اندرونی حرارت
 اور اس بات کی شناخت ہے کہ جس قدر گرمی اس مریض کو بدن میں ہو اگر اوتی خواہ اس کو کم گرمی کسی اور مریض کے بدن میں
 ہو تو اس کو سبب بہت زیادہ معلوم ہوگی نسبت اس بیمار کے پہلے اس خاصیت میں بخلات جمی اختصاصیہ کے ہے کہ اس میں
 حرارت بالنی کی زیادتی کو جو سے سبب کی بہت شدت ہوتی ہے اور یہی نسبت پیاس کو حرارت سے متا کہ وہ بان محفوظ رہتی ہے
 علاج آفاذ معالج ایسی چیزوں سے کرنا چاہیے کہ تیرید اور ترطب کرین لظول بار و سردی سے حال کر لیں اور سینہ پلوان بار و مثل روض
 بنفشہ وغیرہ کا استعمال کرین خصوصاً روض گل کو برف سے ٹنڈا کر کے اگر سر سینہ پر مقام بیسیہ سے ڈالیں تو بہت نفع میں کر لیا جاتا
 پانی خواہ اس کے عوض اور ٹنڈے عسارات وغیرہ ملائیں اور یہی تدبیر کرنے میں تاکہ تب کو تیرید جاوے اور نہ کے بعد حامی میں لیجانا چاہیے
 اور اگر کسی قدر نزلہ کی شکایت ہو اور سکا کچھ خوف نہیں شکر گرم پانی سے اس کو ٹنڈا چاہیے۔ لہذا اس کا خیال رہے کہ ہوا سے گرم

اوسکو زیادہ گرمی نہ پہونچے۔ گرم پانی اس بیماری کے سر پر خوب لانا چاہیے اور کچھ کرنا چاہیے اسلئے کہ وہ ترطیب بھی لگے اور تحلیل بھی
اس بیماری کے عام کا غسل نسبت تجزیہ یعنی مالن کی زیادہ مفید ہے جب حمام سے نکلے بہت سی روغن سرور سے اوسکا سر بگڑ دینا چاہیے
انٹاکہ ڈوب جائے جیسے روغن فراہم روغن بنبلور فصل **الحاثیہ** بیان میں اوس جمی یوم استوصاف فیہ
کہ سردی سے پیدا ہوتی ہے کہیں بوجہ ہرودت کے خواہ سردی پتھیں ہنسانے سے جو کہ ظاہری مسلمات بدن کو بند ہو جائیں
اور بنجار و خانی بند ہو جائیں جن میں جمی یوم تشفیہ میں ہم لکھ چکے اسوجہ سے جمی استوصاف فیہ پیدا ہوتی ہے اور اکثر یہ تب بنجر و طوط غرض
ہو جاتی ہے۔ یہ سردی اور احتقان بخار اوسوقت موجب جمی کا ہوگا کہ جو بخارات جنہیں ہون وہ عاود اور تیر ہون نرم اور سرخیز ہون
اسلئے کہ بخار شیرین مولد حرارت کا نہیں ہوتا ہے علامات سبب لوبیہ بردیہ سے ہو چکا ہو اور بدن چورنے کے وقت نور قدرت
گرم معلوم نہوا و رقتنا زیادہ ہاتہ رکھا ہے حرارت برہنی ہوئی معلوم ہو اور بعض انتی صغیر جیسے ہمہ ارغمی اور جوئی ہوتی ہی ہو
اکثر تب میں تحلیل ارواح نہیں ہوتا ہے بلکہ سرخ زیادہ ہوتی ہے کہ قلب کو حاجت نرسج کی زیادہ ہو کہ شدت بردن میں اعلیٰ ہو جاتی ہے
اور شیرتہ نائل بصلاحت ہو جاتی ہے اور اکثرین اندک کپڑے مٹی ہوئی نہیں ہوتی ہیں بلکہ اکثر کلمی خواہ ہوئی ہوئی ہوتی ہیں کہ
بخار غلیظ مثل ہوتا ہے اور بول کہیں بوجہ احتقان حرارت کو پسید رنگ ہوتا ہے اور کہیں رنگت زیادہ ہوتی ہے کہ جو حرارت صلا
کیطون تحلیل ہوتی ہے بوجہ انسداد و مسام کے بطرف بول کے دفع ہوتی ہے علاج صین تب میں بہت سی کڑوئی اور کڑوئی اور کڑوئی
ناک کپڑے نکلے اور تب میں جمی ہو پر لوبیہ غلط معلوم میں جا کہ گرم پانی سے نملنے کا ہوتی اور ہوائی گرم حمام میں مٹلنے کا ہوتا ہے
انجی ہاتہ سے ترشے دین اوس پانی سے جسمین مرز خوش اور خبت اور خام چوش دیا ہو اور جمی تشفیہ میں جو دماغہ کو سرد ہوتی اور کبھی
بدن پر طبع کہ مسامت میں جلایا پیدا ہو اور نرم ہو جائے۔ اور روغن کی مالن میں انتی ناخبر کہین کہ پسیدہ نکل چکے ہر جو ادماں کہ کبھی
مسامت کرتے من او کو ملنا چاہیے اور سر او کے روغن شبت اور زہری اور بالودہ دور سے کرنا چاہیے۔ اور سبک غذا دینی چاہیے
اور خوشبو طبع اور سونہمین۔ پسیدہ شراب رفیع خواہ پانی ملا کہ پتھیں کہ وہ خالی پانی سے اور کچھ میں ہنر ہے اسلئے کہ تعریق اور
اور ارکائی ہے۔ روغن کی مالن و تبین تعب پسیدہ آوسو کر زیادہ نافع ہے نسبت استوصاف رسیدہ کو فصل **الاستوصاف**
بیان میں اوس جمی یوم استوصاف فیہ کہ جو قالیض پانی سے پیدا ہوتی ہے جیکے بدن میں سردی ناقص
پانی کی بوجہ ہنسانے کے ہو چکی ہے اور اسوجہ سے تکاثف ظاہر مسلمات کا ہو جانا ہے اوسکے بخارات بدینہ ہی متفق ہو کہ حرارت
کو تب میں اور تب حاضر ہوتی اور پانی وہ میں جنہیں قوت شست اور زنج وغیرہ کی غالب ہوتی ہے۔ اور تب اکثر تجزیہ عذوق ہو جاتی ہے
علامات سبب کا وجود اور چلنے گزرنے جیسے سوکھائی ہوئی اس تب پر دلالت کرتی ہے اور جلد چورنے سے ایسی معلوم ہوتی ہے
کہ جیسے پرنگری خواہ انداز کے چمکی اور پانی میں جوش کر کے دباغت کی گئی اور حرارت کو زیادہ ہونے کی صورت بعد اتر کھنے کے سردی
دیکھ کے بعد جیسے اور تب سد مسام سے حاضر ہوتی ہے اوس میں ہوتی ہے وہی حال اس تب میں بھی ہوتا ہے اور بعض صغیر
صغیر اور عرت میں شدت اور بول پسیدہ رنگ رفیع جیسے بکری کا پیشاب آور او کے بدن میں لاغری اور اکھنوں میں غور لینے فرد رنگی ہنر
ہوتی علاج جس طرح بیان کیا گیا وہی علاج انکاحی مناسب ہو کہ شراب البتہ انکرو دینی مناسب نہیں ہے جب تک لوبیہ کا کل
اصل مرکا نہ کہ مسامت خوب کسل گئی۔ ان اگر سرد بکا فر نہ ہو چکا ہو اوس سے جو سدہ مشاہد شراب کو پینے سے کسل جائے

اور تیرگی لطیف غذا کی زیادہ ملحوظ رہے اور حمام میں انکا نہرا اور گرم بانی سے نہانا زیادہ مناسب اور ناش روغن کی اسلکہ بنسبہ کرنی چاہیے **فصل نسیون حمی یوم شرابیہ کا بیان** شراب کو پینے سے ہی کبھی تب پیدا ہو جاتی ہے اور علاج اس نپ کا مثل علاج شراب خوار کو ہے اور کبھی بنظر اطلاق پیدا کرنے کے طبیعت میں آب نواک کی حاجت ہوتی ہے کہ اسہال کی وجہ سے جو بیمار دماغ پر چڑھ جاتے ہیں اور کمال لطیف اسفل کے ہو جاتا ہے اور قصداً درتے ہی مناسب ہوتی ہے خصوصاً اگر درد سر و برفت رہے اور حمام میں بعد از غلطی کے داخل کرنا چاہیے **فصل اکتیسون حمی یوم غذا ئیمہ کا بیان** گرم مزاج کی علت سے کبھی حمی یوم پیدا ہو جاتی ہے اور اس طرح سے اکثر حمی یوم تسمیہ داغی ہوتی ہے اور اسکا اثر روج نفسانی میں زیادہ ہوتا ہے اور جو تب حرارت حمام سے پیدا ہوتی ہے طبیعت میں ہوتی ہے اور اسکا اثر روج حیوانی میں زیادہ ہوتا ہے۔ اس طرح سے حمی یوم غذا کی کبھی ہوتی ہے اور زیادہ اثر اور اسکا روج طبیعت میں ہوتا ہے علاج اور درمدرات معروضہ سے کہیں اور طبیعت کو شیر خشک تر مندی وغیرہ سے نکلن کرنا ضروری ہے اور اصلاح جگر کی آب برگ کا سنی اور بقول بارہ سے مقدم الامور ہے اور سکینین سادہ کا استعمال بقول طبیعت کے درکار سے غذا بارہ منسلک اور کافور گلاب سے خواہ گلاب تازہ کے عصارے اور دیگر نفولی اردہ کا عصارہ ملا کر اسکو شورہ خواہ برتن میں سرلوک کرنا چاہیے اور لطفاً حرارت بارہ طب غذا سے کرن مقالہ دوسرا فن اول کتاب چارم سے اس مقالہ میں استہامیات عقوت سے کہ عجات دومیہ اور صفراویہ ختم کلام کیا جا چکا عام طور پر بحث حمیات عفونت کی عفوۃ ایک طرح کا سادہ رطوبتین الیا پیدا ہوتا ہے کہ جسمین حرارت غریبہ کے اثر سے اکثر اذن رطوبات کے خواص بدل جاتے ہیں اور جن باتوں کی استعداد رطوبات نہ کہ میں ہوتی ہے اور ان سے ظہور میں نہیں آتی۔ عفونت کے پیدا ہونے کا سبب یا غذا کی ردی ہے کہ جو اس غذا سے پیدا ہو گا وہ آئادہ عفونت جو لیب اسلکہ کہ آتو جو ہر اوس غذا کا ردی ہو جیسے گوشت مقدہ یعنی گوشت کبوتر بچہ یا جو ہر تو اسکا ردی ہو بلکہ جیدا جو ہر جو کھانا اور فساد کو جلد قبول کر لے جیسے دودھ خواہ اوس غذا میں غلبہ اہیت کا ہو کہ جو اوس سے بنے تانت قوام اوس خون میں حاصل ہو جیسے خواہ کہ طب سے جو غذا ہوتی ہے اوس سے خون بننے کی ہی کیفیت جو پس یہ خون عفونت جلد قبول کرنا ہے۔ ہم خواہ وہ ایسی غذا ہو کہ اوس سے بوجہ غلبہ برودت کو خون صالح کم پیدا ہو بلکہ پیدا ہو اور بلا استعمال ایک غلط ردی بن کر باقی رہے کہ حرارت غریزی اوس میں پورا تعریف نہ کر سکے اور حرارت غریزی دسین عفونت پیدا کرے جس طرح کیر لکڑی اور دودھ وغیرہ سے جو غلط پیدا ہوتی ہے اوسکی ہی صورت ہوتی ہے۔ ۵ خواہ جو ہر غذا تو ردی ہو مگر بخت اور طبع میں رداوت پیدا ہو بلکہ جیسے گوشت خام رہ جائے اور ردی فیظیرینہ وہ خمیری ردی جسکا خمیر اوسے بکائی جائے۔ ۶ خواہ جو ہر ہی صالح ہو مگر بخت میں ہی کوئی خرابی واقع ہو کہ کما ایسیہ وقت اور ایسی بنے ترقیب سے کما یا جائے کہ اوس سرداوت حاصل ہو جیسے قبل از اشتہار صادی اور بعد از اشتہار تقدیم و تاخیر الطعمہ و شربہ کہ کما یا جاو جسکا بیان کتاب اول میں بخوبی ہو چکا۔ کبھی سبب عفونت کا سادہ ہوتا ہے جو ان غلطی و درجہ ہو یہ سادہ بخت رداوت مزاج بدن کو پیدا ہو کہ احتباس حرارت غریبہ کا کرنا ہے اسی وجہ سے عفونت واقع ہوتی ہے اور رداوت بدن کی بوجہ اسلکے پیدا ہوتی ہے کہ بدن معتم جدید کے طاقت نہیں رکھتا اور اسقدر بے طاقت ہی نہیں ہو جاتا کہ غذا میں کسی طرح کا تصرف نہ کرے اور بالکل غلط عام پیدا ہو۔ ایسا علاج جسے ہم جدید پر قدرت بنو یا تو غلط ردی پیدا کرنا ہے یا جو چیز اوس بدن میں پیدا ہوتی ہے اوسے فاسد کر دینا ہے کیونکہ ہم کامل میں تو فاسد ہے اور جو چیز پیدا ہوئی ہے اوسکی تدبیر یہ مزاج خواہ یہ بدن پوری اور تمام نہیں کرنا ہے۔ اور یہ

اسباب اور اسد میں یمن میں یہ اسد کوئی دوسرے عفویت پیدا ہوتی ہے نہ کہ یہی عفویت بوجہ اسباب خارجی کے مثل رداوت ہوا کے پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً ہوا بانی اور نامی سورہوں کی ہوا غراہ فطر اور گور وغیرہ کی ہوا جو بعض ہوتی ہے نہ کہ یہی چند اسباب عفویت کو یکجا جاتے ہیں، اگر اکثر عفویت بسبب اسد کے پیدا ہوتی ہے۔ اور اسد یا کوکرت خلط سے پیدا ہوتا ہے خواہ خلط میں غلاظت اور لزجت ہو۔ اسباب اکثر اخلاط اور غلاظت اور لزجت کی کتاب اول میں بیان ہو چکے اور یہی مذکور ہو چکا کہ ایسے اوصاف اسد کے مورث ہیں۔ پہر جب اسد پیدا ہوا عفویت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسلئے کہ ترویج کو کسندہ مانع ہے۔ خصوصاً جب بعد وقوع اسد ایسی حرکات اور ابلے وقت سے نہ ہو۔ خواہ حالت امتلا بعدہ میں قبل اسد اخلاط کے یا کوکرت موجود ہو اور حرکات ہی واقع ہوں۔ اسلئے یا عفویت استقام کرے مثلاً خواہ دھوپ میں چلے۔ خواہ گرم چیزیں تناول کرے اور بعدہ میں امتلا موجود ہو۔ اور رعایت مفہم اسد اور کد کی ترک کرے یا اگر معدہ اور جگر کے گرم کرنے کے واسطے غذا یمن کا استعمال موقوف کرے اور یمنین شدید غیر مطلوب حاصل ہوا و کی تلافی نہ کرے اور کوکرت اس فقیر کا تدارک نہ کرے۔ یہ سب امور ایسے ہیں کہ انکی وجہ سے بیشتر عفویت پیدا ہوتی ہے۔ عفویت کہی تمام ہن میں پیدا ہوتی ہے اور کہی کسی خاص عضو میں پیدا ہوتی ہے خواہ تو وہ عضو معیوف ہو یا جزارت وغیرہ شدت اس عضو میں پہنچے اور حدت حرارت کی عضو مذکور میں ہو خواہ اس عضو میں درود ہو جس خلط میں قابلیت عفویت کی ہے وہ یا تو صغیر ہے اس کے لائق بحال یہ ہے کہ بطور دخان لطیف متین ہو۔ حدت لیے ہوئے۔ خون ہی لائق عفویت کے ہے اور اس کے لائق یہ ہے کہ بطور بخار لطیف متین ہو اور بلغم کی عفویت میں بخار غلاظت غیر متین ہوگا اور اگر سودا متعفن ہو بطور دخان کثیف کو متعفن ہوگا اور بخاریت لہو نہ ہوئے۔ صفرا کی عفویت سے بھی غلب پیدا ہوتی ہے خواہ اور صیات صغیرہ یہ۔ خون کی عفویت سے مطبق۔ اور بلغم کی عفویت سے وہ تب جو ہر روز فوتہ سے آئے جسے ایک تڑا ہی کہتے ہیں۔ سودا کی عفویت سے بھی تلخ خواہ نمس وغیرہ پیدا ہوتی ہے۔ سخون کی عفویت اندر عروق کی ہوتی ہے اسلئے کہ اس کا مکان ہی داخل عروق ہے۔ لیکن صفرا اور بلغم اور سودا ان نینوئی عفویت کہی داخل عروق ہوتی ہے اور کہی خارج عروق۔ مثلاً اسد کا نہ کور سے اگر کوئی خلط خارج اعراف متعفن ہوا و کوئی اس سبب جزا یا داتی رداوت کا نہوا نہ عفویت کسی درم ابلن میں پیدا ہوتی ہو جہاں قلب تک متصل عفویت پہنچ رہے اس وقت جب عارض ہوگی اس کے واسطے ورات ہو گئے کہی عارض ہوگی اور کہی دفع ہو جائیگی۔ لیکن تب بلغمی کو جو عفویت خارج عروق سے کہی ہو باطل دفع نہیں ہو جاتی بلکہ جزا زمان نوبت کو نہیں کہ بعد رقیہ اس تب کا رہتا ہے۔ اگر کہی اخلاط کثیف داخل عروق متعفن ہوں تو بہرہ لازم پیدا ہوتی ہے اور غلاظت نہیں ہوتی اور آثار میں قریب مغلو کے ہوتی ہے بلکہ دائمہ لازم ہوتی ہے۔ مگر ایسی کمی دائمہ کے واسطے اوقات شدت کو کہیں کہ اس کے ذریعہ سے اوقات نوبت کی دریافت ہوتی ہیں۔ پہر اگر عفویت اخلاط کی اندرون عروق پر ہو خواہ اکثر جو کہیں متصل قلب کے ہیں و کثر اندر عفویت ضرور ہو تو ایسے وقت میں تب کی شدت اور نقصان بہت کم ظاہر ہوگا بلکہ ایسا رہیگی۔ اور اگر تمام عروق خواہ عروق متصل بقلب میں عفویت نہوا البتہ تغیرات جوتہ ہیں واقع ہو گئے تو بھی ظاہر ہو گئے۔ عفویت خارج عروق کو جو یہ لازم ہوگا اور اسکی تب میں نوبت ہوتی ہے اور بعد نوبت کی مقدار زمان میں تب نہیں ہوتی ہے اسکی دلیل یہ ہے کہ جزا متعفن ہوا ہے نہ اندر غلاظت میں اسبیر عفویت طاسی ہوتی ہے اور بوقت نوبت وہ رطوبت جس سے حرارت متعلق ہوتی ہے نیا ہو جاتے ہیں اور تحلیل ہو کر اوکی امیت اور اضیت باقی رہ جاتی ہے اور جو جزا رت متعلق اضیت اور رادیت سے نہیں ہے بعد فنا اولی ظاہر کی حرارت ہی زائل ہو جاتی ہے اور تحلیل ہو جانا ان رطوبات کا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ وہ رطوبات داخل عروق میں متعفن نہیں ہوتیں۔

اگر وہ کھانا و شواہر بلکہ خارج عروق متعفن میں نذر دیو مسامت بدن کے متخلل اور فنا ہو جاتے ہیں۔ مثال بعض اخلاط کی خارج عروق ایسی ہے کہ جیسے بول و براز و غیرہ تر پختہ میں غلبہ اور گھور وغیرہ میں جمع ہوں کہ اول میں رفتہ رفتہ عفتون پیدا ہوتی ہے یہاں تک کہ جب بالکل مٹ کرے پائس ہو جائیں اور حرارت آفتاب کی اور کچھ خشک کرے اور سوخت اور عین بالکل عفتون اور بدبو بانی نہیں رہتی اور کچھ مٹ کر باقی رہ جاتی ہے یہاں تک کہ کسی طرح کی لطافت انہیں بڑے از سر نو وہ خاک متعفن ہوتی ہے اور انہیں حرارت پیدا ہوتی ہے اور اسی واسطے جب تحلیل اعضاء کے واسطے کوئی چیز خون مزاج کی بجائی ہے تو انہیں چوتھے پانچویں روز پانی ضرور چھڑکا جاتا ہے تاکہ طوبیہ شہ متعفن کے چھڑک کر حرارت ہی باطل نہ ہو۔ جو غلط بذریعہ عفتون محرق ہو جائے اگر اس کی حرارت بالکل نائل ہو جائے ہو جو تحلیل کے بہتر ہی نائل ہو جائے تاکہ پھر دوبارہ (عمل عفتون) نہ کہ وہ بقیہ راویت کہ یہ مقدار حرارت عفتون اول سے باقی ہے) ہو جو پھر پختہ رطوبت کے حرارت پیدا ہو اور متعفن ہو کر خواہ جو علت عفتون کی مادہ اولیٰ میں پیدا ہوئی تھی وہی علت دوبارہ مادہ تیز میں بدل کر مادہ کھانا اور کچھ مٹ کر مٹ کر دوسری نوبت تک کی انہیں دو وجہ سے پیدا ہوگی۔ پس عفتون کا دورہ اسی بات پر موقوف ہے کہ جب ایسی حرارت کم ہوگی کہ اور انفعیل کر سکے اور اخلاط متعفن ہو سکیں اور بعض متعفن تحلیل ہو جائیں۔ زیادہ خواہ خاکستر بانی رہے گی اور ترکیب کو اور میں اثر حرارت متعفن پیدا ہو کر کچھ یہاں تک کہ حد مشترک مادہ سے تیز یہ مادہ متعفنہ اور تحلیل اولیٰ کے منقطع ہو جائے اور مادہ بالکل فنا ہو جائے اور اسے تیز قریب کوئی مادہ قابل عفتون کو پائے اور نہ بقیہ تک کا ایسا ہے کہ منظر کسی اور مادہ کی عفتون کا ہو کہ اس کی عفتون کو بعد وہاں کی عفتون سے آزاد تک کا کھانا ہو جائے خواہ یہ صورت محض بفعل طبیعت واقع ہو خواہ باعث ادویہ و ترکیب کو زوال مادہ عفتون کا بالکل کیا جائے جو جن طب میں یہاں ہوگا۔ اگر عفتون اخلاط داخل عروق کے ہو جو کہ تحلیل نام متعذر ہے دوران عفتون ہی اس طرح متعذر ہے اسلئے کہ وقت کے بطور نامہ ہو کہ متصل میں ایک جگہ کا بعض ہو جو اتصال کے دوسری جگہ سرایت کرتا ہے اور وہاں سے ایک ہوسا اور باقی آگے بڑھتا ہے اسلئے کہ عروق متعفن اور دوام حرارت کا ہو جائے۔ اور ہر جگہ عروق میں جو مادہ متعفن ہو جائے اسے قلب کو سانس نہایت اتصال سے تو اس کا متعفن ہو جائے جویشہ قلب میں پہنچ کر مضر افعال طبیی قلب کو مٹا کر تھوڑے اور تپ میں رہا نہ قدرت کا پیدا انہیں ہو جائے۔ یہ حمایت جنگی واسطے نواب ہونے میں خواہ بعد نوبت کی خواہ بالکل اطلاع اور نہ ال تپ کا ہو جائے العرض انکے نواب کا انتظام کہی متروک ہو جائے اسلئے کہ جو مادہ موثر تپ ہو جن انہیں کمی اور بیشی اور غلط اور رفت کی وجہ سے زمانہ قدرت اور سکون کا بھی مختلف ہو کر تھوڑے سا کہی جیت کر مادہ کی بدل جاتی ہے مثلاً وہ ملغمہ متعفن ہوتا جو شدت حرارت کو صفر ہو گیا اور شدت نوع تپ کی بھی بدل جاتی ہے کہ ثقیبی کی صفر ہو گیا ہو جاتی ہے اور یہ اختلاف فقط قلت اور کثرت اور غلط اور رفت مادہ میں انہیں ہوتا بلکہ جنس اور طبیعت کا اختلاف بھی پیدا ہو جاتا ہے کہی اختلاف زمانہ نواب کا ہو جو سوتہ بر طلیل کے اور کہی ہو جو ضعف و مرض کے کہی ہو جائے مثلاً اگر غذا کثیر غلط کما سے تو مادہ میں غلط پیدا ہو گا اور مادہ غلط چونکہ دشواری اور دیرین متخلل ہوتا ہے زمانہ مدت کا طویل ہو جائے گا اور ضعف میں خدا کی سزا ہے یہی بدیر صغر ہونے سے طویل مدت لازم ہو گا۔ جو تپ مغلوبہ ہے یعنی اس میں کی قدرت زمانہ زوال کا بھی ہے اکثر اور کمی نوبت بردا و متعذر ہے اور ناقص سے شروع ہوتی ہے اور پسند کو ذریعہ سے یہ حرارت متخلل اور فنا ہوتی ہے جو تپ بردا و متعذر ہے یعنی اکثر ابتدا کرتی ہے اس کا سبب یا بجزوہات غلط ہوتی ہے خواہ جو حرارت کو غلط فعل میں لریع پیدا کرتی ہے یا چونکہ حرارت سب کی سب بطور مادہ کے باطن لیطون متوجہ ہوتی ہے خارج بدن میں بروقت پیدا ہوتی ہے۔ خواہ جو ضعف قوت و مرض کے بد پیدا ہو جائے خواہ ہوا یا بارش کی اثر

ہر دو تہا ہوتے۔ جو سرری بوجہ لفع غلط کے پیدا ہوا اور کا قشر پر نام رکھنا بہ نسبت بروکراوے سے اکثر لفع غلط سے یک کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ بعض غیر بین کاٹے سے جیسے لگتے ہیں۔ ایسی حمیات میں تحلیل مادہ کا بند زید عرف کے اس وجہ سے ہوتا ہے کہ جو حرارت موجب عفونت کی ہو طبع کو تحلیل کرتی ہے کہ وہ بند بوجہ مساوات تحلیل آتی ہے عرف ہو کر اور مادیت بانی رہ جاتی ہے۔ اگر یہ رطوبت متعفنہ اندرون کے نہ ہو تو اس کا موقع بند بوجہ سام کے نہایت آسان ہوتا ہے۔ لازم تب کو اناب بن خفت اور تغیر تہا ہے اگر قاع اور زوال اہل نہیں ہوتا۔ اور سواج اسکے کہ مباح ضیف القوت ہو براد قشر پر سے اتہا نہیں کرتی۔ اور حرارت کل اندرون جسم کے بطور مادہ جلی جاتو تو فقط براد اطراف عارض ہوتا ہے اور اس تب میں براد اطراف بری علامت ہے۔ کبھی بعض حمیات میں براد قشر پر سے ساری کب ہو جاتا ہے اسلئے کہ مادہ متعفن ہو اسے مرکب غلط باراد اور غلط لافع و دونوں سے ہوتا ہے۔ اور کبھی حمیات متعفنہ میں ایسی ترکیب ہو جاتا ہے کہ باوجود قشر اور اقلع کے مشابہ لایس کے معلوم ہوتی ہے۔ اسکی مثال ایسی ہے کہ مثلاً ایک اور بین عفونت پیدا ہوئی کسی خاص مقام پر جس جب اس سے عفونت آگئی بعد ازاں ایک اور غلط اویسی اسے بغض سے خواہ غیر بغض میں عفونت شروع ہوئی اور بعد زمانہ فرو ہوئے حرارت اور عفونت غلط اول کا تہا او شہ زمانہ میں یہ دوسرا بھی متعفن ہوا اور تب اسکی عفونت کی وجہ سے ہوئی اور غلط طبعی پاک سے دور یہ عفونت غلط اول کا اپو جتا اور اس طرح دونوں غلط طبعی عفونت کا اتصال چلا گیا۔ ایسی صورت میں اگر تب و دونوں مغلیہ میں اگر ضرورت لایزید اور ہوئی تا نکاہ ایک تب رائل ہو جاتی۔ اور بہت وجہ سے حمیات متعفنہ میں ترکیب ہوتی ہے اور کا تفصیلی بیان اول باب حمیات مرکبہ میں کیا جائیگا۔ حمیات کے دور سے طولانی اور قصیر بھی ہوتے ہیں۔ طول اور کا بوجہ غلط مادہ خواہ اگر زحمت یا بوجہ کثرت کہ ہوتا ہے خواہ مادہ میں سکون زیادہ ہوتا ہے خواہ ضعف کی وجہ سے تحلیل مادہ کا نہیں ہو سکتا یا مریض کو جس کمتر ہوتی ہے اور ضعف جس ہوتا ہے خواہ سام میں نکالتا زیادہ ہو کہ جلد اور کہ تحلیل نہ ہونے دو۔ اور کوتاہی زمانہ دورہ کی ان ساتوں صورتوں کی ضد میں ہوتی ہے۔ اور دونوں میں سرعت اور بطور تہا۔ بطور زمانہ نوبت کا یا السبب قلت مادہ متعفنہ کے خواہ اس سبب سے کہ مادہ کی حرکت بطریقی سے بطرف معدن عفونت کے اسلئے کہ مادہ غلط ہے جس طرح مادہ ریح کا۔ اور سرعت زمانہ نوبت کی اس سبب سے ہوتی ہے کہ مادہ تغیر تہا بطور سدا یا بطور زحاجی کا اسلئے کہ اسکی عفونت کی تب سے نوبت کبھی بدیر ہوتی ہے۔ لطیف مادہ صفا ہی سبب سرعت نوبت کا ہوا اسلئے کہ اسکی حرکت معدن عفونتہ کی طرف بہت جلد ہوتی ہے۔ بدترین حمیات عفونتہ ہی تب ہی جو لازم ہوا اور اسکا مادہ وائل عروق متعفن ہو جاتا ہو سکے رادرت مقلعہ تب کی ہے جس میں عفونت تمام بدن میں منتشر ہو خواہ اطراف قلب کو عروق میں عفونت مادہ کی ہو۔ مشائخ کو زمانہ شیخوخت میں ایسی تب شدید ہو رہی ہو عارض نہیں ہوتی اسلئے کہ اور کا مزاج بنظر سن کے بارو ہے اور تھما اور نہیں کم عارض ہوتا ہے جس سے غذا استعجیل بدخامت ہو اور سدہ پیدا کر کے متعفن ہو جاتی۔ بغض کا اختلاف جمیا عفونت میں جب سبب اختلاف اجناس حمیات کے ہوتا ہے اور یہی ایک جنس میں حسب انواع تب کثرت اور ضعف میں اختلاف ہوں یہی مشائخ اختلاف بغض کا ہے اور قوت اور ضعف اعراض حمیات سے بغض بھی ضعیف اور قوی ہوتی ہے۔ کبھی بغض مائل بصلابت ہو جاتی ہے انہیں حمیات میں خواہ بوجہ ورم گرم کے جسمین نمود شدید ہو خواہ کسی عضو عصبی میں ورم گرم ہو خواہ سخت ورم کسی عضو میں کیوں ہو خواہ شدت میں مزاج مریض میں ہو خواہ ابتدا رنوبت میں غلبہ برک ہو جاتی کہ اگر

صور تو نہیں محلات نبض کی پیدا ہوتی ہے۔ کبھی نبض میں نرمی پیدا ہوتی ہے اسباب طوبت مادہ لینیہ بغیر یہ کے خواہ مادہ دوسرے کے یا اگر دم عضو نرم میں ہو مثلاً نفس کبہ کا دم جمی ذات کبہ میں خواہ جمی ذات الریه اور اسطرح اکثر غیر سر نرمی اسوجہ سے بھی نبض میں آتی ہے کہ جسوقت تب منقطع اور زوال کی طرف آتی ہے اور عرف ٹھکراؤ میں ہونے کا وقت آتا ہے اسوقت نبض میں نرمی آجاتی ہے۔

ابتداً انوائسب میں نبض ضعیف ہوتی ہے اور انفعالات طبعی تنگی نبض میں پیدا ہو جاتی ہے اسلیئے کہ قوت بکثیرہ جڑ طوط مادہ عقلمہ پر بی ہو اور تنقیہ اور ترویج سے اسے اتنی وسعت نہیں ملتی کہ شریان جس کے انبساط کو برابر عام طور پر بیان علامات حمیات عقیقہ محبات عفونت پر بڑی دلیل قویہ ہوتی ہے کہ اسباب عفونت جو مذکور ہو چکے اور نہیں سے چند خواہ لونی جمع یا موجد ہو چکا ہو خصوصاً جب کوئی اور سبب ظاہری تب کا ایسا اور بافت نوجو حمیات یومیہ میں مذکور ہو چکے مثلاً عتنبض اور سرعت النفاض

نفس ہی دلیل جمی غنہ ہے۔ اسلیئے کہ بوجہ عفونت کو احتیاج تنقیہ اور دفع بخار بروی کی قلب سے زیادہ ہوتی ہے۔ سہ حرارت تب کی تیز اور دلزد ہوتی ہے خوشکوار مثل گرمی یوم کے نہیں ہوتی سہ اکثر حمیات عقیقہ سے پہلے ایک کیفیت ایسی طاری ہوتی ہے کہ تھوڑی سی گرمی بدن میں ظاہر ہوتی ہے اور اسکو طلیلہ کہتے ہیں اور ہاتھ پاؤں ٹوٹے لگتے ہیں اور ماندگی اور سستی بدن میں پیدا ہو جاتی ہے اگر کائی اور جمائی آتی ہے بیداری اور خواب میں اضطراب واقع ہوتا ہے تنگی نفس میں اور گرگین کبھی جانی ہیں اور تیز اسطرح بھی اسطرح۔ اور دوسرا درد ہو سک پیدا ہوتی ہے۔ یہ کیفیات جب دیر تک رہیں تب عفونت کی پیدا ہو جاتی ہے اور خود بھی کیفیت قبل لوق تب کی ضعف شدید پیدا کر دیتی ہیں اور رنگ چہرہ خواہ جسم کا زرد ہو جائے اکثر چہرہ طلیلہ کے جسکا ابھی ذکر ہو چکا کرت

فصول اور یغمینی کے اور مثلی اور پیشاب زیادہ از حد میں اور برابر بھی اسطرح گردید اور کائی سرد چہرے پر بھر جاتی ہیں پیدا ہوتا ہے اور نبض میں توازن بلا سبب ظاہری خارجی کے پیدا ہوتا ہے کہ مثلاً غدا اور غصہ خواہ قہر وغیرہ واقع ہو۔ جب نبض میں انفعالات اور کوتاہی پیدا ہوتی فوراً نوبت آجاتی ہے اور انفعالات کو یہ معنی ہیں کہ نبض اندر کو دُوب جائے اور صفیرین اسقدر مختلف ہو کہ اوسمین نبضات لبار قویہ واقع ہوں اور عرض نبض کی قوی نہ ہو۔ نبض میں اختلاف زمانہ ابتدا اور تیز میں پیدا ہونا یہ دلیل خاص حمی عفونت کی ہے۔ اگرچہ جمی غب میں بوجہ خفت مادہ صفر ادبہ کے اختلاف بخوبی ظاہر نہیں ہوتا۔ یہ بھی ایک خاص علامت حمی عفونت کی ہے کہ پہلا دورہ عرف سے خالی ہوتا ہے اور تری بھی بد پر نہیں آتی اسلیئے کہ جمی یومیہ اسکے برخلاف ہے۔ اور زائد تیز کا مختلط اور غیر متناسب ہونا اور تاشابہ ہونا یہ بھی اور زمانہ تیز کا طولانی ہونا بھی علامت خاص حمی عفونت سے ہے۔ نبض کا عظیم بڑی مبالغہ استمرار دلالت کرتا ہے طول تیز پر۔ یہاں تک علامات مشترکہ حمیات عقیقہ کی تھی اب لازماً مفرہ اور غیر مفرہ خواہ مفرہ کا فرق بیان ہوتا ہے۔ ہر اگر تب مفرہ ہے ناقص اور شعریہ سے شروع کرتی ہے اور اکثر بعد براد ہو جئے عرف خواہ مذاوت کے رہا کرتی ہے اور اس کے نواب کے دورے ہوتے ہیں۔ اور اگر تب لازم سے خواہ اوسمین تغیر ہوا نہ ہو اور جمی یومیہ سے تب اور بول تمام رفتار میں مشابہت نہیں ہوتی اور سکون اس کے اعراض کا بھی مثل جمی یومیہ کے نہیں ہوتا۔ اکثر جمی عفرہ کے ساتھ اعراض کثیرہ مثل تنگی اور دوسرا ویسا ہی زبان کے ہوتی ہے خصوصاً بروقت مفرہ کے۔ اور خلق اور تشویش خاطر کر کہ اور اضطراب شدید عارض ہوتا ہے اسلیئے کہ طبیعت اور مادہ کا مقابلہ ہوتا ہے کبھی مادہ غالب ہوتا ہے اور کبھی طبیعت۔ اور نبض کی بھی یہی کیفیت ہوتی ہے کبھی جب غلبہ قوت کا ہونا ہے نبض قوی اور عظیم ہو جاتی ہے اور کبھی جب قوت مغلوب ہوتی ہے

صغیر اور ضعیف ہو جاتی ہے۔ مگر صلاحت کا بغض میں ہونا کچھ ایسی چیز ہے کہ کسی نہ کسی وجہ سے اس کی عضو میں خوراک کسی عضو سخت میں ورم پیدا ہو کہ ورم سخت ہو خواہ بہت سا پانی سرد کا استعمال کرے خواہ کوئی اور شے جو موجب صلاحت بغض کو ہوتی ہے واقع ہو اس وقت البتہ بغض میں صلاحت بخوبی پیدا ہوگی اور شہری رہے گی۔ زمانہ ابتدا اور نزدیک میں اختلاف بغض کا سرعہ اور بطور خواہ صلاحت اولین میں خاص لالہ حیات عفنہ سے ہے اور دلائل قویہ سے حمایت عفنہ کی ہے کہ یہ اختلاف جمعی غصہ میں جو جہت مادہ کو بخوبی ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ جب تک بغض میں قوت اور عینت مذکورہ پیدا نہ ہو مگر کم کرنا چاہیے کہ ابھی بھی یومیہ بانی ہے اور اس کا انتقال بھی عفنہ کی طیف نہیں ہوا۔ بول اور قدامین حیات عفنہ کی بالکل بے نفع خواہ طویل النفع ہوتا ہے اور شہرت اور سین بھی پیدا ہوتی ہے۔ ضروری بات یہ قابل یاد رکھنے کے ہے کہ جو حمایت مادہ ملکہ میں اسے بدن اسکے کوئی عضو کارگزار نہ ہو جائے نہ نجات کثرت نصیب ہوتی ہے اور صوبت تب بعد سکون ورم کے ذات الحجب وغیرہ میں باقی رہ جائے البتہ جاننا چاہیے کہ ابھی مادہ بالکل نیک نہیں ہوا بلکہ ایسی طرف مائل ہوا ہے جہاں درو کا ظاہر ہوتی لیکن نہیں۔ علامات جمعی لازمہ و انکی تب میں اختلاف بغض کا جیسا اور شہرت کے لائق ہے بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور اکثر اوقات بغض میں نظم اور وزن مناسب نہیں ہوتا اور بقا اس تب کا چوبیس گھنٹہ تک رہتا ہے کہ اور ترقی نہیں اور جو احوال مقلعہ میں بیان ہو کر اس تب میں نہیں ہوتے لیکن اسکے قبل ناقص و شہرہ وغیرہ نہیں ہونے اور لازم اس تب کا اور شدت اختلاف بوقت نزدیک کہ ابھی کمی اور فوراً زیادہ ہو گئی اور یہ کم ہوتی یہ بڑی دلیل ہے اسکے لازم ہونے پر چند علامت مشترکہ اور چند امور خاص کا بیان۔ جو تب جو عفنہ صفر آگے ہوا اس کی حرکت ایک روز و میان ہوتی ہے خواہ ابتدا کی نوبت کی حرکت غبی ہو جسے غب نامہ میں خواہ ابتدا شہرت کی نوبت جیسے غب لازم میں مگر ایک تب صفر آدمی جس کا نام محض ہے اس کی حرکت بہت پوشیدہ ہوتی ہے اور تب مثل جمعی مطبقہ لازمہ کے ہے۔ غب خالص جس کا مادہ بلغم وغیرہ سے خالی ہو تب تیز ہوتی ہے اس واسطے کہ اس کا مادہ لطیف ہوتا ہے اور اس کی حرارت بہت زیادہ اور لزاع ہوتی ہے اس لیے کہ مرہ صفر آدمی سے کہ ان کا یہ اسم عفنہ ہلاکت کا کثر اور اعراض روی سے سلیم ہوتی ہے۔ اس لیے کہ صفر آدمی خالص سبک ہو طبیعت پر اور کثرت زمانہ راحت کا ابھی اس میں ہوتا ہے۔ غب بخیر خالص کی مدت میں طول ہوتا ہے طبیعت بخیر خالص اور غب خالص نوبت سے بڑھ کر بہت کم باقی رہتی ہے۔ مگر انیکہ حال خواہ دیگر میں خطا واقع ہو۔ اور دیکھ کہ ابھی مہینہ میں جاتی رہتی ہے۔ جو تب عفنہ خزان سو پیدا ہوتی ہے وہ دائمی اور لازم ہوتی ہے اور حرارت اس کی بہت اور تمام گرمی کے ساتھ وہ تیزی صفر آدمی تب کی سی اس میں نہیں ہوتی اور کسی دوسری تب چار ہی دن میں جاتی رہتی ہے۔ بلغمی تب جو سرد و مواظبت کرتی ہے لیکن سرد و مواظبت وقت خاص کی محافظت کو ساتھ آتی ہو اس کی حرارت بہ نسبت صفر آدمی تب کو نرم ہوتی ہے مگر حدت دوسری اس کی طولانی ہوتی ہے اس لیے کہ مادہ بلغم بوجہ لزوجت اور برودت کو دیر میں تحلیل ہوتا ہے اور باقی بہ نسبت صفر آدمی تب کی تیز ہی ہوتا ہے اور خطرہ ہلاکت اور مصلحت بھی اس تب میں زیادہ ہے اس لیے کہ زمانہ اسکے زوال کا خواہ زمانہ تغیر اور خشک بہت کم ہوتا ہے اور اسکے ہمراہ فساد اور ضعف بھی فہم مدہ میں ضرور ہوتا ہے جس کی وجہ سے اکثر اعراض روی مملک مثل غشی اور خفقان اور سقوط استہناج راجع ہوتے ہیں۔ بلغمیہ لازمہ جس کو ثقہ کہتے ہیں نہایت مشابہ دن سے ہوتی ہے کہ بغض میں البتہ غشی ہوتی ہے اور کسی اگر بلغم مائل بسودا ویت ہو تو بغض میں بھی صلاحت مثل دن کے پیدا ہو جاتی ہے اور صفت نفرت ثقہ اور دن کا میزان فن ہے کہی دشوار ہوتا ہے سوا چند علامات خاص کے جو تب دن کے آگے مذکور ہوتے ہیں وہی مدافرت ہوتے ہیں۔ جب قدر مادہ بلغمی خالص

نہوگا اسقدر زمانہ ایک نوبت سے دوسری نوبت تک کہ مہوگا یعنی جلد جلد نوبت کو لگی بان اگر نصف اختلاط صفرا کے ناکل اسبودا دیت بھی ہوگا تو
 زمانہ نوبت کا طولانی بھی ہو سکتا ہے سر ریح سوداوی مادہ نہیں ہوتی ہے اسلیئے کہ مادہ سرسہ اسے جہت سے طولانی ہوتی ہے اور کبھی ریح بظہر
 سال بہر تک جتنی جو اور غیر خاص کی مدت کہ ہے ہر قسم کے ریح میں اندیشہ ہلاکت کا کم ہوتا ہے امواسطے کہ زمانہ راحت سکون کا زیادہ ہوگا
 اور مدت بھی او سمین اسقدر نہیں ہوتی کہ جسکے بھی اعراض شدیدہ پیدا ہوں سر ریح اور غب دائرہ ہوا مفتوحہ مذکورہ سے اور ستون کے
 اوپر پتھر اور اور بول کے دفع ہوتی ہے۔ تب محرقہ صفراوی ہڈیوں اور مذکورہ بالا ہی دفع ہوتی ہے اور کبھی رعات کو بھی زائل ہوتی ہے
 اسکا جاننا ضروری ہے کہ زمانہ ابتداء غب میں طولانی ہوتا ہے اور زمانہ امتحان کا مطبقہ میں اور اختلاط کا زمانہ تب محرقہ میں اور اختلاط اور انتہا
 و فلول کا موائیہ بلغمین میں طولانی ہوتا ہے علاوہ بران کہ تہہ بات ہوتی ہے کہ ریح لازمی اور دائمی ہوا و مواظبہ بالکل اپنی حرارت بدن سے
 و ناکہ سے الٹیکہ قید خفت اور تفریح ہوتی ہے۔ کل تمہیں اگر اوکھا حال کو کہ تہہ میں نہ خصوصاً وہ تب جو بوجہ ورم باطنی کے پیدا ہوتی ہے
 انجام کا نتیجہ ہوجاتی ہے علی الخصوص جو حیات مادہ ایسے ہیں جن میں مرض کو غذا دینا واجب ہو اور طبیب بوجہ فطری تجویز کہ حکم
 غذا کا مذکورہ کلمہ تجویز کرے کہ حالت کنگری میں کل تو طبیعت کی لطافت قصہ مادہ ہوگی تو وہ تہہ میں ضرور منجر بق ہوجاتی ہیں یا جن تہوں میں
 سرسائی رہنا واجب ہو اور نیا جاو اس غرض سے سرسائی کی بروقت سوا دہ بن خامی پیدا ہوتی ہے اور اوپر و سرسائی کے ترک کی خاطر
 سرسائی کا در کسی وجہ سے بھی نیکیا جاو اس وقت تو کہ نتیجہ میں ہوجاتی ہے جس وقت غذا دینی اور سرسائی پانی پانے کی غرض زیادہ ہو
 اور ریح مادہ اور خام نہ مادہ کا اسقدر ضرور ہوا اس مقام پر یہ قدم بھی ٹہرایا جائیگا کہ مرض کو غذا دینا اور سرسائی پانی پانی اور اس مقام
 ناکل ہم آگے ذکر کریں گے اعراض حمیات کی دلائل کا بیان تمام دلائل حمیات کا مختصر ہے کہ قبل حصہ میں ہونے
 تب کو سرسائی کی کیا ہوگی اور مرض کی کیا کیفیت تھی اور اسکے بعد جو احوال اور اعراض عین تہہ میں موجود ہوں ہیں مثل در دسر وغیرہ
 جیانی وغیرہ کی انکو دیکھنا چاہیے اور عرض لہذا رقص و مزاج اور غرض اور بول اور دستے اور بڑا اور رعات نکالی ناکہ چاہیے اور کھانا
 چاہیے اور حال تب کا روز اور غرض کے برآمد ہونے میں کیا ہے اور نوبت کیسی ہوتی ہے اور شہدای طعام کیسی ہے پیاس کی کیا کیفیت
 ہے سو ترنس تو نہیں ہے اور بالانتہا اعراض مقارن مثل در دسر و جیوالی اور بڑیاں اور قلق اور اضطراب وغیرہ انکا بھی لحاظ کرنا چاہیے
 کہ تمہات کیواسطے مختلف اعراض میں مختلف احوال پر دلالت کرتے ہیں بعض اعراض تو حمیات کو عظیم اور صغیر ہونے پر دلالت کرتے ہیں
 جیسی کیفیت حرارت اور مقدار حرارت کی کہ بعض حرارت میں لذت شدید شروع تب سے آخر تک برابر رہتی ہے ایک قسم کی حرارت تو ایسی
 جو کہ ابتدا میں اندیشہ شدید پیدا ہوتی ہے پھر ضعیف ہوجاتی ہے اسلیئے کہ مادہ متحمل ہو کہ حرارت میں ترقی پیدا ہوتی ہے ایک قسم کی ایسی حرارت
 ہے کہ او سمین بالکل لذت نہیں ہوتی جو کہ تہہ میں توانہ حرارت کو رطوبت بھی محسوس ہوتی ہے اگر تب لمبی ہے اور ایک قسم میں جہت پائی جاتی
 ہے بعض اعراض ایسے ہیں کہ چارہ اناس حمیات پر دلالت کرتے ہیں جیسے وہ اعراض کہ غب سے مخصوص ہیں مثلاً ابتداء نوبت میں سر
 یعنی کلمہ ہے جہن یا پھر جی کا پیدا ہونا خواہ لذت کا ظاہر ہونا بعض اعراض خباثت حمیات پر دلالت کرتے ہیں جیسے قلق اور بڑیاں اور
 ہر کام کہ سائے ہی ہونا۔ کچھ اعراض انفج اور غیر انفج پر دلائل ہوتی ہیں مثلاً احوال بول کے جو اوپر بحثہ ذکر کیے ہیں۔ کچھ اعراض ایسے
 ہیں جو حیران پر دلائل ہوتے ہیں جنکو آگے ذکر کریں گے۔ کچھ اعراض ایسے ہیں جو سلامت یا ہلاکت میں مرض پر دلالت کرتے ہیں ان کو
 آخر میں ان فن کے بیان کریں گے۔ سمجھنے لہذا حال بدن کا فہمی ولاغری وروقی و بر و فنی و رنگ سکے ہی بہت احکام میں مثلاً جس شخص

زنگ سپیدی اور سفیدی سے مصاحبت کی طرف متغیر ہو معلوم کرنا چاہیے کہ اخلاص میں برودت لگتی ہے اور عارضہ نری لینے روح اور خون کم ہو گیا ہے یا چہرہ پر تہج لینے ہر برہن اور انقضا پیدا ہو جیسے حمای نخی میں ہوتا ہے یا جھٹ پٹ چہرہ لاغر ہو جائے اور زنگ تیلی ہو جا یہ بات یا شدت حرارت پر دلالت کر لگی یا ایک اختلاف تین ہون اور جھٹ پٹ تحلیل ہو جائیں اور مسامات کھلے ہوئے ہوں اور وسیلہ ہو۔ حرکات بدنی یا نفسانی ہی بہت سو اور پر دلالت کرتے ہیں اور کما موافق عادت کہ ہونا یا خلط عادت ہونا خواہ حرکات کا یا باطل نقطہ ہو جانا ہر طرح سے کسی خاص حالت مرض پر حرکات بدنی دلیل ہوتی ہیں جیسا ہم آگے ذکر کر چکے۔ بعض اعراض حیات کو الہ میں جنکات زمانہ ششے میں ہو جیسے زبان یا اختلاف وین حکمت اسکے کہ حرارت کو التماس شدید سرین بوقت متغیر پیدا ہوتا ہے۔ بعض اعراض ایچین کر اور نکات وقت زمانہ ابتداء میں ہوتا ہے جیسے پیر پیری یا سردی معلوم ہوتی اور نیند گہری جو اہل حیات میں اکثر حکمت ضعف و طاغ کہ پیدا ہوتی ہے اور حرارت لطیفہ باطن کو جہان مادہ ٹھرا ہوا ہے رجوع کرتی ہے اور بہت سو بخارات صعود کرتے ہیں لہذا اس اضطراب کو جو بد نہیں شروع ہوتا ہے اور یا ذاتی اشتعال حرارت کی اور کبھی اگر کسی کا داغ فی نفسہ بار ہوئے تھے تو اس کی برودت زیادہ اس تشدد کو حدوت پر متعین ہوتی ہے اس طرح جس خلط میں عذوق تے والی ہے اور لہذا اسکے وہ گرم ہو جا لگی وہ غلط اگر بار ہو تو پیر پیری اور سردی اور نیند کو حدوت میں متعین ہوتی ہے۔ جن چیزوں میں حال تب کا معلوم ہوتا ہے یا یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ تب کس قسم کی ہے و چیزیں ہی ہیں کہ تب کبھی حالت کو نری اور تیری میں خیال کرنا اور یہ دیکھنا کہ اس تب کا وقوع اسباب خارجی ہو جو یا بغض پیدا ہوئی ہیں یا اسباب سابقہ اس تب کی علت ہیں اسی شرط پر جسکو بخیرے باب حیات یومیہ میں ذکر کیا ہے اور یہی تب کا لازم ہونا اور غائر ہونا اور اسکے فزات لینے مانہ خفت کی دیکھنا چاہیے اور لحاظ کرنا چاہیے کہ شروع میں تب کو لڑہ سردی پیر پیری ہوتی ہے یا نہیں اور کون چکر کو وقت ہوتی ہے پھر تب کے اور تے کی وقت دیکھنا چاہیے کہ بہت پسینا اگر اور نری ہے یا تھوڑا یا بے پسینے کے اور تر جانی ہے اور پیر پیر سابق کا بھی لحاظ کرنا چاہیے لینے قبل از تب کے مرض سے کیا سوسہ تیر داغ ہوئی اور سن مرض کا کیا ہے اور سوسہ کیا ہے اور فصل کو کسی ہے اور پیشہ مرض کا کیا ہے اور نبض اور بلبل کی کیا حالت ہے۔ بیان ناقص اور بردار و قشعریرہ اور کسک کا قشعریرہ لینے پیر پیری ایک حالت ہو کہ اس وقت بدین ایک اختلاف سردی میں پایا جاتا ہے اور جلد میں اور لیلی میں ایک جہن سی پیدا ہوتی ہے اس سے پہلے ہاتھ پاؤں ٹوٹے لگتے ہیں اور نیکر گویا قشعریرہ کی ضعیف ہوتا ہے۔ برد لینے سردی اس طرح ہوتی ہے کہ تمام اعضا میں اول پسینوں کی پشت میں سردی صاف معلوم ہوتی ہے۔ ناقص لینے لڑہ وہ اس طرح ہوتا ہے کہ اعضا کی جنبش اور لڑہ لگے کو مرض روک نہیں سکتا اور اس وقت اکثر حرکات غیر ارادی واقع ہوتے ہیں۔ کبھی سردی قوی ہوتی ہے اور لڑہ قوی نہیں جیسے لغتی قیون میں اور ریح میں۔ لڑہ کی شدت کا اسباب کو اکثر ہی ہے کہ فصل میں قوت و اخذ بہت ہو اور جتنا مادہ ناقص میں لڑہ زیادہ ہوگی اور لڑہ شدید ہوگا۔ خون کی گرمی اکثر ناقص کو روک نہیں سکتی اس لیے کہ برودت لڑہ کے خون داخل بدین وسطے محاط بہت برد عضو کس کو ملتا ہے اور اسی جہت سے زنگ نکازہ ہو جاتا ہے۔ یہ بھی جاننا چاہیے کہ جو غلط یا بد سبب لڑہ کا ہو اگر جہت قبل از وقت لڑہ کے بدن میں موجود ہوتا ہے کہ ایک مکان خاص میں ٹھرا ہوا اور اس میں ہوتا ہے اور وہ عضو جو مکان اس غلط کا ہے جو نہ مدت کو خوراک اس کی سردی کا سہرا ہے کہ اس کی سردی سے متاثر نہیں ہوتا جو اس کی برودت اس عضو کو محسوس نہیں ہوتی یا ان جہوت اس غلط بار کو حرکت ہو اور اپنے مکان خاص کو چھوڑ کر قوی ہو یا ضعیف کسی سبب سے مثل حر

کے جو اخلاط کو متفرق کر دیتی ہے یا اگر کسی وجہ سے اس وقت جو عضو اس غلط کسی نہیں ملا ہو تھا اور نہ اسکی برودت کا جو کچھ تھا جہت اختلاف
فراخ کر اسکی برودت کا احساس کر کے متادی ہوتا ہے اور اسی جہت سے لرزہ پیدا ہوتا ہے۔ کلیات کو فن میں جہاں اصول کلیہ
علم طلب کی بیان ہوئے ہیں اس مسئلہ کی تجویزی توضیح ہو چکی ہے۔ بیشتر بسبب بلغم زجاجی کے جو دشمن پھیلا ہوا ہو لرزہ پیدا ہوتا ہے
اور تپ نہیں ہوتی ہے اور اکثر ایسے لرزہ کے دوسرے ہوتے ہیں مگر اس لرزہ کی قوت اتنی نہیں ہوتی ہے کہ وہ اسکے تپ آئے۔ جو مادہ
مانگی اور کسل بلغمین بجا نب قلب پیدا کرنا ہے جب وہ کثیر ہو جاتا ہے مگر متعفن نہیں ہوتا جو تو نقطہ لرزہ پیدا کرنا ہے اگر وہ سمین عفت
نہ آئے تو اسقدر اسکی اذیت پسلی کرنا نفع واقع ہو کرے۔ کبھی برودت اور نفع جہت اندر چلے جائے حرارت کو واسطے فہم غذا کو پیدا
ہوتی ہیں یا حرارت غریزی کم مواد غذا کماٹی جاوے اسکے فہم کے واسطے اجتماع حرارت کا اندرون جسم میں ضرور رکھ دیا جوتا ہے تب بھی برودت
اور نفع پیدا ہوتا ہے۔ نفع اور برودت سے بیشتر واقع ہوتا ہے اسلئے کہ پہلے غلط خام عضل پر گرتا ہے اور اسکی برودت بتطویر غلظ
کے سو دوسرے اعلیٰ کے عضل عضو لحمی سے اور گرم مزاج سے اور غلط خام لینے بلغم بادل الزاج اور بارو بالفعل بھی ہے پھر جس وقت اس غلط
عفت شروع ہوتی ہے اور گرمی پیدا ہوتی ہے عفتی عفتی گرمی اسمین فی جانی ہے اور سبقت برودت اور نفع کم ہوتا جاتا ہے۔ کبھی لرزہ
کے پیشتر اس جہت سے آتا ہے کہ غلط صفراوی میں لزع شدید ہوتا ہے اور قوت داخلہ عضل میں سے قوی ہوتی ہے جسے آدمی بہت
گرم پانی اپنے بدن پر ڈالے خصوصاً اگر بانی شوی ہو اور غب گرم ہو اور سو قوت بھی لرزہ کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ کبھی جو غلط لزع
رکتی ہے اسکی جہت سے بھی خارج غریزی لینے خون اور روح لطیف باطن کے گزیرنا ہے اور سو قوت استعمال ہو رہا ہے ایسے وقت
میں لزع اور برودت ساہمی ہوتا ہے برودت تمام بدن محسوس ہوتا ہے اور لزع اندر کی جلی میں پایا جاتا ہے۔ کبھی اور ام بلطنیکہ نفع
کیواسطے جب حرارت متوجہ اندرون جسم کے ہوتی ہے لرزہ پیدا ہوتا ہے۔ کبھی لرزہ اور پھر سری لازم ہونگی قوت پر دلالت کرتی
ہو اس نظر سے کہ غلطون ہوتا ہے مادہ تب کا داخل عروق ہو کر خارج عروق میں آتا ہے مگر یہ لرزہ اگر نفع مادہ اور وقت حیران
واقع نہاوا اور اس لرزہ کے بعد تب میں خفت ہوا اور سو قوت دریافت کرنا چاہیے کہ انتشار مادہ کا خارج عروق میں اس جہت نہیں ہوا
کہ قوت فی غالب کرادہ کو پریشان کرنا ہے بلکہ یہ جاننا چاہیے کہ مادہ میں اسقدر کثرت ہوتی ہے کہ بطون عروق متصل ہو کر باہر نکل آتا ہو
ایک قسم کا وہ لرزہ ہے جو موت پر دلالت کرتا ہے لینے جو لرزہ بوضع قوت اور سو قوت خارج غریزی کے دیر بعد سقوط نفس کے واقع ہو
اور اسکے بعد موت ضرور ہوتی ہے۔ پھر سری کیواسطے اسباب نسبت نفع کے کم دیکھ رہیں۔ خیر اور دہشت کا ہیجان اور دوران
اکثر ہونا ان محبات میں دوسرے کی غریبی میں۔ مشائخ کی تہین اکثر قوت لینے پوشیدہ ہوتی ہیں۔ کبھی تپ میں طول اس جہت
ہوتا ہے کہ اندرونی اعضا میں کسی جگہ غلط مادہ موجود ہوتا ہے مناسب ہو کہ بیمار کو چت لگائیں اور دونوں پانوں اور اسکے پہلوؤں
اور رات سے دیکھیں کہ دم کس مقام پر ہے اور اسکے مناسب اس عضو کے تدبیر کریں۔ تب کہ مرض میں جب زبان سیاہ ہو جا
اور تپ خفیف ہوا و سکا نام حمای مدفون ہے۔ کبھی تپ اور فالج دونوں جمع ہو جاتے ہیں اور سو قوت پہلے علاج تب کا کرنا چاہیے جو دوا
دونوں بیماروں کی مناسب ہو یہ سب کچھ میں ملاحظہ کرنا استعمال کریں اور پنے کا پانی روغن زیتون کے ساتھ اکثر تپ خفیل میں دوا کی
قوت کی ہو۔ سر زندان سے تپ میں جو کہ کیفیت جلد ہوتی ہے بیماریات سر میں پیچیدہ ہو کر پلٹ جاتی ہیں اور تپ میں خشک ہوتی
ہے عام طور کا معالجہ حمای عفت کا ان تہوں میں علاج کی غرض کبھی تو یہ ہوتی ہے کہ نہ چلتی رہے اور سو قوت برودت

اور طب وادوفا سے کجانی ہے اور کسی غرض علاج سے یہ ہوتی ہے کہ ادویہ کی اصلاح کیجئے خواہ اسکا نفع کیا جائے یا سترغ اودہ کیجئے
اور نفع اودہ شوق اور غلط دونوں کا جو ہے غلط کا نفع یہ ہے کہ اسکو فریق بقدر مغلل کرین اور فریق کا نفع یہ ہے کہ اسکو بقدر معتدل غلط
کرن مترجم کہتا ہے آخر میں اس فصل کے جو مباحثات اس مسئلہ میں آئے ہیں میں کہی تپ کی خواہش ایسی تندر کی ہوتی
اور غلطی خواہش متوجہ نفع یا سترغ یا غلطی کہ جس قسم کی ہوتی ہے ان دونوں میں تناقض ہوتا ہے مثلاً تب سدی تیز ہو گئی ہو اور نفع
غلط استعمال گرم دونوں کا چاہئے اس واسطے کہ اکثر دواؤں نفع یا سہل گرم اور تیز ہوتی ہے بلکہ سرد علاج کی وہاں نفع اور سترغ کی قوت
کتر ہے ایسے وقت میں رعایت اہم کی کرنی چاہئے یعنی سبکی مضرت زیادہ ہو چیلے اسکی تندر کرین۔ سب کبھی تناقض متقصا سے اور اودہ میں اس
ضمک ہوتا ہے کہ تب کا متقصا یہ ہوتا ہے کہ آب تریز خواہ آب کاسنی یا آب کرد یا آب خیار وغیرہ سے تریز کیجئے اور آب فواکھ بقدر اکثر بلکہ آب
اور اودہ کے نفع میں کثرت استعمال سے غامی واقع ہوتی ہے اسکا متقصا یہ ہے کہ تھوڑی تھوڑی بیٹے عاتین لیکر اگر اودہ میں کمی ہو تو اسکا
دینا چند ان منع نہیں ہے پھر بھی متقصا ہو شیاری طیب یہی ہے کہ آب فواکھ ایک ہفتہ تک محوم کو دینا چاہیے اور آب جزا کثرت
کرنا چاہیے اتنی مدت میں حال اودہ کا بخوبی دریافت ہو جائیگا۔ جسے فواکھ محوم کو ضررین اودہ میں غلیان پیدا کرتے ہیں اور یہ عاتین
پیدا کر کے خود بھی فاسد ہو کر متعفن ہو جاتے ہیں۔ بیشتر سب لطف ایسی بھی دوا پیدا ہو جاتی ہے کہ بارد المزاج بھی ہے اور نفع غلط
اور سترغ بھی کرنی ہے جیسے کنبین سادہ۔ ضرر دینا چاہیے کہ اکثر تب میں اسقدر شدت و جدت ہوتی ہے کہ مہلت اصلاح اودہ کی
نہیں ملتی بلکہ اسوقت اعلیٰ درجہ کی تریز کرنی مناسب ہے خصوصاً اگر مرض میں اتنی قوت ہو کہ مقابلہ مرض کا کر کے اور اذیت مرض پر
صبر کر کے۔ اگر قوت اسقدر ہو کہ مقابلہ مرض اور صبر اذیت مرض پر ہو سکے پس قطع سب کو مقدم کرنا چاہیے اس طرح کہ غلط کا نفع کیا جائے
اور غذا ترک کیجئے اور تریز اتنی ہو جو تحمل اودہ کو منہ کرے۔ اگر قوت میں کمی ہو جو سمائی قوت خواہ مسقط قوت کی ہو اسکی تحصیل کرنی چاہئے
اور قوت کو از سر نو بڑھانے کے پیدا کرنا چاہیے جب قوت کس قدر آجائے اور اسکا مخالف دفع ہو جائے پھر از سر نو توجہ اصلاح اودہ پر دینا چاہئے۔
ان تینوں میں تریز ایسی دواؤں سے کرنی چاہیے کہ خبین فیض اور تکثیف ہو جیسے قرص کا فور و عرفان و قرص طباشیر وغیرہ التبعی نفع
اور سترغ کرانے دینے دواؤں کا استعمال ہو سکتا ہے۔ یہ بھی ضرور جانا چاہیے کہ محی عفونت کا علاج مخالف تب کے علاج کو ہی
اسلئے کہ وہ ق میں اودہ نہیں ہوتا اسکا علاج بھی ہے کہ نفس مرض کا علاج کیا جائے تریز دیا اور تطیب سے فقط اسکا علاج ہوتا ہے اور اسکا
عفونت میں فقط علاج بقدر مرض نہیں ہوتا بلکہ اس میں قطع اودہ کی بھی تریز ضرور ہوتی ہے کہ تریز قطع اودہ کی مناسب مرض کو نہ تو شل
حار میں باجرا و حارہ منضجہ یا مسفرہ (دھاتین)۔ غذا قوت کی دوست بھی ہے اور دشمن بھی ہے دوست تو اس وجہ سے ہے کہ قوت کو بڑھانے
کرتی ہے اور دشمن اسوجہ سے کہ قوت کی دشمن یعنی اودہ کی دوست ہی اسلئے کہ متعبل بہادہ ہو کر مخالفت قوت کی کرتی ہے اس
سے معلوم ہوا کہ اودہ اور قوت دونوں کی غذا معین ہیں اور نظر غذا کے تریز کا ایک قاعدہ مقرر کرنا چاہیے ہم ایک باب جدا گذار
اوس قاعدہ کے بیان کیجئے اسلئے کہتے ہیں۔ یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ علاج کسی تپ کا بلکہ اسکی شناخت کے ممکن نہیں جب تک
کہ تپ پہچانی نہ جائے تطیب کرتی چاہیے اور اس باب میں کوشش کرنی چاہیے کہ مرض بروقت نوبت کر گزرنے سے اودہ بروز نوبت کیطرح
اودہ کو تریز یا تپ سے جان تک ممکن ہو اور نہ علاج کرنا چاہیے اور سب بانو نہیں رعایت قوت مریض کی ضرور کرنی چاہیے پس اگر قوت نوئی
اور تپ ہوئی ہو یا غلط غالب بدن میں ہو اس کے ہمراہ خون ہے اس صورت میں قصد بہت ضرور ہے خصوصاً اگر گول بدن سرخی ہو

اور غلط ہوا در درگ ناری البانہ کو بعد نصدر کے غلبہ مفر جو نہ معلوم ہو یا حصہ میں حدت کا گمان ہو۔ بعد نصدر کے لطیف اسماء
کرنایا ہے بغیر صفا کو فصل کی جنت خوشکی پیدا ہوئی ہوا جزائی مسلسل آب جو اور تھوڑی سی خیرشت یا آب جو اور سکین تجویز کرنا چاہیے اگر اس قدر اثر
سے طبیعت نرم نہ ہو تو تھرت بختہ بڑا ناچاہیے اور مطلوب اس تدبیر سے لین طبیعت ہو نہ اسماء مادہ اور نہ سخت مسلسل۔ محکو نہایت لیکن
کو ایسے مقام پر جتن کا استعمال کیا جائے کہ تنقید کی نرمی اور تری قوت میں مناسبت کا لحاظ رہے بعض حصہ پر مشرک النفع اور سبک
ہے اس کے اجزاء ہیں روغن ہفتہ آب برگ جتنہ زردی ہفتہ شکر ترخہ بودہ آسنی۔ ابتدا میں جب ان اجزاء سے لین کی گنجائی ہو و بار ان
دواؤ کی نسبت ضعیف تر دواؤ کی حاجت ہوگی اور ابتدا میں قوی دواؤں کی حاجت اسی وجہ سے ہوتی ہے کہ طبیعت میں اعتداس ہو نہ
بعد ملین کے اور اگر ناچاہیے مثلاً سکین کو تخم کرفس وغیرہ اور مدرات کو سائہ پانی میں جوش کر کے دینا چاہیے اس کے بعد تعویذ لینے لیکن
شکلاتے کی تدبیر کرنی چاہیے اور تنقیح مسام کی ایسی دواؤں سے جبکہ حرارت قوی نہ ہو کر فی چاہیے مثلاً روغن بابونہ کی مالش کی جائے اور شکر
آب خیرین جو شہ پر گرم ہوا ان چیزوں کو نفعل کرنا چاہیے۔ اگر آب و رنگ ستی ہو یا البش اور فطول سرگہ یا زرنبین۔ ہے بہرہ اگر اولی امر سے
یہ معلوم ہو کہ غلط معده کی طرف مائل ہو مثلاً متلی ہوئی ہو اور راشن اوکی لمبی آتی ہو تو کرنا چاہیے بشرطیکہ خلاف عادت نہ ہو بلکہ بعض کچھ
سادہ آب گرم میں ملا کے نہ کرنا چاہیے اور اگر میلان غلط کا طوف اس کے ہوا و قرا فر خواہ کرانی کا اور یا نیچو کی طرف معلوم ہوا سو
برگشتہ کرنا چاہیے بلکہ جزائی اسماء یا لینہ جیسا مناسب ہو استعمال کرنا چاہیے۔ ابتدا میں تب کی مرض کو سونے نہ دینا چاہیے بلکہ
الکرب کو سائہ پیریری یا سردی یا زرد ہونا ہو اس لیے کہ سونے سے سردی اور زردی میں طول ہوتا ہے کہ نیند اعانت کرنی ہے ہوا و کرسو پو
طواف احسا کو اور نفع غلط کو منع کرنی اور بروقت اس غلط کو نیند بہت نفع کرنی ہے اور تیز تر زانہ میں بھی نیند مضر نہیں ہوتی جو آب
سرد پینے سے مرض کو مالت نہ کرنی چاہیے کہ ان کے غلط میں غامی اور غلاظت ہوا و سوقت استعمال آب سرد کا نفع کو مست کرنا ہے۔ یہ بھی
جاننا ضرور ہے کہ نصدر کے بعد اگر کقدر نفع معلوم ہوا و پر کسر طریقت بدبیری آب سرد وغیرہ ملائے سے ہوا و ہر شہ تھنیں ہوتی
غلط صفا و کیا نفع یہ ہے کہ اندک اوس میں غلاظت پیدا ہو جائے فقط سرد پانی اس بات کیواسطے کافی ہوتا ہے لیکن سرد پانی کے استعمال
کی شرط یہ ہے کہ معده اور جگر میں ضعف اور بدوت نہ ہو اور اعضا باطنی میں دم نہ ہو یا انہیں اعضا میں درد نہ ہو اور بدین مرض کو خون
کی قلت نہ ہو اور حرارت غریزی اس قدر ضعیف نہ ہو کہ بعد پینے آب سرد کے ضعف پیدا ہو خواہ مرض کو خورقہ یا عادی آب سرد کی نہ پینے کا
جیسے گرم ملکوں کے رہنے والے لوگ آب سرد پینے سے فوراً تنج میں مبتلا ہوتے ہیں اور جو لوگ لاغرا و نفیہ ہیں ان کا حال بھی انہیں
گرم ملکوں کے رہنے والوں کا سا ہے۔ لیکن اگر وہ گرم سے یا غلط سے تو نفع پا چکا ہے اور ان توانا ہے اور حرارت غریزی کم تر
ہے اور قوت قوی سے اور اعضا اندرونی و دم سے اور آفات سو صحیح و سالم ہیں اور ذریعہ اصلی ان اعضا کا سرد نہیں ہے اور نہ
غیر خدا آب سرد کا یہ بلکہ آب سرد پینے کا خورقہ ایسے اوقات میں آب سرد سے بہتر کوئی چیز نہیں اس لیے کہ نہ تھا آب سرد کا استعمال مادہ کو
اکثر نذر بیزاری شکم پانے یا بول یا پسینہ کے دفع کر دیتا ہے یا آب سرد کے پیجے الیم وقت میں ان سب طریقوں سے مادہ نکل جاتا ہے
اور فی الفور صحت حاصل ہوتی ہے۔ بیشتر طبیب بہ نظر مصلحت وقت کے مرض کو اس قدر زیادہ سرد پانی پلا تا ہے کہ اس کا رنگ
سبز ہو جاتا ہے اور اس کے جوڑ بند پڑ گئے ہیں اگر جب وزن میں من خواہ نصف من تک کی نوبت پہنچے اکثر ایسا ہی ہوتا ہے فقط ایسی
تدبیر سے صفراوی تب یعنی ہو جاتی ہے اور اگر طبیعت قوی ہوگی اور مادہ کو بطرف عرف اور بول اور اسماء ان کے دفع کیا تو صحت

اور عافیت حاصل ہوتی ہے۔ اگر بعض اعضاء اندرونی میں ورم موجب ذالک حرارت اور پیاس کی بھی مفرت کا اسقدر خوف ہو کہ ان کے کپڑے منجھ رہے ہوں یا گمان قوی غلغلوں ہو جائے اور وسوسہ دم کا خوف نہ کرنا چاہیے اور آب سرد پلانا چاہیے اس لیے کہ ورم کا زیادہ ہونا یا عام رہنا نسبت دق کے آسان ہے ایسے مقام پر آب سرد نسبت سکینجین کے زیادہ مفید ہے اس لیے کہ تشنگی میں سکینجین دیتی ہے بلکہ پیاس مجباً دیتی ہے اور دقت بھی ہے اور شل سرد پانی کے ورم کو اذیت نہیں پہنچاتی ہے اگر وہ کامیج کرنا اور تکلیف کرنے کی طاقت سکینجین میں نہیں ہے اس طرح جلالت سرد پانی زیادہ ملاحظہ ہو مفید ہے جس مقام پر آب سرد کا پلانا جائز نہ ہو اور بہر بلا یا جاسے وہاں خوف اس بات کا ہو تا ہے کہ مسانات بند ہو جائیں گے اور اس وجہ سے ایک سہ ماہہ یا چھ ماہہ کے ایک دوسری قسم کی تب پیدا کرے گا بیشتر تب یا سہ ماہہ نسبت پہلی تب اور پہلے سہ ماہہ کے شدید تر ہو جائے گا۔ آب سرد کا یہ فائدہ ہے کہ جب ضعیف عضو سے ملتا ہے اس کے فعل کو فاسد کر دیتا ہے اور دوسری ٹولہ اور تانی اور دوسری سانس لینے کی آب سرد کے پینے سے پیدا ہوتی ہے اور غشیہ تشنج ضعف نشانہ دہی متعق قنون ہی آب سرد کے استعمال سے پیدا ہوتا ہے۔ جس شخص کو حالت صحت میں آب سرد ضرر کرنا ہو حالت بیماری میں بہت ضرور ہے کہ اس کا آب سرد کے استعمال سے منع کریں بلکہ اگر آثار قوت کے بدن میں طلب ہوں اور پسلی مونی ہوا اور مزاج گرم خشک ہوا اور سہ ماہہ مادہ کا ہو چکا ہو اور وسوسہ آب سرد کے استعمال کی اجازت اس قدر دینی چاہیے کہ گولہ مرغض اور سین ہیک جاسے۔ زمانہ انحطاط میں اور بروقت ٹولہ علامات نفیج کے اور بعد استفرغ انحطاط کے بخون استعمال حاتم کا کرنا چاہیے۔ شراب رفیق جبین بہت سامانی ملاحظہ پلانی چاہیے اور ایش بدن میں ایسے تیل کی چاہیے کہ مکمل ہو۔ جو قوت استعمال قواعد مذکورہ بالا کا احتیاج عرض تب میں ہو چکی اور اسکے بعد نفیج مادہ کی طرف استعمال ضرور ہے اور بعد نفیج کے اوس قسم کا استفرغ نہ کرنا چاہیے جس سے اود میں کمی اور خشکی پیدا ہوتی ہو اور اس کا بیان اوپر ہو چکا بلکہ استفرغ اس طرح کرنا چاہیے کہ سب مرض کا منقطع ہو جائے اور بلا نفیج کسی مادہ کا استفرغ کرنا جائز نہیں ہے خواہ گرم مزاج ہو یا سرد مزاج اس لیے کہ اکثر یہ نفیج کے جب استفرغ کیا جاتا ہے تو بخاطر آلودہ قنون کے نہیں ہوتی وہ بھی مکتبائی ہے اور اکثر غلط نفیج کے ہر وہ غلط صاع ہی کچ جاتی ہے اگر استفرغ بلا نفیج واقع ہو جس شخص کا یہ مذہب ہو کہ نفیج غلط سے غرض یہی ہے کہ غلط غلط رفیق ہو جائے اور جو غلط خود رفیق ہو اس کے رفیق کرنے کی ضرورت نہیں ہے تو اس کا نفیج ہی نہ کرنا چاہیے ایسے شخص کے کلام کو گوش دل نہ سننا چاہیے اس لیے کہ نفیج کے نقطہ ہی میں تین ہیں جو وہ بیان کرتا ہے بلکہ غرض نفیج دینے سے مادہ کے قوام کو معتدل کرنا ہے اگر وہ آلودہ دفع پر سہولت ہو جائے جو شے تیلی اور رفیق زیادہ ہو اور یا غلط غلطہ بالذات و جب دار چہندہ جو یہ قنون برکت ملال دفع نہیں ہیں بلکہ دفع میں کچھ قدر غلط آنے کے بعد اور غلط میں اندک کے وقت قوام ہو کر اور لذت دار میں کچھ قدر برنجہ این اگر قابلیت سہولت دفع کی ہوتی ہے۔ اگر شخص جو سکر انضاج رفیق ہے متقدین اطباء کے مقالات جو نسبت وجوب انضاج رفیق میں نہ بھی سننا اور نقطہ کیفیت اوان انحطاط کی جو کھنکھا اور تحوک خواہ براہی دفعی ہوتے ہیں بنظر سرسری دیکھتا تو اسے ضرور معلوم ہونا کہ رفیق شے ہے کہ کچھ قدر غلط ہو اسے اور غلطہ وہاں رفیق ہونے کے کس دشواری سے دفع ہوتی ہے معائنہ اس کیفیت کا اس کو ہدایت کرنا اور ایسی گمراہی میں نہ پڑنا۔ بہرہ ممکنہ پیش خود یہ نہیں سوچتا ہے کہ ابتدا رحیات میں بول میں رسوب کیوں نہیں ہوتے اور آخر میں جب طبیعت از خود نفیج انحطاط دیتی ہے سو سوچ پیدا ہو چکا اور کیا اسکے نزدیک سوچ محمود جو بعد نفیج پیدا ہوتا ہے مرض کا مادہ نہیں ہے اور اس کے دفع سے خفست مرض میں نہیں ہوتی بہرہ رسوب محمود کو مادہ نفیج یافتہ قراز دیتا ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ قبل از نفیج طبیعت اس کیوں دفع نہیں کرتی اور اوائل مرض میں اس کا اخراج اگر مکمل نہ ہو طبیعت خود برہ بدن ہے کیوں عاجز ہوتی ہے اور اگر نفیج سے فقط یہی مطلب ہو کہ غلط میں رقت پائی جاتی تو ان کو رحیات و مہنہ

خواہ عفوئت میں ضرورت کہ رسوب محمود اول میں جو سپر حجب طبیعت کا یہ حال ہے کہ بدن ایسے وقت کے کہ مادہ میں نفع آجائے اور نفع
 سہل القبول ہو اور اخراج مادہ نہیں کرتی اس میں سہل صحت صناعیت طب کو جو عفوئت طبیعت ہو اور ایضاً طبیعت کو بھی اقتدار و پروری طبیعت کی وجہ سے
 لینے ضرورت ہے کہ طبیعت بھی اعتقاد کرے کہ استفراغ کسی غلط کا قتل از نفع کے اور قبل از نفع کا رد سے آثار نفع کے ظاہر نہیں) متعجب سے عفوئت
 دشوار اور کبھی اگر یہ ضرورت خواہ ہو تو حجب مادہ سے نفع کے کہ نیک تو استفراغ نام نہ ہو گا یا ہو گا تو ادہ فاسد کے ہوا غلط صحت ہی نکل جائیگی اس
 شخص کو تو بھی مناسب تھا کہ پہلے جن نفع طبیعت بانیان میں مثل بقراط اور جالینوس کے کہ اس کے احوال کو بہ نسبت وجوب الطباع غلط و
 کے نظر عفوئت و تامل کے دیکھتا اور خوب تامل اور عرض اس کے حسن اور نفع میں کہ بعد از ان اس کے احوال کی مخالفت کرتا اور نبی تجویز و تامل
 خواہ تجربات میں کرتا اگر بعد عفوئت و تامل کے اس مخالفت میں راہ صواب پر ہوتا تو حمل و سہل و جانتے اور قدام کی مخالفت کی تشبیح علاوہ
 تشبیح اختیار اور تامل کے نہ کرتے اسے پہلے تو مناسب یہی ہے کہ بخوبی کلام قدامین بخیر نظر کرے کہ جہے گمان ہے کہ اس شخص نے چند تجربات
 کیے ہیں کہ بدن نفع کے اخراج مواد کیا اور تدریج مفید ہوئی ہے پس سی وجہ سے یہ مقتدر اس مسئلہ کا ہو گیا کہ رفیق کو نفع کی ضرورت نہیں
 حالانکہ ایسے تجربات جو خلاف قوانین عقلیہ ہوں اور نکالیا اعتبار سے کبھی الغائبہ کی جائز ہیں اور مفید ہوتے ہیں اور کبھی ایک بھی نہیں چلتا
 بلکہ اعتقاد صحیح اور واجب الاذعان وہی ہے جو عینے اور دیکھا کہ رفیق اور غلط اور نفع ہر ایک کا تعدیل و قوام نفع سے ہوتا ہے۔ اگر مادہ میں
 ایسی کثرت ہو کہ خود بخود متحرک ہو کہ ایک عضو سے دوسرے عضو کی طرف منتقل ہوتا نظر آئے اور گمان قریب یہ یقین اس بات کا ہو کہ مہلت
 نفع کی نہیں ہو یا یہ گمان ہو کہ اکثر تغذیہ میں دیر ہوئی ہو یا وہ اور ام سرسامی وغیرہ پیدا کر گیا یا اگر نہیں باقی رہا تو قبل از انکے اس مادہ میں نفع آئے
 بلکہ مریض کی موجودگی ایسے کہ زمانہ اس کے نفع کا جو جز یا وئی رقت کے طولانی ہے نسبت زمانہ انفعاض ایسے غلط ہے کہ طبیعت اس غلط
 رضیہ کم مواد و متحمل ہو پس بدن نفع کے اسکا استفراغ بلا نفع میں کہ ہے نسبت اس کو کہ مادہ کسی عضو میں کثرت گری اور طبیعت کا مادہ
 اس کے اخراج پر ہونا یہی ایک عمدہ موقع ہے کہ اگر تدریج اعانت طبیعت کی تدریج استفراغ میں کجا بیگی مناسب طبیعت ہوگی اور ضرور اسکا استفراغ
 کر دینا چاہیے۔ فصد کا استفراغ ایسا نہیں ہے کہ اس میں انتظار نفع کا کیا جاوے یا سہل میں کیا جائے یا انتظار نفع کا سوادی خون کے اور
 میں کیا جائے۔ اگر ابتدائی مرض میں فصد نہ ہو تو پھر انتہائی مرض میں سرگزشت کرنی چاہیے اس واسطے کہ انتہائی مرض میں فصد سے کساد
 بلکہ اکثر چونکہ فصد ضعف قوت میں بہت پیدا کرتی ہے مریض ہلاک ہو جائے اگر انتہائی مرض میں فصد ہو۔ اس طرح انتظار نفع کا جائز نہیں ہے
 اگر خوف غلط کا مواد قاعدہ اعتقاد متعجب استفراغ کا ہو۔ اگر مادہ میں نفع نہ ہو تو ابتدائی مرض میں اس کی تحریک یا استفراغ جائز ہے کہ انتہائی
 مرض میں جب تک غلط طبیعت ثابت نہ ہو اور نفع نام نہ ہو کہ طبعی حرکت نہ کرنی چاہیے ہر اگر طبیعت بذات خود تحریک نہ کرے طبیعت کو چاہیے کہ انتہائی
 طبیعت کی حرکت میں لائی اور اگر طبیعت متحرک ہو چکی ہے اسے بحال خود چھوڑ دینا چاہیے اور اسی کا نام بقراط پانچ رکھتا ہے جس مقام پر
 اس سے کہا ہے (مناسب ہے کہ استعمال و ام سہل کا بعد نفع مادہ کی کہیں مگر کسی مرض میں نہیں لائن ہے استعمال و ام سہل کا مگر نیک مادہ جو
 مہیا چھو لینے کثرت بچان میں محرم اور شاید کہ اکثر تو الباقی ہوتا ہے کہ مرض مہیا چھو لینے۔ مثال اس استفراغ خودی کی کہ جو عفوئت
 مناسب میں تجویز کیا گیا ہے مثل اس تغذیہ ضروری کی ہے جو خلاف وقت تجویز کیا جاتا ہے اور جس طرح سے یہ استفراغ ضرر ادہ سے محفوظ
 رکھتا ہے جو نہیں نسبت وہ تغذیہ ضروری سقوط طوالت کو منع کرتا ہے۔ سپر حجب استعمال کسی قسم استفراغ کا ہوا و سہل رعایت اسباب کی
 ضرورت ہے کہ یا تو حجب تب اور تامل کے اس وقت خواہ جو وقت نہایت ٹھنڈا ہو اور سوفت استفراغ کیا جاوے کہ

بروز نوبت نہ بخور کرنا چاہیے اور نہ فصد یعنی جاسیہ اور جس طرح خواہش طبیعت کی استفرغ کا وہ کام چاہتی ہو اس کے خلاف بہت مہینہ استفرغ
 مادہ کا نہ کرنا چاہیے اور کسی قسم کا استفرغ کہ جس سے اخلاط میں ثوران پیدا ہو بہت مذہب نہ کرنا چاہیے خلاصہ یہ ہے کہ بروز نوبت اور دوسرے
 کے جہانک ممکن ہو نہ بغیر غلیظ لکڑی جاسیہ یہاں تک کہ آتش جو میں شکر تک ہی نہ ڈالیں اور نہ مہلاب یا گھنٹا دوسلن کہلانا چاہیے
 ایسا نہ کہ وہ زمین شدت ہو جائے بکثرت شکر ہو جائے فسادات کو کہ یہ نہایت پر خطر ہے بلکہ طبیعت کی اعانت کرنی چاہیے غذا اور لطیف
 سے لے کر کھجور تک اس وقت آتش جو میں شکر ڈال کر دیکھنا یعنی اس لیے کہ طبیعت طبیعت کا معین ہے طبیعت سہل
 کرنا طبیعت کا کام نہیں ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر ایسے سہل کی ضرورت ہوتی ہے جو قوی بھی ہو اور ضعیف بھی ہو قوی
 اس نظر سے ہو کہ خلط غلیظ اور ذہب لغوت دفع کر دے اور ضعیف اتنا ہو کہ ایک یا دو دستوں میں کفایت ہو جائے زیادہ اسہال نہ ہو۔ مادہ
 کثیر کا اکیلا رگی استفرغ نہ کرنا چاہو کہ اس وقت قوت پیدا ہو فصد کی نسبت ہماری رائے یہ ہے جہانک ممکن ہو کرنا چاہیے پر اگر چاہے نہ ہو
 کیا بارگی خون کثیر نکالنا بہتر نہیں ہے بلکہ اس قدر خون چند مرتبہ فصد لے لیکر نکالنا چاہیے۔ بہت خون نکالنے سے ارواح اور اخلاط صاف
 بھی نکال جائے میں جیکے نکلنے کی حاجت نہیں اور باقی ماندہ خون میں ساز و سامان ایسا ہی نہیں رہتا کہ آئندہ طبیعت جو استفرغ کرے گی اس میں
 بکار نہ ہو باوجودیکہ اکثر اسکی حاجت پڑتی ہے اور قوت آنے والی بخور ان کی عمل درپردہ است میں ضعیف ہو جائی ہے۔ در و در اور تب
 جیسا ہی جمع ہوں پہلے علاج تب کرنا چاہیے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر باوجود در و در کے کم ہو کر تب پر زیادہ ہو جائی ہے اور اس
 ایسی عمدہ ضرورت کرنی چاہیے کہ در و در میں تسکین ہو جائے۔ دودھ پیتے ہوئے لڑکے کو اگر تب آئے تو اسکی ماں کے دودھ کی اصلاح ایسی
 دوا و فصد کرنی چاہیے کہ دودھ کے اثر سے لڑکے کا مرض جاتا رہے لگھو اور یہ فانی تب میں دم جگر پر دلالت کرے اور صفت میں علاج
 یہ ہے کہ آتش جو اور کتبیں پائین حب تب میں سکون ہو اور صفت علاج دم جگر کا کرنا چاہیے۔ اگر تب کو ساتھ قوی ہو جینک نتیجہ
 شدہ ہو اور اصرار صاف نہ ہو جائے آتش جو نہ دینا چاہیے بلکہ شور یا مرغ بشیر ضرورت دینا جائز ہے اور بعض نرم زمین کھینی زیادہ ہو جائے
 کرنا چاہیے بعد نتیجہ کے آتش جو اور التماس کا استعمال ہو سکتا ہے اور کبھی نموری سی سفوف یا بھی دالہ بجائی ہے اور کبھی مہلاب میں پیچھے
 کو مہلاب میں چاکر فصد سفوف یا لکڑی استعمال کرنا ہے اور کبھی نموری سی الموی ملائے کی بھی احتیاج ہوتی ہے اگر مادہ غلیظ ہو اور
 بہتر ہوئے کہ الموی کو آب کاسنی خواہ آب جھینڈ میں چھٹا کر کاسنی کے ہے وہو کر خشک کرین بعد اس کے گولی باندھ لیں۔ لمبیلز و کا
 استعمال ہی ایک قوم نے جائز مانا ہے کہ حب تک ممکن ہو اور اسکے استعمال سے احتراز کرنا چاہیے اس لیے کہ بعد اسہال کے وہ مسالہ
 شکی اور قیض پیدا کرنا ہے اور احسانے او جو میں خشونت پیدا کرتا ہے اگر بڑا استعمال لمبیلز و کے چارہ ذہن و لہجہ فصد کے مضائقہ
 آب آنا بن میں نفع زیادہ ہے خصوصاً اگر مع پوست اندرونی کے بخور بن یا اون اوقات میں استعمال کرین کہ بہت نرس
 پر غالب ہو اور صرفہ کی زیادتی ہو اور نہ طبیعت بدن کی حاجت ہو جس سہل میں نفثہ اور سفوف یا شربک ہو چاہیے کہ نفثہ کا ورنہ
 ایک مثقال ہو اور سفوف یا وزن ایک قیرط کے ہو یعنی سفوف یا کے وزن کو نفثہ کے وزن سے پہلے کی نسبت ہو کبھی سہل میں ہو
 پورہ نہ بھی داخل کر دینا تاکہ قوت نافذہ اور دوسرے سہل کے جڑ جائے اور معدہ کی نفوٹ ہو اور سفوف یا اور سفوف یا اور نفثہ کی اصلاح ہو جائے
 کبھی ایسی دوا میں جیسے جڑ اور جھٹلا حرارت کا مطلوب ہو نہ ہے اور سفوف یا داخل کرتے ہیں جیسے یہ گولی حب کا نہ نسخہ ہے۔
 دہنیا۔ طبائشیر کہو۔ مکسج۔ ہر ایک نصف درم کا فور و جو سفوف یا نصف دانگ یا ایک دانگ اسکی گولی بنا کے صبیہ میں کرنا

نفسہ شیرخشک و درم ترخمین ۵ درم عصارہ سبب شامی عصارہ بھی ہموزن آب کشیزہ نرنا زہ ایک سدس بنیوں پانی یکا کر کے
 شیرخشک اور ترخمین کو اسین بیکو کر الیا کا ربا توام بنائے ہیں کہ قریب جم جانے کے پہنچو بجا اسکے کافور و دیرد و لنگ سقمونیا ایکدیم
 پیسکر اور اس توام کو آگ پر سے اتار کر چھڑکے ہیں اور مکان محفوظ میں رکھتے ہیں مگر پورہ بخار کے متعلق صوبہ جی وراتنی ورنیک ستر
 دسے ہیں کہ خود بخود بدو البتہ ہوجائے مقدار شیرخشک و درم سے ڈیائی درم تک رہی ہو سکنا ہے کہ شیرخشک اور ترخمین اور سکر
 طبریزی سے مثل ریوڑی کے بنائیں اور اسین سقمونیا اور کافور اتنا دالیں کہ اگر پوری مقدار شیرخشک بنیوں و دوا کو مذکورہ بالا کو استعمال
 کیا تو کافور سے بوزن دو جو اور سقمونیا سے بوزن ایکد ایک کو مسلسل ہمو مترجم گتھا ہی مثلاً اگر ترخمین و قن شقال اور شیرخشک
 بھی تین مثقال شہو اور سکر طبریزی ہی بیٹھے قند ہی تین مثقال ہوا و سقوت کافور بوزن دو جو ہوا و سقمونیا بوزن ایکد ایک ملانا جائے
 اسی نسبت سکر کی اور ٹیٹی کا اختیار ہے بعض شراح اس غفرہ کا مطلب لیا بھی ہیں کہ اگر مجموعہ بنیوں اجزا اندر ایک مثقال کے
 ہوں اسین کافور اور سقمونیا بوزن دو جو یا ایک دانگ ہوتا چاہیے مترجم کی راہی یہ ہے کہ چونکہ اوپر بیٹھے مقدار سقمونیا اور کافور کثیر
 ذکر کیا ہے وہی نسبت اگر اس یکہ پر ہی ملحوظ رہے تو بہتر ہے متن یہ دوا مرکب جو بیکل ریوڑی کے بنائی جائے نہایت مرغوب و طبیعت
 پر کریمہ نہ ہوگی جس شخص کو فصل گرما میں تب سرد مادہ سے عارض ہوشیا خواہ ادراسی جگہ جکتا کن خشک پروں وغیرہ کو دیکھ
 سرد و جری ہو اور میں مینا جائز نہیں ہے خصوصاً جسوقت عرق نکلتا ہو تاکہ پورہ بدودت نہ خانے وغیرہ کے مادہ تحلیل سے باز رکھا و لٹ دے
 اور طبیعت ہر زیادہ دشواری لے۔ قرص بنا کر استعمال دوا کا ابتدا میں ان جنوں کو مافوق نہیں ہے البتہ بلوغ اور سترخ کو قرص کا
 استعمال ہو سکنا ہے بہت موافق اور مفید قرص اس شخص کے واسطے ہے جسکی تب معدہ میں پہلی ہوا الیا معلوم ہو کہ حمی دنی ہے
 جس شخص کی کوئی عادت بڑکی ہو جب اسے ترک کرنا ہے تو اسکو کہی کہی تب کا شبہ ہوا ہم گری گری یا تب تہی مفرغین و عین
 تب مفرغ ہوتی ہے اسلیے کہ سبب سکا فقط ترک عادت اپنی تدبیرات ضرور میں ہونا ہو اور فقط بلوغ عادت کو تدبیر کرنا علاج اس کا
 ہو سکنا ہے **مخمورین کے غذا دینے کا بیان** مناسب تر غذا مخمورین کی وہی چیز ہے جو تر بہر خصوصاً اس شخص
 مزاج میں رطوبت ہو جیسے اس کے باکم شفت لوگ خواہ عربین کہ ان لوگوں کو غذا تیز و ج سے مناسب ہو اول نوبت ہر جراحی
 اصلی کے ہے دوسرے یہ کہ ضد ہے مرض کی کیونکہ تب مرض یا بس ہے۔ جسوقت تب شروع ہوا و طبیعت میں بیوست
 ہو ہرگز غذا دینی چاہیے تا انکہ خوب کھل کر فضلہ دفع نہو جائے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو لوگ مبتلا تب ہوں انکا
 وقت نوبت خواہ وقت شدت مرض ایسے وقت ہونا چاہیے کہ شکم خالی ہو اور معدہ میں غذا بالکل نہا اسلیے کہ اگر بروقت نوبت
 خواہ بروقت شدت معدہ میں غذا ہوگی طبیعت متوجہ ہضم غذا پر نہ ہو کہ کھج مادہ اور دفع دوا ہو یا بڑ ہوگی اور مرض مستحکم ہو جائے گا اور
 ضرور ہے کہ زمانہ انحطاط خواہ بعد زمانہ انحطاط غذا نہ دی جائے اور اگر حسب اتفاق الیا ہو جائے کہ زمانہ انحطاط نوبت کا اور وقت غذا
 معمولی ایک ہی ہو اس سو بہتر کوئی بات نہیں ہے۔ یہ بھی جاننا چاہیے کہ نغذہ اور تدبیر نوبت لطیف ہوتی ہے اور نوبت
 غلیظ ہوتی ہے اور عین میں بھی ہوتی ہے اس طرح کہ بعض تدبیرات لطافت کو زیادہ ہوتی ہے اور کوئی تدبیر بطون غذا
 کے زیادہ مائل ہوتی ہے نہایت درجہ کی لطافت تدبیر میں یہ ہے کہ غذا بالکل نہ جائے اور نہایت درجہ کی تدبیر غلیظ ہے کہ غذا مثل
 حالت صحت کو تھوڑا کیا جو وہ تدبیر متوسطہ مائل بجانب لطافت ہو یہ ہے کہ فقط آب انار کھلا میں خواہ جلاب لیو تھوڑی شکم کو ملا

پکارا جیو غذا کے کھانے کے اس سوچو خورن پیدا ہوگا نہایت لطیف ہوگا اور اس کے بعد آب جو رفیق بعد اسکے آب جو کارا اور تکراری خشک مزاج سرد تر
ہوں جسے جموا خواہ بالک یا چالائی وغیرہ اور بعد انکے آتش جو جسے صاف کریں اور یہ غذا پوری درجہ اوسط میں ہے کسی جانب مائل نہیں ہے
— جو متوسط غذا کہ مائل کی جانب غلاظت ہو جسے مرغیان اور پائے لکڑی اور پیر کے اور اس سے زیادہ لطیف کبک و چرہ با و مرغ اور اس کے
بھی لطیف نہوا اور چھلی اور اس سے زیادہ لطافت باز و مرغ کے جو زون کی اور باز و تھوکی رکھو ہیں اور ضعیف نمبر شست جیسا کہ قوام رفیق ہوا اور
بہت چھوٹی چھوٹی چھلیاں اور اس کو زیادہ لطیف وہی آتش جو جو اسی مذکور ہوا اور اس کو زیادہ لطیف سمیہ کی روٹی جو کسی سرد پانی میں کہ
میں صاف ہو مکمل جاوے — غذا کو غلیظ ہم اسی غذا کو کھتے ہیں جو قوی ہوا اور جو خورن اس کو پیچا ہو غلیظ اور تھین ہو — اس کو کسی ہر کوئی غذا سمجھتا
کیا اسے نہیں ہے اس لیے کہ اس میں بارہ صفات جمع ہیں غلیظ القوام ہے اور کثافت دار آتش لگا کہ ہماری میں نہیں نہیں جانا اور جلا دیتا ہے
اور تر طبیب پیدا کرتا ہے اور غذا کو نرم کرے — اور تپ کی حرارت سے مخالف ہو کہ سرد مزاج سے تشنگی کو فرو کرنا ہے شریع الفودہ سے کہ بہت جلد صمغ
ہے جس راہ کو گذرنا ہے اور اس میں لپٹ نہیں جانا اور نرمی میں چھٹنا ہے اور شریعتی کفر کی جلا کرنا ہے اور اچھی طرح کھا جانا بھی شکر نہیں پیدا کرنا
ہے — قدیم زمانہ میں اطباء کو جب ضرورت لطیف غذا کی اس قدر ہوتی تھی کہ وہ لطیف آتش جو سے حاصل نہیں ہو سکتی اور ان کو وہ لطافت پیدا ہوتی
وہ لوگ دار العسل حسین بانی زیادہ ہو جو زکرتی تھی اس لیے کہ غذا نہایت دار العسل میں بہت کم ہے اور پانی کا نفوذ اس ترکیب کو معہ وغیرہ میں
بہت اچھی طرح ہوتا ہے اور اسی وجہ سے تر طبیب ہی خوب کرتا ہے اور جلا اور قلع اور اوراد و پیر آمیزش عسل کی بخوبی ہے اور شہد کی حرارت پانی کی
شرکت ہو جاتی رہے اور چونکہ زرد بدن ہوتا ہے کسی نہ کسی قدر توشہ بھی پیدا کرتا ہے اگر یہ قلیل کیونکہ توشہ کثرت غذا نہایت میں دار العسل کو کھتے ہیں
عسل کا تر ہے کہ وہ زیادہ غلیظ اور قلعی غذا لڑ میں قوی تر ہے اور جلا بھی زیادہ کرتی ہے اور بہت دار العسل کی آئین گرمی اور ضرر دہنا
کا بھی کم ہے — اب اس زمانہ میں بچاؤ شہد کے گے کلاس جسکی شکر تھی جو لکھ شکر خواہ اگر قدر بامصری ملے تو شہد سے افضل ہے اگر یہ نسبت
شہد کے اس میں جلا کم ہے — اس طرح کھتے ہیں جو شکر سے بنائی جاوے بھی سلیمین عسل سے افضل ہے — لیکن فقط سلیمین پر غذا میں انحصار
کرنے سے اکثر ترچہ اسما یعنی خارش رودہ میں پیدا ہوتا ہے اور امراض حادہ میں کچھ کا نہایت خوف ہوتا ہے — ہم ایک قول جدا کا گذر آ رہا ہے
اور سلیمین کے بنانے اور استعمال کو قواعد میں لکھتی ہیں — لطیف تدبیر کو طبیعت مادہ مرض مقضی ہو اس لیے کہ پیدائش مادہ کی جسد غذا کو جو
کہ ہوگی اور بقدر طبیعت الفصاح مادہ و تحلیل اور استفراغ ہر مادہ فادر ہوگی — زیادہ مناسبہ لطیف تدبیر کے وقت نہ مرض کا ہے کہ
اس وقت طبیعت بخوبی قتال مادہ اور دفع مواد پر متوجہ ہوتی ہے لہذا اور کما ہضم غذا وغیرہ کی طیف مشغول کرنا جائز نہیں ہے خصوصاً جو اکثر
لطیف زیادہ تر مناسب ہو قبل زمانہ یعنی خواہ جوان ہو کہ اس کو کام اس قتال کا نہیں ہوتا ہے چندان لطیف کی ضرورت نہیں ہے — سو کا
زیادہ مرضی اور جوان کو اگر حاجت قصہ خواہ سہل یا تھکے کی سو خواہ اسکیں وجہ کی حاجت ہو تو یہ بھی لطیف تدبیر کو مقضی ہے ایسی اوقات میں بعد
قصا و حاجات مذکورہ بالا غذا دینی چاہیے بشرطیکہ غذا دینے کی ضرورت شدید مواد کو بانی اور دفع پیدا نہ ہو جاوے — غلیظ تدبیر کی ضرورت نظر
حفظ قوت خواہ ازاد یا قوت کہ موتی ہے مناسب غلیظ تدبیر کے وہی زمانہ ہے جب تک طبیعت کو زیادہ مشغول و دفع مادہ پر متوجہ نہ ہو
مرض میں غلیظ تدبیر دے ہے کہ ایسی غذا کو دفع و دفع دینا واجب ہو تاکہ ضرر غلیظ کا تدارک ہو جاوے اس لیے کہ غذا کو تحلیل اگر مددات و دجا و قوت چند
کرانہ میں موتی اور سہولت ہضم ہو جاتی ہے — سگری کی فصل میں جو کہ تحلیل قوت زیادہ ہوتی ہے اس واسطے زیادتی غذا کی ضرورت ہوتی
ہے کہ بقدر اہل غذا موتی پاس ہے اس لیے کہ غذا کثیر کے ہضم پر دو قوت کو اسکان نہیں ہے اور ہر جو کہ تحلیل قوت بھی دفع دفع ہوتی ہے اس لیے

کہ بد آگاہی استعمال بتدایق ہو۔ بارون کی فصل کا حال باطل مخالف ہی فصل ضعیف کہ چونکہ تحلیل قوت کتر ہوتی ہے بدل کثیر یعنی غذا
خوار کی بھی حاجت نہیں ہوتی لہذا اگر محرم کو فصل زستان میں بدل سادی تحلیل قوت کی خواہ بدل تحلیل دفعہ باجا چونکہ قوت بھال خود
غالب ہضم کیلئے اور تبر غذائی سے دفعہ فراخ حاصل ہوگا اور تفریق کی زحمت و سہاوت ہوگی۔ خریف کی فصل چونکہ رومی ہوتی ہے
اوسوقت حاجت ایسی لطیف تدبیر کی نہیں ہے کہ حفظ قوت اور قدامت ہو سکے بلکہ ایسی تدبیر درکار ہے جس میں دونوں امروں کی حاجت
موسم اپنے قوت ہی باقی رہے اور اوہ میں کثرت بھی ہونے پائے پس تھوڑی تھوڑی غذا چند مرتبہ دینی فصل خریف میں اولیٰ جو عکلا بہ مکسر
عام ہے کہ جسوقت قوت میں ضعف پایا جاوے غذا تفریق کملانی چاہیے۔ یہ بھی غرض معلوم ہے کہ اگر قوت میں کمی اور بروز غذا کوئی
تویم غذا میں جس قدر ممکن ہے لطیف اور گرمی کا عموماً حکم دیتے لیکن چونکہ قوت اسکی تحلیل نہیں بلکہ ایک تو بوجہ مرض اوس میں ضعف پیدا ہوتا
ہے اور تحلیل غذا اس زیادہ ضعیف ہو جائیگی اور جب قوت میں ضعف بدرجہ غایت ہوگا کوئی علاج سودمند نہیں ہو سکتا اسلئے کہ اسکا علاج
کیواسطے قوت اور طبیعت جو طیب معالج نہیں ہے بلکہ وہ تو عادم طبیعت کا ہے کہ آلات اور اسباب معالجات قسم واد غذا کی قوت تک
پہنچنا ہے پس ششی کا طیب کا کھانا بداشت قوت کی ہے۔ قدامت مذکورہ بالا کی تصور کے بعد ہر خود کنا چاہیے کہ اگر مرض مادہ
یعنے اوسطا ششی بہت قریب ہو کہ چوتھے ذرا ساتویں دن تک ہو جائیگا اور حد صحت صحیحہ کا ہے کہ اتنی مدت میں جو در میان ابتدا اور
انقضاء مرض کی مغلطون ہوتی ہے قوت چند ان ضعیف ہو جائیگی تو بوجہ طبیعت کو حتی الوسع کسی اور طوط مشغول کرنا چاہیے بلکہ اوہ
اور دفع براد سے مفرر رکنا ضرور ہے اور غذائی کثیر کہ ہضم کی تکلیف بھی طبیعت کو نہ دینی چاہیے بلکہ تدبیر لطیف کرنی چاہیے یہاں تک کہ نہ غذا
کی کمی کسی نوبت آجائے خصوصاً بر وزجران کے۔ اگر مرض زیادہ مادہ ہو بلکہ مادہ مطلق ہو جس میں ششی بعد ہوتا ہے تو طبیعت تدبیر بدرجہ غایت
مناسب نہیں ہے سوائے وقت ششی اور وزجران کے بالخصوص لطیف تدبیر بدرجہ غایت کرنی چاہیے مگر کوئی سبب عظیم ایسا پیدا
ہو تو بجران کے روزہ ہی غذا ضرور ہوگی۔ اگر مرض مزین ہو خواہ طول ششی میں قریب مرض کے ہو تدبیر لطیف جائز نہیں ہے اسلئے کہ بوجہ
بعد ششی کے قوت باقی نہیں رہ سکتی ہے اگر تدبیر لطیف کیا ہے۔ مگر یہ جگہ اس بات کا ضرور خیال رہے کہ اول تدبیر غلط ہو اور آخر میں قوت
ششی کے لطیف ہو اور دمیانی تدبیرات غلیظ و لطف لطیف کو درجہ بدرجہ گنتی ششی جاتیں تاکہ قوت مانہ منہو میں محفوظ رہے اور جب منہو آجائے
سہمہ قوت لطف قمع مادہ کے متور کیا جاوے اور اوسوقت کسی طوط اوسکا قوت باقی نہ رہے۔ اگر کسی مریض کی قوت قوی معلوم ہو تو
بہفتہ تک فقط جلاب و طوط ورا کھا ہو سکتی ہے خصوصاً حمیات اور ام میں پیر اگر لطیف تدبیر سے خوشہ ضعف قوت کا مغلطون بہر وقت
آب جو بر اقتصار کرنا مناسب ہے۔ جب کسی مرض کی شناخت و شعور ہو لینے اوسکے مادہ مزین ہونے میں شہتہا ہو ایسے وقت
لطیف تدبیر کرنا بہ نسبت غلط تدبیر اور زیادتی غذا کی بہتر ہے بشرطیکہ قوت کی رعایت بھی رہے اور اسکا لحاظ رہے کہ اس غذا کا تحمل
بھی ہو سکتا ہے یا نہیں۔ جس شخص نے یہ کہا ہے کہ مرض مادہ صفراوی میں ہر گونہ تغذیہ اور قوت مریض کی درکار ہے اور تغذیہ
مناسب ہو اسلئے کہ اس مادہ کی تصحیح کی حاجت نہیں ہے ہر وقت طیب کو اختیار ہے طبیعت آگاہہ اخراج پر ہو یا نہ ہو چونکہ اس
قول کا منہی ہی ہے کہ انصاف رفیق کی حاجت نہیں ہے ہم اسکی غلط پیلہ ثابت کر چکے ہیں۔ ہاں اگر امراض مادہ میں خوف سقوط
قوت کا ہو اوسوقت تغذیہ نہایت مناسب ہو۔ جن بیماروں کے ابدان میں غلط صفراوی زیادہ ہو تدبیر لطیف اور ترک غذا اوسکی
مناسب نہیں ہے خصوصاً اگر عادی پر خوری کے ہوں اگر انہیں غذا نہ پالے کہ تو شریخ تب کیوں نہ ہو بلکہ اوس زمانہ سے ہی زیادہ

سخت زمانہ نشے میں ہی اگر انکو غذا نہ ہو تو دو مال سے اونکی کیفیت خالی نہوگی اگر وہ ضعیف القوی میں ہو جو بے غذائی کے اوپر غش طاری ہوگا اور بہت جلد مر جائیں گے اور اگر قوی تر ہو جائے اور ترک غذا کے مدفون ہو جائیں گے اور علامات ذلول بدن سے ظاہر ہو گئے کہ کبھی باریک بینی سے دیکھا جائے اور انکے اندر کو پیچیدہ باتیں کی اور کبھی قبل از غم و رق اوپر غشی غاری ہوگی اسلئے کہ انکے معدہ پر صفر کرنا ہے اور نرم شدید پیدا ہوئی ہے۔ بعض آدمی ایسا بھی ہوتا ہے کہ نہایت فرہ اور گوشت اور کھانے کا تحمل اور سہ بہت کم ہوتا ہے اگر چند بار غذا نہ پائے ضعیف اور لاغر ہو جاتا ہے اور کچھ تحمل زیادہ غذا کا نہیں ہے اور جس شخص کی حرارت غریزہ زیادہ قوی ہوئی ہے یا حارۃ غریزہ اوکی نہایت ضعیف ہو تو اعلیٰ ہونے پر ترک غذا پر رد و لون کاور نہیں ہوتا۔ بعض بیماروں کے معدہ میں ہر وقت درد رہتا ہے اور شکر کثرت و در و سر بھی ہوا کرتا ہے یہ لوگ بھی ترک غذا پر صابر نہیں ہوتے اور غذا میں فقط آتش جو پر قحاح کر لیتے ہیں اور کبھی آتش جو میں آب اندر کو لانے کی حاجت ہوتی ہے تاکہ اگر گرم معدہ کی تقویت ہو جاوے کسی ایسے بیماروں کو قبل از غذا نہ نرمی تے کہ انکی کئی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اور بہت سے بعض اس قسم کو جو ترک غذا کے جب ضعیف ہونے میں اور نہیں غش آجاتا ہے اس غش کا سبب شدت ضعف نہیں ہوتی بلکہ انصاف صفر کا کم معدہ پر بوجہ لذت کے انکو غشی میں ڈالتا ہے اگر انہیں کچھ میں تھوڑی سی بہت سا پانی ملا کر ملاپتین خواہ ٹوٹی شراب پانی زیادہ ملا کر ملاپتین صفر آدمی تے انکو فوراً عارض ہوتی ہے اور بدترنے کے قوت بحال خود خود کرتی ہے غذا پاتین خواہ نہ پاتین پر بعد از صفر اگر تھوڑی سی مقدار رب سب خواہ ہی وغیرہ جو فائز میں انکو کچھ پانی جاسے انکے ضعف اور درد اور مرجع معدہ میں فوراً اسکی وجہ جالی ہو۔ منشاخ اور ضعف اور لڑکے ہرگز نہ کھلی پر نہیں کر سکتے کہ کہول اور اورنگے اور شنبان کو صبر ہو کہ بہت ہوتا ہے خصوصاً انہیں جسکے اعضا استوائیوں اور گین موئی اور موثرہ رنگوں کے پھیلے ہوئے اور ہوا میں برودت جو۔ اکثر طبیب کو ایسی ہی بیماریوں کی تدبیر میں ایک اور قسم کا دوا ہو گا جو ہاں ہے کہ جو قوت اور مصابت کی اداسل مرض میں تو اگر غذا سے طبیب منع کرتا ہے اور جب زمانہ نشے کا قریب آتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اب اگر غذا میں زیادتی نہوگی قوت بالکل سافط ہو جاوے گی پھر چارنا چار اسوقت غذا اور دوا جو دیکھائی اسلئے وہ خطا کا مدد و طبیب سے ہوتا ہے کہ چھ زمانہ ابتدائی مرض کا قلیظ تدبیر کے لائق تھا اور میں لطیف کرتا ہے کہ نشے میں کہ تدبیر لطیف چاہیے غلیظ تدبیر کرتا ہے اگر ابتدا میں مرض میں انکو غذا دیکھائی اور بالفرض کسی وجہ خاص سے اسوقت کا تغذیہ خطا پر ہی ہوتا تاہم اس دوا غلطی سے وہ خطا کتر ہے۔ ایسے ہی بیماروں کو یہ بات عارض ہوتی ہے کہ نزل عام پیدا ہونے میں اور صفا ویت کا غلبہ اور بخاری اکثر رہتی ہے اسلئے کہ بوجہ عدم نفع کے جو عذرات معدہ کرتے ہیں بند میں خلق اور نشوونش پڑ جاتی ہے اور اکثر خلق میں رہتے ہیں اور بخاری اور بخاری میں گن قرار دوا داسکے قوتے میں نگی پیدا کرتے ہیں اور عذرات کثرت ایکے معدہ سے اٹھتے ہیں اور ترک ہو جتے ہیں ایسی وجہ سے اکثر ایسی آواز میں مائی سماعت میں ہوتی ہیں کہ انکا وجہ نہیں ہوتا اور فرش خواب پر کر دین لیا کرتے ہیں اور عجالات بیجاں کہ قرار رہتے ہیں اور ایکے نیچے کے ہونٹ میں رعشہ اور احتلاج اکثر ہا کرتا ہے بوجہ در و دم معدہ کی اور فضل معدہ کی وجہ سے رعشہ خاطر رہتے ہیں فالون آب جو اور شحمین ملائے کا آب جو کہ جن میں جرم شحمین کم ہوا اور اگر نہ تو فقط اتنا کہ صورت بائی متغیر ہو جائے علاج میں وہی بکار آتا ہے اور اسی کا فائدہ شرب ہو جائے جسکے پکانے میں بخاری استعمال کیا جائے۔ معدہ لطیف اور کسکے طبع کا یہ کہ پیش اسکرچہ پانی میں ایک اسکرچہ جو پڑے یعنی چٹا گ بھر جو قریب سوا سیرٹین پکانے کا مین اور پانی طبع قریب دہنکس کو ریجائے شمسوا سیرٹین آدہ سیرٹین رہے اس میں حسب قدر پانی سرخ اور رفیق ہو لیا جائے وہی آب رفیق ہے مہمیں

فدا نیت کہ ہے اور تربیت زیادہ اور غسل اور علاہ اس میں کثیر اور اخراج نفول بخوبی آتا ہے اور نفخ بھی اچھی طرح سے کرنا ہے اور تبرید اسکی مستعمل
 ہے۔ ایک قسم آب جو کی وہ ہے جس میں کچھ قدر گرم شکر کا بھی ملتا ہے اور اگر دوا زمین داخل ہو جائے اس قسم کی ترکیب میں کچھ
 بسند ہی ہے کہ خوب اچھی طرح پکا جائے تاکہ اسقدر پکا میں کہ جو پھر کھل کر سمٹ جائیں اور پورے زمین ختم ہو کر لڑت پیدائندہ یعنی زیادہ
 جنگلی میں جیسے لڑت پیدائنی ہے ایسا آب جو زیادہ غذا نیت پیدا کرتا ہے اور غسل معاً اور نفخ اخلاط اس میں کتر سے اور شکر و
 مزاج معدہ میں ترش ہو جائے اگر چہ اس معدہ میں حرارت غریبہ ہو جو سو مزاج کے موجود بھی ہو گودہ حرارت سبب ہضم خیر ہوگی
 آب جو کسی اسطرح بنتا ہے کہ جو کو مفسد نہیں کرتے تاکہ جو ذوائد مفسر نیچے نہ ہوسکیں جو کے میں وہ بھی جاہل ہوں اور کسی جو کو مفسد نہ کرے
 آب جو بنا ہے جن سکین میں ہی عمدہ ہے جو اسطرح سے بنائی جاسے کہ پہلے شکر بھیجی میں بہرین بعد از ان شکر پر سرکہ تندہ خواہ کہ نہ لگتا
 اتنا کہ شکر کے اوپر تک نہ آئے تاکہ شکر لکڑی سے پھر بھیجی کے نیچے دھیمی تیغ کو لپی کی خواہ کتر شکر کم کی کر بن تاکہ شکر کھیل کر سرکہ
 سے لکڑیات ہو جائے اور جو بن نہ آئے تاکہ اسقدر کف خواہ میل شکر کا ہو اور پورے دوا زمین اور زیادہ اچھ کر بن بعد از ان کثرت
 آب خالص جو خوب گرم ہو اور سپرد اللہ اسقدر جو بن دین کہ تمام درست ہو جائے۔ سکین میں سادہ اور آب جو گیا رنگی استعمال کرنا کہ اگر
 اور لذت بعد کرنا ہے اور آب جو کی سکین میں مفسد ہے۔ اگر طبیعت میں خشکی ہو اور نرم نہو آب جو کا استعمال مناسب نہیں بلکہ
 حنفہ کر کے نفول خفس کا اخراج کر لیا جاسے تب آب جو پلانا چاہیے۔ اگر آب جو معدہ میں ترش ہو جائے تو قسم فیم کا استعمال کرنا چاہیے
 اگر وہ بھی ترش ہو تو فیم کا نفس تیغ با زبان جو جو صحت میں رہی چون دیکر آب جو میں ملائیں اگر پھر ترش ہو تو ہور لسی مرچ سیاہ داخل
 کر بن مخصوص اگر ادا نہ ہو کہ صفا و رفیق نہایت گرم ہو۔ اگر آب جو سے نفخ شکم زیادہ ہو جو دوا زمین کے واسطے تھوڑا سا سرکہ ترش
 لگورنگی پلانا چاہیے۔ اگر صفا کو سکین میں پلانے سے اخلاط قطع ہو کر ہوں اور نفول آتا دغ اور خروج پر معلوم ہوں اور ایسی صورتیں
 جمع در میان آب جو اسکین میں کے جائیے اس سکین میں پلانے سے دو گھنٹے کے بعد آب جو تیغ جو اوپر نہ کر جو چکا اس میں گرم شکر
 کتر ہوتا ہے پلانا چاہیے تاکہ اسقدر اخلاط او کو خیر کیے جن اون میں آب جو جو دوائے اور کلا دے بذریعہ عرف خواہ ادرار کے اور علاہ اس
 کرے۔ بروقت غشی کے اگر غذا معدہ سے اور کھلی ہو گودہ غذا آب جو کیوں سکین میں گئے پلانے میں کچھ ضرر نہیں ہے۔ کہ بھی آب جو
 سے پہلے جلاب کے پلانے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ تربیت زیادہ حاصل ہو اور یہ ضرورت واسیوت ہوتی ہے کہ تمام بدن اور
 اور زبان خشکی غالب ہو۔ کہی آب جو اور جلاب و دوا زمین سے پہلے آب ترسندی ملائے کی ضرورت ہوتی ہے لیکن خواہ جلاب
 پلائیں خواہ آب ترسندی دو گھنٹے آب جو سے پہلے پلانا چاہیے معاً لچہ جمیات مادہ کا جو چند بہرین از قسم سکین اور ادرار اور نفول
 اور نفخ کرنا دھل اس کے بعد استفراغ بذریعہ دوا کرنا خواہ غذا دینا وغیرہ تاکہ اوپر نہ کر جو چکا اس میں سکین میں نفول رکھ کر اور کھل کر
 اس کے استعمال کا خیال کر کے جمیات مادہ میں اسقدر انتہام زیادہ کرنا ہے کہ سر مست شدت حرارت کو کسی مذہب سے بجا دینا چاہے
 اور یہ بات ہوا کے سرد کرنے اور سرد غذا کھلانے خواہ طلا اور ضادات بارہ بالفعل اور بارہ مزاج کے استعمال سے حاصل ہوتی ہے
 اور دوا زمین سرد بالفعل و بالقوہ ہی اس مطلب کو پورا کر سکتی ہیں اور لعاب اسجول اور بداندہ اور آب افلاک ہوا لینے خرد مند بہرین
 سے ہی سکین حرارت ہوتی ہے اور اب اسوس مندہ میں رکنا موجب سکین عطش ہے۔ فیر گری خشکی اور تری خلق اوس بیلہ کی جو
 مرض مادہ بن کر تیار ہو اسقدر کہ طعن تر ہے خشک ہو جائے پھر ضرر ہے اور بہت نفع ہے۔ ورنہ تھوڑے زمانہ میں نسخہ جی پیدا

سکین میں پلانا چاہیے

ہو جاتا ہے مگر جسم نے ایک مریض کو بھی محرقہ میں دیکھا کہ وہ سپر کے بعد تمام گرین حلق کی خشک ہو گئیں اور پانی کا اور نہ مالکک احباب بن کا
 بھی دشوار ہو گیا آخر وہ ان بارہ نسل رعون بختہ اور مکہ وغیرہ سے خب پوری رطب کی گئی تب میں سے دفع ہوا اور وہ اس مشروب کو ملا کر نکاح مومن
 ملا پھر تب کھلاچ کیا گیا مگر کسی یہ لوگ اگر آب ترلوڑ اور آب خیارہ مکہ وغیرہ رعون گل میں ملا کر تھوڑا سا کافور شریک کر حقیقہ لیتے ہیں بہت نفع پاتے
 ہیں۔ جو ای مکان کی سرور سنی اور زیادہ کرشمی یہ تیرہ سپر اور جہان تک ممکن ہو اس میں زیادہ کوشش کرنی چاہیے اسطرح کے بدبو کوئی چیز نہ کیا
 نہ ہے اور فرشی پتے متعدد لگا دے جائیں اور پچ کچی اوی جگہ جانی جائیں اور اگر مکان خام نو طیارہ جو تو اس میں سونہری مٹی سے کھل گیا ہو جیسے وہاں
 میں طین حراور بندوستان میں پتھروں وغیرہ خصوصاً اگر بچا ہو سہ کے کھل میں کوئلہ کی روٹی پڑے اور شرابی بنجا تو بہتر ہے۔ اگر مکان
 فوارہ جاری کر جائیں اور موریان کو لدی جائیں اور آب شیرین تنگلہ زمین روان ہوا و صین حوض پر جہاں کا پلنگ خواہ بار پانی گھوارہ وغیرہ لگا کر
 اور حوض پر ایک جال باہی گرون کے جالوں سے بچا ہوا اور بچو نا بویا و طری کا ہوا و فرش سارا برگ میدی کنارہ رکھا خواہ برگ ہی اور بچان کا
 ہوا اور گلاب اور سپر چمکا ہوا یا بجا سب اور گل نیلوفر اور گلاب کو بھول اور گل بختہ فرش پر پڑے ہوئے گرو فرش کو گلہ سہ خواہ دلیان
 جنین تیلی تلی شاخیں تر و تازہ اون کو خاک کی جو نہایت خوشبودار و سرور فریج میں جیسے ہی سبب امر و دربار یک قسم کا ان میں حرق گلاب و نیلوفر
 اور عرق پڑا ہوا و صندل اور کافور چمکا ہوا تھوڑا عطر ہی خواہ شراب معطر چمکا کر کسی جائیں چھڑو اعلیٰ درجہ کی تیرید ہوا و مکان میں پیدا
 ہوگی۔ خدا کی تیرید ہوا بھی مذکور ہو چکی ہے اور اگر باوجود تیرید عدائی مین ہی درکار ہو تو آب کدو و تر تیز اور خیار رشوی یعنی پتہ ہوا یا پتھر
 زیادہ مفید ہے اور اگر گگری کا پانی آب برگ کا ہو کے ساتھ سر مکہ استعمال کریں نہایت تیرید حاصل ہوگی۔ اونکی پیاس کی تسکین کے
 لائق نفع ہے یعنی وہ برہرہ اسطرح ملایا کریں تیرید کی روٹی کو اس دبی کے مارا جن میں سڑا تین جبکہ کھن نکال چکے ہوں اور غریب سو
 صاف کریں۔ اگر ہرگز نہ تیرید ہی حاصل ہوا و صین طبیعت۔ تو آب انار بوش اور ترین اور آب آلوڑ آب توت شامی اور آب لمبون تر
 بے رنگ اور آب انار و غیرہ مثل آب زرنک کو استعمال کریں۔ طلا اور ضما و بار و رطب عصارات کو جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں مفید ہوتے ہیں
 بالخصوص گلاب خواہ تازہ بھول گلاب کا بخور کر تیرید حاصل کریں اور قدر سے کافور ملا تین اور ضما کریں اور اگر آب برگ کشنیز آب برگ
 کا سنی اضافہ کریں نہایت تیرید حاصل ہوگی اور لعاب اسپنول ہوا و سر کر خواہ گلاب کو بھی خاصیت رکھتا ہے۔ سر و تر چروں سے فطول
 موضع جگر عظیم النفع ہے اسلئے کہ اگر جگر کافرا ج معتدل ہو جائے کل اعضا کی اصلاح ہو جائے اور کبھی فطول نہ پانی سو فطول جگر کافی ہوتا ہے۔ اگر
 تب کہ ہوا و تر لہ لہ انشکایت ہوا و کھانسی آتی ہو اور سر میں گرانی خواہ تھوڑی ہو جو اکثر معبود بخارات پر دلیل ہے ایسے وقت واجب ہو کہ مگر
 قرطبہ پانی خواہ سر کے کا ندین لگا دے و مفتح مسام کو جو رش و کر مریض کا سر چمکا کر بخارات ان و او ان کے پھونچائیں اور وہ کوئی قوت اور ضعف
 بحسب مقتضای مقام ملحوظ کریں۔ اگر تیرا اور دوسرے خواہ گرانی اور تھوڑی سر میں شکایت نہ ہو استعمال فطول اور طلا ہر قسم کا سر پر جائے
 ۔ استعمال بخارات ہی اگر اعراض مذکورہ بالا پیدا ہوں اور وقت بہت مفر فطول یہ ہے کہ لکڑی وغیرہ کا دودھ سر پر دو جا جائے کہ بیشترین
 ورم پیدا ہوتا ہے اور بعد از ان مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔ بخور اوقات فطول سر پر کرے گا مہین آفت سے سال رہے اگر سر بخارات سر
 متلی ہو یہی کہ بخارات صفراوی ہوں جن میں جوست غالب ہوتی ہے کہ ایسے وقت بین فطول سے مفر نہیں ہوتا بلکہ اگر موبہ ہے تو کب بعد
 خاکہ موبہ ہے اور شافقت بخارات صفراوی کی خواب اور بیداری اور نہ منون کی خشکی اور تری سے ہو سکتی ہے اگر لکڑی کا غلبہ ہو خواہ چمکے
 غالب ہو اور تھینے تر ہیں ہرگز تھیل خواہ تریخ یعنی مالش روغن کی گھون کہ بہ علامت بخارات صفراویہ کی نہیں ہے بلکہ ایسی خوشکشی ہے

اگر مادہ بجانب اسفل جذب ہو جائے۔ اگر موندہ بخواد ناک میں سرخی بہت ہو تو ناس سے کچھ اکثر نمنون سو خون نکال کر خوف کی بات نمنون
خواہ اور ادویہ چینیہ رعات پیدا ہوا اور ناک استعمال کرے۔ جاگہ کی تیرید اگر ناک اور وغیرہ سے کچھ آئے تو اسکا لحاظ رہے کہ بروقت برادر ہوئے عرف
کے اور متحمل ہوئے سبب زرات کو مونی چاہیے اسلئے کہ تیرید بجا بزدلیہ ضلالت کو رافع تعرقی اور تحمل ہو کر اکثر مرض میں طول پیدا کرتی ہے لیکن
الزیر میں طول ہو جائے نسبت حدت مرض کے سلاست حال میں النسب معلوم ہوا وسوقت تیرید بجا فرادہ کوئی اور تدرج میں سے مرض کی
حدت کم ہوا اور طول پیدا ہوئے نہیں ہے۔ حیات مادہ میں دفع سچ لینے خواہش امعا سے بہت درنا پیسہ اسلئے کہ اگر سچ پیدا ہو گیا
تو قوت میں ضعف ہو جائیگا اور بعد خواہش امعا کے طبیعت منتظر ہو جاتی ہے بوجہ حفاظت امعا کے کہ فضول امعا کی طرف گرائے اور دماغ سے
براہ بول یا بارز دفع کرے ہاں اگر جب ایسا ہی غلط فضول ہوتا ہے اور وسوقت بدون دفع کے چارہ نہیں ہوتا اور کبھی سچ کچھ سے یہ بھی
پیدا ہوتا ہے کہ فضول بکس اعلائی بدن کی طرف رجوع کرتے اور رشر اسف کو ایذا دیتے ہیں جیسے کہ رشر اسف میں نفخ پیدا ہوتا ہے اور او کو بخار
الطرف سے صدور کے دماغ کو اذیت دیتی ہیں۔ رشر بہت شفاش لینے واہ شفاش کا رشر بہت ایسی موقع میں نہایت بجا را تدرج ہوتا ہے کہ
دفع کو کس قدر غلیظ کر کے نفع دینا ہے اور نیند بھی بخولی لانا ہی جو اعراض حمیات مادہ میں دشواری لاتی ہیں
اور ناک بیان جو اعراض حمیات مادہ میں شدید اور سخت ہوتے ہیں پہلے ہم او کو تذکر کریں اور انکے علاج کا بیان کریں بعد ازاں
حمیات مادہ کا مفصل بیان کریں گے جو اعراض جو اکثر حمیات مادہ میں پیدا ہوتے ہیں او کی تفصیل یہ ہے اور شمار میں ان میں سے
انفص لینے لڑہ سے برد لینے سردی سے فشر عریہ لینے پیری سے پینہ کثرت ٹھکانا رعات مفراط لینے کسبہ افزا ہوتی ہے
شدید ہوتی ہے دست اسقدر آئین کہ ضعف ہو جائے خشکی دماغ سے خشکی پیدا ہو کر او سپر جرنو سے ناسات لینے گری نیند
بروقت رہے پیدا رے لازم سے زبان میں بوجہ خشکی کے کھڑکھڑاہٹ آجائے اساتھنیک پے درپے آئے جس سے چھینی رہے
اساد و درمیں شدت رہے کہ انسانی متواتر آئے کہ دم نہ لینے دے اسکا کھانے کی باطل خواہش جاتی رہے اساجوع لغری پیدا
ہو اساجوع کلی رے عارض ہو اساجوع بھی بہت آئے لڑہ اور یہ مری اور سردی کی تدبیر اگر نینون اعراض با فراط ہوں
اور بعد بر ایک کے انہیں سے پینہ ٹھکانا ہو وہ خود بخود رعت راکل ہو جائے اور محتاج بند بن نہیں ہے اور جو لڑہ خواہ برد اور فشر
سجراں مرض کا اوسے ہوتا ہو اسکا ادویہ را دہ حالہ سے دفع کرنا بھی چاہیے اور نہ اسکے آنے سے ضعف ہوتا ہے۔ اگر
نینون بحرانی نون اور خفیف ہوں کہیں فقط با تہ پاون بانہ سے با خفیف مالش خواہ کسل کی گرمی سے تسکین ہوتی ہے اور رعر
سوئی کے بیج کا اور بالونی کے تیل سے لینے کی کبھی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر لڑہ وغیرہ قوی مواد رچہ رہے خواہ تپ میں ہو
یا ماتپ کو اطراف کا بانہ بنا واجب ہے اور چند مقامات میں بندش کرنی چاہیے اور روعن بالونہ کلمی کی مالش بدلیہ میں کرنی چاہیے
بعض اطباء اس دوا کی قوت بڑھانے کے واسطے الایچی اور چند ستر اور سداب لینے متلی اور شیج لینے دھنہ اور فوج لینے بودہ کو
اور بودہ امینی اور لظفل سیاہ عاقر قاہی ملاتے ہیں اور کبھی اگر سب لڑہ بکا قوی ہوتا ہے نطیج مرکب رانی اور نینک سے کر کے استعمال
کرتے ہیں اور کبھی یہ دوا میں لینے الایچی سے عاقر قاہج جو مذکور میں پانی میں بکا کر او میں روعن مذکور بکا کر مالش کرتے ہیں اسے
جو جبر لینے مالون کا لڑہ کی روک میں نہایت قوت کافی سے خواہ کسی روعن کو ام میں بکا تین اور بدن میں ملین اسطیج جو شائدہ جتی لینے
بودہ کو بھی خواہ اسکے تونکا عرف بخور ہوا صفت روعن جید کی سوا خشک و رکنو چاود بودہ دوا تلی او سیاہ مرچ کا

کیونکہ شراب انکوری بن پکاتین نرم پنج سے اور چھ لکھ نصف وزن او سکے روشن کنجیڑا لکھ ہر خوش رہن تاکہ پانی جل جائے اور درون پانی رہے اور ہش کریں۔ ایسا قوی روغن جولزہ میں ریح کے مفید روغن قسط لینے کوٹ اور روغن فیسوم لینے ہر نجاسات جسے گندنا کہتے ہیں اور روغن لمبی خواہ روغن بادام تلخ اسطر جہر ایک وقیہ روغن میں لپیچ دو لڑہ نو ماش چھ رتی، امین تین گرم خواہ ساڑھوس ہشہ ریح اپنے چہ رتی عاقر قوا میں کر لٹاتے ہیں۔ اور کنبی سنہین کو روغن میں پکا کر خواہ روغن زیتون میں کر کر پکا کر استعمال کر دیں در روغن تین گرم پینا بھی منع کر لڑہ میں بہت مفید ہے۔ اکثر منع کر لڑہ کے واسطے دواسے ہر شرب کی بھی مانتا ہوتی ہے چنانچہ فقط آب گرم جبکہ گرمی بخوبی محسوس ہو کر لڑہ کو روک لینا ہے لڑہ او سکے بخارات ہر سر جیکا کر گڑی لینا یہی مفید ہے اگر فقط گرم پانی کافی نہواو لکھیں نہواو راہہ علیہ تر نمواو فیسون فوج تخم کر فلفل کی جو جربیت جیو پانی میں پکا کر لٹاتے ہیں اور خواہ اسے پانی سے کریں جس میں شیع اور قیدم فوج شبت اذخ لینے گندہ پیل در سداب مرز خوش لینے دو امرا اور قسط اور گرم دواؤں کے کچھ کچھ لڑہ کے ہون۔ جنتی دواؤں میں اور انقوی ہے لڑہ کو لکھیں در جو ہن شدید لڑہ کی لکھیں در جو کحتی کر ریح اور محسوس وغیرہ میں قسط لڑہ ایک مثقال گرم پانی میں ملا کر پانی جلے۔ یا عارلقون ایک مثقال آب گرم کے برابر پلا تین۔ عارلقون لمبی لڑہ میں بہت ناکام ہر مشتعل ہوتا ہو کبھی اس کے ساتھ تھوڑی سی انیون بھی داخل کی جاتی ہے کہ نیندا جائے اور پسند نہ آو شدت لڑہ کو ماسا ہ اور ملن غلہ دفع کرے۔ ایرسا لینے پنج سون ایک مثقال آب گرم کے ساتھ پلا تین اور اہل لینے دیو در ہی گرم پانی کے برابر ایک مثقال اور فطر اسلیون جو کر فلفل کو بی ہے ایک مثقال برابر آب گرم کے۔ مرکبات اور دین لڑہ کو مفید تر یا قی عاقر قوا اور تریاق حکیم غزم اور مخون کوئی اور فوٹھی اور فلافی اور شربت شہد جس میں سداب طعنت عاقر قوا اور فلفل کو خوش دیا ہو حب مجرب لڑہ کو ایک گندہ پینا لکھائی جاتی ہے اور بیمار کو حب لٹاتے ہیں اور ہوا نکال کے آگ اور مکمل وغیرہ سے گرم کی جاتی ہے لڑہ میں مفت ہوتی ہے خواہ نہیں آتا صفت اس کی یہ ہے حبیو مرانیون جاو شیر فلفل سموزن پیکل کھن میں لت کر گولی بقدر قلع کے بناتین۔ دوسری گولی جاو شیر چند ستر فوٹھی تخم کر تری اور طعنت انیون عاقر قوا برابر پیکل ہر ایک مذکورہ بالا گولی بناتین۔ ایک اور نسخہ اسے بھی عمدہ ہر احتمال کیا جاتا ہے جاو شیر لکھینچ انجدان کو کو کرانی تخم کر فلفل سداب ہر ایک پڑہ مثقال بزر الخیض زعفران زراوند چند پڑہ فرجون و ترانخو اور شہل ہر ایک ایک انگ تخم محل عاقر قوا ایک مثقال پیکل شہد میں گولی بانہ تین اور بقدر ایک بندف برابر گرم پانی کے لکھاتین۔ کبھی لڑہ میں شراب گرم اور دوسرے کھنہ کی حاجت ہوتی ہے اور اباج کے بھی مہسل میں ضرورت ہوتی ہے جو امجون سفر علی اور تری ہی مستعمل ہوتی ہے بلکہ لڑہ ایک روز در میان آئے فطر صا بدون تب کو اگر ہر وقت شبت کر لٹاتے سے شفا ہو جاتی ہے مگر تخم کہتا ہے نسخہ حبتن کا یہ ہے اباج فیر اوس در تخم حنظل فطر یون و تین عصارہ الحما و فیر یون چند ستر فوٹھی طعنت لکھینچ جاو شیر خردل ہر ایک مثقال گوند کو آب سداب میں گول کر گولی بانہ میں تدریفاً خواط **عرق کے حمایت میں** جو عرق برزد بجران برابر ہو خواہ بجران بذریعہ عرق ہوتا امکان اوسے بند کر جائے نہیں اگر عذر نہ سے بڑے اور ضرورت بند کرنے کی شدید ہو جائے کہ مر وہ مبنائی کریں یا اور کسی ذریعہ سے نروچ کریں اور مقام عرق کو سرد کریں اگر بہت بھر عرق کے بند کرنے میں کافی نہ ہو ضرور ہے کہ بہر ہولہ درست کریں اور گوارہ میں پلا تین کہ بہر اساعت ساعت پہونچ اور مقام ہر میں اسکی جگہ بزر کریں۔ جس قدر پینا برابر ہو چکا ہے اوسے برابر پونچنا ضرور نہیں اس لیے کہ بار بار پونچنے سے

زیادہ اور اس کا ہوتا ہے اور کبھی اس جہت سے جب غشی پیدا ہوتی ہے اس وقت پونچنے سے غشی میں زیادتی ہوتی ہے پھر
 نفیج مسام کے اوپر پونچنے کو ترک کرنے سے پسینا نکلتا موقوف ہو جاتا ہے۔ مین روغن گل کی اش ضرور ہے بشرطیکہ قوی ہو اور
 روغن پیدا ہو گا۔ راسی یا انگلیک ایک روغن ایسا بنایا جاوے جس میں ہی خواہ اندک کچھ بھی اور کٹا سیب اور گلاب کے پھول اور گندار
 یا دیگر فواہج بانی میں جو تھوڑے روغن کبند وغیرہ اس یا نہیں پکایا جاوے۔ اور کبھی حب لاس اور گندار اور گہر یا ایک پیکر
 سے چھڑک دیتے ہیں روغن وغیرہ میں تو یہ اجزاء حق کے نکلنے کو خوب بند کرتے ہیں اور کبھی سرکہ پانی ملا جو کافی ہوتا ہے اور
 انکو اور جو شانہ گندار خواہ جو شانہ ماند اور جو شانہ حب لاس و آب برگ بد عجب النفع ہے اور آب خمی الخواکم کا بہت مفید ہوتا
 ہے۔ اگر عرق کثرت نکلو کہ شواری پیدا ہو اور اس کا بند کرنا بہت ضرور معلوم ہو لہذا باور بار وہ علاء استعمال کرنی چاہئیں اور
 منع عرقی ہو کہ لگانا مفید ہوتا ہے خصوصاً اگر ایسی قابض چیزوں میں صندل اور کافور داخل ہو علی الخصوص اس طلاک کو بعد
 وغیرہ سے صندل ہی جو ابدن پر لگے۔ اگر ضرورت جس عرق کی اس سے بھی زیادہ ہو لہذا باور بار کے اطراف پر برف کے ٹکڑے جو
 سے خواہ برف میں ان اعضا کو داخل کرنے سے خواہ نہایت ٹھنڈا ہے پانی میں نہانے سے بشرطیکہ طاقت و فائدہ کے بند کرنا چاہیے
 رعا ف زائد کی تدبیر اگر بزرگ ہو کہ سیہ جانی سے بھان تب کا ہوا ہے اس کے بند کرنے میں بلدی نگہنی چاہیے اور تا بمقدور جاری
 رہتا اور اس کا بہتر سے اور جو وقت رعا ف کا بند کرنا نظر مصلحت کی واجب ہو جمیات حادہ کی رعا ف میں اطراف کو ماند کرنا وغیرہ پونچ
 لگانے چاہئیں اوسمی تختے کی طرف جبر سے خون روان ہوا ہے لہذا اس مقام کی تدبیر کرنا چاہیے جہاں کچھ لگائے ہوں۔
 اور اگر محض بذریعہ تہید کے رعا ف بند ہو سکے تو پونچ لگانے چاہئیں اور جو قطورات باب رعا ف میں لکڑی چن اون میں سے کوئی نسخہ
 کرنے چکا چاہیے۔ اور اگر کوئی ایسا مانع نہ ہو کہ تدبیر ہی کرنی چاہیے اور سردا ز اسے جبکا ذکر اپنی جگہ پر ہو چکا ہے۔
 کبھی اصحاب ریع کو اندھے رعا ف ہوتا ہے تو ایسی دوا کا استعمال کرنا چاہیے کہ خوب گھٹا دنگی کسی عجلے ایسے کر ریع کی شفی رعا ف سے
 بہت بد ہوتی ہے اگر ایسی دوا استعمال سے خون افراط رعا ف کا ہو تو بذریعہ او یہ جائے جس کیا جائے کا تدبیر سے مفراط
 کی جو جمیات میں عارض ہو جاتی ہے کا بھی بند کرنا درست نہیں ہے بلکہ اندک کوئی ضرورت ہو اور اکثر اوقات اگر نہ
 کرانی جاوے تو تلی اور قے دفع ہو جاتی ہے اور اگر رعایت غلط سوئی کی کہے سنگین سادہ اور آب گرم یا کرے کر تین تبہ ہی جب
 ہو جاتی ہے۔ کبھی مذہب نفوی کی ضرورت ہوتی ہے اس وقت کچھ سنگین سادہ کے سنگین ضروری متعل ہوتی ہے۔ اگر
 غلط شرب ہو یعنی تھوڑا اتنا اور کو غلیظ دوا گارما ہو اس وقت لائق ہے کہ صبر اور راج سے بذریعہ ہمال دفع کیا جائے اور اگر شرب
 نہ ہو تب بھی اکثر اراج اور صبر مفید ہوتا ہے اور اگر زمین ہو مگر غلیظ کی امیز میں ہو سنگین و آب گرم سے دفع ہو جانا ہو لہذا اس کے
 انار بن سے اوسکی تبدیل کرو جاتی ہے اگر ادر سے کرے نقد خواہ بلا قصد پیر دوا بہ پانا چاہیے تاکہ نظامین اعتدال جاوے
 اور حرارت میں سکون آئے۔ اس طرح پشربت پورینہ اور دانه انار سے بتا ہے وہ بھی مفید ہے۔ کبھی نے کو فطی محدود ہوتا
 کہ دینا خارج سے باز رکھا ہے۔ جو دوا کبھی اور تھکی سکے کہ لوجہ اپنی صفحت اور جو صفت کے نفیض پیدا کرتی ہے اگر
 مادہ نے کا شرب ہو اس وقت استعمال اس کا جائز نہیں ہے ایسے کہ وہ روی ہے اور شرب زیادہ پیدا کرے زیادہ غلیظ
 دہی۔ لیکن اگر مادہ غیر شرب ہو تو کبھی بہ دوا مادہ کو گرونی ہے اگر غلیظ ہو اور پیان اسفل اہل کر دیتی ہے اور کبھی بہ

قوی کر کے نہ بھرنے کے مادہ کو دفع کر دیتی ہے۔ اگر صرف کا بذر ہو نہ تھے بڑا دھواؤ مت کرے اور شراب نہوا استعمال تو ایضاً واجب پر حصہ صاف
 بہت سود مند ہوتے ہیں مثلاً وضو دھونا رکی چڑکے چمکے اور ازاد وغیرہ سے شراب میں پانی لاکر بائین خواہ سر کے میں پانی لاکر تیار کرین
 ۔ سوادی نے کے بند کرنے کے واسطے اسفنج کو سر کے میں ڈلو کر معدہ پر رکھیں اور اگر اس سے زیادہ ضرورت ہو جو دو باب میں نے بیان
 بیان کی ہیں اور کا استعمال کرنا چاہیے اسہال مفراط کی تدبیر اسہال کے بند کرنے کی تدبیر خواہ معالجہ اور طحا جو مناسب ہو باب اسہال
 میں چاکا نہ رہے جو چپ بیان کر چکے ہیں وہاں پر خط کرنا چاہیے اور بطور غذا جو میں اسہال میں مفیدیت ہو گنگ خواہ مسو خواہ دنیا ہو کر
 جوش دین اور پانی چھینک کر دانا سے ترش کر کے تناول کرین پیاس کی تدبیر جو ہے کہ سر پر روغن برف سوٹھنا کر کے اسطرح
 لیں کہ پہلے باغیچہ پڑالین اگر کوئی مانع نہ ہو اور سرد پانی سے سر کو بردت ہو بخاتین اور لعاب بداندہ منہ میں رکھیں جو بذر پور ٹھنکے کو کھال لگاتے
 خواہ روغن گل او میں شربک جو کہ اس سے بخوبی سکھیں پیاس میں ہوتی ہے۔ زلال آلو بخارا اور آب خیارین اور کدو بختم خشناس سیاہ
 واصل اسوس ہی مانع ہے اور ترابا میں بن اسی کتاب کہ جو جب دگر ہوگی وہ ہی پیاس کو فرو کر دیتی ہے مقرر جم کتاب سے اسکا
 نسخہ یہ ہے تخم خیار و درم کبیرا چار درم بابن سفید مرغ بن کبیرا لکھو کر بیچ کو مسابڑ والین اور گولی طیار کرین اور ساپین خشک کرین
 متن چائے اور جو ہر کی چیزیں جیسے املی۔ پیاس کبھی بسبب خشکی کے ہوتی ہے وہ فقط سونے سے جانی رہتی ہے اور جو پیاس بوج
 حرارت کو ہوتی ہے بیدار رہنے سے فرو ہوتی ہے سبب جو عارض مو او سکی تدبیر جو صفت اور گاہ آتی ہو قصہ کہانی کہ برف
 مشغول کرین اور زور زور سے باتیں کرین اور اطراف کو اسقدر تک باندھیں کہ اندام معلوم ہو کر اسقدر یاد ہو کہ اسکا مدد اور اسکا
 اور کوئی مانع بندیش اطراف کا نہ ہو۔ اور ایک شیان لطیف کا محمول کہ اتین اگر طبیعت لہتہ ہو اور جو صفت تب میں کمی ہو خواہ فرو
 ہو جائے۔ در بیان دونوں انون کے بچنے لگاتین اور گردن کے فروغ میں ہی مجھ لگانا مفید ہے تدبیر بیداری مفراط کی خواہ ہو کر
 خواہ اور کسیکو اگر بیداری مفراط عارض ہو او سکی دوا روغن خشناس اور اسکا ٹماک میں ہو چاٹا تخم کا جو گے روغن کے برابر اور برابر
 روغن بیلونز اور کدو کے خواہ چھٹا اشیاء مخدرہ کا جیسے افیون زہر الیخ وغیرہ خواہ سرخ کا کرنا بخار یا زہر کا خواہ سو گھٹا بیلونز اور فلفل
 اور کسی کا جو در سے جھڑکی جائے کہ بسبب تدبیرین نیند لانے کے واسطے کجائی میں خواہ جو فطولات ترطیبہ جو والے ہوتے ہیں یہ
 باتیں ایسی ہیں جنہیں سرکین ناکس ماننا ہے اسطرح اگر مانع نہو تو شراب خشناس خواہ لہو قو خشناس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ بہر
 جب تریہ مخدرات کو دماغ میں پہنچتی ہے بہت سی چراغ او سکے سامنے روشن کیے جاتے ہیں اور بہت سی آدمی باواز بلند باتیں
 کرنے لگتی ہیں اور سلطان دست دیا ایسی تہی سے گرہ لگاتی جاتی ہیں کہ آسانی کمل جاوے اور بڑبڑ کی بقد رستی کے سامنے ہونی جو
 کہ اس سے ایذا ہو۔ پھر اور کھلف او انکہ بند کر کے سو رہنے کی حکایت یہ بتاتی ہے اور ہر او سکی انگلیہ جبکی کہ فوراً سب چراغ فوت
 بجھا دیں اور کبیرا کی سب چپ ہو جائے ہیں اور اگر کہ ہیں اطراف کی فوراً گولہ دیتے ہیں اور ہر او سے سونے دیتے ہیں۔ اگر تھو
 میں اس تویم کیو جو سے خفت خواہ سکون ہو جاوے ہمیشہ اسکا موئہ و مولاتین کے پوشاندہ خشناس سیاہ اور فلفل اور او سکی جو
 بیوج الفصم سے۔ اگر غلط ہوتی شور اور تیرہ لادہ مرض ہو تو یہ پوشاندہ مفید ہو کہ نام اور اکلیم الملک و راقموان اور خشناس کو بائین
 جلا کر سوندہ ہو جائیں۔ اس کے عوارض پر سرخ کا کر بائین در و شکر کے رفع کی تدبیر غلط سفروئی معدہ پر گرنے سے در و شکر بیدار
 ہے اگر شرج دور ہو من عارض ہو تو اسما شربت سبب سکھیں کہراہ دینا کافی ہے خشونت زبان کے دفع کر دینا کی تدبیر

لزومت جو زبان میں پیدا ہوتی ہے بیت کی کوٹری کی سے زائل ہو جاتی ہے خواہ بعد کی لکیری اور غول اور طرز کے لئے سے ہانک
 کہ ساری ازجت بطون نموعلاج کرتے ہیں۔ خواہ اسفنج اور توترا اسانک اور غول سے لئے ہیں کہ اسطرح چیلے اور لئے سے نہایت تخفیف
 پیدا ہوتی ہے اور بعض تحقیق قعب بھی ایسی تدابیر سے زیادہ ہوتی ہے اور بعد ترکیب کو کچر زیادہ ایذا بھی نہیں ہوتی۔ اگر زبان میں
 خشونت خود بخود جو پیوست کے پیدا ہوا اور لزومت کو دفع سے یہ خشونت نہوتی ہو پس چاہیے کہ موندہ میں بہستان خواہ گھٹلی آونجا راکی
 رکھ خواہ نہک سپید جو بند وسان سے اسبے بصورت نمک جو اور فرہ میں شمد سے زیادہ شیرین اوست موندہ میں رکھ کر چوبین۔
 مترجم کتاب سے شاید مراد اس سے معری سپید ہے جو ہند میں طیار ہوتی ہے مگر ترجمہ نے ایک قسم کی معری بہت عمدہ معر کے
 جی ہوتی ہے دیکھ جو ایک شخص نہایت خوش عقیدگی سے واسطے جناب ملایک ایاب اوستاد اکل جامع علوم عقیدہ و فقیہ سیدی
 سندھی مجتہد العصر حیدر مولانا مولیٰ الکوٹھی جی جدہ الی عبداللہ الحسین یعنی جناب مولانا سید حسین عرف میرن صاحب قبا لقب
 مکان کے لانا تھا اور بیان کرتا تھا کہ فقیر سے یہ معری بنائی گئی ہے اور تیشی کہتی ہے صاف اور سفید بت تہی اگر چنانچہ کے عکس سے
 ایک سرخی کی جھلک ایسی نظر آتی تھی کہ اسکی لطافت جب یاد آتی ہے کمال وجد ہوئے بغرض اس حکایت سے یہ کہ کہ درج زمانہ
 میں شاید یہ معری اور فقیر جو ولایت میں کہ ہم پہنچا تھا جو شیخ ایسا مشاہدہ نہیں بیان کرتا ہے اب اس زمانہ میں تو ادنے سے اعطی تک
 بخوبی ہندوستان کی چیز دن سے وہاں دافت ہو چکا ہے مثنیٰ الغرض اس معری سے بموجب قول ارجیانس حکیم کے بقدر رابطہ
 لیکر بعد اس کے ساتھ زبان پر کہیں کہ طبیب کامل کرتے ہیں اور خشکی و لاغری زبان برفان ہوتی ہے یہ فیض کا موندہ اکثر اوقات کہلا
 رہتا اور جت لانا اچھا نہیں ادا اس حیثیت پر سونا بڑا ہے کہ زبان میں خشکی زائد پیدا ہوتی ہے چھینک پے در پے ہوتے
 اوستی تدبیر اگر چھینک بار بار آتی ہے تو کہی اس سے ضرر پیدا ہوتا ہے یعنی بیکر کو تکلیف اور اذیت ہوتی ہے اور تجارت جو کشتہ
 ہو جاتا ہے اور قوی میں ضعف عارض ہوتا ہے اور کہی چھینکے چھینکے کسیر طے لگتی ہے لہذا ضرور ہے کہ پیانی اور نگہ اور ناکی مالش کیا کر
 اور اس کے موندہ کو لڑنے جاتین اور خشک یعنی زیر قوی کی مالش شدت کیلئے اور سرد اور کچھ جاتین اور شدت برعاست کی وضع بدل
 ہو جائے یعنی پہلی وضع سے دوسری وضع کی طرف لائی جاتین اور اطراف لینے کنا سے اعضا کے داتین جائین اور اس کے قانون میں رغن
 بنکوم مال بجات داسے جاتین گران دوش کی حرارت مزاج خفیف ہو بہت کہ مہنوں اور اس کے عضل اور نمک لینے جڑے کی تربیت وغیرہ
 رطب سو کرنی چاہیے اور اس کے نہایت کیکہ خواہ سدا لگنے کے کوئی اور شے رکھی جائے جسکے کٹنے سے نین پیدا ہوا اور دفعہ سدا سو
 جگہ سے نہ جاتین اور نہ کسی طرح کا غدار و رفان ملکہ جو شے کہ اسکی دین تیزی ہو اس سے انکی حفاظت کرنی چاہیے اور ستر جو کا دہ طبع طیز
 مالک ہے اور نیشا پوری مٹی بھی کہ ستر میں ہمراہ اسفنج بریانی کے جھک کر سو گیا نا چاہیے و دوسرا اگر مجموعہ کو عارضین ہو
 اوستی تدبیر اطراف کو بخوبی بانڈ میں خفوضہ گاران کو اور پی وغیرہ سے خوب کس دین اور قوی دینکی مالش کریں اور شیاف لین
 کا استعمال کریں جو بادہ کو اسطے سے اطراف اسفل کے جذب کرے اور سرد اور سرد سے جو اور سرد کر مہی میں تقویت سر کی کریں اور کوئی
 شے مانع از قسہ نہ لاد کہ نسی وغیرہ کے نہ چھانڈو گل سرخ اور نیشا اور جو اور برگ سادہ وغیرہ سے سر کو نہ لاد چاہیے اسطرح شد
 نہونے انیس کے دوشن ممل اور دوشن پیدا سادہ کا استعمال مالش وغیرہ سو کر نا چاہیے اگر ایسی تدبیرات سکین اور کہ کہ نہتین و دوسرے
 کافی نہون اوستی قنولات عبودہ کے ہوا و ملکیات ہی شریک کریں مثلاً باوندہ خواہ خمدات کو اضافہ کریں جیسے خفواش وغیرہ اور

نہر جو جزا و سومت کے کتب اور جابہ اوکسی وقت بہا طبعین نہر زوال تب کے لینے بعد گزرنے اوکسی فوٹے اگر قوت و بعض کی نوی ہوگی
دودھ سر پر دونا چاہیے اور اگر قوت مضبوط خورنوکا دودھ اگر برعکس اندازہ طوبت جو سرٹ ہوتا ہے سبات کا موچہ اور وقت دودھ کے
دوہنے سے اجتناب کرنا واجب جو اس طرح جمیع تدبیرات مبنی ترطیب پیدا ہوتی ہے اونکا ترک ہی ضرور ہے البتہ مرطبات کا استعمال وقت
کیا جانا ہے کہ بخار و خالی اودھا مواد و سرین خشکی انتی ہو کہ نیند کم پڑے اور اگر سرین اعتدال بھارات رطب کا ہونا سب ہو کہ بذریعہ شیان خواہ
کے اسفل کی طوفت پڑے کہ اور اعضا اسفل کو باسکام باذین حتی کہ غصتین بذریعہ لنگوٹ وغیرہ کے کھانسی جو مجموعہ کو عارض
کھانسی اگر اوقات مضمون کو حرارت خواہ خشکی سے عارض ہوتی ہے ایسی کھانسی کے دفع کے واسطہ میں گولیاں کھانسی کی اور یوں بخار
جکی ساخت پڑپ بارہ سے اور نشاء وغیرہ سے ہونی ہو کہ مضمون اور جن فیروطیوں کے استعمال کے تبرید اور ترطیب حاصل ہوتی ہے جس سے وہ بڑی
جو خاص روغن گل اور لباب اسپنول اور عصارہ برگ فرند سے بنائی جاسے اوکسا استعمال کرن بطلان شہوت طعام مجموعہ
اکثر صفو اشتہا کاسب فم معدہ میں ہوتا ہے اور اونین علامات سے جواب ستفواشتہائین مذکور ہو چکے پہان سکتی ہیں اور بذریعہ خواہ
دست کے اوس اوکا اخراج بھی ہو سکتا ہے اور یہی تدبیر کافی ہے کہ کسی اس تدبیر سے ہی نفع ہوتا ہے کہ اوکھی خلق میں ڈاکٹر غلط اور مادہ کو معدہ
سے آدہ نکلے بذریعہ کڑ کر دین صفو صفا کومعدہ سے مرہ خواہ کوئی شے کھلی کھلی ہو کہ اوس وقت تدبیر بہت مفید ہے اور بخیر سفوف
بوجہ نفع کو ہوتا ہے اوس وقت اوس سور مزاج کا علاج کرنا چاہیے کہ جسکی وجہ سے یہ ضعف پیدا ہوا ہے اونین قواعد سے جو طریق علاج باطنی
معلوم ہیں ان بیماریوں کے پاس ایسی چیزیں چلی ہوسے خیر شہد اسقاط ہوتی ہے کہ نفی چاہئیں اور سونگمائی چاہئیں جسے جو کہ ستو
پانی میں ہو کہ خواہ پانی اور سرکہ میں ترک کر کے اور ایسی جراثیم جو مجموعہ کے واسطے خاص ہیں جسے لمبا شیر خواہ جراثیم آلودہ خواہ کھلائی چاہیے
اور تھوری سی شراب بھی پانی چاہیے اوکشی فو کہ چلی ہو کہ زہر جو صیہ سبب اور یہی رفقت نیم خام ہونے کے لیے فو کہ ہی تھوڑے تھوڑے
کھلانے چاہئیں کہ اوس غذا کا جسے قریض کتے ہیں جو کشت اور تھوڑی اور سرکہ سے طیار کرتے ہیں خواہ مچلی اور طوان کو جو قریض
طیار خواہ اور کسی چیز سے بنائیں بطور یوں کے چٹا چاہیے اور معدہ پر بعد یام اعلیٰ صفوات کھلانے چاہئیں خواہ اوسے بنائے جائیں اور
اونین کس قدر نہیں اور ایسا ہی بہ نسبت اوچو وزن معلوم شریک کیا جاسے اور مالش خوشبو وادان کی معدہ بہت مفید ہے پولیمو
جو مجموعہ کو عارض مجموعہ کی اشتہا کاسب سفوف اور نامی اعضا کا بھوکھا ہونا ہے جمع البقرہ ہی کتے ہیں اگر مجموعہ کو عارض ہوا وکسا
علاج شہوت لینے سونگمائی چیزوں سے کرنا چاہیے اور گل خراسانی خواہ گل اسنی سرکہ میں ترک کر کے سونگمائی جاسیے اور صفو صفا جواہر
غذا خاص مرکب گوشت کبوتر چوہ اور ترکار بون سرکہ سے پختہ کرنے ہیں وہ سونگمائی جاسیے اور صفو روئی کر اگر کم اور گوشت بریان کی ہو
انکے دماغ تک پہنچائی جاسے اور اطراف میں بندش کجاسے اور کان اسکے زور سے کینچہ چاہئیں اور بال ہی خوب کینچہ جائیں اور تربت
دماغ کی فطرات سبرہ سے کجاسے جو ترطیب بھی پیدا کر سکیں اسلئے کہ اگر پولیموس خواہ جمع البقرہ بوجہ بطلان جس فم معدہ کے عارض ہوتی
ہے اور فم معدہ جس میں بطلان ہو جو مشارکت فم معدہ کی دماغ سے بذریعہ اون شہوتوں کے اعصاب دماغ کے چھکی راہ سے جس معدہ تک
پہنچتی ہے کہ ہوتا ہے لینے چونکہ دماغ معدہ میں فساد پیدا ہوتا ہے لہذا فم معدہ میں بھی بوجہ مشارکت دماغی کے بذریعہ اون شہوتوں کے
بطلان جس میں ہوتا ہے اور نام بدن خواہ شکار غذا کا رہتا ہے کہ جس فم معدہ کی خواہ شکار غذا کی نہیں ہوتی سیاہی بابت
جو مجموعہ کو عارض ہو زبان کی سیاہی کو واجب ہے کہ بہت بلبل پھل ڈالین ملا کرنے والی دھوئوں سے دوسرے شریک بھارت

جینہ چڑھ کے مریض کو بتلائے سرس کہ رجن کے شہوت کی جو مجموعہ کو عارض ہو سکا کلا لاج مکنی چیزوں سے درمناج اور شہین
 سے کریں۔ غشی جو مجموعہ کو عارض ہو کہیں او کو غشی اسوجہ سے عارض ہوتی ہے کہ فم معدہ پر بعض اشیاء سے گناہے اور ازیت
 پیدا کرتے ایسی غشی کا علاج یہ ہے کہ قبل از زوبت خواہ بردقت زوبت کے مبدیہ کی روئی کا گلاب آبار اور آب انور کے ہوا کہ مائیں
 یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر غشی اور تب مجموعہ مو مقدم اور مناسب علاج غشی کا ہے اگر بوجہ ضعف کے حاجت غذا ہوگی کہ رقت
 غشی کے موثر ہی سی روئی مین دریم شراب کند ملا کہ مائیں اور اگر حاجت طعام کی ہو شراب سب کند ہو کہ مقبول مالی متصل ہوگی
 مین بلاتین نصف اکثر غشی کو زیادہ کرتی ہے اور عقد نرم بہت مناسب ہوتا ہے اور نے کرانی ہی نافع ہے دو دنوں چند لیون کا باذہنا اور
 بانہ بانوں کا گرم پائین رکنا مفید ہے اور جیسے ہی غشی سے افادہ ہو فضا عزم اور مویشیاری ہی ہے کہ جو کہ سوسہین دانہ نارہی
 شراب ہون کند ہے کند ہے خوراک کھانے چاہیے ضیق نفس جو مجموعہ کو عارض ہو ضیق نفس ان کو کو زیادہ عود و شہین
 اور خشکی عقل نفس مین بوجہ حرارت حمی کے عارض ہوتی ہے بالوئی مادہ ہلوگیر داغ سے طن مین اور تارے اس سے ضیق نفس عارض
 ہوتی ہے یا اوسے پچو مین جو داغ سے اعضا ہی نفس تک آتے غلیضہ کا ہونا ہلکا نفس مین کی پیدا ہوتی ہے بلکہ کلا لاج مکنی چیزوں سے درمناج
 خشکی دفع ہوا و دوسری قسم کا ایسی چیزوں سے جو انصباب مادہ خالقد کو مشہد کون اور تیسری قسم کا علاج یہ ہے کہ فراج دماغ کی تبدیل
 کریں اور جس سو درمناج سے ضعف اعصاب حاصل ہوا ہو اسکا علاج کریں اور ایش گردن مین ایسی چیزوں کی کریں جسے نرم اور
 ترطیب حاصل ہوا ہو مثلاً سرحدہ پر ہی مثل تراشد کہ اور خرفہ اور صندل روغن گل وغیرہ ملا کر کھا جانا ہے۔ شہوت کرب جو
 مجموعہ کو عارض ہو اگر شدت اور کثرت کرب کی بوجہ فم معدہ کے ہو کہ اوسہین ایک لافع اور جہنوالی چیزوں کو ازیت او سکی تلک
 ہو غشی ہو ایسی صورت مین معدہ کی تریہ اور غذاؤں سے کرنی چاہیے جو مفصل مذکور ہوگی مین اور کثرت مین ہوا ہلکے وغیرہ سے کلا
 تریہ کرنی چاہیے اور جو خام قریب تنور کی پانی کے ہو وہاں اونکا بستر اور خواجگہ غریزہ کر کے چھوٹے پرکوش اور شہین سر و درمناج خور
 اور ہی سر و پھول جیسے نیلو و کلاب وغیرہ کچرنے چاہئیں خواہ ایسے موضع سے جسکو بوجہ فضا مائیں ہون یعنی عن خواہ پانی جو خوشبو
 اور سر و چیزوں سے نکلا گیا ہو اگر کرب مین ان کو کو غضبہ یا بارودہ نافع ہوتے مین جواب کہ اور خاتاب برگ خرفہ سے مع آب
 حی العالم اور روغن گل کے طیارگی جائیں و شہوتی نوالا اوتارنے کی جو مجموعہ کو عارض ہو نوالا خواہ ہلکا اور تار مین
 و شہوتی اگر حمی مطبقہ مین پیدا ہو فعدہ کر کے تھوڑا سا خون نکال دینا چاہیے اور کہ اور کا ہو سبب نہ کر کے غذا دینی چاہیے
 اگر اس تب مین کب قدر شہوت طعام مین جو تہ ہوا و راہی طرح مریض کما نہ کو کھاسے ورنہ فضا مائیں جو کہ انکار کا لازم ہے کہ غشی
 جو فضا شکم پیدا کرے ہرگز نہ دینی چاہیے اور اگر بوجہ سرد اور اوکے قبض ہی ہو موصول اور عقد سے رفع قبض کرنا بہتر ہے بہت سہل
 شہوت کرب کے بر و اطراف جو مجموعہ کو عارض ہو اکثر مجموعہ کی حرارت اندر جسم کے پیدہ جاتی ہے اور مائے بانوں کند ہے جو
 مین اور حرارت اندر روئی کی تیز سے مہارت سر پر چڑھتے گتے مین ایسی دقتیں ہو کہ کلا لاج مکنی چیزوں سے درمناج اور آب
 سر و دینی پناہ مین بیان عام حمی صفراوی کا صرفہ صفر کی تب کی مین ضیق مین غلبہ دائرہ اور غلبہ لازم اور محر و غلبہ
 یا غلبہ ہے یعنی بعض صفراوی سے پیدا ہوتی ہے یا غیر غلبہ ہے کہ صفرا سے غلبہ سے مین آئینہ شہین مین ہے پیدا
 کلا لاج مکنی چیزوں سے درمناج یا غلبہ ہے کہ ایسا ہوا ہو کہ دونوں ملا کر ایک ہو جائیں اور اجزا مین تفرقہ پانی نہ ہے اور ہی

در میان غلبہ غیر خاص اور شطر الغلبہ کی سیلے کہ شطر الغلبہ کی پیدا بش دو مادہ صفرا اور بلیغ سے ہوتی ہے مگر دونوں جدا جدا ہوتی ہیں اور اس تپ یعنی غلبہ غیر خاص کا باعث ایک مادہ ہے جو مرکب دو مادہ سے جو اپنے بلیغ اور صفرا سے اور گرم کا اختلاط غلط صفر سے بنی ہو جا کر اور بنواری وید یہ اوس مرکب مادہ میں غفوت پیدا ہوتی ہے اور بلب غفوت کے زوال غفوت ہی اس مادہ مرکب کا دشوار ہوتا ہے اور پیر میں ہوتا ہے۔ اور چونکہ شطر الغلبہ میں دونوں مادہ الگ الگ متعین ہوتے ہیں دونوں تپ کی نسبت ہی جدا جدا ہوتی ہے اور غلبہ غیر خاص میں بوجہ اتھاؤ اور اختلاط کے ایک ہی نسبت ہوتی ہے اور غیر خاص کبھی اس قدر ویر پا ہو جاتی ہے کہ ایک شش یا ہی گٹ اہل نہیں ہوتی اور اکثر بوجہ اس تپ کے اعضا میں ترمل اور وہیلان اور طحال کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ مگر ذرا قسم لازم ہے مگر اوس کی کمی اور بیشی کا فرق محسوس نہیں ہوتا اور اعراض اوس کے بہت شدید ہوتے ہیں اسلئے کہ مادہ بہت زیادہ اور تیز ہوتا ہے اور قریب قلب کی رگوں میں فم صمدہ کے خواہ اطراف جگر میں خاص کر متعین ہوتا ہے اور حاصل ہے کہ کچھ کھانا اور نمین شریعت اعضا میں ہوتا ہے جو قریب قلب کی ہیں۔ اور غلبہ دائرہ میں غفوت صفرا گوشت خواہ بلیغ ہوتی ہے بڑ قلب سے و در میں اور غلبہ لازم میں مادہ مرض پیدا ہوتا ہے تمام بدن کی اون رگوں میں جو قلب کو دور ہیں۔ پیاس شدت اور کرب اور طعن اور جدار کی ہڈیاں کچی زبان ہونہ کی خشکی اور آونکا پیٹ جاننا دوسرے سب اعراض صفراوی حیات میں بہت ہوتے ہیں اور طبیعت اکثر اوقات مائل خشکی ہوتی ہے اور قیض رہتا ہے اسلئے کہ مادہ صفراوی بوجہ لطافت کی لطافت اعلیٰ کے متوجہ رہتا ہے اگر کیفیت سرسائی پیدا ہو یا ظاہر میں کی لطافت آتا ہے جسوقت بذریعہ غی کے بوجان ہو غلبہ مطلق کا بیان اور اوس کو طرطیا و س بھی کہتے ہیں نسبت غلبہ دائرہ پہلے شریعت سے شریعت ہوتی ہے اور کائنات سے چیتے گئے ہیں پھر سردی لگ کر لڑہ شریعت ہوتا ہے اور بہت شدید اور سخت ہوتا ہے نسبت اور لڑہ زون کے کراس لڑہ میں بالکل سردی نہیں ہوتی خواہ بہت کم ہوتی ہے اور جنبہ سردی اس لڑہ میں محسوس ہوتی ہے اوسکا سبب یہی ہوتا ہے کہ حرارت اغذون جسم کے جہان مادہ تپ ٹہرا ہے متوجہ ہو کر کچھ ہوتا ہے اور برون جسم بروقت محسوس نہیں ہوتی ہے اور کائنات سے چیتے ہیں اور یہ لڑہ باوجودیکہ شدید ہوتا ہے مگر استہین۔ ملکون اور گرمی جلد نمودار ہوتی ہے اور ایسے لڑہ کے حدوث کا سبب اوپر بیان ہو چکا ہے غلبہ دائرہ کے پہلی تین چار اونی تو میں لڑہ قوی پیدا ہوتا ہے اور شدید بھی ہوتا ہے اور حمی ربع میں امر بالکلی ہے۔ الفضا غلبہ کا لڑہ شریعت بقوت ہوتا ہے پھر تھوڑا تھوڑا ضعیف اور نرم ہوتا جاتا ہے اور بہت جلد برون ہوتا ہے اور ربع میں اسکے برعکس ہے۔ اسلئے غلبہ میں قوت بڑھ کر کسے نسبت کے زیادہ برآمد ہوتا ہے اور بول سرخ رنگ قریب بناری کو اس میں مادہ خلا قوام نہیں ہوتا۔ مگر انیکہ غلبہ غیر خاص ہو جائے بول نام اور غلبہ ہوتا ہے حرارت غلبہ کی نسبت خود کے اسلم ہوتی ہے اور باوجودیکہ غلبہ یعنی دیرنگ رکھا جاوے انتہائی زیادتی ہوگی بلکہ آنا ناگہی انتہاب کی محسوس ہوگی اور عرقین ویدم انتہاب کی زیادتی محسوس ہوتی ہے جو عوارض کا غلبہ میں پیدا ہوتے ہیں بداری بدن گرائی مگر کے لکھنے اقسام غلبہ غیر خاص میں کہ سر گر ان ہی ہوتا ہے۔ پیاس اور غلبہ اور خشکی بولنا کسکا نکالو اور نبض میں حدت اور سخت لیاقت نبض حیات کو اور انقباض اور انقباض کا اختلاف اسلئے کہ غلبہ صفراوی نبض کو بہت متحرک کرتی ہے اور بروقت منتہی کے اختلاف میں زیادتی پیدا کرتی ہے۔ مگر اختلاف نبض کا غلبہ میں تمام غلبہ غلطی سے کم ہوتا ہے اور یا نیم نبض میں صلابت بھی ہوتی ہے اور قوت ہی نبض میں بہت ہوتی ہے بلکہ غلبہ کی نبض میں

سواہی ایک اختلاف خاص کے جو قوت حرارت عفویت سے عارض ہوا ہے اور اسی نے تپ پیدا کی ہے اور کسی قسم کا اختلاف اکثر واقع نہیں ہوتا۔ ابتدا میں ہر نوبت کی جب تک کہ تپ خوب پہل بجائے بغض میں تضابط یعنی تنگی پیدا ہوتی ہے اور زیادہ قوت اور سرعت اور تیز پیدا ہوتی ہے اور اختلاف بغض کا اتنا زیادہ نہیں ہوتا جب تک کہ وجود پر سن اور عادت اور طبع اور پیشہ اور سہنے لینے انداز جسم کا او فاصل بھی دلالت کرتی ہے اور جو زمانہ کثرت وقوع غب کا ہے وہ بھی دلیل غب کو وجود پر ہوتا ہے اگر وہ مرکب ہو جائے ہر روز ایک تپ کا یوم نوبت ہو گا پس جو شخص غب کی شناخت میں رعایت نوبت کی کرے اسی غلط واقع ہو گا بلکہ واجب ہو کہ رجعت شناخت اور دلائل کو جانے اور نوبت کے اوان دلائل کی تاکید اور تاکید میں رعایت کرے غب کی بیماری کو ایسی بیماری اور محبت خلوت اور تنہائی کی پیدا ہوتی ہے اور کبھی اونہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قریب مجاہد کے کوئی شے جو میں نے آبی ہے فرق درمیان غب خالص اور غیر خالص کے غب خالص لطیف اور خفیف ہوتی ہے اور اسکی نوبت کم کثرت سے بارہ گھنٹے پختہ ہو جاتی ہے اور ۱۲ گھنٹے سے بہت زیادہ نہیں ٹھہرتی اگر زیادہ شے غب غیر خالص ہے اور اسکی نوبت کا زمانہ اکثر سات گھنٹے رہتا ہے اور اگر بدین بہت جلد پیدا ہو جاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حرارت بدلی ہو کر گندہ ہو جاتی ہے حالانکہ ابھی اطراف سرد ہوتے ہیں اس سطح غب خالص کی تدبیر میں اگر غلط واقع ہو سات دورہ سے زیادہ نہیں رہتی اور بیشتر ہو جو لطافت ادہ کے ایک ہی نوبت میں ہو جو واقع ہونے سے خواہ اس سال صفراوی کے دفع ہو جاتی ہے بشرطیکہ فی خواہ اس سال سے تغیر کل مادہ کا ہو جائے اس تپ میں نفع بول پہلے خواہ تیسرے یا چوتھے نہایت درجہ سائون روز طبع ہوتا ہے اگر سات دورہ سے زیادہ طول ہو غب غیر خالص سمجھا جائے اس طرح اگر لڑکہ دیر تک رہا کرے وہ بھی غیر خالص ہے غب خالص کے فوائد کی زیادتی اور لڑکہ کا بر نوبت میں بلکہ نوبت سابق کو مقدم ہونا محفوظ اور ظلمت ہو جاتا ہے اور غب میں تیز و خفیف اور بدون کسی نسبت معین کے ہوتا ہے۔ اس طرح اگر چند نوبت پیہم سر بیچ واحد بلکہ ایسی نوبتیں اور اس کے واقع ہونے غب خالص خیال کرنی چاہیے جلد علامات حمی کی طولانی ہونے کی ابھی بیان ہو چکے اگر ابتدا سے تپ میں لڑکہ شدید اور جب تک کام پیا جاسے اور اترتے وقت عرق کثیر برآمد ہو پس اس تپ کی غب خالص ہوتی ہیں ہرگز شک نہ کرنی چاہیے غب خالص میں اگر کثیر پانی پیتا ہے اور اسکے بدین ایک فکرم بخار طبع اور متناسیہ کو با پینا نکلا جاتا ہے اور اکثر ابتدا اسکے پس پنا برآمد ہوتا ہے غیر خالص میں سرگرمی زیادہ اور امتداد پیدا ہوتا ہے اور زمانہ نوبت کا دراز ہونے ہونے چوبیس خواہ تین گھنٹے تک ہو جاتا ہے اور سفدر زمانہ امتدایں گھنٹے میں باقی رہتا ہے وہ زمانہ سکون اور فرقت کا اس تپ کو ہوتا ہے مثلاً اگر ۱۲ گھنٹے نوبت رہے تو ۱۰ گھنٹے سکون اور قوت ہوگی اور ۲ گھنٹے کی نوبت میں فرقت ہی ۲۲ گھنٹے ہے اور سفدر زمانہ نوبت کا بارہ گھنٹے سے جو اس سفدر اسکو خلوص سے ضروری ہوتی ہے اور ترکیب سو قرب اور غب غیر خالص میں نفع مادہ کا دیر میں ظاہر ہوتا ہے اور سہدین نصف لیٹیاں اور اندھی غلا نہیں ہوتی اگر تپ تیز تپ بدون برآمد ہونے عرق کثیر کے اندر جاتی ہے اور اکثر بدون لڑکہ شدید کے شروع ہوتی ہے اور حرارت اس تپ کی ایسی قوی نہیں ہوتی جیسے غب خالص کے اور حیدر اسکا لینے مقدار نوبت کی زیادتی مستویا اور برائے نہیں ہوتی بلکہ زیادتی وقت میں قدم پیدا ہوتا ہے ہر کسی ہو جاتی ہے اور اعراض سخت اس تپ میں کم ہونے میں غب لازم کا بیان اسکی یہی ہے کہ باوجودیکہ تپ ہر روز رہے مگر ایک دن درمیان کر کے نوبت میں شدید ہو جاتی ہے اور جو اعراض غب اکثر کے

بیان ہوئے اونکی شدت ایک دن کے بعد ہوتی ہے جالینوس کی رای بہتے کہ خون کی عفونت سے غلب لازم پیدا ہوتی ہے ہکواس
 رای میں کچھ حصہ ہے باندہ بحث حمی و دم میں ذکر کوئی علاج غلب خالص کا پہلے جو نواہد اور علاج مہیات میں معور عام بیان ہوئے
 او نہیں یاد کر کے جو کہ از قسم استعمال خواہ تغذیہ یا اور امور طبی مراعات تپ میں مفروری کرنی چاہیے اور جو شخص ابتدائیں مسلمات قوی
 خواہ استعمال پہلے زردگی اجازت دینا ہے اس کے قول کی طرف التفات کرنا چاہیے بان اگر وہ ضرورت ہو جو شخص بیان کی ہے کہ مرض میلج ہو
 اس وقت مضائقہ نہیں بلکہ انتہا میں بہت جلد کہ یہ قدر تعلیم طبیعت نمرندی وغیرہ سے بقدر ۱۲ تولہ تخمیناً آب گرم میں حمام شب بلکہ گھنٹہ
 کر کے شہر خست یا نہ بخیر ڈال کر بلا تھیں او آب لاریں اور شکر کو اورا جو شانہ لبلاب ہمراہ ترخمیں اور زہیب خستہ برابر وہ یا زلال آبی بخارا ہمراہ
 ترخمیں اور شہر خست کے خواہ شہر خستہ یا غیرہ بنفشہ اور شہر خستہ لبلاب استغول ہمراہ شہر خستہ آلو وغیرہ از لاق اولیں دونوں کو نہتے یا تخمیناً
 جو شانہ عدس اور لبلاب سو کرین اور حقہ ہاؤ نرم جیسے جو شانہ خطی اور عذاب اور پستان اہل السوس رخن بنفشہ اور آب برگ حقہ
 رخن بنفشہ اور دیرہ جیسہ کہ معلوم ہو چکا ہے فحشیں اوران وغیرہ سے اور حقہ کا استعمال بروقت حاجت کے اولی ہے اسلئے اچھا ہی کہنے
 جو خواہ کوئی اور غذا بدوقت فحشیں کے نہ کی جائے علاوہ یہ ہے کہ مسهل کا استعمال ابتدا میں غلب خالص میں اتنا مفرنین ہے جقدر اور مہیات
 ہیں اگرچہ خاکہ خواہ فساوسل کہ عظیم ہے اگر مکن ہو تین دور سے تک فصد کرکے تو یہی کرنا چاہیے اور سطح اگر مرض میلج ہو اور بروقت فصد
 کے خوف ضرر زیادہ ہو اس میں تین فصد کرنا چاہیے پس جو خطا تیر اس فصد کی وجہ سے واقع ہوگی از قسم ضعف قوت وغیرہ بہت کم ہے
 بلست اس خطا کے جز کرکے اس تیر کے واقع ہوگی اور بروز نوبت واجب ہے کہ مرض میں کسطر کی حرکت کرکے اس کے گسی حرکت
 اور غذا نہ دیا جائے کہ بعد حصول شہر خستہ کورہ کے اور اورا راول کا شہر خستہ مٹھاسے مٹھاسے کیا جائے اور اسکا کما خواہ ہے کہ بر وقت نوبت کے نہ
 مریض اگر سند ہو بلکہ اس کے معدہ میں کوئی شے مضہ یا فتنہ ہی نہ ہو بلکہ واجب ہے کہ مریض کو پہلے سکنجبین پلائی جائے اور اس کے دو گھنٹے بعد
 آب جو گمرے تدبیر اس دن کی ہے جو روز نوبت نہوا اور بروز نوبت بعد نوبت کو سکنجبین کا استعمال بہتر ہے اسطرح پانوں کا گرم پانی
 رکھنا مناسب ہو بعد نوبت کو تاکہ بقایہ حرارت کو بطرف اسفل کے کھینچ لائے۔ مجبوراً کہ اگر او را یام میں ہمراہ سکنجبین کے شہر خستہ اول دن
 بروز بار کو بعد پانی ہی شریک ہوں خواہ قبل از نوبت تین خواہ چار گھنٹے سکنجبین پلائی جائے اور بعد نوبت کو آب جو کا استعمال کیا جائے اگر کسی
 بعض کی ضرورت آب انار آب تربوز وغیرہ پلا چاہیے بجائے غذا کے اور رفتہ رفتہ تدبیر کی تعلیف وغیرہ جیسہ او پر بیان ہو چکا کہ فی چاہیے اور جقدر
 شتے قریب ہو تعلیف زیادہ کی جائے اور ایام و ایل میں کاش جو کھلائیں خواہ سرد پانی میں روٹی کے ٹکڑے بلکہ کوسہ کھلائیں خواہ اور سو
 چناکر دقیق کر کے کھلائیں۔ اور کبھی مونک خواہ مسو کا شہر خستہ بنایا جاتا ہے۔ اگر معدہ میں غذا تیر ہو کہ فاسد ہو جائے تو اس وقت اس کی
 آتش جو کہ بہت دقین نہیں ہوتی نہ دنیا چاہیے ہر اگر اس کے پلانے کی حاجت شدید ہو تو مریض کی پیچ کرش اور سینہ جو شکر کرالین تو ہی باجو
 اگر معدہ کی برودت اس سے پہلے زیادہ ہو اور تپ بہت شدید اور مفادای بعض نحو ہو جب تو زہب صائب بقدر اس کے تو مریض کو سیسہ آتش جو
 میں شریک کر دین۔ اگر مدیہ جلاط کے نہ دریافت ہو جائے کہ جو ان قریب ہو قطعاً آتش جو اور آب انار اور سکنجبین پر کھٹکا کرنا چاہیے۔ نو اگر
 جولا فحش ایسے موم کے میں آنا شہرین اور زخمیں اور آلو بخارا پختہ اور نام در بروز اگر مریض کو پختہ تو نہایت نفع ہے اور لذت بھی سے طبیعت
 نرم کرنا ہے اور نہ ربی ہو تپ ہے اور شدت حرارت کو توڑ دانا ہے اور پینا ہی کا نا ہے۔ اور کبھی کبھی سے اہل دیات پہنوا کہتے ہیں
 ایسے وقت میں ضرر نہیں کرتی۔ ترکاری میں مگو گدیرا گلائی کا ہونا سبب ہے۔ یہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ نمی غلب میں غزای

مریض سے یا مقصود ترطیب ہوتی ہے جس طرح ایتر زائے تب میں پائے تھو اور ضمیر مرغ اور داغ بزرغا رہنے بہرہ کا اثر کیکہ متلی ہو خواہ زردی
بیشک کی کملائی جاتی ہے کہ ان سب چیزوں سے ترطیب زائے حاصل ہوتی ہے۔ یا عرض تبریز اور ترطیب و لون ہوتی ہیں جس طرح کہ
دیتے ہیں گزرتہ بینہ بیش از حد فراہ جائز نہیں ہے خصوصاً ابتدا و عقب میں گرا لیا کہ التبا شدید ہو یا غلب کا الفت لایعنی
کی طرف فغنون ہو خواہ عقب سے لازم ہو جانے کا خوف ہو۔ جب بحران کا وقت اور اسکی آمدور یافت ہو جاوے اور بول میں نفع معلوم
یعنی صومچو و پیلوین جیسا فن کلمات میں بیان ہو چکا ہے اسوقت خیال کرنا چاہیے اگر طبیعت اسقدر غلاب آچکی ہے کہ جس طرح
نفع کیا ہے خود بحران بذریعہ اور خواہ کسی اور طرح کر کے کہ وہ کو مقصود کر لگی اور زوال مرض کا ہو چکا تو کیا اچھی بات ہے ورنہ ایسی
تدبیر عاجی کرنی چاہیے کہ طبیعت کی اعانت کرے خواہ اور ار پر خواہ اسمال یا ستہ اور حق پر اور جو و اختلاف تو طبیعت ہو اسے برگز
دینا جائز نہیں ہے۔ اور اگر اسطیان طبیعت کا کسی استغراغ خاص کی طرف ظاہر ہو طبیعت کو اجزا و مسہل دینی مناسب ہیں مثلاً سفوفنا
بقدر کد انگ جلاب میں قمریک کر کے خواہ جو شانہ و ہلیل زلال تر مہندی اور ترنجبین اور زریب مع بیچکا سنی اور زایانہ الماس کے
ہوا ہو جب مقدار اور طریق معلوم کے استعمال کرنا چاہیے۔ اور ان اجزا کی تقویت شاہدہ اور سنا اور مقصود نیاسے ہی جائز ہے۔
قرص بلانہ مسلسل ہی ایسے مریض کی مناسب طبع ہے اور ایک نسخہ یہی اچھا ہے۔ ہلیل زرف خستہ برادر وہ چادر دم فکھ طرز میں ورم
سفوفنا کد انگ سفوف کر کے ہوا آب سرد کے پیٹا چاہیے۔ بعد از مسہل مدرات کا استعمال کرنا چاہیے۔ اگر التبا شدید
ہے اور استغراغ ہو چکا ہے تو طبیعت قوی کا پلانا مفر نہیں ہے جیسا امراض حارہ کی تدبیر میں بیان ہو چکا اور کبھی یہ التبا فظظ و دار
بکر برگرنے سے دفع ہو جائے۔ حمام قبل از نفع کے جائز نہیں اور بعد نفع اور بوقت انقطاع کے بہت افضل علاج ہے خصوصاً جو عادت
غسل حمام کی رکھتا ہو۔ علاوہ یہ کہ غلب میں قبل از نفع کے حمام میں غسل تجویز کرنا ایسی بُری فطانت نہیں ہے جیسے اور مریض عفت
خطا ہے۔ حمام وہی مناسب ہے جسکی گرمی معتدل ہو اور ہوا خشک ہو اور تر ہو کہ اس میں آبسانی حق برابر ہو اور قلب میں حرارت حمام
سے التبا پیدا نہ ہو اور درخون بنفشہ اور درخون گل بانی بین ملا کر بنین بخوبی مالش کجائے ویرنگ حمام میں نہ نرین بلکہ بہت جلد
نخل آئین ویرنگ ٹرنے سے توجہ بار جانا بہتر ہے۔ کلکتی وقت شیر گرم پانی سے بدن بکھونا خواہ اوسمین غوطہ لگانا اور اتنا شربت
ناگوری پیدا نہ ہو بہتر ہے۔ جب حمام سے باہر آئین شراب سپید رنگ پلانا چاہیے جس میں پانی کی آمیزش زیادہ ہو اور کسل و خرد
بیشیں کہ خوب ساپینا کھلے گا اور قبضہ مادہ مرض اگر ہو گا نفع پائے گا۔ بعد اسکے غذا بار و طب اور بقولات ہی اسی مزاج کی کما کر
۔ بعد انقطاع مرض کے شراب پانی ملی ہوئی کے پلانین کو پختہ کرنا چاہیے اسلئے کہ جس شراب کا سکر خواہ شدت کم ہو جائے بالوت با
باقیمانہ کیفیت سکر کی جو ضیف ہوتی ہے شے محتاج بہ تحلیل کے اچھی طرح تحلیل کرنی ہے اور پانی کی برودت جب اوسمین سرایت
کر کے نافذ ہوتی ہے تھوڑی سی نسیم باقی ماندہ کی تدارک میں بخوبی کافی ہوتی ہے اسی وجہ سے ہمیشہ شراب بخوبی تبریز اور ترطیب کی
لو اعراض شدیدہ مثل جاس اور دوسرا در بخوبی و غیرہ کے ہون اور کا علاج نوزاد افراد بیان ہو چکا۔ اور اگر بعد بحران کے کس قدر حرارت
بانی ریجاسے کہ لازم ہو و سورت کسبیں سادہ مع عصارات مدہ کے دینا چاہیے خواہ اوسمین بزور مدہ و سورت کسے کے داخل کریں۔
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علاج عقب لازم کا بعد علاج عقب دائرہ کا ہے فرق اتنا ہے کہ چونکہ عقب لازم کا مادہ اصل عروق میں ہوتا ہے
اسلئے مراعات احوال نفع کی اور خبر گیری زیادہ کرنی چاہیے اور تبریز ہی بذریعہ کسبیں بخوبی مدہ و سورت کسے کا سنی خصوصاً

دو ٹونگو ٹیکوب کر کے بخوبی کرنی چاہیے اور سکینجین میں گور کے دو گھنٹے بعد آب جودینا چاہیے۔ اور لطیف غذا کا خیال غلب لازم میں زیادہ رہے اور نرم حصہ اندیہ میں استعمال کیے جائیں اور اور بخوبی کرنا چاہیے اور ہر ایک تدبیر میں نرمی اور سہولت کا التزام رہے کہ سہلات قویہ ابتدائیں جو بزرگ کے بابتین خواہ جوادیہ قریب سہل میں اونٹنہ ہی احتراز واجب ہے مان بقدر شربت مغفہ مضامین نہیں اور آب نوار کو سہل خواہ لین میں اور سوای حصہ اندیہ کے اور کسی طرح کی ٹیکس خواہ سہل کا استعمال درست نہیں ہے۔

علاج غلب غیر خالص کا چند امور ایسے ہیں جنکی وجہ سے علاج غلب غیر خالص اور غلب خالص میں فرق ہے وہ ایسا ہوگا کہ مجموعہ میات بارہ اوسمین شریک ہیں۔ اوسمین امور میں سے ایک یہی ہے کہ اکثر چیزوں کی اجازت غلب غیر خالص میں نہیں دی جاتی ہے اور غلب خالص میں اونکی اجازت دے سکتے ہیں۔ مثلاً غلب خالص میں بلا انتظار نفع مادہ استفراغ کی اجازت ہے خواہ اگر بقدر انتظار نفع کا غلب خالص میں کرن نوا انتظار را عطا واکا اکثر نہیں کرتے۔ اس طرح حمام کا استعمال غلب خالص میں جائز ہے اور غیر خالص میں بالکل ناجائز ہے اسلئے کہ چونکہ یہ غلب غیر خالص کا بلغم سے مختلط ہوتا ہے اور حمام بلغم ناپختہ کو اوس مادہ سے ملا دیتا ہے جو موضع عفونت پر گر جائے اور وہ گر کے بروی استفراغ خلط سے ملتا ہے اور بقدر لطیف متحمل ہو جاتا ہے اور کثیف باقی رہتا ہے۔ یہی فرق ہے کہ غلب خالص میں غذا ہر روز دینی چاہیے اور غیر خالص میں غذا خواہ وہ چیزیں جو قریب غذا ہیں جیسے آبلہ جو تیلہ ہو ایک دن چاہیے اور ایک دن بچا ہے جو روز نوبت ہو۔ غیر خالص میں غذا ایسی جو اندک شیریں ہو اور کس قدر خشونت ہی پیدا کرے جائز ہے اور ابتدائی مرض میں غذا غلیظ بھی درست ہے بخلاف غلب خالص کے کہ اوسمین اس قدر تغلیظ جائز نہیں ہے بہر جب لطیف غذا کچھ سے تو چڑھتی چڑھتی اس قدر لطیف ہو سکتی ہے کہ اتنی غلب خالص میں درست نہیں ہے۔ اور غلب غیر خالص میں اگر احوال میں غذا غلیظ کا موقع نہ ہو اور لطیف کرین تو غذا لطیف دینے سے ہو گا رہنا بیمار کا انساب پر بخلاف غلب خالص کے کہ اوسمین یہ بات درست نہیں۔ تریبہ ہی غلب غیر خالص میں بوجہ شرکت بلغم کے کم ہوتی ہے۔ اور ابتدائیں یہ حصہ سے احتقان ہی غیر خالص میں جائز ہے۔ اور اس حال قوی میں انتظار نفع کا بخوبی کرنا چاہتا ہے اور بہت زیادہ انتظار کرنا چاہیے۔ اور آب جو میں ادویہ نصف مملکہ مثل تخم کر فس وغیرہ کے جیسا اور پریان ہوا ہے غلب غیر خالص میں جائز ہے مصلح کسی معدہ میں غذا ترش ہونے کے سبب سوز آمیزش کا جواز اور پند کو رو چکا ہے۔ بلکہ غلب غیر خالص میں اس سے بھی تو تیر خیرین آب جو میں پڑ سکتی ہیں تا ایک خیر زرفای خشک اور سفر اور فوج اور سبیل الطیب غیروہی شریک کرنے کی کسب مزاج ضرورت ہوتی ہے۔ چقدر انکو بہت سود مند ہے اگر آب جو کے ساتھ پکایا جائے۔ اور آب غود آب جو میں ملا کر بھی مفید ہے اور آخر میں فقط چنے کا پانی مفید ہوتا ہے بخلاف غلب خالص کے۔ اسکا بھی خیال رکھنا بہت ضرور ہے کہ یہ غلب غیر خالص کا غلب خالص کے مادہ سوز کس قدر قریب اور بعید ہے یعنی آمیزش بلغم کی مقدار سے کس قدر ہے کہ برطبق اور سکے علاج میں اختلاف کیا جائے۔ اگر تھوڑی شرکت بلغم کی ہونے سے غلب غیر خالص پیدا ہو اور قریب غلب خالص کے ہے تو بہر حال جو میں ہی تھوڑی سی مخالفت کرنی چاہیے جب نادرہ غلب غیر خالص میں غلیظ ہو جائے تو قصد کرنی چاہیے اور قصد کے بعد حصہ کی ضرورت نہیں ہے۔ غلب غیر خالص میں بعد غذا کے فے کرانے سے کچھ نادرہ نہیں ہے۔ جو سہل اول میں اس تب کر دیا جائے اور مزاج اسکا معتدل ہو اور اجزا سے ترکیب اوسکی اچھی ہے گفتہ کہ با نہیں پکائیں اور سکینجین اوسمین داخل کرین اور نیز گفتہ کہ سکینجین میں الماس ہی

شریک کیا جاتا ہے اور اس سے قوی تر یہ ہے کہ تمور اترید و اخل کیا جائے اگر بلغم کی زیادتی معلوم ہو۔ ابتدا میں حقہ کا استعمال
بجے زیادہ پسند ہو نسبت اور قسم کے مسلمات کو اجزا حقہ کے یہ ہیں۔ گوکہ وہ بالونہ قنقد رقم لینے کر نہ ہفتہ سپستان انجیر توڑا سا
اور ان اجزا میں المناس اور روغن کبند اور بورہ ارسی وغیرہ بھی شریک کریں اور کہیں ان مذکورات میں سے ایک ہی جزو کی حاجت
ہوتی ہے مجب کی بعد جمی ہڈا کے غلط حص سے یعنی حسد ز زیادہ غیر خالص ہوگی اور سقندر قوی اور مسلسل بلغم کی ضرورت
زیادہ ہوگی۔ نفع کی مددگار وہاں جیسے کہ سکینجین حسین کی قدر رکھتے شریک کریں خواہ سکینجین اصولی۔ اور بعد روز ہفتم کے
طبع اقلستین مینا چاہیے کہ وہ نفع کر و اولطف مادہ کی اور تقویت معہ بھی حاصل ہوگی۔ اس طرح آب رازناہ اور کریم ہر ایک کچھیر
بھی نافع ہے۔ اگر چودہ دن سے پہلے زیادہ ترے ہر قرض در صغیر جس کا نصف قرابادین میں مذکور ہے اس کا استعمال کہ مفر نہیں اور
اگر اس سے بھی زیادہ شب کو طول ہو جائے بہرہ دون استعمال قرض خافت کو جاریہ ہوگا اور جو شانہ خافت کا بھی ضرور دینا چاہیے کہ انیاد
نفع اور تحلیل اور تخمین کی ضرورت ہو اور اطراف شریک کی تسخیم کا دینے سینگ کے ذریعہ سے کرنی چاہیے اور اگر شہادے متعین
کریں ہو سکتا ہے۔ اور دراق پر اوکھنا صنف اور مرغی لکائن اگر اس مقام پر نہ دوا کا سطر ملے سختی وغیرہ عارض ہو۔ ایسی تدبیر
کے بعد جب یقین کامل ہو کہ نفع چوچکا ہے بہر متفرع اسماں اور در اسے کرنا چاہیے۔ اگر بعد اسماں اور دارا کے گوہر کوانی سقندر
میں داپنے طرف پائی جائے اس سے خوف نہ کرنا چاہیے۔ اور یہ سقندر غنہ جیدہ ایسے وقت میں یہ ہیں الیچ ۵ درم تریہ ۵ درم آرم سینگ
کا ہو یا کاسے اور خافت ۵ درم تخم کر فس ہلیدہ زرد کاہلی ہر ۵ درم کوٹ سپیکر آب کر فس میں گولی بانہ کر خشک لین اور دو درم
شریت تجویز کریں۔ ازین قبل جو شانہ مجوزہ خاص ہمارا ہے۔ خافت اور سفین اور ہلیدہ کاہلی ہر ایک ۵ درم تخم فرخہ تخم خیار
تخم کر فس اونٹ لٹارہ بادا اور ہر ایک ۵ درم تریہ ایک درم المناس چمہ درم زنبیب خستہ ہر دو درم میں عدد سپستان ۳۰ عدد و انجیر
دس عدد و گلفند جو گلاب فارس سے بھی ہو بہرہ درم برسم معمول سب کو جو شریک دین اسقندر پانی میں جوان اوزان کو سنا سقندر
اور ایک بڑا پالہ ہر بزرگین اور اوسمن مقمو نیا بقدر ربع دانگ کو اضافہ کریں اور پی جائیں۔ کہیں احتیاج ایسی دوا کی ہوتی ہے کہ
ایک وجہ سے قوی ہو اور ایک وجہ سے ضعیف ہو قوت تو اسکی اس مراد سے درکار ہوتی ہے کہ غلط لزجت و اجسیتی ہوئی کو بقوت سقا
اور ضعف اسوجہ سے کہ دفعہ بہت سامانہ خارج ہو کر اور یہ صفت قوی دست آور دین جب مقدار کم کر کے استعمال کریں پیدا
ہوتی ہے کہ رفتہ رفتہ غلط ردی جو قابل استفادہ ہے اسے چند دفعہ میں نکال دیتی ہے اور فائدہ اس تدبیر کا یہ ہے کہ بوجہ اسماں
کے ضعف عارض نہیں ہوتا۔ یہ دوا قوی دست آور ایسی ہے کہ تموری سسی مستعمل ہو سکتی ہے اور بہت سی بھی استعمال میں
آتی ہے تموری اگر پلائی جائے کہ دست آئینک اور بہت پلانے سے زیادہ دست آئین کے۔ سلاطات میں جو ریزدائین عصارہ اولی
کسی چیز کی ہیں اوگی مقدہ و فلیل سے مشیز کر براہ کا نہیں ہوتا ہے۔ وہ دوا جسکی صفت قوت اور ضعف کی بیان ہوتی ہو مثل تریہ
کے ہے اگر ضعف درم خواہ اس سے بھی کہ کیا جائے بقدر حاجت کو خواہ مقمو نیا قریب دو وجہ لین یا اس سے زیادہ کہ سقندر بہت فعال
کریں اس طرح کہ گلفند میں ملا کر ملائیں۔ خواہ غالیقون اور سقمو نیا دونوں بقدر مناسب شریک کریں اور گلفند موصوف کے ہمراہ
پلا میں خواہ تازہ بول گلاب کا عرق بخور کر بقدر ایک اونیہ خواہ شریک درم میں پودا ائین و اخل کریں حتیٰ مخرفہ جسکا نام فامو
ہے مخرفہ کی بھی مثل غب کو دو قسم میں ایک مخرفہ صغریٰ ہے کہ اس کا سبب کثرت عفونت صغریٰ اندرون عروق کے کہے

خواہ اودان کو نین تبصل اطراف قلب کی بن فواد و گین جو گردہ معدہ کی بن اور یہ جو قشر غلبہ خالص کے ہے۔ دوسری قسم عروق کی بوجہ ملہم شور کے ہوتی ہے جسکی عفتیت نواحی قلب کی عروق میں ہوتی ہے بنا بر قول بقراط کے عیسا کتاب البید بیا بن لکھا ہے۔ ملہم شور کی پیدائش عیبے کلیات میں بیان ہو چکا نیست ملہم سے بآئینہ صفر اعداد کی ہوتی ہے پس جو صفر اگر متعفن ہوئے اسکی راہیت ملہم کی ثابتیت سے لکھو نہ پیداکوئی ایک کہ نمک کی پیدائش بدون راہیت اور ثابتیت کے نہیں ہوتی عیسا کلیات میں ثابتیت ہو چکا ہے مگر ترجمہ کہتا ہے غرض اس بیان سے یہ ہے کہ چونکہ غول اس قسم کا تھی قلب میں بظاہر و شواہد اور بقراط الامم فن سے اسے داخل کیا دوا اسکی ہی ہے کہ ملہم بمنزلہ صفر اعداد کی ہے اور جیسا کہ غلبہ غیر خالص مرکب ملہم اور صفر اعداد کی ہے یہ تب ہی راہیت صفر اور راہیت ملہم نہ لکھو ملہم شور پید ہوتا ہے اوی سے پیدائش سے متین چونکہ کمی عروق میں بہت غلبہ کو اعراض شدید ہوتے ہیں اسی جہت سے مدت بقا اس تب کی بھی کم ہے غلبہ کی مدت کو شش و پنج کو باقی باقی ہوئے فراج شیخوخت کو تب عروق کثر عارض ہوتی ہے اور اگر شاذ و نادر کے سیکو عارض ہوئے تو نالاک ہو جاتا ہے اسلئے کہ تب انہیں ملہم وجود و سبب قوی کی جو دفعہ اوکی بلنیت کو فنا کردو عارض نہیں ہوگی اور یہ جو کہ قوی او کے ناسات ضعیف ہوتے ہیں اس مرض کی تکلیف شدید کے شغل نہیں ہو سکتے بآینہ وجہ نالاک ہو جاتے ہیں مگر ترجمہ نے بخشیم خود و شر کو البیابین ایک ششخ لکھے ہیں کا ایسا قوی دیکھا ہے کہ اوکی نبض اگر چہ ضعیف تھی مگر اسقدر سریع اور قوی تھی جسطرح شبانہ کی ہوتی ہے اور شہتا و طام اور ہمترا ہی اور سکا جوان قوی سے زیادہ تھا اور سبب اس قوت کا استعمال بعض اویہ ہندیہ اکاسیری تہا وہ شخص وضع معاصر میں گرفتار تھا کہ سید میوں پر خود بلا اعانت چڑھ کر آیا تھا اور غلط صفر اوی کے اسہال سے او سکا وضع معاصر نازل ہوا۔ اسی وجہ سے قید بقا فراج شیخوخت ہم نے زیادہ کی کہ جن جوان اور گردن کو اکثر کمی عروق لاحق ہوتی ہے گردن کو نین تیزی اس تب کی کم ہوتی ہے اسلئے کہ او کا فراج مطلوب ہو کہ کمی اگر گردن میں تب یہ تب پید ہوتی ہے تو اس کثرت سے ہجرات لطوف سر کے اوٹھو جن کو اوکی طرف اشارہ ہو سکتا ہے یعنی بخوبی اٹھتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اگر باتہ سر کے اوپر لکھا جائے۔ بقراط نے نفعول میں بیان کیا ہے جس شخص کمی عروق میں رخشہ عارض ہو جائے تو اوکی میوشی اور شلاطہ جو اس تب کی وجہ سے ہوتی ہے بوجہ رخشہ کے نازل ہو جاتی ہیں۔ شاید درو بقراط کی یہ کہ جو کہ دماغ میں گرمی زیادہ ہو بخوبی ہے اور عصب ہی زیادہ گرم ہو جاتا ہے اس سے اختلاط ذہن اور رخشہ پیدا ہوتے ہیں اور یہ بھی محتمل ہے کہ زوال اختلاط ذہن کا سبب رخشہ کے اس وجہ سے ہوتا ہے کہ مواد عارہ دماغ لطوف عصب کو ریزش کرتے ہیں اور دماغ صاف ہو جاتا ہے۔ اگر تب عروق کا زوال سے فواد وانی شکم اور رقا سے ہوتا ہے علامات اس تب کا ہمیشہ لازم رہنا اور خرات لینے زمانہ سکون پوشیدہ ہوتا ہے اور اعراض میں شدت ہوتی ہے کہ پیلہ زبان میں خشونت اور زردی پیدا ہوتی ہے بعد ازاں سیاہ ہو جاتی ہے پسینا سرد اور بوقت بحران براہین ہوتا ہے یا اس بہت ہی قیالی کی ہوتی ہے بقراط کہتا ہے کہ اگر تب عروق میں تہوری ہی کمانسی پیدا ہو تو یا اس میں نسکین ہو جاتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس تب میں پیاس جوئی بوجہ ریزہ کے عارض ہوتی ہے جب پہلے سے کہ تہوری ہی جیش بوجہ کمانسی کے جوئی نرم گوشت شل خانہ اور زردی سے جو تری اوٹھو ملتی ہے اس تری کو بھیک کر دانت اپنی کھال دیتا ہے اور پیاس بھی نازل ہو جاتی ہے۔ حرارت تب عروق کی اکثر حقد ر باطن میں شدید ہوتی ہے اتنی طاہر میں نہیں محسوس ہوتی اور کنگلی افعصا کی بہتیت اور تیوں کے عروق میں کم ہوتی ہے۔ عروق صفر اویہ میں اعراض رویہ شدید ہوتے ہیں مثل بیداری اور قلق اور خرق لینے شوش اور رخشہ اور دروسہ اور کینٹیون کا دھکنا کھنکا اندھ پید ہونا اور براہین صفر افعال کا پید ہونا ہو کہ بالکل عکس کی اور لڑکوں کو جب یہ تب عارض ہوتی

دودھ منہ میں نہیں لیتے لکھ جاتی کی طرف سے ہونہ پھیر لیتے ہیں اور جب قدر دودھ بھر پلایا جائے فاسد اور شیش ہو جاتا ہے۔
 علاج تب محرقہ کا جو علاج غفلت کا ہے وہی اس تب کا بھی علاج ہے اور اگر احتیاج استغفار کی ہو بہر طبعی مناسب ہے
 اسلئے کہ مملت اس تب میں کہ ہے گروہ استغفار جب نفیج کے کرنا چاہیے۔ فصد سے کہی محرقہ میں بہرگز زیادہ بڑھ جاتی ہے اگر کوفرا
 بمقدار کثیر زیادہ ہو اور کہی نفع ہو تا ہے اگر فاروہ میں کہ درت اور حزن زائد ہو کہ یہ دلیل زیادتی خون کی ہے۔ کہ تب محرقہ لطیف تیر
 کی زیادہ لائق ہے اور جو چیز کملائی بلائی جاسے برف وغیرہ میں خوب سرد کر کے پانی چاہیے۔ اور اگر سقوط قوت کا خوف ہو تو بہر تیر غلطی
 درکار ہوتی ہے پھر اسی طرح غذا دینی چاہیے اگرچہ بظاہر مرض شکایت ہموک کی نکر سے خواہ غذائی طرف طبیعت مائل ہو خصوصاً صغیر
 کے بدن سے اور کثیر لکھتے جاتے ہوں اسلئے کہ اکثر اس تب میں بولیموس لینے مقوا اشتہا طعام ہی عارض ہو جاتا ہے۔ اور ابتدائیں
 اس تب کو لیکن قوی کی طرف حاجت ہوتی ہے اور حاملات حمیات عاده جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں انکو جمیع اقسام مذکورہ کی ضرورت ہوتی
 ہے کہ کسی یہ تدبیر لچھی ہوتی ہے کہ جسوقت کثرت تب کی اعراض بن کی محسوس ہو سو جانے کی تدبیر کرنی چاہیے اسطرح کہ تھوڑا اب لال
 غرضندی اور مین قدر سے کاغذ داخل کر کے پلا دین اور پھر دوسور ہے۔ مین پسند کرنا ہوں تیر بدنی کے واسطے کہ مین یا شہرہ مخمر خذ
 شیر و تخم کاسنی اور آب تر زرنکے واسطے بہت سود مند ہے۔ اور سرد پانی پلانے کے جو شرط جو اوپر بیان ہو چکے ہیں انکا لحاظ کر کے
 پلانا چاہیے پھر اگر کثرت نمویان تک پلانا جائز ہے کہ رنگ بدن سبز ہو جائے بشرطیکہ مرض قوی الجثم ہو کہی ہو جو اخلاط دھن کے باوجود
 نہایت تشنگی کے پانی طلب نہیں کرتے اسواسطے واجب ہو کہ گھوٹ گھوٹ برف کثرت سے پلایا جاسے جب اونکی زبان سوسکی ہوئی نظر آئے
 جو اعراض اس تب کو شدید ہیں انکا محالہ جیسا جہان مذکور ہوا ہے کرنا چاہیے۔ اور اطراف سوا سیس جہاں دنگو بچا ضرور ہے
 کہ محرقہ مین عاف سے برمی دشواری عارض ہوتی ہے۔ یہ ہم سانس غلٹی ہی اس مرض میں بہت بد ہے فوراً ٹھنڈا وغیرہ سے اسکی تیر
 کرنی چاہیے۔ اور اطراف سینہ میں انکی طرح تشنج پیدا ہونے پائے۔ انکے سر پر سرکہ اور رعن گل اور صندل گلاب اور کاغذ وغیرہ لگا کر
 جاسے اور اسکی خشکی کی حفاظت بخوبی کیجاسے۔ اگر میداری زیادہ عارض ہو تو نموات خفیفہ مثل شیر و تخم کدو سے علاج کھنا چاہیے
 اور شدت تشنگی سے سیاه ہی السی وقت دینا کہ مفر نہیں ہے اور آخر تب میں جو قرص منومہ میں وہ بھی مستعمل ہو سکے مین جیسے قرص کاغذ اور
 قرص کے ہمراہ کنبہ شہرہ مخمر کدو اور تخم کدو بھی شریک کرنا چاہیے ہر ایک تخم کی مقدار دردم اور کنبہ شہرہ مخمر دردم سے
 پچیس درم تک۔ اگر ایسے وقت اسماں جو قرص طباشیر مسکٹ بنا چاہیے۔ قرص بہت عمدہ ہے یہ طباشیر کسج ہر ایک لٹائی
 درم زعفران دودھ رنگ تخم خرفہ سیاہ تخم کاسنی ہر ایک تین درم تخم کدو اور تخم خیار دودھ صندل ڈیرہ درم رب السوس نشاستہ ایکدرم کاغذ
 ڈیرہ دانگ ان دواؤں کو پیک یا مین قرص بنائیں۔ دوسرے نسخہ قرص کا گل سرخ چار درم تخم خیار و تخم خرفہ و زرنک اور کدو کی اور زرنک ہر ایک
 دودھ زعفران دودھ دانگ فرامیٹ انگ اور نصف صمغ عربی نشاستہ کیر رب السوس ہر ایک ایکدرم بنیو پانی اور گوند کے قرص بنائیں
 مقدار شربت دودھ۔ جب تب محرقہ میں اعطال صریح پیدا ہوا اور بخوبی خفت ہو جائی پھر جامل بہ بردت کرنا کہ مفر نہیں ہے۔ مگر تیر
 کی دوسری قسم جو اودہ تخم شور سے پیدا ہوتی ہے اس میں جب قدر حمام اودہ اعطال کے مجھے پسند ہے افتاد دوسری قسم مین نہیں لکھا دوسری قسم
 مین حمام کی اجازت ہی جو جسمی و معوی کا بیان۔ جالینوس کا یہ خیال ہے کہ عفونت خون کو کہی تب پیدا نہیں ہوتی ہے
 اسلئے کہ خون مین اگر عفونت پیدا ہو تو وہ صفرا ہوتا ہے اور خون نہیں رہتا نہ اسکا نام اسوقت خون ہے اور نہ اوس سے فائدہ ہوگا

برآمد ہو سکتا ہے پس جس تب کو اور لوگ مسمیٰ کہتے ہیں واقع میں وہ تب صفراوی ہے دوسری انہیں ہے یا وہ تب تب محض میں داخل ہوگی خواہ جمعی غلبہ کی کسی قسم میں یہ قول جالینوس کا مخالف مذہب بقراط کے ہے اور غریب و حاجی بھی ہے یعنی درست نہیں ہے زیادہ تر وقوع غلط کا اس مذہب میں یہ قول شاہی جو کہتے ہیں کہ خون جسوقت متعفن ہو صفرا ہو جاتا ہے اسلئے کہ اس قول کے دوسری سمجھ میں آئے ہیں۔ ایک معنی تو یہ ہیں کہ خون میں اگر عفونت پیدا ہو اس مرتبہ کہ وہ پہنچتا ہے کہ بعد عفونت کے صفرا ہو جائے۔ جیسے کہ لکڑی جسوقت شعل ہو جب تک اسکا اشتعال تمام ہو جائے۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ خون جسوقت متعفن ہو اسے حال میں صفرا ہو جاتا ہے جیسے کہ لکڑی کہیں کہیں جلتے وقت راکھ ہو جاتی ہے۔ اب دیکھنا چاہیے ان دونوں معنوں میں کونسا درست ہیں پہلے معنی تین وجوہ سے فاسد الماخذ ہیں۔ اول تو یہ ہے کہ خون جسوقت متعفن ہو جاتا ہے جزو رفیق المائی اسکا مستعمل صفراوی کی طرف ہوتا ہے اور جزو کثیف کا استعمال سودا کی طرف ہوتا ہے پس مجموعہ اجزاء خون کے مستعمل لصفرا نہیں ہو جاتی اور ظاہر قول جالینوس سے بھی سمجھ میں آتا ہے کہ مہج اجزاء خون کے متعفن ہو کہ صفرا ہو جاتے ہیں مگر جم کتنا ہے غرض شج کی یہ ہے کہ چونکہ عفونت سے خون کی دو غلط صفر اور سودا بنتے ہیں تب فقط صفراوی کیونکہ وہ لکڑی کا رگ صفر اور سودا سے ہوتی چاہیے۔

حقن دوسرا فساد یہ ہے کہ خون کا صفرا ہو جانا بعد عفونت کی ہوتا ہے اور ہم بحث کرتے ہیں کہ صحت عفونت میں خون سے تب پیدا ہوتی ہے جس طرح ہر وقت عفونت ہر غلط کی تب عفونت ہر قسم کی پیدا ہوتی ہے اسلئے کہ اوپر تعریف میں تب کے بیان میں یہ کہہ کر عفونت ہر غلط کی اس طرح ہوتی ہے کہ حرارت غریبہ کسی غلط میں اثر کر کے اسی حالت ناملاک پر کر دے کہ وہ غلط اجزاء نوع اور قسم بقی رہے یعنی صفرا خواہ بلغم اگر متعفن ہو تو نوع صفرا خواہ بلغم بدل جائے اور ہر حالت نامناسب بوجہ حرارت غریبہ کے پیدا ہو سکتا ہے اگر اسقدر تغیر ہو جائے کہ خون کا صفرا بن جائے اسے عفونت کہیں گے بلکہ وہ تو احتمال ایک غلط کا دوسرے غلط کی طرف ہو گیا اسلئے یہ خود بحث سے خارج ہوا۔ تیسرا فساد قول جالینوس میں یہ ہے کہ فرض کیا سمجھنے کہ خون کی عفونت سے صفرا پیدا ہوتا ہے مگر یہ کیا ضرور ہے کہ صفرا متعفن پیدا ہو اور تب صفراوی صفرا متعفن سے پیدا ہوتی ہے اسلئے کہ اکثر چیزیں اس طرح متعفن ہوتی ہیں کہ ان کے اجزاء رفیق اور کثیف بعد عفونت میں نہ تو ہوتی ہیں مگر نہ جزو رفیق سے جوئی خریدیدہ پہلی ہر متعفن ہوتی ہمارے کثیف ہو تو متعفن ہو کسی اور چیز کا پیدا ہونا دوسرا اسکا مستعمل نہیں ہو کہ لکڑی پر چڑھا دہی اور متعفن ہو اور اگر ضرور کہ غرضی سے جو چیز پیدا ہو وہ بھی جزو متعفن ہو تو خون کی عفونت سے جو شے کثیف مستعمل سودا ہوتی ہے وہ متعفن ہو اور تب صفراوی کے ساتھ اس بلکہ سوداوی بھی ہو اور یہ بات محض باطل ہے یہ تین مفرد اور سوقت پیدا ہوتی ہیں کہ قول جالینوس کو معنی اول پر محمول کرے۔ اور اگر یہ معنی کہیں کہ خون ہر وقت عفونت کو صفرا ہو جاتا ہے تو یہ معنی غلط محض ہیں اسلئے کہ عفونت ایک طریقہ فساد اخلاط اور احتمال کا ہے نفس استعمال نہیں اور اسی وجہ سے عفونت جو کہ استعمال کی کیفیت کا ہے کہ اس سے تبدیل نوع نہیں ہوتی اور احتمال کی معنی مانی ہوتا ہے اور احتمال نوعی مثلاً استعمال خون لطیف صفرا آتی ہے مانی نہیں ہے بلکہ عفونت ایک قسم کا فساد جو کیفیت میں خون کے عناصر ہوتا ہے اور خون ایسا بہت پرانی رہتا ہے جیسے بلغم جب متعفن ہوتا ہے تو ہونا مانی رہتا ہے سودا نہیں ہوتا جو اور نہ صفرا ہوتا ہے بعد تمام ہونے عفونت کہ پر رونق خواہ مستعمل سودا ہو یا مستعمل لصفرا ہو۔ بلکہ حق صحیح قول بقراط کا ہے کہ خون کی عفونت سے کہیں بھی پیدا ہوتی ہے اور اس قول کو درست کرنا ہم پہنچان کی کمی ہوئی کی دوسمیں ہیں ایک جمعی محض اور دوسری جمعی سوخت اور غلیان اور اس دوسری قسم کا بقراط سودا و نفوس لینے مطابق نام رکھتا ہے اور پہلی قسم کو وہ مطبقہ نہیں لکھتا

عارض ہو جائے یہ علامت زہن ہے۔ اسی طرح اکثر ادرام خلق اور نو قین عارض ہوتی ہیں اور لما دہ لینے کو سے مین درم ہوئے ہے۔ اور ان
 روان ہوتے ہیں۔ اس تب کی حرارت کثیر ہوتی ہے مگر طوبیت ہی حرارت کے ساتھ پیدا ہوتی ہے اور حرارت بخارات حماسہ کی ہی ہوتی
 کہ بہت تیز شل حرارت محرقہ کے نہیں ہوتی۔ نہیں اس تب مین عظیم ہوتی ہے اور فرم اور متواتر اور مستحلی اور قوی اور سریلے اور ناہم
 مختلف ہی ہوتی ہے مگر زیادہ اختلاف نہیں ہوتا اور بہت محرقہ اور غلبہ کو اختلاف اور سرعت مین کم ہوتی ہے۔ اور اس تب کی
 حرارت محرقہ اور غلبہ کی حد تک نہیں پہنچتی ہے۔ یہ علامات اس تب دوسری کے مین جو غلیان خون سے پیدا ہوتی ہے اور اگر
 خون مین عفویت آجانی سے پیدا ہوتی ہو اس کی حرارت اور اعراض شدید تر اور اس کا معالج نہایت مشکل ہے اور وہ نہایت مختل
 محرقہ سے ہے۔ خون کی رقت اور غلاظت کی شناخت اور نہیں چیزوں سے ہوتی ہے جو چیز مین اس تب مین برآمد ہوں ہر اول
 اور برا اور عرق اور نفث وغیرہ کے۔ سو خاص جو لیب غلیان خون کے پیدا ہوا ابتدائین نہایت مشابہ جمی یومی کی ہوتی ہے
 مگر حرارت مین اس کی نفع کو ترسے اور اذیت کم ہوتی ہے اور التهاب اور رواج اس سے پیدا ہوتے ہیں اور زیادہ اثر اس تب کا
 دل کے ہوتا ہے۔ جمی دوسری جو عفویت کو خون کی پیدا ہوتی ہے اس کی حرارت تمام بدن مین برابر ہوتی ہے خواہ قریب برابر
 ہوتی ہے لیکن اگر کسی جگہ کی مٹی ہوتی ہے وہ اختلاف بدھیں ہوتا ہے۔ علامات انتقال اس تب کی بطرف خناق وغیرہ
 وہی مین جو ان امراض کے علامات لینے خناق وغیرہ کے ہوتے ہیں اور اونکا بیان بخوبی ہو چکا ہے یا وہ علامات جو درم خلق اور
 نو قین کی مین اور علامات حدی کے آئندہ بیان ہو گئے اور علامات مرسام اور دوسرا اور اختلاط و مین وغیرہ کے امراض خاصہ مین اور
 نیز اوپر کے مباحث مین بیان ہو چکے۔ اس تب کی طولانی ہونے کی شناخت جیسا اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ علامت نفع کی بیک
 پیدا ہوا دیر چھوڑ دیا ہو جائے اور مدت مین زیادتی اور کمی اور قوت کو اختلاف پیدا ہوا اور قوت خواہ سکون کا زمانہ ایسا ہو محرقہ
 کے مشابہ معلوم ہونے لگے یہ بات دلیل ہے اس پر کہ بدن مین غلط خام بھری ہوتی ہے ورنہ حرارت غریزی اثر کے اوقات
 مین انتظام پیدا کرتی اس تب کو بحران کے علامات پر علامات نفع دلالت کرتے ہیں کہ اگر تیسرے چوتھے روز تک نفع نہ ہو اور بحران ورنہ
 ہفتہ نہ ہو گا اور اکثر اس تب کا بحران بروز چہارم ہو جاتا ہے علاج جمی دوسری کا اس تب کو معالج مین غرض اصلی ہوتی ہے کہ استفادہ
 خون نکالا جائے کہ غشی پیدا ہوا و قوام مین خون کی تخلیق پیدا ہو جائے اگر رفیق مالی ہو خواہ صفراوی ہو اور تیرہ خون کی کرنی چاہے
 اور اس کا تقیہ کر کے رفیق کیا جائے اگر غلیظ ہو اور سودا ویت غالب ہوئی ہو اور کثرت استعمال ایسی چیزوں کی جس سے خون سودا ویت
 پیدا ہوتا ہے خواہ ایسی چیزوں کا استعمال ہو اور جس سے غلط خام رفیق پیدا ہوتی ہے۔ اور دوسری غرض یہ ہوتی ہے کہ مادہ تبکی
 نفع دیکر اس کی تحلیل کی جائے۔ استفراغ اس مادہ کا مائت کی فصد سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے جس فصل مین یہ تب کیون نہ عارض ہو
 اور فصد کے استفراغ مین کچھ انتظار نفع کا نہیں اور فصد مین انتظار بحران کا کیا جاتا ہے البتہ اگر تیرہ ہوا و سقنا کو فصد مین حاصل کر کے
 اصلاح بختم اور اخراج آدھ چھوڑ کر کے پر فصد کرنی چاہیے۔ پھر اگر تب ہر وقت رہے تو فصد کرنی چاہیے اور یہ فصد کی جائے یا
 کہ مرض قریب نفیسی ہو جائے خواہ غش مین چڑھے بشرطیکہ مین طاقت ہو اس واسطے کہ بذر یہ غشی کے فروغ قوی مین برودت پیدا نہ
 ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد کو لانا اور سردی بانی لانا اس تب کو زوال مین کبھی کافی ہو جاتے ہیں اور دوسرے معالج
 اور تریک کی ضرورت نہیں ہوتی کہ فصد چند مرتبہ کو لینی مناسب ہو اگر کوئی ایسا سبب نہ ہو جو زیادہ خون کے استفراغ کو ایک ہی مرتبہ

واجب کہ دوسرے ایسے کہ اکثر تھوڑے سے خون نکالنے میں تپ کا زوال ہو جاتا ہے اور قریب بہ غشی مریض نہیں ہو چنچا پاتا۔ کبھی جب لپری
فصد ہو جاتی ہے اور اسکے بعد فوراً اسہال صفراوی ہوتا ہے اور عرق بھی بکثرت برآمد ہوتا ہے اس عرق کو پوچھنا چاہئے تاکہ سیم نکلو
اور رگ نہ جائے اور کبھی جب تغیر کامل کا پذیرا ہو فصد کے یقین ہوتا ہے خروج عرق کو متعجب ہی کرتے ہیں اور جو ضعف اور غشی عارض
ہوئی ہے اسکا تدارک غذا و لطیف سے کیا جاتا ہے اور سکون و آرام مریض کو دیا جاتا ہے طبیعت کو ملین کنا ہر وقت ضرور
اولیٰ اجزاء سے جو معروف ہیں مثلاً آب اندرین خواہ میو اور میو خش انا کا پانی اور زیادہ ملین کی حد شیشہ خشت اور ترسندی تک ہے
— اور خفیف شیا ف جو ابھی مذکور ہو چکے ہیں اور کبھی بروقت نفع کے استغفار کی حاجت ہو تو لہلہ زرد اور شاترہ اور املہ تار
وغیرہ سے کیا جاتا ہے۔ اگر مریض کی حالت ایسی ہو کہ مائتہ کی فصد ہو سکے مثلاً اگر کا ہو تو رگ پشانی کی فصد کو ملنی چاہئے خواہ
دونوں شانوں کو بچھین بچھنے لگانے چاہئیں۔ اگر یہی ممکن نہ ہو سکے کسی عارض مانع کی وجہ سے ضعف کی شدت ہو بہر ہر ذریعہ
اسہال کے دفع مادہ کرنا چاہئے مطہر کے بخود میں بیان ہو چکا ہے دیاس تپ میں ایسے اجزاء سے کر لی چاہئے جو تغیر کرین اور صفرا
قطع ہو جائے اور خون کے جو میں شکیں ہو جیسے شربت عنب خواہ شربت نار وغیرہ۔ اگر فصد سے غشی پیدا ہو رونی آب اگر کے
ساتھ لکھا جائیے۔ اگر کاسیر خود بخود جاری ہوا اسکا بند کرنا مناسب نہیں ہے مگر جب قریب جھٹی ہو چو۔ خون کی فطریہ عیب سے
خوب ہو سکتی۔ اور رب عنب اسطرح بناتے ہیں کہ سودانہ عنب کو باخ رطل پانی میں بکائے جائیں اسقدر کہ ایک ٹلٹ پانی
لینے تک ا رطل باقی نہجائے اور شکر سے قوام کیا جائے اور شکر جقدر کہ جو اتنی ہی اچھی بات ہے۔ اور مسور بھی غلیظ ہے
خون کی بہت مفید ہے خصوصاً تندہ کے میں اگر مسور کو بکائیں جو خوب کٹا ہو۔ اور اگر زیادہ غلیظ ہو تو ہر گز رب عنب خواہ
استعمال کرنا چاہئے۔ تبرید خون کی اس طرح پر کرین کہ مسور کو پائیں ہلکو اور اسکا تقویٰ بنائیں اور برف سے ٹنڈا کر کے پلا متین خواہ
آب برگ کا مسور در کے پلا متین اور فقط سرور پانی ہی کافی ہے بشرطیکہ کوئی مانع موانع مذکورہ بالا سے نہ ہو۔ اکثر اس کثرت سے
پانی پلا جاتا ہے کہ جو رطل بننے لگتے ہیں اور رنگ بدکنا سنہر ہو جاتا ہے اور اسی تدبیر سے شفا حاصل ہوتی ہے اور کبھی تب کا انتقال ملنی
تب کی طرف ہو جاتا ہے اور صفت قرص و رد وغیرہ جو ادویہ جمی ملنی کے میں اونسے علاج کیا جاتا ہے۔ ایسا علاج بعض متقدمین اطبا
کیا کرتے تھے لیکن پانی بکثرت پلا دیتے تھے اور لیٹھے متاخرین نے براہ کذب اپنی ایجاد سے اس معالج کو لکھا ہے۔ آب جو کا پلا نا ہی
علاج اس تب میں مانع ہے بشرطیکہ طبیعت نرم ہو اور بہترین اوقات استعمال آب جو کا وقت شدت غلیان اور کرب کا ہے اور جب
اشتعال حار ت زیادہ ہو اور غفقاں کا دورہ متواتر ہو رہا ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نقطہ تبرید پر اقتصاد کر کے فصد اور اسہال
ترک کرنا سد سے زیادہ پیدا کرتا ہے اور غفقاں حرارت کا زیادہ کرتا ہے اس سبب عفو ت اور حرارت دوبارہ عید برہ جاتی ہے۔
تغیث اس مادہ کا مسہلات صفرا سے کرنا چاہئے جسطرح قوت اور ضعف مریض مقتضی قوت اور ضعف اجزاء و مسہلات کے ہوں۔ اور مضغبات
ایسے دینے چاہئیں کہ جو نفع ملے کے واسطے مفرین ایسے کہ اکثر ملغم سبب عفو ت خون کا ہوتا ہے۔ اور آخر میں اس تب کے
قرص تاثیر دینا چاہئے اور یہ قرص بھی بہت عمدہ ہے۔ طباشیر ۳ جزو تخم خرنہ ۵ جزو تخم خیار ۵ جزو تخم کدو ۱۰ جزو صمغ عربی کثیر انشا
ہر واحد ۳ جزو رب السوس ۵ جزو کوٹ پیکر قرص طیار کرین و دوسرا نسخہ خصوصاً اگر ضعف جگر ہو تو بہت مفید ہے کہ
۳ درم عصا زرنک ۲ درم تخم خیار ۲ درم تخم خرنہ ۵ جزو تخم خیار ۵ جزو تخم کدو ۱۰ جزو صمغ عربی کثیر انشا ۵

ریونہ یعنی زعفران کا فورہ ہر ایک بلع و دم انکا قریب تین۔ غذا اس تب میں ضرورت غلابی اور حدیسی جو ترش کیے ہوئے ہوں اور ضرورت ربانی اور سماقی مناسب ہیں اور اگر ان غذاؤں کو کسی غذا کے استعمال میں خوف نبض کا ہو تو شدت ترشی کی کم کر دینی چاہیے شیر شربت ملا کر اڑا کر کھانا ڈال کر اور غذا جو کدو سے اور حاض سے لیجا کر کھائے۔ اور فو کا اس تب میں اردو اور امارا اور سبب متکاب ہیں۔ اور زکام کی کدو لکڑی اور کاسنی کبیرا اور بویا اور حاض لینے چوکا اور کشنہ اور انشال اسکی جو بلقولات مہر اور مسکن غلابان خور ہوں۔ اگر دوسرے خواہ بیداری یا خفقان خواہ بہت یا رعاف بعد جو قوت کو فنا کر دی خواہ اور اعراض رومی عارض ہوں اور سخت ہو کر ہر ایک کھانے کی اسی طور پر کرنا چاہیے جو سابق میں جدا گانہ بیان کیا گیا تھی بلغمیہ کا بیان اور بیان ہو چکا کہ بلغمی تب نامیہ بھی ہوتی ہے اور لازمہ بھی ہوتی ہے اور نوبت اور لزوم کا سبب بھی اور بیان ہو چکا کہ داخل حرق کی عفونت سے لزوم ہوتا ہے اور خارج حرق کی عفونت سے نوبت اور دوسرے پیدا ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جس طرح اور حمیات کے واسطے اوقات کلیغہ خواہ جزئیہ میں بلغمی تب کے واسطے بھی اوقات اربعہ مقرر ہیں۔ کم سے کم وقت ابتدائی کا اکثر بیماری کی اٹھارہ دن ہوتی ہیں اور زوال اس تب کا درمیان چالیس اور ساٹھ دن کے ہوتا ہے۔ اسلم حمیات بلغمیہ وہی ہے کہ اس کے زمانہ فترت اور سکون میں بدن حرارت سے پاک ہو جائے یا اگر سے خصوصاً اگر حرق برآمد ہو کر سکون پیدا ہو کر اس سے رفیق مادہ اور قلت مادہ کی اور بدن کا متحمل ہونا اور بدلتے سمات کے تحمل مادہ کا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اطول اوقات اس تب کے زمانہ ترید کا ہے علاوہ یہ ہے کہ زمانہ اسکے انحطاط کا بھی اطول ہوتا ہے بلنبت زمانہ انحطاط و غلب کے اور زیادہ طول اسکا زمانہ انحطاط میں محسوس ہوتا ہے۔ بلغم میں جو عفونت آتی ہے کہیں زجاجی ہوتا ہے اور کہیں ترش ہوتا ہے اور کہیں شہیر ہوتا ہے اور کہیں نگین ہوتا ہے اور یہ بات اور بیان ہو چکی کہ حمی حرق کس طرح بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اکثر تب بلغمی اور نہیں کو عارض ہوتی ہے جبکہ فراج و طوب ہو خواہ جو لوگ ناکر و شہیر کر ہوتے ہیں خواہ مشایخ کو اور لڑکوں کو اور بچوں کو اور جو لوگ ریاضت خواہ استعمال حالت استقامت میں کریں اور جن لوگوں کو اکثر کھٹی دکار آتی ہو خواہ وہ لوگ جنگی معہد میں ہو یا املا کے نزلہ اور سے اور بعض ہو جائے اور اس کے فم معہد میں اکثر الم محسوس ہوا کرے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر تب کے ساتھ بردہ بھی ہو تو نبض میں نفیس اور صغیر پیدا ہوتا ہے علامات بلغمیہ و اکثرہ کی اس تب کو یانہ نامی میں اصغر جو س کہتے ہیں جس تب کا سبب بلغم زجاجی ہو خواہ بلغم ترش اور میں بردہ بہت زیادہ ہوتا ہے اور لڑکہ راجی بلغم کی تب میں زیادہ ہوتا ہے مگر مرد اس تب میں دقت نہیں شروع ہوتا ہے بلکہ تھوڑا تھوڑا اطراف میں پیدا ہو کر اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ جیسے بدن برف ہو گیا اگر اسکو گرم کرنا چاہیں بہت دشواری سے گرم ہوتا ہے اور اگر گرم بھی ہوتا ہے تو دفعہ گرم نہیں ہوتا ہے اور نہ بتدریج گرمی پیدا ہوتی ہے بلکہ گرمی پیدا ہو کر پھر سرد ہو جاتا ہے اور پھر گرم ہوتا ہے اور کہیں بردہ اس تب کا تشہیر سے ماسوا ہوتا ہے اور سوت بردہ نو اوس حصہ سے خللا پیدا ہوتا ہے جس میں نبض نہیں ہوا اور تشہیرہ نقطہ نبض سے پیدا ہوتا ہے۔ زیادہ تر بردہ فوہ طرہ منہی کے دور و زمین ہوتے ہیں اور یہ تب اوس مادہ سے بہتر ہے جو بہت مدت کو خش پیدا کرے تاکہ بطریق باہر نکالنے مادہ کے لڑہ پیدا کرے جس طرح مادہ صفراوی سے پیچہ پیدا ہوتی ہے اسلئے کہ عفونت اس مادہ کی عفونت سے نرم کی ہے اور یہ تب بد نہیں گرانی پیدا کر کے شروع ہوتی ہے اور سبب بھی ابتدائی عارض ہوتا ہے اور بہتر زوال میں جو تین ہوتی ہیں ان میں نہیں ہونا اور لڑہ ہونا ہو گا ایک نکتہ کے بعد یہ اور لڑہ پیدا

ہوتا ہے اور کبھی مدت تک ایسا ہی رہتا ہے کہ غلط بردہ ہوتا ہے کہ زمین ہوتا ہے۔ اور اکثر اس تپ کا شروع غشی سے ہوتا ہے اور کبھی غشی نہیں ہی ہوتی ہے۔ سکہ اس بیماری میں غشی بیشتر ہوتی ہے اس لیے کہ غم محدہ ضعیف ہوتا ہے اور اشتہا سا قاطب و غم جلد ہی نہیں ہوتا جس کے ذریعہ سے خون پیدا ہوا اور جزیر بدن ہو کر قوت پیدا کرے۔ جو تپ بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے اس سے بیشتر تر ہوتی ہوتی ہے اور ہر دو اس میں شدید نہیں ہوتا۔ اور جو تپ بلغم شیریں سے پیدا ہوتی ہے کہ اکثر اس میں بہت سی لذت اور اوایل کی ایسی ہوتی ہیں جن میں پہر ہی ہو خواہ ہو یا لڑنے ہو۔ اکثر دوسرے بلغمی تپ کی غشی عارض ہو کر ابتدا کرتی ہیں اور کبھی اوایل کے دوسرے میں حرارت شدید پائی جاتی ہے اور آخر میں کم ہوتی ہے۔ سبب اس کا شاید یہ ہے کہ عفونت پہلے بلغم شیریں اور شور و فتن میں پیدا ہوتی ہے اور سوخت حرارت شدید ہوتی ہے لہذا ان بلغم غلیظ اور بارہ میں نقص پیدا ہوتا ہے۔ مریض کے لمس کی گرمی کا یہ حال ہوتا ہے کہ باتہ رکھنے وقت تو گرمی کم اور ضعیف مثل حرارت بخارات کے معلوم ہوتی ہے۔ ہر جب ایک رنگ یا نہ رنگا رہے ایک حدت اور حرقت محسوس ہوتی ہے مگر جمیع بدن جھقد یا نہ کے نیچے ہوتا ہے سب جگہ پر اور کسان گرمی نہیں ہوتی جیسے دق میں بلکہ حرکت کسی مقام پر زیادہ اور کمین کم اور نہ معلوم ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے حرارت پیچھے کسی ایسی چیز کے جو چلتی وغیرہ میں چھپی ہو کر آتی ہے۔ اس لیے کہ بلغم لزوج ہے اور اس کا فعال اور متلا ہوا حرارت سے مختلف ہوتا ہے بطرح عام لزوجیت اور چیز نکال بھی مستور ہو کر حرارت اور میں اس طرح اثر کرتی ہے کہ میں کوئی جزو گرم ہو جاتا ہے اور کمین سرد رہتی رہتا ہے خواہ کسی مقام پر لزوجیت اور چیز نہ پٹ جاتی ہے اور کسی مقام پر نہیں پھٹی ہے۔ کہ ہو مگر حرارت اس کی اکثر اس مقدار سے کم ہوتی ہے کہ التهاب پیدا ہو اور کرب اور چھپی ایسی ہو کہ شون محدود ہو اور اکیدا ہو خواہ منہ سے پانی کی جی چاہے یا کپڑے پہاڑے اور سبز پر پھلوں پر لگا کر اسے ایک کر وٹ پر لوجہ کرب کا آرام کر سکے اور برسی برسی سانس لے اور ٹیکو لانی کی زیادہ ضرورت ہو۔ اکثر اس تپ کی حرارت خرید کے زمانہ میں کبھی ایسی ہوتی ہے کہ گندہ دکنندہ تر جاتی ہے اور ایسا گمان ہوتا ہے کہ اب یہ تپ زائل ہو گئی اور یہ تپ بالکل ہو موجود ہو کر تیز اور زیادتی کرتی ہے اس لیے کہ مکمل معلوم ہوتا ہے کہ بعد توقف پہر جب شروع کرتی ہے تیز شروع کرتی ہے اور برہتی جاتی ہے اگر اس کا وقفہ انتہائی ہوا تو بعد وقفہ کے زیادہ ہوتی۔ اس طرح اس تپ کو زیادہ انحطاط میں ہی وقفہ ہوتے ہیں۔ کل بلغمی جمیات میں مذاوت و تحری زیادہ ہوتی ہے اس لیے کہ زیادہ بلغمی تیز رطوبت زیادہ ہے اور بخارات اس مادہ کے پسینہ کی طرف بہت کم دفع ہوتے ہیں اس لیے کہ بلغم میں لزوجیت زیادہ ہے اور اگر کسی پسینا برآمد ہی ہوتا ہے تو کبھی کبھی قدر سے قدر سے معلوم ہوتا ہے اور تمام بدن میں متاثر نہیں ہوتا ہے۔ کمی عرق کی لکیر عرق کا بالکل مفقود ہونا خاص ناکل سے اس تپ کی ہے۔ پیاس بلغمی تپ میں کم ہوتی ہے اور اگر بلغم شور ہو خواہ عفونت شدید عارض ہو کر گرمی زیادہ پیدا کرے اور سوخت کہ یہ قدر پیاس جو ہوتی ہے وہ بھی اور تپ کی نسبت بہت کم ہوتی ہے پیشانی کا پھول جانا اس تپ کو۔ بیمار و نحو زیادہ ہوتا ہے۔ اور پہلو کی جلد میں یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ رقت ہوتی ہے اور متعدد پیدا ہوتا ہے رنگ بیمار کا بھی بلغمی میں ہلکے پسینہ اور زردی ہوتا ہے اور دونوں رنگ پسینہ سے بلغم کو لکڑ پیکے پیدا ہوتے ہیں اس طرح کہ پسینہ سے پسینہ سے ملکہ مثل رطوبت کے رنگ پیدا ہوتا ہے اور غمہ رنگ لون کی یہ کیفیت رہتی ہے اور کمر سے بھی رنگ میں بوقت ممتد پیدا ہوتی ہے جیسے کہ اور جمیات میں بوقت ممتد کے رنگ میں ممتد پیدا ہوتی ہے۔ بعض بلغمی تپ میں ضعیف اور منقوض لینے بہت اور غیر

اور قبل از وقت عفوئت کہ بلغم زجاجی کی سردی اندرون جسم میں اسلئے ظاہر نہیں ہوتی کہ چونکہ وہ ایک مکان خاص میں درت سے ٹھہرا ہوا تھا اور وہ عضو اسکے برودت سے مادی ہو گیا تھا اور جو عفوئت کہ جب اوس میں حرکت پیدا ہوئی اور قریب کہ اعضا جڑاؤ کی برودت کو جذب نہ ہو اونسے کیتقدیر اتصال ہوا تب اسکی برودت محسوس ہوئی علامت اس تب کی یہی دسی ہیں جو علامت جمی بلغمی کے مذکور ہوئیں اور یہ بھی پچان ہے کہ بول اس تب میں سرد اور خام ہوتا ہے اور بہ نسبت اور تنہا بلغمی کے بول میں گرمی کم ہوتی ہے اور تفریق طبعی اور متفاوت ہوتی ہے اور اکثر اس تب میں برودت شدت پیدا ہوتی ہے کہ جو غلیظ ہونے اور کسی ریح کی طرف تسخیل ہوتی ہے اور کسی عجب کی طرف کیونکہ ایسا وہ بدن میں کم ہوتا ہے اور خون اس میں کہ اور شاذ اور واقع ہوتا ہے اور کسی نفس خواہ کمی مقدار سے دورہ میں بعد اور وہ برہوتی ہے کہ عجب خواہ ریح کی طرف انتقال سے اس تب کا بلغمی ہونا موتوف نہیں ہوتا اسلئے کہ وہ بلغم میں عفوئت کا جانے سے یہ تب پیدا ہوتی ہے اور دورہ کی طرف التفات بعد اور اک اصل سبب کہ جائز نہیں ہے اور نہ انقسام حیات کا فقط دورہ ہے اور نہ ہی تب کی کو برودت خواہ صفراوی کہ بطور غلبہ آنا ہی اوسکے اور اک اورہ کے واسطے کافی ہے۔ اس تب کی کو نسبت کم گنتے سے کم گنتے تک پہنچا اور شہرہ اس کم ہی رہا کرتی ہے اسلئے کہ یہ مادہ اسقدر کثیر نہیں ہے کہ کم گنتے تک نسبت باقی رہے جس تب میں اندر گرمی ہو اور باہر سردی اوسکا لیففور یا نام ہے یہ تب اکثر بلغمی ہوتی ہے اور کسی صفراوی ہی ہوتی ہے کہ صفراوی غلیظ سے پیدا ہوتی ہے بلغمی ہونا اس تب کا اس طرح سے ممکن ہے کہ چونکہ بلغم اندرون جسم کے متغفل و مستغفل ہوتا ہے تو وہ مقام گرم ہوتا ہے اور چونکہ تسخیل اس بلغم کا نہیں ہوتا ہے اس جهت سے خارج بدن میں گرمی پیدا نہیں ہوتی اسلئے کہ اوسکے بخارات کا زیادہ انتشار خارج نہیں نہیں ہو سکتا لہذا سخت اور گرمی زیادہ ہی نہیں پیدا ہوتی اور یہ ہی ایک سبب ہے کہ قوت غریزی اور حرارت اصلی ہر مقام سے اندرون جسم محل عفوئت متغفل میں جمع ہوتا ہے واسطے لضع مادہ کے اسلئے کہ ظاہر بدن حرارت سے خالی ہوتا ہے اور سرد ہوتا ہے خصوصاً اگر خارج جملہ اعضا بلغم خام زجاجی موجود ہوں اور ان میں عفوئت واقع نہ ہو اور حرارت اندونی اسقدر زہوکہ برہوتی بلغم کی تحلیل خواہ نہیں کر سکے۔ یہی بلغم دلیل سے خارج کے باور رہتی کی کہ اکثر بلغم باطن سے بخارات غیر متغفل و متغفلین حسیوت وہ بلغم متغفل ہوتا ہے کہ وہ بخارات مسعود کہ ظاہر بدن تک آتے ہیں اور جدا ہوتے ہیں اور مسعود ان بخارات کا جو ہمہ اس حرارت کو ہوتا ہے جو مادہ کو متغفل کرتی ہے اور یہ حرارت خود اور تک ہمارا اوس ہمارا عدد کہ ہستی ہے اور بد تو مری دریکہ بخارات سے جدا ہوجاتی جو صلیح گرم پانی کے بخارات سے حرارت طہرہ جدا ہوتی ہے پر جب حرارت غریبہ بخارات مذکور سے جدا ہوتی ہے اور یہ بخار جس مادہ کا ہے وہ مادہ بلغمیہ مثل عفوئت کو چونکہ غایت سرد لہذا اصلی برودت خود کرتی ہے اس سبب سے ظاہر بدن جہاں پر یہ بخارات پہنچتے ہیں سرد ہوجاتا ہے۔ لیفورا کی صفراوی ہونے کا بیان یہ ہے کہ صفرا جب تھوڑا ہو اور اندرون جسم کے متغفل ہوا اور اوس میں سوئیت پیدا ہو اور اک کا نہیں سوئیت واقع ہوا سوئیت بھی ظاہر بدن اسی طرح سے سرد ہے کہ بلغم کے بیان میں ابھی ہم کہہ چکے ہیں چونکہ اسقدر صفرا سے زیادہ بخار نہیں ہوتا کہ اسکا جملہ بخار جسم حرارت پہنچاے اسلئے فقط موضع عفوئت گرم ہوگا اور ظاہر بدن سرد رہے گا۔ اس قسم خاص کا نام طبعیہ من ہے اور لیفورا یا لیمبر جس کے ہے کہ بلغمی اور صفراوی دونوں پر اسکا اطلاق ہوتا ہے۔ لیفورا کی مدت شطرنجب سے زیادہ ہے سووال معترض اس مقام پر یہ اعتراض کر سکتا ہے کہ اگر تو عریض می کی یہی گئی ہے کہ اشتغال حرارت غریبہ کا قلب میں ہو کہ تو عریض اور شہرہ این کہ حرارت تلم بدن میں پھیل جاتی ہے اور لیفورا کیسی تب ہے کہ اس میں اشتغال حرارت قلب میں ہوتا ہے اور نہ بدوہ نہ خرائین اور اولیہ کے

تمام بدن میں حرارت منتشر ہوتی ہے جواب اس ختم کرنا ہے کہ حدود خواہ رسوم ایسی چیزوں کی جس قدر میں سب میں ایک شرط مشترک ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ بشرطیکہ کوئی کثرت نہ ہو مثلاً بانی کی تعریف میں ہم کہتے ہیں کہ بانی سر در ہے اوس سے مراد یہ ہے کہ بانی حیوانیت اپنی ذاتی حالت پر مبادور کوئی مانع خارجی نہ ہو تو اسکی برودت اور رطوبت محسوس ہوگی خواہ فیصل اور وزنی کی تعریف یہ کرتے ہیں جو پچھلے کی طرف گرے یا سب سے مراد یہی ہے کہ بشرطیکہ مانع کوئی نہ ہو اور ان معیات میں حال یہی ہے کہ حرارت قلب تک پہنچتی ہو اور شرا میں کہ رطوبت جو زمین پر منتشر ہوتی ہے کہ کسی تپ میں کوئی ایسا مانع پیدا ہوتا ہے کہ طور سے انتشار کا نہیں ہو سکتا ہے جیسے اگر تپ میں کسی مقام پر برت لائیں کہ وہ جگہ سرد ہو جاتی ہے مگر ضرار اسکا افعال طبعی میں تو حلاً تمام میں ہوتا ہے وہ تپ جسم میں گرمی سر در می دونوں جگہ ہونے لگے اندر اور باہر ایسی تپ اگر وجود ممکن ہے تو دین ہوگا جہاں دو مادے سر در نسبت نقص کے متحرک ہوں ایک اندر ہو اور ایک باہر اور دونوں میں کوئی کثرت نہ ہو جو پہلے کے پر جب نقص شروع ہو دونوں سے بجا لطیف اوسکے گرد ہوجیسے گلاب چائے دادہ ہوگا وہ مقام سر در ہوگا اور حالت حرکت میں جو غلط بار سے سردی پیدا ہوگی اوسکا سبب تو ایسی بیان ہو چکا ہے کہ جو غرض غیر متعارف ہے برودت سے بلغم کی ایذا کا احساس کرنا ہے جمعی غشی غلطی یہ تپ اکثر سبب بلغم خام کے ہوتی ہے جو غرض میں ہو کہ کثرت مقدار کے متفرق ہو جاتا ہے اور ہوجہ کثرت کے قوت کو مغلوب اور ضعف کر دیتا ہے اور اکثر اس بلغم کا فساد و ضعف معدہ پیدا کرتا ہے جب اس بلغم میں حرکت ہو جو عفو قوت کے پیدا ہوتی ہے قوت حیوانی اور طبعی کو زیادہ منسلک کرنا ہو اور اسے تھوکر ہے اگر قوت کو بحال خود چھوڑ دے اور مادہ کی تحریک سے مدد قوت کی کرے تو تھوکر قوت تدبیر قلع اور دفع مادہ ہوگی کافی نہیں ہوتی۔ اور اگر باسانی استفراغ دادہ کا قصد کرین مادہ عاصی ہو کہ مستغرق نہیں ہوتا کہ ایسی حرکت نالایم کرنا ہے کہ قوت کی کلور کری اور روح کی بغیر اسی پیدا ہوتی ہے باوجود کہ اشتقاق ہو جاتا ہے۔ اگر استفراغ شدید کا قصد کیا جاتا ہے کہ بذریعہ ہمال اشتداد خواہ قصد قوی کے اخراج اس مادہ و خبیثہ کا مروجہ قوت اسکی تحمل نہیں ہوتی۔ اور کیونکہ قوت متحمل ہو مالا کہ اس تپ میں قوت سکون مادہ کے غش غش چلاتے ہیں پر جب تحریک قوی کی جائیگی تو کیا ضرر میں پیدا ہوگا۔ مگر بائیمہ استفراغ کی ضرورت اس مرض میں شدید ہے اسلئے کہ مادہ کیفیت بن دی اور کثیت میں کثرت ہے۔ اور پھر نقد یہ کی حاجت زیادہ ہے اسلئے کہ جو اخلاط نہیں بافضل موجود ہیں جو بخامی اور ناو رستی کے قابل نہیں ہیں کہ جزو بدن ہوں اور انکے جزو بدن جو سب سے قوت میں کسی قدر متعارف ہو اور بدن جو کہ غذا اخلاط خام سے نہیں پاتا ہے اب ایک بار در خرابی ہے کہ اگر تکلف غذا و حیدد بجائے جو کہ ضعف بلغم پیدا ہو چکا ہو وہی اخلاط خام پیدا ہو سکے اور فساد وہ میں زیادتی ہوگی سادہ اگر غذا قطعاً ترک ہو تو قوت کثیرہ ساقط ہوگی۔ اس تپ کی ابتدا میں ایسا ہوتا ہے کہ ایک سر در بطرف قلب کو گرتی ہے اور اس سے غشی پیدا ہوتی ہے اور بغض صغیر ہو جاتی ہے اور بطور اور استفاد ہوتی ہے اور پر جب طبیعت کو کش کرے کہ مادہ مذکورہ کو گرم اور لطیف کر دیتی ہے اور جس عفو قوت کے بغض جزا اس مادہ کے قلب تک پہنچانے کی طبیعت کی اس فعل میں اعلت کرتی ہے اوسوقت قلب خزر سے اوس شے بار کے جو سبب غشی کا ہے نجات پاتا ہے لیکن اب اسکی حرارت کو قلب کو ضرر پہنچتا ہے اس سبب سر بغض میں سرعت پیدا ہوتی ہے خصوصاً حرکت انتشار میں سرعت زیادہ ہوتی ہے نسبت انسااد وغیرہ کے۔ علاوہ یہ ہے کہ پر بغض میں باوجود سرعت کو صغیر اور بطور اور تغاوت غالب ہو جاتا ہے۔ دودہ اس تپ کا صیغہ اور بلغمی حمایت کا ہے ویسا ہی ہوتا ہے کہ جو تھوکر نمدل باقرن نہیں ہوتا۔ اور نہج چہرہ کا اور بدبکا

نرمہ قازن ہندوستان قریب ہی ہوتا جا گیا لطیف تر بائی جاگی مگر متفقا و اعتباری سب کے اور ان لطیف تر سب کرین ہر جب بخوبی ظاہر ہو جائے کہ فتنہ دور ہے
 لسانی اس ضعف قوت کی تخلیق تیرے کہ میں انداز ان آہستہ آہستہ لطیف کرین تا ایک زمانہ فتنہ کا آجائے اسلئے کہ طول زمانہ اس تب کا ایسا ہی کہ حسین
 ایسے غیرات لطیف اور تخلیق اور اس کے بعد ہر نرمہ قازن لطیف مکن ہے جمی جاوہرین البتہ بدیرات مکن نہیں ہوتی۔ اور جب سات و تسو زیادہ
 زمانہ گذر جاوے ہر لطیف تیرے جو قیام کرنا چاہیے ورنہ ضعف شدید عارض ہوگا اور فتنہ محدود و ضعیف ہو جائیگا اور جب قدر مرض میں طول زیادہ محسوس ہوگا
 جاوے لطیف میں کمی کرنی چاہیے۔ با اینہم نسبت راجع کے اس تب میں لطیف زیادہ واجب ہو۔ اور اسی وجہ سے ضرور ہے کہ بعض کو عجلہ
 بچہ ہائے مرغ وغیرہ جو خون غلیظ پیدا کرتے ہیں غریبی چاہئیں بلکہ رونی کے ساتھ شور با فقط اکلنا چاہئیں ہاں اگر ضعف کا زیادہ خوف ہو خواہ غلط
 کا ظہور ہو جاوے ہر گوشت وغیرہ اکلنا مسخر نہیں ہے۔ ہر اختلاف اس تب کا بوجہ زیادہ شور اور شیرین کے اور بوجہ مادہ زجاجی اور ترش کے اگر
 دیکھا جاوے تو جمی فروموروس جو مادہ زجاجی خواہ ترشی سے ہوتی ہے اور حسین بدن کی تسخیر چن ساعت تک نہیں ہوتی ہے۔ اس میں فرق
 معالجہ کا یہ ہے کہ پہلے دواؤں و نون مادہ کی تب یعنی بلغم شور اور شیرین کے تھیں ایسی دوا سے مناسب ہے جو نرم ہو اور اس قدر تیرے ہی کرے اور
 زجاجی اور ترش مادہ سے جو تپا کر اس میں دوائی سخت درکار ہے۔ اس طرح پہلے دواؤں و نون مادہ شور اور شیرین میں فطرح مادہ کی اسلئے
 لطافات اور قطعات سے مناسب ہے جو گرم زیادہ ہوں اگر شکی اور فتنہ زیادہ ہو اور دوسرے دواؤں یعنی زجاجی اور ترشی میں گرم چیزیں جو لطیف
 ہوں اور اپنی تیزی سے تقطیع پیدا کرین اور انکی ضرورت ہو خصوصاً اگر بلغم کے مہرہ سودا ہی ملاو اور سوخت استعمال کوئی اور محزون کریت کا سنا
 ہے اور ٹھنک چیزیں ہی استعمال کرنی چاہئیں۔ مناسب تر وہ دوا جو ابتدا میں درکار ہے گھٹتے ساتوین دن تک اور اگر آب رازیانہ
 اور آب کاسنی اور آب کرش مہرہ گھٹتے حاجت دیا جائے اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں۔ کچھ نہیں بھی مفید ہے اور دوا اصل مہرہ زونا کے
 بھی خالی از مادہ نہیں ہے کہ کسی یہی مناسب ہو جائے کہ بقدر تھیں طبیعت زیادہ مطلوب ہو مقدار گھٹتے کی خواہ اور دواؤں کو دیا کی زیادہ
 کجماوے۔ خصوصاً دوا سہل جو شربت و دفاہی سے بنایا جائے کہ دوا سہل تھیں ہے۔ اگر ضرورت ہو کہ اسکی تھیں فوری کجماوے آب لباب مادہ
 کو دین اور اگر وہی چاہے التماس تیرا دین اور شکر خواہ قدر شکر کہ کو دین۔ گھٹتے جسکی ساخت شیرہ ترنجبین اور لباب کو یا ٹھنک نکال دیا گیا ہو
 دوا ہی فوری ہے۔ زیادہ مبالغہ ابتدا میں دوا یہ سہل کا مناسب نہیں ہے اور بعد زمانہ ابتدا کے تھوڑا سا توقع سہل میں ضرور ہے خصوصاً اگر
 مادہ یعنی کے ساتھ صغریٰ کی ہی شرکت ہو اسلئے کہ اسوقت سہل سے فراج میں فساد پیدا ہوتا ہے۔ اکثر آدمی ابتدا میں واسطے استعمال اور
 اور اس کے ہر خشک دوا و تبرید کا استعمال کرتے ہیں فسخہ دوا و تبرید کا جو سہل مصطلکی دس درم ہوا حد سے لیکر ہر ایک کے مجموع میں دم
 تبدلات میں اور شکر طرز پر ہر مجموع کے لینے چاہئیں مشرب کرتے ہیں اور ہر شب ایک شغال استعمال کرتے ہیں اگر اس دوا کا استعمال اسوقت
 چاہیے کہ طبیعت نرم ہو اور اگر سرد و دمتہ اجابت از خود ہوتی ہو۔ پھر اس دوائی ضرورت نہیں ہے۔ مگر بچہ پسندی ہے کہ یہ دوا بعد فتنہ
 مادہ کے دیکھا اور پہلے اون دواؤں کو تھیں کجماوے جکا دوا پر جو چکاسے بلکہ میرے نزدیک مناسب ہے کہ تھوڑی سی بلغم کا افراج تھیں
 دوا سے پہلے کہ تب بقیہ مادہ کا فنج کرین اور تھیں استعمال دوا یہ سہل پر صبر کرین اور جب فتنہ ہو جائے استغفار میں نرمی مطلوب کرین
 کہ تھوڑا تھوڑا مادہ کالین ایسا اندک کثیف شدید ہوا جو ہر دوا سہل کے درات کا استعمال کرین۔ اس طرح جو پائندہ استعمال لالہ اور نرمندی خود کو کالین
 ہر تھیں اور غلط رفیق کا افراج کرتے ہیں۔ اور اگر مادہ زیادہ سرد ہو اون دواؤں کے مہرہ قزل طبعی مشرب کرین اور اگر مادہ صغریٰ کے
 شرکت ہو شربت ہفتہ یا شربت ہفتہ یا شربت خواہ خشک ہفتہ یا شربت۔ مسلمات کی مدد سے واسطے حقے کا استعمال کرین جو ان چیز

بنایا جائے شہد اور ملک اور آب برگ بقدر اور درغن کچھ کہ یہ چند ابتدائین مفید ہے اور آب تراب اور مٹی جو کچھ بن بروری میں ترکی ہو اور
مثلاً اسکے اوچیزین سبک کوئے کرابین۔ اور اگر کئی حاجت ہو مثلاً تلی زیادہ ہوتی ہو خواہ ذائقہ موند کا بہت متغیر ہوتا ہے۔ تو حسب عمل
جسکا نسخہ فرما دین میں کچھ لکھا ہے استعمال کریں اور ایک مشعل یہ دوا لکھنے سے پانی کے ہمراہ استعمال کریں۔ تے باوجود یکہ مدہ میں ضعف
پیدا کرتی ہو مگر اس مرض میں تب کو دفع کر دینی ہے۔ تے کرابین انتظار نفع کار و فرغ تک ضرور کرنا چاہیے تاکہ ابتداء میں بوجہ سختی تے کے درم مدہ
نہو جائے۔ اگر کسی شخص کو تے بدشواری شدید آتی ہو خواہ نہایت اوسپر چر ہو تو بزرگ کرنا سنا سبب نہیں ہے۔ اگر اس مرض کی ابتداء میں دیکھ
لیئے تے عارض موصوفہ اگر ابتداء دورہ میں واقع ہوا دسکار و دنا سنا سبب نہیں ہے اسواسطے کہ دفع طبعی ہے ہاں اگر جمعت قذت کے
بے طاقت ہو جائے اور ضعف زائد کا خوف ہو اسوقت شراب پیدا اور شربت نفع سے خواہ اون دواوں سے جو آئندہ اسی فصل میں مذکور ہوتی
ہیں بند کر دینا چاہیے۔ اگر دوسرے عارض ہو وہ فطولات جن میں باوجود جزو معدوم ہے استعمال کریں اور لہذا دواوں گرم یا چھین کرکین اور دواوں پندیا
بقوت اور مضبوط یا نہیں۔ اور اگر آب جوی حاجت ہو ماحول اصول اوسمیں جوش دے کہ پلا تین بقدر مناسب اوسمیں عسل اوسمیں شریک
کریں اگر غدا بعدہ میں ترش نہو جاتی ہوا اگر ترش ہوتی ہے اصل شریک کریں۔ آب جو کا پلانا اسوقت مناسب ہے کہ پہلا فارورہ
رکھیں ہوا ہوتا ویسے وقت میں پہلے لکھنے پلا کر ہر دوا دیکھنے کے آب جو پلا تین سالیس ہمارے دین لٹے والی چیزیں جن میں تحلیل سے مانی مناسب
نہیں اور نہ ترشے ایسے حصے تطیف ہوتی ہے استعمال کریں شروع مرض میں خواہ جسوقت بدین کوئی غلط متحرک معلوم ہوا سیکے کہ یہ چیزیں
رطب کو گرم کر کے امتشاق میں پیداکر لیں اور رطوبت کا سیلان انشائیں ہوگا۔ سرد پانی سے احتراز واجب ہے کہ درمیں خامی اور غلط پیدا
ہوگا۔ جسوقت بول میں سرخی اور غلاظت ظاہر ہو فصد کر نہیں کہ یہ نہیں ہے پہر اسوقت کو کچھ استعمال کچھ نہیں کی جائے۔ دواک لیتے
بدن کی آتش علاج دفع ہے کہ بقدر بلغم میں غلاظت اور لہزہ و جت زیادہ ہو دواکے زیادہ تر مفید ہوتا ہے۔ بعض طبیبوں نے تجربہ کیا ہے کہ اگر کچھ جالری
اور درغن ترشوں سے اگر بدن ملا جائے بہت مفید ہوتا ہے۔ جب اس مرض کا زمانہ نزدیک شروع ہوا ورنہ زیادہ انتہائیں اکثر تو جطیب کے ہوندہ
کیطرت اور دوا کی اصلاح کیطرت چاہے مغمویات فرم مدہ جہاں کی دوا تین میں جو پودہ اور صعلی اور انیسوں سے مرکب ہوں۔ اور تے کا
استعمال جیسا اوپر ذکر کیا گیا مٹی کے ذریعہ سے کریں اور غذا کم کر لیں ہی ضرورت ہوتی ہے۔ اور کھند ایسے وقت نزدیک خواہ انتہائیں اگر
پلا تین خواہ بعد و فرغتم کے استعمال کریں ضرور اوسمیں وہ چیزیں ملائیں جو فرم مدہ کی تقویت کریں اور انہیں اور اگر شریک قوت متوالیہ
اور صعلی کے اور گرم پانی میں گول کر کھند پلانا چاہیے خصوصاً ابتداء نہایت تہ میں کہ یہ ترکیب لڑہ اور برد کو بھی روکتی ہے اور پیاس کو بھی بجاتی
ہے اگر پیاس کی شدت ہو۔ اکثر اہمازت استقراغ بلغم اور غلاظت نام کی ایسے وقت انتہا خواہ نزدیک تہ میں دیا جاتی ہے اور مناسب ہی ہے کہ تمام
نفع کا پہر ہی انتظار کریں۔ اگر مرض میں حدت پیدا ہو یہ فرص بہت نفع کر گیا۔ پہلے زور دھرا و عصارہ عافت عصارہ فستقین ہر ایک
۵ درم زعفران صعلی ہر ایک ۵ درم پس سکا قرص بنائیں اور دنگو بقدر ایک درم کے اور رات کو نصف درم استعمال کریں سکر غلظت نفع کا پہر
انت نفع کی برگ کفرس اور رازیانہ اویخ اذخر اور پر سیاوشان سے کوئی چاہیے۔ اور اگر یہ مرضی ہو جائے کہ مادہ میں بروث زیادہ ہے
تو قدر سے نفل سیاہ کا استعمال ہی ممکن ہے اور شراب رفیق بہت موثری سی بھی دے سکتے ہیں زیادہ نہیں۔ کہی نفع کی اعانت قوی مروعات
محلایسے ہی کیانی ہے اور مروعات کا استعمال ایسے وقت اس مرض کو واسطے جیسا مناسب ہے کسی اور تب کو ایسا مناسب نہیں ہے
ہاں مروعات کے استعمال میں قوت اور تہ لڑے تہ نہیں چیز نکاحا خیال کرنا چاہیے کہ اگر قوت قوی ہو اور تب زیادہ شد بد نمروعات کی

توت زیادہ کرنی چاہیے ورنہ اوہاں لطیف جو متدل توت میں پرک استعمال کرنی چاہئیں سبب چودہواں روز گندہ جاسے تو استعمال لطافت کا اکثر کرنا چاہیے جیسے رازبانہ اور کرفنس اور کبھی خشم کرفنس اور رازبانہ کی حاجت ہوتی ہو اور انیسون خواہ اوسس کلمبین بزوری کی بھی حاجت ہوتی ہے جس میں زوفا اور حاشا شہر یک ہو خواہ حاجت استعمال فرس وور کی ہوتی ہے اور کبھی مشہر ورو میں تقویت صمد کے واسطے گندہ اور مصطکی بھی بڑائی جاتی ہے اور سعد کوئی اور ستین وغیرہ جیسا مشاہدہ حال مریض سے مناسب اور معلوم ہوا اضافہ کیا جاسے۔ شراب رفیق بعد چودہ روز کے انگوٹھ کرتی ہے کہ لطیف مادہ اور نفوس حاذری اور اوراویہ یا نکلہ اس سے حاصل ہوتی ہے۔ اگر نفع کے ساتھ توت بھی مریض کی دریافت ہو کہ تحلیل ہوا دہری کی توت فرس افستین یا اسکے بعد اکثری ابتداء توت میں ایسی دریافت ہو کہ یا ذوقی ہو اور مرض زمانہ ابتدا سے گذر گیا ہو کہ مریض پانی میں تخم کرفنس اور انیسون اور پودینہ کسی قسم کا کچکا کے پانا چاہیے۔ اور ایسی دوا کا استعمال خواہ اسے قوی تر جیسے اکلیل الملک وغیرہ بذریعہ طول کرنا چاہے اور انکا پھوپھیات کے ذریعہ سے بھی استعمال کیا جاسے کبھی شدید لرزہ میں یا نسخہ پلایا جاتا ہے پھوپھ صغیر خواہ ہر ایک ۳ درم کثین ۲ درم اکھنخ فونج ہر ایک ۳ درم زریب خستہ برادرہ سات عدد برسم معمول جوش دیکر بعد ۱۳ اوقیہ لینے سارے اٹھ تولہ تخمیناً پلایا جاسے جب نفع کامل ہو جائے استفرغ اور اورا کرنا چاہیے پانی داسی جو قوی ہو اور بیکریت اوسکو ملانی چاہیے اگر مادہ تب کا نہایت سرد و گرم ہو تو رات کبڑی چاہیے اور واجب ہو کہ افرس و دیگر اٹھو ملانی چاہیں آب رازبانہ کے ساتھ اور ہر شب کو دوا ترید کی استعمال ہر جرات کی جاسے اور جب صبر جو غافٹ والک طیارہ جو خواہ افادہ لینے خوشبودار چرخین مثل فلفل اور داجینی و دیگر کی شرکت اوسین ہو سہ ہفران کر کے کی واسطے مجملہ اذیر کے یہی ایک دوا ہو ایابج، ۵ درم تربہ، ۵ درم ملیہ سیاہ، ۵ درم غافٹ، ۵ درم نمک ہندی ۳ درم بادا وروشکا می ہر ایک ۳ درم انیسون ۳ درم آب کرفنس ہر جوش دیکر بعد غافٹ پلایا جاسے۔ اور اس سے قوی تر یا اجزا میں پنج دوا یا پنج کاسنی اصل ہر واحد ۵ درم ایابج، ۵ درم عصا، ۵ درم غافٹ، ۵ درم تخم کرفنس اور رازبانہ ہر ایک ۳ درم گل سنج سنبل الطیب پودینہ ہر واحد ۵ درم فرس ہر ایک استعمال کر کے یہ طبعیہ جدید پنج دوا یا پنج کاسنی، ۵ درم زریب خستہ برادرہ، ۵ درم انیسون مصطکی ہر ایک ۳ درم شکامی بادا وروشکا ہر ایک ۳ درم بن رطل بانی پلے تسولہ میں جوش دین تا کثرت باقی رہ جائے اور چند روز نہاد و نہاد کر مریض بیکرے قرض جتید جو بروقت فرس ہوتی اور شدت لرزہ کی مشعل میں ایابج عصا، ۵ درم غافٹ افستین شکامی بادا وروشکا ہر ایک ۵ درم تخم کرفنس رازبانہ انیسون ہر ایک ۳ درم نمک سیاہ ۵ درم کثوت ہلیا کالی ہر ایک ۱۰ درم غار یقون، ۵ درم قرض ورو ۲۰ درم تربہ ۵ درم ان سبب اجزا سے قرض طیارہ کرفنس اور تربہ قرض باوجود نفع دینے کے سہل قوی ہی ہے ایضا صبر ملیہ زور و نہاد مصطکی عصا غافٹ ستین ہر ایک ۵ درم زعفران نصف درم کوٹ پیسکہ استعمال کو بن اور یہ نسخہ بہت اول کے ضعیف ہو ایضا ایابج ہلیا کالی نمک ہر واحد ۳ درم خشم کرفنس رازبانہ انیسون ہر واحد سے دیرہ درم ستین، ۵ درم قرض ورو ۳ درم شکامی بادا وروشکا ہر ایک ۲ درم پیسکہ گولیان طیارہ کرفنس مطبوخ جدید غافٹ، ۵ درم اصل السوس ناخواہ ہر واحد سے ۳ درم تخم کرفنس رازبانہ ہر واحد سے ۲ درم گل سنج، ۵ درم جوش دیکر ہر روز بن اوقیہ پلایں ایضا پنج دوا یا پنج کاسنی، ۵ درم زریب خستہ برادرہ، ۵ درم انیسون تخم کرفنس ہر واحد ۲ درم شکامی بادا وروشکا ستین ہر واحد ۵ درم منظور یون ۳ درم جوش دیکر اوقیہ لینے اتولہ پلایا جاسے ایضا لکڑی غافٹ کی شاہد شکامی بادا وروشکا ستین ہر واحد ۵ درم زریب ۱۰ عدد ملیہ زور ۱۰ عدد واریہ اجزا واسطے شہرہ طبعیہ کے خلاف جین صغیر غالب ہو مناسب ہیں۔

خالیقون اگر تین روزہ یا ثلاث درم کے انداز پہ استعمال کیا جائے طول کو اس مرض کی منہ کنی خواہ شدہ ملاک آب گرم کے ہمراہ پلائی جائے اور نیم اوگن بعد نضح مادہ کے عجیب النفع سے سفوف بنا کر کمالاتین یا شہد کے ساتھ کمالاتین۔ اور اگر مصطلی کی لود ہو گئی بنا کر محرم کو دجا تین تو برعایت ضعف بلکہ کے ریونڈ اور کچھ شوش ضرور زیادہ کرنا چاہیے اور برعایت ضعف معده کے مصطلی اور انیسون بربانایا جائے اور برعایت ضعف طحال اور غلط طحال کے بیچ کز اور اسقو لو قند ریونڈ اضافہ کرنا ضرور ہے اسلئے کہ اس مرض میں اکثر طحال بڑھ جاتی ہے۔ اکثر بچہ ضعف خواہ غلط طحال کے سوا اور جب لبان اور طبع بڑبا یا جاتا ہے اور با انہم برعایت شدت شکیلی بھی آجیج ایسا ناموز زیادہ عین سے تب بڑھ جائے۔ جو اوپر مسخر خزان اوپر مذکورہ بالا سے قوی ترین اگر انکی اس مرض میں حاجت ہو تو بھیم کرنا بخلا بہت ہے کہ جب تریو جبکہ انہی فرما دین میں مذکور ہوگا انہیں مسہلات میں زیادہ کرین اور قوی تر مفع کا استعمال کریں اور انہیں قبیل سے جب مصطلی ایکٹ انک عصارہ انستینین سے دریم ششم خنطسل ایکٹ انک ابارج فیف انصف درم غاریقون نصف دریم بکنجین عسل گولی یا نہ کر گرم پانی کے ساتھ پلائیں۔ ازین قبیل جب مصطلی اور جب صبر کرنا تو فرما دین میں دیکھ کے گئے اگر اوہ نابل بحار ت ہو فرض طباشیر سہل تین عدد اور تربد ایک مثقال اور مقویا نصف مثقال عصارہ غانث دو مثقال لیکر بقدر قوت پلائیں نہ غانث انہیں نہیں پسیداوشان اور بلبلہ زرد شامہ زریب خستہ براوردہ سموزن لیکر بقدر حاجت پلائیں اگر بدن عملی سہارا کوہ ضعف کہنا اوپر مطلقہ اور درم اور عرق نکالنے والی دواؤں کی استعمال پر توجہ کرنا چاہیے نیمالہ دواؤں کو جو بوقت عدم تحمل سہل کے استعمال ہوئی چاہئیں نیسا نہ صبر کا ہے ہمراہ شہد کے۔ جب مرض میں احتیاط ہو جائے قبل از طعام کے حمام میں داخل ہونا چاہیے کہ مضر نہیں ہے۔ غذا ان بیمار دیکھی لطیف تو جیسے سرکہ اور روغن زیتون اور کوبی اسمین تو مری سی مقدار مری لینے آگے مری کی ہے کہ کھانی سے خصوصاً آخر مرض میں اور قوی غذا جیسے تہوا اور جوزہ ہاے مرغ اور کچور وغیرہ غذا بن اور احتیاط مرض کے ضرور ہے کہ غذائیں بوقت لفع کے ایسی چیزیں نہ کرین جنہیں قطع ہو مثل سرکہ اور رائی اور مری کی۔ اور اگر ملغم ترش اور دی اول زجبت و زیتون گندہ اور آب بخود عمدہ غذا ہے جسوقت اسمین زیرہ اور سویا اور روغن زیتون شرب کرین۔ اور بار دینے وہ غذا کہ بقولات کی ہر دوز ترش چیزیں دالکرنیمہ کوں شامہ جندہ اور مرے اور سرکہ اور زیت منسول کو چاکر کمالاتین یہ بھی غذا بہت مفید ہے۔ اور ناخوشی سے کاخ کبر اور ناخوشی سوہ کی یا صغریٰ اول زجبتان اولیون کی ناخوشی ہی عمدہ ہے۔ جن ترکاریون تریو اور زریبے اور کئے استعمال سے احتراز واجب ہے۔ غذا کا وقت یہ ہے کہ با نوبت میں کمی ہو جائے خواہ تپ اور جہاں اول نوبت کہ سے کم چار گھنٹے پیشہ غذا دینی چاہیے اور چہ گھنٹے پہلے بہت مناسب ہے۔ سوئے کا اغانہ ہے کہ بیداری کے برابر ہو لینے زمانہ خواب کا زیادہ زمانہ بیداری سے نہو کہ نفع ہو اور بوقت خواب کہ ہو کر ڈاکھیل بروقت بیداری کے۔ حمام انہیں بہت مفید ہے اگر بعد احتیاط کے طریقین گذارنا دینی کے کا تدارک مناسب ہے کہ ایسے وقت میں اور شربت یا زنجبین سمین پودینہ شرب ہو اور اسکی ترکیب مشہور ہے بہت حال کرین اگر اس سے زیادہ قوی تر دوا کی ضرورت ہو دانہ زائرخوش اور کمند رسید اور مصطلی ہر واحد درم پودینہ درم دوطل پانی پختہ ہوا میں جوین دین اور پودینہ کی گدیان پڑی ہوں تاکہ نصف پانی چلجائے تدارک اسہال مفرط کا بند کرنا اسہال مفرط کا آؤکی دوا اور تدریج توی پہلے سے معلوم ہو چکی ہیں اور کمر بیان ہو چکا ہے اور ضعف کی تلافی یہ ہے کہ جوزہ ہاے مرغ بریان خواہ بخود کر کھائے جائیں اور بخورات مقویہ داغ اور داکھ خوشبو جیسے داغ معطر ہو جائے اور قوت کو تازگی حاصل ہو۔ اور اگر نتیجہ لینے نہ ہو

مومن میں خواہ اطراف میں عارض ہو اس مرض کے استعمال سے بہت نفع ہوتا ہے انیسون لکٹ سول ہر ایک ۵ درم بادام قشر
 زعفران ہر دو کوہی ہر ایک ۴ درم تخم کرفس رازیانہ شکر ذرا اور خیر واحد ۳ درم عصارہ عافت ۲ ۱/۲ درم سنبل الطیب یا ریح فقیر ۵ درم
 کل سنج ۱۰ درم برسنور قرص طیارہ کر کے استعمال کریں۔ اور کسی احتیاج ہوتی ہے اور وسیکیا جو دوا کو مرکب ہے اور دوائے الملک
 اور دوا کو زمرہ یعنی بادام تلخ کی قرص ہے کہ اگر تپین طویل ہو اور تری ہی معلوم ہو اس کے لیے مفید ہے مصطلکی سنبل الطیب رازیانہ تخم کرفس
 تخم کاسنی عصارہ عافت ۲ ۱/۲ ہر ایک ۴ درم طیارہ کر کے استعمال کریں مقدار شربت البکرم سے دو درم تک ہمارہ دس درم
 گلقد کے جوشاندہ رازیانہ القدر دواوقیہ کے۔ انخواہ کو شہد سے ملا کر سون کر کے استعمال کرنے میں ایسی وقت بہت منفعت ہے
 جب مرض میں طویل ہو اس کو کسی جب سردی بدین دیر تک ہنی ہے ذلک کی حاجت ہوتی ہے اسکا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ روزانہ
 مرثیہ بنوں سے اور دونوں ان کی جڑوں سے شروع کریں جب بانیہ میں گرمی پھیل جائے اور بائون میں ہی اسے طرح حرارت منتشر ہو جائے
 اور دونوں گرم ہو جائیں اور بانیہ کی سی معلوم ہونے لگے ہر طرف دلک کہ انتقال کریں جب خوب گرمی پیدا ہو تیل سے مالش اور
 دلک کرنا چاہیے تاکہ جو عضو محتاج گرمی کا ہے اس تک گرمی پہنچے پھر اس عضو کی مالش چھوڑ کر دوسرے عضو کو ملنا چاہیے۔
 اودان حیدر سے روغن زیت شیریں جبین فیض نہوا روغن باونہ اور ستوبہ کا تیل جو دوسرے برتن میں بچکا جائے جب دوزخ
 ملنے سے فراغت ہو جائے نواد سے پوچھ ڈالنا چاہیے تاکہ شدت کرب پیدا کرے۔ کچھ مضائقہ اس میں نہیں ہے کہ پہلے خالی
 مالش بدن کی کر کے پھر تیل کی مالش کجائے۔ معدہ کی حفاظت ضعف ہر کرنے کی ایک یہی تدبیر ہے کہ اس کے معدے کے سرے
 مالش روغن باونہ اور ناروین اور روغن شبت کی کوہن اور اس ہی قوی تر ہے کہ رازقی لینے رائے ہل کے بھول کا تیل ملین
 اور صفاد جو اس باب میں مفید ہیں انہیں ملے کہ باونہ اور کب قدر مصطلکی شراب میں بچا کر دو چند وزن مجموع کا شہد ملا کر صندل وزن
 اودا اگر سقو و شہوت ہو گیا ہو تو بہتر ہے کہ شراب کا استعمال کریں بلکہ بنفج (یعنی دوشاب الگور حسین جوش) آچکا ہے اور
 اس کے ذلت مل گئے ہیں اور شکر ملائی گئی ہے اس میں خراج پختہ نہوا و خراج خشک اور کلیل الملک اور ستوبہ جوش ہو کر
 ضما د کریں علاج بلغمیہ لازمہ کا جب کو ثقہ کہتے ہیں جو علاج اوس بلغمی تب کا ہے جسکا ہر روز نوبہ ہوتا ہے وہی
 علاج ثقہ کا ہی ہے فرق اتنا ہے کہ ثقہ میں استعمال لطافت مادہ کا بہتری ہوتا ہے اور اگر سبب میں و گلقد خواہ جلاب غسل فقیر
 کریں خواہ مارا غسل و آب رازیانہ خواہ آب کرفس و آب بنج کاسنی بنج یا دبان بنج کہ بر قناعت کریں شاید نافع ہو گا کہ کبھی کو
 ناخوش شبت لینے سو یا خواہ ناخوش کبھی مفید ہوتی ہے خصوصاً جس وقت آثار نفیج کے ظاہر ہوں انکی غذا کی تدبیر میں برکت
 ازانان اور دیر پا ہونے مرض کے خواہ بر عایت غلاف ازانان کے تغلیظ اور توسیع کرنی چاہیے تاکہ قوت میں ضعف نہ ہو جائے
 اگر غلاف ازانان کے رعایت کجائے تو دوسو قنفیل اور لطیف غذا کی چاہیے بہر حال جیسی تدبیر فصل گذشتہ میں جی ناگہ
 کے واسطے لکھی گئی وہی بیان ہی کرنی چاہیے۔ دوا ہجد انکے واسطے قرص عشرہ ہے جس میں دس دوا تین ہیں جسکا نسخہ
 قرابانہ میں مذکور ہو گا ایضاً یہ دوا بہت اچھی اور مجرب ہے گل سنج ۱۰ درم رب السوس شامیر سنبل الطیب ہر ایک
 ۴ درم مصطلکی ۳ درم کبریا ۳ درم انیسون ۲ درم ایضاً قرص عافت نسخہ اسکا ہے عافت ۴ درم گل سنج ۱۰ درم
 ۲ درم ایضاً عافت ۳ اوقیہ لینے سارے آئمہ تولہ کل سنج نصف مل لینے ۴ اوقیہ سنبل الطیب ہی اسی قدر

[illegible]

یہ ہے کہ جب وقت ایسا غیر متعین اور سقوط کا بغض میں پیدا ہوا اور دم احسان ہوا و سقوط کلدانہ روئی کا کچھ نہیں رہا۔ یہ ہے کہ ایسی تدبیر سے کلدانہ کے وہ لوگ بد وقت غشی سے کچھ بھی محتاج ہوئے ہیں مگر بعد کلدانہ کے دلکب بھی ضرور کرنا چاہیے۔ رات کو جو غذا کلدانہ سو رہتے ہوئے کھاتے ہیں مثلاً شش جو کھاتے ہیں اس کو زیادہ قوت کی غذا سوئے اس کے کثرت سقوط قوت ہو دینی چاہیے اور اگر ضرورت ہو تو روئی جلاب یا مار النسل میں ہلکے دیکھ جائے۔ حمام ان لوگوں کو بہت مضر ہے اور زیادہ گرم یا زیادہ سرد ہوا بھی مضر ہے اس لیے کہ زیادہ گرم ہوا میں خوف سیلان اخلاط کا پیچھے پڑے اور قلب اور دماغ کی طرف جوتا ہے اور زیادہ سرد ہوا صلیج اخلاط کو منع کرتی اور انہیں انجماد کر کے سرد ہے پیدا کرتی ہے۔ اگر اس مرض میں کسی قدر غلط صغروی ہو اور تپ کرنا سہل اور آسان ہو تو بہت نافع ہوگی حاصل یہ ہے کہ کھانے کرنا اس تپ میں حاجت براری کی زیادہ لائق ہے علاج بھی غشیہ رقیقہ کا بھار کے سینے پر بنا دینا و صندل اور گلاب کا لگانا واجب ہے اور اس کا ہونیا کرنا تو مری تو مری غذا دیکر مناسب ہے غذا و سکواس قسم کی دینی چاہیے جیسے روئی آب انار میں ہلکے کرکے میں سرد کر کے کلدانہ اور اگر خواہش اور بوک ہو اس طرح آب نوکھ کا نصف ہی دینی جائز ہیں۔ اگر داسٹے پر بنا نہ تو تپ کے قوت کر کے (یہ) نغور ش جو جز باور مرغ اور سرکد اور آب انگور اور سرکد اور کربوں سے بنائی جاتی ہے) اور اس کا چوتھ و ختم و تھانہ و تھانہ کر کے اگر کلدانہ بہت تپ کر کے تدبیر جمی لیلی اور زہار می کی انکی پیچیدہ اور علاج بھی تپ جو مذکور ہو چکی ہو دینی جو کچھ فرق نہیں ہے۔

ربع دائرہ کا بیان اس کا نام طرطراوس ہے۔ اکثر تو ربع کا دورہ ہوتا ہے اور ربع لازم بہت کم ہوتی ہے۔ اس بار ربع کے وہی ہیں جسے تولید سودا کی ہوتی ہے اور پر سودا کو متعفن کو تپ بن اور اس طرح کی چیزوں اور پر کے ابواب میں تفصیل مذکور ہو چکی ہیں خاوریہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ سودا کی ایک قسم تو شل خون ہے اور یہ سودا طبعی ہے اور ایک قسم حرانی اور خاکستر اخلاط ہے اور چرائی میں بھی ایک تو سودا سردی ہوتا ہے اور ایک بلغمی ہوتا ہے اور ایک صغروی اور ایک حرانی وہ ہے کہ سودا ہی خورہ کی خاکستر ہوتی ہے۔ بعض آدمیوں نے ایسا گمان کیا ہے کہ جمی ربع سودا طبعی سے پیدا نہیں ہوتی اس لیے کہ سودا طبعی متعفن ہوتا ہے اور کھاتا ہے ایسا قول قابل اس کے نہیں ہے کہ کھانا جاسے بلکہ جو رطوبت جو اس کی نشان سے ہے کہ متعفن ہو جائے گو استعمال و نفی کی کسی چیز کم ہے اور کسی میں زیادہ اکثر ربع کی پیدائش امراض حمیات مختلفہ کے بعد ہوتی ہے خواہ حمیات سفیۃ النوع جیسا کہ مادہ مختلف ہوگا بعد ہوتی ہے کہ ان مختلف اخلاط میں عقوت آج اور جب سوخت ہو کر ماہو جائیں اور سودا پیدا ہوا اور استفراغ اوکھانہ نذر بطبعیت کے خورہ ہو سکے اور استفراغ صناعی طبعی کیا جائے اور سودا متعفن ہو جائے تو ظاہر ہے کہ ربع پیدا ہوگی اکثر بعد مرض طحال کے جسم اور جمی جذب سودا سے عاجز ہوتی ہے جمی ربع پیدا ہوتی ہے اس لیے کہ جب طحال سے جذب خلا سودا کا نہیں ہوتا تمام بدن میں منتشر ہو کر متعفن ہو جاتا ہے اور یہ گنہ ربع خالی طحال کی وجہ خواہ صلابت سے نہیں ہوتی ہے نہ جمی ربع ایسی جسمیں سلاست مریض زیادہ مطنون سے دہی ہے کہ بوجہ دم طحال خواہ اور کسی ورم کی حادثہ ہو اور نہ بوجہ دم ربع کے طحال میں ورم آگیا ہو اس لیے کہ ربع ورم طحال سے پیدا ہوتی ہے اکثر انجام اس کا استفادہ خواہ قبلہ جو ورم سوداوی انتہین کا ہے مگر تاکہ جو ربع کی سلیم قسم ہے اکثر امراض سوداوی شل یا یغولیا اور جرع سوداوی سے نجات دیتی ہے اور جب تک یہ مرض رتہ رتہ طبعی سے ان ہوتی ہے اس لیے کہ خطا یا بس اکثر اوسمیں ہلاکت سے بے غوفی ہوتی ہے۔ اگر اس تپ کی تدبیر اور محتاطہ میں خطا نہو سال بھر سے زیادہ نہیں رہتی ہے اور پختہ بارہ برس تک یہ بھی خواہ اوس سے کہ پیش نہی ہے مگر ترجمہ کرتا ہے

علی گیلانی اس مقام پر مہارخت کہتے ہیں کہ مین نے ہزاروں بیمار دیکھا جو مروج نحو علاج کیا اور چہ مینے سے کم مین انہیں صحت حاصل نہ ہوئی اور صاحب غایہ الفہم بھی اسکی نقل کے بعد کہتے ہیں کہ شاید اس مہارخت مین کوئی اور بھی علی گیلانی کا شریک ہو اگر صحت مہارخت مین کی اسے کی ہے اور غذا ان اہلکار مہارخت سے مہو لینے مین بھی اسبطرح اس تب کا علاج کر چکا ہوں مگر حکم خاکسار نے منظور قواعد تدبیر نفسانی لینے عمل جذب اور سبب مراض کے تجزیہ کیا تو قطن مندوف لینے روڈا مہنی مہنی مروج کے ہاتھ پر جذب مہنیہ اثر نفسانی کے جیسا کہ مہارخت مین پر واضح ہے قبل از نوبت نصف ساعت الہی اور دونوں پانچ مین پیدا بخیر کی تہی تب پر مہارخت اور مریض بطرف روئی کے دیکھتا رہا پہلے روز اس تب اور لڑنے سے نجات پاتا ہے اور لکھنؤ مین بعض احباب نے بارہا استعمال چند مریض پر اپنے دروہ یہ تدبیر کر کے اور شفا ہوئی اور معمول اکثر احباب مگر حکم کا بھی مروج اور نافض غلبہ غیر مین یہ بھی ملاحظہ ہوئی ہوئی ہے اور نہایت بظاہر ساتھ صحت حاصل ہوئی ہے کہ مہی ایسا شاید ہوتا ہے کہ دوسری نوبت یہ تدبیر کرنی پڑے سال ہزار چہ مینے کے علاج کا فخر کیا اور سرے الیک ہی روز مین زوال مریض ہوتا ہے پس مین حوالہ مین ہزار زبان سے کہتا ہوں کہ یہ دوا خاص مین و واسطہ اور دوا کی تھی مگر ترک الاول للآخر مین مروج جو طولانی ہوا بخیر مین و باسنتفا ہوئی ہے یہ بھی ضرور جانتا چاہیے کہ فصل خریف ریح کی دشمن ہے اسلیے کہ اس فصل مین تخلیط مواد زیادہ ہوتی ہے اور سبب مادہ ریح کا رہتا ہے علامات ملاحظہ ہو کہ مروج پہلے تو مری سر دی سے شروع ہوتی ہے بعد اسکے بردت زیادہ ہوتی جاتی ہے مگر بہت قریب مہی نوبت کے تو مری سر دی مروجی کم ہو جاتی ہے جیسے خیم کی تب سرد کیا بھی یہی حال ہے جب ریح مین دور ہو اور بہت گرم ہو جاتا ہے تو گرمی زیادہ نہیں ہوتی اگرچہ نسبت مین مین کے اسکی گرمی زیادہ مریض ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت ریح کی چونکہ بدشوائی شتمل ہوتی ہے کہ مادہ بارہ ہے اور تخلیط بھی ہے اور شتمل ہوتی ہے تو بعد رختہ بہتر کرتی ہے لینے دیر تک مریض ہے جیسے مونی لکڑی سوئی کہ اوسمین اگرچہ جگہ دیر مین اثر کرتی ہے مگر دیر پا بھی ہوتی ہے مین کی حرارت تمام بدن مین نہیں ہوتی بلکہ ایسی گرمی ہوتی ہے کہ مروج لہر غلط کے تشعیر یہ پیدا ہوتا ہے اور روٹنے جلد پر کھڑے ہوتے ہیں اور نفل یا گرمی بھی پیدا ہوتی ہے اسکا سبب غلاظت مادہ کی ہے کہ اسکا بخار بھی نفل ہوتا ہے۔ اور اس تب کی سر دی کے ہمراہ درد اسفند ہوتا ہے گویا بیان کوئی جاتی ہیں۔ اور لڑنے کی شدت ایسی ہوتی ہے کہ دانت پر دانت تجھڑتے ہیں۔ مگر ایسا لڑنے نہیں جیسا کہ مین مین مین ہوتا ہے۔ اور ریح کے لڑنے کے وقت ضعف بھر بھی عارض ہوتا ہے یہ تارکی اوسمی بخار کی ہے جو سودا و منعیض سے مظلم اور تارک ہوتا ہے۔ مگر یہ تارکی بروقت نفع کے زائل ہو جاتی ہے اسلیے کہ رداوت مادہ کے بعد نفع کے کم ہو جاتی ہے اور موی ابتدا مین ہوتی ہے ویسی باقی نہیں رہتی۔ علامات ریح سے جو اسباب اس تب سے پہلے ہوتے ہیں از قسم طولانی حمیات کے خواہ ضعف طحال اور درد ہوتا مین ایضا علامات ریح سے حال خراج کا اور دلائل سوداوی ہونے خراج کے خواہ سن اور فصل اور غذا سے بارہ پالیں کا استعمال اور سوز کا تضییع لینے خف ہونا اور عادت کا لحاظ کہ غسل زیادہ کرنا خواہ پڑے خشونت و اسنہ اور گرم خشک مکان مین سکونت اختیار کرنا اور دیشل اسکے اور خیرین۔ دوا اس تب کا جو مین لکھتے کا ہوتا ہے لینے وہ زمانہ جس مین تب خرمع ہو کر اور دیشل ایسی گندہ نافہرقت کا مروج ہے کہ مریض تب سے خالی ہوتا ہے پس مروج زمانہ ایکے رہا کہ گندہ ہوتا ہے اکثر فصل صیف مین جو تب المکن دیشل کر کہ آتی ہو جاردن مین وہی تب ریح ہو جاتی ہے۔ اکثر وہ جیسا

جنگلادہ مختلف ہوتے ہیں اول سے ایسے حیات ربع پیدا ہوجاتے ہیں کہ انظام میں ان کے خلل ہوتا ہے سبب و سبب اختلاف اخلاط ہوتا ہے
 کے ہوتا ہے جو بعد زوال پہلے حیات کے باقی رہ جاتے ہیں پر جس وقت ان اخلاط باقیہ کا استقرار نہ رہنے کا سترہ دلیہ حال و بعد پر ہوتا
 ہے ربع منقطع پیدا ہوتی ہے۔ جو ربع بلغم کے اتراف اور سودا بنی سے پیدا ہوتی ہے اور اسکے دور سے طوفانی ہوتے ہیں اور اکثریت
 ربع بعد مواعظ بلغم کے پیدا ہوتی ہے اور عرف خبر میں نکلتا ہے اور بول غلیظ ہوتا ہے اور صلابت نبض میں کم ہوتی ہے۔ اکثر تو
 ہی ہے کہ ربع بعد حیات بلغمی کے پیدا ہوتی ہے اور جو ربع خون کے اتراف سے پیدا ہوا اس سے بیشتر علامات خون کے پیدا
 ہوتے ہیں کہ نمونہ میں علامات اور اشتراک طعام کم اور نقل بدن اور ماندگی زیادہ ہوتی ہے اور دوسری تپ کے علامات مطبق ہوا
 سو خوش قبل اس ربع کے واقع ہوتے ہیں اور سستی بول کی اور اس ربع پر مقدم ہوتی ہے اور سخت بدن اور جھرنی اور انقباض کمر اور
 سن شباب یا طفولیت اور فصل ربع یہی اسی پر دلیل ہوتی ہیں کہ انقباض بھی دوسری کالچ کیطرت ہوا ہے اور اکثر بعد حیات دوسری
 کے یہ ربع واقع ہوتی ہے۔ جو ربع اتراف صفرا سے ہوا کہین نبض بہت سوجا ہوتا اور زہری ہے اور لڑہ اور سردی سے شرما
 کرتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گوشت پسا جاتا ہے پیاس بہت لگتی ہے اور کھانا کھانا اور غصہ پر پیاس میں اللہ
 لینے ہرگز پیدا ہوتی ہے جو کہ بدن اور سن اور فصل ہی اس دلائل کی ہیں اور کبھی بعد دوسری کے اس ربع کا پیدا ہونا اسی پر
 دلالت کرنا ہے کہ اتراف صفرا سے پیدا ہوتی ہے۔ نبض اس ربع میں اکل صلابت ہوتی ہے سبب پوست خلط کے اسلئے کہ
 یہ خلط جذب کرتی ہے شران کو اندر کیطرت پس شہوق اس نبض کا باطل ہوجاتا ہے جسے شہوق کی پیڑائسالی میں ہوتی ہے اور
 کبھیات میں نبض ستوی ہوتی ہے جب تک خلط سوداوی میں حرکت نہ پیدا ہوا وجہ اور حرکت نبض میں اختلاف
 زائد پیدا ہوجاتا ہے اسلئے کہ فضول میں خلاط ہو اور تفاوت اس نبض کا بر وقت کیطرت کی زولی ظاہر ہوتا ہے اور یہ تفاوت
 کامل دلالت ربع پر کرنا ہے اکثر نبض میں انبساطا غیر مستوی اور انقباضا حسین سرعت زیادہ ہو بر خلاف غلبہ کو پیدا ہوتا ہے
 ربع کی نسبت بلغمی کے زیادہ صفرا و زواتر میں محسوس ہوتی ہے مگر اعلیٰ ہوتے ہیں بلغمی کی تشنگی ہوتی ہے اور ابتدا ان وقت میں
 اسکا بطور زیادہ ہوتا ہے اور تفاوت اور اختلاف میں کثرت ہوتی ہے اختلاف کل حیات کی نسبت بعد ابتدا ان وقت کی عظم کو اکثر
 اور سرعت شروع ہوتی ہیں۔ بول ربع میں جمیع اوقات میں عدم نفخ پر مشابہ ہوتا ہے اسلئے کہ مادہ بارہ اور غلیظ ہے لیکن منہ کے
 وقت جید ہوجاتا ہے مگر اس کے احوال اور الوان مختلف ہوتے ہیں اسواسلئے کہ سودا و اجڑا اخلاط سے پیدا ہوتا ہے۔ ربع میں نفس
 ہونے کی علامت یہ ہو کہ لڑہ میں نرمی پیدا ہو۔ مگر بول ابتدا میں مسید باکل جسمانی اور عام ہوتا ہے کہ وہ میں ہضم جید نہیں ہوتا
 اور بعد ابتدا اس کے اسکا حال مختلف اور رنگ بڑک ہوتا ہے اسلئے کہ اکثر تولد سودا کا چند اخلاط سے ہوتا ہے اور اخلاط کو وقت
 بول سیاہ ہوجاتا ہے اور سینا ربع میں نسبت بلغمی تپ کو زیادہ نکلتا ہے اور صفراوی تپ کی نسبت کم نکلتا ہے اور پیاس کم ہوتی ہے
 ہاں مگر سوداوی صفراوی سے ربع پیدا ہو تو پیاس بھی زیادہ ہوتی ہے علاج اس مرض میں پہلے یہ دیکھنا چاہیے کہ یہ ربع سودا
 دوسری سے ہے یا سوداوی بلغمی سے یا سوداوی صفراوی سے یا سودا سے سوداوی سے بعد اسکے جیسا مادہ شہرے اس کے مناسبت
 جو تدبیر ہم بیان کرتے ہیں کرنی چاہیے کہ جمیع اقسام اس تپ کو افضل حکام علاج میں شریک ہیں اسلئے کہ جمیع اقسام کی ابتدا میں
 میں لڑہ پیدا ہوتا ہے اسواسلئے غرض یہ کہ کامل کوین آیا خون میں غلبہ ہے خصوصاً جس وقت کہ ربع سرداوی دوسری سے پیدا ہو

کہ اس وقت بعد کہ کے خون بقدر حاجت نکالا جائیگا اور بیشتر جو کہ کثرت اور رداوت کوئی کی مقدار کثیر کا لکھا انا واجب ہوتا ہے اگر قصہ بے حاجت کی لجاوے دو دو سے مضر ہوتی ہے اول تو نقص پیدا کرتی ہے دوسرے سو دلی خند یعنی خون جو نکلتا ہے اور حرارت اور طوبت کہ مضر ہوتی ہے نہ ہوتی اور بہت غالب ہوتی ہے اور جو تک غلط فاسدہ کی لطافت خارج کے ہو کر اپنے غلط اکو بی فاسدہ کرتی ہے۔ ایک یہی حکم مشترک جمیع اقسام رت میں ہے کہ ابتدا میں استفرغ کا مضر و اس واسطے تحقیق مرض کے کرنا چاہیے بالکل اخراج کا وہ کہ جس سے بالکل بدن پاک ہوگا۔ لکھا جائے کہ یہ بات وقت نفع کے مناسب ہے جیسا ہم اس کے اسکی طرف اشارہ کرینگے اور استفرغ سب ہی ایک ن بعد نوبت کرنا چاہیے۔ اور قوی اول مرض میں لکھا چاہیے۔ استعمال مریضات کا یعنی جو دوا میں فراج کو مائل برطوبت کریں واجب ہے اور اگر شرب دوا میں مریض بوجہ ضعف معده کے مناسب نہوں اور کی عوض اسی فائدہ کے نفع استعمال کرنی چاہئیں لیکن خشکی دوا میں قوی نہوں قوی دواؤں کا غنہ بوقت خشکی کے البتہ جائز ہے اگر طیب براہ تصور لیجئے خواتین کا ملانہ ابتدا میں سود کا اخراج کئی مرتبہ قوی ختنوں سے کر کے مرض کو دور کرے تو کبھی یہ تدبیر کر کے ہو جاتی ہے مگر یہ جواب دہر الیہا ہے کہ غلط کرنے کے بعد پیدا ہوا ہے اور اس صفت کو ایسی سود تدبیر سے قیاسی دیکھنا چاہیے۔ بعد نوبت کہ گمانے سے منع کرنا چاہیے اور فائے تکلیف دینی چاہیے اور آب سرد سے قطعاً باز رکھنا چاہیے۔ ہر روز گوشت تیز خورہ چوزہ مرغ کا ابتدا میں تین خواہ چار دن تک دینا چاہیے پانچویں دن سے فقط چوزہ مرغ دینا چاہیے کہ اس وقت بھی بہتر ہے۔ سود اور رز نوبت کے ہر روز گلفند گرم پانی میں پیں کہ در مرتبہ دینا چاہیے تاہن درم گلفند و سن درم کنبین میں ملا کر استعمال کریں۔ اور معلوم ہو چکا ہے کہ اگر سود اصغری و سہا ابتدا میں ایسی چیز کا استعمال بطبیعت میں اطلاق صفا پیدا کرے ضرور ہے مثلاً لیلہ زندہ و زنجشہ وغیرہ اور اگر سود البغی ہو ایسی چیز استعمال واجب ہے کہ جس سے کثرت اخراج ہوگا مثلاً دوا میں تھوڑا سا تدریک کریں اور اگر سود اسوداوی ہو تو ایسی دوا ابتدا میں جہین کہ بقدر بسفاج اور قیہوں شریک ہو واسطے اخراج بلمع کے ضرور ہے یہی معلوم ہو چکا ہے کہ اگر الجین میں جس قوت کی دوا ملا کر استعمال کریں اچھی طرح اوس قوت کو دوا مالتی سے اور بیشتر تھما۔ الجین کا استعمال خصوصاً اگر وراثت غالب ہو یا نسخ مرام اور باند کا میں کافی ہوتا ہے۔ اور گلفند اور اسکا صاف پانی جو خوب کھا لکھا جائیگا قائم مقام دار الجین کی ہے خصوصاً اگر سود میں ضعف ہو تو دار الجین سے افضل ہے اس طرح اگر غلط بار ہو لیئے سود ایسی مٹھی ہو چوبہ ہی گلفند کا استعمال متعین ہے۔ اور تے کرنا بھی بہت نافع ہے خصوصاً قبل از طعام کے اور بعد طعام کے نہایت مناسب ہے۔ انخصیص ہر روز نوبت کو قبل از نوبت علی الخصوص اگر سوداوی مٹھی ہو بہت سود مند ہے اور تے کا قلع فقط اور مرض میں خضرین بلکہ یہ تدبیر وقت مہیبت اسی واسطے واجب کہ زمانہ ابتدا اور اوائل نفع میں بعضی استفرغ فصول کا ایسی چیز سے لکھا جائے جہین بخت قوی ہو اور وہ در خشکی زیادہ پیدا کرے اور ترک غذا سے وہ خشکی پیدا ہو اور الیہی واکا استعمال کریں جو ضعف پیدا کرے اسلئے کہ اس سے اگر ابتدا میں استعمال ہوگا مواد صالح زیادہ نکلا جائیگا کے ایضاً ابتدا میں تدبیر لطیف ہی لکنی چاہیے کہ اس سے بھی ضعف پیدا ہوگا۔ یہ کہی جائے ضرور ہے کہ اگر صفت میں خواہ جاہر جہین ریح شروع ہو چلے آب جو مرہ کنبین کے واسطے کو لٹے اور ان راہوں کے جن راہوں سے اخراج اور اور ان فصول کا ہوتا ہے بلکہ چاہیے اور اس فصل کی ریح جلد تر زائل ہو جاتی ہے استعمال آب شحیرہ کنبین کا بعد نوبت۔ اول کے دوسری نوبت میں تین یا چار گتے پتھر کرنا چاہیے۔ اگر یاہوں میں ریح عارض ہو تو مدرات کا استعمال مناسب ہے اسلئے کہ تے اور اسہالی اس فصل میں دشواریت قرض کا استعمال اس طرح درست نہیں۔ یہ بھی جائنا ضرور ہے کہ ستر ترخیزین جو آسانی نہ ہضم ہو سکیں اور کیموس جنگا جیدین اس مرض میں کہیں موافق ہوتے ہیں اسلئے اوکی برودت ضد تب کی ہے اور طوبت سوداوی

کی مروت کی غذا ہے اسلئے واجب ہے جسوقت ضرر کا خوف نفع میں نہ ہو ایسی چیز کا استعمال کیا جائے اور وہ مقدار جس میں خوف نفع کی مقدار کا نہیں ہے تنہا خواہ کوئی ایسی چیز شریک کر کے جو مضر طبع ہو یا بے کراہت چیزوں کی برودت کی تعدیل کرے اور رطوبت میں کمی کرے ایسی چیزیں وہی ہیں جن میں حرارت اعتدال کے ساتھ ہو۔ سر خشک چیزوں سے نہایت احتراز کرنا چاہیے کہ انکی جہت سے غلط سوداوی بھی پیدا ہوتی ہے اور نفع میں خامی بھی واقع ہوتی ہے۔ سر سرد چیزوں جو اس مرض میں موافق ہیں جیسے کاسنی کا موخر بوزہ شفتا لکھنی ایسی چیزوں سے اعتدال یا بوزہ شفتا برودت کے کیا جاتا ہے جیسے کاموین سے اور میوہ خربوزہ میں نہیں پانچو اور اسکی جہت سے خوشنم غلات پیدا ہوتی ہے اور یہ بات خربوزہ میں ہے یا اس جہت سے پر پزیر کیا جاتا ہے کہ اس شے میں ایک لیا بھی جڑ ہے جو عفویت پر آمادہ ہے یہ بات شفتا میں ہے الغرض سر سرد چیزوں کا استعمال میں ان قباحتوں کا لحاظ رکھنا چاہیے کہ گرم غذا جس میں گرمی یا اعتدال ہو اور رطوبت زیادہ ہو بہت نافع ہے خصوصاً جسوقت اوکی گرمی کی تعدیل کر لی جاوے اور دوا کی نفع میں اس غذا کی کثافت نہ چاہی جائے اور سر سرد غذا لائی جائے جیسے پھر کو کاسنی میں ملا کر کھلائیں۔ شروع تب میں ایسی چیزوں کا کھانا باجمین شوریہ اور تیزی اور قطع ہو کچھ سفر نہیں بشرطیکہ حرارت کی بڑھ جائے کا خوف نہ ہو اور خوروش میں چونکہ حرارت نرم ہو جاتی ہے ایسی چیزوں کا استعمال ضرر ہوگا۔ فرض نہیں ابتدا سے انتہا تک نافع ہے بلکہ اول چیزوں کے جو اس مرض میں نافع ہیں گرم پانی بن مہنا خاڑہ میوے پانی بن سرد قبل خدا کے اور حمام الیا کرنا جس سے ترطیب حاصل ہو اور عرف براد نہ ہو اور حرارت سہجان میں نہ آئے اور خوش حالی اور کانش کا اہتمام کرنا اور ریاضت اور حرکات بدنی اور نفسانی کا ترک کرنا۔ کل سوداوی نبون میں احتیاج ترطیب کی ہے بعد اسکے برید اور نفع میں مین اختلاف ہے اور مختلفات کی طرف اسواسطے حاجت ہو کہ انہیں قطع اور جلا اور اطلاق کی قوت ہوتی ہے بغرض تخفیف کے محتاج آ۔ مختلفات نہیں ہیں۔ سعدہ کی ہی حایت ایسے معادلات سے جو مقوی ہوں اور حرارت اوکی قوت اور لطافت کی درمیانی میں متعین حال کو ضرور ہے اور طبعی اور طبعی کی رعایت کرنی چاہیے کہ انہیں سے کسی میں دم یا سختی پیدا نہ ہو جائے۔ کہیں سے تنقید کرنے میں آب ترب خواہ تم ترب کی بھی حاجت ہوتی ہے کہ کچھ نہیں ملا کر استعمال کریں اور کہیں شہ کرانے میں پہلے چھند اور نگین بھلی اور رانی وغیرہ نظر استعانت کھلانے میں اور کہیں امداد چیزوں کے کھلانے کی بہت سادہ پانی ملا کر کچھ نہیں ملائی ہیں اور تے کرانے میں منجمل اول چیزوں کے جو برز نوبت کھلانے کے کہ تین ناکہ صفت برد اور لڑہ اور تیزی تب سے امان حاصل ہو جائے کہ لکسن اور شہد کھلا کر کچھ نہیں چھلی ملائیں اور پیٹ بھر کے کھانا کھلائیں پھر گرم پانی سے تے کرانے میں جب نوبت کا زمانہ گذر جائے اور ان کو توڑا سا کھانا دیا جائے اور صبح کو حمام کرنا چاہیے۔ تے کرانے کی واسطے کھانا پانچ گھنٹے نوبت سے پہلے کھانا چاہیے اسلئے کہ یہ تدبیر اکثر نافع ہوتی ہے اگر چہ تے نہ آئے۔ قبل از نوبت کہ تے کرنا بر غلط کی تب کی نوبت میں خفت پیدا کرتا ہے اور کوس تب کو زائل بھی کر دیتا ہے۔ ایک عمدہ تدبیر یہی ہے کہ بروز نوبت نافذ کر تین اگر کوئی نفع ضعف وغیرہ کی قسم سے نہ ہو اور جب تک نوبت تمام نہ ہو جائے کچھ نہ کرے اور نوبت کی دوسرے روز حمام میں داخل ہوں اگر دوسرے نفع آچکا ہو تو برسم متعارف تمام کریں ورنہ فقط گرم پانی اتنا دینا۔ والین جس سے لذت بدنی اور ترطیب حاصل ہو مگر اسقدر پانی گرم نہ ہو جو غلط میں ٹوران اوچرین پیدا کرے اور نوبت کے تیسرے دن تے کا استعمال کرنا چاہیے اسواسطے کہ فضلہ طعام باقی ہو جائے اور واسطے اخراج اوس فضلہ کے جس میں سہماں نے وقت پیدا کر رکھی ہے علاوہ بران مناسب کہ تے بروز نوبت ہی کرائی جائے۔ اگر سودا دوسری نہ ہو فضلہ باسلیق نافع ہے اور بعد فضلہ کے استفراغ لطیف

ایسی دواؤں سے جسے تنقیح خون کا ہوا ورنہ نہ کر سکے گا ہی باد اور لبسناج شامہ و لبلیہ کا ملی اور سینہ داخل ہو۔ یہ قسم ربع کو علاج کو حلیہ کر
 کرنی ہے۔ اگر سودا صفا و ہی ہو تو برید اور زریطہ میں بذریعہ دوا ورنہ نہ کر سکا چاہیے اور معتدل پانچین بھلانا اور ایسے ہی
 پانی سے بھلانا واجب ہے اور تلین طبیعت کی ایسی دوا ہے جسے بقتلہ اور ماراچین سے مرنی ہے جسین تھوری سی لبسناج کو بھین
 افیمونی خمریت و رد آب لبالب الماس ملا ہو ابتدا میں کرنی چاہئیں اور اسمہل نشیتہ تو لوبہ میں دن کے موثر ہوتا ہے اسلئے کہ نفع
 مادہ کا سودا ہی صفا و ہی میں لوبہ میں دن کے ہوتا ہے بعد استعمال اس تلین خفیف کو رفتہ رفتہ ایسی دوا دیا جاتی ہے جس سے
 لطیف اور لطیف حاصل ہو۔ اگر ایسے بیمار کے معدہ کی احتیاج ہو بہت حرور و دلت او بان سے اور الباطلا جسکی قوت حرارت کی باؤ
 اور برگ نشین اور اکیل الماکت غور سے زیادہ ہو کرنی چاہیے۔ سایہ فاش کرنا ایک روز نوبت ہی اس بیمار کو اسطے مناسب ہیں
 ہے اگرچہ روز نوبت تھوری سی غذا سے روزہ پر کیوں نہ اقتدار کیا جائے۔ یہ نفع کرنے والی دوا تین جو اس قسم میں نفع ہیں ان میں ایک
 جو شاندہ ہے بلکہ افیمون سا پنجین جسین بخشہ ہی جو سن دیا گیا ہو ان دواؤں سے جو شاندہ و طیار کر کے پلاتین۔ کہی ایسی ہوا کو طیت
 لینے ہنگ ہی پانی میں لگو کر ناز و نہ پلانے میں اگر مسئلہ پیدا ہو تو نہ کریں۔ اگر سودا و لبلیہ ہو تو بھین عمل کی اصلاح آب کرش اور ازبانہ
 وغیرہ سے کر کے استعمال کرینگے اور اگر تلین کی حاجت ہو اس دوا میں پہلے تھوڑا سا زرد چوچہ لگیم ہے اور لبسناج خمریک کرینگے اور رفتہ
 رفتہ غاریقون تک قوت اخرا و مسہلہ کے ہوا کرینگے اور کچھین فردری جو شاندہ سے ہی اور سکے زرد چوچہ سے کرینگے غواہل کچھین کے
 اور دوا سے تا ایک نفع خمری ہو جائے اور معدہ کی سبک اور نہاد قوی تر دواؤں سے پسند سودا و صفا و دی کرینگے ہماں تک کہ
 غواہل خشک اور غیر خشک او مثل اسکے استعمال کرینگے اسطرح الدش معدہ کی او بان حارہ سے جڑے جڑے روغن فطک کو بن گئے
 کہی تے کرانے میں کچھین کے ساتھ تھوری سی خرن سفید بھی ملائی پڑتی ہے اور اگر دوا اس سے زیادہ غلیظ ہو تو خرن سفید مسکری
 داخل کر کے پلانے میں خواہ رات کو خرن مولی میں لگکر صبح کو خرن نکال کر لے کر کما پانی میں خواہ خرن کو مولی میں بجالا کر دھو کر استعمال کر لے
 میں اگر خوف ضعف قوت کا ہو۔ اگر سودا ہی سودا و ہی غلیظ خالص در خون سے پیدا ہوا ہو اسکا اسمہل ابتدا میں اگر طبیعت لبتہ
 آب لبالب اور قد سے مناسب ہو اور یہی اچھا ہے کہ غلیظ غسل خواہ گلفندہ سکری کا استعمال کیا جائے اور ازبانہ اس تپ کے استفراغ
 ایسے جو شاندہ سے کرنا چاہیے جسین بلبلہ زرد بلبلہ سیاہ شامہ و زریطہ اصل ہو مرض میں نفع پیدا ہوا و سوت ہی فصد کا عمدہ موقع ہے
 رک باسلیق کی فصد لینے چاہیے اور کھانا کھا کر دینے خواہ بقوت یا برتری کرانی چاہیے جیسا انتفاہ وقت ہو اور ویسی حاجت ہو اور
 قے کی مداومت کرانی چاہیے کہ وہ اصل تدبیر ہے اور کامل علاج ہے۔ اور استفراغ داسے کا مشرب دواؤں سے اور قوی حقون سے
 کرنا چاہیے۔ جو دوا تین ایسے وقت قابل استعمال کے ہیں وہ ہیں افیمون لبسناج غاریقون اسطوخودوس جوارہنی مخسول یا غیر
 مخسول لاجور و مخسول یا غیر مخسول عصارہ برگ پنچناشت شراب غسل اور کہی اگر دوا زیادہ عاصی ہو خرن اسو کی ہی حاجت ہوتی ہے
 اور کہی ربع صفا و ہی میں سا اور شامہ و تھوڑا افیمون کے ہوا کچھین کے دے میں اور اسی پر نفاع کرتے ہیں بعد اس استفراغ کو
 مدرات کا استعمال کرتے ہیں اور اسوقت جب استفراغ سے فراغت ہو چکے ربع لجنی اور سودا و ی میں تربانی اور شروہ لجنی اور دوا
 طیت اور دوا کریت پلانے میں لوبہ مرچ سیاہ تھوڑا پانچین میں کے پانی چاہیے اور لانی کا استعمال ہر روز درست نہیں ہے بلکہ تین
 دن میں ایک دن دیکھتے ہیں۔ اوائل میں اس تپ کو اور قیل استفراغ کے بچ ایسے اوقات کو دین کر ان میں حاصلہ کبیدہ ہو لینے

[illegible]

ملیہ کا ملی ۶ درم افتیمون ہر ایک ۵ درم بلبلہ زرد عصا ۵ غافث اکبر واحد ۵ درم تخم کرفس انیسون رازیانہ ہر ایک ۲ درم اس کا چوندہ
 بناتین ہرنی اسہال کرتا ہے۔ باکشنش ۱ درم ملیہ کا ملی افتیمون ہر ایک ۸ درم شاکرہ ۵ درم شکامی قنطاریون غلیظ ہر واحد ۷ درم غافث
 پنج اور خرو واحد ۵ درم ۵ بللہ پائین ہوش دین جب ایک کل باقی ریجاس استعمال کریں جب خفیف اگر بلبلہ ۱ دن میں ایک مرتبہ
 استعمال کیا جائی نافع ہوگا اور مجرب ہے افتیمون تریہ ہر ایک ۱۰ درم کر دیا انیسون ہر ایک ۷ درم ہانخواہ ۱۰ درم تخم کرفس
 رازیانہ ہر واحد ۲ درم بلبلہ ۷ درم غالیقون سپید ۸ درم نمک ہندی ۵ درم اباج فیکر ۱۱ درم پودینہ کے پائین گولی بناتین مقدار شربت
 ۱ درم اگر وہ لمبی ہو گولی نفع کریگی ہانخواہ غالیقون افتیمون ہر ایک ۸ درم تخم کرفس انیسون تخم رازیانہ ہر ایک ۳ درم غلیظ
 ۵ درم اباج ہر ایک ۱ درم مقدار شربت ۱ درم ۲ درم ۲ اگر تپ کے ساتھ حال میں درد ہو تو واقع کر دینی اور یہ نرمی اسہال کو دینی مقبول
 ۵ درم غالیقون ۱ درم بلبلہ ۵ درم ملیہ کا ملی ہر ایک ۸ درم شکامی یاد اور دیکھا فیطوس لینے لگو دندہ عصا ۵ غافث ہر ایک
 ۵ درم شمرۃ الطرہ فیجہا کاہل پنج کبر ہر ایک ۵ درم تخم کرفس انیسون تخم رازیانہ ۱۳ درم خواہ اس سے عجون بناتین یا گولی تیار
 کریں۔ تغذیہ اصحاب ریح کا اصول یہی ہے کہ انکی تدبیر میں ہفتہ اول سے تین ہفتہ تک کسی قدر تلطیف کیجائے تاہی کہ جس
 ضعف پیدا ہو اور یہ تدبیر اس طرح ہو کہ گوشت اور زہریلے مہنی اور چیرون سے جنہیں لمبا نہ اور بڑا ہوتا ہے بالکل ہرگز نہ کرایا جائے اسلئے کہ یہ
 تدبیر اسلئے ناوہ کو کم کر دے گی اور او میں خفت پیدا کرے گی اور انکی مدت مرض میں کمی ہو جائیگی۔ بعد میں ہفتوں کے البتہ قوت کرنا دہ
 کرنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور مثل سمک رضائی خواہ نمبر شربت خواہ چوڑا خواہ مرغ اور تہو وغیرہ کے کلمات میں۔ جب ایسی غذا تین ہفتہ تک بجا
 اور صبح اور عین ہفتوں کے جس میں تدبیر لطیف ہو چکی ہے اب ۶ ہفتہ گذر جائیں اور مرض میں نقصان پیدا نہ ہو بہر رعایت توت کی اس
 زائدہ قوی غذا سے کرنی چاہیے اور ایسی چیزیں کلماتی چاہئیں جو زیادہ قوی ہوں مثلاً گوشت مرغ جو ان اور ہر یکا اور صبح طارک کا گوشت
 نرم ہوتا ہے جیسے نذر اور زجاج اور وہ مہلی جو بہت بڑی نہ ہو۔ یہ بھی ضرور جانا چاہیے کہ مروج کی غذا میں شرط یہ ہے کہ او میں جب
 فصلتیں جمع ہوں۔ اول تو کہ نفع پیدا کرے بلکہ مہل ہوا اس نفع کے جو غلط سو اسے پیدا ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ غلیظ نہ ہو بلکہ لطیف
 غلیظ کی موہ تیسرے یہ کہ قابض نہ ہو خواہ انکی طبیعت کی صورت نہ ہو بلکہ والی شکم پیدا کرے۔ چوتھے خون جو اس غذا سے پیدا ہو مجھو اور صالح
 ہو اکثر ایسی غذا ہی ہوتی ہے جس میں حرارت اور رطوبت ہو۔ اور یہ بات تو پہلے معلوم ہو چکی ہے کہ قبل از نوبت کو نگر غذا بچانی ہے اور
 کتنے کتنے نوبت سے پہلے اور کتنے قدر مذہن نوبت دلیسکتے ہیں اور یہی اور بیان ہو چکا کہ بڑے عین وقت نوبت خواہ جب اس وقت کو بچانی ہے
 اگر غلیظ نہ ہو کثافت نہ ہو۔ بہرہی صواب یہی ہے کہ تپ حالت کرسکتی میں آئے تاکہ طبیعت ششوں کسی اور چیز کو نہ سوایا دہ مرض کے
 نہو جائی اور فقط مادہ مرض کے دفع اور اصلاح میں مشغول رہے۔ شراب صاف رقیق اس مرض میں نافع ہے علاج ریح لازمہ کا
 حال اس تپ کا جیسا ہم چریان کیچے دی ہے کہ سبدرت واقع ہوتی ہے اور قانون علاج کا موافق قاعدہ علاج ریح مغفرہ کو ہے
 اتنا فرق تو ضرور ہے کہ چند چیزیں اس میں بالخصوص ایسی ہوتی ہیں کہ اس میں نہیں ہوتی۔ اس میں سے یہ بھی ایک ثبوت ہے کہ ریح لازمہ
 میں اگر ادھ پھنکا کا استعمال ہو تو مسلمان بچا جب اعتدال خواہ تیر مرتبہ ہے کہ اس تپ کے مناسب یہی ہے اسلئے کہ تپ لازمہ ہے اسلئے
 واجب ہو کہ اسے علاج میں لکھیں اور کفندہ اس میں نہیں بروری اور بالاصول جب کا فراج مقفل ہو اور اخورہ مرد جو شمدتہ شیرین کیے بناتین
 سدا جملہ خلصاں یہی ہے کہ کفندہ اس مرض میں واجب تر ہے اسلئے کہ مادہ عروق کے اندر محصور ہے۔ رازیانہ یہی ہے کہ اس میں اجازت

گوشت کی نسبت ربع مغزہ کے کہتے ہیں۔ جمی مسل و رسد سل و رسیج وغیرہ اور انکا نام فباطوس ہے اور کچھ لوگ ان حمیات کو دو اوجہ بھی کہتے ہیں۔ یہ سب حمیات ایسے مادہ سے پیدا ہوتے ہیں جو جم نہیں مادہ ریح کی مسودا و امت میں ہوتا ہے مگر انکا مادہ زیادہ غلیظ ہوتا ہے اور اکثر ہوتا ہے اور اکثر مسودا و امت میں سے یہ حمیات پیدا ہوتے ہیں۔ رسد سل و رسیج اور انکو علاوہ تسع و غیرہ انکی نسبت بقراط کا یہ حال ہے کہ ذکر کرتا ہے اور فائل اسکے وجود کا ہے اور جالینوس کا بیان یہ ہے کہ میں نے اپنی تمام عمر میں کئی تپان اقسام کی نینیں دیکھی بلکہ کس بھی جو بخوبی تمیز ہوا اور بقوت دورہ کرے نظریے نہیں گذری شاید اگر اس تپ کا وجود ہو تو غنی اور اور پوشیدہ ہوگی۔ جالینوس نے توجیہ قول بقراط میں لکھا ہے کہ اگر کو جب قول بقراط ایسی حمیات کی موجودگی مافی حاضری صبح صبح خواہ تسع کا سبب حدوث فقط سورہ تدبیر ہو گمانے اور پینے کی امور میں واقع ہو تو کبھی اسطر مرکہ بصورت کوئی شخص استعمال سو تدبیر کا کرے اور اسی طور پر چندے کرتا رہے اور اتنا اس سے جمی پیدا ہوگی پھر جب ایسی تدبیر کو کسی عادت مقرر کرے اور وقت اسکا ایسا جمی پھر اسے اجتماع مادہ اور سورہ تدبیر سے برابر اوقات تسع اور تسع کے ہوا اور یہ تپ پیدا ہوا اور اگر اس عادت کو ترک کر دین اور اصلاح کرے تو یہ تپ تپل سے قسم کی عارض نہوتی۔ پس ظاہر ہوا کہ سبب ایسی تپ کا اعادہ سورہ تدبیر کا اوقات معینہ رہے اور دورات انہیں تدبیرات کی ہیں کچھ ایسے ہوا کہ انہیں میں دیکھا دورہ ہوتا ہے پھر اسکے بعد جالینوس نے یہی لکھا ہے کہ ایسی حمیات اگر انھما میں ایسی ہی سورہ تدبیرات کی رعایت کچھ یا نہ کہ غلط واقع ہوا اور بعض کو شک ترک کرنے ایسے ماکولات اور مشروبات کا ایسے اوقات میں کیا جاسے جو مستلزم دورہ حمیات کے ہوتے ہیں۔ علاوہ بین خود جالینوس کو اب ایسے حمیات کو وجود کا منکر ہے اور گویا وہ کسی راہ میں اگر ایسے حمیات کا وجود ہے تو اسکا سبب خواہ اصل اور موجب کو بھی اور چیز علاوہ مادہ کے سبب مثلاً سورہ تدبیر وغیرہ مگر بقراط جو یقین کے قائل جمیات تسع اور تسع کا ہوتا ہے اور ہر جو کچھ حال پر اب ایسے حمیات کا خواہ متعدد ہونا ہو مادہ کو کچھ اور دیکھی نہیں ہے اور بخوبی واضح نہیں ہوا ہے تاکہ استیلاج اوس تاویل کی ہو جو کہ جالینوس نے سورہ تدبیر وغیرہ جو کچھ کی ہے مقرر جم لکھا ہے مراشیخ کی یہ ہے کہ جس طرح دوسرا مادہ عفونت کا ریح میں پڑے دن ہوتا ہے اگر باوجودین خواہ ساتون خواہ نوین روز کوئی مادہ متعلق دوسرے کو کو کون سا استعمال اور متعدد پیدا ہوگا پھر ظاہر دورہ کو ترک کر کے تاویل بعید حدوث ایسے حمیات کی کیوں پیدا کچھ ہے اور جالینوس نے جو مادہ کو سبب حمیات کا نہیں تجویز کیا باوجودیکہ ریح میں اسکی نظیر ہے اوس سے صاف ہی پیدا ہے کہ وہ ان حمیات کو عفونت مادہ کے سبب نہیں تجویز کرتا ہے بلکہ خیال جانتا ہے کہ میں وہ باتیں جو بقراط نے ان حمیات کا مادہ میں ذکر کی ہیں یہ ہیں کہ جمی تسع طویل ہوتی ہے اور قتال نین ہوتی۔ اور جمی تسع اوس تو زیادہ طویل ہوتی جو از پیری قتال ہوتی۔ یہی تکرار افواہ لکھا کہ جمی تسع سبب حمیات سے زیادہ دیر ہے اسلئے کہ وہ مرض سے پیشتر ہوتی ہے خواہ مؤید سل کے ہوتی ہے اور جالینوس کا قول نسبت جمی تسع کے جیسا ہے وہ اوپر لکھا گیا کہ جالینوس منکر ہے اور لکھتا ہے کہ میں نے اس قسم کی تپ نینیں دیکھی۔ مجھے نسبت قول بقراط کے ایسا گمان ہے کہ وہ جمی خاسی کو جوارہ حمیات لکھتا ہے اور کبھی کہ اس سے اسکی مراد وہ ہے لینے لاکہ ہم ذکر کیا ہے اور مزوم مراد لیا اور لفظ الخاسیہ کی اس کے قول میں موضوع قضیہ مہلک کہ ہے کہ اس الف لام سے استفادہ اور عموم نہیں مراد لیا ہے اور جو کہ قضیہ مہلک میں بنزیر کے ہوتا ہے اس کو یہ زیادہ ہوگا کہ بقراط نے اس طرح لکھا کہ خاسیہ کی ایک قسم ایسی ہے کہ جوارہ حمیات ہے اسلئے کہ وہ قسم قبل حق کے اور بعد حق کے ہوتی ہے اور اس قول کے معنی کہ قبل حق با بعد حق ہوتی ہے یہ ہیں کہ حمیات میں حیوت طویل ہو جاتا ہے اور اذیت برہ جاتی ہے اور اختلاط اور اختلاف پیدا ہوتا ہے اکثر اشتغال

ان تینوں کا اعضا کیسیہ تک پہنچتا ہے اور منجہدق ہو جاتی ہیں اور ایسے حیات کی شان سے یہ بات ہے کہ اخیر میں ایک سلول کا مدبر
 شہر جاتی ہیں اکثر یہ اس سلول کی سیاسی ہو تا ہے کہ تین بیج پیدا ہو اسکو سمیٹنے ریح کی بحث میں بیان بھی کر دیا اگر ان حیات کا ریح کی طرف
 منتقل ہونا اور سوخت ہونا ہے کہ اخلاط اور طوبات میں کثرت ہو لیکن اگر زبان زیادہ ہو جائے اور استفراخ محسوس اور غیر محسوس ہونا
 ہو سکے ہوں اور رادیت اخلاط کی قدر سے جبین غلظت نہو باقی رہ جائے اور سوخت ریح کا ہونا ضرور ہو گا بلکہ ریح اس تپ کی بنا
 سے زیادہ بظاہر اور دیر میں نہوئی چاہیے اور جس مادہ کو ریح کی طرف انتقال کرنا چاہیے تھا اس سے جس پیدا ہو جائیگی اور ایسے ہی وقت
 میں لائق حال بدن کی یہ ہے کہ اس میں ہستعدا ایسی اشتعال کی ہو جائے جس سے وق پیدا ہو یہ وجہ جمعی جس کے قبل ازوق ہو سکتی
 بیان ہوئی ہے ہر جو کہ درجہ سوخت پیدا ہو کہ دو درون میں ہے کہ اگر دروق میں انہماک موجودہ بدن میں ہوتا ہی رہتا
 میں غفونت عارض ہوگی ایک تپ پیدا کر کے کچی دقہ کی جہت سے چونکہ بدن پہلے ہی جہت و لاہر ہو چکا ہے اس لیے اس تپ غفنت کے
 پیدا ہونے سے روایت اور زیادہ جڑ ہے کہ اسلئے کہ تپ غلطی علامت اس بات کی ہوگی کہ حراق اس غلط میں ہی پیدا ہو گیا
 جس میں سے مقدار غلیل باقی تھی اور اسی جہت سے حراق اور سوخت اس کی کم ہوگی اور یہی ایک جہد اس کی زیادتی روایت کی
 ہے کہ تپ غلطی جمی رتی کی زیادہ ہونی اور دو چند ہونے کی سبب ہوگی کہ ضرور زمین سے کہ جن اراض کے مشا مدیکہ اتفاق کسی نہ
 یا کسی بلکہ میں ہو لو ان اراض کے دو حصے مطلق انکار کیا جائے جیسا کہ الفیوس نے کیا ہے اور یہی ضرور زمین کہ اگر جمعی غلظت کا وجود
 مانا جائے تو اس کے واسطے ایک پانچواں مادہ علاوہ اخلاط چارگانہ کی تجویز کیا جائے اسلئے کہ غلط سودا ہی کا دورہ جو ریح میں ہوتا ہے
 اسکی یہ وجہ نہیں ہے کہ نقصا اس غلط کا یہی ہے کہ جو تپ دن عدا کے ملکہ اوکی وجہ ہے کہ چونکہ یہ مادہ کم اور غلیظ ہوتا ہے نسبت
 قلت اور غلط کے اس کے زمانہ میں اتنی مدت کچھتی ہے اور کبھی یہی ہو سکتا ہے کہ بعض ابدان میں سودا غلیظ بہ نسبت مقدار ابدان بزرگ
 کے کم ہو کر اس میں غفونت پانچویں خواہ ساتویں خواہ نوین دن کا حصہ ہو کسی معترض کو یہ غصب نہیں ہے کہ ہمارے اس عوصے میں
 یہ احتمال پیدا کر کے باطل کرے اور کہی کہ مادہ بلغم کبھی ممکن ہے اگر اس میں کمی اور غلظت زیادہ ہو اوکی جہت سے ایک اور نوبت سودا
 خب کو پیدا ہو مثلاً ریح یا خمس وغیرہ مادہ بلغم سے پیدا ہوں۔ اسلئے ہم جواب دیتی ہیں کہ تجویز اور فرض ایک امر واسع ہے کہ کثرت کوئی
 مدعی ایسا ہی خواہے دعویٰ کی بغض سے براہ تجویز یا زہم ہو کہ تجویز اور فرض نفس اس چیز کی جس کا وقوع بھی ہو گیا ہو اور نہ
 کیا ہو اور نہ کسی تجویز کا یا عالم نے اس کا مشاہدہ کیا ہو کافی ابطال مدعی میں نہیں ہو سکتی اور نہ یہ تجویز برابر اس تجویز کے ہو سکتی ہے
 جس کا مشاہدہ مثل القراط باقی فن نے کیا ہے۔ مجھے ایک ثقہ اور معتمد نے یہی سہہ کر دینے جمعی قسح کا مشاہدہ کیا اور جس کا مشاہدہ
 خود میں نے چند بار کیا ہے اور اس کے معالجہ میں مجھ باضرا اس بات کا قائل ہونا نہیں پڑا کہ اس تپ کا مادہ سودا کے سوا اور غلط ہی ہے
 علاج اصناف ان حیات کا جمعی غیرہ کا علاوہ ہندج بلغم کے چاروں اس علاج میں جہت فائز اور لطیف تدبیر کی
 زیادہ ہے۔ اور زہند ایسی جس سے مادہ غلیظ متخلل ہو جائے اور نفع پاسے ہی پیدا کر لی جائے اور غلیظ تدبیر کی ہی حاجت اس واسطے ہی
 کہ قربت میں زیادہ ضعف نہو اور لطیف تدبیر اور غلیظ تدبیر دونوں میں خفا ہے اسلئے ایک ایسی تدبیر چاہیے کہ دونوں کا اجتماع ہو جائے
 جو کہ حیات ایسی نہیں ہیں کہ انکی جہت سے قوت میں زیادہ ضعف پیدا ہو اسلئے ہم بلا خوف و تلطف تدبیر کر دین اور ایک
 مدت تک تکلیف فائدہ کی مریض کو دیتے ہیں اور اسکے ضرر کی تلافی جس وقت ہم چاہتے ہیں ایسی غذا دیکر کرتے ہیں جو غلظت

جس قدر کتنی ہو اور سر بیع الھضم ہو اور خون صالح اوس سے زیادہ پیدا ہو اور قلع بظاہر کی نکر سے اور زیادہ بین زیادتی پیدا کرے۔
 نہایت نافع معالج اس تب کا یہ ہے کہ خلیق اور ثم تریب جسمین خلیق داخل ہو اور جو زائقی اور تہو سے کے جس سے کے کر تین اور تہو
 مسهل میں ایچ کا استعمال کریں اور اسکے بعد استعمال تریاق وغیرہ کا مناسبت ہے۔ بروقت اس استفادے کے تعریف بڑی ہو اور یہ کھام
 گرم میں نفع کرتی ہے مگر آب حارہ کا استعمال کیا جائے نہ اور طبیات کا استعمال ہو چکی وق کا علاج اور معلوم ہو چکا ہے اعضا
 بدنی میں مختلف قسم کی رطوبتیں ہیں اور ان میں سے بعض رطوبتیں ایسی ہیں جو واسطے تغذیہ اور تہییب غاصل کی آمادہ کی گئی ہیں اور
 اخطا انہیں کا نام ہے۔ ایک قسم کے رطوبات یہ بھی ہیں جو رگوں میں خزون رہتی ہیں۔ ان میں سے ایک وہ بھی قسم ہے جو عام
 اصلہ میں پر گندہ ہے مثل شبنم کے اور یہ دونوں شبنم یعنی جو عروق میں خزون ہے اور جو اعضا میں پر گندہ ہے اور انکی پہلی قسم
 جو تغذیہ اور تہییب غاصل کرتی ہے بھی عفو ت کا مادہ ہے جیسے ابتدا میں حیات کر بیان ہو چکا اس واسطے کہ کل خدا جند
 بدین حاصل ہوتی ہے عروق میں ہو جاتی بلکہ او میں سے ایک حصہ تغذیہ اعضا میں صرف لکڑی اور سگونی رہتا ہے۔ بعض رطوبتیں
 ایسی ہیں جنکے بستہ ہونے کا زمانہ قریب ہو گیا ہے وہ رطوبتیں جن جو لغت قریب بالفعل غذا اعضا کو ہوتی ہیں یعنی اوس مقام تک
 کچھ جانتے ہیں اور اوس عضو تک پہنچ جاتے ہیں جسکی جز تھل کا یہ بدل نہیں کی اور اسکو ناگہان تمام ہو چکی اور یہ رطوبات اوس عضو میں پاتی
 پیدا کر کے اسکے مشابہ ہو گئے اگر زمانہ اسکے سیلان کا قریب ہو اور ابھی بستہ نہیں ہوئیں۔ ان میں سے کچھ رطوبتیں ایسی ہیں جنکے ذریعہ
 سے اعضا و تشابہ اجزاء اول خلقت سے اپنی اجزاء میں اتصال ہم ہو چکے ہیں اگر یہ رطوبت بانی نہ رہی تو ان اجزاء میں تفرق ہو جا کر
 اور لغت بجز نیرہ ریزہ ہونا اور تہرب یعنی خاکستر ہو جانے کی کیفیت پیدا ہو جائے مثال رطوبت اولی کی یعنی اوس رطوبت کی جو
 مثل شبنم کے پہلی ہے چراغ کے تیل کی ہے جو ران میں ہر سو ترجمہ کتاب ہے رطوبت اولی کی تفسیر میں شرح قانون اختلاف کو
 کرتے ہیں جتنے مجاہد ترتیب ثانی اور ثالث کے فاضل شریف خان کے قول کو اختیار کر کے ترجمہ کیا ہے معن مثال رطوبت ثانی
 کی یعنی وہ رطوبت جسکی بسکی کا زمانہ قریب ہو ایسی ہے جس تیل کو چراغ کی تہی نے لیا ہو۔ اور مثال تیسری رطوبت کی وہ رطوبت
 ہے جسکے ذریعہ سے اجزاء اولی کے اسپین متصل ہیں جس سے تہی بنائی گئی ہے۔ جسوقت اعضا اصلی جو تہی سے پیدا ہوتے مزج ہوتا
 قلب میں استعمال اولی پیدا ہو پس سہ وہ مرض پیدا ہوتا ہے جسکا نام وق ہے چنانچہ اوائل حیات میں اسکا بیان ہو چکا ہے
 حرارت جگر کی بھی اگر کبھی بخر بدق ہوتی ہے لیکن بعض حرارت جگر کو بدق نہیں کہتی بلکہ بدق وہی ہے جو سبب حرارت قلب کے ہو
 یہی حال حرارت رہ اور محد کا ہے کہ وہ بھی بذات خود بدق نہیں ہوتی گو بخر بدق ہو جاتی ہے یہ شہنشاہ اولی جو قلب میں پیدا
 ہے اگر پہلی اعضا سے رطوبت کو فنا کرے خصوصاً قلب سے اس رطوبت کو جذب کرے جیسے چراغ کی حرارت چراغ کو تیل کو جذب
 کرتی ہے یہ پہلا ذریعہ وق کا کہلاتا ہے اور اس پر اطلاق لفظ وق کا جو ہم جنس ہو گیا جاتا ہے اور زبان یونانی میں اسکو رطوبت
 کہتے ہیں اقلیہ کہ اس درجہ کا کوئی خاص نام جہاں کا یہ مثل درجہ دوم اور سوم کے نہیں ہے۔ جسوقت حرارت وق تمام اول کی رطوبت
 کو فنا کر کے دوسرے قسم کی رطوبت کا تھیل شروع کرے یعنی جس رطوبت کی بسکی کا زمانہ قریب ہے اس رطوبت کو فنا کر کے دوسرے
 ہو جیسے شعلہ چراغ کا سارے تیل کو فنا کر اوس تیل کو جلانا شروع کرے جسے تہی نے پہا ہے اسوقت دوسرا ذریعہ وق کا ہوتا ہے اور اس
 درجہ کا نام ذوال ہے اور یونانی میں فالیوس کہتے ہیں اس سبب کے واسطے امتداد ہے اور تہی نے اسکی ابتدا اور وسط اور

فہرست کے پیدا ہونے میں ہر شخص اثناء ذبول کو پہنچ جائے جان بر زمین ہوتا اور کتر اس زمانہ میں قابلیت علاج کی باقی رہتی ہے مگر شہیت الہی سے
 غالب ہے مگر صاحب اس درجہ کو پہنچ کر اسکا گوشت باریک اور کم ہو جاوے یہ دوسری رطوبت فنا ہو جاتی ہے اور تیسرے قسم کی رطوبت میں اشتعال
 پیدا ہو جیے شلو چراغ کا شہی کے جرم کو اور وہ رطوبت جو ردی کے اصلی اجزاء میں اتصال پیدا کرتی ہے جانی بے نیسرا درجہ دف کا ہے اور اسکو
 عفت اور عفت کہو میں اور یونانی میں بخیس اسکا نام ہے۔ دف ایسا مرض ہے کہ اسکے واسطے نوبت نہیں ہوتی اور نہ نوبت کو اوقات
 مقررین۔ ایک قوم نے یہ کہا کہ کثرت محی و قد کا بالادون رطوبات کی جو کثرت لاشکی کا زمانہ قریب ہو جاوے اسکا اشتعال مثل گوشت وغیرہ سے متعلق
 یا اعداد اصلی جو عفت میں مثل بھری اور پٹنے کے اوس سے متعلق ہو اس قول سے اگر یعنی سمجھ جائیں کہ علق دف اس طرح ہے کہ فنا اوس
 کرتی ہے جو رطوبت اس کے متعلق یعنی عفر خاص میں موجود ہے ہر جاری تفسیر اور اس قول میں کچھ فرق نہوگا اور اگر مراد ہے کہ پہلی دف اور
 رطوبات کو فنا کرتی ہے جسکی لاشکی کا زمانہ قریب ہو اوسوقت یہ قول صحیح نہوگا یعنی بدون فنا رطوبت اولی جو شل شہیم کے ہے اس رطوبت قریب
 یا لگاؤ کا فنا ہونا بیدار تیس جی۔ کہیں دف بعد جی اومی کے واقع ہوتی ہے اور کسی بعد حمیات عفت اور حمیات اور کم کے پیدا ہوتی ہے اور
 اور زمین ہو سکتا ہے کہ دف ابتداء عارض ہو اس طرح کہ اعضاء اصلیہ میں پہلے اصل اشتعال پیدا ہو اور کسی علق اور روح میں اس سے پہلے اشتعال
 نہ ہو کہ سب علت یہی واقع ہوتا ہے کہ پہلے علق باروح میں سوخت عارض ہوے اور اسے کثرت دون بعد اعضاء اصلیہ میں سوخت پیدا ہوتی
 ہے ان اگر کوئی ایسا ہی سبب قوی عارض ہو جسکی حرارت ابتداء اعضاء اصلیہ تک پہنچے۔ ایک ہی سبب کہیں دف پیدا کرتا ہے اور
 کہیں جی اومی پیدا کرتا ہے مگر علق اسکا شدت ہوا دف پیدا ہونگی اور اگر بضع ہو اومی اومی پیدا ہوگی جیسے آگ لگتی ہو وہ دھڑے فنا
 کرتی ہے کہیں اوس میں گرمی پیدا کرتی ہے کہ اوس میں دھوان اور شدت ہے اور کہیں لگتی ہیں آگ بڑک جاتی ہے۔ جی عفت اور جی ورم اکثر
 کی طرف منتقل ہو جاتی ہے اسلئے کہ جی عفت میں شدت زیادہ ہوتی ہے اور شدت لطیف غذا کی اوس میں حاجت ہوتی ہے اور سرورانی کی علق
 ماعت ہوتی ہے اور اوعات جانب قلب کی علق اور علق اسے کہ جاتی ہے خصوصاً اودن اعضا کی جی اویون میں جو کہ قلب کے ہیں جیسے جہا
 اکثر اضرار طبیہ کی جو جو سقوط طوق مرض اور تو اوعشی کے ہوتا ہے اور شراب اور بار اللحم پائے اور دوا المکس غیرہ کا کھانے کی
 اجازت دینا ہے یہ تدریجاً انجام کار میں دف پیدا کرتی ہے۔ کہیں دف عفت اور اور کم کے ساتھ مرکب ہو جاتی ہے۔ دف کا پہلا درجہ جہا
 دشوار ہے اور علاج اس درجہ کا سہل ہے اور آخر میں علق اور علق آسان اور علاج دشوار ہے اور آخر درجہ دوم یعنی
 ذبول میں یقیناً قابلیت علاج کی باقی نہیں رہتی بہتر ہے درجہ کا کیا مذکور علامات **دف** کے بغض دقیق صلب متواتر ضعیف
 ہوتی ہے اور ایک ہی کیفیت ثابت رہتی ہے طبع قوی کا ایسا ہوتا ہے کہ ابتدا میں جہا بدن پر کہنا جاتی تو حرارت سو فوس سے کتر
 گرمی محسوس ہوتی خواہ اور کوئی حرارت جو کہ علق میں منتقل ہو اوس کی مددوں کو مان کی گرمی کم معلوم ہوتی ہے جب بات تھوڑی دیر تک
 رکھا ہے ہوتی ہے خود بقوت اور لزع ہوتا ہے اور ساعت بساعت بڑھتی جاتی ہے سب مقام سے زیادہ گرمی اس تب میں جہا
 عروق اور خراتین میں حرارت کا اور اودن جہا بدن کی حرارت تشابہ اور یکسان ہر وقت رہتی ہے لیکن جسوقت مدہ میں بار ہو جہا
 میں ترقی اور بالید پیدا ہو کہ شدت ہو جاتی ہے اور بغض قوی اور عظیم ہو جاتی ہے ایسے خوف سے بغض جہا اطا مددوں کو غذا سے
 منع کرتے ہیں اور بہت جلد جہا بدن کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں۔ دف کی حرارت بڑھنے کی مثال بعد غذا کے ایسی ہے جیسے چراغ کی روشنی
 تیل ڈالنے سے بڑھ جاتی ہے خواہ دیک کی گرمی بانی چرکنے سے زیادہ ہو اور یہ علامت یعنی شدت حرارت بعد غذا کے پیدا ہوتی کی

تجفیف کا بھی ہے اور تخفیف خند ہے ترطیب کی جیسے قوص کا قور یا قوص لمبا شیر وغیرہ سے تبرید کرین اوس سے مہس بھی پیدا ہوتا ہے۔
 کہیں سبب ترطیب کا بھی اجنبی سبب نہیں اور حرارت کا ہونے سے اور یہ ضد تبرید کی جی جیسے شراب بلانا کہ اوس سے ترطیب حاصل ہوتی
 ہے مگر حرارت ہی پیدا ہوتی ہے۔ لہذا اوس معالجہ میں اس امر کی رعایت کرنی چاہیے کہ ایک تبرید دوسرے کی ضد نہ واقع ہو اور
 اگر تبرید قوی کی حاجت ہو اور کوئی جزا یا روالیسی میسر نہ ہو جو انی ازہیوست ہو اوس دو اسکے ساتھ خواہ اوس سے پہلے یا بعد ہی ایسی چیز
 چاہیے جس میں قوت ترطیب کی بھی ہو اگر حاجت ترطیب قوی کی ہو جس میں بہت جلد ترطیب حاصل ہو جیسے ازلکھ یا تڑپ یا تڑپ
 ہے کہ اوس کے ہی ساتھ خواہ پہلے یا بعد ہی ایسی چیز چاہیے جس میں قوت تبرید کی ہو یہی دینی چاہئیں۔ اگر سبب ق کا کوئی گرم خواہ الکھ کسی عضو اندنی
 کا ہوا و سکا علاج پہلے واجب ہے۔ جسکو یہ بات پسند ہو کہ اپنی تدبیر علاج کو مختلف طریقوں سے مرکب کرے کہ مرکب طریقہ مناسب حال
 محرم کے بقیدنا ہو تو اوس شخص پر واجب ہے کہ شروع معالجہ کا اسطر جز کرے کہ تڑپ کے علی الصبح مریض کو قوص کا فروغ وغیرہ مع سبب
 بلانے اور بعد طلوع آفتاب کو آتش جو کو مع سرطان لینے کیلئے کی کملانی اگر مریض سرطان کا استعمال ناپسند نہ ہو اور مکر وہ نہ جانتا ہو
 یا آتش جو کو مع طباب یا آب انار کے بلانے اور سوتے وقت شام کو لعاب اسفند کا استعمال کرے اگر کوئی مانع از قسم صحت معہ وغیرہ کہو
 ۔ تدبیر بارہ کا بیان بھی مؤخر میں ہوئی ہو چکا ہے اور ہندی تکرار ہونکا بھی استعمال کرنا چاہیے۔ قوص کا فروغ بھی استعمال مناسب ہر اوصاف
 بارہ اور لٹنے کی چیزیں سرد مزاج کی جو قلب اور جگر پر رکھی جائیں اور ہوا و مکان کی تبرید قوی کہ جائزوں میں بھی کرنی چاہیے اگر البو ضعف
 کے متحمل ہو اور مکر کا نہ تو ایک چادر اور یا دینی چاہیے اس واسطے کہ ہوا کی تبرید مدفون کیواسطے بہت افضل ہے۔ صندل میں رنگو جو
 کپڑے خواہ کا فروغ میں اور سکو نہ ہونے چاہئیں لکھنؤ میں گلاب کا فروغ صندل پڑا ہوا اور قوراکہ سرد اور شام صفر میں تلمسی جیسے گلاب چمکا ہو
 استعمال کرنا چاہیے اور غرات نکالنا بذریعہ عرق اور حمام کے کرنا چاہئے کہ بوقت برآمد ہونے عرق کے حمام میں مہین اور زیادہ صفا و سرد کا لگانا
 اور ان اعضا پر جو قریب اعضا تنفس کے ہیں یا مریضین ہے کہ ایسی تدبیر کی نفس اور صوت کو فروغ عظیم ہو چکا ہے۔ واجب ہے کہ سبب
 خاطر مریض کا بطرف راحت اور آسائش اور نوم اور خوشی کرے اور جس سو غصہ یا خزن یا غم پیدا ہو اوس سے اور ہوا اور پیاس سے
 بچانا چاہیے۔ صفا و سرد جس کا استعمال مدفون کیواسطے مناسب ہے اور سکا خوشبو ہو یا خوشبو سے اسلئے کہ خوشبو صفا و کا نفع زیادہ ہو خصوصاً
 سینہ پر اور متصل سینہ کے اور انکا سرد بالفعل ہونا بھی برون وغیرہ سے واجب ہے مگر چاہیے کہ انہیں اجزاء یا لقمہ شکر کیلئے اسلئے کہ قنضر
 جس طرح تجفیف پیدا کرتا ہے نفوذ کو قوت دوا کی مانع بھی ہوتا ہے اور صفا و کو جلد بدل دینا بھی واجب ہے اتنی دیر تک باقی رہی کہ اگر
 گرمی آجائی اور اس عامی گرمی سے بدن اور قلب میں حرارت پیدا ہو۔ صفا و میں اس بات کی بھی رعایت رہے کہ زیادہ تبرید ہو جائے
 کہ اگر تبرید شدید ہو گیا اور دین میں غصہ و مہین ضعف آجائی اگر قریب اعضا تنفس کے ہو گو وہ دین میں کہ جاب وغیرہ میں مخدیر پیدا کر کے
 آسانی پیدا نفس کو متع کرے۔ تدبیر ایسی کہ جس سے ترطیب پیدا ہو غذا یعنی سے بھی ہوتی ہے اور نو اگر سے بھی اور تڑپ اور مروغ
 لینے لٹنے کی چیزیں اور صفا و اور نشو و نما لینے سو گننے کی چیزیں اور صفا و اور راحت اور آسائش سے بھی ہوتی ہے اور اس سے
 بھی ترطیب حاصل ہوتی ہے اور وہ ہمہ مردہ کا بیان ترطیب پیدا کرنے والی سبب چیزیں از قسم غذا کی ہیں خواہ دینہ غذا یا میت
 غالب ہے جیسے آب جو میں سرطان اگر تھپ کرین بخت شرکت سرطان کے مبردا و مرطب ہو گا مگر سرطان کے اوپر کی جلد وغیرہ
 اور کھار و النافذ رہے اور سردیانی اور رنگ شیریں اور خاکستر سے اد کو خوب دینا چاہیے مین مرتبہ خواہ زیادہ تاکہ خوب صفا و

ہو جائیں اور زہمت لینے بوی ناخوش خواہ تم وغیرہ جو کہ سب دفع ہو جائے بعد از ان آب شکر میں بکنا چاہیے خواہ وہ
 گاو کے دودھ کی چھانچہ میں بیو تو دی بن۔ خواہ عصارہ بقولات مشہور کے جو ادراریات کے بیان میں مذکور ہو چکے۔ خواہ
 لعاب اسفنج کے کہ یہ بھی مطلب ہو۔ سرکہ میں تخفیف شدید ہے اور قوت تکمیل کی بھی زیادہ ہے اسلئے اسکا استعمال دونوں
 فائدہ کے واسطے ضرور ہے مگر بہت سببانی خواہ اور مرطبات لینہ ملا کر پلانا چاہیے۔ گدی کا دودھ گمان غالب یہ کہ باوجود ترکیب
 تیرید ہی پیدا کرے نا انیکہ ایک گودہ اٹھانے مادہ گاو کے دی پر اسکو تفصیل دی ہے مگر اسی مرض کو مادہ خرکا دودھ موافق ہو
 کہ سوا عجب وق کے کوئی اور تپ عظمیٰ میں مبتلا نہواور نہ کوئی ایسا مادہ یا خلط اس کے بدن میں ہو جو عفت پر آمادہ ہو۔ پھر اگر دودھ
 پلانے کی راہی مسلم ہو تو اسکو پیٹ جانے اور مدہ میں دی بن جانے کا بچا ضرور کرنا چاہیے شکر کا استعمال اس کے ہمراہ اس خرکو
 دفع کرتا ہے۔ اگر دودھ پلانے سے کسی عفت کا خوف ہو اہو برزی اسکا اسہال کر دینا چاہیے اور اجڑا دودھ سے اگر خوف
 زیادہ ہوئے سفونت کا جو چند روز تک پھر جانا مناسب ہو۔ اور اقراص کا فور خواہ اقراص طباشیر سے علاج کرنا چاہیے اور ان کے
 کا بھی استعمال جاری رہے بعد از ان پھر زہری محالو جس بہ خون عفت کا پیدا ہوا تھا اور آب الطمیان ہو گیا کرنا چاہیے
 جو دوا میں قریب بعض کرتی ہیں اور ان میں ترطب طلق نہیں ہے جیسے قرص کا فور یا قرص بسد علاوہ اس کے یہ قرص بھی بکار
 ہے طباشیر گل زمینی ہر واحد ۴ درم گل سرخ ۶ درم تخم خربزہ تخم خیار تخم کدو کدو باہر واحد ۴ درم ان اجزاء سے قرص طیار ہون مقدار نصف
 دو درم ہے اور یہ قرص بہت ہی عمدہ ہے ایضا قریب باؤل بازنگک نشاستہ صغ عربی کثیر اور واحد ۴ درم گل زمینی طباشیر
 ۴ درم تخم خیار ۵ درم گل سرخ تخم کدو تخم خیار تخم خربزہ ۴ درم ہمدانہ مقشر تخم خربزہ ۴ درم کدو ۴ درم رب لوس
 ۱۰ درم لعاب ہمدانہ ۱۰ درم گوئدہ قرص طیار کدو ۱۰ درم روغات اور طلا اور ضمادات مہرہ اور نشوات اور سعوطات مہرہ کا
 بیان کتاب ثالث میں ہو چکا ہے سب مہرہ روغات میں خمین روغن کدو اور خشخاش اور نیکو فوار و بید سادہ اور بنفشہ مراد
 پھان اور فرخ خواب مرص مدقوق کے ایسی چاہئیں کہ پیستے ہون اور پاؤں اور پٹرنہ کے جیسے کسی چمڑے سے بنائی جائیں
 کہ خمین گلاب خواہ کتان لینے ایسی چمڑی ہو جیسے برستان میں بنائی جاتی ہیں اور اس کے اندر بجائے روئی کے ریش کتان مخلوط
 لینوئے ہوئے بھرے جائیں اور ہر بعد بدل جایا کر بن خواہ پھان چمڑے کے ہون کہ اس کے اندر پانی ہر ارے جیسے مشک کے رکھنا
 وغیرہ گواروئی دودھ ایسی ہو کہ پانی پھیلا رہے اور کچا ہو سکے جیسے لحاف وغیرہ میں ایسے دودھ سے دلتہ کدوئی سمٹے نہ ہوں
 اور فرخ کی جگہ قریب پانی اور چمڑی ہو اور چمڑی کے سرور و خوں کے پتے مثل بید خواہ محی العالم کے اور ترکاری کی چمڑی
 اور پول ہی سرور فزج کے جیسے گلاب وغیرہ اور شبلی تپلی ڈالین انگوڑی اور مثل اس کے بیان اوویہ کا جسے مدقوق
 کے فزج میں ترطبیب پیدا ہو جن دواؤں سے ترطبیب اور تیرید و دونوں پیدا ہوتی ہیں اور نکا بیان تو اوپر ہو چکا
 اب طریقہ استعمال دودھ اور چھانچہ کا مکس نکال لیا ہو اسکا طریقہ خواہ استعمال آب زن اور حمام اور استعمال مروغ
 اور تیل کی مالش اور طلا وغیرہ تمام تدابیر میں کلام باقی ہے۔ دودھ کے پلانے کا طریقہ باب سل اور بس مدہ میں اوپر بیان
 ہو چکا اس سے قانون کلی سمجھو کہ اس پر کار بند ہونا چاہیے کوئی دودھ بعد عورت کے دودھ کے مقابلہ گدی کے دودھ کا نہیں
 کر سکتا ہے اور اس کے بعد دودھ بکری کا ہے لیکن اسکی چربی کے واسطے سرور گھاسی اور ترکاری ہی ایسے فزج کی تجویز کر

چاہیے اور جس طرح یہ چیزیں توڑی جائیں وہی ہی تازہ اور تیز کھلائی جائیں۔ بہ سبب قسین دودھ کی خصوصاً شیر مادہ فروق کو نازل کر دیتی ہیں اور دودھ پر بارہ کوئی چیز مقدم نہیں کیجاتی جب تک کوئی مانع از عفونت موجود نہ ہو خواہ عفونت منقذہ نسبت کسی مادہ کے ہوا استعمال میں دودھ کے ابتدائی حق سے انسٹامک برابر فائدہ شرب ہوتا ہے۔ اور عورتوں کا دودھ بطور مضاع کے چھپے لڑکا پستان سے پیتا ہے اور سب طرح پلانا چاہیے اور چھاپھ پلانی کا طریقہ ہی دودھ کے پلانے کے قریب ہے۔ مناسب یہ ہے کہ اس درجہ سے شروع کر کے تیس درجہ خواہ اس سے زیادہ تک بڑھائیں اگر قوت ہضم کی ہو۔ اور قصص غصے تیز حاصل ہوتی ہے اور کما بھی دودھ خواہ چھاپھ میں شریک کر دینا جائز ہے اور چونکہ ابتدائی درجہ کم اندک دوسرے خواہ ۳۰ درجہ کا انتہائی وزن کھاتا ہے اس سے کم پیش ہی کرنا ممکن ہے بشرطیکہ قوت ہضم میں باقی مواد ہضم بھی ہو سکے۔ اور آئرن دی افصل ہے جو شیر گرم ہوا اور آسمن زیادہ گرمی نہ ہو اور بالائیند آسمن اثر قبول اور حشاشین بارور ملے ہو اور اس کے استعمال کو بدینہ میلین خواہ تیز ہی نہ لے پائے چہ جاکہ پسینا برآمد ہونے کی نوبت آئے اور نہ آئرن سے بھرا گرم آوٹے اور اگر آئرن ہلکا کر کے کا کوئی مانع نہ ہو تو اس پر گرم کو اختیار کرنا جائز نہیں ہے مگر ضعف بدن مرض کا سر و آئرن کے استعمال کا مانع ہوتا ہے۔ اور ابتدائی حق میں فقط آئرن سر سے شفا حاصل ہوتی ہے اور بحالت ضعف بدن کے آئرن سر سے شفا ہوتی ہے مگر توڑی سخی دودھ متوق کے مزاج میں پیدا کرنا ہے جسکی اصلاح آسانی سے ہو سکتی ہے اور اگر ضعف بدین زیادہ ہو ابتدا اروق میں ہی قوت اس بات کا ہوتا ہے کہ سر و آئرن سے دق شیخوت میں نہ پڑ جائے مگر یہ بات کمتر ہوتی ہے اور اگر دق شیخوت پیدا ہو بھی جائے تب بھی نسبت دق کے موت آسمن درمیں آئی ہے اور ایک مدت تک زندہ رہتا ہے۔ اکثر بھی مناسب ہوتا ہے کہ متوق کی ایسی دوا کر بن کر انجام دے اور متوق شیخوت عارض ہو آئرن کی کھل کی جودہ پیر باقی ریحی صواب اسی تدبیر میں ہے کہ کھل گرم آب زن سے ابتدا کریں اور رفتہ رفتہ تازہ بار و آئرن کریں جسکی برودت معتدل مواد تحمل اسکا ہو سکے اس ہنگی سے بدن قابل سر زبانی کی برداشت کا ہو جاتا ہے اس واسطے کہ تخلف اور الم اس وقت ہوتا ہے کہ دفتہ مخالف مزاج کے کوئی چیز شعل ہو۔ ایضا چونکہ بدن گرم پانی سے ایک تازگی اور توانائی ایسی ہوتی ہے کہ اس توانائی کی جہت سے تحمل سرد پانی کا ہو جاتا ہے۔ اگر تمام دن میں تین مرتبہ آئرن کیا جاوے تب سردی۔ استعمال آئرن کا باسانی کرنا چاہیے تاکہ تو ساقط ہو جاوے اور آب جو کا استعمال آئرن سے پہلے دو گنے بہتر ہے اور اگر بدن پر واسطے کو ملنے مساوات کے دودھ دینے کے بعد پہلے آئرن کرے اور پھر آب جو وغیرہ پلائیں بعد اس کے توڑی درجہ کر کے پھر آئرن کا استعمال کریں تاکہ غذا تمام بدین پھیل جاوے یہ طریقہ بہت اچھا ہے۔ اور بعد آئرن اور حمام کے استعمال مالش کا ایسے تیل سے جو تیز اور ترطیب کریں مناسب ہو جیسے درغن بنفشہ خصوصاً اگر درغن بنفشہ درغن کردہ میں بنایا جاوے اسی طرح درغن کردہ اور تیلو در اور بعد آئرن گرم کے انتقال ایسے آئرن کی طرف کریں جو اہل باندک برودت ہو اور اس برودت کا تحمل بھی ہو سکے بعد اس کے مالش تیل کی کریں یہی اچھا ہے اور اگر پہلے تیل کی مالش کریں اس کے بعد آئرن نہایت سرد کا استعمال کریں جب ہی اچھا ہے مگر سرد پانی میں داخل ہونا بعد برداشت کے چاہیے اور رفتہ رفتہ اس تدبیر کو کرنا کچھ بدین میں ہے۔ اس تدبیر کا عمدہ وقت یہی ہے کہ بعد ہضم طعام کے واقع ہو۔ اگر ممکن ہو کہ بعد گرم آب زن کرنے کے دفتہ آب سرد میں غوطہ لگائیں علاج کی بات یہ طریقہ بہت کامل ہے اور اندیشہ ضرر کا آسمن شدید ہے اور آسانی سے سرد پانی مرض کے بدن پر کرنا بہ نسبت غوطہ لگانے کے خطرناک کم ہے مگر منفعیت ہی آسمن کم ہے۔ جو پانی متوق کے بدن پر ڈالا جائے اسکی برودت اتنی ہو جیسے کہ سرد پانی سرد ہوتا ہے کہ اسکی شرب گرم اور نہایت سرد کے بیچ میں ہوتی ہے۔ اگر فاصل دودھ کا دینا اس کے بدن پر بشرطیکہ ضعیف نہ ہو خواہ گرم پانی ملا کر دودھ میں لگ کر

ہمارا چارہ نہیں ہو تاگر خواہ سرد مزاج اور ترش ہوئی چاہیں خواہ زردی سفیدہ غیر بشرت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ضعف کو زیادہ زیادہ گذر جائے اور غشی کی نوبت ہو تو اس وقت دارالعلم خیر خالہ کی پسیلیوں سے طیار ہو دینا چاہیے کہ بہت جلد قوت پیدا کر لیا اور یہ دارالعلم اسطرح ۷ بنائیں کہ اسکی پسیلیوں کو قدر سے نلک سے صاف کر کے مہوزن اور سکے آب سبب ملائیں اور دسواں حصہ شراب رحمانی داخل کر کر شیر گرم ملائیں۔ سرد پانی جسکی برودت زیادہ ہو اس کے پیٹے میں کچھ خوف نہیں ہے مگر انیکہ کوئی مانع ہو اور یہ مانع یا تو دم سے جو بشرت کے پیچے کسی جگہ ہو۔ خواہ بدین کیموسات روی متعفن ہوں یا کیموسات خام اور چونکہ دونوں قسم کی کیموسات معماج نفع کی ہیں اور آب سرد مانع نفع کا ہوتا ہے اسلئے اسکا استعمال ایسے وقت منع ہے جب تک علامات نفع کے ظاہر نہ ہوں اور بعد ازاں علامت نفع کے خوف استعمال میں آئے مگر اگر اسی طرح استعمال آب سرد کا ناجائز ہے اگر سراسر م سے اشتغال بطور دم کے ہو اور اس صورت میں مخالفت آب سرد کی زیادہ تر مناسب ہو کہ دم جب بعد اراض مضعف قوت کے اور قوت کی مرضی اورست کرنے والی اراض کے پیدا ہوتی ہے اور گوشت اور استخوان کو لاگو کرنے والی اراض سے منتقل ہوتی ہے اور سوقت ضعف خندہ قوت میں ہوتا ہے پراگر دم کا دور زمانہ ضعف میں ہو اور اسی زمانہ میں سرد پانی کا بھی استعمال ہو فوراً دوسری قسم دم کی بخور دم شیخوخت پیدا ہو جاتی ہے اور یہ قسم میں اور خشکی میں تو مثل تب دم کے ہم گوارت اور برودت میں اور کی مخالفت ہے اور اسکا نام دم المرم ہی کہتے ہیں اور یہ مرض نہایت سخت ہو کہ اس میں قوت غریبی کا بالکل بطلان ہو جاتا ہے اسطرح جس پانی میں برودت خندید اور بکثرت ہوا کر پنا جاسے وہ بھی کبھی اسکو مضر ہوتا ہے اور اس کے اعضا کی قوت غریبی باطل کو پنا ہے اور بیشتر موت انکی بہت جلد ہوتا ہے آب سرد کے واقع ہوتی ہے خواہ انکو دوسری قسم کی دم میں جسکا ابھی مذکور ہوا ہے ڈال دیا ہے بہت تدارک اون احوال کا جو دم کے مانع ہوئے ہیں منجملہ اون چیزوں کے غشی ہے اور اسکی تدبیر غذائی اور پریان کی گئی تھی استعمال ہی یا جسکا معالج بہت ضرور ہے جلد تر اسکا تدارک پنا ہے کہ اس میں اندیشہ ہر اسے اول ماحول اسکا یہ ہے کہ اون کی غذا سوئی حب لہران اور تلاف سے متفر کرنی چاہیے یا انکے آتش جو میں تہتا ہوا جو ملانا چاہیے خواہ گوند یا مسودہ غیر بشرتہ جسکا طبع کمر ہو کہ لہلا چاہیے خواہ دودہ جسمیں سنگریزے گرم کیے ہوئے ڈالے گئے ہوں خواہ رابری کے طور پر بنا یا گیا ہو کہ اسکی مانیت بالکل جاتی رہی ہو خصوصاً باجرہ کے ساتھ بہت مفید ہے اور یہ قرص نافع ہے گل ارمنی ۵ درم شاہ بلوط بریان گل سرخ ہر واحد ۲ درم طباشیر کبر ہر واحد ۳ درم تخم حاض متعشہ زانہ زرشک ہر ایک ۷ درم آب ہی میں قرص بنائیں اور ارمہ و کابانی بخور کر مسجد دم اسکے ساتھ سپین اور سوئے وقت اسبغول لہنا ہوا پنا چاہیے اسطرح سفوف طباشیر جسمیں تھوڑی سی مقل کی شریک ہو بہت نافع ہے۔ اگر اسکا منجورہ سچ لینے خراش اصحابو جاسے بخور دے اول کتاب ثالث میں مذکور ہونے اور دیکھو اسے معلق کرنا چاہیے دم شیخوخت عادت طبعیوں کی باری ہے کہ بعد جمی دم کے شیخوخت کو بیان کر دین ہم ہی اوسی طریقہ معنادہ پر چلتے ہیں۔ دم شیخوخت کی تہی یہ ہیں کہ فرائج خوشکی غالب آجاسے اور تب نہوا اور حرارت اور برودت میں اعتدال ہو مگر یہ بات کمتر ہوتی ہے اور کبھی برودت غالب آتی ہے اس حالت کا نام دم شیخوخت اور دم ہرم ہی اسواسطے کہ بدین خلاف سن شیخ کو ذبول اور ہیں اسوقت عارض ہوتا ہے جسکا سن زیادہ ہو نہایت جوان کے وہ اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتا ہے اور جوان لڑکوں کی نسبت زیادہ اس مرض میں گرفتار ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ کبھی جوان اور لڑکوں کو بھی یہ دم عارض ہوتی ہے۔ جس سبب سے یہ دم عارض ہوتی ہے یا برودت

ہے جو درخت غالب جائے بروقت ضعف بدن کے پس قوت غذا کو اپنی پوری فعل سے منع کرے جیسے آخر عمر میں خود بخود یہ بات پیدا ہوتی ہے اور منہا لیسباب بروقت کسر دہانی غیر قوت میں پنا خواہ بحالت ضعف بدن کے سر دہانی کا استعمال کرنا کہ اور سو قوت تب ہی جو جس وقت غذا نیم ہضم ہو جائے خواہ لہذا وس ریاضت کے جسے تحلیل قوت کے کہ تفتیح مسامت کی کی ہوا اور اش کو آب سرد کر لینے پر دفعہ آئادہ کیا ہوا ایسے اوقات میں سر دہانی پینے سے یہ دق پیدا ہوتی ہے یا بیماریات رری سرد قلب کی طرف موعود کر کے اور کذا دام کو سرد کر دین یا حرارت رطوبت کو تحلیل کر کے پہلادے اور حرارت غریبی بجمہ جائے اور اسکے بعد بروقت اور خشکی غالب ہو کر اور سو قوت ہی یہ دق پیدا ہوتی ہے کسی زیادہ متفرغ کر کے بعد یہ دق پیدا ہوتی ہے اور کہی اگر زیادہ فربہ اصحاب حمیات کی کچھ اسے اور مارن مشروب خواہ صفا کذا زیادہ استعمال ہو جب ہی یہ دق پیدا ہوتی ہے۔ بر مرض جس وقت حکم ہو جائے اور یہ تک شرس علاج پذیر نہیں ہوتا اور اگر کدہ استحکام کے اسکے دفع کرنے کا کوئی حیلہ ہو تو بر آئندہ موت روکنے کا ہی کوئی حیلہ ضرور ہونا علامت اس مرض کے بیماروں میں علامات ذلولی اور خشونت کے بعد پیدا ہوتی ہیں اور اشتعال حرارت اور التهاب اسکے ذہن میں ہوتا ہے بلکہ اکثر اکیلے کسکسٹ پائے جاتے ہیں اور انکی بعض مثل مدقوق کے نہیں ہوتی بلکہ انکی بعض صغیر بطی متفاوت ہوتی ہے مگر جس وقت ضعف شدید ہو جاتا ہے نبض میں توازن پیدا ہوتا ہے خصوصاً جس شخص کو یہ مرض سر دہانی پینے سے عارض ہو اسے اکثر حالات میں یہ لوگ مشا بہ شایخ کے ہوتے ہیں علاج درق شیخوخت کا طبیب معالج اس مرض کا علاج جب تک مستحکم نہ ہو یا بن امید کرنا ہے کہ اس میں حکام نہو جائے اور یہ حکام کو اس امید پر کرنا ہے کہ جلد ملاکت نہ واقع ہو شفا اور صحت کی امید کسی حال میں نہیں ہوتی۔ قاعدہ انکی معالوجہ میں ہی ہے کہ تفتیح اور ترطيب پیدا کیا جائے حام الیہ نہ ترطيب کا ہی جیسا اور بیان ہوا کہ قبل ہضم غذا کے کڑا کرنا چاہیے کہ اگر بعد غذا کے استعمال حام کا ہو گا قوت بہت جلد سا قضا ہو جائیگی۔ حقیقہ کے ذریعے سے ہی ترطيب حاصل ہوتی ہے ترکیب حقن کے کیا گلی پانی اور پختہ بھون جو بطور حرلیہ کے بجائے گئے بھون اور انچیر خشک کر کو کر دیا ہوا انچیر حقیقہ میں داخل ہون نصف رطل یا انچ اور دو اور قیر و زغن کچھا اور نمور اساد میں البان ملا کر استعمال کریں۔ دنگ غذا کے اور پختہ مال کرنا چاہیے اور دو دو لیٹان سے پلانا انکو بہت فائدہ کرنا ہے شمد ہی نہایت درجہ انکو مفید ہے جیسے حمی دن میں نہایت مضربے اور جو غذا کہ ترطيب پیدا کرے اور آسانی نافذ ہو جائے اور جھٹ پٹ موعود سے اور تر جاسے اور آئین لڑو بہت نہو جیسے والکلم باز روی ہفتہ بہ ہفتہ کی خواہ خواہ رتبہ خوشتر ہو مگر سی ایسی چیزیں بہت نافع ہیں۔ واسطے ترطيب کے جو ذریعہ آئین وغیرہ کے تب دن میں بیان ہوئی اور کہ یہاں ہی رعایت کرنی چاہیے ایسے اجزاء اگر جو گرمی پیدا کریں اور خشو بھون اور مضمرات اور مردغات اور غذائیں وغیرہ ضے دونوں فائدے حاصل ہون استعمال کرنی چاہئیں حمیات و با اور دہمی جو از قسم حمی دہانی ہیں جیسے حمی جدری اور حصہ حمی و با جو امین الباقیہ جیسا بیان کلیات میں ہم کر چکے ہیں عارض ہوتا ہے جیسا باہمین ہوتا ہے کہ پانی کی کیفیت کا استعمال حرارت اور بروقت کی طرف ہو جاتا ہے یا اسکی طبیعت ایسی تحلیل ہوتی ہے کہ طعم اور لون اسکا بدل جاتا ہے اور غرضت آجاتی ہے جیسے پانی متغیر و بدلوا و متغیر ہو جاتا ہے اور تغیر صراط پانی کو حالت لیاقت میں نہیں ہوتا بلکہ محبت طے چند اقسام ارضی کے جو غیث ہوتا ہیں اور پانی سے بھائی میں اور مجموعہ کے واسطے کیفیت ردی پیدا کرتے ہیں۔ بیشتر یہ خواہی اس جہت سے ہوتی ہے کہ موضع جبکہ طرف ہوتا بیماریات رری کو روک کر نہ کرتے ہیں اورن مقامات بعد سے جگہ لون کا پانی کسے درختوں کے سایہ میں سر رہا ہے اور اجسام گندہ

جنگ گاہ زین برے ہوئے میں یا اون مقامات سے جہاں مردے بوجہ وبا و قتال کے خواہ لاشے کشتوں کے غیر مدفون ہین اور بدنہین ہوئے ہین اور نہ ایسی جگہاں گویا میں ناکی ہو اگر اس مقام جدید کی ہوا کو تپ کر دیتی ہے۔ کبھی سبب وبائی قریب اوس مقام کے ہوتا ہے جہاں وبا و حادث ہو اور بیشتر غنوت اندر زمین کے لیے اسباب سے پیدا ہوا جاتی ہے کہ ملکہ گاہی اور کئے جزئیات زمین ہوتی پس آب و ہوا و غنوت کو بوجہ بجا دیتی ہین۔ جو حمیات بوجہ ہوائے خشک کہ حقیقت پیدا ہوتی ہین وہ بہت کم ہین نسبت اون حمیات کے جو ہوائے مرطوب سے پیدا ہوتی ہین مگر غلط صفراوی ہوا یا بایں میں زیادہ پیدا ہوتی ہو اور اس غلط سے ہی حمیات صفراوی پیدا ہوتے ہین۔ اور حمیات بایں کی پیداوار میں ہوا کو کم مرطوب سے ہوتی ہے ہوا کی مرطوب میں اگرچہ حمیات زیادہ پیدا ہوتے ہین مگر حدت انہیں کم ہوتی ہے اور حدت ان کی بقا کی زیادہ ہے۔ اور صیف بایں میں جسمیں بانی کم ہے اگرچہ حمیات کم پیدا ہوتے ہین مگر اومین حدت زیادہ ہوتی ہے اور فیصلہ و کمال طبیعت خواہ ہلاک کی جہت پٹ ہوتا ہے۔ افضل فیصلہ وہی فصل ہے جو اپنی طبیعت پر محفوظ ہو۔ اور سبب جمیع تغیرات کا جسے ہوا کہ کیفیت خواہ تغیر طبیعت کا ہوا ہے کوئی بہت اور شکل آسمانی ضرور ہوتی ہے کہ اوسکو تخصیص میں نہیں جانتے کہ وہ کیوں موجب اس تغیر کی ہے۔ اگرچہ کیفیت میں بعض اوسکے ہوائے کا دعویٰ کرتے ہین اور اوسکی دلیل خواہ طبیعت سے خارج براہ تجربہ وجود اوضاع خاصہ کو لکھا ہے۔ احوال معلومہ کے موثر بیان کرتے ہین۔ بلکہ واجب جو یہ بات معلوم رہے کہ سبب بعد تغیرات کا شکل آسمانی ہے اور سبب تیسرا جو احوال میں ہوتے ہین اور جب قوی فاعلی ساوی اور قوی متغیلا یعنی ترطیب شدید ہوا میں اسطرطی پیدا کرتے ہین کہ جزائر اور اوجہ اوٹھکر ہوا کھٹکے ہین اور ہوا میں پسل کج حرارت ضعیف ایچہ کی ہوا میں اثر کرتی ہے پس جب ہوا اس کیفیت پر پہنچی ہے۔ غلبہ ہوا گوار ہو کہ بوجہ غلبہ حرارت کے فراج روح غلیبی کو فاسد کر دیتی ہے اور جو مرطوب گرد و خاک کے ہے اوسکو منحصر کر دیتی ہے ہوا وسوت ایسی حرارت جو خارج اعتدال طبعی سے ہے پیدا ہوتی ہے اور بذریعہ خروج اور ترائین کے تمام بدن میں منتشر ہوتی ہے۔ پس یہی کیفیت پیداوار تھمی بانی کی جو۔ اور خلق انہیں یہ تپ پسمل جاتی ہے جسمیں فی نفسہ استعداد ایسی تھمی کی موجود ہے۔ اس لیے کہ تمام فاعل کا وجود اگر متغیر قبول فیصلہ پس تھمی ہونا کافی حصول فعل اور افعال میں ہے اور ہوائے وبائی کی وجہ سے متغیر ہونا ابدان کا سبب قوی یہ ہے کہ غلطائی بدینہن کثرت ہوا پسلیکے کا خلا سے جو بدن پاک ہوا اوسکا افعال اس ہوا سے اسقدر بدینہن ہوتا اور جو ابدان بوجہ کثرت جماع کے خواہ کسی اور وجہ کے ضعیف ہوں وہ بھی استعداد ایسے حمیات کو ہوتے ہین خواہ جن ابدان کے مسلمات وسیع اور تر ہو جائیں اور کثرت استقامت کا استعمال ہوا ہو وہ بھی اس تپ کو قبول کرنے پر زیادہ آمادہ ہوتے ہین علامات حمی وبائی یہ تپ ظاہر میں نرم ہوتی اور باطن میں اوسکی اہمیت زیادہ ہوتی ہے اور اگر کثرت کے لیے ہوا کو اس تپ میں ایک سوزش اور اشتعال قوی معلوم ہوتا ہے اور اس تپ میں سانس بڑی ہوتی ہے اور بلند ہوتی ہے اور متواتر اور اکثر نفس میں تلکی پیدا ہوتی ہے اور دوسرے بد سانس میں پیدا ہوتی ہے پیاس بہت غالب ہوتی ہے اور زبان پر خشکی زبانی کہی جاتی اور شہوات اشتہا ایسی ہوتی کہ اگر ہو کہ پر صبر کر کے مقابلہ اوس ضعف کا جو قوت سقوط اشتہا کو ہوتا ہے تناول غذا سے نکرین اور اوسکا مذاک نہ کرین ضرور ہلاک ہو جائے اور وجہ فوائد دینے در دم معدہ میں نہ ہوتا ہے اور اگر تپ شدید عارض ہو جائے طحال بڑھ جاتی ہے اور عمل لینے پھینکی اور کرب عارض ہوتا ہے کبھی خشک کسانسی پیدا ہوتی ہے اور قوت ساقط ہو کر نوبت غشی اور غلط عقل کی پہنچی ہے اور تپ شہر اسف لینے سر خوان ہلاکے تپ پیدا ہوتا ہے اور بداری اور بدن کا وہیلا ہونا اور سستی یہی پیدا ہوتی ہے اور کبھی ہنسیان گلابی رنگ کی خواہ سبغ برآمد ہوتی ہین اور کبھی یہ بخور ظاہر ہوتا ہے۔

اس تنقیہ میں جلدی کرنی چاہیے جب تک خوب تنقیہ نہ ہو اور بخوبی استفراغ و اخلاط متعفنہ کا نوبہ جاری نہ ہو اگر فاسد خون ہے قصد کرنی چاہیے
اور اگر سودا خون کے اور اخلاط فاسد ہو گئے ہیں مصلح وغیرہ سے استفراغ کرنا چاہیے مگر مکان مریض کا خوب سرد کیا جائے اور مکان کی
بخوبی اصلاح کیا جائے مکان کے سرد کرنے کی یہ تدبیر ہے کہ اس مکان کے گرد فوارہ اور پہل خوشبودار مزاج کے درجہ کا جبین اور کوئلہ ریشہ
کی جیسے پیداوار نکالو وغیرہ بھی گرد مکان کے رکھی جائیں اور لٹکواؤں خوشبو جو فوارہ اور کمرہ اور کواثر فاسد کا فوارہ اور گلاب اور صندل وغیرہ سے طیار ہو
جیسا کہ کیا جائے اور تمام دن میں چند مرتبہ مکان میں چھڑکاؤ کیا جائے خصوصاً گلاب اور عرق بیدار سادہ سے خواہ عرق بنلو فرسے اور اگر فوارے جاری
ہوں اور بزاروں کے اندر بوسے چھڑکاؤ کیا جائے تو بہتر ہے ہوائی اصلاح کی تدبیرات کا آمیزہ مطہر میں بیان کیا جاتا ہے۔ قوس کا فوارہ
ربوب بارہ اور آب رخ بسکا کہن نکالا ہوا اور گلاب جبین مصلح ماضی جو ایک قسم کا مصنوعی و دغ ممکن ہے اور اگر کدو اور پانی اور پانی بھی جو
بہت سرد ہو اور اگر کثیر مقدار میں دھو دیا جائے بہت نافع ہوتا ہے۔ اور تھوڑا کر کے در پہلے پلانے سے سہان حرارت کا ہوتا ہے اگر مکان تک
نوبت ہو تو اگر کثیر اس میں تھوڑا ہوا اور اطراف اور پیداری طویل اور اخلاط و ذہن حاضر ہوا اور سینہ دارا و اسکا اور بکے کر کے مثل صدر
وغیرہ اور کواثر و جبین اور پھر بیچ کھڑکھڑاٹھیں اس وقت ایسی چادر جو حرارت کو بظرف خارج کے جذب کرے ضرور اوڑھانی چاہیے۔ اگر کثیر ہوا
طعام میں منقوع پیدا ہو چکے گا کھانا چاہیے اسلئے کہ اگر کثیر بہ طرح ہوا ہے کہ اس حالت میں جرأت کر کے اگر غذا دیدی ہے اور اگر کھانا
کئی سے طبیعت اور کوئلہ کئی سے غذا چاہیے اور کھانہ بدین اس کے بدن میں جا کر فاسد ہو جائی ہے اگر مقدار کثیر ہوگی اسکی روایت بکثرت مضر ہوگی اور اسلئے
اور مقدار میں تھوڑی اسلئے کہ غذا بھی اس کے بدن میں جا کر فاسد ہو جائی ہے اگر مقدار کثیر ہوگی اسکی روایت بکثرت مضر ہوگی اور اسلئے
بھی غذائی کثیر سے زیادہ ہوتا ہے کہ وہ بھی مضر ہے۔ ہوا کی دہائی کی اصلاح بظرف صحیح کوگون کوکھی ہوتی ہے اور پیار و کئی نسبت ہو جاتی ہے
صحیح کوگون کو واسطے اصلاح اس ہوائی باین مراد ہوتی ہے کہ ہوا میں خشکی پیدا ہو کر عفونت و محفوظ رہے اور خشکی میں ہوا میں کسی طرح
پیدا نہیں کیے اگر جب استعمال سخت یا خشکی پیدا ہو جب بھی کچھ مضر نہیں ہے مصلحات ہوا کیہ اجزا میں عود خام غیر کثیر نہ خشک فاسد نہیں
میسرہ سالہ سبز دوسرے عذائت ملک فلفل ملک البطم لاذن شہد عرقان رنگ سرور عراشہ غار سدا زہرا بلج ترکی شاہ بابک نام
بلخ اساروں کی بھی اجزا سے مرکبات طیار کر کے استعمال کرتے ہیں اور مکان کو سر کے اور منیک سے چھڑکتے ہیں اور اصلاح ہوا بخوبی
اور صبح و دنوں کو مفید ہو یہ جو کہ صندل اور کافور اور انار کے چھلکے اور سیب دارس اور بھی اور آبنوس اور سیاح اور جاکو اور بیکار
خشب جونی و دیگرے۔ اور دھنی کا دودھ سے دینا ضرور ہے کہ دماغ کو گرد نہ زہر ہو بچے طریقہ انحرار کا وہاں سے جسکو دہائی ضرر سے بچا
منظور ہو بطور مقدم یا محفوظ بذریعہ قصد کے رطوبات اپنے بدن کی نکال دے اور یہی بہت ایسی تدبیر ہے کہ بدن میں خشکی پیدا ہو
خصوصاً تقلیل غذائے خشکی ضرور بدین پیدا کرے۔ اگر ریاضت کی وجہ سے خشکی بدین پیدا ہوگی بلکہ ہرگز استعمال ریاضت کا کہ اسے اور نہ عام
کا استعمال کرے اور نہ ترابو کا استعمال کرے اور پیاس پھر بھی نہ کرے اور ہوا کو ناخوش ہواؤں سے اصلاح کرے چادر بیکار و جبین
اور قدر ترین کیفیت میل کرے اور دوسرے کو غذا تناول کر کے قبول کرے اگر گوشت کا استعمال کرے تو او میں بہت سی کشمکشیں ہوں گے
پکایا جائے اور لٹم اور قریض اور مصلح کا استعمال کرے خواہ سرکہ میں بنایا جائے خواہ اور کسی ترشی میں مثل سماق اور آب انور و ترشی
خواہ آب لیمون آب دارغورہ میں۔ سرکہ میں پڑی ہوئی پیچن و اسکو بہت نفع میں خصوصاً اگر جو سرکہ میں پڑا ہو خواہ ہنیک سرکہ میں پڑا
کی ہوئی یا خاصہ مفید ہے اور عفونت کو مٹا کر دیتی ہے۔ وہاں سے ضرر سے محافظت ترابو کا استعمال بھی کرنا ہے اور دوسرے بطور میں بھی

اسی طرح ہے بشرطیکہ قبل از تاثیر ہوا و دہائی کے استعمال کیا جائے اور باقی تداریک صائیجی محل میں آتی ہیں اور دوا جو صبر اور عفران اور مرکی سے بنائی جائے ہر روز قریب ایک رسیم کے استعمال اور کسانا سب ہی کہ بہت نافع ہے چھپک بیان کبھی خونین ایک قسم کا جو سن سبیل عفونت پیدا ہوتا ہے از قسم ایسے غلیان کی جو عصارہ انگو و غیرہ میں پیدا ہو کہ خشن غلیان اور جو سن میں ہوا خون کے آپس میں جدا ہوتے ہیں اور اس غلیان کا سبب کبھی ایک امر طبی ساموتا ہے کہ خونین جو سن پیدا کر کے جو کہ بقیہ غذا طبی خواہ حیض کے خون یا اس خونین ملا ہو اسے اس بقیہ کو کہ از وقت محل آمیتہ ملا آیا ہے اس خون سے کہ کہ دیتا ہے خواہ جو چیز ناقص اس خونین بعد از وقت محل پیدا ہوئی ہے بوجہ استعمال غذا ہر دی الجوسہ کے جسمین عکرا اور دوز زیادہ پیدا ہوا اور روات ایسی ہو کہ قوام خون کے سخت کر کے اسکو توران اور جو سنین لائے تاکہ اس خون کا قوام بہت قوام اول کو تو کچھ انظر پیدا ہو جیسے طبیعت عکرا انگو و سن فعل کرتی ہے کہ اس میں جو سن پیدا کر کے شراب ایسی بنا دیتی ہے کہ جو ہر اسکا کیرنگ ہوجاتا ہے اور جو شے ہنزلہ غوہ اور کف کی اجزا ہوا دہائی سے ہوتی ہے اور جو شے قبل اجزا از مٹی کی ہے اس شراب کی کم ہوجاتی ہے کہ کبھی غلیان خون کا سبب ایک مرخاری ہوتا ہے کہ خارج سے وارد ہو کہ اخلاط کو خون سے پہلے بذریعہ توران کے آمیتہ کر کے پھر غلیان شدید مجموعہ اخلاط اور خون میں پیدا کرتا ہے اور آواز جگر کھانے اور بچ کھانے کی جیسے بر وقت جوش کے اٹھتی ہے پیدا ہوتی ہے جس طرح بر وقت تفریق و خصوصاً بر وقت تغیر ربیع کے بشرطیکہ وہ اخلاط ایسا ہوا ہو کہ اخلاط کو اصل کیفیت سے خوف کر کے اپنے انتظام اصلی تبدیل کر دی۔ جہز اور حصہ ایسے امراض میں سے ہیں کہ انکے مواد دور دماغ سے ہونچتے ہیں اور جیسے کوئی پیام الیکٹرک دوسرے تک پہنچاے اسی طرح کچھ اور حصہ کہ حالات میں کہ ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک آدمی سے دوسرے آدمی تک پہنچتے ہیں جہزی ہوا جب کثرت سے بنی ہو اس کے بعد چھپک کی پیدائش ہوتی ہے جو بدن گرم جبہ آسمین استعدا و چھپک نکلنے کی ہوتی ہے خواہ جس بدن کی رطوبت میں کہ دوز پیدا ہوجا جس بدن کا خون فصد وغیرہ سے کم نکالا گیا ہو۔ غذا و نمین ہی ایسی چیز ہیں جنکے کھانے سے مرض چھپک کا پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر کوئی غذا کھانے کی عادت نہو اور دن غذاؤں کے اور دوائین یا غذا میں گرم کھائی جائیں جیسے دودھ ہر قسم کا خصوصاً دہائی اور کھڑک دودھ جسوقت کثرت کھایا جائے اور عادت اسکے کھانے کی نہو بعد شراب کثرت پی جائے یا اور گرم دواؤں کا استعمال ہو تو چھپک فرو نہ نکلے گی۔ چھپک کی بیماری گویا ایک قسم ہی ہوا ان کی اور اکثر چھپک اگر کو کوعارض ہوتی ہے اس کے بعد جراثیم کو اور بدمون کو بدن میں چھپک کم کثرتی ہو کہ ایسی ہی سابقہ ہوں یا اس شہر کی حرارت اور رطوبت شدید ہوا و جس بدن میں رطوبت زیادہ ہی آسمین نکلتا چھپک کا اکثر ہی بہت اس بدن کے جسمین خشکی ہے۔ فصل ربیع میں جہزی بہت جاذبوں کے زیادہ پیدا ہوتی ہے اور ربیع سے کہ تو میں غریف کے فصد صائب خریف سے پیشہ فصل گرما نہایت گرم خشک گذر چکی ہوا اس خریف میں بھی گرمی اور خشکی کی قدر باقی ہو۔ جہز کا نکلنا فقط طہدین بدن کا جو چیز متصل طہد کے ہے نمین مزلہ جھنے اعضا نشاء الا خراہین ظاہر میں ہوں خواہ باطن میں حتی کہ جالب اور چودہ باطنی اور پیچھے وغیرہ سب میں جہزی پیدا ہوتی ہے۔ جسوقت جہزی کا ظہور ہوتا ہے پہلے بدن کھلی سی اٹھتی ہے پھر ایسی چیزیں نمودار ہوتی ہیں جیسے کانٹوں کے سرے اور گول مثل ہاجے کے اسکو کچھ سبب اسے شکل آتے ہیں اور پھپھ سے بھر جاتے ہیں بعد اسکے ٹوٹ کر مواد نکل جاتا ہے اور خشک لبتہ رنگ برنگ کر ہوجاتے ہیں اس کے بعد ہڑی اگلاتی ہے اور صحت حاصل ہوتی ہے۔ کبھی جہزی کا انتقال فغموئی اور شہرہ کبھی بدن ہوا چھپک کی اسکا انجام بلکہ کبھی ہوا کو بدن بدو جمع ہوتا ہے

— اگر جلدی جب ظاہر ہوتی ہے اور سکارنگ مثل رنگ فلغونی کی سرخی بیل ہوتا ہے گو کبھی رنگ مختلف مثل خاکستری آغوشی اور سیاہ بھی ہوتی اسلئے کہ جلدی کی بہت سی اقسام ہیں اور انوالن بھی مختلف ہوتے ہیں ایک قسم سپید رنگ ہوتی ہے ایک کا زرد ہوتا ہے کوئی سبز ہوتی ہے کوئی غشی اور کوئی لال سیاہی نیز آغوشی رنگ کی جلدی نجات بدست اور جلد رنگت میں سیاسی زیادہ ہو خباثت اور کمی ہوتی ہے اور جلدی سیاسی کم ہو بل کی کم ہوگی اور سپید رنگ کی جلدی سب سے زیادہ ہتر ہے خصوصاً اگر چند دانہ ٹکڑی اور جم میں بڑے ہوں ٹکڑے میں اور کئی آسانی ہو کر بہت کم ہو تب نرم ہوا اور جلد ٹکڑے کے تپ جاتی رہے اور دل زمانہ اور کئی ٹکڑے کا سبب دن شروع تب سے ہر خواہ قریب تیرے دن کو ہو۔ ایک قسم کے دانہ جسکو ہندوستان کے اکثر شہروں میں موتی جہا کہتے ہیں اور پتر اوصاف جو شیخ نے سپید رنگ چھک کو ذکر کیے صادق آتے ہیں۔ بعد ان سپید بڑے دانوں کے اچھی قسم چھک کی وہ ہے جسکے دانہ تیرے ہوں اور عدد میں بہت ہوں اور نزدیک نزدیک سے مل کر دانہ آپس میں مل جاتین اسلئے کہ جو دانہ بجائے ہیں اس طرح قوت سے گوشت کو گھیر لیتے ہیں اور انکے اجتماع سے ایک شکل مضلع بنے پہلے اگر گول پیدا ہوتی ہے وہ بہت بد ہوتے ہیں اس طرح وہ بڑے دانہ دوسرے کے ایک پردہ میں لٹکے وہ بھی ناقص ہیں۔ سپید دانہ چھوٹے سخت قریب قریب جو بدشوری نکلیں اگرچہ ابتدا میں مرض میں گمان سلامت مریض کا زیادہ ہوتا ہے لیکن اخیر میں اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ بدشوری دانوں کا نفع ہوگا اور حالت مریض کی بری ہو جائیگی اور نوبت ہلاکت کی چھوٹی اسلئے کہ سبب اس قسم کے جلدی کا دانہ غلیظ ہوتا ہے۔ ایک قسم بری خوفناک جلدی کی کبھی ہلاکت مریض کی محض زیادہ ہوتی ہے وہ ہی کہ اور کھال میں اختلاف ہو کبھی دانہ نمودار ہو جاتین اور کبھی اندر بیٹھ جاتین خصوصاً اگر غشی رنگ کی یہ چھک ہو اور کوح ہو لینے جلد کے اوپر بخوبی نہ اور پھر سے اور نہ اور کھال کے بخوبی اور پھر نے کی امید ہو محبت ضعف قوت کو اور کئی عضو کے سبب ہو جائے سیاہ ہو جائے سے ہلاکت مریض کی ہو جاتی ہے۔ اگر عضو کا سبز سیاہ ہو جائے اور پھر نے دانوں کے ہوا تو ساق نہیں ہونی لگے یعنی جاتی ہے تو قوت ہلاکت کا نہیں ہوا اگر قوت خفیہ پیدا ہونے ہیں۔ پہلی تب ہو کر جلد کا ٹکڑا نکلتا اس میں سلا زیادہ ہے بلکہ اس کے پہلے جلدی نکلے تب عارض ہو جس شخص کو جلدی عارض ہو اسکی سانس اور آواز کا بہت خیال رکھنا چاہیے اگر یہ دونوں اچھے ہوں تو مرض میں سلامت ہو اور اگر جلدی مریض کی سانس بے درپے بے اسطرح حصہ کے مریض کی سانس کا حال ہو تو یقیناً جاننا چاہیے کہ قوت ساقط ہو چکی یا جواب میں درم پیدا ہو گیا ہے۔ بہر اگر پاس کی شدت بخوبی جاسے اور کرب میں ساعت بساعت زیادہ ہو ظاہر بدن سرد ہو جاوے اور جلدی یا حصہ سرد ہونے لگے اور قوت مریض قوت ہلاکت ہو جاوے اور اس لیل کی زیادہ تر ایساں ہو جاتی ہے کہ جلدی البتہ قسم کی ہو جسکا ٹکڑا اور ظاہر ہوا دیر میں ہوا ہو۔ اکثر حد تک بجا ہوا اعتقاد البتہ ظاہر ہونے خفا کے مر جاتا ہے اور کبھی سقوط قوت ہو کر اسے لینے خراش درود یا خصال میں مبتلا ہو کر مر جاتا ہے۔ اگر غشی رنگ کی جلدی یا حصہ اندر بیٹھ جائے معلوم کرنا چاہیے کہ بیماری غشی قریب ہو۔ اگر خون کا پیشاب ہو اور اس کے بعد سیاہ پیشاب ہو تو قوت ہلاکت ہو جائے کی خصوصاً اگر قوت ساقط ہو اور دست سبز یا خون کو باغضائی لینے جیسے گوشت کا پانی اس کے بکے ہوں اور قوت ساقط ہو جاتی جاسے ہر موت میں کچھ شک نہیں جمنا ایک قسم کی چھک ہی درمیان جلدی اور حصہ کے اور ان دونوں سے اسلم ہے لینے سلامتی زیادہ ہوتی ہے۔ اکثر جلدی انسان کے بدن میں دو مرتبہ نکلتی ہے جس وقت مادہ دوبارہ جمع ہو اور مادہ دفع کا ہو۔ اور کوم اور صامی ایک قسم جلدی ہے کہ جسکے دانہ بڑے اور سینہ اور پٹ پر کر بہت بڑی درم کے زیادہ ٹکڑے

نکلتی ہیں اور یہ سہم رومی اور دواہ غلیظہ دلالت کرتی ہے جو اطراف میں دفع نہیں ہوتا علامات ظہور جدری کی کبھی جلد کی نلکوں سے شبہ
 پشت میں دواہ ناکہ میں کبھی ہوتی ہے اور سوتے وقت مریض در تاسہ اور بدن میں کانٹے سے چبوتر ہیں تمام بدن بوجہ پیدا ہو جاتا ہے رنگ نکلا
 اور انگوٹھا سرخ ہو جاتا ہے انسویبے لگتے ہیں حرارت تمام بدن میں شعل ہوتی ہے اگر کوئی جہاں بہت ہوتی ہے۔ انس میں نلکی پیدا ہوتی ہے اور انگوٹھے
 جاتی ہے ٹوک بگاڑھا ہو جاتا ہے سر میں بوجہ اور دواہ پیدا ہوتا ہے موندہ شک ہو جاتا ہے کرب اور دروگہ میں اور سبہ میں پیدا ہوتا ہے بالوں پر
 لگتے ہیں جسوقت چپٹ ٹپٹے اور جبٹ لینی کی رغبت زیادہ ہوتی ہے ان سب بانوں کے ساتھ یہ طبقہ موجود ہوتی ہے۔ حصہ گویا ایک قسم
 جدری صفراوی کی ہے ہندی میں اسکو کھسار کہتے ہیں جدری اور حصہ میں اکثر احوال کا کچھ فرق نہیں ہے اتنا فرق ہے کہ حصہ صفراوی ہوتی ہے
 اور اس کے دانہ چوٹے گویا جلد کے اوپر نہیں نکلتے اور جلد میں ایسی لہندی نہیں ہوتی جبکا کچھ خیال کیا جاسے خصوصاً ابتدا میں حصہ بہت کم جلد
 کے اوپر ظہور ہوتی ہے۔ ابتدا میں جدری کے دانہ اونچے ہو جاتے ہیں۔ حصہ کے دانہ جدری سے شعلہ میں کم ہوتے ہیں اور انگوٹھے میں حصہ بہت
 جدری کے کم نکلتی ہے علامات ظہور جدری کے اور حصہ کے قریب قریب ہوتے ہیں مگر مجموعہ اپنے انگوٹھے میں ان حصہ میں زیادہ ہوتی ہے اور
 کرب اور شعلہ حرارت زیادہ اور در پشت کم ہوتا ہے اسلئے کہ یہ بائیں جدری میں حکمت امتلا خون فاسد کے ہوتے ہیں جو تھوڑا ہوتا ہے۔
 اور حصہ میں خون کے روات شدید ہوتی ہے مگر کثرت اس قدر نہیں ہوتی ہے جتنی جدری میں ہوتی ہے حصہ کے اثرات کیکاری لیس آتی ہے اور
 جدری تھوڑی تھوڑی نکلتی ہے جو علامات سلامت حال مریض کے جدری میں ہیں وہی حصہ میں ہیں کہ جو قسم حصہ کی طرح انصاف اور
 اور برز ہو اور وہیں نفع جلد مودہ سلیم ہے اور سخت اور سبز اور فشتی گون حصہ بھی رومی ہے اور جس قسم کی حصہ میں نفع بدیر بخش منوات
 عارض مودہ قاتل ہے اور اگر دفتہ ٹھکرا غایب ہو جاوے بھی دی اور غش اور ہے۔ جدری کے علاج میں مبادرت کر کے اخراج خون کا
 معتد رکافی کرنا چاہیے اگر شرائط اخراج خون کو جمع ہو جائیں اور اس طرح اگر مرض حصہ کا بوجہ امتلا خون کے موزانہ اخراج خون کا رو
 چہا دم نکلتی رہتا ہو جب دانہ جدری کے نکل آئیں پھر فصل لینی چاہیے ہاں اگر امتلا شدید ہو اور غلبہ مادہ کا زیادہ پیدا ہو جاسے پھر
 بذریعہ فصل کے اتنا خون نکالنا چاہیے کہ تخفیف غلبہ میں مادہ کے پیدا ہو قصد کھولنی اس مرض میں بہت ہی موافق ہے اور اگر نلکی کی گ
 کھولی جاوے فائدہ رعات کا حاصل ہوگا اور نواحی عالیہ اپنے اوپر کی جانب کی اعضا کی مسرت جدری سے حفاظت ہو جاوے گی اور اگر کوئی واسطہ
 اس میں آسانی ہوتی ہے لکھنا لینی واجب ہو اور بخوبی اخراج خون کا لگیا جاسے کسی جانب بدن کے فساد کا خوف ہے اس طرح جو حصہ
 ہمیشہ اپنے بدن کی حرارت بذریعہ مروت کے بچھاتا ہو اور اس کے نسبت فساد کسی جانب بدن کے ہو جانے کا خوف ہے اول مرض حد تک
 اور حصہ میں ایسی غذا کھلائی چاہیے کہ متوی ہو اور اطفا حرارت بھی کرے اور مادہ کو بطن خارج کے دفع کرے اور طبیعت میں تغیر پیدا
 کرے اور خون کو غلیظ کر دے جو بنان خوش خفا کی ہمراہ زلال تر سہی کے خواہ شکر و خرا اور مشور کا شور با سطر جس غذا میں لیس
 طبیعت کی جو کڑیادہ ہو اسلئے ضرور ہے کہ ان غذاؤں میں تر سہی شرب کے خواہ جو چیز مثل تر سہی کے ہے اور کدوے جو غذا
 طیار ہو بھی مناسب ہو اور دواہ بڑے قسم کا بھی جائز ہے بلکہ ابتدائی مرض میں طبیعت کا نرم رہنا واجب ہے اور جمیع میناس سے
 تر سہی افضل ہو اور اگر فقط تر سہی ہے اجابت نہ خویش تر سہی زیادہ کہین مگر کبھی طبیعت آسانی ہو جاوے اور زیادہ اسماں سے اخراج
 واجب ہو خواہ کس قدر تر سہی خواب اکثر شرب کہین کبھی اول ظہور میں جدری کے ۳ درہم رب کز لینے کیوڑے کارب ہو اور قرض کا فو اور
 شراب شکر و خرا کے بہت مفید ہوتا ہے لکھ دواہ یافت ہو جاوے کہ مرض میں طول ہوگا اور دوسرا طران گذر جائے اور جلد کا ظہور شروع ہو

اوسوقت تہذیب کا استعمال بیشتر سب خطای عظیم کا ہوتا ہے اسواسطے کہ فضول مواد کو جوہر تخلیق کے اندر روک دیتا ہے اور اعصاب و ریشہ جو جلد میں چرک و کچر گھاٹیش برز دے اور زخموں کی پھینک دے واکٹا ہے اور قلع اور کرب پیدا کرتا ہے اور اکثر غشی عارض ہوتی ہے بلکہ البیوت میں اعانت اودہ کی ایسی درافتنے کرنی چاہیے جو غلیان کو زیادہ کمین اور سدی مواد بستہ کی کھول دین جیسے رازبانہ و کرفش ہوا شکر کے بطور عصا کے لیے اندر لون کے تھوک عرق بخور کے شکر سے شیرین کر کے پلا تین یا جو شانہ اصول اور بزرگ کا تھین زیادہ حرارت بخوشی ان دو اوتن میں لہذا خوشبو آجانی کے زعفران بھی شریک کرتے ہیں اوطاب انجربت نافع ہے اسلئے کہ انجربن طاقت باہر نکالنے اودہ کی بہت ہے اور باہر نکالنا اودہ کا ایک سبب ہر اس مرض کی نجات پائے میں۔ ایسے وقت میں یہ بھی ایک وائیات نافع ہے کہ فضول و درم حذر معترض و درم کثیر اس درم نصف رطل لینے، اولاً باقی میں جو تین دن جب نصف پلا تے تب پلا تین۔ اس سے بھی زیادہ جدی نکالتے پر دوا ہے انجربہ، عدد عس معترض و درم کثیر تخم رازبانہ و واحد و درم، رمار یا تھین عرش وین جب یک ثلث باقی ہے صاف کر کے کلا تیز حرارت کو قلب کر کے دسے باہر نکالنے کی اور عفان کو منع کر لگی۔ ایسے وقت میں تیل میار کے پاس بھی نلجا نا چاہیے اور کچر و سواڑ نا وایتے تاکہ نفیج مسام ہوا و سر و سوا سے خصوصاً جا رو تھین بہت بچا نا چاہیے اور اگر اودہ کے ساتھ ایسا معالجہ ہر وقت جدی رہے جو تہذیب بنا نکالنے کے واسطے کجائی ہے اسواسطے کہ سر سے مسامات بند ہو جائے تھین اور جو مواد اودہ کھلنے پر ہوتے تھین اندر کثرت پلٹ جائے تھین کثرت سرد پانی پینا جیسے جوہر سے تھند کیا ہوا اور عیش میں داخل کرنا لینے اس مکان میں جبکی ہوا سرد کر لے کے واسطے بر دے کٹان کے چھوٹے گے تھون بہت زیادہ ہے۔ کبھی قصد کی مسرت اسطرح ہوتی ہے کہ بعد قصد کے جوہر ووت پیدا ہوتی ہے اونکی وجہ سے اودہ مستعرج و خور اندر کو پلٹ جاتا ہے پس مناسب ہو کہ بعد گذرنے دو دن یا تین دن کے قصد سے بچا تھین۔ اگر کسی تدبیر کو جسے خواہ اودہ یا وغیرہ کی گرمی سے ایک حالت مثل غشی کے پیدا ہو یا غشی خود بخود عارض ہو رہی ہو اوسوقت تہذیب اوس ہوا کی جو تہذیب کو سونے کے دیا تک پہنچتی ہے یا تنصیف کرنی چاہیے اور خوشبو کا فوراً و عدل کی سوگھانی چاہیے۔ اگر دن کے کھلنے سے چارہ نہ ہوا و خوش یا سوا اندر کے بار دین بے داخل کیے ہوئے نہ تھین ٹرسے تو جوہر کی مصلحت تھین سے بطرح اگر اودہ کی اعانت بذریعہ تھین یا ترک تہذیب کے واسطے حذر کھلنے جدی کے کج ہے اور اس تدبیر سے مریض کو کسی طرح کی خفت ظاہر نہ ہو بلکہ حرارت کا استعمال بڑھتا جائے اور زبان کی سیاہی راحت بساعت زیادہ ہوتی جائے اوسوقت تھین سے ڈرنا چاہیے اور ترک کر دینا چاہیے اور کثرت تہذیب کا استعمال کرنا چاہیے۔ جدی اور حصہ کی بیماری میں پیٹ پر لیب اور ضا کر نے سے بعد کو بچا نا چاہیے کہ اس تدبیر میں دو خطرے ہیں ایک کو سانس اپنی حکمہ تنگ ہو جائی اور اسہال دی اور بول الدم عارض ہو گا اور آخر میں اس مرض کی حفاظت طبیعت کو اسہال وغیرہ سے کرنی چاہیے۔ حوض عدس سلم کے کھنی ہوتی مسو جھ پانی بدل بدل جو تھ دے کر کے کھلاتے تھین اور بدلے اوس مسور کے جو تہر سندی سے ترش کجائے آب نار خواہ آب سہاگ خواہ آب الکو وغیرہ سے ترش کر کے کھلاتے تھین۔ دوا تین جو فرج کی تہذیب اور تخلیق کو دن اور اودہ کے خوش کو منع کر کے ابتدا و مرض میں ایسی دوا تین جائز تھین جیسے رب ریاس اور رب لگو اور آب فواک سر و شربت کر زعفران و شراب لنگونہ و خواہ خود لنگونہ و خواہ زرافا و زفت خرا کا و دودہ۔ شربت کیوڑے کے بہت سے نسخہ تھین جنگویم و زرافا وین میں ذکر کر کے بیان پر ایک نسخہ عجیب اور قوی الٹا شہریم ذکر کرتے تھین کہ اوسکی ساخت دی کے توڑے جو ترش اور کلا رہو ہوتی ہے اور قوت اوسکی بہت زیادہ ہے اور ابتدا و مرض میں اوسکا استعمال تہر سے نسخہ خوب گذر و دودہ اور اگر بکد نہ میسر آئے تو خود کو مسلم لیکر اوسکو تراثین اور اوسکا بار اودہ لیکر

بالیک مبین پسکہ بقدر نصف او کے مندل لیکر کہ بر منظر آب انکور خالص میں چند درونک ملجو عین لہد او کے نرم آئین سے آئنی ہو
 تک پکائیں کہ کدھڑی کوٹھہ کی گل جاسے اور او کے بعد پھر لہین اور اس جوڑے ہوئے پانی کو لے لہین اور جسقدر سرکہ یا آست
 زیادہ مہینہ ہے لہد او کے آب دھو ترش جسا کھن نکال لیا ہو چکانے کے ذریعہ سے آلائش دسی او سے پاک کریں یا مثل لہڑا
 کے اسطرح پکائیں کہ او سے مائیت دہی کی لینے توڑ لہد او جاسے لہد او کے آدھو کو اس پانی میں ملا کر قناع لینے در پھر اٹیا کرین اور
 ترش کرین لہد او کے پھر اس در پھر کو کدھڑی چکانے وغیرہ کے صاف کرین اور پھر آدھو ملا کے اسی سے قناع بنائیں اور دھوپ
 کی گرمی سے ترش کرین جسقدر کر اس عمل کو کرینگے ہنرموگا اس پانی سے پانچ جز لیکر آب امرد او آب سفر بل ترش جسمیں اجزای
 مائی زیادہ ہون اور آب انار ترش آب سیب ترش جسمیں طوبت زیادہ ہو اور آب جوڑو جو موجب قروح خوشک کی تلخ بری لینے
 جنگلی سیسک آب لیمو آب انار ترش ہو آب ننگو ذرا جو جوڑا گا سو اور آب کندش تازہ آب قوت شامی جو خوب پختہ ہو آب
 خوبانی خام ترش عصارہ انکور عصارہ ریاس عصارہ شاہماہریک انکور عصارہ درنار سی عصارہ نیلو فر عصارہ بنفشہ ہر ایک
 سے تین حصے عصارہ اترج عصارہ تر شاہ ماہر پنج ہر واحد سے دو ثلث ایک جز کا عصارہ کشتیز عصارہ کاہو عصارہ برگ خشک اس ستر
 عصارہ برگ کاسنی عصارہ برگ خرفہ ہر ایک سیرج جز اور عصارہ برگ میدا برگ سب برگ امرد برگ غور برگ گل عصارہ برگ
 عصارہ ارمی لینے لال ساگ عصارہ لختہ التیس او گل سرخ خشک گل نیلو فر خشک عصارہ زرشک خشک تخم کاسنی تخم کاہو گلدار تخم
 نیلو فر تخم گل ہر ایک سی بیسوان حصہ ایک جز کا عصارہ پودینہ تر چٹا حصہ ایک جز کا عصارہ زرشک تر نصف ایک جز کا لہڑا
 اور اجڑا جمع کر کے آگ پر چڑھائیں۔ اور مسور چار جز اور پھر عشرہ و جزا و رساق تین جز و دانہ انار تین جز و داخل کر کے پکائیں تاکہ نصف
 باقی رہے اسے بعد ازان اوار کے خوب لہین اور چھان کر وزن کرین اور فی تین سو درہم لینے قریب پختہ سیر کے ایک مثقال خواہ ہمیشہ
 کا فور خوب پسکہ نظر کے پندی میں چڑھیں اور او کے اوپر دای مذکور باہنسی و الہین اور او کا موندہ خوب ننگ سر پوش سی بندہ ذرا
 کہ بخارات باہر نکل نہ سکین اور پھر آگ پر چڑھائیں جب گمان ہو کہ آب جوش آگیا ہے او تار کہ خوب سا بلاتیں اور بستو دینے میں تار
 میں چارہ وغیرہ رکھا جاتا ہے جیسے رتبان وغیرہ او میں رکھ کر خوب وصل کرین کہ او سے کافور کے اور جانے سے اطمینان ہو اور بقدر
 شربت اسکی دس درہم یا قریب مٹولہ کے ہے بعض لوگ اس دو میں کچھ منہنیل الطیب بخیل اور راز زیادہ امیہون لغلل اور سنی
 شربک کر کے ہیں جسقدر مناسب معلوم ہو۔ جب خراج بدرجہ تمام اور کمال ہو جائے اور دانی سب پختہ ہو جائیں اور سنا تو ان
 گذر جائے تدبیر صائب یہی ہے کہ سونے کی سوئی سے چھید کر طوبت دانہ کی نکال لیا جاسے اور روئی سے پونچھ لہین اور رنگ ملنا
 ضرور ہے لیکن بعد دانہ فور سے اور طوبت نکالنے کی تک ملنے میں کسی قدر تاخیر کرنی مناسب ہو اسلئے کہ زخم تازہ پر ننگ چھڑکنا اذا
 اور الہم ہو چکا ہے بلکہ بر سوائے کے سوا اور دانی کوٹے ہون یا ہون اون پر ننگ ملنا ضرور ہے اور بر سوائے دانوں کو بحال خود چھڑ دینا چاہیے
 کہ راہ نکلنے کی طوبت کی بند ہو جائے پھر او کے بعد تلخ کجاسے۔ اور قبل خوب پختہ ہونے کے انش ننگ کی نہ کرنی چاہیے کہ ورم پیدا ہو جائے
 اور درد شدید عارض ہوتا ہے مگر بعد نصیج کے تلخ ضرور ہے۔ اور تلخ کا طریقہ یہ ہے کہ پانچ ننگ گول کر ان کے زعفران بھی دانہ
 کرین اور گلاب میں اگر ننگ گولین تو بہت ہنرموگا اور اگر پانچین جماد اور مسور اور گلاب کو پھول جوش دیکر ننگ گول لہڑا
 خوب ہی فصوصا اگر دوسمین مندل کا فور بھی شربک کرین تلخ سے نفع بخوبی پیدا ہو تارے اور چھکی دانوں میں بہت ملداتی ہے

پٹری جلد کر جاتی ہے۔ جھاو کی لکڑی کا دھواں ہو غلاہت نافع ہے۔ اور جڑ و نمین جو لکڑی آگ کی واسطے جلتی رہے وہ جھاو کی لکڑی مٹی چاہیے۔ اور اگر جلدی میں رطوبت شدید ہو واسوفت آس اور برگ آس کی دھوئی دینی چاہیے اور جلد تدریجاً بروقت نشیج کے اور بروقت انتہام اور مکے خشک کرنے کی مریض کے سولانے میں انتہام نہ لگنا ہے اور آدھ گندم اور جوار اور جو باجرا پھوڑا دانا چاہیے اور بہتر طریقہ ہے کہ آٹے کو کسی تو خشک کر اندھ بھرن جسکا کپڑا جھوٹا جھیر جھیر ہو اور اسکی اندر سے اثران دو اکون کا بقوت پیونچ اور برگ سوسن لٹو مٹی بخفیف رطوبت جلدی کے واسطے بہت مناسب ہو کہ باوجود خشکی پیدا کرنے کے خوشبو پیدا کرتی ہے تیل کا استعمال اس وقت بھی بہت برا ہے کہ خشک ہونے سے منع کرتا ہے۔ جب جلدی خشک ہونے لگے ایسی دوا نمین ملا کر بن خوشکی پر معین ہوں اور کیفیدر ایسی دوا نمین جو اوپر مذکور ہو چکی ہیں اور نمین تھوڑی سی زعفران شرب کر بن اور اگر جلدی سے زخم پڑ جائیں مرہم ابھن خصوصاً دوا نمین قدر سے کافر شرب کر کے لگا نا بہت نافع ہے اور تھوڑا سا تراشہ پیچ لگا کر خواہ میدانہ کی تلی جڑ کا خواہ زعفران کا مرہم نمین ملائیں اور بیشتر سپیدہ کا شغری اور دوا رنگ چھڑکنا کافی ہوتا ہے اگر ان بن خشک نہ پڑ جائے تو فیر دلی نافع ہے روغن گل خالص اور نمین تھوڑا سپیدہ اور اقلیمیا ملا کر استعمال کریں اور بعد خشکی کے باج زخم پڑنے لگو استعمال روغن کا ایسے دانہ میں جنگلی پٹری جلد کرنے والی ہو مٹا سکتے ہیں اور وقت فرج پڑ جائے کہ چونکہ روغن داہ اور اصل جمیع مرہم کی ہے اسکا استعمال ضرور ہوتا ہے مرہم سرخ واسطے فرج جلدی کے بہت نافع ہے بیان حفاظت اور رعایت اعضا کا آفت جلدی اور حصہ سے جن اعضا کا جلدی کی آفت سے بچنا واجب ہے وہ یہ ہیں انگھڑ اور طعن نفی جیسے پٹریاں یہی اعضا ایسے ہیں کہ جلدی کے مرض میں ان میں فرج پڑ جائے۔ انگھڑ کو بھی جاتی رہتی ہے اور کبھی اوپر ایک سپیدی پڑ جاتی ہے اور طعن میں بیشتر خنان عارض ہوتا ہے اور کبھی ایسے زخم پڑ جاتے ہیں کہ بلع لینے ٹھکانا دشوار ہوتا ہے اور کبھی اکالہ الفم پیدا ہوتا ہے جو مہلک ہے اور نمون میں کبھی ایسے قروح پیدا ہوتے ہیں کہ ہوا کی آمد رفت بند ہوجاتی ہے اور پچھڑے میں جلدی کے دانہ ایسے پڑ جاتے ہیں کہ مضیق نفس پیدا ہوتا ہے اور اگر ان شور میں فرج پڑ جائے سل پیدا ہوتی ہے۔ اعصاب کبھی بوجہ جلدی کے سچ لینے خراشیں اور زخم پیدا ہو جاتا ہے کہ اوکی ملائی اور دوا بہت حساس اور دشوار ہوتی ہے۔ انگھڑ کی حفاظت کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ مری اور آب کشیدہ سے جبین سماں شرب ہو اور تھوڑا سا کافور بھی ملا جو اکتال کریں ہر روز اول اور نہامی بھی کافی ہے۔ اس طرح فقط سرسبھا جو آب کشیدہ میں پروردہ کیا جاوے اور آب سماں جبین کافور کی ساخت ہوئی ہو اور عصارہ شحم مان بنو وہ جھلکے جو اندر سے اندر کے زور و زبر باد ہوتے ہیں وہ بھی جلد سے خصوصاً اوایل میں اور اگر جلدی ظاہر ہو جاوے پھر واسوفت کلاب اور کافور سے اکتال مناسب ہو یہ بھی کہتے ہیں کہ سپید رال سے اکتال بہت مفید ہے انگھڑ کی سپیدی وغیرہ کے واسطے روغن پیچ لگا کر ہمارے ملک کی عورت بعد جلدی کے اور انگھڑ میں کوئی آفت آجائے کہ استعمال کرنی نہیں خواہ چشم بینی پر وہ سا جو پڑ جاتا ہے اسی دور کر دینا ہے اور انگھڑ کی اصلاح کر دینا ہے اور بیان امراض بعد رالو تھوڑے کے انگھڑ میں بہت مفید ہے۔ سو نہ اور حلق کی حفاظت اس طرح کریں کہ انارچوسین اور دانہ انار کو ابتدا میں چباتین خواہ نوٹ شامی چوسین اور نوٹ کی رب کا غرغہ کریں خصوصاً اگر درگلو کی شکایت ہو اور واسوفت رب نوٹ کو چائنا بھی تھوڑا تھوڑا سفید تھوڑی کی حفاظت کیواسطے امٹیا اور صندل اور رب انگور اور سرکہ سے ملا کر بن اور فقط سرکہ ہونگنا بھی کافی ہے لیچہ پچھڑی کی حفاظت کے واسطے کوئی چیز ہونی حدس ہوا

نہیں ہے کہ اس میں ختم ششماں شریک کرین اور قلب کی حفاظت کی واسطہ چرستانہ انجیر اور مسودہ قبل اس فصل کو بیان ہو چکا ہے کہ وہ حرارت کو ناجی قلب سے منع کرتا ہے اور امحالی حفاظت بعد زمانہ ابتدا کے واجب ہے کہ اویسی زمانہ من اسہال کا زیادہ خوف ہو تب ہے واجب ہے کہ استعمال فوائض کارین اور اگر فربض من اسہال عارض ہو فوض طہا فیر اور رب ریاس سے علاج کرین خواہ فوض غم حاض سے معالج کرین نشانات جلد رسی کے دفع کا طریقہ اس مقدمہ کا بیان ہم اگر جہان زین کا ذکر ہو گا یہ تفصیل کر سکتے اور بیان بہ خصوص دو اوجہ مناسبت سے جس کے ہونے اور نشان چھکنا بھی مشابہتی سے لکھی جاتی ہے ہما اودن اودیہ کے جیسے نشان چھک کو برطوت ہونے میں سوکھی جڑ بانس کی اور تھلا اور تھلا چوب بد اور تھلا جب غمزوت اور تخم خرنہ کے چھلکے خشک ہوئے اور جادول دھوئے تھوڑا دوا آب جو اور سپیدہ بقیہ مرغ اور مٹی بھولی بھولی ہونے کے سر اسے کے اور درم اسانگ شکر طرز دنا ستہ بادام شیرین اور بادام تخ اور روغن اور اوحان کی قسم سے روغن سوسن اور روغن بہتہ چربی کہ ہے کی مع روغن گل اور فوج من قریب سے موارودہ پانی جوازٹ کر سکتے تھلا ہے جس وقت سم کو بھونیں اور جلاتین کہ نہایت معینہ ہے اور اس سے زیادہ قوی سمندر کف اور حمامہ فلفل لینے وہ سنگریز و گول جویم سیاہ میں ملے ہوتے ہیں اور میج کی تاشا و بنین مترا کر جاتی ہے اور قسطا و راشن کندر صابون پورہ راشنی استخوان سوختہ پورانی ہڈیاں جو کہ چونا ہو جائیں تخم ترب آرد ترب سوکھا تھلا تراوند ترس۔ کھلانے کی چیزیں بہتر جیسے رنگ کی خوبی پیدا ہوا اندر متھو شش اس اور شراب خوشبو پاکیزہ بقیہ غیر شربت شوربا مرغ اور کلب اور دراج اور تر و جو فربہ ہو۔ استہام اس مریض کو پیشہ کرنا ضرور ہے۔ مرکب اودیہ اس فائدہ کے واسطے استخوان سوختہ اور سنگنی مجہر کی لٹیرہ لیکر پورانی مہون اور بنی انیٹ اور نشاستہ برنج سوختہ وغیرہ واحد دوس درم حب البان ترس قسطا زرد اور طول بہر واحد باخ درم بانس کی جڑ سوکھی مین درم اس مجموع سے طلا بنا کر آب خرنہ خواہ جنگلی کہ ہے پانی میں اور آب جو خواہ آب قلعہ مین میسکر عصفوت پرانکو لگائیں اور صبح کو نفشہ بانہیں جو ش دیکر موارودین و قطن نامی حکیم کا نسخہ ہے خشت حیدر پرائی بڑی اصولی نصب فارسی نسخہ ترس تخم خرنہ برنج ساحلی شستہ حب البان قسطا اجزا مہوزن لیکر اور پیٹہ طیار کرین ترس اور تخم سیاہ کو پیس کر مالش کرین حمیات ورمی کا بیان اور پر باب حمیات بومیہ میں بیان ہو چکا ہے کہ جو حمیات نالغ اور ام ظاہری کے ہوتے ہیں وہ اکثر حمیات بومیہ میں داخل ہیں اسلئے کہ اور ام ظاہری بیشتر انکے عذوق قلب تک پہنچتی ہے اور انکی عذوق قلب تک نہیں پہنچتی اور اکثر یہ اور ام اسباب باویہ یعنی غیر داخل اسباب سے پیدا ہوتے ہیں لیکن اگر بوجہ بڑے ہونے خواہ قریب قلب ہونے کے انکی عذوق تباہ قلب ہو جائے اور تھلا یہ تب از قسم حمی بوی باقی نہ رہے گی بلکہ حمی عذوق کی طوت منتقل ہو جائے گی اور اکثر یہ بات لینے حدت ایسے اور ام کا انفعال حمی کا بطرف حمی عذوق کے اسباب سابقہ یعنی کیوہ سے ہوتا ہے اور استلا و اخلاط جو بنین ہو رہا ہے وہ بھی اس درم کا سبب واقع ہوتا ہے۔ اور کہیں بوجہ ایسے فرح کے جنگلہ مواد خیشہ متوجہ ہو کر تھلا ہو جاوے گوشت ہم میں۔ مگر جو حمیات نالغ اور ام ہلکی کے ہیں انکا وجود فقط قلب تک عذوق پہنچنے سے نہیں ہوتا بلکہ عذوق اخلاط کی قلب تک پہنچ جاتی ہے بہترین حمیات جو بوجہ اور ام ہلکی کے پیدا ہونے میں ہیں جو درم عمرہ سے چوبض احتیاج میں ہو جائے پیدا ہونے کا اس تپ میں درشد بدلو پیاس اور لالہ تہاب عارض ہوتا ہے اور اس درم پر لالہ اخلاط مارہ صفراوی جو بہت سامبو خون میں ظاہر ہوتے ہیں اور ام ہلکی جیسے ورم و داغ خواہ ورم حجاب و داغ اور صماں لینے کان کا پڑنا و ذریعہ سے سماعت ہوتی ہے اور کہیں ورم طلق جب عظیم اور رموی ہو اور اس حجاب کا ورم جو فصل سینہ کی کچھ ورم جلا و رگڑا و درشتانہ اور ورم اور درم امحالی اور جو مشابہ اسکے ہے۔ کہیں حمیات اور ام میں بوجہ قریب اور بعد کے طریک سے شدت اور ضعف میں اختلاف ہوتا ہے

اسی طرح اگر دم اعضا لحمی میں ہو تو اس دم کی تب شدید ہوگی اور اعضا غشائی میں خواہ غرضی اور عصبانی میں تب ضعیف ہوگی
 ہے خواہ جو دم قریب بشرائین ہو اور کسی تب شدید ہوئی ہے اور جو دم قریب اور وہ کسی تب ضعیف ہوئی ہے اور یہ حیثیات
 بطور دورہ کے ہوتی ہیں جیسا جیسا مادہ دم برگزانتا ہے اور سیدہ تب کی لوبت ہوتی ہے اور سیدہ پیدائش مواد کی ہوتی ہے اور سیدہ
 ان مواد کو حرکت ہوتی ہے اور جتنا جذب حرارت اور اہم کا یا اور اہم کو تہ میں اس سیدہ دورہ حیثیات کا ہوتا ہے پس ہر خطہ کے لائق
 دورہ لائق ہے ویسا ہی ہوتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر دم ذات الجنب وغیرہ کا ہونا ہے اور تب باقی رجاتی ہے پھر
 اس پر ہے کہ کبھی تھیکہ نام نہیں ہوتا ہے۔ یہ حیثیات اور اہم اگر دیر یا ہون انعام کار میں وقت پیدا ہوئی ہے نہ ہوتا اگر حکم میں دم ہو اور
 بجائی اور اہم بہت جلد بخیر ہلاکت ہو جائے تب مثل اسکے کہ بطور دق کے منتقل ہون فکر علامات اور احکام حیثیات اور اہم
 حیثیات اور اہم جو اعضا باطنی کے دم سے پیدا ہون ان کے ہر دو تین قسم کے علامات ہوتے ہیں۔ لکچہ علامات اور اعراض ایسے ہوتے
 ہیں جنکی دلالت عضو متورم ہوتی ہے اور کچھ علامات اور اعراض حالات مادہ مرض پر دلالت کرتے ہیں مگر اور بعض علامات لکچہ حال جنسی
 ہوتی ہیں سلامت رہنے یا ہلاک ہونے سے۔ قسم اول کی مثال جیسے پیش نشا زہی دورہ پھٹتا ہوا اطراف سینہ کے دم پر دلالت کرتا ہے
 اور اسی طرح خشک کھانسی ابتدائیں اور پھر تر کھانسی اور مثل اسکے وہ اعراض ذات الجنب کے جو اطراف سینہ کے دم پر دلیل ہیں
 جیسی سرخی نادرہ اور وضیق نفس اور تپ غیر مخلصہ یہ کہ درد اور ثقل عضو علیل میں ہوتا ہے اور جیسے اعضا کے عیض کو فک کی
 زیادہ ہوتی ہے اور گرمی خلاف عادت اس عضو میں ہوتی ہے اور جیسے نشیج کے اعضا عصبیہ کے اور اہم گرم میں ہوتا ہے۔ اور مثال
 دوسری قسم کی جیسے تب کی شدت بطور غیب کر اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مادہ مرض کا صفراوی ہے۔ اور تیسری قسم کو دوا
 ہیں جو ہلاکت کے سلامت حال پر خوش خبری دین خواہ اسکی ہلاکت پر منفرد ہوتے ہیں کہیں حالات اور اہم باطنی تب کی ضرورت ہوتی
 اور اسکے قوی اور اہم ہونے پر خواہ اسکے مغز و ہون میں مختلف ہوتے ہیں بحسب اختلاف اعضا کے عظیم اور بزرگی میں اور اونکی رنگوں
 ہوتے ہون میں خواہ بانہو کہ بعض اعضا باطنی قریب قلب ہیں اور انکو قلب و شریکرت زیادہ ہوتی ہے جیسے جگر اور یہ خواہ قلب سے
 دور ہون انکو شریکرت قلب سے کم ہو جیسے گردہ اسکے دم سے ہمیشہ حیات لازم اور قوی کا ہونا کی ضرورت نہیں ہوتا بلکہ ایسے اعضا کے
 اور اہم سے حیثیات مغز پیدا ہوتے ہیں اور ان قسم حیثیات مختلفہ خواہ حمی غب یا ریح اور غسار و رسد میں پیدا ہوتے ہیں اور ان حیثیات
 کے ہمارے بفضل درلرہ بھی ہوتا ہے اور پھر ہری بھی موجود ہوتی ہے اور فقر و اس بات کا بہت دشوار ہوتا ہے کہ یہ حیثیات اور اہم
 ہیں یا حیثیات غفوتہ خاص علامت انکی حیثیات اور اہم ہونے پر ثقل موضع گردہ اور گرائی جانب فطن کے اور درد اور اختصاض باطنی
 حرارت کا زیادہ حرارت متاد پر عضو متورم میں اگر کسی عضو میں یہ بات پیدا ہو کہ عضو رئیس کو قریب ہو یا اس سے مشارکت قوی کھتا
 ہو یا شدید الجس ہو یا بانہو وہ عضو عصبی بھی ہو پس ایسے وقت میں قطع نظر شدت اس تب کی جو نفع دم اس عضو کے ہوتی
 ہو فطن عظیم الرشح بھی عارض ہوتا ہے اور بیشتر بہت جلد اس دم کو اور اطراف غریب پیدا ہونے میں جیسے دم گرم کا گردہ اسکے ہمارے
 در و سر اور درد گردہ کا بھی پیدا ہوتا ہے حرارت اگر چنان اور اہم میں زیادہ شغل ہو کہ مدت زیادہ اس حرارت میں نہیں ہوتی جیسے
 تب مجرذہ میں مگر کوئی ایسا ہے سبب قوی اور عظیم فطر پیدا ہوا وسوقت حدت بھی ہو جاتی ہے حدت ندرے کا سبب یہ ہے کہ غفوت
 اس تب کی داخل میں ذر رفتہ ایسی نہیں ہے جیسے حیثیات غفوتہ میں ہوتی ہے اور نہ اسکو بطور خارج کے حرکت ہوتی ہے فقط

عضو خورم میں عفت جوتی ہے اور باقیہ اعضا اسی مقام پر کچھ جاتا ہے۔ نبض حیات درم بالطنی کی مثل نبض حیات عفت جوتی ہے کہ ابتدا میں صغیر اور بوقت منتہی کے سرع الانقباض اور بعد ازاں عظیم ہو جاتی ہے اور سرعت اور تواتر بھی بحسب انقباض و ابرادہ و کبیا کلیات میں بیان ہو چکا ہے اور اسکے فشاری خواہ موجی جوتی ہے برطن عفت کے لمبی اور عصبی ہونے کی۔ اور بلو اکثر حیات اور ارم میں بطرف بیاض کے نائل ہوتا ہے اور رنگ میں کمی جوتی ہے اسلیے کہ مادہ بطرف ورم کے متوجہ ہوتا ہے اور رجب کے اپنے مقام میں بند رہا لگایا لازم ہے ذکر علاج حیات مریمہ کا علاج ان حیات کا بعینہ علاج حیات مادہ کا ہے بعد ازاں کہ اصل ورم کا علاج ہو چکے اسلیے کہ اصل معالجہ ورم کا ہے اور وہی مقدم ہے کہ اوہین رعایت تب کی بھی بذریعہ تدریج و تربیب کی ضرورت حیات ارام کے علاج میں بہ نسبت اور حیات عفت کے جو مادہ ورم ہوں یہ فرق ہے کہ درمی تب میں اعانت سردیانی چنے کی نہیں ہے اور نہ حمام میں داخل ہونے کی رخصت ہے اور اگر ورم از قسم مہرہ و سرد چیزوں کا رکھا مقام ورم چھین بردوت بالفعل ہو جائز ہے جیسے عصارہ کا ہوا ورجی العالم اور خرفہ و خج و کدو جو سید کے ہمراہ کچ میں سرد کر کے ادھب گرم ہو جائے پھر بدل دیں اور کبھی زیت انفاق جو بآلت غامی جو ناکا گیا ہوا اور رجن گل بھی شرب کر کے تین اور اگر کامو کو دھو کے کچ میں سرد کر کے کھلائیں جائز ہے اور نافع بھی ہے حیات مرکہ کا بیان حیات کی ترکیب ایک قسم سرد و سردے فسر کی سادہ چند صورتوں سے ہوتی ہے کہ کبھی اصناف بعیدہ کی آپس میں ترکیب ہو جاتی ہے جیسے حمی و عفت کے ساتھ اور کبھی ترکیب ایسی حیات میں ہوتی ہے جو کہ جنس قریب میں متحد ہوں جیسے ترکیب اصناف حیات عفت کی مثلاً حمی و عفت کے ساتھ ترکیب ایسی حیات ہی مرکبات شفا کی ہے وہ تیسرے کہ جو بنام خطر الغب معروف ہے کہ اور کبھی حیات ارام کی ترکیب باہم ہو جاتی ہے اور کبھی نوع واحد کی حیات میں ترکیب جوتی ہے جیسے دو غب مرکب ہوں خواہ دوسرے میں ترکیب ہو یا تین رجب مرکب ہوں دو غب کی ترکیب تین کیفیتوں میں لگتی ہے کہ ہر کوم راحت غب اول کا عین روز و درہ اور نوبت غب ثانی کا ہوگا پس ظاہر میں ناہیکہ کا ایسا کام ہوگا اور یہی حال ترکیب میں سرع کا ہے کہ ہر دویم راحت کے بعد جودن ہے وہ دوم نوبت رجب اول کا ہے اور اندک قبل سے واضح ہو چکا کہ ہر روز ایک تب کا نوہ ہوگا پس مشابہت لازمہ کے ہو جائی گے اور کبھی تین قسم حیات غب کی مرکب ہوتی ہیں اگر ترکیب تین منادیت ہو اور نائل کسی غب کا دوسری غب میں نہ ہو تو تیسرے روز کی نوبت میں شدت زیادہ ہوگی اسلیے کہ یہ دن تیسری نوبت حمی اول کا اور ابتدا غب ثالث کا ثریا ہے اور اس طرح با پنجوان روز شدت میں زیادہ ہوگا اور یہی تب خطر النہی ہے شفا ہے جیسے دو غب سہ مرکب ہو یا بغیر ناہیکہ کے مشابہ ہے۔ مگر ایسے حساب اول بہ نسبت کی طرف زیادہ التفات سے کہ طبیب کو فائدہ منصور نہین اور نوائب کو حال سے اشتغال میں چند ان شمرہ نہیں ہے بلکہ اعراض کمیطر متوجہ ہو کر ملاحظہ کرنا چاہیے بحکمہ اعراض کے ایک یہ بھی ہوتا ہے کہ اگر ترکیب حمی کی غب خالص سے ہو چکا مادہ صغیر لوی خالص ہے اور ناک تب کا مادہ صغیر لوی کم ہو پس نوبت میں سرعت پیدا ہوگی اور کو نامی زمانہ نوبت بوجہ شدت حرارت کو اعراض ہوگی تا آنکہ جس تب کا مادہ قبل ہی اور وہ تب اعراض میں ضعیف ہے پہلے نائل ہو جائیگی کبھی تب کی مرکب ہونے پر یہ بھی دلیل جوتی ہے کہ ایک مرتبہ پھر سری سدا سکون اور ارام ہو جائے اور پھر از سر نو فشرع طاری ہو جو طبیب عالم دلائل حیات بخوبی ملاحظہ کرے کہ ایک قسم کی تب کو سدا سکون اعراض کے پہچانا ہوا و شکی نسبت نہایت مہیسا ہے کہ پہلے در شفاخت ترکیب تب کی ناکہ کے خواہ دوسرے دن۔ ترکیب

تب تک کی ہوا جمی عفویت کی خصوصاً ہوا جمی لطف کو جبکہ اودہ بلغم بالجم ہو بہت دشواری سے شناخت کیجاتی ہے اسلئے کہ مصالح اس جمی مرکب میں خزاں اور سکون اور چند بار ابتداء نفس اور شہرہ کی او بار بار برآمد ہو غرق کو بشرطیکہ تب کی اوقات چڑھ ہوں ملاحظہ کرنا ہے اور اگر مغزہ ہوتی تو یہ امور بہت ظاہر اور واضح ہوتے ہیں اور سوقت ملکہ لقیں یہی ہوتا ہے کہ فقط حیات عفویت سو بیان ترکیب جو خواہ وہ حیات لازم ہوں یا مغزہ اور لازمہ سے مرکب ہوا اور جمی سانچ کا قطعاً وجم اور گمان نہیں ہوتا۔ اور کبھی ترکیب متوالی اور پہلے در پہلے ہو جاتی ہے اسطرح کہ بعد نسبت ایک تب کو فوراً دوسری شروع ہو جاتی ہے جیسے کہ زمانہ ابتداء ہرنی تب دوم کا حصین فی الجملہ اعراض میں خفت ہوتی ہے زمانہ ہشتی جمی اول میں متداخل ہوتا ہے اور سوقت یہ تب مرکب متشابہ ہو کہ سونوئس کی بونطیان خونس خارج عروق میں پیدا ہوتی ہے شہید ہو جاتی ہے پھر ایسے وقت بدون رجوع کے بغیر دلائل خاصہ ہر تب کے جاریہ نہیں ہوتا ہے اور علامات خاص جو سونوئس کے اوپر بیان ہوئے اس کے ملاحظہ سے تفرقہ کامل ہوتا ہے۔ اور اگر انصاف نکلتے ہوں اور سوقت دونوں تب کا ایسا انصال نہیں ہوتا کہ دونوں ملکہ ایک تب معلوم ہوں بلکہ درمیان دونوں کی نوٹوں کے کیدہر دو قیدیدہ ہوتے ہیں وہی فارق ہے مگر شاید کوئی ایسا ہی ام عظیم پیدا ہو کہ مثلاً جن میں سے ترکیب ہوتی ہے اس کے عدد کثیر ہوں خصوصاً اگر زمانہ خزاں کا طولانی ہو کہ اور سوقت کثرت حد کی بدون انصال اور بلکہ نہیں ہوتی اگر ترکیب حیات مختلفہ سے ہو مثلاً ایک جمی حادہ ہوا اور دوسری خرمہ جیسے شطر الغلبہ ہر صورت میں حادہ پہلی دفع ہوتی ہے اور خرمہ فقط باقی رہتی ہے یہ دونوں تب مغزہ ہوں خواہ دونوں لازمہ ہوں یا ایک لازمہ ہو دوسری مغزہ اور کبھی شطر الغلبہ ہوا اور ایک غلبہ مرکب ہوتی ہے خواہ بلغمی اور سوداوی ہوتی ہے اگر غلبہ ہوا شطر الغلبہ کے ہونے پہلے بوجہ جدت کے غلبہ زوال ہوتا ہے اور فقط شطر الغلبہ باقی رہ جائے اور اگر جمی بلغمی خواہ سوداوی ہوا شطر الغلبہ کو پہلے شطر الغلبہ دفع ہوتی ہے اور انصاف بلغمی خواہ سوداوی باقی رہ جاتی ہے۔ کبھی حیات مرکبہ میں ترکیب در طرے پیدا ہوتی ہے مثلاً جمی مغزہ اور لازمہ ہنکی جنس میں اختلاف ہو خواہ جنس واحد کے ہوں یا نوع واحد کے ہوں اور نسے تب کی ترکیب ہوتی ہے جیسے غلبہ اثر ہوا غلبہ لازم کے مرکب ہوا اور جیسے دو مغزہ مرکب ہو جاتی ہیں اور بسطرح دولازمہ بھی مرکب ہوتی ہیں۔ بعض اطباء نے گمان کیا ہے کہ دونوں میں ترکیب نہیں ہوتی اور غلبہ مرکب ہوتی ہیں اسلئے کہ مادہ جسوقت داخل عروق میں ہوا وہیں ممکن نہیں ہے کہ جس شے میں عفویت واقع ہو وہ مختلف ہو بلکہ جمیع مادہ جو اندر عروق کے ہے یکساں متنفس ہوگا اور بعض اوسکا ہر جگہ ظاہر ہے کہ یہ سب جارسہ نزدیک احباب تسلیم نہیں ہے اسلئے کہ عفویت جو داخل عروق ہے ضرور اوسکی اندکسی تاریخ اور وقت معین سے ہوتی ہے اور ابتداء اسکے نقص پھیلنا ہے اور اونسکے بعد احکام شہداء اور لغتہ کے اوپر جاری ہوتے ہیں تاہم تاریخ عفویت اول کی اور اس عفویت کو حرکات باہر انسانی روز کے اور اوسکی حساب سے ہوتے ہیں پس کیا بعد سے اگر ایسا اتفاق ہو کہ ایک جگہ داخل عروق میں کسی مادہ کی عفویت شروع ہوگا و سکون غلبہ ہوا اور بالاضافہ متنفس ہو اور دوسرا جزر اوسکی مادہ کا جو دوسرے مقام میں ہو اوسکی اس قدر غلبہ ہو کہ خود بخود متنفس ہو بلکہ ابتداء اوسکی جزر کے اپنی ذاتی عفویت کو جو غالبہ نہ تھی بُرائی اور ایشا اوسکی عفویت کا اصلہ بھی ہوا اور بہ ابتداء بھی ہو پھر اسکا اثر ایشا اور لغتہ اور شہداء کا جدا گانہ ہوگا۔ اقسام ترکیب حیات کی تین ہیں مداعلہ اور مبادلہ اور مشابہہ مداعلہ یہ ہے کہ اچھی ایک تب کا زمانہ تمام ہو کہ دوسری شروع ہو جائے۔ اور مبادلہ وہ صورت ہے کہ

بعد و ہونے ایک تب کو دوسری شروع ہو اور مشابکہ یہ صورت ہے کہ دونوں ساتھ ہی شروع ہوں اگر کبھی مطبقہ ہوا تو زہ ہوا و عرق بلند
 نہ خواہ چند بار لڑہ پیدا ہو کہ ایک ہی مرتبہ عرق برآمد ہو و سونقت ترکیب میں کمان نوی کرنا چاہیے اسلئے اگر مطبقہ میں باظراف و اطراف جو
 او تقبض یعنی سکرنا پیدا ہو جب بھی ترکیب ہوگی اور اگر باظراف کم ہو تو فقط مطبقہ ہی ہو سکتی ہے و ذکر شرط الغب کا شرط الغب ہے
 دو تب سے ہوتی ہے ایک جمعی غب ہوتی ہے دوسری لمبھی اور اوسدن چونکہ لمبھی اور غب دونوں کی نوبت یکبارگی ہوتی ہے اسلئے
 اوس روز شناخت اعراض میں زیادہ ہوتی ہے یا دونوں کی ترکیب بر سبیل مشابکہت ہو لینے و دونوں ساتھ ہی شروع ہوں خواہ
 بر سبیل مبادا کہ ایک کو اترنے کے بعد دوسری تب کی نوبت شروع ہو خواہ بر سبیل مداخلت یعنی اکبھی ایک تب اترنے بنا کر
 کہ دوسری شروع ہو جائے۔ سب سے زیادہ دشوار شناخت قسم اول کی ہے جس میں دونوں ہوا شروع نوبت کرتی ہیں اس کے بعد دوسرے
 قسم کی شناخت کہ اوسکی ایک صورت یہی ہے کہ فوراً اترنے پہلی تب کہ دوسری شروع ہو اور کمان شروع کا خواہ اتحاد کا ہو تب
 کبھی دونوں تب لازمہ ہوتی ہیں اسلئے کہ عفونت داخل عروق سے دونوں پیدا ہوئی ہیں اور کبھی دونوں دائرہ ہو کہ زمانہ استماع کا پیدا
 ہو جاتا ہے جسوقت کہ دونوں کی عفونت خارج عروق ہوا و کبھی صفراوی لازمہ ہوتی ہے اسلئے کہ اوسکی عفونت داخل عروق ہوتی ہے
 اور لمبھی برخلاف صفراوی کہ ہوتی ہے اور کبھی دونوں برعکس اسلئے ہوتی ہیں کبھی شرط الغب غالب اور اس جمعی کو کبھی کب غب
 خارجہ اور لمبھی داخلہ سے ہو سکتے ہیں اور سوائے اس قسم کے سب کو غیر غالبہ مقرر کرتے ہیں مگر اس بحث سے حیدان فائدہ نہیں اسلئے کہ
 مجرد اصطلاحی ہے۔ کبھی مقدم عفونت میں جمعی صفراوی ہوتی ہے اور وہی پہلے ابتدا کرتی ہے بعد اوسکے لمبھی پیدا ہو کہ کرب
 ہو جاتی ہے اور کبھی دونوں ادہ میں ساتھ ہی عفونت پیدا ہوتی ہے اور کبھی غالب مادہ لمبھی تب کا ہوتا ہے اور کبھی صفراوی کا
 ہر ایک صورت میں ترکیب مادہ بنیم سے نواب صفراوی کی طولانی ہو جاتی ہے اور بجران اوسکا بنسبت بنیم سانج کے جلد تر ہوتا ہے کبھی شرط الغب کا زمانہ بقا
 برعکس کر دیتا ہے یعنی اوسکی مدت میں کمی ہو جاتی ہے اور بجران اوسکا بنسبت بنیم سانج کے جلد تر ہوتا ہے کبھی شرط الغب کا زمانہ بقا
 طولانی ہوتا ہے حتیٰ کہ نویسٹیک باقی رہتی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور کبھی شرط الغب سے مرض مادہ پیدا ہوتا ہے اور کبھی شرط الغب
 بنسبت اور حمیات کی بدتر اور قائل ہوتی ہے اسلئے کہ انجام اسکا بطرف وق خواہ اور امراض فرسند کے جنگا زوال دشوار ہی ہو جاتا ہے
 علامات شرط الغب کو خاص نہ علامت اور اولی شناخت شرط الغب کی کو اس کے ہمراہ اور قرآن بھی ہوتے ہیں یہ ہے کہ مدت تب
 کی ایک روز طولانی اور حدت میں سکون پلے ہوئے ہو بنسبت غب مفرد کو ہو بعد اوسکے دوسرے روز نوبت خفیف اور اعراض
 میں کم ہوا و دشواری کبھی اس تب میں کمروا قع ہوتا ہے یعنی چند مرتبہ پھر سری واقع ہوتی ہے اسلئے کہ دونوں ادہ میں تصاع اور
 کشتی واقع ہوتی ہے اگر بطور مشابکہت ترکیب ہوئی ہو یا بوجہ دخول ایک ادہ کے دوسرے مادہ پر اگر اندا داخل ہوں۔ کبھی یہ تکرار تین مرتبہ
 ہوتی ہے یعنی شش مرتبہ تین مرتبہ معلوم ہوتا ہے۔ اور کبھی بعض اعضا میں گرمی آجاتی ہے اور ہنوز شش مرتبہ باقی ہوتا ہے اور یہی تب
 شرط الغب ہے اسلئے کہ مدت بقا اور غاص ہوتا تمام اور کمال اس تب میں نہیں ہوتا اور ابتدا اور زیادت کا زمانہ اس تب میں زیادہ اصطلاح
 پیدا کرنا ہے خصوصاً اگر ترکیب میں صنف مشابکہ سے ہو خواہ از قسم مشابکہ نہ ہو بلکہ متداخل ہو جو وقت متداخل کا ہوتا ہے اور وقت متداخل
 خارج ہوا جو اوسوقت پھر یا با با ہوتی ہے یا وقتی میں طول ہوتا جو وقت کمان ہو کہ بدن نوکیم ہو چکا ہے اور تب سے کہ تپا تر ہوا کہ کباب کب فشرعہ
 کو تپا ہو کہ کباب کب فشرعہ اور کتبش نکال اوقات جزوی در کلبی و دونوں قبل لمبھی کی کہ ہوا جو اور نہایت اوسکے جلد تر ہوتا ہے

اور نسبت صفراوی کے دیرین ہوتا ہے اس لیے کہ جراثیم کا پھیلاؤ و اشطر انقب میں بڑی دقت سے ہوتا ہے خصوصاً اول مرض میں اور اس کی حدت بروقت منتہی کے شدید ہوتی ہے اسی طرح زمانہ انحطاط کا بھی طولانی ہوتا ہے اس لیے کہ تفسیر ہیچیم نسبت نزاع و دونوں دونوں کے واقع ہونے میں اور عین برآمد ہو کر یہ تپ بہت کم اورتی ہے۔ اور اس تپ کا تیسرے دن پھیلنے کے مشابہ ہوتا ہے اور چونکہ اس دن سے دن کے مشابہ ہوتا ہے۔ شطرنجب کے وجود پر ہمدال حیدرہ مختلف سے ہو سکتا ہے کہی بنظر عادات کے اور کہی ہندوہ اعراض کے عادات کے راہ اس طرح کہ ایک آدمی کے بغیر غلط صفراوی بکثرت تھی اور غفرت بھی اس میں آگئی تھی اور اسکے بعد ذوالحال ہوا اور نہایت کونرک کر کے اچھی غذا اور گوناگون تدبیریں ایسی کیں کہ اس نے بغیر پیدا ہو گیا نہ کسی شخص کے بغیر بغیر کی کثرت تھی اور بغیر میں غفرت بھی بیکری تھی بعد ازاں اس نے ایسی ریاضت کی اور ایسی چیزوں کا استعمال کیا جس سے صفرا پیدا ہو گیا خواہ سن کے بدلنے کی وجہ سے اس میں یہ بات پیدا ہوگی مثلاً اسکے سے جوان ہو گیا اور غلبہ طوبت سن کا کم ہو گیا خواہ سن کو کھول کر بعد شباب کے ہو چکا اور حدت مزاج تبدیل سن سے برطرف ہوگی۔ اور اعراض کے درجہ سے شناخت شطرنجب کی اس طرح ہوتی کہ بغیر اور بول کو جمع اور جراثیم سے کی طرف سے نکلتا ہے اور سکا خیال کرے اور برابر کا حال بھی ملوٹار کے اور حال نفع کا اور اسکے علامات بھی مدافعت کریں اور پیاس اور کیفیت طمس کی اور تشعریرہ اور لرزہ بھی دریافت کرنا رہے کہ کمر لرزہ آتا ہے یا نہیں اور حالات اوقات اور نوبت کی معلوم کریں۔ بغیر کا حال تو یہ ہے کہ اس تپ میں نسبت غب کو عظیم بن کر ہوتی ہے اور نسبت بغیر تپ کو صفر اور بطور اور تفاوت میں زیادہ ہوتی ہے بول اس تپ میں بدیر نفع پاتا ہے اور تے بغیر اور صفر سے ملی ہوئی ہوتی ہے اور بران کی بھی ایسی کیفیت ہوتی ہے اور حالات گرمی اور سردی بدن کی اور پیاس اور تشعریرہ اور کیفیت اوقات اور بعد اسے انتظام ہونا نوبت کا اختلاف ضرور تھا اور یہ بیان ہو گیا البتہ جو غلط غالب و دونوں خلط میں سے ہوا اور کہی کی امید جو دلائل غالب ہوں اولے موساتی ہے۔ اگر بغیر کو غلبہ ہوگا نوبت میں طویل ہوگا اور بھر پوری کم ہوگی اور تضاد خطی ہوگی کہی اغناس میں خصوصاً بغیر میں قوی ہوگی اور اطراف سردی کو بہت جلد قبول کرے اسکے ابتدائی مرض اور بدت اطراف کی دیرنگ باقی رہی گی پیاس کم ہوگی اور تے صفراوی بھی نہ ہوگی اور بول میں پسیدی اور خامی اور پیاسی کم ہوگا اور بگا سن کریں خواہ بڑھ جائے گا سن اور مزاج بدن کا بھی کہی سپر دلیل ہونا ہی گو سن میں حرارت ہو اس طرح عادت خواہ فصل اور بلکہ اور صباغت طویل ہو سکتی ہے اگر بارہ ہوں صفراوی غلط اگر غالب ہوگی تو کازانہ قصیر اور اطراف جھٹ بٹ گرم ہو جائیگی اور پیاس کا غلبہ تے صفراوی کی کثرت پائے انداز کہی بوجہ غلاط صفر کے بھر پوری لرزہ کی طرف مائل ہوگی بول نہایت کریں اور سن جوانی کا اور مزاج گرم بدن کا گو سن شباب نہ ہو بھی غلبہ صفر پر اس لیے اس طرح عادت وغیرہ اگر مارے و دلالت غلبہ صفر پر کرتی ہے۔ اگر دونوں غلط برآمد ہوں دونوں قسم کے دلائل برابر ہوتے ہیں اور فقط تشعریرہ پیدا ہوگا لرزہ واقع ہوگا اور نہ اس تپ کا تشعریرہ کسی وقت لرزہ کی طرف منتقل ہوگا اس لیے کہ اس میں برادر و لرزہ و دونوں مغفور ہیں۔ اگر ترکیب اس تپ میں دائرہ اور لزمہ سے ہوا اور ایسے مرکب کو اکثر اطباء شطرنجب غالب نام دیتے ہیں اور اور لازم تپ بغیر ہوا سن صورتیں لرزہ اور ضعف بھی ہوگا اس لیے کہ مادہ خارج عروق صفراوی ہے اور خارج بدن میں کوئی شے مقابل مادہ صفراوی کے نہیں ہے از طرف بغیر کے جو صفرا کی لٹخ کو توڑ دے پس لرزہ بوجہ نفع کے ضرور پیدا ہوگا کہ لرزہ بغیر ہوگا اور بیشتر سرد اور تشعریرہ کر واقع ہوگا تاہنک منتہی میں مادہ غلیظ ہو جائے صبا اور یہ بیان ہو چکا اور حرارت اعضا اور شکم کی زیادہ ہوگی

باوجودیکہ اطراف میں برود موجود ہے اور فیض میں صفراور تفاوت زیادہ ہوگا اور اگر تب لازم صفراوی مولزہ ہوگا اور زیادہ پھر بری ہوگی اور فیض بہت
 عظمت و وسیع اور کرب شدید ہوگا اور اگر دونوں تب وایمی ہوں لڑہ لبقیٰ تنو کا غلبہ لازم کو پہنچی عارض ہو تا ہے کہ آئین خفت قبل خفت
 بنی کے پیدا ہو کر اس تب صفراوی کی رجوع بطرف شدت کو قبل از شدت وادی لبنی کے سطر الغب کے علاج کا بیان واجب
 اور ضروری امر علاج میں سطر الغب کو یہ ہے کہ توجہ تمام بطرف استفرغ مادہ کے ہر قسم استفرغ سر ہے۔ اسہال اور قہار اور دراز اور تفرغ
 کی طرف زیادہ توجہ اس غرض سے چاہیے کہ اظفار قدرت تب صفراوی کی اس سر ہوئی ہے۔ اور سہل کو استعمال میں انتظام فیض کا قدر
 کمزورین خفیف کا استعمال بلا انتظار بھی ہو سکتا ہے کہ روانی شکم پیدا ہو اور زیادہ تشویش مادہ کو بوجہ اضطراب کو نحو ضیہ مار لیا بلکہ ہوا اگر گھٹند
 کو اگر غلط غالب ملجہ ہوا اور توجہ شربت بنفشہ اگر غلط غالب صفراوی اور دونوں قسم کی دوام کرب کر کے اگر دونوں غلطیہ
 ہوں اور جب فیض کا بخوبی ظہور ہو جائے پھر اگر استفرغ وادی قوی سے کیا جائے ہو سکتا ہے اور کچھ خطر نہیں دے کر ان میں بھی غلط غالب کی
 رعایت ضرور ہے مثلاً آب ترب خوار سبب خفین کے گرم خواہ کھنبن آب گرم کے ساتھ اگر صفرا غالب ہو اور دراز ایسی دوا سے کرنا چاہیے جس میں غلبہ
 تیز کر دے چنانچہ قبل از فیض کے بخاری کر کے بلانی جاتین خوف عود سرسام کا ہوگا جو دوا زمانہ تیز سے زمانہ خفین تک نافع ہے کہ اصل
 مادہ کی کرے اور فیض بھی پیدا ہو جائے اور آفات فساد مزاج اور ضعف معدہ وغیرہ کی تلافی ہوتی رہے۔ مفردات میں مثل فہستہ بن و می
 گلیور و زعفران و زعفران و زعفران و زعفران کے اور قسم تیز دمی سے ہوا اور اگر ساتویں روز سے پہلے بخاری کر کے استعمال کی جائے غلط ہو تو کرب کی
 اگر استفرغ کر کے اس وجہ سے کرب ازخیم و متلی پیدا کرے اور پھر بطرف مادہ رجوع کر کے بوجہ اپنے جز و ماری اور خفین کو مادہ کو خشاک
 کر دے گی اور بوجہ اپنی قوت قابضہ کے مادہ کو تحمل سے باز رکھے گی۔ اور جالینوس اور اس سے مقدم جو اطباء تھے اس مرض کا علاج
 ایسے وقت میں آب جویں ٹھوڑی سی مہر سیاہ کی آمیزش کر لیا کرتے تھے لکڑی میں اس سے کم ہوتی تھی کہ فقط بوفعل کی آجائی اور بہت تیز
 کے اطباء جو جالینوس کے ہیں اس تدبیر کو نادر سمجھتے ہیں کہ اس تدبیر میں جالینوس نے بہت دھوکھا کھایا بلکہ اس شخص نے
 جالینوس کے تجویز پر کمال تعجب کیا ہے مگر اس شخص کو یہ خیال تو ہوا کہ مہر سیاہ ہی التہاب جمی کا ہوتا ہے اور اس کا کچھ خیال
 نہوا کہ آب جو بوجہ برود کو مہر کی حدت کو توڑ دیتا ہے اور اس قدر گرمی اس میں باقی نہیں رہتی کہ تب کی حرارت میں التہاب پیدا کرے
 ایک اور خطا اس معترض کی ایسی ہے کہ خاص اس بیماری کو دوسرے نہیں بلکہ اس مرکب دوا کے استعمال سے مرکب مرض میں غلبہ
 کرنا اس عام قاعدہ کو توڑتا ہے جس کی رو سے یہ لازم ہے کہ جب قوت بدنی مقابلہ امراض مرکبہ کے مواد پر قائم ہو اور وقت اعانت طبیعت
 کی اور یہ مرکب سے صہن سمخات اور مہر دات دونوں شامل ہوں کرنی چاہیے کہ طبیعت دونوں قوت میں دوا کی تیز کر کے دوا سرور
 تب کی شدت اور اطراف قلب کی حرارت کا اظہار کرے اور دوا گرم سے تحلیل اور انضاج مادہ کا کرے۔ وہ کوئی شخص ہے جو سطر الغب
 کا علاج بدوں ترکیبہ دایہار اور بارو کے کر سکتا ہے یا ان طبیعت اس قدر خفیف ہو کہ آئین قوت تیز جار اور بارو کی باقی بچے آتو
 کسی نے سمجھا کہ علاج نافع نہیں ہے اور وہ زمانہ محل بحث سے خارج ہے۔ اس معترض نے اور چند وجوہ سے خطا کی ہے ہم اپنی کتاب کو ان کے
 ذکر تفصیلی سطر لانی نہیں کرتے بلکہ اختصار و لکھ بیان کرتے ہیں۔ ایک یہ بھی اسکی خطا ہے جو کہ تہاب سے کہ جالینوس کو واجب تھا کہ
 ایسے وقت استعمال انوں لطافت کا کرنا جن میں قوت تسخین کی قوی نہ ہو جسے کرفس اور شربت بنفشہ یا دوا اس معترض کو بخیر معلوم ہوا
 کہ مہر سیاہ کی بھی تیز دمی کی اس طرح سے کہ اسکی مقدار قبل بہت سی دوا کی ہارو کی آمیزش ہو ایسی ہو جائے گی کہ اسکی حرارت قوت

اور قوت لطیف او کی باقی رہتی ہے اور جتنی لطیف او کی باقی رہتی ہے باوجود قوت مقدار کے کہ نفس کی طبیعت کو گو بہ قدر ازاد ہو کہ
 نہیں ہو جی ہزار پھر آب جو کہ خود او میں جلا اور سیلان جو اس قوت لطیف کی اعانت کرتا ہے کہ بوجہ سیلان اور رقت و اسکی قوت کو
 پہونچاتا ہے اور افرات و حرارت کو نفلس سے دفع کرتا ہے اور اوہ مرض کو اپنے سیلان سے بھگو دیتا ہے نہ کہ قوت لطیفہ نفلس کی اوہ میں پہونچی
 نفوذ کرے بعد ان سب ملاء کے نہایت عجیب و غریب سے باہر واقع ہوا کہ شخص جالیئوس کو اس بات سے حائل سمجھتا ہے کہ نفلس
 تب میں التهاب پیدا کرتی ہے جالیئوس کا شمار ان لوگوں میں کرتا ہے جو نفلس کی اس تاثیر سے غافل ہوں بوجہ اس کے کہ اس
 نے نفلس کی آمیزش آتش جو میں تجویز کی ہے۔ اور وہ کہ جبکہ استعمال در بیان زمانہ نزدیک اور آہستہ کے نہ سب سے مثل قرض تہجد
 اور قرض و رد کے میں اقرص حیدہ خفیفہ جو واسطے خطر الغب کہبت عمدہ ہے نسخہ کل سرخ اصل السوس ہر ایک ہر دم
 پنجین ۳ درم سنبل الطیب عصارہ فستقین طباشیر ہر ایک درم ۳ درم ان دو اولیٰ قرض طباشیرین نسخہ دیگر خطر الغب التهاب
 کہ سائر ابو کلفیہ جو کہ نسخہ دوم مخم حاض صغ عربی ہر واحد درم ۳ درم زرشک طباشیر مخم خرفہ ہر واحد درم ۳ درم تہجد زعفران سنبل
 ربوند ہر واحد دو ایک کا فور یکد ایک نسبی قرض طباشیرین قرض دیگر بہت عمدہ ہے واسطے خطر الغب کہ مرضی کو خصوصاً اگر
 التهاب او سوزش کی اسہال کی بھی شکایت ہو اور کھانسی بھی آتی ہو سنبل الطیب عود زعفران زرشک خواہ عصارہ زرشک خواہ
 ۳ درم ربوند درم طباشیر گسسخ مع یومی کے لک صغ عربی کہ ہر واحد درم ۳ درم مخم حاض بختہ ۲ درم طین رومی ۲ درم قرض طباشیر
 قرض فستقین دیگر کل سرخ ۲ درم زرشک صغ عربی مخم حاض ہر واحد درم ۳ درم سنبل الطیب غافٹ طباشیر نشاستہ مخم خرفہ مخم خیار ہر واحد
 دو درم مخم کاسنی مخم کشوت ہر واحد دیرہ درم رب السوس البکر درم یک یوند ہر واحد نصف درم سب داؤن کو ملا کہ قرض طباشیرین
 جوب واسطے خطر الغب او میں جمیع حیات فرزند کے خواہ جو مہیات احشاکو اید او میں خصوصاً اگر اوہ لمبی زیادہ ہو نہ بصر صغلی بلبلانہ
 ربوند عصارہ فستقین گاسسخ سب جزا سموزان زعفران البکر نصف وزن ایک دو اکاب کاسنی میں گولی طباشیرین مقدار تہجد و دریم
 ہر ایک پنجین کے نسخہ حیدہ کہبت عمدہ ہے اور قریب بوقت نفع کے استعمال کرنا چاہیے اور سہل بھی ہے صبر صغلی عصارہ
 عصارہ فستقین گسسخ سموزان اور زعفران بوزن نصف وزن کسی ایکے و اسکے آب کاسنی میں گولی طباشیرین مقدار تہجد
 دو درم ہر واحد پنجین مخم حاض ہر واحد اوقات اربعہ میں اس تپ کو محرب خاکساکا ہے کہ برگ سدر ابلی دو درم سے ۳ درم زرشک
 او سب قدر بظاہر جو ایک تپ گولی ہوئی ہے ملا کہ استعمال کوین نسائی میں و دونو مادہ کے سموزان اور اگر مخم زیادہ ہو برگ سدر
 وزن زیادہ کوین اور اگر صفر زیادہ ہو چیتا زیادہ کوین بعون العدبر و الساعت حاصل ہو۔ من کس کے پستی ہن کہ مرض
 اول کسی ہے اعتدالی کی وجہ سے دوبارہ عود کرے بعد اسکے کہ بخوبی زائل ہو چکا ہو۔ اصل مرض سے دوبارہ پلٹا مرض کا بہت
 بد ہے جو ہر بنا سب کس کے معالجہ میں بہت کہ چیت تک حقیقت حال بخوبی واضح نوع علاج میں عیانت کوئی جاسیے خصوصاً اگر مخم
 اسلئے کہ کس اکثر خبیث اور زہلوان ہر ایکے اور جو کہ ہنوز طبیعت ضعیف ہوئی ہے مقابلہ مرض کا بخوبی نہیں کر سکتے اس جہت
 احتمال ہلاکت کا زیادہ ہوتا ہے ان مانی پیشین منی و پیشین کی شناخت احوال و امراض و احوال حکام بحران کے بیان میں
 فن میں دو مقام ہیں۔ ہم اس فن میں احوال بحران اور ایام بحران اور علامات نفع اور جہیزین ایک ایک سے خصوصیت کہ بعض میں
 ازرقم دلائل علمی بیان کر چکے اور علامات حیدہ و خفیفہ کا بھی ذکر کر چکے یہ علامات وہی باتیں ہیں جو پیشین منی معرفت کا ہے۔

پیشین بینی اوس سے بہ مراد ہے کہ دلائل موجود سے الگ مرنہ آئندہ ہونے والا ہے اور جس طرف آل کار مرلیض کا صحت خواہ ہوا سے ہونے والا جو اوپر پہلے سے حکم لگا دے سبب سے پہچانے قوت کے اسطر پر کثرت ثابت رہے گی ایسا قسط ہوگی اور یہ بھی بھجان جائے کہ وقت سخت بلا ہات رات کو ہی ہوا دیکھا اور کس طریقے سے ہوگا یا نہ ہوگا مقالہ اولے بحران کا بیان اور طریقے استدلال کے بحران اور اس کی خیر اور شر ہونے پر اور اس کی ماہیت اور احکام و اقسام سے بحران کے معنی لغت میں قول تفصیل کے ہیں اور اصطلاح طبیب کے جو غیر مرض میں وقوع ہو خواہ بجا نہ صحت یا بجا نہ زیادتی مرض و ہلاکت اور سکو بحران کہتے ہیں۔ بحران کے دلائل ایسے ہیں کہ اوپر دوسرے سے طبیب کو معلوم ہو جاتا ہے کہ آئندہ کیا بچھے والا ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مرض واسطے بدن کے مثل دشمن ہر وہی کہ ہے واسطے شہر کے اور طبیعت بدنی مثل سلطان محافظ کے ہے بدن کے ہے اور کبھی درمیان دشمن بیرونی و سلطان محافظ کی کسی خفیہ لڑائی ہوئی ہو کہ لڑکا شہر زمین کیا رہا اور بخوبی محسوس نہیں ہوتا اور کبھی ان دونوں میں قتال و جدال شدت ہوتا ہے اوسوقت ایسی احوال و اسباب پائے جاتے ہیں جیسے سواروں کے لڑنے سے زیادہ شور و غل مجبوراً غبار اڑے اور میدان آواز و جھل جھنگ ہو گو بجھے لگے اور خون کی نمایاں جاری ہوں بعد اس معرکہ کے جب وقت فیصلہ کا کہ روزانہ غیر محسوس ہے گو کیا کائنات و انداز ہو جاتا ہے جیسے تلوار کی لڑائی کا فیصلہ اوسوقت بادشاہ محافظ غالب ہوتا ہے یا دشمن باغی اور غلبہ بھی پا لیا ہوتا ہے کہ ایک مانس کے لوگ بالکل شکست پاتے ہیں اور اونسے شہر بالکل خالی ہو جاتا ہے یا غلبہ ناقص ہوتا ہے کہ بعد شکست کے دوبارہ لڑائی و دفع ہو سکتی امید واری ہوتی ہے ایک مرتبہ خواہ چند مرتبہ ایسی نرمی میں انفصال اور شکست پوری سبب و اغیر کی لڑائی ہوئی ہو اور جسطح بادشاہ بروقت غلبہ کے دشمن باغی پر اور سکو دفع کر دیتا اور کبھی اوسکا دفع کرنا ایسا قرا واقعی ہوتا ہے کہ شہر اور میدان اور عالم اطراف متصل شہر کے دشمن باغی سے خالی ہو جاتے ہیں یا اسے اسقدر دفع کرنا ہے کہ اطراف شہر کے قریب میں دشمن باغی رہ جائے اسی طرح بحال قوت بدنی کا ہے کہ بروز بحران جید مادہ موزی کو مکان بدن سے بیٹھے قلب اور اعضا و ریشمہ اور اس کے اطراف سے بالکل دور کر دیتی ہے یا اعضا و ریشمہ سے نو دور کر دیتی ہے مگر اطراف سے اعضا و ریشمہ کے دور کرنے پر تناؤ نہیں ہوتی ہے بلکہ اوس طبیعت کا فعل مستفاد ہوتا ہے کہ اور مرض کو اعضا و ریشمہ سے بطرف اطراف کے ہٹا دے اسکا نام بحران انتقال ہے۔ اور جو مرض زائل ہوتا ہے اوسکا زوال یا بطور بحران ہو جاتا ہے جیسا بیان ہوا یا بسبب تحلیل ہوتا ہے یعنی مادہ نمودر نمودر تحلیل ہو کر تبدیل خالی ہو جائے۔ زوال بطور تحلیل امراض فرضہ میں ہوتا ہے یا وہ امراض جیسے مواد بامد ہوں اور ایسے زوال کے بیشتر علامات خوفناک اور حرکات سخت و آہن نہیں ہوتے۔ اسی طرح جو مرض مہلک ہو اوسکا ہلاک یا بسبب تحلیل ہوتا ہے یا بسبب ذلول اور ذلول کے یعنی ہیں کہ قوت تھوڑی نمودری تحلیل ہو کر کافی ہو جائے۔ انفصل وہی بحران ہے جو تمام مواد و طبیب اوپر اعتماد کر سکے کہ بدن مواد سے پاک ہو گیا اور واضح ہو اور ظاہر اوسم ہوا ان اعضا سے جنکا انداز لینے خوف وہی کسیدن قبل اس۔ ورنہ بحران کے پہلے ہی ہے اور توجہ اس بحران کا بروز چرائی محمود کے ہو جو بحران ہے یا جید ہے یا ردی اور ہر ایک افین کا یا نام ہے یا ناقص۔ بحران نام جید یا اسطر جہ ہو کہ طبیعت مادہ کو تمام بدن سے دفع کر دے اور یا انتقال مادہ کا عضو شریف سے طرف عضو خفیس کے کرے۔ کبھی ناقص بحران بھی متصل و مشابہ بحران نام کے ہوتا ہے تمام خفید کی مشابہت تحلیل میں ہوتی ہے اور ردی کی مشابہت ذلول میں ہوتی ہے۔ بحران ناقص و ن بحران نام کا متدریج و غیر ہوتا ہے اگر انداز اوس فائدہ پر موجد بحران یا نام بحران وایم انداز کے بیان ہیں۔

ذکر کرین گے اور یہ انداز جدید اور جدیدی دونوں قسموں میں ہوتا ہے۔ بہشتی داشت اوس بحران کی جو دفعہ تمام کمرے اور امراض میں کرنی چاہیے جسکے موافق تیسق اور تیر اور قوت قوی ہو اور بحران انتقال کی امید اور امراض میں کہ قوت ضعیف ہو اورادہ غلیظ ہو۔ انیشا بحران تمام کاحال مختلف ہوتا ہے کہ اگر مادہ میں رقت زیادہ ہو بحران بذریعہ عرق کے ہوتا ہے اور اگر رقت اس سے کمی ہو مثلاً حرارت زیادہ ہو بحران بذریعہ رعات کے ہوتا ہے اگر رقت اس سے بھی کم ہو بحران بذریعہ اورادہ اور اس سے بھی کم ہو بذریعہ اسہال و سہ کے بحران ہوگا۔ معلوم کرنا چاہیے کہ غذا طبعیہ ریٹ اور کان کا میل اور انکھ کا کپڑ اور انسوسر کی جہا یوں کا بحران ان چیزوں سے ہوتا ہے اور لفت یعنی خون یا ریم کھنکھار اور خشوک میں نکلنے سے بحران امراض سنہیہ کا ہوتا ہے کھل جانا اور جاری ہونا خون بواسیر کا اکثر جہا یوں کے واسطے بحران جدید ہے لیکن بیات اکثر انہیں لوگوں کو ہوتی ہے جسکا خون بواسیر جاری ہونا مقاد ہو۔ جسے بحرانات میں افضل عمدہ اور قریب الفصل مرض کے وہ بحران ہے جو بذریعہ رعات ہو اسلیے کہ وہ مادہ کوئی مرتبہ میں پریشان کر دیتا ہے اوسکے بعد عمدہ بحران اسہال ہے اوسکے بعد وہ بحران جو بذریعہ سہ کے ہوا اسکے بعد وہ بحران ہے جو بذریعہ اور اربول کے ہوا اسکے بعد بحران بذریعہ عرق کے اوسکے بعد بحران خراجات جسمین بدن پر پیوری و ذیل وغیرہ پیدا ہوتے ہیں اور خراجات انشیل بحران انتقالی ہیں۔ کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بحران خراجات کا قوی تر بحران عرق سے ہوتا ہے اور اکثر بذریعہ خراجات کے امراض دفعہ نازل ہوتے ہیں اگر خراجات سلیم ہوں اور اگر مری ہوں جن اعضا میں خراجات واقع ہوئے ہیں اونکی موت واقع ہو جاتی ہے اسلیے کہ جن خراجات کے ذریعہ سے بحران ہوتا ہے چند اقسام کے ہوتے ہیں اول دبلہ طاقون تملہ حمہ و تار فارسی اکلہ جدری و خواتین قروح جو بدین بکثر ہوں۔ کبھی براہیہ یا نفس سنگی حمل اور عصب سے ہوتا ہے اور کبھی بذریعہ غرض اور اوسکے اقسام اور در دے ہوتا ہے۔ ایضا بذریعہ سرطان اور برص اور عمدہ اور دوا الفیل دوا لی انشاع اطراف وغیرہ کبھی ہوتا ہے۔ اقسام بحران انتقالی سے ایک ہ بھی قسم ہے جس میں خزانہ کثرت نہیں ہونگی بلکہ لاشل لقوہ و شخ و استر خارج و رج اور ک در دشت و زوال و دوا الفیل دوا لی پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بحران بذریعہ انتقال کے موجب تک وہ انتقال پورا نہ واقع ہوئے جسکے ساتھ بحران ہونے والا ہے عافیت مرض کی نہیں پیدا ہوتی البتہ انتقال کا معین اور مقرر ہو جانا مثلاً خراج کسی عضو میں ہو جائے یا کسی اقسام کا انتقال خاص شخص ہو جائے بعد عافیت کبھی ہو جاتا ہے۔ انتقالات کے اقسام میں پھر وہی قسم ہے جو بجانب انشیل ہو اور خراج اور انتقال میں عمدہ ہی بات ہے کہ بطرف ناسخ بعد نفع تام کے دو اعضا سے تفریق سے ہو جس طرح مسئل یا نخر کو ممکن ہیں کہ کمر کی کاحال دیکھ کر بطور پیشین گوئی کے انجام کار کی نزدیکی یا پیش خود بخیر کرے کہ بادشاہ محافظ غالب ہوگا یا دشمن باغی سپیل طعنہ بھی ممکن ہے کہ بذریعہ مشاہدہ احوال کے استدلال بحران جید اور بدی کرے اور جیسے دشمن باغی جب لڑائی کا قصد کرے شہر قریب آئے اور خوب ہنگامہ دار و گیر کو گرم کرے اور رعایا کو شہر کو ہر طرعی جنگی میں ڈالے اور فتنہ و آشوب برپا ہو اور علامات تخاصمہ کے پیدا ہوں اور بادشاہ محافظ ابھی تک اتنا سامان جنگی جلال کا درست کر چکا ہو اور نہ آلات حرب ضرب کے استعمال پر قادر ہو اوسوقت علامت مشاہدہ کی دلالت اور بد حالی سلطان کی کر نیچے اور اگر بادشاہ کا سامان ہر طرح درست ہو اور دشمن باغی کا ساز و سامان نادرست ہو اوسوقت حال بالکس ہوگا اسطرح اگر مرض اور علامات بحران کو حرکت دے جسکے ہم آئندہ ذکر کرتے ہیں

قبل واقع ہونے سے قبل کے یہ بات دلیل میں ہوگی بجران وی پڑو اور انفع ہو چکا ہو تو اس حرکت کو دلالت اور بجران ناقص کے نہوگی اور انفع نام ہو چکا ہو اس حرکت کو دلالت اور بجران جب تمام کے ہوگی۔ بجران نام یہ وقت زمانہ منشی کے ہوتا ہے اور کبھی شروع زمانہ انخطاط میں اور اسی سے بہت سر زمانہ میں بجران نام کی توفیق ہو جاتی ہے اسلئے کہ مرض کا زمانہ منشی بدشواری ہوتا ہے چہ جاکر زمانہ انخطاط کو پہنچے۔ اکثر ایسے وقت طبعیت واجب ہوتا ہے کہ کافی ضرر بردوت کی کہ سے پس مکان کو گرم کر دے اور بیمار کے پیٹ پر دھن کر کے گرم کرے یا انیکہ پسینا شروع ہو اور اس کے بعد دھن کرنا محفوظ کہے اور پسینہ کو پونچھ مکان کو گرمی اور سردی میں متبدل رہنے دے۔ یہ کبھی جاننا ضرور ہے کہ حرکات بجران کے اگر ایسے یا نام اوقات میں واقع ہوں جن عادت طبعیت کی اسطر جاری ہے کہ اگر اس وقت طبعیت مقابلہ مرض کا کہ سے کی اختیار وقت اور اعتبار حال میں باذن اللہ تعالیٰ فوری ہوگی ایسے وقت بجران کو واقع ہونے سے امید بجران جدید کی ہو سکتی ہے اور اگر قائم ہو یا طبعیت کا مقابلہ مرض قبل اس وقت کہ چوبیسین طبعیت با اختیار خود مقابلہ کرے یا مقابلہ طبعیت کا مرض سے اضطراری ہوگا اور اس مقابلہ کو دلالت اسباب پر ہوگی کہ مرض کی مزاحمت طبعیت پر زیادہ ہے اور ثقل مادہ کا بھی ہے صیسی طبعیت قائم ہوتی ہے بد وقت ایذا دینے کسی غلطی کے فوجہ کو پس حرکت فوجی پیدا ہوتی ہے یا اگر کوئی چیز فوجہ کو زیادہ سے نوادسی شے کی تحریک طبعیت بذریعہ اسہال کرتی ہے اور یہی حال ہے طبعیت کا کھانسی اور چھینک کا پیدا کرنے میں۔ چھی طرح اگر دلایل حاضر کا مقتضایہ ہو کہ بجران کسی روز چوبیسین میں مثل چودھون دن کے واقع ہوگا اور اس سے پہلے ہی واقع ہو جائے کہ مبادی بجران کی قبل چودھون دن کے گیدون اگر چہ وہ بوم باجوری ہو مثل گیارہون دن کے متحرک ہوں یا بات دلیل کامل ہوگی کہ بجران نام نہیں ہے کہ چودھون ہو جائے اسلئے کہ طبعیت کو قبل از وقت مناسب اضطرار سے بعمیل مقابلہ مرض برآئادہ کیا اگر ایسی صورتیں مرض خبیث اور روی ہوگا تو امید بجران جدید کی نہوگی اور اگر مرض سلیم ہو تو بجران نام نہوگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ حرکات بجرانی قبل اوس منشی کے جسکا استحقاق اس مرض کو ہے یا بوجہ قوت مرض کی ہوتی ہیں یا بوجہ شدت حرکت اور حدت مرض کی یا بسبب امر خارج کے جو مرض ساکن میں حرکت ببقاری کی پیدا کر دے۔ مثلاً ماکول اور مشروب خواہ ریاضت وغیرہ میں خطا واقع ہو خواہ کوئی امراضی الساعاض ہو اسلئے کہ عوارض نفسانی کو تحریک میں بجران کے بڑا دخل ہے اور بجران کی حجت بھی بوجہ ارض نفسانی کے متغیر ہو جاتی ہے کہ خوف کی عارض ہونے سے بجران بذریعہ عرق کے ہونے والا ہو بذریعہ اسہال خواہ لطیف تے کے یا بظرف اور اربول کے ہو جائے اور سردی کے پیدا ہونے سے بجران بولی خواہ اسہال بذریعہ عرق کے ہوتا ہے اور یہ معاملہ بوجہ حرکت روح کے طرف داخل کے جیسے خوف میں اور بظرف خارج کے جیسے سردی میں واقع ہوتا ہے۔ اگر تقدم ہونہ حرکت بجران کا طبعیت کو اسفند ضعیف کر دے کہ زمانہ منشی تک کوئی فعل طبعی نہو سکے۔ نشانہ موت کی ہے اور اگر زمانہ منشی تک قوت کسب قدر باقی رہ جائے پس سلامت حال مریض پر دلیل ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بجران کسی مرض میں بجران راحت خواہ برآ کرے قوت مرض کی یا ساکن شدت اور غزرت کے واقع نہیں ہوتا کہ بذرزت اور خصوصاً بد وقت راحت کہ تو بہت کم واقع ہوتا ہے اگر کا غائیس طیب ذرا بی تمام عمر کے تجربات میں دودھ مزہ اور جالینوس نے اکثر بجران بوقت راحت کو دیکھا ہونے ہونے دیکھا۔ افضل بجران وہی ہے جو بد وقت منشی حقیقی اور واقعی کے واقع ہو کہ اس وقت کی منشی ہونے میں طیب کسی طرح کا خشک نہو اور بجران اس زمانہ سے پہلے واقع ہوا دیر اعتماد نہیں ہے۔ بلکہ یا تو ناقص ہوگا یا ردی اور راجعی اپنے اضطراری ہو اور زمانہ ابتدا کا بجران ضرور ملکہ ہوتا ہے اور حاصل یہ ہے کہ ظہور علامات بجران کے اوائل مرض میں ہلاکت مریض پر دلیل ہے

ہیں اور زمانہ نزدیک اگر علامات پسندیدہ ظاہر ہوں علامت بحران نقص کی ہو گئے اور زمانہ خطا طامض میں سرگرم بحران میں
 - رجبی زیات کی موت کسطرح حالت انحطاط میں واقع ہوتی خواہ ایسی حالت پیدا ہوتی ہے جو مشابہت بحران حید کے ہوا سکا
 حال ہم آئندہ اور ان میں لگتے ہیں - یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بحران سلیم امراض کا اکثر بدیر ہوتا ہے اس لیے کہ ان امراض میں طبیعت
 مضطرب نہیں ہوتی بھراؤ سکو بہ امر ممکن ہوتا ہے کہ مقابلہ مرض پر ناوقت تمام نفع کی جہر کرے اور امراض تنازادہ ممکنہ میں بحران مقدم نہ جانا
 ہے اور بعض اپنے عمدہ مرض اور کیفیت علامت کی کبار کی خلاص نہیں پاتا کہ تحمل مادہ بدیر چھنواؤ دفعہ زیات مرض سے ہوا جاسے
 مگر ایسا کہ استفراغ محمود واقع ہوا خزان محمود کے ذریعہ سے بحران واقع ہو کہ اس طرح خلاص دفعہ بھی ہوتا ہے اور تحمل قدری کی ضرورت
 ہوتی جس تحمل کی وجہ سے نجات مرض سے ہوتی ہے یا جس بول کی وجہ سے ہلاکت پیدا ہوتی ہے اور اسے پہلے اعراض خوفناک پیدا
 نہیں ہوتے اور استفراغات محسوسہ پیدا ہوتے ہیں - یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ امراض کے حالات مختلف ہیں بعض امراض
 زمانہ ابتداء میں متحرک ہوتے ہیں اور پھر ٹھہرتے ہیں اور ان میں سکون عارض ہوتا ہے اور بعض امراض اس کے عکس ہوتے ہیں کہ ابتداء میں
 سکون اور بعد ازاں متحرک ہوتے ہیں اور اکثر دلائل اس حال پر دلالت کرتے ہیں کہ بحران میں طبیعت مادہ کا ایسی طوف دفع کرنی جسطرح
 مادہ دفع ہوا ہی ضروری اور طبیعت جسم بیمار کی اور طبیعت قوی کرے خواہ او غرض کو الباقوی کرے کہ یا کما انصاف بدیر نہ پائی اگر ایسی طرف ادھر کو
 بخلاف خواہش طبیعت کی رجحان کرے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر بحران پیدا واقع ہوتا ہے اور طبیعت نے پاداشی کو اوسے کو بدیر شتم غور کرنا ہی حالاکہ واقع میں
 وہ دن ساتواں ہوتا ہے اور بدیر شبانہ کی ہوتی ہے کہ مرض ہر روز اول مرض جو کہ مجموعہ تھا ایسے طبیب اوس دن کو مرض کے ایام میں
 شام نہیں کرتا اس واسطے روز ششم بحران قرار دیتا ہے اور غلطی تجویز کی ہے اس لیے کہ بحران حید چھ دن بہت کم ہوتا ہے - اقسام نیز امراض
 کے چھ بن پہلی قسم ہے کہ مرض کا بغیر بطرف صحت کے دفعہ بدیر دوسری قسم ہے کہ مرض کا بغیر بطرف موت کے دفعہ ہو
 تیسری قسم ہے کہ مرض بطرف صحت کے تھوڑا تھوڑا متغیر ہو جو بھی قسم ہے کہ مرض بطرف موت کے آہستہ آہستہ متغیر ہو -
 یا چوتھیں قسم ہے کہ تغیر دفعی اور تدریجی بطرف صحت کے مجتمع ہوں کہ دفعہ بطرف صحت کے متغیر ہو کہ تھوڑا تھوڑا اور پھر رفتہ رفتہ
 حاصل ہو چھٹی قسم یہ کہ تغیر دفعی اور تدریجی بطرف موت کے مجتمع ہوں - یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ لفظ بحران کے بارے میں قول
 اوس شخص جس کا قول معتد اور معتبر ہے زبان یونانی میں شفق جو حاصل خطاب سے پھر وہ حکم ایڑ جو مالک قاضی مدعی اور مدعا علیہ کو درسیا
 صادر کرے کہ یا اوسی حکم پر فیصلہ مقدمہ کا ہو جائے اور بعد اوسی حکم کے مقدمہ باقیات سے خارج اور مذموری قاضی خواہ حاکم کی
 اوسکی سماعت سے بطرف ہو قول کلی علامات بحران کے ذکر میں بحران سے پیشتر ذکر اگر ارات کو بحران ہو گا خواہ رات کو
 اگر دیکھا امید بحران ہے ہذا احوال اور علامات ایسے ہوجاتے ہیں کہ وہ بحران کے واقع ہونے پر پیش از وقوع دلائل ہوتے ہیں جیسے
 غلظ اور کرب اور ستر خاب چھین ہونا اور بدن کا بھاری ہونا اور میں انحطاط پیدا ہونا اور دوسرا اور گردن اور دوران اور خیالات
 اکثر غمین اور دینی لینے کان کا گونجنا اور بھوکھانا نامک میں کھلی کا پیدا ہونا چہرے کا رنگت متغیر ہونا اور لوگ میں کا دفعہ بدل جانا
 بطرف مری خواہ زردی کے ہونچہ میں اختلاف یا چھٹے کہ پیدا ہونی مثلی اور پیاس اور خفقان در ذمہ معبد میں مثلی سانس میں
 اور دشواری کہ دفعہ پیدا ہوتی ہے اور شرف سبب میں گرائی اور تمدد پیدا ہوتا ہے اور پشت میں درد اور غصہ لطن میں اختلاف
 اور مردہ پیدا ہوتا ہے اور کسی ناقص پیدا ہوتا ہے کہ اسکو بھی دلالت بحران پر ہوتی ہے اور درد والیا جیسے ٹھکے اور مانگی میں سپرد

ہوتا ہے اور کبھی بغیر اپنی حالت سے متغیر ہو جاتی ہے اور بحران پر دلالت کرتی ہے اور کبھی بوجہ بحران کے کنگھانہ ایسی چیزوں کا نتیجہ ہوتا ہے جن کا کنگھانا سبب غمچین ہو جیسے خون جین یا بواہر اسہال دوری پسینہ دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے مادہ کو کسی اور طرف دفع کیا ہے۔ جو علامات متقدمہ رات کو قبل از بحران ہوتے ہیں وہ نہایت شدید ہوتے ہیں اور اس کا سبب یعنی تقدم علامات کا یہ ہے کہ جس مادہ کو برہن پیدا ہوا ہے وہ بہت سے اعراض اور دلائل ایسے برانگیزہ کرتا ہے کہ ان کی دلالت بسبب حرکت اسی مادہ کی ہوتی ہے اور ان دلائل میں اختلاف پیدا ہوتا ہے بوجہ اختلاف مادہ کے یا بوجہ اختلاف بہت حرکت کر کے اختلاف سبب مادہ کے ہوتا ہے اور اسکی مثال یہ ہے کہ اگر حرکت مادہ کی بجانب فوقانی ہو جائے اور اس کے دلائل از قسم رین اور من اور فراج وغیرہ کی اس پر دلالت کریں کہ مادہ دوسری سے طبیعت کو اس وقت امید ہوئی ہے کہ بحران بڑھ کر عاف کے ہو گا اور اگر دلالت اولن دلائل کی یہ ہو کہ مادہ صفراوی ہو تو اکثر یہ ہے کہ طبیعت نظر بحران کا بذریعہ تے کے ہو گا مگر کچھ اوروں دلائل خاص ایسے پیدا ہوں گے اس بحران کو عاف سے خاص کر دوسرے اور اکثر جب صفراوی ہوتا ہے اور اس کا بحران بھی بذریعہ رعا ف کو ہوتا ہے اور اس سے پہلے علامات عین ایسے اکثر نہیں ہوتے کہ زرد خواہ بارے اور نہ لکھے ہیں اور عاف شدید جس سے خوف معلوم ہوا اکثر اعراض کو مواد خبیثہ کا ایسا استقبالی کہ بتا ہے کہ ذرا صحت حاصل ہو جاتی ہے بہت حرکت کی وجہ سے اختلاف دلائل میں اس طرح ہوتا ہے کہ مثلاً مادہ کی حرکت ایسی معلوم ہو کہ اسکو طبیعت اعضا ریشہ پر گرائے گی خواہ جو اعضا متصل اعضا ریشہ کے ہیں ان کی طرف مواد کو دفع کرے گی جیسے بطرف امشاک کے اور اسوجہ سے افعال میں اعضا مذکورہ کے افات عارض ہونگے اور بہت سے ممران اعضا کو لاحق ہونگے جس طرح بطرف دماغ کے اگر مادہ جو ع کے اختلاف میں اور در سید ہوا اور چہرین مجنہ صمد کے ہمارے ذکر کی میں مثل دوارا در سید اور خیالات وغیرہ کے اور اگر مادہ بطرف نواحی قلب کے متوجہ ہو مخفقان اور سو تنفس در وجع خم معدہ و ضیق نفس غیر عارض ہونگے۔ اور اگر مادہ بطرف خارج کے دفع ہو اور اس کے دفع کی دو صورتیں ہوتی ہیں ایک تو برطرف ہو اور بعد سے الباقی لکھ کی دفع ہو اور سو وقت تمام اعضا ریشہ میں دفع مادہ کا ہو گا اور یہ صورت عرف اور پسنا براد ہونے میں پیدا ہوتی ہے یا کہ دفع لطف خارج کے ایک طرف سے ہوا اور جب اس جانب کو اختیار کرے جہر ہرے مادہ کا دفع ہو تو اسلئے اس وقت بدون اسلئے کہ اعضا ریشہ سے ہو کر گذرے کہ اور چارہ نہیں ہوتا ایسے کہ بعض اعضا ریشہ اس راہ میں واقع ہیں جیسے اگر میلان مادہ کا اوپر کی طرف ہو وہ مادہ نواحی سینہ اور اعضا نفس میں ہو کر فرو گزے گا اور اعضا دماغ سے بھی مرور اس کا ضرور ہو گا تو پھر اس وقت بھی ایسی ہی اعراض ردی اور شدید پیدا ہونگے جو اعراض بر وقت گئے مادہ کے فقط اعضا ریشہ پر پیدا ہونے اور کبھی بہت مرور مواد کے اعضا ریشہ سے الگ بھی ہوتی ہے جیسے فی معدہ جہت الریاء کا جو بذریعہ بحران آمادہ اندر ہے یہ ہے کہ ہو کر نہ کی طرف سے دفع ہو خواہ یہ اعضا ریشہ میں سے ہو مگر متصل ایسی شقیقت کا ہو سکتا ہے کہ ابوسین فساد در بین ہو جائے گا جیسے اگر مادہ اطراف جگر میں گئے اور شانہ کی طرف متوجہ ہو خواہ غرارہ سے بہ طرف دیگر راہ دفع برائی کی ہے جیسے معدہ میں راہ فریب و کما مادہ کیواسطے یہ ہے کہ تے سے من دفع ہو اور جانب سر کے واسطے عاف وغیرہ کے اور طرف جگہ واسطے بول کے اور جانب امعانی واسطے اسہال کے۔ اور جب یہ بات متحقق ہوئی کہ ہر ایک بحران کی ایک راہ جدا گانہ ہو کر دو نہیں کہ واسطے حرکت مادہ کے بہت بین خاص خاص علامات بھی ہوں جو اس بات پر دلالت کریں کہ اس مادہ کا بحران جو متوقع ہے وہ خاص ظلال جہت میں ہونے والا ہے اگر بحران جہد ہو خواہ اس باوجود دلالت کریں کہ پہلی انذار دیا گیا

اس ردی مودہ کے اوٹھانے کا اس عضو خاص کو پہنچ کر اگر بھران ردی نہ ہو۔ اکثر ایک ہی علامت ایسی ہوتی ہے کہ اس کو مٹا دلائی کو جہات کثیرہ پر ہوتی ہے جیسے غفلان کبھی دلالت کرتا ہے کہ مادہ کا بوجھ تلخ پڑ گیا۔ اور کبھی ایک ہی علامت ایک مل کر جو بیشتر کبھی امتحالات اور حرکات میں مودلالت کرتی ہے اور اس کے بعد اور علامات کی توقع ہوتی ہے جس سے خصوصیت اور جہت کی واضح ہوتی ہے جس پر مادہ دفع ہو گا جیسے درد سر اور ضیق نفس اور غم و شرا سیف میں اور کبھی طرف بہا میں دلالت کرتی ہیں کہ مادہ کی حرکت فوقانی ہے لیکن اس کی تیز نہیں ہوتی کہ فوقانی حرکت بطرف تے کے مہلکی یا بطرف راعف کے جنگل ان علامات کے ساتھ اور علامات شریک نہ کیے جائیں۔ کبھی بھران واقع ہونے واسطے پر کسی جہت میں اضافہ اس وقت جزیر کا دلالت کرتا ہے جو روان تھی اور بعد مہوتی تھی مخالف میں اس جہت کو جھٹک بھران واقع ہونے والا ہے مثلاً اس کا طبیعت کا اسمال سے باوجود علامات بھران جید کے دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ حرکت بھران کی فوقانی ہے تختانی نہیں ہے یا بھران با دراز ہو گا یا عرف یا قی یا رعات کبھی قسم مرض کی خود اپنی جہت بھران پر دلالت کرتی ہے مثلاً ورم ہلکا اگر جانب محدب میں ہو اور سکا بھران با داسے نفع سے بڑے راعف کے ہو گا یا بذر یو عرف محمود یا بول کے۔ اور اگر دم جگہ جانب مغیر میں ہو بھران با اسمال یا قی یا عرف کے ہو گا۔ یا مثلاً جلی مخور کہ اکثر کا بھران راعف یا عرف سے ہوتا ہے اور بھران سے بیشتر لرزہ آتا ہے۔ اور کبھی بذر یو سے اور اسمال کے بھی ہوتا ہے خصوصاً غب کا بھران اور مثل جمی مخور کے وہ تپ ہے جو اولم سر کہوچ سے پیدا ہو گا اور سکا بھران بھی راعف خواہ عرف کثیر سے ہوتا ہے اور حیات بارہ اور بلغمیہ کا بھران راعف کو نہیں ہوتا اور نہ ذات الریہ اور شرفس کا بھران راعف سے ہوتا ہے بلکہ ذات الخب کا حال میں ہیں ہے کہ لفت مدہ اور راعف دونوں طرح سے بھران اس مرض کا ہوتا ہے اکثر امراض چند قسم کے بھران سے بھران کرتے ہیں کہ مجموع کے اجتماع سے ان کا بھران تمام ہوتا ہے مثل تب مخور کہ بیلے راعف سے بھران اس کا شروع ہو کر تمام عہد ان کا عرف کثیر سے ہوتا ہے۔ زن حامل کا بھران اکثر اسفلا سے ہوتا ہے۔ یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ جب علامات بھران کے پیدا ہو جائیں پھر بھران جید خواہ ردی کا واقع ہونا کو واجب نہیں بلکہ اگر چند ظہور علامات کے کسی قسم کا بھران واقع نہیں ہوتا ہے اور سوقت جس وقت کہ دفع پر علامات نے دلالت کی ہو اگرچہ بدوان وقوع بھران کے بعد علامات مذکورہ کے چار نہیں ہے یعنی اور دن مہوگانو اور کسی روز ضرور ہو گا پس یہ بات واجب نہیں ہے کہ جب عرف براہ ہو یا تے خواہ اسمال اور در خواہ اختلاط میں اور سو تنفس پیدا ہو خواہ سہات وغیرہ دیگر علامات مذکورہ موجود ہوں اور نہ بعد علی الاتصال بھران ضرور ہو جائے گا اکثر یہی ہے کہ بھران مہیا ہے۔ بعض اوقات دلالت کے فقط علامت بھران پر ہوتی ہیں اور بعض امور علامت بھی ہیں اور بہت لینے راہ بھران پر بھی دلالت کرتی ہیں۔ پھر جس وقت علامات بھران کے ظاہر ہوں اور بھران واقع نہ ہو یا تے بنا بر قول القبراط کے علامت موت پر ہوئی یا ایک بھران کی تفریر پر دلیل ہوگی خواہ تفریر جہت کا ہو یا وقت کا۔ کبھی بعض امور جو بھران پر دلیل ہیں کسی اور عارض کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں سو او ذہن مانہ بھران کے اگرچہ ان کا دفع عین وقت وقوع علامت بھران میں ہوتا ہے جیسے غب خطا دل لینے غیض میں قبل نوبت کے صورت پیدا ہوتی ہے اور احتیاط کہ اوقات قبل از نوبت عارض ہوتا ہے اور اس کو کچھ دلالت بھران پر نہیں ہوتی اور غب لیس میں اس کا واقع ہونا علامت بھران کی ہوتا ہے۔ وہ قاعدہ جس سے ہدایت کامل اس بات کی ہو کہ بھران سو بعض اسلامت جان پر ہو گا یا موت واقع ہوگی یہ بھی حرکت کو مرض کی اور مرض کی قوت اور طبیعت اور وقت مسخر کو بھی لیا گیا ہے

بہل ان امور کے لحاظ سے بخوبی واضح ہوگا کہ طبیعت اور مرض بصداعہ اور لڑائی قوی ہو گیا وہ صارتہ قوی سے باز رہی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بخوبی بحران کو دیکھی دلائل میں جو مرض پر غالب طبیعت کی دلیل ہوں اور اذن و لامل سے اسن لالت کا خلقت نہیں ہوتا اور بحران روی کے دلائل وہی ہیں جنکے گناہی ہو کہ جس مادہ اور طبیعت میں مقابلہ ہے بشواری طبیعت او کی زور کو روک سکتی ہے گی وہ ضرور نہیں ہے کہ ایسے وقت طبیعت کو مغلوب ہونے پر حکم قطعی کیا جاوے کہ انیکہ ایسی کثرت دلائل زری ہو طبیعت کے مغلوب ہونے پر۔ چہنہ بار بار مشاہدہ کیا ہے کہ ایسے علامات خوفناک واقع ہوئی کہ سبات اور سقوط بعض ہو گیا اور پناہتے ہتے ختم گیا اور چہرہ کھٹے تنگ ایسی کیفیت طاری رہی کہ گویا موت واقع ہوئی کہ کیا رنگ آثار بحران نام حید کے نمودار ہوئے اور وجہ او کی یہی ہوتی ہے کہ ایسے وقت طبیعت جمیع افعال سے باز رہتی ہے اور تمام کمال دفع ضرور متوجہ ہوتی ہے پس جب تمام قوت اپنی طرف مرض کے حروف کھنٹی ہے او کو کرنا ہے او پچھاؤا لاتی ہے اور دفع کر دیتی ہے۔ کہی باد و اس قدر اہتمام طبیعت کے دفع مرض پھر بھی پورا مقابلہ جیسا چاہے طبیعت کو مرض سے نہیں ہوتا ہے اسلئے کہ جمیع افعال سے طبیعت کا معطل ہو جائے اسوا اور عظیم کے وقوع کے بھائی نہیں ہو سکتا اور اس امر عظیم کے وقوع سے عجب نہیں کہ طبیعت عاجز ہو جائے اور سوقت یہ خیال کرنا چاہیے کہ نمران علامات بحران کا بلا اتصال و دن اور شب مثلاً تیسرے اور چوتھے روز رہنا سرعت بحران پر دلیل ہے او کے بعد خوشحالی مرض کی خواہ بد حالی موجب اول و ثانی کے جنگو حکم انید ذکر کرینگے خصوصاً اگر نسبت تپ کی بہت زیادہ مقدم ہو اور خصوصاً بسوقت نبض میں دفعہ تغیر پیدا ہو جائے اور یہ تغیر اگر ایسا ہو کہ نبض میں عظیم پیدا ہو اور انخفاض نہ خوش ہو نا چاہیے۔ و رسامیت حال مرض پر یقین کرنا چاہیے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خشکی اور کھڑکھارہ بدن کا ایام مرض میں بدیر واقع ہونے بحران پر دلیل ہوتا ہے اور جو امراض نہایت خشک ہیں یا بخار ہوتے ہیں یا اونکا بحران دیر میں ہوتا ہے کچھ بحران کے اوفات اور تمامی احوال اور اہتمام علامات بحران پر علامات بیماروں کے دلیل ہوتی ہیں مثلاً اکثر بیماریاں کہ کیفیت ہوتی ہو کہ کسی فصل خاص میں او کے بحران یکساں ہونے میں اور ایک ہی قسم کے ہوا اگر ہمیں کہ اکثر او کے بحران رعا سے ہوتے ہیں پس او کے عادات خواہ نقصانی طبیعت اسی بات پر دلالت کرتی ہے مع اور علامات موجودہ کے کہ شاید اکثر او کے بحران بذریعہ رعا سے ہونگے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نبض شرف اور بلند کو یا دلیل خشک ہے واسطے اقسام بحران استغناطیہ کہ نبض کی دلالت یہ ہے کہ استغناطیہ مادہ خارج میں بذریعہ عرف کے ہوگا خواہ رعا سے واضح ہوگا۔ اور سوائے عظم کے اور بھی سوائے نبض شرف کے اور کسی نبض کو دلالت یہ ہے کہ حرکت مادہ کی بطرف باطن کے ہوگی اور اور اسی کی دلالت یہ بھی ہے کہ بحران بذریعہ خواہ اسہال کے ہوگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ بصورت شوق یا غم جزم طبیعت کا اثر کرنے پر مادہ کے کسی طرح کا ہوا اور طبیعت قوی ہو جائے اور سوقت نبض شوق اور اثرات ہی خالی ہونگی طرفین لینے جانہن میں میلان پیدا نہوا قبل از انکہ نبض قوی ہو جائے بالظہر انخفاض و الاستغناطیہ پیدا ہوگا اور شہرہ دنوں علامات نکجا ہوتے ہیں اور سوقت و دنوں بائیں پیدا ہو جاتی ہیں جیسے تے اور عرف خواہ رعا سے اور تے۔ اب کہ ہم قواعد کلیہ بحران کے بیان سے فارغ ہو چکے شروع تفصیل احکا خورہ انھو کر تے ہیں از انکہ تفصیل آئندہ کے ابواب میں کجا کی علامات حرکت مادہ کی اوپر کی طرف بحران اسکی بھان یہ ہے کہ در دہر پیدا ہو جو وجود دھنرات کو خواہ جوہر شاکت فم مدہ کے ادب ہی جب علامات تے کے پیدا ہوں اور دزدہر فارض ہو جائے دن بھی شکر فم مدہ کی ہوتی ہے۔ ایضا علامات سے حرکت مادہ کی بطرف فوق کے و دار اور قبل

کہ اولین رعا ف پر دلالت کرنے کی افویت ہے جیسے انسوا و طین گوش اور کر می اور تند و شریف کسی جانب میں ہو و جانہ
مگر خواہ ملان سب بلا دفع او شتعال سرکا۔ اور بعض علامات خاص تو ہے ہن مثلاً ضیق نفس اور تند و شریف و ابخو خواہ بزن
اکی کی طرف اور اکثرہ تند اگر ہوا زرد فم معدہ کے ہوا خاص تے پر دلیل ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جھین نفس علامت
رعا ف میں داخل ہے اسکا عارض ہونا بروقت استعداد طبیعت کی واسطے دفع مادہ بطور رعا ف کے ہوتا ہے اس سبب کہ اگر
اجوف جو لپٹت پر ہے مادہ بھر جاتی ہے اور اپنے مادہ کو اوپر کی طرف دفع کرتی ہے اور سوقت اعضا و نفس کو ذرا مت پیدا ہوتی ہے
اور ضیق نفس عارض ہوتا ہے۔ بعض علامات خاصہ نے اور رعا ف کو ایسے ہن کہ او شتعال تقابل ہے جیسے اگر ایک علامت تو
میں ہے اس کے مقابل دوسری ہوا جاتی ہے جیسے خیل خیالات برا فہ کا رعا ف میں اور اس کے مقابل خیل ظلمت اور شتعال
کا علامات تے میں ہوتا ہے خواہ سرحی جہر کی دلائل رعا ف میں سے ہے اس کے مقابل سقوط لون اور صفت لینے زردی علامت
تے میں ہے اور بعض علامات خاصہ ہر ایک کے ایسے ہن کہ اولین تقابل نہیں مثلاً اختلاج لبے برین کا علامت تے سے ہے
اس کے مقابل کوئی علامت رعا ف میں نہیں خواہ ناک میں بھلی رعا ف کی علامت ہے اس کے مقابل کوئی علامت تے میں نہیں
علامات میل مادہ کے پسنے کی طرف اگر نفس میں بشرت موجب پیدا ہو جائے اور ہا نہ جلد پر رکھنے سے ہاتھ کے
نیچے تری سہی معلوم ہو۔ اور ہاتھ کے نیچے جھدر جلد آئے سرخ رنگ ہو جائے۔ اور با انہمہ جلد میں گرمی پیدا ہو زیادہ نسبت
اوس گرمی کے جو اریام میں تھی۔ اور سرحی جلد کی اوپر بھولنا جلد کا نسبت ایام گذشتہ کے اسوقت زیادہ ہو۔ اور بول نکلیں
مائل بل غلاطت ہو خصوصاً اگر گلیں جو تھے روز ہوا اور غلیظ سائون روز۔ پھر بحران کا بذریعہ عرف کے بغین کرنا چاہیے۔
اسی طرح اگر کسی مرض فز میں لڑہ قوی عارض ہوا اور جلد لڑہ کے تپ میں شدت پیدا ہو اور فوت قوی ہو اور سب علامات
جیدہ موجود ہوں اسوقت بھی امید قوع بحران کی بذریعہ عرف کے کرنی چاہیے خصوصاً اگر برا ز خواہ اور بول میں کمی واقع ہو اور
اسی طور پر ہر علامت کا گنا رہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ حمایت موقد کا بحران اگر بذریعہ رعا ف نہ تو بذریعہ عرف کے ہوتا ہے اور عرف
سے پہلے لڑہ آتا ہے۔ اگر مرض خواب میں حام کو دیکھے خواہ آبن کو خواب میں دیکھے اور اسے ایسا معلوم ہو کہ گوا مادہ غسل پر ہوا
یا آبن کرانے پر مستعد ہے یہی دلیل ہے کہ بحران بذریعہ عرف کے ہو گا۔ لیکن ہونا بولی کا بدالات اولی اس بات پر دلیل ہے
کہ مادہ کا بحران بطور عرف کے ہو گا اور یہ طریق مختصر اسی میں ہے کہ با عرف برا ہو یا اور بول کا ہو بعد ازان خاص داخل
سے ہر ایک کی امتیاز حاصل کرنی چاہیے۔ اگر طبیعت میں روانی ہو اور برا لیں ہوتا ہے اور نرمی غالب ہے اسوقت قوع بحران
عرف کی کرنی چاہیے۔ اور ہتھ فرام مادہ کا بذریعہ عرف کے اوسی وقت متوقع ہوتا ہے کہ حرارت میں تیزید اور ہتھ فرام
حرارت کی فضل قوت برظنون اور قوت بھی دفع مادہ پر قوی ہو علامات میلان مادہ کے اعضا ر لول کی طرف
اس بحران کی نوعیت میں یہی مثل نشانہ اور احتیاس برا ز اور معدوم ہونا علامات اسما ل کا جو آئندہ مذکور ہوتے ہیں اس طرح
فقدان علامت تو خواہ رعا ف اور عرف کا جو مذکور ہو چکے ہن دلالت کرتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نائزہ میں سوزش پیدا
ہوئی اور شائد میں نقل پیدا ہوتا مع دیگر علامات کہ دلیل قوی ہے کہ بحران مادہ کا بذریعہ اور بول کے ہو گا اور کبھی بول میں جھین
پیدا ہو نا اور اسکا قوام غلیظ ہر روز ہونا اور اس میں رسوب کا موجود ہونا۔ بیشتر دلائل برا ز کے وجود سے اور اور بول عارض ہونا

جیسے مجھے بیان میں براز کے ذکر کیا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسوقت اجتماع بول کا نشانہ میں زیادہ ہو جائے اور رواج
 شکم میں کمی اور پینا بھی اور جسوقت کم بخار یا طبیعت مرطبت کی اور اس کے اعضا کی ہیئت ایسی ہو کہ بیکہ نیا کم کھلے ہو جائے
 ظاہری بدن کی سخت ہو اور اس جگہ بحران بذریعہ بول کے ہو گا نہ بوسلہ اسہال اور عرق کے خصوصاً جاذبون میں علامات
 میلان مادہ بطرف براز کے بجز علامتین ہیں۔ پہلے عین فضلہ کی اسبہ دلالت کرتی ہے جسوقت جاننا ہو کہ فضلہ
 دوسری زمین سے اور اس کے ساتھ یہ بھی معلوم ہو کہ فضلہ کثیر ہے اور اس کی ناکہ لیتین کرنا ہے کہ بول میں کمی ہو اور تمام شکم میں بیچ سا
 پیدا ہو اور اسفل شکم میں بوجہ معلوم ہو اور علامات نو کے مفقود ہوں بلکہ قراقریب پیدا ہو اور غالب میں لینے اسفل شکم نفع پیدا ہو اور اس
 حالت میں پہلے براز نکلیں زیادہ ہو جائے اور مقدار معنادار سے زائد ہو اور بیچ و ترسیر سے کہ لینے پیر و بلند اور دچا ہو اور قراقریب ہوتے ہوئے
 درویشیت پیدا ہو کہ بیشتر بہت بوجہ اجتماع ریح کے بھی ہوتی ہے اور اکثر اور بول ہو جائے پس علامات بحران براز کا معارضہ
 کرنا ہے خصوصاً وہ مرطبت جسے ہمیشہ سے عادت ہو کہ دشواری دفع براز میں ہوتی ہو اور سختی شکم میں ہو اور مقام براز تنگت میں خصوصاً
 جب ہوا سرد جاتی ہو اور نبض صغیر اور قوی ہو اور صلابت ہو اور صغیر نبض کا بوجہ انقباض کے پیدا ہو ہو کہ کبھی بحران اسہالی
 عادت قلت رطوبت اور قلت براہ ہونے عرق کے اور اکثر روانی شکم کی خصوصاً جو شخص خورگ سرد پانی پینے کا ہوا دلالت کرتی ہے۔
 اور نبض لوگ بھی کہتے ہیں کہ اگر کوبہ بحران کے غمی غمی میں بول سپید رنگ و در فین ہو جائے ایسے اسہال کی توقع ہوتی ہے کہ کوبہ
 اسما میں پڑ جائے ایسے کہ مرار کا اخراج بطرف بول کے جب نہ ہو گا بطرف براز کے ضرور براہ ہو گا بحران بذریعہ اسہال کے باوجود علیہ عرق اور
 اور بول کے بہت کم ہوتا ہے علامات اوس بحران کے جو بطریق رحم ہو اگر ترمی علامات مذکورہ بالا ناپائے جائیں اور
 استفرغ اسہال بھی نہ ہو اور رحم میں گرانی پیدا ہو اور قطن یعنی تھیکاہ میں بھی نقل معلوم ہو اور وہاں درد بھی معلوم ہو اور غصہ
 پیدا ہو اسوقت علم بحران طبعی کا زیادہ ہے علامات بحران بذریعہ نقل جاسے رنگ متعبد کی۔ جملہ علامات مذکورہ بالا کا نوبہ ہونا اور عادت
 مرطبت کی اسطور پر ہوتی کہ اکثر اسکی رنگ متعبد کی کھل جاتی ہو اس بحران پر دلیل مہنی ہے اور بائینہ نبض کا عظیم بل بقوت ہونا اور
 قوامی مقوی میں گرانی کا پیدا ہونا بھی دلائل سے اس بحران کی ہے علامات بحران کے جو بذریعہ انتقال سے علامات بحران
 انتقالی کے بھی کا قوی ہونا اور کسی مقام میں درد کا ثابت رہنا اور جملہ استغاثات مثل بول براز لغت مدہ یا خون خواہ عرق یا شیر کا
 بند ہونا اور نبض میں تاخیر خواہ عدم نفع قطعاً باوجود صحت قوت اور کوشش نبض کی خصوصاً امراض سلیمہ میں جو دریا بہتین اور زمین
 نفع نہیں ہوتا دلیل بحران انتقالی کی ہے۔ اور تین جہت انتقال کے اوپر دلیل درد و موضع خاص کہ ہے اور پھول جانا کو گھما
 اول مقامات کی جو غالی ہیں اور متصل وہی جہت کی ہیں جیسے ابدا و غالب اور ظلف افین اور شدت التھاب کی بوجہ مدت مادہ
 کے۔ ایضاً وہ جہت خود دلیل انتقالی مہنی ہے زمین کوئی عضو منجبت واقع ہے سب سے زیادہ و مفاصل میں ہونا خواہ
 ایسا درد و آٹھ جس سے تعب مجہ کسی عضو میں پیدا ہو۔ ترسیر میں اگر درد ہو اور در و کون اس و خاص کسی مقام پر
 انتقال کا استدلال نہیں ہو سکتا ہے اور نہ کسی جہت خاص کا انتقال معلوم ہو سکتا ہے اسلیع کہ یاد کو یا مشترک ہو اکثر جہت میں
 میلان مادہ کے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جمیع انتقالات اور خراجات سردی میں ہوتے ہیں اور فصل بار و زمین
 اور سن اکتال میں اکثر ہوتا ہے سردی میں خراجات اسوجہ سے پیدا ہوتے ہیں کہ جنس ورامساک پیدا ہوتا ہے اور سن

کھولت میں سب خراج کا یہ ہے کہ سن کھولت میں قوت دفع نام بھرائی سے عاجز ہوتی ہے۔ بعض طبیب کا قول یہ ہے کہ جب تک اس میں پانی نہ
بلکے میں برس سے متجاوز ہو جائے اور اسکے اعضاء کا بحران خراجی اور انتہائی بہت کم ہوتا ہے اور یہ قول محدثین بلکہ انتہال کے واسطے کو سب
دیکھ کر میں اکتاہٹ کا ایسا ہونا قابل دفع کلی کے بموجب غلطت و اکثر اذہان میں اور بموجب کثرت کا کمتر اشخاص میں دوسری قوت کا قوی اور شدید
ہونا کہ عام مادہ کو بموجب تسلط کے منظور کرے اور ایسے ضعیف بھی نہ ہو کہ اعضاء اور ممبروں سے دفع موازنہ عاجز ہو اور چونکہ ان حساب میں غلطی
اور توسط قوت اوائل زمانہ شیخوخت کا مناسب ہیں لیکن زمانہ انتہال کے اکثر علامات انتہال کو قائم ہونے میں اس کے کچھ متفرع عظیم طاری
ہوتے ہیں خصوصاً متفرع بذریعہ بول کثیر کے جو پیدا ہوتا ہے اسوجہ سے انتہال نہیں ہوتا ہے علامت انتہال کے بطرف سائل
جسم کے درد کا بطرف اسفل کے پیدا ہونا اور انتہاب اور انتخاف کا نہیں لیکن درد کے جو قریب ناف کے میں اور دونوں درک لیکن
کولون میں پیدا ہونا علامت اسباب کی ہے کہ انتہال بطرف اسفل ہوگا علامات انتخاف اعلیٰ کی طرف اعلیٰ کی طرف کے انتہال
پیرگانی سراد نقل جو اس خصوصاً گرتی گوشت نائیک بعض اوقات کرکے کوشش تک نوبت پہنچتی ہے بعد از انکہ ضیق نفس و تفریق نظام میں سطح
کا دھڑ ہوا اور پھر مٹ گیا اور یہ ظاہر ہونا وقتہ عذابا و دفعہ ہوا اور انتخاف عظیم بہتین پیدا ہوا اسبطح اگر سبب پیدا ہوا اور انکہ یہ انتہال بذریعہ
خرج کے ہوتا ہے جو کان کی جڑ میں ہوتا ہے۔ اسبطح ہوا اور اگر اوداج کی پھڑک اور لپٹی میں جو حرکت ہوا دوسری چہرہ کی دین تک ٹھہرے
علامت انتہال دوسرے مرض کی طرف اگر کوئی مرض ہوا زمانہ غلط میں قوت پکڑے دلیل ہے کہ انتہال اور اسکا کسی
مرض میں بطرف ہوگا علامات بحران خراجی کے اگر قوت صحیح ہو اور علامات جید اور بول رفیق رہے مدت تک ان علامات
اندر خراج رہے اور جب مرض کا مادہ گرم ہو اور اسبطح مریض کی صورت بھلوت صحت کو اعلیٰ ہو اور کوئی بحران ظاہری نہ ہو بلکہ میلان
برسبیل تقابل ہو بعد از ان دونوں شریان صبدین کی زیادہ انہما میں آئیں اور ضیاع خامدیک اور میں سید ہوا ایسا سکون اور کمی حرکت میں
نہو ہوا اور رنگ بگھا ہوا اور یہ رونق ہو جائے اور سانس میں نوا تپیدا ہوا ہوا اور اکثر سوسکی گھاسی اور کھو جسے یہ علامت مجموعاً عارض ہونے
تو ایسے علامات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کے معاصرین میں خراج ہونے والا ہے اور جس عضو میں زیادہ عرق کسی بیماری میں نکلتا
ہوا اگر اسی میں خراج واقع ہوگا۔ فصل جائو کی اور سن کھولت کا علامات اور در ابل خراج سے ہے جیسا کہ مذکور ہوا بلکہ یہ فصل اور برین
اسباب نوع خراج سے ہے۔ خراجات فصل نشا اور سن کھولت کو قنبح کو بدیر قبول کرنے میں گریہ بار خراجات کا واقع ہونا ہار خون اور سن
شیخوخت میں کہ ہوتا ہے اسلئے کہ برو دین فصل کی سکون اود کا موجب ہوتی ہے۔ علاوہ یہ ہے کہ بعض آدمی خلاف اس بات کو
کہتے ہیں کہ پچاس خواتین برس کے بعد خراج ہرگز نہیں ہوتا۔ اگر زمانہ صدوق میں نپ کو بول اکثر انہی ہوللات کہ لگا کہ اسفل برغین کسی
قسم کا درد خراجی ہوگا اور بخلاف دلائل قوی کے بحران خراجی پر اور اقسام کے بحانات میں تاخیر واقع ہوتی اور مرض حادثہ زمانہ میں (جس سے
برہ جان اور ایسے مرض میں جسوقت بعض مقامات بدن میں دفعہ جا بجا درد پیدا ہوا امید وقوع خراجات کی ہوتی ہے اور حمیات اعیانہ
لیکن جو تب وجہ ماندگی اور قوب کہ پیدا ہوتی ہو جب در ابل غلط اور شکی ہو اور در زرعاف امداس سال عارض ہو امید خراج کی
مفصل میں ہوتی ہے خصوصاً ہر روز بحران کچھ بخیر قوی دلائل کے بحران خراجی ہرگز نہیں ہوتا ہے بحران تمام نہ ہو اور یا جو دیگر بحران
دیہ میں ہوا مصادات اور علامات کی نحو لیکن ایسے علامات دیگر اسکے ہمراہ نہ ہوں کہ آئندہ اور کوئی بحران پھر ہوگا۔ حمیات اعیانہ
بحران اگرچہ خود ن بول غلطی سے نہ امید بحران رعا ف کو ہوگی اور اگر اس سے بھی زیادہ بحران میں تاخیر ہو تو ان مفصل میں خراج

کے اسید ہونی نہیں تب پیدا ہوا ہے خواہ جین کے بچے خراج واقع ہو گا یا ماندگی بوجہ افراد یا بابت کے پیدا ہونے میں ہوا خود بخود حاصل ہونے کی
 کہ جو خراج جین میں واقع ہو وہ اعلیٰ و تدوی میں اکثر ہوتا ہے ایسے کہ مفصل کا قلعہ جذبان شدید پختہ ہوتا ہے اس وجہ سے ان عجات
 میں مفصل زیادہ جذب مادہ نہیں کرتے اور تپ حرارت کی تصحید کرتی ہے اور نرم گوشت چرچہ جین کے ہے ان علامات کو قبول کرنا
 اس وجہ سے خراج اسی مقام پر پیدا ہوتا ہے اور جو اعضا اور قلعہ بوجہ حرکت کے پیدا ہوا جو اسکا اثر مفصل میں زیادہ ہوتا ہے۔
 اکثر اسید خراج کی ہوتی ہے اور چند علامات خراج پر دلیل بھی ہوتی ہیں کہ یکایک بعض بول کا غیر غلیظ سپید کرتے ہے لہذا وہ خراج کا براہ
 بول دفع ہوتا ہے۔ اگر تپ کا شروع لرزہ سے ہوتا ہوا ورنہ اگر اور تپانی ہو ایسی تپ میں خراج کمتر واقع ہوتا ہے جیسے غیبہ
 ریح مگر نیکادہ کثیر ہوا اور کثرت ان کی زیادہ ہو۔ خلاصہ یہ کہ لرزہ معاد و ہوا مذریعہ جراثیم مادہ کے ہر روزنا استقرار کرتا ہے بہت
 سے مادہ کو اور کمتر زادہ بعد لرزہ آنے کے ایسا باقی رہ جاتا ہے کہ صبر سے خراج واقع ہو۔ یہ بات اس وقت ہوتی ہے کہ فقط لرزہ واقع
 ہو یا اگر لرزہ کے ہوا ورنہ بھی پیدا ہوا اس وقت مادہ کھان باقی رہے گا کہ اس سے خراج کی توقع کیا جائے۔ اور اور بول غلیظ کا بھی
 جب ہوتا ہے تو خراج کمتر واقع ہوتا ہے۔ جو خراجات امراض فرزند متطاوہ میں واقع ہوتے ہیں وہ اکثر اعضا زیرہ میں واقع ہوتے
 ہیں اور جو امراض مادہ میں ان کے خراجات اعضا سے فوقانی میں اور جو امراض صحت اور ازان میں متوسط ہیں ان میں خراجات اوپر
 اور نیچے دونوں جانب کو اعضا میں واقع ہوتے ہیں اور تپ غرض میں خراجات بچہ گوش میں واقع ہوتے ہیں اور ان خراجات سے
 جوان اکثر نام ہوتا ہے اور ذات الریه میں اکثر بخار خراجات مفصل کا ہوتا ہے بیان احکام خراجات کا جو خراج ایسے اقسام
 پیدا ہوا جو غائب ہو جائے بدون انفتاح اور ہونہ کھلنے کے اسکا حال دوام جلد سے خالی نہیں ہوتا یا یہ گرد و بار اس سے ملتا ہے
 کسی دوسری جگہ خواہ اسی جگہ برآمد ہو یا مرض کا عود و عینہ واقع ہوا ورنہ کوئی جدید کمزور نہیں ہے ایسا سبب اسکو جدا گانہ نشاندہ نہیں کرتے
 یا مادہ بطرف مفصل اور اعضا و درناک قلعہ بافتہ اور ضعف کو دفع ہوتا۔ ان خراجات میں بہتر وہی خراج ہے جسکی جہت سے
 مرض میں خفت پیدا ہوا اور بعد نفع مادہ کے پیدا ہوا ہوا اور اسکا میلان لطاف خارج بدن کے زیادہ ہوا جو درم خراجی نرم ہوا اور
 مانگے دبانے سے بڑھ جائے اسکا گزند کم ہو گا نسبت اوس ورم کے جو سخت اور گرم ہو کہ ورم نرم کا تھل دیر میں ہوتا ہے ایسے کہ
 بار نہ ہے اور ریزہ اوس میں اسوجہ سے کہ ہوتا ہے کہ اوس میں درد شدید نہیں ہوتا اور لگائیے اور ارم کے ساتھ تپ بھی ہوا ورنہ نازل نہ ہو سکتی
 پنکلی سا ٹھہر دین ہوتی ہے اور جو ورم برودت میں اس سے کم ہو ورمیان سا ٹھہر دن اور میں دن کے اسکا مادہ جمع ہوتا ہے
 ۔ خراجات میں سے کہ خراج اسی خراج کا ہے کہ جس طرف اسکا میلان ہوا ہے وہ عضو سافل ہوا ورنہ نیچے کے اعضا میں بھی
 عضو خیس ہوتی ہیں نہوا اور گنجائش اوس عضو میں زیادہ ہو کہ تمام مادہ خراج کو بلا وقت جگہ سے اور گنجائش میں کمی نہوا اگر مادہ
 اوس میں پوری گنجائش نہ پائے گا جہاں سے آیا ہے جسوقت طبیعت جاہل استعمال را دعات کا کہے گا اور یہ مبرہ سے اوسی طرف
 پلٹ جائیگا اور بعد رجوع کے مقام سابق میں لینے جہاں سے آیا تھا ایسے حال سے کہ اوسکی عقیقت زیادہ ہو چکی اور آنے والے فی
 حرکات سے اوس میں حرارت اور صحت زیادہ پیدا ہو چکی ہیں جہت سے پلٹ کر نکل کر گیا۔ بدترین خراجات بخار نہ وہ خراج
 ہیں جنکا میلان اندرون جسم کی طرف ہو خواہ اندر جسم کے واقع ہوں اور نہ سب تر و مقام وقوع خراج کا اندر خواہ باہر وہی موضع ہو
 جو ضعیف ہوا ورنہ کوئی مرض فرم نہیں بھی ہو نہ صحت اگر جہاں سے اسکا ہوا اور وہ بھی موضع اولی تر وقوع خراج کا ہے جسکو

[illegible]

ہے کہ روز باجوری میں واقع نہوا و تفضیل و سدن سقوط اور صغر کیفیت اکل نہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس وقت علامات بحران کے قبل زمانہ منتہی اور نفع کے پیدا ہون اور ان کے بعد استفرغ اکثر متواتر عارض ہوا سپر فریقہ ہو کہ طبع میں ہونا چاہیے اسلئے کہ استفرغ ہو کہ نثر مادہ کے ہے کہ طبیعت کے عاجز ہونے سے یہ استفرغ عارض ہوا ہے نہ ایکنہ ہر اور نصف طبیعت سے جیسے وہ خفت کے مریض کو بدون استفرغ ظاہری کے معلوم ہوا سی قسم کی ہے کہ اوپر بھی فریقہ نہوا چاہیے اسلئے کہ یہ خفت بھی کجبت خود ساکن ہوئی ہو کہ موتی جو نہ ایکنہ طبیعت اسلئے مادہ کی کہ کلاکڑا ایسا ہوتا ہے کہ طبیعت نفع مادہ کا بھی کرتی ہے اور جو اپنے ضعف کے اوس مادہ کے دفع سے عاجز ہوتی ہے احکام اول علامات کے جو دلالت کرنے والے بحران ردی پر ہیں۔

جس وقت علامات ردی جمع ہوں کہ نفع نہوا نفع کیفیت مناسب متغیر ہو جائے خواہ اور قسم کے حالات ردی پیدا ہوں بیماری موت پر حکم کرنا چاہیے اور جلد یا بدیر موت کو واقع ہونے میں حکم کرنا موقوف ہے معرفت پر خیالات اور ان اسباب کو جو بحران کے متعلق ہیں جیسے ہم اور بزرگ کہ کچھ کہ مثلاً حرکت بحران کی فعل منتہی وغیرہ کے بھی مثال اسکی جیسے اگر علامات ردی نبض و زخارہ سے بانی ہوں اور رسوب سیاہ ہو خواہ اور کوئی علامت ردی نہوا و یہ امور بعد چو خوردن مرض کے واقع ہوں پس موت ساتوں یا چھوڑ روز ہوگی طبیعت اسباب مذکور تقدم بحران کو واجب کہین قبل از روز بحران کے علامات نفع اور احکام علامات نفع کے نفع بول سی جاننا جانتا ہے اور اسکا بیان کلیات کی بحث بول میں ہو چکی ہے واجب ہر کہ زیادہ رنگین ہونے بول سے بدون رسوب کہ طبع فریقہ اسلئے کہ رنگ کجبت خرب سفر کے ہوتا ہے توام میں نفع نہ ہونا بسبب ان میں نفع ہونے کی زیادہ مفر ہے اسلئے کہ توام میں نفع ہونے سے مادہ بدشوری اور نفع ہونے سے باسانی دفع ہوتا ہے جس وقت علامات نفع کی ابتدا مرض سے ظاہر ہوں

۱۔ و سس مرض کے تسلیم ہونے میں کچھ شک نہیں اور اگر علامات نفع کے ابتدا میں انہوں اوس مرض کا پڑھنا ہو کہ ضرور نہیں اسلئے کہ اکثر مرض طولانی ہوتا ہے اور پر خطر نہیں ہونا بلکہ ایسا مرض ضرور ہے کہ طولانی ہو۔ جس وقت بحران جید ہوتا ہے نفع ضرور ہوتا ہے اور جس وقت نفع ہو ضرور نہیں کہ بحران جید ہو بلکہ بیشتر بعد نفع کے مرض بذریعہ عمل کے دفع ہو جاتا ہے اور بحران نہیں ہوتا۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تب میں بعد نفع نفع کے طبیعت پر غلبہ مرض نہیں ہوتا جیسے بعد نفع ورم کے درد شدید نہیں اگر نفع میں تاخیر ہو اور اعراض اچھے ہوں اور قوت ثابت ہو پس امید بحران کی گئی چاہیے احکام علامات کے پس میل اطلاق ہر ایک نفع جو دفعہ ہوں خواہ اس میں واقع ہو ردی نہیں ہوتا بلکہ بیشتر دلیل نیکی اور غریب پر ہوتا ہے اور بحران سودمند پر بھی لا کرتا ہے بلکہ اعتبار حال بد نکا بعد نفع کے ضرور کرنا چاہیے۔ اور جب قدر علامات قبول کے سختیا و چرے ہو خواہ اطراف بدن پر واقع ہوں کجبت بیداری اور تعب اور ریاضت اور سہال کی وہ سب تسلیم ہیں اور حال مریض کا سبب ان علامات کو نظر دستی اور خوبی کے عود کر گیا اور روز خواہ میں دن میں اور اگر یہی علامات کجبت احراق اور سقوط قوت کے ہوں نہایت کج ہیں ذکر علامات جیدہ کا علامات جیدہ ہیں کہ مریض احتمال مرض کا بخوبی کر سکے اور قوت ثابت رہو اور سختی درست ہو اگر اعراض مرض کے شدید ہوں اور نبض قوی ہو اور شدید اور منتظم ہو اور علامات نفع کے ظاہر ہوں اور بحران بروقت طاقی ایسا واقع ہو کہ اوس سے مطلب براری ہو سکے اور علامات بحران کے جید ہوں اور کجبت استفرغ بحران کی خفت مرض میں حاصل ہو اور مریض بروقت دستی براتی جاوے پھر ہی جو کجبت استفرغ کے عارض ہو۔ علامات جیدہ سے سپر اسلئے کہ تشدد بہ کجبت

استفراغ کے دلالت اس پر ہوتی ہے کہ سہولت اودہ کی دفع ہوئی اور بعد دفع ہونے اودہ کے بروقت کا محسوس ہونا ضرور ہے اور انقباض اس پر ہے کہ استفراغ غلط ہو ذی کا باسانی ہوا اور یہ پلہ ردی طبیعت کو واقع ہونے پر جو کثرت اودہ کے استفراغ بلا دفع طبیعت کو واقع ہو۔ دفع ہو کر باقی رہنا قوت کا تہا۔ علامات ردی کے امید و صحت و فیض پر کن ہے اس طرح ثبات عقل اور مدنی نفس کی اور باسانی تحمل ہونا اور ان احوال خوف دہندہ کا جو عجیب و غریب بین اور بعد نیند کے خفت کا پیدا ہونا۔ سبب علامات جدیدہ کا اشتہار طعام با اعتدال ہوئی اور غذا کو بخوبی قبول کرنا اور غذا سے منفعت پانا اور اختیار خود و فیض کا بھوکھا رہنا اور بھاق اور تیز ہوش ہونا اور بحالت طبیعتی فرش خواب پریشنا اور نیند کا سبب انقباض طبیعت کے واقع ہونا اور تمام اعضا میں گرمی برابر اور بحالت اوسط ہوئی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علامت جدیدہ جو قوت قوی کے قائمیت حاصل لینے ہلا آئے واسطے پر دلیل ہے اور اگر قوت میں ضعف ہوا وسوقت علامت جدیدہ اس پر دلیل ہے کہ حاجت دین ہوگی استحکام علامات ردیہ کہ جو علامات نہایت ردی بین موت کی خبر دیتے ہیں۔ پھر ایسے علامات ساتھ اگر قوت قوی ہو مرض طولانی ہو کر ہلاک کرنا ہے اور اگر یاد جو علامات مملکہ کی قوت میں بھی ضعف ہو تو موت واقع ہوگی۔ اکثر علامات مملکہ کے ایام ردی میں ظاہر ہونے کے بعد بحران جدید واقع ہوتا ہے اور انتقال اودہ کا کسی عضو کی طرف ہوتا ہے اس وقت سلامتی مرض کی ہوتی ہے۔ علامات جدیدہ اگر قوت قوی کے واقع ہوں اور بزرگوں اور اعتماد کرنا ضرور ہے اور جو علامات اپنی قوت پہلے ظاہر ہوں اور اس وقت ہلاکت کرنا چاہیے کہ حکم ہلاکت اوسی وقت کرنا لازم ہے کہ سقوت قوت ظاہر ہوا اور نہما سقوت قوت علامت ردی ہے چہ جا کر اوسکے ہمراہ اور علامات بھی علامت موت پر کرین۔ بعد از ان ضرور ہر کہ امراض مادہ میں جو ایسے ہیں کہ اودہ کا سبب ایک عضو معین ہو مثل سینہ کو قوت میں اوسی عضو معین کی رعایت کرین لینے لیا کر کہیں کہ وہ عضو کیسا ہے اور اوسکا کیا حال ہوگا اوسکے حال کی دلالت اس مرض زیادہ ہوگی نسبت دوسرے عضو کے پس فیض اور بچگی نفث کی ذات انجب میں نسبت فیض بول کے زیادہ سلامت پر دلیل ہوتی ہے طبیعت تیز اور ذی ہوش پر واجب ہے کہ جب بیمار کا چہرہ اور انکھ کی صورت دگرگون دیکھو لینے ردی اور غیر طبیعتی ہو اکثر فرضی نسبت پہلے شناخت کر کہ بصورت اس شخص خاص کی نسبت بھی جو طبیعتی ہے یا نہیں اور اگر ہو پھر بھی بڑا حکم اوسکی ہلاکت پر کرنا دیکھنا قبول کر دی ہو یا جو بھی حکم فرضی فوراً کرنا چاہیے۔ اور یہ بھی شناخت کرنا طبیعت پر واجب ہے کہ یہ علامات بدلہ جو خاص مرض کے پیدا ہونے کے ہیں یا کسی اور سبب جی سے مثلاً اکثر زبان کا رنگ ہلا اور خشونت زائہ کسی شے کے کھانے سے پیدا ہو ورنہ اس شے کو کول کا جو نہ کہ مرض کا فعل ہے پس حکم ہلاکت کا مجبور ہو ورنہ ایسی علامت ردی کے نہ کرنا چاہیے ذکر علامات ردیہ کا علامات ردی میں بھی حسب ایک ایک فعل اور ایک ایک عضو کا اختلاف ہونا ہے لہذا مناسب ہے کہ ہم اسکو تفصیل ذکر کرین ذکر ارون علامات ردیہ کا جو ظاہر جلد اور رنگ سے سے متعلق ہیں جن وقت سحر زندہ آدمی کا مثل سمندر دہ کے ہونے پر بیداری اور بھوکہ کے اور کسی استفراغ کے وجہ سے پس علامت پر ہے۔ چہرہ جو شہرہ چہرہ میت کا اور مخالف چہرہ میت کے ہے وہی ہے کہ انکھیں مٹیہ جاتین اور ناک نلی ہو جائے اور کپٹی بین گہرا پڑے اور کھانٹ جاتین اور کان ٹھنڈے ہو جاتین اور کانوں کی ٹوسٹ کر لیٹ جاوے اور چہرہ کی طاق کچھ جاوے اور رنگ چہرہ کا تہرہ خواہ سیاہ یا زرد ہو اور چہرہ بخار آلودہ سا ہو جائے خصوصاً اگر اوسکا بخار آلودہ ہونا مثل دہنی ہوئی روئی کے ہو کر سبب علامات وقوع موت کے بلبلت ہیں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو شخص کم مایہ ہوتا ہے اوسکی بیماری خطرہ عظیم ہو دلالت کرتی ہے اور اگر غیر مذکورہ ہو کہ کسی اور سبب کو علامت مرض کے ہوں تو وہ بیماریت جلد حالت طبیعتی پر عود کرنا ہے تا کی اگر ایک شبانہ دین میں صبح ہو جائے

اور جبکہ بدین یہ علامات دی بوجہ مرض کے پیدا ہونے کے ہون اسکا حال لطیف صلاح کے باسانی عوہنیں کے یا۔ علاوہ بران قلموں
 لینے جسکے علامات روی بوجہ مرض کے نہ ہون بلکہ بسبب بھوک خواہ استفرغ خواہ بوجہ بیداری مفراس کے یہ علامات پیدا ہونے ہون
 خواہ بسبب دن چرخوں کے جو ہر ہر بھوک وغیرہ دیگر علامات کے کتاب سود میں مذکور ہو چکے ہیں اور قسم گفت وغیرہ بیداری سے پیدا ہونے
 ہون وہ بھی اچھے نہیں مگر نسبت اسکے کہ نفس مرض سے یہ علامات پیدا ہون نہ شخص لینے قسم اول کا لامکت سے زیادہ سالم ہے اگر ایسے
 علامات امراض عادیہ میں نمودار ہون بہت روی ہون اور اس پر لیل ہون کے کہ مرض طبیعت پر دھب ہو کہ غالب ہو جائے ہے بھر بھی
 امراض عادیہ میں ظہور ان علامات کو بغیر نفس مرض کے اچھا ہے اور امید سلامت کی زیادہ ہے نسبت اسکو کہ مستقیم میں خود مرض کیوجہ
 سے بلا معاونت سہرا رجوع اور استفرغ وغیرہ کہ یہ علامات پیدا ہون۔ اس طرح ضرور سے شناخت ان خواہ اور اور غری اور غیر مری کی اس طرح
 سے کہ بوجہ فساد مرض کے یا بوجہ بیداری اور استفرغ کے کہ اگر کسیب مرض کی نہ ہو اور وقت زیادہ خون نہیں ہوتا اس طرح انکے کی علامات
 اگر بوجہ مرض کے نمونہ انکو کا پیچھا مانا اگر بوجہ بیداری کے ہو بلکہ مری کو جھل مری کی اور میلان خاطر لطیف سات اور سبکی کے یہ بیکار مرض
 نہ تو اثر شدید پیدا ہوگا اور فیصلہ ازین بیداری ایذا دہندہ ہو چکی ہوگی اور اگر کسیب سہال کے ہون کے پہلے سہال واقع ہو جائے اور اگر
 اس کے علامات نمودار ہون کے اور بوجہ بھوک کہ یہ علامات عارض ہون رفتہ رفتہ پیدا ہون کے دفعہ نہ ہون کے مرض کی وجہ سے ان علامت
 کے وجود پر یہ تاکید یہ بات دلالت کوئی کہ یہ امور جو اچھی مذکور ہوئے نخل بھوک دسہر وغیرہ کی معفو ہون اور تری تپ کی شدید ہوگی
 اور بہت بہت سی چیزیں مثل شرار کو محسوس ہون جس وقت بدن مس کیا جائے۔ رنگ کا دفعہ زرد ہو جائے یا تری علامت ہے اور سیا
 ہو جائے یا یکایک بھی علامت بدست۔ بہت زیادہ سیاہ ہو جائے تاہم بدست کہ اکثر موت طبیعت کو بعد از موت سیاہ رنگ ہو جائے
 ہوتی ہے اور تیرہ ہو جائے یا قریب سیاہ ہو جانے کے ہے۔ اور زرد ہو جائے یا چھوٹا نہیں ہے مگر نسبت سیاہی اور تیرگی کے سالم ہے سلیے
 کہ کبھی بھت حرارت کو کبھی رنگت زرد ہو جاتی ہے جیسے برقان مین اور ہمیشہ زرد رنگ ہو چکا سبب برودت نہیں ہوتی۔ اور بیشتر
 بھت بیداری یا بھوک یا درد کے بھی رنگ زرد ہو جائے اور مین امید سلامت زیادہ ہوتی ہے۔ اگر کشتیانی باناک مین نکلن بارہ
 ہو کہ پہلے نہ تھی علامت بدست علامات روی جو باعتبار درد دوسرے کا مخوذ مین اگر درد کمر ہو تیرہ ہے اور تھو
 ضعیف ہو اور مرض مین تیزی ہو اور علامات روی بھی اس کے ساتھ پائے جاتین وہ مرض قتال ہے اگر قتال کرے تو ساتوین دن
 رعان واقع ہوگا اور بعد ساتوین دن کے ناک اور کان سے ایک طوبت جاری ہوگی پھر اگر درد سر ہو مین دن ناک ہوا اور ساتوین
 دن رعان واقع ہو اس مرض کا قتال رعان سے کمتر ہوتا ہے یا درد شکم یا کانوں سے جاری ہوگا یا حرج واقع ہوگا خصوصاً خاص
 کے پیچھے۔ اکثر جس شخص کو ابتدا مرض سے درد سر عارض ہو جو تھکے یا یا چون دن اسکو بہت اذیت ہوتی اور ساتوین دن ذکر
 زائل ہو جاتا ہے۔ بیشتر ابتدا درد سر کی تیسرے دن ہوتی ہے اور یا چون دن صعب ہوتی ہے اور نوین دن زائل ہو جاتا
 یا گیارہویں دن۔ اہل کتبہ ہن کہ اگر جریاں شخصی اس بات کا ہے کہ دوسرے دسویں دن زائل ہو اسلئے کہ دوران دن تپ
 تیسرے دن کے ساتواں۔ ہے لیکن چونکہ ساتواں دن بوم بوجان نہیں ہے بلکہ آٹھواں دن بوم بوجان ہے اسلئے گیارہویں دن
 یہ درد سر زائل ہوگا اسوا سنے کہ گیارہویں دن نسبت تیسرے دن کے آٹھواں دن ہے یہ قول طبیع کا میرے نزدیک
 صحیح نہیں ہے اسلئے کہ حساب بوجان کا اس فاعدہ پر نہیں مبنی لینے اراج کا ابام بوجان ہونا ضرور نہیں ہے۔ اگر دوسرے بوجان

شروع ہو جو درہون دن زائل ہوگا بشرطیکہ مریض مطیع ہو اور طبیب معالج میں غفلت نہ کرے۔ اکثر یہ درستی غیب میں عارض ہوتا ہے۔
علامات رویہ جو حواس مریض سے متعلق ہیں مریض کا آنکھوں سے نہ کھینچنے بصارت زائل ہو جانی اور کا قوی
 نہ نہنا علامت رویہ ہے اور اس کے سننے سے کچھ نہ کرنا اور سوخ تک کہ دیکھنے سے بھاگنا علامت رویہ ہے کہ دلالت کرتی ہے روح
 نفسانی کے ضعف پر علامات رویہ جو آنکھ میں پاتے جاتے ہیں دونوں آنکھوں کا ٹھیکہ جانا اور سٹ جانا بدولت اسہال اور
 بیداری اور بھوک کی علامت اچھی نہیں ہے اور تیرہ ہوا سپیدی چشم کا اور سبغ ہو جانا اور سکا نائل برفریٹ کے لینے اور غوانی
 سے تھمتی ہو جانا یا آسانی رنگ لکھ بعد سرخی کے آنکھ میں پیدا ہو جانا یہ بھی علامت بری ہے۔ ایک آنکھ کا چھوٹا ہونا امراض عارہ
 اور سرسام وغیرہ میں نہایت بڑا ہے مریض کی آنکھ سے کچھ نظر نہ آنا علامت ہلاکت کی ہے۔ انوار چشم لینے پیچیدگی کی اور جو کل لینے
 دیر ہونا امراض عارہ میں علامت دی ہے۔ اگر یہ طول ہو پیشہ خاص کے عجز و شل چشم میں واقع ہو اور دماغ میں کچھ نہ
 ہو مگر چھوٹا ہوا کسی بچان یہ ہے کہ اختلا اقل غیر آفات دماغی اسکے ساتھ ہیں مگر وہ علامت رویہ جو باطنی مہرہات خواہ
 دیکھنے والی یا چھلکی چیزوں کے معتبر ہیں اور انکی تفصیل یہ ہے سیاہ مگر سے نکلتے ہوئے دیکھنے اکثر یہ بردالت کرتے ہیں اور سبغ نیز جگر
 آنکھوں کے سامنے نظر آنے رعات پر اکثر دلیل ہوتی ہیں اور اس پر بھی دلالت کرتے ہیں کہ خون کا میلان جانب فوقانی ہوا ہے
 اور بعد اسکے دلائل خاص تھے اور رعات کے جو اوپر مذکور ہو چکے اور انکی رعایت کجانی ہے۔ آنکھوں سے آنسو بلا قصد جاری ہونا
 علامت رویہ ہے خصوصاً اگر ایک آنکھ سے آنسو بہا کر دین لیکن اگر اسکے ساتھ علامت جو ان رعانی کی ہو تو اتنی زہون حالی نہ ہوتی
 اور سو آنسوؤں کے اور علامات رعات کو بھی بشرط سالم ہونے اور علامات کی دلیل رعات پر ہوتی ہیں۔ آنسوؤں کی کمی اور تھپی
 بھی لحاظ رکھنا چاہیے اور اسکا بھی خیال رہے کہ آنسو رقیق نکلتے ہیں یا غلیظ اور گرم ہوتے ہیں یا سرد اور بار بار نکلتے ہیں یا بدولت
 ارادہ کے روشنی سے مریض کو نفرت پیدا ہوتی علامت رویہ ہے اگر تار کی کو زیادہ دوست رکھے پس مرض ضرور مملک ہوگا مگر
 ایک کمی درد کی شدت کی وجہ سے تار کی پسند کرے اور اگر درد نہ ہو مریض کو اندھیرے میں ٹھینے کی رغبت ہو جو سقوط قوت روح
 نفسانی کی ہوتی ہے۔ نگاہ کا ٹھہرنا بدولت اسکے کہ کسی شے کی طرف دیکھتا ہو خواہ کسی طرف آنکھیں پھیر کر ٹھہرائی ہوں رویہ
 ہے اور اسی آنکھوں کا ٹھہرنا کہتے ہیں۔ زیادہ چرک آنکھوں میں جمع ہونا اس طرح کہ پوچھنا جائے اور پھر نکلتا جلا آئے بہت ہی زہون ہے
 اور خشک کچھ آنکھوں کے برآمد ہونا رویہ ہے ایسا چرک آنکھ میں بوجہ غزوت غریبی کی الفصاح اور پختہ کرنے یا مادہ سے پیدا ہوتا ہے
 اور اسی جہت بروقت کثرت کی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنکھ کے اندر کوئی چیز زہور کھسی جاتی ہے اور چھتی ہے اور اسکا قصد آنکھ
 سے باہر نکلتے کا ہے۔ یہ امر ممکن نہیں ہے اگر تجویز کیا جائے کہ یہ چرک بوجہ کثرت رطوبت جو آنکھ کی طرف آتی ہے پیدا ہوتا ہے جو
 اسکے کی طبیعت اوس رطوبت کو الفصاح اور پختہ کرنے سے عاجز ہے اسلئے کہ آنکھ بروقت پیدا ہونے اس چرک کو خشک اور اندھیری
 ہوتی ہو اور علامت میں کی آنکھ میں غالب ہوتی ہیں اسی وجہ سے یہ چرک بھی خشک ہو جاتا ہے۔ بخلاف اسے علامات کو چھوٹا نکلتا
 رویہ کو میں ایک بھی علامت ہو کہ حدتہ چشم پر بروقت کھلی ہوئے آنکھ کے ایک چیز مثل کرمی کے جالہ کے پڑے اور آنکھوں کو کوئے
 میں جاکر یہ جالہ چرک خواہ کچھ ہو جائے اور اس طرح بار بار جالہ پڑا کرے اور کتا رے پر پیوستہ کے جا کر چرک ہو جائے اسکو دلا
 قریب موت پر ہے۔ آنکھ کا مسخ شدہ ہو جانا اور سبغ باقی رہنا تب کی حالت میں علامت رویہ جو اور دلالت کرتا ہے کہ دماغ

مین درم گرم یا فم معدہ میں واقع ہے اور سرخی چشم کا انتقال جلا و دوسی خواہ آسمانی رنگ کی طرف نہایت رومی ہے۔ آنکھ کے ڈھیلے یا بڑھلے آنے خواہ آنکھ نکا بڑا ہو جانا اور تبارین کا سامنے زیادہ پیدا ہونا دلیل ہے اور اکثر تبارین لینے چکے ہوئے ننگے پتھر اکثر مواد حار کے خواہ اطراف داغ کے متروم ہونے سے پیدا ہوتے ہیں۔ بلکہ نکا کاسوتے وقت کھلے رہنا بدون عادت کے علامت رومی اور زہوں ہے۔ بلکہ نکا خشک ہونا علامت رومی ہے۔ اور حالت بیدار مین آنکھ کھلی ہو اور اسکے قریب اونگلی بیجا مین اور بلاتین گرم رہیں کو خبر نہواور آنکھ نہ چھپکے دلیل ہلاکت کی ہے اور قاتل ہے۔ آنکھ کا زیادہ پھیل جانا ہوا یا زیاں اور ضعف کے قاتل ہے۔ بعض طبائے کہا ہے جس شخص کی دونوں آنکھ کے نیچے جھنسی مسور یا بڑے پد رنگ و دوسوین دن جھنسی پٹنے کے مر جائیگا و شیشی کی خواہش ماسے زیادہ ہوتی ہے وہ علامات جو ناک سے ماخوذ ہیں ناک کا پھیر دھونا اور اس کے زخم ٹپ جانا علامت رومی ہے۔ ناک کا بیٹھ جانا بھی رومی ہے ناک خواہ خون مین لگا کر کوئی چیز سوگنا اور بدون ناک سم کا ہے سوگنہ نہ کہے اور قادر سوگنے پر غور بھی علامات زہوں ہے خود بخود ناک مین لپوڑی مشک الگئی اور کفن خواہ سونہری مٹی کی آبی علامت بد ہے زرد پانی حیات حادہ مین ناک سے نکلتا علامت قرب موت کی ہے۔ عطرے اور چیزوں سے شل پھلنی وغیرہ کے چھینک آنی دلیل موت اور بطلان جس شامہ کی ہے۔ ناک اگر نمی ہو ز خواہ شدت خستہ ہونے سے رعاں کا پیدا ہونا بھی علامت زہوں ہے۔ ناک کا کھلانا اور بار بار اونگلی ناک مین ڈالنی خواہ کھنی جیسے اسکا میل وغیرہ صاف کرنا ہے حالانکہ اندر پٹری وغیرہ پڑتی بلکہ صاف ہو علامت بد ہے ناک سے پانی برآمد ہونا علامت رومی ہے علامات جو احوال کان سے ماخوذ ہیں کان کی خوشک ہو جانی اور اسکا منتقلب ہو جانا اور صدف گوش کا سمٹ جانا لینے اور بچی گز خواہ بارہ سمٹ جانی علامت رومی ہے۔ کان کا میل جب اگر اور تیز اور شیعہ ہو جائے جالینوس کے نزدیک علامت رومی ہے اور قدام اطباء جیلہ جالینوس کے زمانہ سے بھی اور کئے نزدیک مہلک ہو۔ کسی قسم کا الم کان مین ہوا رمی حادہ کے پیدا ہونا خطرناک ہو اور قاتل ہے لیکن اگر بعد اس الم کے رطوبت کان سے جاری ہو اور الم مین سکون ہو جائے اور صفت ہلاکت ہو ان مہوتی ہے اور یہ حکم اگر واسطے شامہ کے ہے اور جو ان آدمی بعد حدوث الم کے نبل جریان رطوبت اور بیچ کے مر جاتے ہیں علامات جو دانون کے اعتبار سے ماخوذ ہیں دانت بردانت ہونا حیات حادہ مین یا جانی موندہ دانت ہینا جیسے کچھ کھار ہا ہے علامت رومی ہے بعض طبائے کہا ہے جس شخص کو دانتوں پر رطوبت لڑج بکثرت جم جائے اور وہ ہتلا و تپ ہو اس سے دلالت ہوتی ہے کہ اس کی تپ مین شدت ہوگی اس لیے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حرارت شدید ہے اور مادہ لڑج جو دیر مین تحمل ہوگا پیدا ہوا ہے۔ ہر وقت دانتوں کی صفائی پر عیاد کا متوجہ ہونا فشرطیکہ اسکے عادات ہمیشہ اسطور پر جاری ہو علامت اچھی نہیں ہے۔ دانت پینا اور دانت بردانت پھیرنا اور زیادہ بدون عادت سابق کے علامت بد ہے کہ بیشتر مند زنجیون ہے اور اگر جنون پیدا ہونے کے بعد یہ کیفیت ظاہر ہو دلیل ہلاکت و مریض پر ہے بان اگر کوئی شخص جو بد صفت عضل ناک لینے چڑھنے کے طور سے سے سبب است چسپا کرے اور اسکی عادت ہی ہو اسکی نسبت یہ حکم نہیں ہو۔ دانت کا رنگ سبز ہونا علامت بد ہے خصوصاً وہ دانت جگنوٹنا یا کتے ہیں علامات جو زبان اور موندہ وغیرہ سے ماخوذ ہیں زبان کی سیاہ ہو جانا امراض حادہ مین زہوں حالی کی نشانی ہے۔ موندہ کا خشک ہو جانا اور لعاب مین سوکھ جانا علامت جید نہیں اگر ابتدای مرض مین موندہ خشک

اور شہی من خشیت پیدا ہو اور اسکے سیاہ ہوجانے سے قوت اقل ہے خصوصاً جو مہین روز۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سب بری بولائی
 مونس سے امراض مادہ میں دلیل ملاکت کی ہے اس لیے کہ وہ دلالت کرتی ہے فساد کل اخلاط پر۔ اور چنانچہ ایک مونس کا دوسرے پر شیر طبع خلقی
 نہ ہو علامت رومی ہے پیچیدہ ہونا مونس کا حیات مادہ میں زبون ہے دونوں ہونے کا پھٹ جانا حیات مادہ میں اخلاط التہاب کا رونا
 کرتا ہے اور سبب جانا اور دونوں کا سرد ہونا علامت غیر جید ہے۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ جس وقت زبان رچی مادہ میں جھلا شل سیاہ ہو
 اور ٹھنڈے کے خواہ شل و اندر پٹھائی کے پس موت قریب ہو اور اس وقت خواہش تیز ہو مگر غرض کی زیادہ ہوتی ہے۔ خشونت اور میں زبان
 دلیل برسام کی ہے مگر زبان کی خشونت میں بخوبی نابل کرنا لازم ہے شاید اس کا سبب استعمال کسی شے صانع کا ہو۔ یہ بھی جاننا
 ضرور ہے کہ زبان کا خلط غالب ہو حال میں نگین ہونا کو لازم نہیں ہے جب تک جو بر سر خلط کا خواہ اس کا جزیرہ جاری بعض اعضا
 متاثر نہ ہو۔ چرخہ دالہ و انہو علامات جو حالات حلق اور مری اور قصبہ سے ماخوذ ہیں اختلاف یعنی مند ہونا نفوذ ہوا
 ریگت فتح غیر در بوجان کے رومی ہے اختلاف بدون براد ہونے کف کو خفیف ہو اس لیے کہ ازاد ہونے کف براد ہونا اس وقت ہوتا ہے کہ
 غالب میں زیادہ گرمی اور سخت اس قدر ہو کہ اخلاط ریبہ کے سطل ہون اور نیزہ انفعال جواب کو تباہ ہو جائیں اور سانس کا پیر با ستوار
 انشطام ممکن نہ ہو اور یہ ازاد ہونے سے دم کے طلق میں بدون وقوع کسی اعظم کم نہیں ہوتا اور یہی امتحان بکثرت بلکہ اکثر اوقات
 داغ کے ہوتا ہے۔ بالکل اگر مری قوی میں غنائق شدید پیدا ہوں پس موت قریب ہو چکی ہے اس لیے کہ قلب بوجہ شدت حرارت کو ہوا
 بارو کا زیادہ مصلج ہوتا ہے اور اشتقاق اس کی جاتی راہ بند کر دیتا ہے بلکہ التہاب قلب کا بڑھ جانا ہے اور سور فرج قلب کا باطل ہونا
 باین و توجہ حیات کا نہیں ہوتا۔ اس طرح کہ زمین خرم چرانا کہ اس کی وجہ سے بلع لینے لقمہ و غذا نامکن ہو خواہ بوجہ زوال فقرات کردی کے
 پیدا ہو یا بوجہ شدت پس کے ہر حال اس کی زیادہ آفت اور شرمجی میں اور نہیں۔ اس طرح اور نیزہ کا بدشواری دلیل زبون حالی کی ہو
 ۔ اس طرح آچھو آگے کہ پانی ناک کی طرف کر کے اور ہر وقت تھوک کا پھینکا جائے یا کرے یہ بھی دلیل رومی ہے اور یہ ہے علامات
 جو معدہ اور فم معدہ سے ماخوذ ہیں چکی امراض مادہ میں رومی ہے خصوصاً بعد اس سال کے چکی سے بہت خوف ہوتا ہے
 اس طرح مدہ میں التہاب پیدا ہونا اور شفقان معنی باوجود حرارت جی کے رومی ہے علامات جو اعضا و متفلس سے ماخوذ ہیں
 ٹھنڈی سانس امراض مادہ میں رومی ہے کہ اس کو دلالت موت پر حرارت غریزی کے ہے اس طرح مختلف سانس بھی رومی ہے۔ اور جوتا
 مشابہ رومی والے کی سانس کے ہو کہ ترک ہاوی اور اشتقاق ہو کرے وہ بھی رومی ہے۔ اس طرح سو متفلس جو بوجہ اختلاط عقل کے پیدا
 ہو رومی ہے گروہ سو متفلس جو بوجہ اولام کے اطراف صدر میں پیدا ہو سب کی زیادہ رومی ہے۔ جو لوگ کہ ان کی موت کا وقت حاضر ہوتا
 اس وقت اوٹکا پٹ پھول جاتا ہے اور سانس دکی پیچ مل جاتی ہے اور سرد اور دراز ہوتا ہے علامات جو رگوں کی صورت اور
 رنگ سے ماخوذ ہیں۔ بقراط نے کہا ہے جس وقت چھوٹی رگین نزدیک پستانی اور ایک اور چھوٹی رگ کی ٹھری ہو جائیں یہ علامت
 رومی ہے۔ جو رگین ظاہر میں نظر آتی ہیں اوٹکا رنگ ملاؤسی اور اخلاطی مائل یعنی مونا خواہ جو مقدار رگ کی پہلے سے نمودار
 نہ تھی ادب اسی رنگ پر ظاہر ہو جائے نہایت رومی ہے علامات رومیہ جو استرخا و بدن اور بری طرح لیٹنے سے
 ماخوذ ہیں بدن کا ڈھلا ہونا اور بسلوٹی لیٹنے میں پیدا ہونی اور ضعف کبھی بسبب کثرت اخلاط غلیظہ کے ہوئے ہیں خواہ
 میں جمع ہوں اور کبھی بوجہ شکی تمام بدن کی اور شدت اخلاط میں کمی پیدا ہونے سے اور کبھی بوجہ اخلاط ضعف قوت کے جو عضل حر

مین عارض ہوتی ہے اور ضعف قوت اور طوبت امشا کی وجہ سے جو یہ امور پیدا ہوں انکا فقرہ بدن کی غلاطت اور سختی سے نہیں ہو سکتا جیسے بعض لوگوں کو گمان ہو رہے اسلئے کہ بدن اکثر فریہ اور سین نہیں ہوتا ہے بلکہ لاغری اور نفع ہوتا ہے اور امشا غلاطت سے ملو اور ہوسنے ہیں اور اکثر ضعف قوتی میں ہوتا ہے عضل کے اور بدن فریہ ہوتا ہے بلکہ علامت تمام و کمال اپنی مواضع اور مقامات مناسب میں مذکور ہو چکی علامات ردیہ جو صورت لیٹنے سے ماخوذ ہیں لیٹنا فرش خواب پر خلاف صورت عادت کو یکجا عادت کی وضع اور خلاف عادت میں آمیزش کر کے علامت ردیہ خصوصاً اگر مایہ فرش سے قدر سے قدر سے نیچے اور ترسے اور جب اس سے اچھی طرح لٹائیں خواہ عمدہ طور سے بٹھائیں پٹھیکے کے پٹ پٹ جائے اور اطراف کو کھولنے کو پسند کرے اور اطراف کو غیر طبعی اور نامناسب دفع سے گرا دی اور اگر اشارت ظاہری زیادہ ہوا اور نسبت کر کے عظیم کے جو اذیت معذور خواہ مگر خواہ قلب کو پہنچاتا ہو یہ حالت اسکی ہو سکتا ہے بارہ بین یکایات کا لحاظ بہت ضرور ہے کہ اکثر انتخاص فریہ اور بدن اونکا بھاری ہوتا ہے اور اونکے جسم میں استرخا بہت جلد پیدا ہوتا ہے اور وقت صحت بھی ہو بھی پسند ہوتا ہے کہ وقت اسطر سے لیٹا رہے لیٹنے کی عادت اسکی ہمیشہ سے ہوتی ہے تو ایسے شخص کی حبت لیٹنے کو علامت ردی سمجھنا چاہیے۔ خواہ اگر کوئی درد الیسا ہو کہ سوای حبت لیٹنے کے کسی اور پھل آرام ملے اور کل نہ چرسے تو اس شخص کی بھی مستقل سوخت عظیم نہیں ہے۔ جو کوئی گسیطہ کی نشست خواہ مستقلا امراض حادہ میں الیسی اختیار کرے کہ وہ صورت اسکی عادت نہ صحت کو مفلت ہو نہایت ردی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو شخص استقلا اور لیٹنے کی خواہش حالت مرض میں کرتا ہے یا اسکی امشا میں غلاطت کی کثرت ہوتی ہے خواہ بین اور غلاطت کی وجہ سے ضعف اسکو عضل حرکت میں پیدا ہوتا ہے خواہ کسی اور وجہ سے عضل اسکی ضعیف ہوتے ہیں۔ اگر کوئی میض قاعدہ استقلا خواہ حبت اور پٹ لیٹنے پر نہ ہو بلکہ امین ہر وقت پیچھے رہنے کی خواہش پسند ہو یہ بھی ردی ہے اور اکثر یہ خواہش جو حدوث ایسے اور ام کے پیدا ہوتی ہے کہ لیٹنے کی حالت میں سانس لینا دشوار ہوتا ہے خواہ اور آفات اعضا وغیرہ پیدا ہونے میں جنکی تفصیل کتاب سوم میں بخوبی بیان ہو چکی ہے۔ آدمیوں کی صحبت اور ملاقات سے میض کا متفر ہونا اور دیوار کی طرٹ موندہ بھڑکے کیٹھا علامت اچھی نہیں ہے۔ پیٹ کو بھل سوتا بدون عادت کو بھی علامت ردی ہے اسلئے کہ یہ کیفیت یا بوجہ اختلاط عقل کو پیدا ہوتی ہے یا پیٹ میں کوئی ایذا ہوا ضعیل ع رطب علامت محمود ہے اور اسکے معنی یہ ہیں کہ جو بزرگ میض کے باسانی دوسرے ہو سکیں اور حرکت میں تکلیف نہ ہو علامت جو جلد سے ماخوذ ہیں اگر جلد بدن کی ایسی خشک ہو جائے کہ کھینچنے کے جب قدر گوشت سے جدا ہو چھ گوشے نہ لے بلکہ اسی طرح الگ ہے علامت ردی ہے مگر جلد سے ہزار گرم ہر وقت نفسان رو کے برآمد ہونے سانس تو ٹھنڈی نکلے اور جلد سے ہزار گرم ہر بار ہون دلیل ہلاکت کی ہے اور یہ بات اوس وقت پیدا ہوتی ہے کہ حرارت قلب کی ہلک فضا ہو جائے علامت ماخوذہ شکم اور لواحی شرا سیف سے پیٹ پھولنا امراض حادہ میں اور سطح پیٹ نہ پچنی باوجود کہ دست آتے ہوں علامت مہوت کی ہے خصوصاً اگر باوجود ان علامات کو دانہ تیرہ رنگت اندھون خرسین میں تمد پیدا ہوا اور ایک جانب دو سری جانب کو لمبہ ہو جائی ردی ہے۔ ہر ایک طب بشق بدن کا بقدر غیر مناسب لیٹو جلد تھل ایسی جانب کو ادھار ہونا چاہئے اوس کو زیادہ اونچی ہو خواہ اوس سے زیادہ نیچی ہو جائے علامت ردی ہے۔ اسطر طبعی شش کی نرمی اور سختی بھی خارج از حد متناہ اوس جانب کو زبون ہے۔ مراق کا پھولنا اگر بھی ہوا اور باوجود پھولنے کے لاغری اور خشکی بھی پیدا ہو مالک کرنا ہے کہ اندھ اس پروردہ کے ورم ہو کر خاص جرم میں مراق کو ورم نہیں ہو مگر جو اعضا اندھ اس پروردہ کے ہیں وہ متورم ہو گئے ہیں اسلئے کہ اگر خاص مراق

میں درم ہوتا تو یہ دہلا اور پٹلا ہوتا بلکہ بھولا ہوتا۔ تمدن تر اسف کا اگر مع درم کے ہو پس مادہ قابل لطافت اسفل بدن ہے اور اگر مد
 وجع تر اسف میں تمد پیدا ہو مادہ کا سیلان بجا نہ ہو قیوگا علامات جو باعتبار متعدد کے ماحوذ ہیں متعدد کا ماحوذ مادہ
 میں خود بخود باہر نکل آتا دلیل رومی ہے علامات رویہ جو فضیل و ریشہ کی جال ہو معلوم ہوتے ہیں جھپٹین کا
 نرم ہو جانا دلیل دسے اسبطرح درم پیدا ہونا عین بشرطیکہ مرض مادہ ہو۔ آئین کا اور فنیسک سمٹ جانا حرارت غریزی کی
 تھا اور موت پر دلیل ہے۔ اول مرض میں اختلام ہونا طول مرض پر دلالت کرتا ہے اور آخر مرض میں بہت اچھا ہے اگر حیات
 نہانے کی ہو علامات رویہ جو بواسطہ رحم کے دریافت ہوتے ہیں رحم اور فرج عورت کا ماحوذ ہیں باہر نکلنا
 دلیل دی ہے علامات جو اطراف سے بدن کو خود ہیں اطراف میں علامات رویہ چند قسم کے ہوتے ہیں بعض علامات
 بنظر کیفیت اطراف کے محیط اطراف کا مرض ہو جانا حرارت ماحوذ سے باوجود یکہ اطراف سرد ہوں اور پٹ پٹو ثابت رہو اور نہ اور
 علامت رویہ ہے اگر ماحوذ فرزند خواہ حیات فرزند میں بڑا طرف چنداں بنہیں حیات ماحوذ میں سبب برد اطراف درم عظیم ہوتا
 کا ہوتا ہے یا فرو ہو جانا حرارت غریزی کا خواہ غشی کا غرق ہونا طاری ہونا خواہ اختلام قوی پیدا ہونا۔ برد اطراف کی دلالت
 ہلاکت مرض پر عیب مہی ہے کہ اوائل مرض میں برد اطراف پیدا ہو۔ اسبطرح اگر زوال برد اطراف کی تدبیر نہیں کیا
 اور گرمی محدود کرے۔ یہ سبب امور دلیل ہیں کہ خون بدن کا ظاہر سے بھال کر باطن بدن کی طرف چلا گیا ہے بوجہ اسکے درم اندر
 جسم کے موجود ہے۔ نہرہ رنگ ہونا عاتہ اور با لون کی اونگھوں کا اور ماحوذ کا علامت ہلاکت کی ہے بھرخ رنگ ہونا اطراف
 کا خواہ غشی رنگ فخر زیادہ مہلک جو نسبت تیرہ رنگ ہو جانے کے پر اگر کچھ سرخ ہو جانے خواہ غشی ہو چکے نقل ہی اطراف خواہ
 تمام جسم میں پایا جائے پس موت قریب جو اور نزدیک آپہنچی ہے اسلئے کہ نقل دلالت کرتا ہے ضعف قوت نفسانی پر اور کموت
 ضعف حرارت غریزی پر اور سرخی اونگھوں کی رنگ فساد اور غلبہ اختلام پر دلالت کرتا ہے سیاہ رنگ ہونا بہ نسبت کموت کے اور سرخ
 سرخی کے بہتر ہے۔ اور با انہما اگر چنداں درم کم علامت پیدا ہوں مرض کا ہلاکت سے بچ جانا کچھ عید ہوگا اور جو اطراف حالت
 اصلی سے متغیر ہوتے ہیں پیش ازین نسبت کہ وہ ساقط ہو جائیں گے۔ اخراق اطراف اور غلبہ کا مع بردوت باطن کے دلیل ہوگا
 ۔ بھلا اقسام علامات رویہ کے بظرف وضع اور شکل اطراف کی لحاظ کیے جاتے ہیں جیسے شیخ اور خصوصاً اگر کچھ اسماں کے رنگ ہوں
 کہ وہ ضرور قتل کرتا ہے۔ کراڑہ براہ نڈیان کے اور شدت مہی کی دلیل موت سبب علامات جو سونے اور جانے
 سے ماحوذ ہیں دن کو نیندا آتی اور رات کو نہ آتی علامت جدید نہیں ہے۔ اور رات دن کی وقت نیند نہ آئے شب و روز
 کے سونے سے بہت مدہ ہے اسلئے کہ بخوابی کا سبب فساد داغ ہے کسی قسم کا فساد کیوں نہ ہوں میں اول روز ہونا اسلام ہے
 اور یہ سبب موثر نہیں نواشب مہیات میں بدن گر ابتدا میں اکثر ہونے میں اور غریز نہیں ہونے۔ سبات کا واقع ہونا بشرطیکہ کفر
 میں ضعف ہو رہی ہے اسلئے کہ یہ سبات بوجہ ضعف قوت کے پیدا ہوتا ہے نہ بوجہ رطوبت داغ کے اور خصوصاً اگر سبات
 کے ساتھ اختلام عقل ہو اور اکثر یہ سبات بوجہ غفوت غلط ہونے کے ہوتا ہے۔ زیادہ نیندا آتی اوس مرض میں جسکی بھرا اختلام عقل
 پیدا ہوتا ہے اور اسکے ہوا برد اطراف بھی واقع ہوتا ہے رویہ ہے جیسے جس نیند کے بعد غفت اور سکون مرض میں پیدا ہو جیسے
 علامات جو ہاتھوں کے کاموں دریافت ہوں کپڑے کے گلہڑے چٹا خواہ چڑھے جمع کرنا یا وقت ایسے افعال کرنے

دلالت کرتا ہے خواہ قوت نفسانی کی موت پر یا قوت طبعی کی موت پر اگر حیات عرقہ میں پاس باطل ہو جاوے دلیل بدست خصوصاً اگر زبان سیاہ ہو جاوے اور پاس باطل ہو تو دل اور ان احکام کا جو بقیانی استدلال پر محمول ہیں برقان قبل از سالیخ یعنی ساتوین روز پہلے پہلے بڑا ہے اور اسطریقہ قبل از نفع مادہ کے اگر برقان ہو ان اگر تدارک اس فساد برقان کا اسمان سے ہو جاوے جیسا بعض اطباء نے کہا ہے اور قباض بھی منتفی ہے اس قول کی صحت کا ہے لیکن کثرت مادہ کی دفع ہو جائیگی۔ اور مجاہد یکم کہے کہ بھران قبل ساتوین روز پہلے کہ نمونہ ہیں ہوتا اس وقت سے برقان بھی ردی ہے اگر برقان بعد ساتوین روز کے ہو پھر بھی بھران جی نہیں ہے اس واسطے خود ایک مرض مستقل پر خطروے بشرطیکہ اس کے ہمراہ اور علامات سلامت حال مریض ہو جو وہ ہوں۔ اگر برقان بروز منقطع خواہ نیم خواہ چار دم ہمراہ علامات محمودہ کے واقع اور کوئی آفت بطور مگر خواہ صلابت اور دم نہ ہو تو وہ محمود ہے اور اگر بھران نام اس طریق سے واقع ہوئے ہے اور اس بھران کی عید کی خفت جو اعراض میں مرض کی پیدا ہوتی ہے دلالت کرتی ہے اور بھرائی پر بعد بھران کے خفت نمونی لکھ اعراض میں زیادتی دلیل ہوتی ہے۔ مگر علامات رداوت برقان کی یہ ہے کہ صفراوی دست کثرت آئین اور جو ش صفرا میں پیدا اور سیوختہ اخلاط برازیں برآمد ہوں اور ایسے وقت میں بیمار کے مرنے کا خوف زیادہ ہوتا ہے پھر اگر اسمال باقر لا جس سے تنقید کامل مادہ کا ہو جاوے خواہ اپنی سبب انداز تمام جسم سے برآمد مواد قوت بھی قوی باقی رہے البتہ خفت مرض میں بہت علامت ہو جاتی ہے علامت جو ورموں سے ماخوذ ہیں جسوقت مٹی مادہ کی وجہ سے اور ام معاین یعنی بن ران اور دم اطراف پیدا ہوا سینہ رداوت زیادہ ہے نسبت اسکے کہ پہلے درمیدیا ہو کر تپ ہو جو غنوت عارض ہوتی ہو اگرچہ بڑا ہی بھی ہے۔ جو اور ام پنج گوش میں پیدا ہوں اور خشکی اور مٹی سے نودہ بھی ردی ہوتے ہیں گریہ کہ بعد ظاہر ہو تو دم کے کوئی اور استفراغ مادہ کو دفع کر دے اور اگر یہ اور مہول اور نہ نچتہ ہو اور اس کے ظہور بعد استفراغ قوی پیدا نہ ہو پھر اور ام کی رداوت یقینی ہے اور فقط اور ام ہڈا کی نفع سے بھی فرقی نہ ہونا چاہیے جسوقت ایسے اور ام میلان خارج کیطورت معام ہوا اور تمام اخلاط میں نفع ہو کہ اسوقت فقط نفع دم کا دلیل خوبی پر نہیں ہو سکتا جیسے اکثر یہی صورت واقع ہوتی ہے اور گمان انخلاط مرض کا ہوتا ہے اور بعد از ان مریض کو بلاکت عارض ہوتی ہے۔ جو پھنسی اور دم کہ نمودار ہو کر پھنسی کا وہ بھی ردی ہے گریہ دوبارہ برآمد ہو کہ وہ علامت بہتر ہے اور قوت طبیعت پر دلالت کر سکتا اور منتہی جو کہ بعض لوگ اس بات کو خد ہوتے ہیں کہ دم خواہ پھنسی اسکے برآمد ہو کر پھنسی جانی ہیں اسکے واسطے کہ ایسی خرابی اور ضرر خصوصاً نہیں علامات جو پھنسی پر پھنسیوں وغیرہ سے ماخوذ ہیں اگر خود سیاہ کی شکل کی پھنسی حمایت عادیہ میں برآمد ہوں بہت بد علامت ہے اور اگر مٹی ہو کر حاتین خواہ خوش اور ثوران انکی مادہ کا ہو جو کثرت کہ بود ورسے روز مریض مر جائے گا۔ بدن کے زخموں کا رنگ لعل پسینہ خواہ سیاہی خواہ اسفانی خواہ زردی مائل ہونا بڑا ہے مگر زردی سب میں گمراہ اور سب تر ہے بعض طبائے کہا ہے کہ اگر مریض کے زائوہ کوئی شے مثل کو پھار کے برآمد ہوا اور اسکے گرد سرخی ہو بہت بدمر جائے گا اور اگر بعد برآمد ہونے اس دانہ کے چماں روز تک نہ رہے گا اور اسکی موت کی علامت یہ ہے کہ عرق سرد بدن سے نکلے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر دو دھین پر کسی ایک طرف گردن کی کوئی شے مثل تخم بید انجیر کے نکلے اور اسکے ساتھ تمام بدن میں حصص ابيض یعنی سپید دانی ہو جو غلبہ سفرا کے پربتائیں پس مریض کو زائوش گرم ہونے کے لکھائے کی پیدا ہوگی اور مہوین روز مر جائے ہے۔ زبان پر جو شور ملک پیدا ہوتے ہیں اونکا ذکر تفصیل امراض خاصہ میں ہو چکا ہے۔ یہ بھی کہا ہے کہ اگر تپ میں کسی قسم کی کیوں ہوگی انگلیوں میں دونوں ہاتھ کے دم سیاہ مثل دانہ شکر کے ظاہر ہوا اور اس درم

درد شدید پیدا ہو چو تھوڑے روز مر جائے اور اگرانی سر اور سبات بھی اسے مریض کو عارض ہو تا ہے پھر اوجہ دان امور کے اگر طبیعت نرم نہ ہو سلام بھی پیدا ہو تا ہے اور کبھی اس درم میں مواد امعائین اس قدر رستہ ہو جا تا ہے کہ شبیہ بعض اجمار کی ہو تا ہے علامات جولہ لڑہ لاحق ہو کر سے لے کر خفہ و قین لڑہ جو کر اور بار بار کسی تب شدید میں آئے اور قوت ضعیف ہو نہ ملک ہو اور بحال ثبات قوت میں پہم لڑہ کرنا کانا بشرطیکہ یوں لڑہ کے ثبوت اکل نہوا اچھا نہیں اور سب ہی بدتر وہ لڑہ ہے جو باوجود نہایت قوت اور پہم آئے کے اور سکے بعد استفرغ معتد واقع ہو کر بعد اس کے تب میں سکون پیدا نہوا اور اگر استفرغ لڑہ میں باوجود ثبات قوت کو عارض نہوا دریافت ہوگا کہ غلط متحرک ہے مگر غالب مستند ہے کہ طبیعت اور اسکی دفع سے عاجز ہے اور یہ علامت روی ہو کر اور لڑہ کرنا ایک ہی مرتبہ عارض ہوتا ہو اسکی نسبت قول فیصل اور کچھ جزئی نہیں ہو سکتا کہ جو ضعف زائد کے عارض ہو تا ہے خواہ کسی اور وجہ سے سکم استفرغ کا جو استفرغ دفع او مفید ہے اسہال یا قی وغیرہ سے اسکی علامت یہ ہو کر بعد نفع ماہ کے واقع ہو اور جس غلط کا کھانا مناسک ہو اسکو نکالے اور مہلت واقع ہو اور اس کے بعد خفت پیدا ہو۔ غلط کے تمام و کمال اکل جائے کہ بدتر یہ استفرغ دوامی خواہ ظہیری یہ شناخت ہو کہ وہ غلط استفرغ ہو کہ وہ سرست غلط متحرک ہو اور استفرغ روی رہ ہو کہ وہ سرست فرغ ہی جو در اور خراطر اور خون سیاہ یا غلط بدو برآمد ہو خواہ بعض غلط بدو او فضول کے دفع ہو اور یہی کم تہ کا بھی ہے۔ اگر استفرغ شروع ہو کر کئی کرے و اسب ہو کر اس کے اخراج کی اعانت بدتر یہ تدبیر کی جائے اگر افراط استفرغ میں ہو اور بہتوز نفع اور نہیں ہو اسے اور سکے فائدہ کا گمان نہیں ہو سکتا استفرغ ضعیف اور قلیل عرق سے ہو تا رہ عارضات وغیرہ سے دلالت کرتا ہے کہ طبیعت دفع مادہ کی طرف متحرک ہوئی مگر قادر دفع پر نہ ہو سکی پھر اگر اس کے مراد علامات بدعنوانت ثبات قوت پر کر رہی کے اور اگر علامات بدعنوانت طول فرض پر دلالت ہوگی احکام اسپینے کے عرق کا برآمد ہونا اچھا بحران ہے اور عرقا اور غرض میں جو تھپی ہون اور اور ام عارہ میں اور اور ام احتشام بیان و جد زیادتی عرق کا عرق کی افزائش یا اسب کثرت اور عرق یا اسب قوت تشداید و افعلک راستہ خرافات ماسک کہ ہوتی یا اسب تلک اجمار عرق وسیع ہو جائے کسی سبب اساع پیدا ہونے کی وجہ ہو اور کئی عرق میں جو جد و ثلث اضافہ وان امور کی ہوتی ہے۔ سون کا یہ بھی دستور ہے کہ اگر پوچھا جائے تو لب ارجمو تا ہو اور اگر کچھ خود خیر و یا بایر بند ہو تا ہے بیان اول اعضا کا تخمین عرق زیادہ برآمد ہوتا ہو اور تخمین کم جس عضون زیادہ مرض ہو تا ہے اسی میں عرق زیادہ نکلتا ہے اور جس عضون میں مادہ مرض نہیں ہوتا اسی میں عرق بھی کم برآمد ہوتا ہو اور سطح جس میں کھاب نسیق مسام پیدا ہون اور میں بھی عرق کم نکلتا ہو اسبطہ پہلے پر مریض سو تا ہے اس جانب بھی عرق کم برآمد ہوتا ہو اور اس کے بعد جو انصافی زمین خواہ فرش کو اور دھیر الفاظ اورنگی مسام پیدا ہوتی ہے اور بیماری اور ہر کی خشک ہونے میں کہ رطوبت کی برائی اور بہرین ہوتی ہے اور نہ اس طرف سے پسینا نکلتا ہے۔ جتنی پچھ کی طرف جو اعضا ہیں جیسے پیچہ وغیرہ اور نہیں میں عرق زیادہ برآمد ہوتا ہو یہ نسبت اعضا اگلی جانب کو جیسے پسینہ اور جانب اعلیٰ لینے سر و گردن کو زیادہ نکلتا ہے نسبت اسافل جسم کو نصف حصہ میں زیادہ پسینا نکلتا ہے بیان اول وقتوں کا تخمین عرق زیادہ برآمد ہو یا کم نوم اور خواب میں نسبت بیدار کے عرق زیادہ برآمد ہوتا ہو اسلئے کہ تصرف عار غیری کا رطوبات بدنی میں بوقت نوم کے زیادہ ہوتا ہو اور یہی وجہ ہے کہ ذہن نشتر کی نوم میں سخت ہوتی ہے اور یہ امر جو کہ ہوا کا بغاوت باطن کے ہے بھرا طے کہتا ہے کہ عرق کثیر حالت نوم میں بدو نوم وجود کسی ایسے سبب کو جو مستلزم برآمد عرق کا ہو دلیل ہے کہ صاحب عرق از غذا اس قدر رکھا ہوا ہے کہ اس کا تحمل بدن پر دشوار ہے اور

مقدار عمل سے زیادہ۔ پھر اگر غذا استفادہ نہ کھائی ہو اور عرق بروقت خواب کو برآمد نہ ہو معلوم ہو گا کہ بدن اس شخص کا متعین متفرخ کا عرق
 اور سبب سکایا ہے کہ عرق کثیر اور صحت قوت کو بدن اس کے مادہ میں کثرت پیدا ہو رہا ہو۔ مادہ متراور دفع طبعی کے مہینہ میں نکلتا
 اور یہ کثرت یا سبب قریب ہو جاتی ہے جیسے امتلا و قریب امتلا یعنی بعد کھانے کسی چیز کے فوراً امتلا و سبب قریب امتلا ہو جاتی ہے امتلا کہو کہ
 ریاضت دفع کر دیتی ہے اور وہ پسینا جو غور و محض لعل طبعیت برآمد ہو وہی اس امتلا کو دفع کر دیتا ہے یا امتلا سبب بعد سے ہوتا
 و فضول غذا ہی رت سے جمع ہوتے ہوئے موجب امتلا ہوئے ہوں اور اس امتلا میں جب کثیر امتلا متفرخ ہو بدن کو خوب پاک کر دے
 کیا جاسے کوئی اور تندرستی کا فی نہیں ہوتی اور پسینا ایسی امتلا میں فقط دفع اجزا فضول کو دفع کرتا ہے اور باوجود رت کو وہ اجزا طبعیت
 اور خلیل بھی ہوتے ہیں اور جو شے ماسد ہوتی ہے اور اخراج میں اس کے دشواری وہ بذریعہ عرق کے دفع نہیں ہوتی اور بعد اخراج
 عرق کے ایسی امتلا میں طبعیت زیر بار غلط فاسد کی ہو کہ ضعیف ہو جاتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جب قدر حرارت غریزی قوت
 ہوتی ہے تحلیل مواد کا مفتی ہوتا ہے اس لیے کہ قوت اجتماع مواد کی نہیں ہو جاتی ہے اور نمودار تصور مادہ جو پیدا ہوتا ہے ہر وقت تحلیل ہوتا
 رہتا ہے پس ہر وقت قوت حرارت غریزی عرق برآمد ہو گا اگر امتلا اور سبب مخالفت قوت کی جمع ہوں اس واسطے عرق کو اعتدال
 طبعیت سے خارج کئے ہیں کہ چونکہ برآمد عرق کی باوجود امتلا کے ہوتی ہے یا ماسم میں زیادہ وسعت پیدا ہو یا قوت مضغ جیسے عاجز
 ہو خواہ حرکت شدید رطوبات کو قریب کر دے و اگر ان ایا گم نہیں عرق زیادہ یا کم ہو گا کثرت یا کمی میں عرق تیسرے خواہ
 یا چوتھوں روز برآمد ہوتا ہے اور چوتھوں دن یہ امراض کمتر بذریعہ عرق کے بخارج ہوتے ہیں کہ کثرت اور نمودار جو سبب قریب امتلا کہو کہ
 خواہ اکتیسویں یا چوبیسویں روز بہت کم عرق برآمد ہوتا ہے وجوہ استدلال کے بذریعہ عرق کے وجوہ استدلال عرق
 کے یہ ہیں کہ بذریعہ عرق کے عرق کا گرم اور سرد ہونا دریافت ہوتا ہے اور بذریعہ رنگ اور اس کا صاف اور زرد خواہ سبز ہونا معلوم
 ہو سکتا ہو مگر علم غریزی اس کا تیسرا اور نفع خواہ مرش ہونا دریافت ہوتا ہے اور سونگنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بدلو ہے یا خوشبو وغیرہ رنگ
 اور قوام اس کا رقیق اور لچ ہونے پر دلیل ہے اور مقدار اس کی کثرت اور قلت پر گاہ کرتی ہے اور اصل عرق سے مثلاً پتیل اور شیت
 اصل مرکب کو طبع کرنا ہے کہ اگر اس کا یا نمودار شکل موقوف ہو جائیگا اور جس عضو سے زیادہ برآمد ہو مرض اسی عضو میں ہے۔ اور
 وقت برآمد ہونے عرق کی دلالت کرتا ہے کہ ابتدا کو مرض سے خواہ انتہا یا انحطاط اور انجام کار عرق کا اس بات پر دلیل ہے کہ بعد
 پسینا برآمد ہونے کے مرض میں خفت ہوتی ہے یا نہیں بلکہ انداز ہوتی ہے اور لرزہ خواہ شعلہ برہ وغیرہ پیدا ہوتا ہے علامات
 جو کیفیت عرق سے ماخوذ ہیں سرد پسینا ہر وقت حرارت جلی کی جو بہت رومی ہے خصوصاً اگر سرد اور گردن سے نکلا اور غیر
 مندر غشی ہوتا ہے اور اگر عرق سرد ہو وہ بھی مندر غشی ہے پھر سرد عرق کو کیا ہو بخدا تو بدن میں اقسام عرق ہے کہ جو سرد
 غشی پر دلیل ہے نہ ایک غشی آئندہ پر دلالت کرے۔ پھر اگر کثرت شدید ہو اور عرق سرد ہو یا موت قریب ہے اور عرق بار بار سرد
 ستودہ حرارت غریزی کے نہیں پیدا ہوتا اس لیے کہ جب حرارت غریزی سا قہ ہو جاتی ہے رطوبات کی حفاظت نہیں کر سکتی بلکہ
 رطوبات کو چھوڑ دیتی ہے پس رطوبات کو متفرق کر دیتی ہے اور حرارت غریزی کی وجہ سے اون رطوبات میں غمخیز پیدا ہوتی ہے
 پھر جب حرارت غریزی بخارات سے جدا ہو جاتی ہے بخارات اپنی کیفیت اصلی پر اگر سرد ہوتی ہیں۔ عرق جو رنگ لک کر
 نکلتا رومی ہے اور عرق کثیر طول مرض پر دلالت کرتا ہے جو کثرت ادھ کے اور ایسے مریض کو قصداً اور سہماں بوجہ ضعف کے مفید

نہیں ہے بلکہ حقہ نرم البتہ مفید ہے۔ بعد برآمد ہونے عرق کے اگر خفت مرض میں ہو علامت جدید نہیں ہے پھر اگر بعد عرق عرق کے مرض کی اذیت زیادہ ہو پس علامت رومی ہے اگرچہ تمام بد نہیں عرق برآمد عرق شائع ہو نہ ختم مقام بدن میں اگر ابتدا مرض مزاج برآمد ہو رومی ہے کہ کثرت مادہ پر دلالت کرتا ہے۔ مگر ایک سبب عرق کا رطوبت مہو کی ہو جو بارش میں ہوتی ہے اس وقت عرق میں باوجود رومات کے اسکی رومات بلبست اوس عرق کی رومات کی جو حرارت فوی اور کثرت اخلاط کی پیدا ہو بہت کم ہے اکثر عرق کی ہو کہ بعد از ان تپ پیدا ہوتی ہے اور تپ میں طولی ہوتا ہے اگر جو عرق کے پھر بری ناراض ہو نہ نہیں ہے بلکہ رومی اسواسطے کہ اقشر اور کد لالت انتشار خاطر رومی ہو جوتی ہے جو موزی ہو بدن میں اور عرق کا برآمد جوتا اس بات پر دلیل ہوتا ہے کہ جو عرق کی ختمہ بدن کا مادہ موزی سے ہو یا کہ اخلاط رومی سے جیسے رومی سے ختمی کر اوسکی مدت ٹوٹ گئی تھی جو عرق کے طبع سے وہ سے گل گئی اور اوسکا تحلیل بذریعہ عرق کے ہو گیا اور یہ عرق باقشر و اسپر دالت کرتا ہے کہ مادہ کثیریہ ایسا نہیں ہے کہ بعض استفراغ عرق سے اسکا تحلیل ہو جائے۔ جسوقت قوت اونیض میں ضعف پیدا ہوا و پشانی پر بخور اس عرق برآمد ہو بہت زیادہ ہے پھر اگر فیض ساقط ہو جائے موت واقع ہوگی عرق بہت جس کے ذریعہ جو ان تمام اور جدید واقع ہوتا ہے وہی عرق ہے جو روز بروز واقع ہوا و تمام بد نہیں برآمد ہوا و بہت سائیکے اور بعد برآمد ہونے کے مرض کی خفت معلوم ہوا اور اس کے قریب عرق اور خونی میں وہ عرق ہے کہ اگرچہ تمام بدن میں برآمد ہو مگر دیکھنے سے خفت مرض کو پیدا ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ عرق کی حرارت اور برودت کی کیفیت اور اس کے رنگ اور بو اور ذائقہ اور مقدار کثرت اور قلت اور زمانہ خروج کہ ابتدا ہے یا انتہا اور اخلاط کا اور جو غیر مزاج عرق کے تپے غرو سے ہو اوسکی قوت اور ضعف اور کیفیت بعد برآمد ہونے عرق کے خفت اور نقل سے ہوتا ہے اوسکا لحاظ کرنا ضروری ہے اندامین امور پر مدار مکمل کا ہے۔ یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ فیض مرض سولغیہ ہوتا ہے اور اس کے بدن عرق کثرت نکلتا ہے بھمت بقا پہل ہوا کے اور اگر فیض خفیف اوسکی کچا ہے کچا قیامت نہیں علامات جو فیض کی تہمت سے ماخوذ ہیں فیض بطریق اور غلی اور انتشاری جو شدید ہوتا شربت میں خواہ جس فیض کی موجب زیادہ ہو رومی ہے اور غزالی مرہفہ ضعف کے رومی ہے۔ اختلاف فیض کا جسمین انقطاع شدید ہوا اور حرکات ضعیف ہو کہ تدارک اس ضعف کا تدارک فیض احد سے جو نہایت قوی ہو اس طرح ہو کہ فیض قوی متصل اور فیض قوی سے ہو بلکہ اوقات بعد میں یہ تدارک پیدا ہو گیا اختلاف بد ہے اور رومی ہے۔ کہتے ہیں کہ اگر زمین طوف کی فیض متواتر ہوا اور اپنی متفاوت اور مہندہ اضعاف ہی ہو دلیل رومی ہے۔ یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ اکثر آدمیوں کی فیض طبعی مختلف رومی ہوتی حالانکہ وہ مرض نہیں ہوتی لہذا اسکی شناخت ہی واجب ہے ورنہ غلط طبع ہوگا احکام تکسیر بھیجئے کہ سرسام دوسوی خواہ صغریٰ اور درم مگر جسمین حرارت غالب ہے اور اور ام خوریر شریف واقع ہوں ان سبکا بحران نام بذریعہ رعات کے ہوتا ہے۔ سرسام کے رعات میں کسی شخص کی تخصیر کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اور درم ہے اوسمین رعات اسی شخص سے ہوتا ہے جو عضو تنوم کے مسدود ہیں اور قریب پوسے اور مجاہد عود میں بھی بحران بندہ رعات کے ہوتا ہے مگر کسی شخص کی تخصیر نہیں ہے۔ اور ذات الیہ کا بحران رعات سے نہیں ہوتا کہ ذات الخف کا بحران متوسط ہے کہ بذریعہ رعات اور نفث کے بھی ہوتا ہے۔ اور غلظت نرم کا بحران بھی کبھی رعات سے ہوتا ہے اسلیئے رعات نافع اسمین رومی ہے جو ایام افراد اپنے طاق ایام میں مثل پانچ سات نو وغیرہ کے ہو اور کثرت فیضی و ذواق ہو جائے

کمر خیر سے اور پانچون اور ساتون اور نوین روزہ شیکست ہوتا ہے۔ اگر بزرگوار رعات کے امید بہبودی کی مہوار پر بھی دریافت ہوگا
 کھاف شدید ہوگا بلکہ ضعف اور خفین ہونے والا ہے موجب تعلیم فقر طے کے اعانت رعات کے کرنی چاہیے اس طرح کہ کتاب گرمہ
 والین و دیگر کد کرن جیسے اگر یافت ہو کہ رعات مفروضہ آب سر کے درجہ سے روگنا مناسب ہو خواہ مجسمہ اسبب پر اس طرح
 جس شخص سے رعات مہوار ہا جی لگاتین کے ناکہ اکثر قریب حاصل ہو۔ عمدہ رعات وہی ہے جو طوفان جانب ماروٹ کو واقع ہو اور جا
 مخالف کا رعات اس وقت راجھا نہیں ہے ونا سب اور لائق تر اور ام واسطہ رعات کے وہ ہیں کہ جو رعات مہوار پر نہیں خواہ سہ
 اور سر کے قریب ہوں ورم لمبی اور جو درم صلبہ سخت کہ قریب ہونے کے ہو پانچا مہوار بہت دنوں کا ہو گیا ہو ونا سب امید ورم
 اور پچھت جانے کی مہوتی ہے اور جو بزرگوار رعات اسکا نہیں ہوتا اور کسی قسم کا بھراؤ ایضا جو درم بار وک داغ بین ہوا اور
 ذات الیہ بین بھراؤ بزرگوار رعات کے نہیں ہوتا دلائل جو رعات سے ماخوذ ہیں رعات قلیل برابہ اور اکثر رعات
 ردی وہی ہے جس میں خون سیاہ وراہ ہوا و خون سرخ کا رعات کمتر ردی ہوتا ہے خصوصاً جب سرخی میں چمک ہو۔ جو رعات
 چودہ مہین روز و نافع مہودالات و شوری بھراؤ پر کہ یکبار بھراؤ جدید بزرگوار رعات کے وہی ہے جو طاق و نفع میں واقع ہو
 دلائل جو چھینک سے ماخوذ ہیں جھینک اگر زمانہ نشی میں آئے بہتر ہے اور ازل مرض میں جھینک لالتہ زکام کی ہے
 یا کسی غلط علاج پر احکام برائے کے کتاب اول لینے فن کلیات میں گفتار عام بہ نسبت برائے کے باندھنا ہو چکی ہے اور
 اور اب کلام طولانی جیسا مناسب بحال امراض مادہ ہے سبب برائے کے گنا ضرور ہے۔ اور یہ بھی جاننا ضرور ہے
 کہ جس میں بعض کے بدن سے عرق کثیر برآمد ہوتا ہے اور اسکا بھراؤ نام بذریعہ اسہال کے نہیں ہوتا علامات ماخوذہ برائے سے
 اختلاف العوان بلانہ بوجہ کھنے ایسے فضول کے چنے رنگ مختلف ہوں و وقت بہتر ہے۔ اول جو سب اسہال بھراؤ مہوار
 نفع کے بزرگوار بھراؤ جدید و نافع ہوا اور اس میں علامات محمود بھی پائی ہاتین۔ و دوسرے بعد پینے ایسی دوا کے قہرل اعلا مختلف
 کی ہے اگر بزرگوار کاذک مختلف ہو وہی اچھا ہے اور دونوں صورتوں میں اختلاف لون برائے سے بدن کے صاف ہونا و تہیہ
 ولالت ہوتی اور امید رکھی جاتی ہے۔ سوائے و دونوں وقت کے اور سب وفات میں اختلاف لون برائے اقران اور
 ذوبان اکثر اختلاف فاسدہ ہو ولالت کرنا ہے۔ برائے منفع جو مشابہ برائے لڑکوں کے اور بصورت اوس برائے کے جو جو
 ولادت خواہ قبل کھانے غذا کے لڑکے اپنی فضولی برازی دفع کرنی ہیں الغرض ایسا برازی ہے۔ زرد برازی صفر و
 غالب ہوا مل مرض میں ولالت غلبہ صفر پر کرتا ہے اور غلبہ حید ہے اور آخر میں جب زمانہ انحطاط کا ہو ایسا برازی ولالت کرنا
 کہ بدن کا تہیہ ہو رہا ہے اور یہ دلیل جدید ہے کہ برازی بکثرت نکلا جائے اور مرض میں خفت حاصل نہو علامت ردی ہے
 اسہال کثیر بعد علامات ردی کے اور جلد سقوط قوت کے البتہ طیکہ اوس سے خفت مرض میں پیدا نہو دلیل موت کی ہے اگرچہ
 حمی مغلیہ بھی ہونے لیسے برازی ردی و رات مخصوص حمی لازم سے نہیں ہے جس برازی پر چکنا بیٹ پیدا ہوا اور کسی جربہ چکا
 استعمال نہوا ہو ذوبان اور اعضا اسلی کے پھلنے پر دلیل ہوتا ہے اور یہ دلیل ردی ہے مگر مملک نہیں ہے اسلی کہ کثیر
 کبھی پھلنے سے بھی برازی پیدا ہوتی ہے اور جس وقت برازیں کوئی شے مثل صند بنے پیب کی ظاہر ہوا و زردی پر اندر
 ہو جائے اور بدو غالب ہوا و یہ سب امور عجیات عام ہیں ہوتے ہیں ایسا برازی مملک ہو جس اسہال کے برازی میں گرد برازی

ایک شرفین میٹھا جاکھ دریافت کرنا چاہیے کہ یہ صدید جگر کا ہے اور اسکا ناصبہ کہ لذت امین ہوتا ہے اور براہ بہت جلد پدید آتا ہے اور کبھی
 ننہا بھی صدید بد ہون اور نیزش برا نہ کہ ہوتا ہے اور یہ صدید بہر حال رومی ہوتا ہے۔ بہ وقت براہ میں جھلکے نموس کے ایسے برآمد ہونے
 امراض میں ایسا براہ ملکیت ہے بیان احکام جو غنے سے متعلق ہیں کہ گاہاں بھی کتاب اول فی فن کلیات میں چرچا
 مگر اس مقام پر بھی بعض حکام سے کہ جو بیان ہو چکے خواہ احکام صدید کا ذکر فرما کر بشرطیکہ وہ مناسب اس مقام کے ہوں۔ تو فائدہ
 وہی ہے جو مرکب غلط بطور اور صفر سے ہو بشرطیکہ دونوں میں خوب آمیزش ہو اور بہت غلیظ القوام نہ ہو اور بہ قدرے صرف لیٹے ایک
 غلطی تھا و سینہ زرد ہون ہے اسلئے کہ غرض صفر اور شربت حرارت بر دلالت کرتی ہے اور غرض غلیظ شربت بر دلالت
 قے سے مانع ہون جسکا رنگ مخالف عادی نے کے رنگ، مثلاً رنگ تو کا سپید پانی ہو خواہ زرد ہو ایسی ہے رومی ہے اور
 خلاف رنگ تو عادی حتی یہ رنگ میں جیسے بنر خواہ کرانی خصوصاً اگر منتہی لیسے بد ہو جو خواہ چقدر رنگ ہو خواہ آمیز فانی ہو خواہ
 تیرہ رنگ ہو اور سب سو بد ہونے رنگاری اور سیاہ یا مخصوص اگر نہ کے مبرہہ مرض کے بدن میں نتیج پیدا ہو فوراً قتل کرتی ہے مگر
 انیکہ قوت مرض کی قوی ہو کہ وہ دن تک بقا و حیات کی امید ہو سکتی ہے۔ لیکن طبیب کو لیا نا اسکا ضرر ہے کہ رنگ نے کا
 کسی شے لکول کہ جو بے بنر خواہ سیاہ نہ ہو۔ اگر اگر تیرہ نے کہے ہیں یہ سب الوان مختلف برآمد ہوں وہ نے نہایت رومی ہے۔
 بد ہونے ہر طرح کی رومی ہے۔ اور غرض ایک غلطی کے قوی رومی ہے جیسا کہ پندرہ مذکور ہوا بیان احکام کا جو بول
 متعلق ہیں جیسے بہت جو احکام کلی بول کے فن اول کتاب اول میں جہاں بیان امراض کا ہے بیان کر دے ہیں اور
 اب اس مقام پر بعض احکام مذکور ہلا اور علاوہ انکے اور بھی احکام بول جو مناسب اس مقام کے ہیں مذکور کہے ہیں۔ پہلے ہم کہیں
 ہیں کہ اگر بول میں علامات نفیج کے نہائے جائیں خواہ نفیج قوی کے علامات مفقود ہوں خواہ ہلاکت مرض کا حکم کرنا ضرور نہیں ہے
 پہلے کہ اگر ایسی ہی نہایت مرض کو خلاص کسی اور ہستیا کے ذریعہ سے جو بڑے قوت کو واقع ہو جو جاسے کہ اس استفراغ سے اظہار
 خام سب کل ہائے میں اور کبھی تحمل غلط مرض کا اگر صلت زیادہ ہے بھی ہو جاسے اور کبھی جو ان بذریعہ خارج کے واقع ہوتا ہے
 خصوصاً اگر اس غلطی میں رداوت شدید نہ ہو مگر انہم ظاہر ہونا نفیج کا بول میں اکثر علامت رومی ہے اور دلالت کرتا ہے قوت مرض
 کے اور کثرت دلالت اسکی ہے جو کہ مرض میں طول ضرر ہو گا۔ اسبطح جو بول رنگ صحیح آدمی کو حالت مرض میں باقی رہے اور بارون
 زمانہ از ابتدا تا انحطاط اسی حالت میں گذر جائیں۔ جو بول زمانہ تیز مرض میں خیر ہو جائے اور تغیر او سکا روز بروز نہایت
 اسلئے کہ کبھی بول امراض وبائی میں جودت اور قوام اور لون اور سبب میں طبی ہوتا ہے اور مرض قریب ہلاکت پہنچ جاتا ہے
 یہ بھی جائنا ضرور ہے کہ اکثر اوقات بیمار کے بول رومی ہونے میں قوام اور لون اور سبب میں تغیر دیگر علامات رداوت
 بول سے ظاہر ہونے میں مگر سب اس خرابی کا دفع کربانی ہوتا ہے خصوصاً امراض حادہ میں جو سبب جگر اور لیمائی بول کو پیدا ہوں
 علامات جو بول کی قلت اور کثرت پڑتی ہیں جو شخص ایک مرتبہ سمور پاشاب کرے اور دوسری بار بہت اور
 ایک مرتبہ جس بول اوسے حاضر ہو یہ علامت بد ہے اور قیامت حادہ میں اس علامت کو دلالت ہوتی ہے کہ طبیعت کو نہ
 مرض کے مجاہدہ شدید واقع ہے کہ کبھی مرض غالب ہوتا ہے۔ مفعول تجسس ہو جاتے ہیں اور کبھی طبیعت غالب ہو کر آخر انفعول
 بذریعہ بول کو کوئی ہے۔ اسبطح یہ کیفیت بول کی قلت اور کثرت میں غلط شدہ پڑا لیل ہے اور یہ کہ وہ بد مذکور شوری نفیج کو

قبول کیا گیا۔ پس اگر وہ بات جادو نہ ہو بلکہ خفیف حمیات ہوں ایسی کیفیت بول کی مانند بطول مرض ہوتی ہے علامات جو بول کے رفیق ہونے سے ماخوذ ہیں رقت بول کی کبھی مثل مرض ذیابیطس کے ہوتی ہے اور اوسوقت یہ اس پر رقت معلوم ہوا کرتی ہے اور غلیظ غلیظ پیاب ہو کر تپا ہے اور باسانی دفع ہوتا ہے اور رقت بول کی بوجہ غائی اور توقع سے کہ موتی ہو جو خروج مادہ کو مانع ہے اور بھی بوجہ ضعف قوت مغیرہ کے اور ایسے وقت میں خروج بول کا بہرہولت نہیں ہوتا اور اس رفت میں خرابی بہت ذیابیطس کے کم ہے بلکہ بول رفیق امراض مادہ میں چند روز پہلے در پہلے آئے اختلاط عقل کا خوف ہوگا پھر اگر بعد مرض اختلاط کے بھی رقت بول کی یکسان رہی موت سریع پر دلالت کرے گی اس لیے کہ مواد جلا و داغ پر چڑھنے میں پس اپنے اخلاط سے مطہل ہو جاتا ہے۔ اگر بول میں غلاظت پیدا ہو کہ مرض میں خفیف عارض ہو کر ذیابیطس بوجہ پگھلنے اعضا کے ہوگا اگر بول سپیدانی کثرت خارج ہو جائے تیز جمی میں نیلے زمانہ معدودہ کلی میں نہ معدودہ کلی میں تو یہ رنگ اور کثرت بول دم اعضا و زہرین پر دلالت کرے گا تو ام بول میں بہت فضول آئندہ میں کج جاتی ہے اور جدا گانہ اسکا بیان ہوگا۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ رقت قوام بول شاید بول سیاہ اور پسینہ کو ہمراہ جمع نہیں ہوتی اگر کسی مقام پر ایسا اتفاق ہو و صورت سو خالی ہوگا یا کوئی شے معلوم اندر سے سبب اس رنگ کی ہے خواہ جو غلاظت کہ اسکا رنگ بول میں ہو اس قدر قوی ہے کہ باوجود قلت مقدار کے معنی ہے اس لیے کہ اگر اس کے مقدار میں کثرت ہوتی بول میں غلاظت بھی پیدا ہوتا علامات جو بول غلیظ القوام و کدہ ہونے سے ماخوذ ہیں جو بول رفیق جمی لازمہ میں غلیظ ہو جائے اور علامات جید موجود ہوں بحران مرض کا بذریعہ عرف ہوگا اور علامات جید نمون اور بہت اتر رفیق شد ہو و دلیل شتمل ہونے حرارت کی قلب یا کبدین ہے۔ بول غلیظ کا صاف ہو جانا قبل بحران کے علامت جید نہیں ہے اس لیے کہ یہ اختیار مادہ چیلن پر و زہرین است برکہ طبیعت دفع مادہ مذکور سے عاجز ہو کر بول غلیظ یا کدہ ورت جسمین کوئی شیہ نہ نشین ہو اور وہ میں قوام کی صفائی کسی طرح پر نہ ہو جو شش اختلاط پر بوجہ شدت حرارت غریب کو اور ضعف حرارت غریبی پر بول غلیظ جو بوجہ حرارت غریبی کی ضعف کٹھن وہ کا میں کر سکتی اور علامت دی ہو بول غلیظ سے خصوصاً بروز چارم پیشہ بحران حمیات اعلیٰ کو بھی وغیرہ کا ہونا جو خصوصاً اگر ہمراہ اس بول کے رعات بھی ہو علامات جو بول کے رنگ سے ماخوذ ہیں بول سپید نامی مادہ میں میلان مادہ کو مخالف جہت عروق اور آلات بول میں دلالت کرتا ہے۔ پس اکثر یہ مادہ بطرف دماغ کے متوجہ ہوتا ہے اور اوسوقت در و صراور سر سام پیدا ہوتا ہے اور اکثر بطرف اشیا کو رجوع کرنا جو اوسوقت درم اشیا پر دلیل ہوتا ہے پھر اگر علامت سلامت کی موجود ہو کہ ورت کے اتر رفیقہ پر دلیل ہوگا اور اکثر اخراج اسکا مذہب اسہال کے ہونا ہے خصوصاً اگر کثرت لے کی نہ واد و اوسوقت حج اور تراش اعضا اس سے واقع ہوگا پھر اگر بول سپید اور رفیق ہو اور جمی مادہ ہو بعد اس کے کہ ورت اور علامت پیدا ہو کر سپیدی رنگ کی باقی رہے نتیجہ اور موت پر دلیل ہے علامات جو ماخوذ ہیں بروقت سیاہ ہونے بول کو حمیات میں بروقت بول سیاہ سے امراض مادہ میں حکم ملاکت مریض کا صحیح نہیں ہے اگرچہ بول سیاہ بکرات خود علامت ردی ہے اور اگرچہ ہمراہ بول سیاہ کو کثرت علامات ردی بھی موجود ہوں مگر قوت قوی ہوا در استفراغ اختلاط مختلف پر قادر ہو کہ بہتر کدہ کو مستفیع کر سکے اور اوس بول کے بعد خفیف اور استفراغ عارض جیسے وہ عورات جو استفراغ طمث خواہ جنسی کے ساتھ اختلاط ردی کا بھی استفراغ کرتی ہیں اس لیے بول سیاہ عورات میں اسلم ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بول

سیاہ جسدہ مقدسین کہ جو اس جسدہ برابر ہے کہ دلالت ثنائی رطوبت پر کرتا ہے۔ ایسا جسدہ بول سیاہ امراض بن غلیظہ ہوتا ہے اگر بول سیاہ نائل برقت اور لطافت ہو اور اس میں نخل متعلق ہو یعنی وسط میں گھرا ہے اور بول اس کی تیز ہوا اور غلظت اور علامات کا بول بن امراض حادہ کے ہو درمیان اور اختلاط عقل کے خبر دے گا۔ عمدہ احوال ایسے بول سیاہ کا ہے کہ عاف خون سیاہ بول کرنا ہے ایسے کہ وہ تیز اور غالب پر اور بیشتر اس بول کے برابر عرق بھی بوجہ حرارت کے براہ چوتھ یا بیشتر کی حرارت نہ ہوتی کہ جو اور نہ بازا و اطمو اور بول غصص اور مسام کے دفع اور عرق سے پہلے شعیرہ پیدا ہوتا ہے اگر اس بول سیاہ کہ ہر اور جھینز کوئی شے حلق گول اور درہے مہدم راکھ لینے مطلق کسی قسم کی ہوا و نمود چھین میں اور درمیان شریف کو بجا اور عرق بار و موت مریض پر دلیل ہے اور اس طرح کا نمود شریف میں شجہ پر اور اس طرح کا عرق ضووت قوت پر دلیل ہوتا ہے۔

بول رفیق مائی جو بالکل سیاہ ہو بوجہ رقت کی طویل مرض پر اور بوجہ سواد کے رداوت پر دلالت کرتا ہے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ بول سیاہ اور لطیف جس شخص کو براہ ہوا اور سے خواہش طعام کی ہو فوراً مریض ہوگا۔ بول سیاہ رفیق جسوقت شہیل باشعور ہو جائے اور غلاظت بھی نمودار ہو اور باطنہ راحت مریض کو پیدا ہو مگر کے مرض پر دلالت کرے گا خصوصاً برفان پر ایسے کہ یہ خبر اور اس حال جو رقت سی لطیف غلظت کے اور سواد سے بطور شہد پر کے ہوا ہے نقصان حرارت اور موقع صغیر پر دلیل ہے اور نقصان حرارت اور درستی بعض کے برابر خواہ او نے بعض وقت اعراض کی واجب ہو اور یہاں مفروض سے کہ رقت نہیں ہوتی ایسے کوئی نمود مگر میں ضرور ایسا جائے کہ ہوا ہے کہ اس کا تفتیق نہیں ہو سکتا اور بوجہ اس کے سہہ واقع ہوئے ہیں بلکہ اگر یہ مادہ اجابت ہوتی جلد و کتیر ہی دیکھتے درمچ پیدا کرے گا۔ وہ بول سیاہ جو حمیات مادہ میں بخور یا بخور ازمانہ طویل میں خارج ہو اور اس کے برابر ویدہ اور گردن بھی موجود ہو ورنہ دل غلظت پر رقتہ رقتہ دلیل ہے کہ عوارض میں بول بلیست مردون کے اسلم ہوتا ہے علامات مانو وہ عمر بول سیاہ امراض حادہ میں جسوقت بول سرخ میں رقت ہو اور دیگر علامات اجوا اسکے ساتھ پائے جائیں جو ان کے جلد واقع ہونے پر دلالت کرتا ہے اور علامات ردی ہون تو سرعت موت پر دلیل ہے۔ مگر ہر حال میں التناہ شدید پر دلالت اس کی ضرور ہے سرعت بول سے مریض کے امراض حادہ میں درمیان اور اختلاط عقل پر دلیل ہے۔ بول سرخ غلیظہ امراض حادہ میں اگر بخور یا بخور اور متواتر باہمی بدبر باد ہو خطرناک ہے ایسے کہ ایسا بول حرارت شدید اور اضطراب پر و نیز عجز طبیعت پر دلیل ہے لیکن اگر کثرت برابر ہو اور فضل زیادہ ہو دلالت کرے گا کہ مادہ مرض کو طبیعت کو متفرق کر دیا خصوصاً حمیات نشاط میں بعض خون کا پیشاب امراض حادہ میں قاتل ہے اس واسطے کہ اختلاط شدید خون پر دلالت کرتا ہے کہ جسم میں تیزی اور غلیان ہو اور البیوی بول سے خوف اس حال اختیار کا ہوتا ہے جو سبب اشتہار یا وجہ طبع قلب کو پیدا ہوتا ہے اگر یہ خون لطیف قلب کو متوجہ ہو اور سکتہ کا خوف ہوتا ہے اگر اس کا میلان لطیف و مانع کے موجود بول نہایت سرخ ہو اور حمیات اعیان ہوں اور سینہ گھلجیا ہو جائے اور اس کے فضل کثرت ایسا حال ہو جو توشیح ہو اور درمیان بھی موجود ہو طویل مرض پر دلالت کرے کہ مادہ حاصی ہی قبول نفع نہیں کرتا اسی جہت سے ابتدا میں غلیظہ نمنا و شب غلیظہ ہو اور درمیان سرعت پیدا ہوا اس کا جو ان بذریعہ عرق کے جوگا ایسے کہ مادہ لطیف عروق کے نائل ہے اور یہی بول مشابہ بول برقیانی کہ ہوتا ہے فرق اس میں اور بول برقیانی میں یہ کہ بول کیسے کو نہیں نہیں کہ غلاصہ یہ کہ بول سرخ شکاف عقل بھی سرخ ہو نیم غلام و رنگ پر دلالت کرتا ہے اور طویل مرض پر بھی دلیل ہوتا ہے خصوصاً سرخی جسوقت شدید ہو اور نائل مبدورت ہو۔ بول شمر می مادہ بزر

جنوقت اہل سیاسیات میں جو سب سے زیادہ رومی ہے اسلئے کہ سپید ہونا اشقر کا سرکھٹ معورادہ پر دلالت کرتا ہے اور سیاہ ہونا اسکا
 بیزی کیفیت مرض پر علامات جو سب سے زیادہ رومی ہے اسلئے کہ سپید ہونا اشقر کا سرکھٹ معورادہ پر دلالت کرتا ہے اور سیاہ ہونا اسکا
 پر دلالت کر دیتی ہے اور نہایت رومی وہ رسوب ہے جسکے اجزا چھوٹے چھوٹے ہوں کہ رسوب اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ طبیعت
 دفع مادہ پر چرب فادہ ہوئی کہ اجزا چھوٹے ہونے کی علامت ہو کر رسوب کا اکثر خفیہ حال پر دلالت کرتی ہے نسبت بیاض کی پس اکثر
 جسکے بول میں نقل چلنا ہوتا ہے رہتا ہے اور جسکا نقل سپید ہو جاتا ہے بشرطیکہ نقل میں مختلف مواد اجزا اور اسکے پرگندہ ہوں اسلئے
 کہ قوام کی درستی کو قابلیت دفع ہوئی زیادہ پیدا ہوتی ہے بہ نسبت درستی رنگ کی ایضا علامت نقل دلالت کرتی ہے کہ اخلاط درستی سے
 زیادہ متاثر نہیں ہوتی جیسے کہ رسوب جدید کے اجزا چھوٹے چھوٹے ہوں جاتے ہیں دلالت کرتے ہیں کہ طبیعت ذرا اپنا نقل سوب میں زیادہ کیا اور
 مرض نے اوہ میں کچھ نقل نہیں کیا۔ رسوب جو بطور کثرت اوہ میں کے ہو کہ اسکی سپیدی میں اجزا ہوائی کی آمیزش زیادہ ہو بہت رومی
 ہو اور خارج طبیعت سے ہے۔ رسوب خام بھی رومی ہے۔ جس رسوب کی قوت کا نہایت باریک اور متحرک ہوا افضل ہے اور اس رسوب
 سے جسکی اور کچھ جانب سطح اور سبب ہوا اسی رسوب متحرک کو زیادہ دلالت اس بات پر ہے کہ مرض کا منتہی قریب ہو اور مرض عارض ہے۔
 جس رسوب سے پہلی وقت بول نہ ہوا اور نقل معقول ہو بلکہ وہ ابتدا سے موجود ہو دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ خلط میں کثرت ہو کہ اس پر دلالت
 نہیں ہے کہ خلط میں نفع بھی ہے بلکہ نفع اس وقت دریافت ہوتا ہے کہ رسوب بعد زمانہ نفع کے آئے اور ابتدا میں بول رفیق ہوا اور پہلے
 رسوب کم ہونا ہوا اور بعد نفع کے زیادہ ہوا اور جب تک یہ باتیں نہ ہوں دلالت یہی ہوگی کہ مادہ غلیظ اور ثقیل کثرت ہو اور مرض
 بھی ثقیل ہے۔ اس طرح رنگ میں زبانی بدوں رسوب کی خیریت اور نفع پر دلالت نہیں کرتی اور کسی زیادہ رومی رنگ کی
 جھمکت الم اور شدت حرارت اور گرسنگی کی پیدا ہوتی ہے اسلئے کہ بھوک میں رنگ بول کا بڑھ جاتا ہے اور نقل کم ہو جاتا ہے۔ رسوب
 سرخ کثرت خون اور نفع کی تاخیر پر دلالت کرتا ہے اور سرخ رسوب سرخ کیمیاٹ عرقہ میں کرب اور عرقہ ہی پایا جاتا ہے اگر سوب سرخ چالیس
 دن برابر پایا جائے مرض میں طول ہوگا اور بھوک کی امید ساتھ دن نکلتی گی ایضا رسوب سرخ جو متعلق ہوا اور اسکو میلان اور کچھ جانب
 جسوقت لطیف بول میں پایا جائے امراض عارضہ میں اختلاط عقل پر دلالت کرتا ہے پھر اگر ایسا رسوب ہمیشہ ہر خوف ہلاکت کا ہے
 اور اگر قوام بول کا غلیظ ہونا شروع ہوا اور رسوب متعلق میٹھے لگے اور سفید ہونا جائے سلامت و فیض پر دلیل ہوگا۔ جو رسوب شکل
 بارہ گوشت کیمیاٹ عارضہ میں بدوں دلائل نفع کے پیدا ہوا اس بات پر دلیل ہے کہ اعصاب سے کٹ کر گرائی ہو اور اگر وہ سے نہیں۔ اور
 اگر اسوقت نفع موجود ہو اور تپ ایسی ہو جو اعضا کو کچلا دو حالات کردہ پر صیبا امراض کردہ میں بیان ہوا دلالت کرے گا۔ جو رسوب
 مشابہ مچھلی کے چھلکوں کے سفید اور سخت ہوا اور علامت نفع کی نہوا اور مٹی حادہ ہو اور دریافت کرنا چاہیے کہ تب نہ پٹھے اور بڑی اور
 رگون کو مچھلیا ہے۔ اگر یہ باتیں نہ ہوں تو یہ چھلکے مشانہ کے جانا چاہیے۔ رسوب نکالی یعنی شکل مچھلی کے بھی مشانہ کے چھلکے
 دلالت کرتا ہے اور اس بات پر کہ تپ اندام عرقہ میں بدن سے نکلتی ہو اور فرق درمیان اس رسوب کو جو شہید پوسٹہ ہی کی ہو
 اور درمیان رسوب نکالی کی چیز کہ نکالی میں باوجود علامات الم مشانہ کی نفع بول اور غلط قوام بھی ہوتی ہے علامات
 جنکا اعتبار چند احوال کے اجتماع سے بسبب چند دلائل کے ہوں اور قوام وغیرہ سے ہوتا ہے
 بول اور علامات کا مچھلی بول سے مذکور ہوتا ہے۔ بول دہنی وہ بول ہے جسکا رنگ اور قوام مشابہ مچھلی کے ہوا اور یہ بول کہ

روی ہے لیکن جسوقت اور دلائل سلامت پر دلالت کوہن اس بول سے کہ اندیشہ نہیں۔ بان اگر سوتنی ہو تو نہایت
 ردی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ سوب خالص زہنی ردی ہے اور وہ ایسا ہوتا ہے کہ قتل کے رنگ میں زردی اور سرخی ملی ہو
 نظر آئے۔ جسوقت زہنی بعد بول سیاہ کے پیدا ہو دلیل خوبی کی ہے جیسا کہ حکیم روفیس نے دیکھا ہے زہنی میں سب سے پہلے
 کہ ابتدا میں مرض میں ہو اور جسوقت دلائل ردی کو موجود ہوں اور چوتھوں بول زہنی پیدا ہو مرض کے چھ روز فرج ہونے کی
 خبر دیتا ہے اور بدون علامات ردی کے ساتویں روز بول دفعۃً محمدوسے متغیر ہو کہ علامات ردی پیدا کرے امراض حادہ میں
 موت پر دلیل ہے اسلئے کہ یہ بول سقوط قوت پر دلیل ہوتا ہے جو دفعۃً بوجہ صحت اعراض کے پیدا ہو۔ بول دہنی بیشتر اختلاط
 عقل پر دلیل ہوتا ہے اسلئے کہ یہ بول بوجہ خشکی کے پیدا ہوتا ہے۔ جس بول میں خون کے خشک ٹکڑے می حادہ میں برآمد ہوں
 اگر اسلئے ہوا خشکی پیدا ہو علامت ردی ہے پھر اگر سیاہی بھی اسکے ساتھ ہو بہت ردی ہے۔ خون کا پیشاب می حادہ میں بدو
 شدت اور احتراق اور شگاف ہونے اور غبار خون اور ان کو گرجہ بنام جدول مقبہ میں نہیں ہوتا اور خون کا لبتہ ہونا بوجہ شدت
 حرارت کو ہوتا ہے۔ بول سپید اور رقیق جبین زہرہ لپٹے پھین اور سیاہ لپٹے لکھ ابرسا ہوا اور اسکا رنگ زرد ہو خطہ عظیم پر
 دلالت کرتا ہے اسلئے کہ اسی دلالت اضطراب اور شدت تیزی مادہ پر ہوتی ہے۔ بول سیاہ رقیق کے احکام فصل ساتویں
 قدر کفایت بیان ہو چکا۔ بول رقیق اشقر متبادی حمیات حادہ میں جسوقت تغیر طریقت سپیدی اور غلطی ہو جاوے اور اسکو
 متکدرانی ہو اور تیرہ رنگ مثل بول خر کے اور بدون قصد کلکنا شروع ہوا اور پیداری اور قطن ہی ہو دونوں جانب کو کشیج پر
 دلیل ہوتا ہے کہ اسلئے بعد موت واقع ہوتی ہے بشرطیکہ علامات حیدہ ان علامات پر غالب ہوں اسلئے کہ بول اشقر میں قشر
 بدون غلبہ غلط صفراوی اور حار کے نشین ہوتی اور اس میں غلاظت اور زہمی بدون صحت مرض کے پیدا نہیں ہوتی اور بدون
 کہ اضطراب احوال مادہ میں ہو بعض اطبا کا قول ہے کہ خوبی رنگ کا بول جو مقدار میں بخور ہوا ہوتا ہے ردی ہے خصوصاً
 اگر محمود کو مرض عرف النسا کا بھی ہو علامات ردیہ جو کیفیت خروج بول سے ماخوذ ہیں جسوقت درمیں جو مبتلا می
 حادہ میں ہے دفع بول قلیل برقرار ہو اور بخوبی اخراج بول نکرے اور بروقت پیشاب کرنے کے درمیانی پیدا ہو کہ فرج خواہ درم
 بول میں نہوا و مرض میں نواتر او ضعف پیدا ہو پس علامت ردی ہے مگر حمی دائمی حادہ میں بول کا اعتبار اس ہوا چاروں
 در دوسری شدت کو عرف کی کثرت ہو دلالت حدوتہ اگر از پر ہے۔ جو بول قطره قطره جمی خفیف میں جسکے اعراض میں سکون ہے
 برآمد ہو دلالت رفاع پر کر گیا پھر اگر حمی حادہ محرقہ ہو حالت ردی پر دلالت کر گیا جو داغ برطاری ہوئی ہے اور تب خفیف اور
 سبک ہو کثرت امتلا او ضعف طبیعت پر دفع بول کی دلیل ہوگی جو بول بدون ارادہ کے حمیات میں خارج ہو سبب اس کا
 ضعف قوت اسلئے کہ پیدا ہوا کسی آنت کا داغ میں ہوتا ہے اور یہ کیفیت پیدائش ہوگی بدون اسکے کہ مادہ تیرا و گرم داغ تک پہنچے
 اور اسکی آنت میں اعضا غرضل ہی شریک ہوں مثل مثانہ و خور کے علامات ردیہ جو بول میں جائے ہیں بولانی
 اور اسود اور بدو اور غلبہ ردی ہے اور جو بول کہ اس کے نیچے اور رنگ مثل دغاں کے ظاہر ہو بہت مہلک ہوتا ہے ایضاً
 جو بول کہ اسکا رنگ مثل مال اللحم کے مواد بدو اور غلبہ غالب ہو قتال پر علامات ردیہ ایسے مختلفہ کا بیان اور یہ کہ وہ نہیں سے کون قتال پر
 جسوقت در او نقص پینے فرود اور اختلاط عقل مجتمع ہو بہ علامت قتال ہے جسوقت قتال بدن کا لمس میں ہوا اور بول میں بھی

اختلاف پایا جا و دست و پا رنگ می مختلف بود واضح بود که طبیعت مبتدای اختلاط مختلف و امراض مختلف کی سبب که اول کی
مقاومت کی محتاج سبب و اوریه مقابلهت ضرورت کما طبیعت کو عاجز کرد و کی حیصهت می لازم من برودت ظاهر می بود که او برودت
اور مرارت اندرونی اور شدت تشنگی کی کجا میو پس مرض قاتل سبب حسوت دانت بکنی کے ساتھ اختلاط عقل بھی مجمع بود ملحق
بہلاکت میو گا۔ اگر میار کو دفعہ اسہال سوداوی عارض میو اور کم من سوزش اور لیسع اور الم جو سوزش پیدا کرنا سبب پیدا میو اور اختلاط
اور غشی بھی عارض میو پس یہ علامت موت مریض کے کہ حسوت پیشانی سے عرق سرد برآمد میو اور اخراش زرد میو باخراش خواہ سرد
منوریت من ناخن کے تغییر پیدا میو اور زبان من ورم میو جا و اندر زبان پر خواہ بدن من کسی اور جگہ بخورید سبب یعنی نئی طرح کے
دائے پیدا میو پس موت قریب ہے۔ حسوت اطراف تلسیف من ورم خرابی میو اور اختلاط بھی جملہ نپ کو میو و باخراش نغمہ
کی حرکت تری میو خرابی اور لون عالی کی ضرورت امید کرنی چاہیے اسلئے کہ اختلاط یاح نافخہ پر دلالت کرتا ہے اور مرغان بود ورم
اور شدت حرکت رگ سے پیدا میو تا سبب عرق کثیر اور غرض جسمین نضرت شدید متصل حرکت عظیم کی میو ہوا و مرض جنون کے
میو ہے۔ پھر بھی تامل کرنا ضرور ہے کہ اکثر مرغان اور اختلاط اندرون اختلاط منین پوینچا بلکہ فقط ظاهر مرغان من میو تا سبب اور
یہ مرغان خضر منین سبب اگر چه ورم بھی او کو سکتا ہے لیکن اگر ورم باوقا عظیم معالبتہ و سوت مرغان مضر ہے۔ اگر کسی حال
خرابان و دیگر کابین و رنگ برابر سے اور ورم اور تپ من سکین پیدا میو تا سبب ورم ہیٹ کر خون جاری میو گا اور شیش
اوقیت ہی مرض جنات اسطرح میو کی بول کثیر برآمد میو تا سبب اور ماہ ورم برآمد بول دفع میو تا سبب اور اختلاط اوہ کا پانچا نابلطراف
خصوصا بون کی طرف دفع میو تا سبب جو لوگ بوجہ امراض کے ضعیف ہو گئے من حسوت اول و مرضا کو نفس متواتر اور غشی عارض
پس سبب نبوت پوینچ من اور چا لکھنے سے زیادہ منین و سکتی۔ حسوت کوئی شخص جو میو متحرک من کرنا میو ہوا دفعہ غفت از
سکون حرارت من بدن آماجرا من کے پیدا میو کہ سبط کا استفرار بظاہر میو اور نہ انتقال ماہ کا اور نہ فرو ہونا جو میو حرارت کا
ظاہر میو اور نہ میو گرم سے بطور میو ای سرور کے ایک ہی شہر خواہ دوسرے شہر من گیا میو اور باخراش نغمہ نفس کی سرعت فوراً ہیٹ جائی اور
سکون پیدا میو جا و حکم او کی موت کا فوراً ہی کرنا چاہیے۔ حسوت کوئی مریض تبین مبتلا میو اور دفعہ او کا قلب پھوٹنے لگے
اور فیض تنک بدن کسی سبب معلوم اور معروف کو پیدا میو غفریب مر جائیگا۔ جو کوئی مریض گرم من مبتلا ہے اور سبطا و سکا بول
اشترط لطیف میو تا سبب جو لہذا ان غلیظ میو جا و اور خرا من برا گندگی بوجہ جوشش کو پیدا میو اور رنگ بول کا سپید میو اور الباسی
محتفرن الاظفار میو گویا کہ سبب کا پیشاب ہو اور بدن قصد اور ارادہ کے پیشاب میو کرے اور میواری اور خلق کی تہی ہو
او کے بدن کی دونوں جانب من تمد ظاہر میو گا بول از ان مر جائیگا۔ کہتے ہن کہ اگر پہلے سپید پیشاب ہوتا ہو اور پھر تری میو
ایک ماہ جود و اگر کسی او کو مانند میو جا و اور سبب کف بھی نمودار میو لہذا ان ناک سی و دونوں طرف خون سیاہ روان میو یہ علامت نہ ہے
اور روی سے۔ بعض ایسے علامات رویہ جو براہ تجربہ اطباء نے ذکر کیے ہن اور قیاسی دلائل سے اونکا اثبات بہت دشواری سے
ہو سکتا ہے از انہما کہ سبب کسی آدمی کی وید تری بانی پر جو کردن من ہے ایک دانہ مشابہ کہ دانہ کے برآمد میو اور او کو میو
سپید دانہ جو سے تھوڑے بہت سو نمودار میو اور نیز خروں کے کھانکی خواہش اور رغبت پیدا میو بہت جلد مر جائیگا۔ سبب
کہتے ہن اگر کسی آدمی کی کبھی پودانہ سمجھ اور سخت پیدا میو اور او کی آنکھ من عارض شدت پیدا میو جو تھوڑے روز مر جائیگا۔ از

جس شخص کے جسم میں دانوشل مشورے او سکی آنکھ کے نیچے برآمد ہو دسویں روز مر جا گیا۔ اور بعد بعض شیرینی کو بہت دوست کھا گا اور خصوصاً حلوائی شیرین کو۔ کہنے لگی یہی مرض شدید کوئی کیون نہ ہو اگر دفعۃً عارض ہو اور اس کے بعد بقیہ یا خلفہ عارض ہو دلیل موت کی ہے۔ کہتے ہیں جسوقت محمود خواہ اور کسی مریض کو اور ام باقر ص رحم عارض ہوں بعد از ان او سکی عقل زائل ہو جائے مر جا گیا کہتے ہیں جب کسی آدمی کے بدن میں خواہ چوبیسین تریل پینے ڈھیلان عارض ہو اور دسویں در نہ ہو اور او بل میں اس مرض کی ناک میں بھی پیدا ہو دوسرے روز مر جائے گا خواہ تیسرے روز کہتے ہیں اگر کسی شخص کے زانو پیشل کو س کے دانر گول اور سیاہ پیدا ہو اور اس کے گرد سرخی بھی ہو بہت جلد مر جا گیا چاس روز اس کی ہلاکت کا انتظار کرنا چاہیے اور علامت اس کے موت کی یہ ہے کہ سر پسینا نکلے علامات طول مرض کے طول مرض یا بوجہ غلاظت اشک کے ہوتا ہے خواہ تدبیر میں اور بقا عدہ کرنے سے اور بہر حال طول مرض میں فم معدہ ضعیف ہو جاتا ہے اس لیے کہ طول مرض سے ہزال اور ناتوانی فم معدہ میں آ جاتی ہے علامات طول مرض کی نفخ میں ہوا اور تاخیر ہونی اوس قسم خاص کے نفخ میں جس سے نفخ پرستہ دل کیا ہے یا صوب اور نشین ہونے میں ثقل کی تاخیر موجود تعلق رہتا ہے خواہ ہوشیہ رسوب احمد برآمد ہو ایضاً لا غری بدن اور خصوصاً چہرہ کی نگاہ پر ہونی طول مرض پر دلیل ہے۔ سب طرح اگر مرض حاد میں نفخ عظیم اور چہرہ پھولا ہو اور سر اسف متغیر ہو ایسے کہ دیکھنے سے سونگین۔ دریافت کرنا چاہیے کہ ثقل مواد کم ہوتا ہے اور مرض میں طول ہوگا۔ اگر بحران کو علامات قبل نفخ مادہ کو پیدا ہوں اور قوت ساقط ہو خواہ علامات موت کو پیدا ہوں مرض میں طول ہوگا۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خوف دلانے والی چیزیں اور آلام جو بہرہ بولانے ہوں اور اس کے ہونے کوئی ضرر پیدا ہو نہ فائدہ اور بحال خود باقی میں تو مرض میں طول ہوگا خصوصاً اگر یہ علامات ابتدا مرض سے شروع ہوں اور آخر مرض میں ظہور ایسے علامات ہوں کہ انہما سے اور کثرت سے برآمد ہوں خوف کا بھی طول مرض پر دلیل ہوتا ہے جسوقت ہر اس ہتھکرا خلیل کے جو دلالت کرتا ہے طبیعت کے مقابلہ اور کلمہ حرکت کی جو اور باوجود کلمے دفع مواد سے طبیعت کے عاجز ہو گئے کو تمام اور کمال کا ہر کرتا ہے خواہ یہ ہتھکرا خرق ہو خواہ رعاف خواہ اسہال وغیرہ حاصل یہ ہے کہ جب ایسی استقراعات کو ہمراہ اور علامات جید پیدا ہوں یا علامات ردی ہمراہ ان استقراعات کے موجود ہوں طول مرض پر دلیل ہونگی۔ اگر رسوب سرخ چالیس دن تک برابر باقی رہے اور پیدا ہو جو طول کی دیکھا تاہیکہ اسید بحران اور زوال کی ساتھ دن تک نہ ہو ابتدا مرض میں اختتام دلیل طول مرض پر ہوتا ہے۔ اگر علامات طول مرض کے اوائل مرض میں ہائے غامض او کی دلالت قوی نہیں ہے مثل اول علامات کے جو ہر زمانہ ابتدا کے ہائے غامض اور طول مرض پر دلیل ہوں۔ اگر ایسی علامات جو مرض کی سرعت زوال پر دلیل ہوں اور اس کے ظہور کا زمانہ اوسطا مابین خواہ اور آخر ام مرض میں متعین ہو اور ہر حکم اندام میں ناک کرنا چاہیے اور سوچنا چاہیے کہ یہ علامات کس دن ہوا اور یہ دن مندر کس دن کیوا سٹے ہے اور جو شرط ام اندام کے مذکور میں او کی مرعات کرنی چاہیے اور حال قوت اور سن اور نبض اور فضل اور مزاج اور حال حرکات مرض کی کیفیت اور سن اور زخم و دماغ میں اور او کی اوقات میں نظر کرنی چاہیے خصوصاً شہی حیات مادہ اور اوان حمایت کی طول اور قصر میں کہ یہ امور از قسم حرکت میں خواہ از قسم سکون اور جیسا کہ سب بحال علامت ہو ویسا حکم کرنا چاہیے علامات اس بات کہ کہ مرض بذریعہ بحران منتقض ہو گا یا بطریق محصل اگر قوت قوی ہو اور مرض میں حدت ہو اور نہ تھا سے مرض میں تزلزل ہو مقدار اور

کیفیت نوبت کی جڑھتی جاسے اور سن اور فصل ایسی ہو کہ تحریک مادہ کو بیوقوف بھران کے نائل کرے اور سکون مادہ کی باعث نہواں ہر سطح نفع خواہ
عدم نفع کے علامات نائل اور خون دلائے واسطہ موجود ہوں اور لوگے ذریعہ عجلت انقباض مرض خواہ دفع موت دیانف موجود مرض بذریعہ
بھران کے دفع ہوگا اور اگر اشتیاء مذکورہ ازیم مٹگی قوت اور اشتیاء نواب کم اور کیفین میں برکس باقی ہوں اور علامات بطل کے موجود ہوں
مرض میں طول ہوگا پس خواہ بذریعہ تحمل کو ہلاکت مرض میں ہوگی خواہ زوال مرض کا بھی بذریعہ تحمل ہو جائیگا اور اگر کیفین امرو مقضی طول کو
ہوں اور مرض امور سے سرعت زوال مرض کا بھجا جائے ایسی صورت میں بھران مرض کے ناص ہو گئے اور اوقات میں تاخیر اور قسم اولی انتہا
ہوگی۔ موت اور حیات پر استدلال براہ قوت اور بذریعہ کیفین کرنے دے علامات ہر ایک قسم کو کیا جاتا ہے احکام نمکس کے
نکس درد بارہ واپس آنار مرض اول کا سبب و بیماریاں سے جو بد صفت قوت کو ہوا کر کے عوارہ بالفور علامات ہلاکت کو ہوتے ہیں۔ اگر سود
تدبیر مرض یا طبیب کو نکس واقع ہو بہتر ہے بہ نسبت اوس نکس کے جو خود بخود صواب تدبیر کے پیدا ہو۔ منجملہ اوں خطاؤں کے جو
موجب نکس ہوئی ہیں سمنات کا زیادہ استعمال کرنا خواہ ایسی دواؤں کا جسے اشتہار طعام اور کسینی ہضم کی بہت جلد ہو جائے جیسے کفندر
صلی یا قوس و رد خواہ اور جراثیم نفعین نفعین زیادہ ہے جو بقیر مادہ کا بعد بھران رہ جاتا ہے اور اسکے اخراج خواہ تحمل کی تدبیر طبیعت خواہ
صاحت ہو نہ نکس پیدا کرنا ہے علامات نکس کے جس شخص کی پیچ بھران کی کشتہ بلکہ بھران نام اور جدید ہو ٹھہرنا جاسے خصوصاً اگر
بھران بذریعہ جدری یا برفان خواہ بذریعہ جرب کے ہو اور خلاصہ یہ ہے کہ جو بھران بذریعہ اخراج مادہ کے بطرف طہر کے ہوا مواد
پھر تپ میں سکون اور خفت پیدا ہو نکس واقع ہوگا۔ کسی نکس پر استدلال ہو جو صفت قوت اور ضعف اشتہار و فیان سے کیا جاتا ہے اور
خفت نکس اور طہر ہضم اور فساد طعام مدہ میں اسطرح کہ خفا تر میں ہو جائے خواہ بطن دافیت کے نائل ہو اور ترش سیت میں اور زوی جلاز
طہر لہول نفع پیدا ہو اور نوم میں فساد واقع ہو اور پیداری و ریکت چا اور پیاس میں شدت ہو اور چہرہ و ریش زیادہ پیدا ہو کہ انخصوص یہ
علامت نکس کی بہت بری ہے اور خصوصاً صبح اور ہر یک بلک میں علی الخصوص ورم اس کلاک و سطح و شکاتی بنا کر چیخ چہرہ کا زائل ہو جائے
منجملہ نائل نکس کے یہ بھی ہے کہ بدن مرض کا قبول طعام ابھی طہر کرے اور بوجہ قویۃ تدبیر کے لاغری بدن کی زائل نہو خصوصاً اگر ایسی اعراض
ری و زہر بردار کا ظہور اور اشتہار و رقت نوبت اوس مرض کو جو پہلے تھا ہوا کرے۔ کبھی استدلال نکس بذریعہ بنف کے کیا جاتا ہے اگر
بنف میں سرعت اور لوا تر باقی رہا ہے اور خراجات بھوائی جو براد ہو کر اندر کی طرف غائب ہو جائیں اور بول بھی استدلال کیا جاتا ہے اگر
اوجہن کیستہ زنیادنی رنگ کی زری خواہ فقرت یا حرت سے ماتی رہ جائے یا غم ہو کہ نڈا و سمن طلق سے اور نہر و سوب۔ ایضا استدلال
بذریعہ بول اور سوت بھی کیا جاتا ہے کہ مرض صحت یافتہ کا بول ہز بول بھی کو نہ ہو چکا ہو۔ بعض فصل کو نکس پر زیادہ حالات کیستہ
فصول کے جیسے خلع کہ اس میں نکس یا وہ واقع ہوتا ہے نیت اور فصول کے۔ اور بعض اقسام مرض کے بھی زیادہ نکس کہیں اور انہیں
اعانت زیادہ ہے نکس کے واقع ہونے پر جیسے حیات اور ام اگر بعد اسکے زوال کے کیستہ کتاب حرارت باقی رہ جائے اشتہار خواہ
صرح اور سرد یا و گردہ اور طہار درد شقیہ خواہ درد سر سے پیچہ لگتے ہیں اور امراض لہول اور جوارض کے زہر سے پیدا ہوں مثلاً سبتہ
و غیرہ اور امراض نفث کے اسباب موت کے موت کے حدوث کا سبب یا ایسی شے جو جس کو مزاج طہر کا مدہ ہوتا ہے خواہ ایسا
سبب جو قوی کو تحمل کر نہ یا ہے پس حرارت غزری پچہ جانی سے فساد مزاج قلب کی وجہ سے جو موت واقع ہوتی ہے یا الم شہیرہ
بالافراط کسی کیفیت میں کیفیات چہا گانہ سے پیدا ہو جائے خواہ کوئی کیفیت غریب سمی زہر کی پیدا ہو خواہ احتباس مادہ نکس کا

جو زمین اور خفاف کے پیدا ہو سام کے مریض اگر کوجہ عرق نفس کے مر جائے ہیں اس واسطے واجب خیال اس امر کا کہ وہ چٹ لکھیں اور ان کی طعن خشک ہونے سے پانی کا اقسام موت کو جو حیات میں واقع ہو تین ہرین اور علامات کیفیت موت مریض کی ازین قبیل وہ موت چچا ابتدا کو نوبت میں تپ کو وقت تیز اور در و درمی کے عارض ہوتی ہے اور یہ موت اکثر عیال اور اہل خانہ میں جو وقت انصاب فضول کا بطرف باطن کے دفعت ہوتا ہے اور ایسے نصیب امراض میں جسے طبیعت بوجہ جفا کے گریز کرتی ہے بہر وقت حرکت اولی امراض کی کہ اس وقت قوت ان امراض کی زیادہ ہوتی ہے خصوصاً اگر قوت ضعیف ہوتی ہو اگر نہ کی ہے اور عامل یہ ہے کہ اس کیفیت کی خلیل مثل خن کو چھڑا جو جیسی بہت سی لکڑی آگ کو کچھادے۔ ازین قبیل وہ موت بزمی فوائس میں بوجہ شکست کھانے طبیعت کو مرے سے واقع ہوتی ہے۔ تیسرے قسم کی موت دھننے جہانہ انخطاط میں پیدا ہوتی ہے اور یہ بہت کم اور نادر ہوتی ہے اور اگر ہوتی ہے تو زمانہ انخطاط خارجی اور خاص میں ہوتی ہے۔ زمانہ انخطاط کلی میں اسب یہ ہے کہ طبیعت فائدہ انخطاط جنسی میں گویا جنسی کجالت میں ہوتی ہے اور حرارت منقشر و متفرق ہو کر ہر اطمینان خلع مادہ مرے کے مانع قلب لیورج اور حرارت مجتہد قلب میں ہر ادراد کی حاجت اس سے پہلے کی جمیع اوقات میں تپ کو اس سے جدا ہو جاتی اور اسی غفلت سے موت عارض ہوتی ہے۔ اکثر یہ بیل بوجہ غشی کے دفع کو فرماتی ہیں اور بعض لوگ تدریج اور استقامت سے مرنے میں اور کبھی انخطاط میں ندرتاً و ترسپ بھی ہوا ہوتا ہے کہ قوت میں استرخا و تحلیل حرارت عریزی کا ہوتا ہے سوچ سے گمان انخطاط حقیقی کا ہوتا ہے مگر بعض دونوں انخطاط کی الگ الگ ہوا انخطاط واقعی اس طرح میں نفس قوی ہوتی ہے اور انخطاط کا ذیل نفس مسترخ اور جیسی ہوتی ہے انخطاط حقیقی میں نفس مستوی اور انخطاط باطل میں مختلف ہوتی ہے اور نظام صحیح سے نفاذ ہو جاتی جا و انخطاط کلی میں مریض کی موت بدون اسباب سخت اور درشت کو خارج سے طاری ہونے میں نہیں ہوتی اور مرے کے ضعیف ہونا بھی بہر وقت طاری ہونے سے اسباب کو فرود ہے جیسے حرکت شدید خواہ قیام جو نوبت پیدا کرے یا غصہ دہرے زیادہ اور یہی اسباب انخطاط خارجی میں ہوتے ہیں البسی موت سے پہلے عرق لزوجت دار تہو اسباب برآمد ہوتا ہے۔ جدری میں آدمی اکثر زمانہ انخطاط میں مرتا ہے اور مرے سے پہلے عرق مختلف باطل بہر وقت پیدا ہوتا ہے اور یہ عرق تنہا سرگردان میں برآمد ہوتا ہے یا غلط سینہ میں ادر اگر ملے نفع میں خشک ہوا و سوخت موت بعد عرق کے نہوگی اور اگر ملے و سوخت تر ہو موت بعد عرق کے واقع ہوگی۔ اکثر موت جو امراض تنالہ میں ہوتی ہے اس وقت ہوتی ہے جو وقت بجران جید امراض سلیم میں ہوتا ہے مثلاً اگر بجران مرض لاج میں تنالہ موت ہی ہوا جو وقت میں ہوگی اور اگر عرقان وقت طاقی تو نہیں ہو موت ہی انوار میں ہوگی یہی حال حاضر و رکی کو نالہ میں موت بر وقت نہیں ہوتی کی ہوتی ہو اور اس وقت ہوا مرے کے امراض وی پیدا ہوتی ہیں جو انخطاط حقیقی کو نوبت کے ربات اور ضعف تحمل جی کا ہوا ہے پیدا ہوتا ہے اور انھیں تنالہ کی اور یہ نوا و درون یعنی تپ سے کہ اول نوبت میں موت واقع ہوتی ہے کہ بدن میں گرمی پیدا ہوتی اور بعض صغیر زیادہ ہوتی ہے اور کیفیت نفس کی ردی اور ربات اور کسل میں اشتداد۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس تپ میں جب شدت ان اعراض کی ہوتی ہے موت واقع ہوتی ہے خواہ زمانہ ابتدا کا ہو خواہ تدریج کا یا بزمی کا۔ اور موت زمانہ نزدیک ہو ظاہر اور متعق الہی بزمی نہیں ہوتا ہے کسی بھی واقع ہوتی ہے۔ اگر علامات موت کے وقت بوقت بغیر اور تامل دیکھے جائیں اور مہین دلائل کے نظر سے جو مہین بیان کر چکے اور بنائے جائیں پھر کہ خوف لگنا چاہیے اور اگر پائے جائیں حکم رنوع مرنے کا ہے

یہ اگر ماحول علامات مذکورہ بالا کے اور علامات رومی بھی پائے جائیں بہت کم اس سے رنجیدگی زیادہ کرنا چاہیے اس لیے کہ وہ علامت اس حکم ظنی کو قوت کرے گی اکثر اگر کوئی اس قدر ایسی ہوں ساتویں روز چار چار گنا اور نواب ازواج ہوں چھوٹے خصوصاً اگر مریض کی حرکت سر سے ہو علامات موت کے بغیر بحران کے ضعف قوت میں پیدا ہوں اور قوت کا مقابلہ مرض سے عاجز ہوں اور علامات لقمہ میں تاجی ہوئی خواہ مرض قوی ہو حرکت اوسکی بلی ہو کہ ہر واحد ان علامات کا دلیل ہے کہ موت بدون بحران کے واقع ہوگی اور اگر سب جمع ہوں دلالت زیادہ ہوگی بیان حالات کا جو ضعیف اور نقیہ کو کو گلو لاحق ہوں ناقصین ہیں اور اگر چہ مریض سے صبح ہوں مگر ابھی ضعف اور نقاہت باقی ہے ایسے لوگوں کو کس مرض پیشتر ہوتا ہے جب اسباب مذکورہ بار بار کس پائے جائیں اور کبھی انکی قوت شدید خواہ ضعیف ہو جاتی ہے اگر نہ یہ مناسب بحال انکے جیسے ہم آئندہ ذکر کرتے ہیں کچھ اسے اور یہ بھی انکے لکھ انکو عارض ہوتا ہے کہ غذا وغیرہ سے کو فائدہ انکو نہیں پہونچتا اور نہ انکے بدن میں طاقت اور توانائی برحق ہے اور خواہات انکو بدن میں اکثر پیدا ہوتے ہیں اکثر تھکے بدن کا بخوبی ہوا ہوا اور انخلا سے جو سچے تھے اور کبھی انکے بدن کا بعض اعضا میں فساد عارض ہوتا ہے کہ فقیہانہ اوسی طرف دفع ہوتا ہے اور کبھی انکو ایسے امراض لاحق ہوتے ہیں جو بہت بڑے امراض ہوتے ہیں کے اندر اور متصور ہوتے ہیں اگر تدریجاً بعد بہت امراض سالقہ کے باوجود انکی طبیعت متلاطم زبان بولہ فالج اور قوی بلورہ اس کے اور مرض لازم اور صدق لازم اور شقیہ وغیرہ عارض ہوتا ہے اگر ترتیب میں مبالغہ کیا گیا ہو اور قدر ضرورت سے زائد مریضی ہو اور اکثر عارض انکے بدن میں پیدا ہوتی ہے اور دیگر کم بانی میں نہ اسے سے زائل ہو جاتی ہے اور انکے بال اکثر سپید ہوجاتے ہیں اس لیے کہ جو بکرش حوص اور اگر نگہ انداز کا شعور انہیں باقی نہیں رہتا اور طوبت غریبی جو بالوں کو سیاہ پائی رکھتی ہے وہ دھند ہو جاتی جیسے کھیتی جب خشک ہوتی ہے سپید ہوجاتی ہے پھر جب اوکی نقاہت دور ہوتی ہے بالی سیاہ ہوجاتے ہیں جیسے کھیتی خشک سینچنے کے بعد پھر سے ہری ہوتی ہے تدریجاً ضعیف لکھول کے واسطے نازکی تدریجاً نرمی کرنی ضرور ہے اور نرم شوکا استعمال بہ نرمی کیا جائے اور کوئی غذا سے تقبل اس کے بدن پر وارد نہ کی جائے اور نہ کسی قسم کی حرکات خواہ حمام گرم سے اوکی تدریج کرنی چاہیے اور جو اسباب ناگوار خاطر ہیں حتی کہ سخت آواز میں وغیرہ سے بھی اوکی حفاظت پر ضرور ہے اور تدریجاً ریاضت متحمل نہ کرے اور سکو ہو چکا چاہے یا وہ نرم ریاضت سے ابتدا کرتی مناسب ہو کہ ایسی ریاضت اسکو نافع ہے اور بہت سودمند ہے اور ایسی تدریجاً میں مشغول ہوں کہ خون اس کے بدن میں زیادہ پیدا ہو اور ضرور ہے کہ اوسکی ایسے حال پر تدریجاً کم از کم اور تدریجاً میں لبر کرے اور جمیع استقامات سے خصوصاً جماع سے باز رکھیں خواہ بہت قدر نافع ہے خصوصاً جو شراب لطیف اور تدریجاً ہو سب سحر زیادہ و کمتر زیادہ قابل عانت کہ ہے توسیع غذا میں جسکا بحران پوشیدہ ہوا تھا یعنی حالت مرض میں جو حرکات واقع ہوئے تھے بخوبی ظاہر نہ تھے ایسا شخص کس مرض کا ہو گا مستعد ہوتا ہے اس واسطے افراط غذا خواہ غدقہ تقیل سے اسکو بڑھانا چاہیے اور کبھی ایسا نہ محتاج استفرغ بقدر مادہ کا بھی حالت نقاہت میں ہوتا ہے مناسب ہے کہ اس سال لطیف سے اسکی تدریجاً ازواج کرین خصوصاً اگر کوئی ان میں غلبہ صراحت کا معلوم ہو تو اسکی اور غلطی کے رنگ و رقوم کی طاعت اکل ہو جس خلط سے تپ اس کے بدن میں پیدا ہوئی تھی اور اشتہای طعام میں خلل پیدا ہو اگر ایسی کیفیت پیدا ہو تو کہ ہر ایک نوع سے رست دی جائے اور اسکی قوت برائی چاہے کہ نہ نرمی بعد از ان استفرغ کرنا چاہیے اور کبھی اشتیاق متحمل اور تقویت کے ساتھ ہی ہوتی ہے

تو پھر سہماں بذریعہ دوا اور نقویہ بذریعہ غذا کے کچھ جاتی ہے بلکہ غذا کی دوائی جو سہل ہے جیسے شہت درد اور گھٹنہ وغیرہ کو کچھ جاتی ہے یا اوسمین قوت اور یہ مسئلہ کی بھی تحریک کرن جو سہل ہوں اور غذا کی دوائی کے مزاج کے موافق اور مصلحت مزاج مرض کے ہوں جیسے آئری بخار اور غریبہ شہت اور تھین وغیرہ صفراوی مزاج کے واسطے اور کبھی اور اربول سے نفع ہوتی ہیں کہ فقط اور اسے انکے عروق کا تھپہ بھجانا ہے اور کبھی یہ فعل مدرات مشہورہ سے حاصل ہو جاتا ہے جیسے خیاریں اور کھرو وغیرہ۔

فصد کی حاجت نافذ کو بہت کم ہوتی اور خون کے اخراج سے یہ بے پروا ہے مگر کبھی اسکی بھی ضرورت ہوجاتی ہے اور اس پر اخراج صحت اور پھولنا رگوں کا دلیل ہوتا ہے اور دیگر علامات قلب خون کی بھی دلالت کرتے ہیں خصوصاً اگر آپ کا کسیدہ رقیق معلوم ہو کہ رگوں میں اور سکا مادہ ابھی کسیدہ رانی ہے اور جو تھیں چھالے برآمد ہوں۔ کبھی طبع کو حاجت نقد معلوم کی ہوتی ہے بنظر رادرت خون سے کہ اوسمین کسیدہ رانکے اخلاط رری کی باقی رہ جاتی ہے اور وقت افواج خون فاسد کا فرد ہوتا ہے اور تولید خون صالح کی تدبیر از نو واجب ہوتی ہے۔ مگر اس تدبیر میں مناسب یہ ہے کہ جو اسنفران از قسم سہل خواہ نقد وغیرہ کے کیا جاسے اوسمین غریبہ اور زہری بخار سے اور دفعہ کوئی تحریک نہ کچھ۔ دن کو سونا بیشتر نافذ کو مضر ہوتا ہے کہ اس کے دیگر دھماکہ دیتا ہے اور کبھی سہل بھی ہوتا ہے کہ خواب کی گرمی حرارت غریبی میں انتحاش اور فروری پیدا کرتی ہے اور جس نافذ کو منیدہ سفید نہیں ہوتی اکثر اس کو بدن میں تب ہوتی ہے اسلئے کہ وہ میں خامی پیدا ہوتی ہے اور خارج غریبی میں کسرت پیدا ہوتی ہے۔ مقتضای احتیاط جمیع اقمین میں خواہ انکے بدن فقیر اخلاط سے پاک ہوں کہ نون یہی ہے کہ جو تدبیر غذائی نسبت اونکی حالت مرض میں جاری ہو مصلح شود اور آب جو وغیرہ کے دین روز خواہ غریبی دن وہی تدبیر جاری رہے خاصہ یہ ہے کہ بعد صحت کو جو روز بخار حالت نقاہت میں آنے والا ہے اس دن تک تدبیر غذائی وہی جاری رہے جو پہلے ہوئی تھی اور منیدہ ہوتی تھی بعد اس کے افواش غذا میں ایسی کیا جائے کہ خون صالح بخوبی پیدا ہو۔ اور چونکہ اسکا بدن بخوبی اخلاط پاک سے ہوا اور نیزہ شخص کہ جسکی تب سلمیٰ تھی اور رری نہ تھی اسکا حقین بھی بہتر ہے کہ لطیف تدبیر کیا جائے ورنہ اس کے بدن میں کمی غذا سے گرمی پیدا ہوگی اور اسکا حال آبرہ ہو جائیگا اور جو شخص لاغور خفیف ہو گیا بہت جلد اسکو فریبی اور خوشحالی کی طرف لانا چاہیے اسلئے کہ قوت اوک بانی ہے اور جسکا بدن پاک نہواو سکی تدبیر بہتر بھی دیر میں کرنی چاہیے۔ اگر اشتہا نافذ کی بعد صحت کے زیادہ نہواو س کے مدد میں استعمال ہو جو دسے اور اگر اشتہا تو موگر ہضم بخوبی کر کے توجہ غذا اپنی طاقت سے زیادہ کھانا ہے اور بقدر اسکی طبیعت قابل قبول غذا کی ہے اس سے زیادہ کھا کر نادر اس کے ہضم پر نہیں ہوتا ہے اور وہ غذا بعد ہضم کے اس کے بدین بھلتی ہے یا اسکو بخیرین اخلاط کثیرہ و معجزہ بن کہ طبیعت اوک تدبیر میں معروض ہے اسلئے ہضم کی طرف توجہ نہیں ہوتی ہے یا اس کے مدد کی قوت ساقط ہوئی خواہ تمام بدن کی قوت اور حرارت غریبی میں ساقط نہ ہوگی پس غذا میں توجہ بخوبی نہیں کرنی کہ جس سے طبیعت اوسمین امتیاز کرے اور ایسے لوگ اگر اول صحت میں خواہش طعام کی کرتے ہیں آخر آخلاق کا حال یہ ہوتا ہے کہ اوک اشتہا ساقط ہوجاتی ہے اسواسطے کہ آفت اور اشتہا اخلاط مدی کے بعد بندہ بر تھی جاتی ہے۔ اگر بعد صحت کے اشتہا کم ہوا اور پھر جتنے بڑھتے زیادہ ہو جاوے گا بہت خوب ہے اس سے کہ پہلے اشتہا نایا ہوا وہ پھر کم ہو جائے پھر اگر اشتہا ہمیشہ یکساں رہے اور او جو دفعہ بڑھ کے بدین غریبہ بھجانب قوت اور غریبی کی خویش قوت اشتہا کی اور قوت الاشتہا بخنے عصب کی جو کہ مدد جس سے طرف فم مدد کے ایسا ہے

سابقہ نہیں ہے بلکہ صبح سے گوشت ہضم اور آدھ گھنٹہ پہلے فم فیر شدہ کی ساقی طبع سے اضعیف ہے۔ مناسب یہ ہے کہ ناف کو بند کر کے گوشت ہموار
 چوڑے ہاؤ مرغ سے گوشت حد سے لینے پھر گاو کا کھلا تین اور عادت پر اوس شخص کو مقدار نواد مغرب غذا میں نہ آنے دین جب تک کہ عود
 میں بقیہ مادہ کا باعث خفق مسامت ہو خواہ اسی میں عروق کا بانی ہو۔ کلینین سے کبھی سچ اسعاید ہو تا ہے بحیثیت شمع استعمال کا اسطرح
 اور ترش چیزوں کی استعمال سے۔ مغلہ مزاج تین ایک تہیر بھی ہے کہ اولیٰ ہوا سے مخالف مرض کی طرف لجا تین نسبت اوس ہوا کے جہاں
 اولیٰ مرض لاحق ہوا تھا۔ مغلہ مزاج تین کی مرعات اوس چیز کے بر وقت کسی چیز جس کا خوف عرض اوس مرض سے ہوا تھا تاکہ جس چیز سے
 کی ضرورت ہو اوس کا مقابلہ نافہ کر کے جیسے صاحب برسام کو خوف خشونت سینہ کا مرض برسام سے پیدا ہوا تھا مناسب ہے کہ بعد زوال
 کے بھی خیال رکھیں کہ اوس کے سینے میں خشونت پیدا نہ ہو۔ حمام میں نافہ کے بدن سے اس قدر عرق نکالنا چاہیے کہ اوس کا لحم حقیق بھی تحلیل
 ہو جائے اگر حمام میں جا کر نافہ کے بدن سے عرق بکثرت بہا دے تو بیشک اوس کے بدن میں کثرت فضول کی ہے اس سے ہال نہ اترنا نہ
 نقاہت میں بھی مضرب جیسا باب جمیات میں مذکور ہو ہے تغذیہ نافہ کا واجب ہے کہ غذا نافہ کی کیفیت میں ایسی ہو کہ اوس کا کیمو جن
 بنے اور سہولت ہضم ہو جائے اور بھوک پر اوس کو صبر کرنا ضرور ہے اور پیاس کا روگ نہ چاہیے۔ اکثر اس کی بھی ضرورت ہوتی ہے کہ غذا کا
 مزاج مخالف مرض سابق کے ہونا کہ بقیہ اثر مرض کو بر طرف کرے اور احتیاط بھی ایسی غذا دینے کو تقضی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے
 ترا و تلی غذا سے تغذیہ بدن کا جلد ہوتا ہے اور اگر کئی اس غذا کی کم پیدا ہوتی ہے اور تغذیہ غلیظ اور کثیف اسکی مخالف ہیں طعام کی قسم سے
 ہون خواہ شراب کو تقاسم سے۔ سرچیز میں تغذیہ کو بر گزینی چاہئیں جب بوجہ بقیہ حرارت کی ضرورت داعی نہ ہو بلکہ اوسکی تدبیر حرارت
 اور برودت میں معتدل سے کرنی واجب ہے جس میں حرارت لطیف مع۔ طوبت کو مورا و قبول اوس کا معودہ ہر اسان ہوا زوی ہضم کے
 اور مقدار میں اوسکی غذا اس قدر ہو جسے بخوبی ہضم کر سکے اور امعاء اوس کا انفصال اچھی طرح ممکن ہو اور تدریج زیادتی مقدار کی ہوتی
 رہے اگر معودہ میں ثقل پیدا نہوا نہ قرار خواہ سرعت اخذ اور دیر میں ہضم ہو نہ پیدا ہوا اور اگر تین سے کوئی چیز زبون اور ناہنہ معلوم
 ہو مقدار کم کر دینی چاہیے۔ اگر دفعہ اشتلا معودہ پیدا ہوا اور معودہ میں تدا کو شش معلوم ہو اکثر ایسے وقت میں تب پیدا ہوتی ہے اسطرح
 یہ بھی واجب ہے کہ دفعہ کوئی چیز شرب کا استعمال نہ کرے کہ اکثر تین میں خطر ہوتا ہے۔ نافہ کی غذا دینے کا وقت وہ ہے کہ ہوا اوس وقت حرارت
 اور برودت میں معتدل ہو جسے گرمی کی فصل میں اول شب اور جائز زمین دیر برون چڑھے۔ لیکن اگر ضرورت لعل داعی ہو لینے مثلاً
 بھوک سے بے طاقت ہوا اوس وقت واجب ہے کہ اوسکی غذا کے دو حصہ کریں اور تھوڑی تھوڑی کھلائیں جس سے شکم سیر نہو۔ بہت
 سرد پانی سے تغذیہ کو بجا ضرور ہے اس لیے کہ اکثر بعض اشیا کی حرارت پر گران باری پیدا کرتا ہے اور اکثر موجب خفق ہوتا ہے اور سینہ
 ایسا دکھاتا ہے کہ سرد پانی پینے سے حالت نقاہت میں آوی مرگیا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اشتہا نافہ کی کسی بوجہ ضعف
 کے خواہ بوجہ اجتماع اخلاط کے معودہ میں پیدا ہوتی ہے اور اوس کے علاوہ اکثر ایک حالت مثیل غشی کے پیدا ہوتی ہے اور کبھی بوجہ ضعف
 جس کے چونکہ مذہب کیلوس بہت کم کرتا ہے اور لون بدن اور برانین جو رفیق اور سپید ہو یہ ضعف بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور اشتہا کی بخوبی
 ہے کبھی بسبب مثلاً بوجہ اخلاط کے تمام بدن میں اور حدت تخمہ کے اشتہا میں کمی ہوتی ہے۔ کبھی بحیثیت ضعف قوت بدن اور حرارت خف
 کی خواہ محض بوجہ ضعف معودہ قلت اشتہا پیدا ہوتی ہے ہر ایک قسم قلت اشتہا کی تدبیر جیسے معلوم ہو چکی ہے کرنی چاہیے مگر رفت
 نرمی کا لحاظ ضرور کرنا چاہیے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ کلینین سفر علی بہت ہی عمدہ دوا تین کیواسطے ہے خصوصاً جب کہ انکی

اگر تھما ساقط ہو تو یہ صفت معدہ کے اور چونکہ فضل معوی معدہ سے فزج کا جو مرکز ہے اوس سے ان ہوتی ہے اور اویہ معوی معدہ جو بہ نسبت
 سکنجبین سندر جلی کے گرم ہیں جیسے فرض درود وغیرہ اونسے اکثر کس کا خوف ہوتا ہے حرکات امراض کا بیان ادوات اور مرض
 کی ابتداء و حمیات میں مفصل بیان ہو چکا ہے اب یہ جاننا چاہیے کہ حرکات ادوار کہیں کبھی کبھی ہوتی ہیں یہ بات انتہا سے حرف بہ
 دلالت کرتی ہے اور کبھی دورہ کی حرکت بہ طرقت نقصان کے ہوتی ہے یہ دلیل ہے انقطاع مرض کی اور رات کو حرکات امراض اور امراض
 کے اعراض میں شدت زیادہ ہوتی ہے اس واسطے کہ بوقت شب طبیعت کو اشتغال طوف الفلج مادہ کی زیادہ ہوتا ہے اور ہر طرح غریغ
 ہو کر توجہ مغالہ مرض کی ہوتی ہے مقالہ دوسرے اوقات بحران اور بحران کے ایام اور دوسرے بحران کی ابتداء
 مرض میں اور اول حساب بحران کا بیان بعض اطباء کہتے ہیں کہ اول مرض ہسوفت ہے شمار ایام بحران کا کیا جاتا ہے وہ
 زمانہ ہے کہ مریض اور سوقت آثار مرض جیسے نغمہ اعضا اور علیہ حیات میں دریافت کرنا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ نہیں بلکہ ہسوفت سے
 مریض صاحب فراس ہوتا ہے اور ہسوفت بخوری ہو کر نہایت اور مرض فعل کا بوجہ مرض کے بخوبی واضح ہوتا ہے اور سوقت سے شمار ایام بحران
 کرنا چاہیے۔ ثمرہ اس نزاع اور اختلاف کا اوہن حیات میں ظاہر ہوتا ہے جو دفعۃً عارض نمون اور جو حیات کہ دفعۃً عارض ہوتے
 ہیں اور بہن اول وقت پوشیدہ نہیں رہ سکتا ہے جیسے بعض مہمومین کی تب دفعۃً شروع ہوجاتی ہے اور ابتداء تب کی فوب ظاہر ہوتی ہے اور تب
 سے پہلے وہ مریض ایسا خوش حال تھا کہ اسے کسی طرح کی ابتداء اور تب محسوس نہوتا تھا اور آگاہ سو گیا خواہ عام میں داخل ہو یا خواہ اور کسی قلم
 تب ہو چکا اور یکا یک تب آگئی لیکن جن تو نہیں بات پاؤں تو ٹٹا خواہ در دوسرے مقدم ہوتا ہے خواہ قہوم کے آثار پہلے شروع ہو کر اولاً
 تب شروع ہوتی ہے اسے حیات میں یہ اختلاف شمار ایام بحران کا حل سکتا ہے چار سے نزدیک راجی صبح اور مذہب مختار شروع حساب
 بحران کا یہ ہے کہ خاص تب کو وقت ابتداء کو اول یوم شمار کریں اور وہ زمانہ وہی ہے ہسوفت خروج فزج انسان کا حالت اصلی اور طبیعی
 سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور ابتداء کسر خواہ در دوسرے اور احیاء وغیرہ کا کچھ اعتبار نہیں ہے جیسا فریق اول کہتے ہیں اور ہر طرح صاحب فراس
 میوہ خواہ نہ نامی قابل اعتماد کہ نہیں ہو سکتا اسلئے کہ اکثر مریض صاحب فراس نہیں ہوتے اور تب موجود ہوتی ہے۔ اگر عالم کو
 اور ولادت تب عارض ہوا زور ولادت حساب کرنا چاہیے کہ بعض خطاب ہے کہ اسکے قائل ایک نوم ہیں۔ اور اکثر زمان حوالہ کو تب
 دوسرے خواہ ہسوفت سے روز دفعۃً مل کے عارض ہوتی ہے بیان سبب ایام بحران اور اوسکے دوروں کا اکثر لوگ سبب
 مقرر ہوئے زمانہ بحران امراض مادہ کا متاب کی حرکت اور دور سے تجر کر تے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ قوت امتاب کی تمامی طو
 عالم میں پہلی ہوتی ہے کہ جذہ ہوا سی قوت کہ اقسام غیرات کے پیدا ہوتے ہیں فیض غیرات اور افندہ پر بھی قوت فزج میں ہوتی ہے
 خواہ عدم الفج اور عدم ہضم پر جیسی جس مادہ کی استعداد ہو اور اسی خواہ پر ایک ست لال تجر کا یہ لائے ہیں کہ دبا کے بانی کا جذر
 در ہضم میں بحسب اختلاف زیادتی فرقی کہ ہوتا ہے اور کیفیت حدوث جذر اور دبا کی یہ ہے کہ ہسوفت سے امتاب کا نور پڑتا ہے جو
 دیا یا نہیں زیادہ ہوتا جاتا ہے سینے پر یا بانی کا شروع ہوتا ہے اور جتنا امتاب کا نور زیادہ ہوتا جاتا ہے اسی قدر بانی کا مذہب زیادہ ہوتا
 جاتا ہے تا آنکہ نہایت زیادتی کو جانندہ صبح جای اور سوقت انتہا ہو کہ آب دریا پونج جانا جو حب امتاب پونج ہوتی ہے تا جی فزج سے
 پر سینے کے گھٹنا سے پہلے کشش اور کشی بھلا دین شروع ہوتی ہے پھر جب جانندہ غیب جاتا ہے آخر مہینہ کے ایام حاکم میں ہسوفت
 انتہا سے کو پانی بہو چکر جاتا ہے شروع ہوتا تھا اوس قدر کم ہوتا جاتا ہے اور پھر حیلہ حاکم سے نکل کر شکل لہل نظر نہایت دوسرے

۱۵۰

شروع ہوتا ہے اور یہی سلسلہ اور مد کا یہیم ملتا ہے نواح اور کشتی کے مسافر اس بات کو مد بھی جانتے ہیں اس طرح جو لوگ کنارہ
بحر اعظم کے ہیں ان کو اس قول کی بخوبی تصدیق ہے اور روزانہ جزر اور مد کا طریقہ اور ہے جو مفصلاً کتب قوم میں مذکور ہے۔ سو
تحریر تاثیر نور فخر کا یہ ہے کہ حیوانات کی سرگرمی بھی بقدر زیادتی نور فخر کے زیادہ ہوتا ہے جتنی کہ جو مہینہ نایع قمری اعظم بلکہ مہینہ
میں جب قدر بھیجا اور دماغ سرچین نکلتا ہے اور نایع میں استعداد نہیں ہونا قصاب وغیرہ جو نزع حیوانات کا پیشہ کرتے ہیں وہ اس سے
بخوبی آگاہ ہیں۔ نیز تجربہ بہ نسبت سرعت نفع اور خشکی پھیل درخت ہوا بار بار کی خواہ زیادتی نگراری اور بقولات کی زمانہ در
میں قمر کی جب زیادتی نور کی مہنی ہے اور یہ لوگ یہ بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ رطوبات بدن انسان کے قمر سے اثر پذیر ہیں پس
کو احوال میں غور و اختلاف ہوتا ہے۔ نظر اختلاف احوال قمر کے اور جب قدر ظہور اختلاف احوال قمر کا خدیر ہوگا بدن کی رطوبات کو حالت
اختلاف میں زیادہ ظاہر ہوئے کہ بہت شدید زمانہ ظہور اختلاف احوال بدنی کا وہی وقت ہوگا جس وقت قمر مقابلہ پر اوس وضع کے
ہوئے جس میں نقطہ پر کوئی تغیر نہیں انسان میں ہوا ہے یعنی ایک سواستی درجہ پر مثلاً اول درجہ میں مانتا ہے مانتا ہے مانتا ہے کوئی مرکز
جسم انسان میں پیدا ہوئے ہر مسئلہ میں مانتا ہے ہوا و سدن نہایت نیر کندی کا ظہور ہوگا اور اوس سے کم نہ ہوگا۔ مثلاً وہ دن ہے
کہ قمر واقع میں پر اوس نقطہ کے ہوئے ہے یعنی نو درجہ کا فاصلہ مثلاً درمیان مبداء غیر سے اور مقام قمر سے ہوئے مثال مفروضہ میں
آخر درجہ نور کا قطر سے گا اور یہ خیال ہلکا کا واجب کرتا ہے کہ دورہ قمر کی تقصیف ہوئے تقصیف کے لئے ترجیح ہو جائے مانتا ہے مثال
مذکور میں ہم بیان کر کے ہیں۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ چونکہ دورہ قمر کا $\frac{1}{2}$ روز ہے یعنی اڑتیس روز اور تالی ایک دن کی جو مساوی اٹھ
گھنٹہ کے تقریباً ہے تمام ہوتا ہے اور اس میں سے ایام اجتماع یعنی عاف کا زمانہ کم کرنا چاہیے کیونکہ قمر کو ایام اتحاق میں کوئی تاثیر نہیں ہوتی ہے
اور یہ زمانہ تقریباً دو دن اور نصف اور ثلث ایک دن جو برابر ہے $\frac{2}{3}$ دن کہتے ہیں دو دن اور اس گھنٹہ کا تخمینہ ہوتا ہے بعد تقریق اس مقدار
کے چھ ہیں اور نصف روز باقی رہے گا یعنی $\frac{1}{2}$ اور اس کا نصف $\frac{1}{4}$ یعنی سوا تیر روز یعنی چار دہائی روز جو ان روز جو اور
نصف ہے یعنی چھ دن اور باقی بخش ایک دن کے یعنی ساتواں روز جو ان کا اور اس کا نصف ہے $\frac{3}{4}$ یعنی تین دن اور باقی سولہ گھنٹہ
ایک دن کی یعنی چوتھا دن جو ان کا اور یہ چوتھا روز چھوٹا دورہ اوس کا ہے اور بعض لوگ اس حساب کو دوسرے طور پر لیتے ہیں کہ اگر اس میں
اور اس حساب میں تصور اس فرق سے لیتے وہ لوگ دو دن اور کہتے ہیں یعنی ثلث ایک دن کو ایام عاف کے نکال کر $\frac{2}{3}$ دن
تقصیف شروع کرتے ہیں پس اونی تقصیف اس طرح ہے $\frac{2}{3}$ کا نصف $\frac{1}{3}$ اور اس کا نصف ہے $\frac{1}{6}$ اور اس کا نصف ہے $\frac{1}{12}$ اور اس کا نصف ہے $\frac{1}{24}$ اور
اول سے حساب دوم آخر تقصیف میں بقدر ایک نصف میں کے زیادہ ہوتا ہے کیونکہ حساب اول میں آخر تقصیف ہے چار اور
حساب دوم ہے $\frac{1}{3}$ پس بقدر تقریق کسوچ کہ ہے $\frac{1}{3}$ اور $\frac{1}{6}$ ہے $\frac{1}{12}$ یعنی سولہواں حساب دوم میں زیادہ ہے
لیکن اس دوسری راوی میں کہ قدر نصف اور اصرار چاہیے اس لیے کہ اکثر مہینہ میں روز بھی جو ان دفع ہوتا ہے اگر ساتھ تیر روز
تقصیف اول تیرین چھ روز کہی جو ان ممکن ہوگا چنانچہ آئندہ مفصلاً ذکر ہوتا ہے۔ اب یہ ایام جو اور مذکور ہوئے یہ وہ ہیں
اور فاضلہ میں کہ انہیں اختلافات عظیم ظاہر ہوتے ہیں وہی اور اصغر سے کہلاتے ہیں اور اور اس میں بھی انہیں کا نام ہے
اور اور اگر کسے فاضلہ اور اصغر سے کہلاتے ہیں۔ جس وقت کوئی مدت ان ایام مذکور کے مثلاً چوتھے خاہ ساتویں روز کی شروع
ہوئے روز جو ان کا آئے اور زیادہ حال میں اور حاضری منور وقت انہما اوس مدت کے مرض میں کوئی تغیر ایسا ہوگا جو صلاح

اور خوش حالی مریض پر شامل ہو اور وزیر بحران کا آئے اور ثانی بحران شروع ہوں اور مادہ اور دیگر احوال فاسد ہوں تو قوت پر برقت اختتام اس مدت یعنی زمانہ بحران کے ظاہر ہوگا اس سے فساد اور زوال مالی مرض کی ماضی ہوگی۔ سو اراضی خواہ احوال مرض زمین اور ایک مہینہ سے زیادہ وہ بانی رہتے ہیں اس کے بحران کا حساب حرکت شمس سے کیا جاتا ہے اگرچہ اندازہ مقدار کہ بحران کا ان اوقات مختلفہ و حد میں ایک متشکک امر ہے اور اس تجربہ میں گنجائش بحث اور منع کی زیادہ ہے اور کوئی دلیل بر بانی اسکی ثبوت پر کیا نہیں جاسکتی ہے لیکن طیب کو سنا ہے کہ جو شمس کثرت مشاہدہ اور تجربات سے معلوم ہوا ہے مدار معالجہ اور علاج کا کرنے اور اسکی علت واقعی کی شناخت کے درپے نہوا سلیے کہ بیان اس علت کا طیب کو دوسرے علم پہنچانا ہے اور طبیبانہ خواہ فلسفہ اولیٰ تک ایسا ہے بلکہ واجب ہے کہ طیب ابام بحران کے وجود کا قایل اور مفید بر جہل خبر ہو جائے خواہ مسئلہ بحران اور قضیہ اوقات مذکورہ کا بطور اصول موضوعہ کے مان لے خواہ اگر اسکی دلیلین شکباتی رہے پس منظر قدرت محال ہے کے معادرات سے اس حکم کو تصور کرے۔ یہ بھی جانشا ضرور ہے کہ اکثر اطباء دور اس زمانہ کا نام کرتے ہیں کہ اگر اسکو دوا کین حاصل نصیف جو مقدار ہو وہ بھی یوم بحران ہو اور پھر حقد را اسکی نصیف کرتے جاتین حاصل نصیف یوم بحران ہوتا جائے اور غیر بحران کوئی دن نہ پڑے تاکہ آخر میں نصیف کا حاصل مساوی سائے چھبیس کے ہو جو زمانہ دوری بعد نقصان ابام محاق کے فرض کیا گیا ہے۔ مثال اس دور کی رابع اور سابع سے دیتے ہیں اسلیے کہ یہ دونوں دن ایسے ہیں کہ اگر نصیف ہو (موجب اعتبار ابام بحران دن اراضی کے جسکے لائق رابع اور سابع ہے) ہمیشہ یوم بحران پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ رابع جن اراضی کے واسطے لائق ہے جب اسے دو چند کین سالتوان دن حاصل ہوگا اور جس مرض کا بحران جو پنجون ہوتا ہے اور اسکا سالتوان بھی ہوتا ہے اور دوسری نصیف میں جو دہوان روز پیدا ہوگا یہی یوم بحران ہے اور تیسری نصیف میں سالتوان روز پیدا ہوتا ہے وہی یوم بحران ہے جو عشرینات کا دورہ سب سے زیادہ پورا ہے کہ جو عشرہ بعد کسی عشرہ کے ہے برابر بحران کا دن ہے اور دونوں دورہ جو رابع اور سابع کے ہیں عشرینات سے اس بات میں کم ہیں کہ پوری نصیف ہر ایک دور کی بحران ہے کسر ہو اسلیے کہ کسر اور جزو صحیح ہے ۲۷ میں واقع ہوا ہے اسکی رعایت کرنی پڑتی ہے اور اسی جہت سے تین ہفتہ میں یوم میں پورے ہوتے ہیں اکیس دن تین ہفتہ کی شمار نہیں ہوتی پس رابع پہلا پوری چاروں کا مجموعہ ہوتا ہے اگرچہ فی الواقع ہے ۳۰ خواہ ہے ۳۰ ہے اگر اسکی کسر دوسرے دورہ میں نکل جاتی ہے کہ وہ سالتوان دن قرار دیا جاتا ہے کیونکہ دو چند ہے ۳۰ کا ۱۰ ہے ۲۰ ملکہ ۲۰ دن اور سولہ گھنٹے ہوتا ہے اور تیسرا بحران کیا جو تین دن ہوتا ہے کیونکہ ۳۰ + ۳۰ = ۶۰ ایسے دن تین دن اور تین گھنٹے پس اس تیسرے بحران میں دوسرے دورہ کی رہی ہی کسر نکل جاتی ہے اس طرح کہ روزیازیم مشترک رابع سوم اور چہارم ۲۱ شمار کرتے ہیں پس چہارم بحران بروز چہارم ہوتا ہے اور اسوقت بود کہ کسر مذکور کے آخر رابع چہارم روز چہارم اسواسطے مقرر کرتے ہیں جس میں سابع دوم کا آخر اور رابع چہارم کا متحد ہو جائے اور جو دہوان روز بحساب رابع اور سابع کے ہر طرح سے یوم بحران ہے پھر چونکہ جو نقصان تیسرے سابع کا کرتے ہیں یا پھر بحران میں یوم روز پڑتا ہے اسلیے کہ چوتھا اور گیارہواں روز مشترک شمار کیا گیا ہے اس کے لحاظ سے دونوں ادھر پڑاے جاتے ہیں روز اٹھارہواں روز یا پھر بحران ہوتا چاہیے تو ضیع شمار ابام بحران کی یہ ہے ۱ + ۲ + ۳ + ۴ پہلا بحران پھر ۴ + ۵ + ۶ + ۷ دوسرا بحران ہے

نے نوح کو کئی بہت کی سبب اسلئے کہ امراض روزہ میں اعتبار رابع کا ساتھ ہے جیسا اور بیان ہو چکا ہے۔ مگر غرض کہ یہاں سے کہ ان لوگوں نے تفصیل بحران رابع اور رابع میں کسی سبب ضابطگی کی ہے اور کسی خلاف قاعدہ جو نہ ایام بحران کی کرتے ہیں اور جو سلسلہ معتبر اور نظام صحیح مطابق قاعدہ تاثیرات قمری کی ہے متصل اور وصل میں اونے قطعاً ساقط کر دیا ہے جو نہ روزہ کے بحران جس قدر ہیں اور کئی قوت میں روز تک ابتدا و مرض کو قوی بنی ہو اور بعد از ان قوت سالوعات کی شروع ہوتی ہے جو تیسویں روز تک پس جب بعض کو تیسویں مرض میں گذر جائیں اور اسکے مرض کا بحران بحساب سالوعات بموجب بیان بالا کرنا چاہیے کیونکہ مادہ مرض غلیظ ہو جائے اور ارکان کا خلیہ کے نزدیک ایک سو تین روز اکثر بحران جید ہوتا ہے بلکہ تیسویں روز کے جیسے روز ہستم تیسویں روز کی فعالیت برابر اٹھارہ سو تین کے گواہی دیتا ہے بحساب اسابع کے مترجم کہتا ہے مراد یہ ہے کہ تیسویں روز تیسویں روز کے افضل ہونے پر گواہ ہے بحساب سالوع کے اسلئے کہ تیسرا سالوع اپنے اقبل کے متصل ضرور ہوتا ہے چنانچہ اور بیان ہوا اس حساب سے ابتدا سالوع سوم کی جو ہوتی ہے روز سے جو اڑھائی سو تیسویں روز ہوگی اور جو کہ جس روز سے سلسلہ رابعات کا شروع ہوا ہے اسی دن سے سالوعات کا شروع ہو جندہ و بعد روز چار سو کہ اسابع شروع ہوگا اسی دن رابع ہی شروع ہوگا اور روز ہی در چار سو ہوگا اور بعد از چار سو روز ان اس وجہ سے ظاہر ہو کہ جس طرح تیسویں روز بحران بحساب سالوع سوم کے ہے اور سطح ضروریان روز بحساب رابع کے افضل یوم بحران ہے۔

قن۔ بقراط اور جالینوس کے ترجمہ میں ایک سو تین روز بحران جید کا اکثر موزا درست نہیں تھا اسلئے سطح شائیل وراثت میں تین روز کے بحران جید موزی ہیں اختلاف واقع ہے کہ اگر کاغائیس نے بتایا تیسویں براٹھ تیسویں روز کو ترجیح اور فعالیت دی ہے اور اسلئے کہ تیسویں اور تیسویں روز میں اور جو تیسویں اور تیسویں من۔ اور جو تیسویں اور تیسویں من باعبار فضل اور وصل کے اختلاف واقع ہے اگر سلسلہ وار حساب کیا جائے تو غلط واقع ہوگا۔ یہ بھی جائنا ضرور ہے کہ بعض امراض کا بحران سات مہینہ بلکہ سات برس کو بعد ہوتا ہے اور جو وہ برس اور ایک سو تین برس تک بحران کا امتداد ہوتا ہے۔ بعض اطباء نے البتہ خیال کیا ہے کہ بعد چالیس روز کے بحران کسی مرض کا باستفراغ قوی نہیں ہوتا ہے اور واقع میں یہ سبب صحیح نہیں ہے بلکہ معتبر لوگوں نے مشاہدہ کیا ہے کہ باستفراغ قوی بعد چالیس روز کے واقع ہوا اور یہ ہی کچھ روز نہیں کہ بعد اربعین کے بحران باستفراغ قوی محتاج اسکا ہو کہ پہلے مرض میں مدت از سر نو پیدا ہوئے تب باستفراغ قوی سے بحران موقوف ہوگا جس مرض کا ہو کہ بعد اربعین کے ہو۔ خواہ مرض میں ترکیب ہو اس طرح کہ کہ حدیث مرض مرض من کے چند دنوں بعد ایک اور مرض عادی ہوا اور دونوں ملکر ایک بیماری ہو اسوجہ سے بعد اربعین بحران باستفراغ قوی سے ہوا سبب کہ مرض من میں کہ بحال نہیں کہ طبیعت آہستہ آہستہ انفعالی مادہ کا کٹنے کرنے بعد اربعین کے اور کئی دفع اور اخراج پر ایک ہی روز قیام ہوا اور یہ باستفراغ قوی بحران اسی روز واقع ہو۔ اگر وہ وقوع ایسے بحران کا بعد اربعین کہ نہ ہو تب سے اور اکثر ہی ہوتا ہے کہ بعد اربعین بحران باستفراغ قوی نہیں ہوتا اور ناقص بحران ہی خواہ بدرجہ اتم کے چٹکے اور کہ حرکت بدرجہ قوی ہے بحران بعد اربعین ہوتا ہے۔ خواہ مادہ رفتہ رفتہ تحلیل ہوتا ہے۔ بقراط نے کہا ہے کہ ایام کی جفت ہی ہوتی ہیں اور طاق ہی ہوتی ہیں۔ اگر اکثر طاق و لولوں کے قوت بنا کر ترجمہ کے بحران میں زیادہ اور شمار میں ہی ایام افراد زیادہ ہیں ایام اولین۔ اگر طاق و لولوں کے مساوی شمار ایام کا ہو جائے۔ مثال ایام افراد کی تیسرا یا چھٹا ساتواں دواں یا چھٹا اور ارکان کاغائیس دونوں کے مذہب کے موافق شمار ایام کا ہو جائے۔ مثال ایام افراد کی تیسرا یا چھٹا ساتواں دواں یا چھٹا

سرمہوان کیسوان سانسوان الکیسوان۔ جالینوس نے اس مثال میں جو بقرطیہ اشخوان اور دسوان روز ایام انواراج میں شمار کیا اور سے ناخار جو تیز کیا ہے اور کہا ہے کہ بموجب اصول اور قواعد بقرطیہ و دوزن روز یوم بحران ہفتین سکتے اور شاید اگر تینہیل بقرطیہ کے کلام میں واقع ہوئی ہو تو قبل انانکہ خوبی اور باستحکام علم ایام بحران کا بقرطیہ کو ہوا بموجب یہ کلام بقدرت سے صادر ہوا ہے یا اگر اس قول کی کوئی اور تاویل صحیح کیجا دے۔ یہ بھی ہاں تاخیر و رہے کہ اکثر ایام بحران میں الفصل ہوتا ہے پس دودن بحران کے بعد ایام درمیانی بمنزلہ الکیدن کے ہو جاتی ہیں لیکن یہ کیفیت اکثر بعد میں رونے کے پیدا ہونے میں خواہ بحران استفرغ کا ہوا یا علاج کا یہ بھی جائنا ضرور ہے کہ برز بحران حیدر کو علامات بدظاہر ہوں نہایت بڑا ہے اور موت بردلانی کرنا ہے جیسے اگر علامات دی سائون روز خواہ چودھویں روز پیدا ہوں کہ انکی دلالت بلکہ بعض پر زیادہ مہر کی مناسبا ایام بحران کے مقدم روز بحران آئندہ یوم بحران سے وہی مناسبت رکھتا ہے جو دوسرا الضعیف سے پہلے کے حاصل ہو جیسے سائون اور چودھویں اور یوم بحران سے ۲۴ گھنٹے کا زمانہ ہے خواہ تمام اس مدت میں آثار بحران کا وجود ہو خواہ بعض میں خواہ دین ہو خواہ رات میں خواہ دونوں میں۔ بہر حال ایام باجوری بعض بدرجہ غایت قوی ہیں کہ شاید دین میں ہمیشہ امید وقوع ہوا ہوتی ہے اور بعض ایام بدرجہ غایت ضعیف ہیں اور بعض ایام متوسط ہیں اور ان سبکی تفصیل ہم بیان کرنے میں مکر پہلے ہم کہتے ہیں کہ اول یوم بحران روز چہارم ہے مگر ضعیف ہو کر دسویں اکثر امید وقوع ہوا کی نہیں ہوتی مگر روز چہارم ہوجہ مناسبت تضعیف کے مندرجہ ذیل کا ہے دوسرے یوم بحران کی وقت ہے اور سائون روز یوم بحران قوی ہوا کی خبر چوتھا روز زمانہ ہے اور سائون یوم فوت کے ایسا ہے کہ اول طبقہ مالی میں قرار دینے کے لاین سبب اسلئے کہ نصف مقابلہ اور ربع دورہ قری ہوا ہے اور گیارہواں روز مثل چودھویں روز کے اگرچہ قوی نہیں ہے لیکن وہ امراض صفراوی جنگا دورہ افراد میں ہوتا ہے جیسے حمی فلب و غیرہ اور امراض میں گیارہواں روز بحران قوی ہو بہت چودھویں روز کے۔ چودھویں روز بھی روز قوی ہے اسلئے کہ یوم مقابلہ دورہ قری ہے اور منجملہ وجہ فوت کی ایک وجہ دسویں ہے کہ چودھویں ایسا ہے کہ اس سے مناسبت روز چہارم کو ہوا دسویں فوت احکام بحران اور سلامت آثار بحران نہیں ہوتی چہا کہ اس دن بحران تمام اور حید کی امید کیجا و سرمہوان روز یوم بحران قوی ہے اور چودھویں اسکی مناسبت تضعیف میں ہے جیسے نوان روز قوی تر ہے اور سرمہوان روز چودھویں روز سے وہی مناسبت ہے جیسا کہ یومین روز کو چودھویں روز سے ہے سبب کے روز ہفتہم رابع اول ہے تیسرے سابع کا اوسکی طرح کیا ہواں روز رابع اول سابع دوم کا ہوا تھا ہواں روز یوم بحران ہے مگر کتر اسمین بحران واقع ہوتا ہے اور کتر امراض میں انھار یومین روز ہوتا ہے نسبت الکیسویں روز کی چودھویں روز اور الکیسویں روز بھی کتر بحران ہوتا ہے اور اوس سے کم سنہ سائون روز بلکہ سنہ سائون روز بحران واقع نہیں ہوتا ہے کہ اس کے قریب جالینوس روز چودھویں جالینوس روز بلکہ سائون روز سے کتر ہے اور چودھویں روز بھی صلاحیت بحران قوی کی نسبت الکیسویں کے رکھتا ہے اسلئے کہ آخر میں رالوعات کے واقع ہے۔

یہ بھی جائنا ضرور ہے کہ خلی امراض کی نوبت افراد میں واقع ہوتی ہے جیسے غصہ اور امراض حادہ اور ان کا بحران طہر ہوتا ہے اور اکثر ان امراض کا بحران ایام افراد میں واقع ہوتا ہے کہ یہی ایام نوبت امراض مذکورہ کے ہیں اسواسطے ممی خلب میں گیارہواں روز انتظار بحران کا کیا جاتا ہے اور چودھویں روز نہیں کیا جاتا ہے مگر غلبت جیسے کہ اگر نوبہ میں تقدیم خواہ تاخیر پیدا ہو اگر کچھ

غضب کی ساتویں نوبت میں اعطال ایسا ہوتا ہے کہ تیرہویں روز واقع ہوتی ہے پس بحران بھی تیرہویں روز ہو جاتا ہے۔ جن امراض کی نوبت ازواج میں ہوتی ہے جیسے ربیع وغیرہ اونکا بحران بدینہ ہوتا ہے اور اکثر ایام ازدواج میں اونکا بحران ہوتا ہے۔ اکثر ایام باجوری رابووات کے دو طبقہ عامی بن شمس کیے گئے ہیں کہ ان میں بحران جید اکثر ہوتا ہے یہ بین ساتوان اور گیارہویں اور چودہویں اور سترہویں۔ کبھی دوسرے کسی مرض کے مطابق شمار ایام بحران دوسرے مرض کے ہونے میں مثلًا سات دوسرے غلبہ کے مطابق سات دن محرقہ کے ہو جانے میں لینے ساتویں دوسرے میں غلبہ سبب نجات ہوتی ہے اور کبھی بقای مرض فرسوس میں اور برسوس میں موجب شمار ایام امراض عاده ہوتا ہے پس جمی ربیع سات مہینہ میں عام ہوتی ہے جیسے حر و سات ذیقین اور ان امراض انما زائد مثل انما زائد ایام امراض عاده ہوتا ہے مثلاً چونکہ مہینہ ربیع میں مندر ساتویں مہینہ کا ہو جاتا ہے اور تقدیم و تاخیر بھی ان امراض میں مثل امراض عاده کے واقع ہوتی ہے اور غریب ہم بیان کرینگے ایام جو وسط میں واقع ہیں جن ایام کا اوپر کی فصل میں بیان ہوا ہے ایام باجوری اصلی ہیں اور موجب اصول اور قواعد خواہ بحرات کے وقوع بحران کے وہی ایام ہیں اور بنیاسی حکم ظہور ان بحران کا انہیں ایام میں کرنا چاہیے۔ لیکن کبھی نظر بعض وجہ اور سہاب عارضی جو خارج سے پیدا ہوں خواہ نفس مرض سے بوجہ سرعت حرکت اود عاده یا بطور حرکت عاده بارہ کی خواہ بوجہ موت او ضعف بدن مریض کے خواہ اور عارض کی وجہ سے جیسے ہمداری مغر یا پیدا ہو کسی اور خارجی کی وجہ سے مثلاً مطلق کتب علمی کرنے سے خواہ بدنی اسباب سے مثلاً خشکی واقع وغیرہ خواہ نفسانی جیسے خوف وغیرہ بوجہ فراط پیدا ہو الغرض ایسے وجہ سے کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بحران مرض میں تقدیم خواہ تاخیر ہو جاتی ہے اور ایام مذکور بالاس کے پہلے خواہ اونسے پیچے بحران واقع ہو جاتا ہے اگرچہ یہ بحران غیر وقت کا قائم مقام بحران واقعہ کے نہیں ہوتا بلکہ اوس سے کم ہوتا ہے اور اگر سبب قوی عارض نہو تاہر آئید بروز یوم مقفی بحران واقع ہوتا اور تقدیم و تاخیر واقع نہو تا مگر چونکہ عارض قوی ہے اسنے وقت اصلی سے انحراف پیدا کر کے غیر وقت میں انما بحران پیدا کی ہیں اور اگرچہ عارض ضعیف ہوتا اسکا اثر فقط اسقدر ہوتا کہ بحران اپنے یوم اصلی میں ہوتا مگر بدشواری اور بحران نام نہو سکھتا الغرض جو ایام کا دشمن سبب بسبب عارض کے کہ خلاف قاعدہ رابع اور سابع کے بحران واقع ہوتا ہے اون ایام کو ایام واقع فی الوسط یعنی ایام درمیانی کہتے ہیں اسلئے کہ وہ ایام درمیان ایام بحران کے واقع ہیں اور ان ایام کے واسطے بھی چند احکام خاص ہیں مثل ایام بحران کی ایک وجہ خاص سے جو ابھی مذکور ہوئے۔ اور یہ ایام جیسے تیسرا دن خواہ پانچواں خواہ چھٹا خواہ نوں۔ یا تیرہواں ہیں پس تیسرا اور پانچواں دن اول بحران لینے روز چہارم کو گن کرے ہے اور نوں دن پنج میں ساتویں اور گیارہویں کے واقع ہے کبھی جو دن واقع وسط میں دو ایام بحران کے ہے اولی اور آدھ واسطے بحران کے ہوتا ہے اور وہ دونوں روز بہ نسبت اس درمیانی روز کے اولی نہیں ہوتے جیسے نوں روز درمیانی بہ نسبت ساتویں اور گیارہویں روز بحران کے کہ اور کبھی جو یوم بحران درمیان دو یوم واقع فی الوسط کے ہو وہی المائق تر بہ نسبت دونوں ایام درمیانی کے ہوتا ہے جیسے ساتویں روز پنج میں چھٹے اور آٹھویں روز کے واقع ہے۔ پہلی صورت کی دلیل یہ ہے یہ کہ گیارہویں دن کا بحران نویں دن واقع ہو جاتا ہے کہ نسبت اسکا کہ ساتویں دن کا بحران نویں دن تک مؤخر ہو جائے اگرچہ دونوں آئین لینے تقدیم گیارہویں کے نویں دن اور تاخیر ساتویں کے نویں دن تک اکثر واقع ہونے میں قوت اور ضعف ایام واقع فی الوسط۔ نوں دن جو یوم درمیانی ہے وہ یوم نویں ہے اور تمام ایام واقع فی الوسط میں وہی دن توتین

مقدم ہے اوسکے بعد پانچواں دن بعد اوسکے تیسرا دن اور پانچواں دن چوتھوں دن جو روز پانچواں اصلی ہے کہ نہیں ہوا تو چھواں دن شاید وہ وضع قوت کا اوسمین کبھی بکرا نہیں ہوتا چھوٹوں میں کبھی بکرا نہ جاتا ہو اگر دینی ہے اگر دینی ہو تو پانچواں دن پانچویں دن ہوتا ہے اور خطہ سے سلیم نہیں ہوگا کیونکہ چھٹا دن ساتویں دن کہتین باتوں میں صندے اول چھٹے دن میں بکرا نہ ہوتا ہے اور ساتویں دن زیادہ ہوتا ہے دو سو چھیڑی دیکھا بکرا نہ ہوتا ہے اور ساتویں دن کا سلیم ہوتا ہے تیسری چھیڑی دن پانچواں دن ساتویں دن باسالی ہو سکتا ہے۔ چھٹے دن کے بکراں کا انداز بڑائی میں چوتھوں دن کے بکراں اور کثیر الیافاں ہوتا ہے کہ چوتھوں دن مندرخیزیت چھٹے دن کا جو کثیریت و دشواری سے جب بکرا نہ ہوتا ہے مندرخیزیت دیکھا ہوتا ہے اور سوت چوتھوں دن اکثر علامات خوفناک پیدا ہوتے ہیں جیسے شکلات اور غشی خصوصاً اگر بکراں استغفری ہو اور غشی ہو تو قوت کے واقع ہوتی ہو تو قوت اور زنا منہ لعل کا اور رعشہ اور لہلان میں کھل کا پیدا ہوتا ہے اگر اوس دن پسینا برآمد ہو تو عرق کیساں ہوگا اور بیشتر اوسمین بکراں استغفری ہوتا ہے نقصان ہوتا ہے کہ اوس نقصان کا تمام خراج رومی یا یرقان کہ دیکھا ہو بول بھی لون اور قوام میں رومی ہوتا ہے اور سوسب بھی برآمد ہوتا ہے۔ یہ باتیں اور سوت پیدا ہوتی ہیں کہ جب مرض بعد بکراں کی سلامت ہو اور اگر سلامت نہ ہو پس کیا حال ہوگا سلامت مرض نذر ہو خلاص شکاری ہوتی ہے۔ اور سلامت اوسکی پوجا عرض ہوگی نکس کے موتی ہو اور جالینوس کا قول ہے کہ ساتواں دن مثل بادشاہ عادل کہے اور چھٹا دن مثل منتقل طائر کہے اور ساتواں دن بڑائی میں چھٹوں دن کے قریب ہی بیان اچھا اور بڑی دلفونیکا بہ ترتیب ایام بکرائی ہون اور میانی خواہ ایام انداز نقصان ایام میں ساتواں اور چھٹوں دن میں اور ان دونوں کے بعد ساتواں اور پندرہواں اور ساتواں اور پانچواں اور اوسکے بعد چوتھا اور اٹھارواں بعد اوسکے تیر کھواں۔ یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ ایام قریب یا ابتدا مرض اور مقدمہ حسب مقابلہ سے ہوتا روز چہارم واقع ہیں اور نہیں ایام میں حکم بکراں کا قوی تر اور امید رقی ہو کر انکی قوی اور صفت ایام انداز موبنکی بخوبی ہوتی ہے اور بقدر ابتدا مرض سے بعد بکراں جاتا ہے ضعف ان امور میں زیادہ ہوتا جانا ہیسیان اول دنوں کا جو ایام بکرائی نہیں ہیں نہ بقصد اول یعنی بطریق انداز اور نہ بقصد ثانی یعنی بطریق بکراں روز اول اور دوم اور سوم اور چارواں اور پانچواں اور نو روزم بھی وہ دن میں جو دنوں کے ایام بکراں نہیں ہیں اور پندرہواں دن بھی انہیں میں داخل ہوا تو جمع ہو کہ اکثر ایام انہیں کو متصل یوم بکرائی کے واقع ہیں اور چھٹی تا انہیں بکراں ہوتا ہے اور نہ انداز واقع ہوتا ہے ایام انداز کا بیان یہ دن وہ ہیں جنہیں آثار اول چیزوں کے جو دلیل تغیر ہادی کی ہیں یا دلیل غالب ہو یا ایک محتاحمین مرض اور قوت کی یہ ظاہر ہوتی ہے یا ان دنوں میں ابتدا مرض مقابلہ کا جو تاہم چودر میان طبیعت اور مرض کو پیدا ہوتا ہے اور غرض اوس مقابلہ سے فیصلہ اور خاتمہ بخیر یا ہلاکت نہیں ہوتی بلکہ وہ مقابلہ واسطہ جو خیرے ماتے کے اور اوسکے مبعیان میں لانے کے ہوتا ہے بغیر اوس کے دلائل کی مثال جیسے دلائل نفع کے یا غامی مادہ کی۔ دلائل نفع کے جیسے غامی نسخ یا مائل بہ سفیدی بول میں پیدا ہوتا۔ اور غیر نفع کے دلائل مشہور و معروف ہیں جیسے وقت بول وغیرہ۔ مثال غلبہ طبیعت یا مرض کی جیسے قوت اشتہا کا ظاہر یا ساقط ہونا یا اوس دن قوت کا ظاہر اور ساقط ہونا یا حرکت میں سبکی خواہ کرائی کا پیدا ہونا۔ اور ابتدا سے مقابلہ خفیف کی یہ مثال ہے کہ درد سرد اور کرب اور ضیق نفس اور حبش مفاصل اور پسینا بدن میں کمین کمین اور استفراس غیر نام پیدا ہو پس یہ آثار حسب ظاہر ہوں اوسکے بعد جو یوم بکرائی ہیں اول میں بکراں ضرور واقع ہوتا ہے پس چوتھوں دن اگر اوسمین

علامات جید پائے جاتین منذ بحران ساتوین دنکا ہوتا ہے اور اگر علامات بری پائے جاتین منذ چھو دن کے بحران ہوتا ہے خصوصاً محرقہ اور ناخجہ میں علاوہ یہ ہے کہ باوجود علامات ردی کے روز ہمارم میں کبھی بحران ساتوین دن ہو جاتا ہے اور کتر نوین دن ہوتا ہے مگر غیب میں اگر بحران ساتوین دن چوتھے دن کا اندازہ ہو جاتا ہے علاوہ یہ ہے کہ کھجڑ دن بھی غیب میں بحران ہوتا ہے اور نو دن یا منذر گیا رہوین دن کا ہوتا ہے یا اکثر چودھوین دنکا اور گیا رہوین دن بھی چودھوین دنکا منذر ہوتا ہے اور چودھوین یا سترھوین دن یا اٹھارھوین دن یا بیسویں دن یا اکیسویں دن کا منذر ہوتا ہے اور سترھوین روز بھی بیسویں خواہ اکیسویں روز کا منذر ہو اور اٹھارھوین روز اکیسویں کا منذر ہے اور بیسویں دن انداز چالیسویں روز کا ہے جو ایام واقع فی الوسط اور درمیانی مین او تین سے تیس دن یا پانچ دن روز کا منذر ہے اور اگر بحران ردی ہو تو اس وقت تیسرا دن چھو دن کا منذر ہوتا ہے اور پانچو دن کا منذر نوین دن کا ہوتا ہے اور اگر ردی ہو پس آٹھوین کا منذر ہوتا ہے۔ یہ بھی جانا ضرور ہے کہ دلائل انداز کے بھی اکثر قاعدہ کے خلاف واقع ہوتے ہیں جس طرح دلائل بحران میں اختلاف ہو جاتا ہے اور جو یوم انداز کسی یوم کا مقرر ہوا ہے اسکے سوال اور دن کا انداز واقع ہوتا ہے اور سب اس فی ضابطگی کا بغیر ہوتی ہے جو بحران کو محاسب ہونے میں ذکر کیا گیا خواہ سب تقدیم کا ہو یا تاخیر کا یہ بھی جانا ضرور ہے کہ اگر کسی یوم انداز کے بعد دوسرے دن بھی کوئی تفر مثل روز انداز کے واقع ہوا جس مرض کو ادہ کی حرکت میں سرعت ہوگی تبس چوتھو روز کے بعد پانچو دن بھی کوئی تفر مثل یوم چھارم کی پیدا ہو جتنے علامات بحران کے قبل واقع کرینوا خواہ بحران میں تاخیر کرینوا اسے مین او تین بخوبی قابل کیا جائے اور استواری اور تنگی سے ایام انداز میں غور کرنا چاہیے کہ عجلت واقع ہونے میں یا تاخیر ہوئی ہے معرفت ایام بحران کی بروقت اشکال کے ایام بحران کی شناخت کا قاعدہ چند وجوہ سے ہوتا ہے جو اس واسطے طبیع پر لازم ہے کہ اگر اس سے دریافت ہو کہ بحران قریب ہو تو ایام بحران اور طبعی تدبیر کے اور اگر بحران میں تاخیر ہوا ہے لایق دوسری تدبیر کرے اور جو بحران خواہ قریب ہو یا لایق بہت بصر خاص کوئی چاہے کہ اس کے نزدیک طبیعت کی زیادہ دواسے مناسب نہیں ہے اسلئے کہ اکثر ایسی تدبیر سے اگر اسے طبیعت کی اعانت بخوبی ہو کہ استفرغ زائد ہو کہ افراط عارض ہو جاتا ہے اور ضعف پیدا ہوتا ہے اور بیشتر اگر تحریک طبیعت مخالف خواہش کی ہوتی ہے اور جس استفرغ کی خواہش طبیعت کو ہمداس وہ استفرغ نہیں ہوتا بلکہ اور طبع کا استفرغ پیدا ہونا چاہیے ایسی صورت خواہش طبیعت اور دوا میں ہوجھ تھکاؤ تعارض پیدا ہو کہ دونوں قسم کا استفرغ باطل ہو جاتا ہے اور اس کا ضرر جیسا ہے مدغنی نہیں ہے۔ شناخت مین ایام بحران کی رعایت اس امر کی بھی ضرور ہے کہ جو امور ایام بحران میں تفریل اور تبدیل کی تین دنوں کا بھی لحاظ بخوبی کیا جاوے اور وہ امور پر معلوم ہو چکے ہیں طریقہ شناخت ایام بحران کا دو طرح کا ہے ایک کو شناخت بحران مرض کی علی الاطلاق یعنی شناخت اس بات کی کہ اس مرض کا بحران کس قسم کے استفرغ وغیرہ سے ہوگا دوسرے طریقہ یہ کہ مغلہ ایام بحران مذکورہ بالا کو اس مرض کا بحران کس دن ہوگا کہل لیا جائے کہ احوال اور عارض بحران کو دونوں خواہ تین روز تک برابر رہتے ہیں اور سوقت یہ اشکال پیدا ہوتی ہے کہ اب کو کونسا دن روز بحران قرار دیا جائے پہلی بات کی شناخت دو وجہ سے ہوتی ہے اول تو مرض طول اور کوتاہی سے اور دوسری طبائع امراض اور سوقت سے امراض کی شناخت ہوتی ہے استدلال طول اور قصر سے مرض کی بیماری انقضاء اور عامی پر ہوتا ہے مثلاً کوئی مرض ایسا ہو کہ چوتھے خواہ تیسرے روز اس کا زوال نہ ہو سکے اسلئے کہ او تین زیادہ مدت ہو اور ساتوین دن

اوسکا زوال ممکن ہو خواہ بعد ساتوین دن کے ایسے مرض میں اگر علامات نفیج کے قریب بروز چہارم بخاری ظاہر ہو جائیں
امید بھران کی ساتوین روز ہو سکتی ہے اور اگر علامات طول مرض کے ویسے ظاہر ہوں جو اوپر بیان ہو چکے ہیں معلوم ہوگا
کہ اوسکا بھران ساتوین روز بہت دیر کے بعد ہوگا اور یہ بھی دریافت ہوگا کہ کجیات اوس مرض سے بدون بھران کے بذریعہ
تحلیل وغیرہ کے ہوگی اور اگر دونوں باتوں میں سے کوئی امر ظاہر نہ ہو لینے نہ ظہور نفیج قریب باغ ہو اور نہ اثر طول مرض کی نمودار ہوں
امید ہے کہ درمیان روز چہارم و پنجم اور ہفتم کے مرض کا زوال ہو جائی مرض کی طبیعت سے استدلال بھران پر یوں کیا جاتا ہے کہ طاق
دن میں حرکت امراض صغرواویہ کی اولے ہو اور ایام ازواج میں حرکت امراض بارود وغیرہ کی موتی سے نفیس یوم بھران کی چند
وجہ سے کجانی سے بقیاس دورات اور عدد اوقات بھران اور زمانہ بھران اور استحفاظ ایام اور مؤثرات وقتیں جو ہر ایک کج
ہیں قیاس اور اسے استدلال یہ ہے جفت روز میں مرض مزمن کے واقع ہونے کی نفیبت ہو اور طاق دن لائق بھران مرض
حاد کے سے زمانہ بھران سے استدلال اس طرح ہوتا ہے کہ جن نمودوں میں آثار بھران پیدا ہوئے انہیں سے زیادہ عمل شدید کس دن
ہو اور دیر تک کس روز ہر پانس روز بھران وہی قرار دیا جائیگا لیکن اگر کوئی اور دلیل اس دن کی بھران ہونے کو منع کرے اور ایک
دلیل میں قوت زیادہ ہو اس وقت بنا جاری وہی روز بھران قرار دیا جائیگا جس میں مقاساۃ کجی مثلاً جسد شدت اعراض
بھران اور دیر تک ظہور آثار تھا اوسکے بعد کسی اور دن رعاف خواہ اسہال یا قی عارض ہو اس وقت ہم یہی تجویز کریں گے
کہ روز بھران وہ دن جس میں تکلیف شدید ہوئی نہ تھا اسی قسم کے استدلال سے جو طبق زمانہ بھران ہوتا ہے حکم وقوع بھران
کا یوم درمیانی میں ایام نمشہ کے کیا جاتا ہے بشرطیکہ روز آٹھ کا حکم بہ نسبت بھران کی قوی تر ہو۔ استدلال بنظر قوت ایام اور
بنظر طبیعت ایام کی اس طرح ہوتا ہے کہ مثلاً ساتوین شب کو برآمد ہونا عرق کا شروع ہو اور آٹھویں روز صبح سے شام تک برابر
نکلنا ہے پھر اس وقت یہی حکم کرنا چاہیے کہ بھران ساتوین روز ہوگا۔ آٹھویں روز اگر جب کبھی کا زوال آٹھویں میں محسوس ہو اور اگر
اسکے خلاف ہو کہ عرق تیرہویں روز سے نکلنا شروع ہو اور چودھویں روز تک برابر نکلا کہ اور تپ چودھویں روز اونسے بھران
حکم چودھویں روز کیا جائیگا اسلئے کہ آٹھویں روز اور تیرہویں روز حکم میں ساتوین اور چودھویں کی خیریت میں نہیں ہے اور
موت کا تجربے روز واقع ہونا اوسے ہے بوجہ علامات ہائیکہ بہ نسبت ساتوین روز کے اور دسواں بہ نسبت نوین روز بنظر وقوع
موت کا اوسے ہے۔ استدلال اجتماع احکام ہو جب بیان گذشتہ کے کرنا چاہیے مثال میں چودھویں روز کا اسلئے کہ اگر چہ روز
کا ظہور تیرہویں روز ہو یا آٹھویں روز عرق اور زوال ہی دونوں کا اجتماع چودھویں روز ہو جائیگا اسلئے یوم بھران وہی ہے استدلال
بذریعہ ایام اندازہ اس طرح ہوتا ہے کہ جتنی مثالیں اوپر گذر چکیں ان میں سے اگر کوئی روز علامات اندازہ کی یا کوئی باتیں لیں کہ ناچاہیے کہ بھران
بروز ہفتم کی کو زوال مرض آٹھویں نہ ہو خواہ عین ساتوین روز بھران ہوگا اور اگر علامات اندازہ کی یا کوئی باتیں لیں کہ ناچاہیے کہ بھران چودھویں
روز ہوگا بیان نسبت اکثر امراض کی طرف بھران کو یہ بات اور معلوم ہو چکی ہے کہ جو امراض نہایت درجہ ہوں اوسکا
بھران ساتوین روز تک ہو جاتا ہے اور جو امراض قریب بحدت ان امراض کو میں اوسکا بھران چودھویں نہ خواہ بیسویں روز تک ہو جاتا
چاہیے اور ان امراض کو متصل جنگی حدت ہو اوسکا بھران چالیس و تک ہوتا ہے اور چالیس روز کو بعد ساٹھ دن خواہ اسی دن میں
بھران امراض مزمن کا ہوتا ہے اگر جی خود کی شدت ایام ازواج موتی ہو یہ نہایت ردی ہو اور اگر کثرت سے روز قتل کرتی ہے

اور اس قتل کا انداز چوتھے روز موت ہے اور تھنڈا پسینا چوتھے روز زیادہ ہوتا ہے اور این قبیل اور علامات رومی بھی سرسرام وغیرہ کو پیدائش
 میں بحران گیا جو تین روز موت ہے اگر قدرت کو ساتھ پیدا ہوا ہو بلکہ اگر ابتدا کرتا سرسرام کی بعد تیسرے خواہ چوتھے روز کے موتی قسم
 اور شکہ پیدا ایک اسبوع میں بحران واقع ہوتا ہے اور وہ روز یا زہم پھر تیسرے پورانات کا بیان یہاں تک ختم ہوا ہے فن تیسرا
 اور ام اور شور کے بیان میں اور اس میں بین مقیالہ پیدا اور ام حارہ اور فاسدہ کے بیان میں کتاب اول فن کلیات
 بیان اور ام اور اجناس اور ام اور مالچو عام اور ام کا ہونا جو شخص اس مقام کو جواب ہم تحریر کرتے ہیں ملاحظہ کرنا چاہیے اسی نام
 ہے کہ قواعد مذکورہ کو یاد کر اور ان کی طرف رجوع کرے اسلئے کہ اس مقام پر فقط قواعد جزئیہ باقی ماندہ کو موجب وعدہ کے ہم بیان
 کرتے ہیں بیان اور ام اور شور کا جو دم خواہ شریعتی پھنسی وغیرہ سے مادہ حار سے پیدا ہوا یا غیر حار سے اور مادہ حار سے
 جو دم پیدا ہوا مادہ خون سے خواہ اور رطوبات جو قریب فراج خون کے ہوں یا مادہ صفراء ی سے خواہ جو رطوبت قریب فراج صفراء
 طحال یا خون سے جو دم پیدا ہوا یا خون صالح سے ہو گا خون فاسد سے پھر خون صالح یا قریب سے یا غلیظ اگر دم خون صالح غلیظ پیدا
 ہو گا غلیظی کہتے ہیں جو گوشت اور جلد دونوں میں پیدا ہوتا ہے اور اس میں خزان بھی ہوتا ہے اور جو دم خون صالح قریب ہو
 پیدا ہوتا ہے غلیظی کی وہ قسم ہے جو فقط جلد میں عارض ہوتا ہے اور لحم تک اس کا اثر نہیں ہوتا جتنا ایسے دم کو تریبی کہتے ہیں
 ہیں اور اس میں خزان نہیں ہوتا ہے جو دم خون غلیظ فاسد سے پیدا ہوا اس سے اقسام خراجات کے پیدا ہوتے ہیں جو رومی
 اور فاسد میں ایسے خراج کی رداوت اور اخراق اگر شدید ہو جائے جو دم پیدا ہو گا اور اخراق اور خشک لیشہ طاش کی گاہیں خراجات کو
 اقسام میں سے بدترین اقسام وہ ہے جسے نارفاسی کہتے ہیں جو دم خون فاسد قریب سے پیدا ہوا اس سے وہ قسم غلیظی کی عارض
 ہوتی ہے جو اکل بطون جمرہ کے ہوا اور اس میں رداوت اور جذب ہوتا ہے پھر اگر قوت اس خون میں زیادہ جو دم غلیظی پیدا ہو گا اور اگر رداوت
 زیادہ ہو وہ جمرہ پیدا ہو گا جسمیں انفاغات اور نقاطات اور اخراق اور خشک لیشہ ہوتا ہے صفراء ی دم کا عارض یا ایسے صفراء ی
 سے ہوتا ہے جو نہایت لطیف ہو گا اس کا اعتبار اس مقام میں جو نہایت لطیف ہے اندر سے نہیں ہوتا ہے اور باوجود لطافت کو اس میں
 فراقت بھی ہوتی ہے اور اسی دم میں ناک بھی داخل ہے ساعدہ تنہا کا عارض نہایت لطیف صفراء ی ہوتا ہے ساعدہ کا صفراء ی
 سے پیدا ہوتا ہے جو صفراء ی سے غلیظ ہوا اور سوزش اس میں کم ہوا اور نسبت صفراء ی مذکورہ کو کچھ اندر لطف مٹ کر کھنکس ہو
 اور اس میں کستھد ریزش بلغم کی بھی ہو ایسے ہی صفراء ی ناک جاوڑ سے پیدا ہوتا ہے کہ اس میں التهاب کم ہوتا ہے اور انخلال
 خواہ تحلیل اس کی دیر میں ہوتی ہے اگر اس سے زیادہ غلاظت مادہ میں ہو ناک کا پیدا ہو گا پھر اگر یہ صفراء ی نے قوم کی غلاظت
 میں خون کے قوم سے بڑھ جائے اور رومی بھی ہو جو دم رومی پیدا کر گیا اور ان سب صورتوں میں مادہ رومی اور لطیف ہوتا ہے اور
 بعد از ان کو لطیف ہو اگر اس کی لطافت اس درجہ ہو کہ طبیعت اسی احماق بدن سے دفع کر دیتی ہے اور سو او جلد کے اور
 کسی جگہ پھر نہیں سکتا ہے یا قریب جلد کے دم گرم کا مادہ اگر زیادہ ہو اور دم بھی مقدار میں عظیم ہو وہ از قہم اور ام طاعون
 ضار سے ہو گا اور داخل اس قسم میں ہو گا جو عام ہر اقدار معروف ہے یہ جتنے اقسام اور ام رومی کی مذکور ہوئے ہیں سال و یا پیدا
 ہوتی ہے اسی سال یا اور ام بھی عارض ہوتے ہیں جو اور ام حارہ میں اور رومی ہیں جب تک زمانہ انخطا کو نہیں پہنچتی
 نرم اور میٹھے ہوتے ہیں اور مدہ او میں اچھی طرح جمع نہیں ہوتا بلکہ عضو مشورہ کے افساد پر زیادہ مائل ہوتا ہے

اور یہ افساد ہمیشہ بوجہ عظم درم اور کثرت مادہ سو نہیں پیدا ہوتا ہے بلکہ اکثر بوجہ خست مادہ کے افساد پیدا ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اور کم مکر مفرا اور خاص ایک ہی مادہ سے ہوتے ہیں اور اکثر مرکب چند مادہ سے ہوتے ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو درم ظاہر اور محسوس ہو اور اوس میں ضربان نہوا اوس میں فوج اور یم نہیں پڑتے اور جو باطن میں اسی طرح کا ہو اور سکا حال تو یہ بیان کرنا فاضل و کلیان لغتونی کی شناخت اور اوسکی علامت حرارت اور التہات اور زیادتی حجم اور تمداد اور مدافعت اور ضربان بھی ہوگا اگر اندر کی طرف فرو رفتہ ہو اور قریب شریکین کے درم ہو اور اوس عضو میں کوئی پیچہ اعصاب حس سے آیا ہو اور مثل اکثر اعضا کے جو اعصاب سو خالی ہیں اور انکا حال اوپر کے ابواب میں بخوبی مذکور ہو چکا ہے نہوا اور جب قدر عضو متورم ہیں شریکین زیادہ اور مقدار اونکی اغظم ہوگی اور مستقر درم میں ضربان اور در درسانی اوسکی اشد ہوگی اور تحلیل اور جمع اوسکا جھٹ پٹ ہوگا اگر فلفغونی کسی عضو حساس میں پیدا ہو اور اسکے تاج در و شدہ ہو جوگا کسی قسم کا درم فلفغونی کیوں نہوا اور جب قدر چھوٹی چھوٹی رگیں اس عضو متورم میں ہوگی سب نمایان اور ظاہر ہوگی گو قبل از درم وہ رگیں مخفی تھیں اور قابل غلو کے تھیں۔ واضح ہو کہ فلفغونی زبان یونانی میں بطور اسم جنس کے ہر ایک التماس کو اوپر علی الاطلاق بولا جاتا تھا بعد از ان ہر ایک درم کو کم کہنے لگے اوسکے بعد ہر ایک درم کو کم جو جھفت مذکور کا بالامتصاص ہو اوسی اصطلاح کرنے لگے کہ غالی التماس ہے یہ درم نہیں ہوتا اسلئے کہ احتقان خون کا اور انسداد منافنا و درامہوں کا ہو جاتا ہے فلفغونی کمتر لبط اور مادہ واحدہ سے عارض ہوتا ہے اور اکثر اسکے جہز و جمہ و اعصاب یا تہج ہوتا ہے اور اسکی پیدائش کے چند اسباب ہوتے ہیں کہ بعض اقسام اوسکے اسباب سابقہ کے بدلے ہوتے ہیں ان اقسام اور درارت اعطاء مع ضعف عضو قابل کے خواہ بعض عضو قابل کا ضعف اگرچہ استلزامی اختلاف اور درارت نہوا کلی اسباب مادی مثل شلغ اور قطع اور کس اور خلع کے خواہ قروح جو بکثرت کسی عضو میں پیدا ہوں اور انکی جہت سے بوجہ درد کے مادہ اوسکی عضو کی طرف کچھ خواہ بوجہ ضعف عضو کی وجہ سے مدت مادہ زیادہ ہو کچھ ان قروح کی طرف اسقدر مواد داخل ہوتے ہیں کہ ہماک ضعیف کو نہ کہہ دیتے ہیں اسکی مثال یہ ہے جیسے جہز قروح اور جرب مولم کے اور ام عارض ہوتے ہیں مواضع خالیہ میں اور زیادتی یسین کی بقدر زیادتی حجم کے ہوتی جاتی ہے اور تمداد اور انتہائی تمدد انتہائی درم کے پیدا ہوتا ہے اور اب اس زمانہ منہی میں مدہ جمع ہوتا ہے اگر جمع کے قابل ہے اور اعطاء کا زمانہ او سوقت سے شروع ہوتا ہے جب سو رفتی او ضعف پیدا ہو فلفغونی رجا وہی ہے جبکہ اعطاء نہوا اور اوسکا مدہ جمع ہوا کہ ایسا ہی درم عضو متورم کی موت اور جیس حرکت ہونا لازم کرنا ہی اور بعض بھی اوسی عضو میں پیدا کر دیتا ہے اور اکثر یہ امور بوجہ بزرگی درم اور کثرت مادہ کی بھی عارض ہوتے ہیں اور کبھی بوجہ خست مادہ کے بھی پیدا ہوتے ہیں اگر درم صغیر ہو یہ بات سب پر ظاہر ہے کہ جو درم پیچہ جاتا ہو او سوقت ضربان میں آرام تک میں سکون پیدا ہوتا ہو اور مدہ کی جمع ہونے کی علامت یہ ہے کہ ضربان میں زیادتی ہو اور حرارت بھی بڑھ جاو اور پھر دونوں مقدار واحدہ پھر تیز نقصان کی شناخت اس سے ہوتی ہے کہ نفع میں دشواری ہو اور رنگ تیرہ ہو جائے اور تمدد شدہ پیدا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جب تک طبیعت مادہ کو متورم نہ کر دے کہ غلو درم فلفغونی کا ظاہر طبع میں نہ ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ثبوتی نسبت از حد قریب قریب پیدا ہوں جو دین کر کہ ایک بل بہت بڑا اور خست پیدا ہوگا ان سے ملکہ واجب ہے کہ مرین و لام باطنی کو آٹہ برک کاسی اور کو ہر اقسام کو پلایا جائے علاج فلفغونی اگر فلفغونی کسی سبب ہوی سے پیدا ہو او سوقت بدن کا حال دیکھنا

خالی نہیں کہ یا تو بدن اور اسکے ہمراہ خواہ بعد حدوث ورم کے اخلاط اور مواد سے پاک صاف چاہی بدن میں امتلا مواد کا نہ ہو اگر چہ ورم کے بدن مواد سے خالی اور پاک ہو اور سوقت ورم کا علاج خاص جو بنظر نقص ورم کے کیا جاتا ہے کچھ نہیں ہوتا خاص حال ورم کا یہی ہے کہ اخراج اوس مادہ کا کریں جو غریب ہو اور جس نے ورم پیدا کیا ہے اور یہ اخراج مادہ کا بذریعہ اور دیگر مریض یا دق خللہ لینے کے جیسے یہ ضاد ہے کیا جاتا ہے کیوں کو پانی اور روضہ میں جو سن دین اور کبھی فقط کچھ لگائے کفایت کر جاتے ہیں خصوصاً اگر ورم کا مادہ زیادہ ہو اور سوقت کچھ کی ضرورت شدید ہے پھر اگر ورم کے مہوتے وقت خواہ بعد حدوث ورم کے بدن میں امتلا و اخلاط مواد اور سوقت لحاظ سے کہ مریضیات ورم سے تھوڑے جانتیں ورنہ جذب مادہ کا بربستہ تحلیل ورم کی گت یا ہوگا بلکہ پہلے استفراغ مادہ کا بذریعہ فصد کے کرنا لازم ہے اور بیشتر اسہال کی بھی ضرورت ہوتی ہے جب فصد اور اسہال سے فراغت ہو اوس کے بعد متعال مریضیات کا کرنا چاہیے اس ورم کا علاج قریب ہو اوس ورم کے علاج کو جس کا سبب امتلا و بدنی ہو اور فرق اس ورم کے علاج میں بربستہ اوس ورم کو جو بربستہ امتلا و بدن کے مہوتے ہے کہ یہ ورم زیادہ رواج کا محتاج نہیں ہے جیسے کہ اوپر اسکی احتیاج ہو بلکہ یہ ورم اوس سے کہ محتاج روع کا ہے جس ورم کا سبب سابق ہو اور بادی نہ ہو واجب ہو کہ ابتدا معالوہ کی استفراغ سے کریں اور پورا استفراغ جیسا اوس کا حق ہے کہ کے فصد خواہ اسہال وغیرہ بشرط حاجت کے کریں اور حاجت کبھی اس جہت سے ہوتی ہے کہ بدن اخلاط سے پاک نہیں ہوتا اور کبھی بوجہ عظیم اور بخطر مہوتہ مرض کے استفراغ اور تفصیل مادہ کی ضرورتی ہے خواہ جذب مادہ کا بطرف جانب مخالف کہ چاہتا ہو اسلئے اگر جب بدین کثرت فضول کی نہوا ہم عضو میں کبھی وہ فقور اور ضرر پیدا ہوتا ہو جو ضعیف کر دیتا ہو اور بوجہ ضعف کو مواد بدن کو اوسی عضو کی طرف کچھ بین اگرچہ مواد فضول نہوں مگر استفراغ اور جذب الی امتحان میں جو چر خواہ اپنے اپنے مقام پر مذکور ہو چکے ہیں اور سب کی رعایت واجب ہو اور بستی اور بلد حاضر وغیرہ جو امور لائق لحاظ کے منجھاد اس امور کے بفضل استفراغ میں فن کلیات کو درج ہیں اور کا خیال کرنا ضرور ہے ہر کو مناسب ہو کہ اگر ورم کو علاج میں ابتداء رواج سے کریں سوائے اون مقامات کے جنہیں کتاب اول میں مہتو مستثنیٰ کیا ہے کہ وہ ان ابتداء استعمال رواج کا جائز نہیں ہے پھر جب نہ تیز نہ کا سامنا ہو مریضیات کا اضافہ رواج کے ہمراہ کرنا چاہیہ اور جیوں میں تیز نہ بڑھا جائے مریضیات کی بھی زیادتی کرتے جانتیں مگر سرور تھوڑی تھوڑی زیادتی کرتے رہیں اور جب زمانہ منتهی اور قوت کا ہو چھ اور حجم ورم کا درجہ غایت کو بڑھ جائے اور تھوڑی انتہا کو پہنچ جائے اور سوقت مریضیات کی مقدار غالب ہوئی ضرور ہی بربستہ رواج کے اور اوس میں قوت اور تبدیل کا تمام کہ نہ بخیر کرنا چاہیے اور بعض اقسام مختلفہ مرضیہ کو ایسے ہیں کہ زمانہ منتهی میں ان کو استعمال سے صحت تامہ حاصل ہوتی ہے اور مریضیات مرطبہ کا استعمال اس غرض سے کرتے ہیں کہ مسامات میں وسیع ہو جائے اور درمیان آرام اور سکون پیدا ہو اور مجھف وہی دوا ہے جس سے شفا حاصل ہوتی ہے اور جو مادہ نیک اور بد ہو سنے کو لائق ہو اوس کو باقی نہیں رہتی دیتی ہے اگر کبھی اتفاق پوری صحت حاصل نہ ہو اور کسی قدر کسہ باقی رہیہ اور اسکی مقدار اسقدر ہوتی ہے کہ جسکی تحلیل دوا کو حادثہ تہی ہے کبھی بوجہ استعمال رواج کو وجہ شدید عارضہ ہو وادہ اسکی یہ کہ اشتقاق مادہ میں پیدا ہوتا ہو اور عضو متورم میں گرما یا بد معرکہ ہو جائے اور البتہ دوا سے کبھی نیز پیدا ہوتا ہے کہ مادہ ورم بھونہ اعضا و ریسہ کو روج کرنا ہو کبھی رواج سے ورم میں صلابت پیدا ہوتی ہے اور کبھی یہ ضرور ہوتا ہے کہ عضو متورم کا ٹھنڈا کر بھری اور سیاہی ہو جائے خصوصاً اگر رواج سے علاج آخر اور زمانہ انتہا میں کیا جائے یہ بھی جائز ضرور ہے کہ شدت و وجہ مریضیات انتہا کی

ادویہ کے ہوتی ہے جو مرغی ہون اور جاذب ہون اور کبھی بعضین ادویہ میں اگر کہ بقدر تہرید ہوتی ہے مگر وہ مانع ارغائی نہیں ہوتی
 رچرچ کرنا ایسے مادہ کا بطرف اعضا و ریشہ کے اس سے بخونی بذریعہ استقرار کو حاصل ہوتی ہے ہاں جو اعضا ایسے ہیں کہ انکی طرف
 مواد خبیثہ کو اعضا و ریشہ دفع کرتے ہیں جیسے بطواسطے قلب کہ با اور اعضا خبیثہ جو بطور مفرد کے واسطے اعضا و ریشہ کو غلبہ کرتے ہیں
 ہیں کہ انکے مواد کا روح البتہ نسبت اعضا و ریشہ کے بہت مضرب ہے اور ہرگز مناسب نہیں ہے اور اسکو بہت مقامات مناسب میں
 بخونی تحقیق کے ساتھ بیان کر دیا ہے جب خوف اسکا ہو کہ دم ہائل بر صلابت ہو گیا ہے اسوقت ایسے مداخلت کا استعمال کرنا چاہیو
 جنہیں بقدر زمین بھی ہونو اور قرطیب قوی پیدا کرے ادویہ راوہ میں جو متوسط ہیں اونکی شمال بہت ہے جیسے عصارہات قبول بارہ
 جبکہ اکثر ذکر کر چکے ہیں اور مواضع متعدد میں بیان ہو چکا جیسے عصارہ خرفہ اور کہہ واد کا سنی اور عصبی الرعی وغیرہ اور عصارہ
 خاص کر اور انہیں ادویہ کے اجرام کو مگر خدا کو قابل ہیں اور عصارہ ہنجول بھی ازین قبل ہے اور قوی و طی آب سرد کی اور کبھی اسکی
 فقط اسقدر کافی ہوتا ہے کہ اسفنج کو سرکہ خواہ آب سرد میں ڈلو کر استعمال کریں کہ کالج کا فائدہ قوی نماند ابتدا میں ہے اسطرح پوست
 انا اور مرغی العالم و سبقت جو خوف پکا یا لیا ہو خصوصاً سرکہ خواہ ساق ملا کر چھائیے گا کبھی بہت عمدہ ہے اگر اس سے زیادہ قوی
 دوا کی حاجت ہو صندل اور افاقیا اور امیتا اور فلفل اور بھنگ اور وہ گھاس جو نہا تم شیتہ اور ام (اور جو جب نصرت شیخ کو چاہیے
 میں اسکا نام میدہ ہے) یہ گھاس بھی بہت مفید ہے مگر نہا ابتدا میں کبھی تحقیق اور ام میں زعفران سے بھی اعانت بخونی
 ہے ابتدا اور ام میں ترطیب پیدا کرنا خطرناک ہے اور اگر تہرید عضوی زیادہ کرے اکثر مغیر با فساد و عضو متورم اور فساد اوس غلطی
 ہوتی ہے جو دم میں بھری ہوتی ہے اور رنگ دم کا جو تہرید زیادہ کے سبب و سیاہ ہو جائے اور اسکا خوف بہت مقام دم پر پڑھا کر جو
 اور بلبلاب کا خواہ ایسی دوا کا جس میں ارغائی قوت ہو کر نہا چاہیے پھر اگر سبزی خواہ سیاہی غاص ہو جائے استعمال شرط کا کریں اور دم کو چکا
 کریں اور انتظار جمع مواد و نفع کا اسوقت کہ ضرورت زمین اور تہرید اسوقت مناسب ہے جب مادہ کو گرتا ہو اور زمین کی کثرت انقباض کیا جائے
 کہ اکثر انقباض موجب موت عضو کا ہوتا ہے شرط کو بھی چند اقسام میں ایک قسم اظہر ہوتی ہے یعنی ظاہر تلدین اور اسکا اثر زیادہ ہوتا ہے اور کوئی
 قسم اخور یعنی اندرون جسم کی طرف زیادہ لگتی ہے الغرض مقام دم اور حال عضو متورم جس قسم کے لائق ہو اوس کا استعمال کرنا چاہیو اور
 استعمال شرط کے فطول آب دیا خواہ اور آب شور کو کرنا چاہیے اور خدا ایسی ادویہ سے جو انخافیدہ اور تہرید کرنا چاہیے اگر حاجت پائی جو گھٹنے کی خواہ
 فطول کی ہو فطام ضیات بر اقتصاد کرنا لازم ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ استعمال ایسے ادویہ کا جنہیں رجوع قوی ہو ابتدا سے
 دم میں اور ملامت قویہ کا استعمال آخر دم میں روی ہے پس تاہم امکان اس سے احتراز کرنا چاہیے اسلئے کہ تہرید شدید سے
 وہی ضرر پیدا ہو گا جو ابھی مذکور ہو چکا ہے آب سرد کے استعمال سے وہی ضرر متصور ہے چاہے کہ ترک کریں ایضا سوا
 دم مجربہ کے اور آخر دم میں آب سرد سے گریز چاہیے اور تحلیل شدید سے دروین شدت پیدا ہوتی ہے اگر ابتدا اور دم میں بوتہ
 تسکین و جمع کوئی تدبیر کرنی ضرور جواب گرم اور روغن جو مرغی میں اور سطح خدا جو اسی غرض سے الیہا و بان کو بنا کر جاتے ہیں
 ادویہ مطلقہ سے لون سب سے احتراز کرنا ضرور ہے اسلئے کہ یہ ادویہ نہایت مضاد ہیں اوس مادہ کو جسکا انقباض ہو رہا ہے
 ہاں گل ارمنی آب سرد میں گول کو فوہ و روغن گل میں جھکو کہ استعمال کرنا چاہیے روغن گل اور ام کے واسطے وہی مصل
 ہے جو گل شیخ اور زیت سے بنایا جائے اسلئے کہ زیت میں بھی بقدر تحلیل ہے خواہ عدس کو مجربہ گل شیخ کے

جوشن کر کے استعمال کریں خواہ مردانگ روغن گل کے ہمراہ استعمال کریں اگر ان دو رو سے برباد کار ہو خواہ ان میں قبیل اور
دواؤں کا استعمال سے کچھ ترتیب اثر نہ ملے بلکہ استعمال کریں کہ ابتدا میں بہت ہی مفید ہے اور انتہا میں بھی سود مند ہے مگر
لے تینوا اور خشک کھنکھاس اور باد روج بھی ازیں قبل ہے اور اکثر شراب شہیدین روغن گل میں ملا کر ملکہ بٹیرہ انگر اور نھوڑا
موم کسی پارچہ صوف کو اتودہ کر کے خواہ صوف زرد کر میون میں سر در کر کے اور جا روغن گرم کر کے خواہ اسفنج کو شراب شہیدین
خواہ سرکہ اور آب سرد میں ڈبو کر بھی مفید ہے زعفران کی شرکت واسطے تسکین وجع کے ہوتی ہے اگر ورم کا حال ایسا نظر آئے
کہ اب پھوڑا ہوا چاہتا ہے اور سوت تیرید کو قطعاً ترک کرنا چاہیے اور ایسی تدبیر کرنی چاہیے جس سے نفیج اور نفیج پیدا ہو جب م
زائد نہ تھا کہ پوینچ جاسا خشیت اور بالونہ اور ظمی اور تخم کتان وغیرہ کا استعمال ضرور کرنا چاہیے بلکہ ماسم داغیوں اور باسلیقوں کا
استعمال ضرور ہے اور مرجم قطعاً تحفیف پیدا کرنا چاہیے اور لطف یہ ہے کہ اسکی تحفیف سے درد میں شدت نہیں ہوتی اس طرح
اوسکا استعمال بروقت سکون لپیٹ فلغمونی کے مناسبت ہو اور جبوقت خوف جمع مواد کا نوا وسوقت بھی اوسکا استعمال
بہت مناسب ہو اور تیرہ سے کہ اوس مرجم کو لگا کر دہرے پارچہ صوف شراب قابض میں ڈبو کر رکھیں اگر ورم کا موصوع
لمحی ہو نسبت موصوع عصبانی کے حاجت تحفیف کی اوس سے زیادہ ہوگی اسلئے کچھ اپنے مزاج اصلی کی طرف جوار د
یالیں سے تھوڑی سی تدبیر اور نفور اور اندک تحفیف سے بچ جاتا ہے اور جس گوشت میں شرا میں کم ہیں اوسکو حاجت تحفیف
کی کم ہے اکثر حاجت پچھنی کی قبل از نفیج کے ہوتی ہے اور بیشتر عضو شریف کے ورم کا جذب بطرف عضو خفیس کے
اولاً بذریعہ جاذب کے کر کے پھر اوسکا علاج اور نفیج کرنے ہیں جو ورم گرم محتج نفیج کا ہو چاہیے کہ اوسکے موندہ ہضم و جذب
کریں اور ادویہ طفیلہ کا ضار و کر اگر ورم کے کریں اور جو کچھ ورم براز قسم معاد خواہ طلا کے لگائیں چاہیے کہ بر ویرہ کے ذریعہ سے لگائیں
اسلئے کہ اوٹکلی سے ایذا اور الم ہو چننا ہے جمرہ کا بیان اسباب حدوث جمرہ اور اصناف جمرہ کے کتاب اول فن کلیات میں بخوبی بیان ہو
کہ اوس بیان سے ماہیت اسکی بخوبی دریافت ہو چکی اب وہ امور جو فلغمونی اور جمرہ کے درمیان میں فارق ہوں یہ ہیں کہ جمرہ بخوبی
ظاہر اور احرار صانع یعنی درخشندہ ہوتا ہے اور فلغمونی کی سرخی سے سیاہی خواہ سبزی پیدا ہوتی ہے اور اکثر اسکی سرخی جلد میں
پوشیدہ اور اندکی طرف ہوتی ہوا و جمرہ کی سرخی موصوع ورم کو مس میٹ جاتی ہے اور اتنی جگہ بوجہ لطافت ادہ جمرہ کے سینچ جاتی ہے
خواہ فی الفور سرخی متفرق ہو جاتی ہے اور پھر لیسرت ملیٹ آتی ہے اور فلغمونی کی سرخی ایسی نہیں ہے یہ بھی ایک علامت فاحش
کہ سرخی جمرہ کی زعفرانی اور زردی کی قید ظہر کرتی ہے اور فلغمونی کی سرخی میں یہ بات نہیں ہوتی اور جمرہ کا ورم فقط ظاہر جلد میں
ہوتا ہے اور فلغمونی اندر جلد کے بھی چوست ہوتا ہے جمرہ خالص چلتا ہوا نظر آتا ہے اور فلغمونی اپنی جگہ پھلے ہوا ہوتا ہے جمرہ
میں آبلہ پڑتا ہے اور فلغمونی میں یہ بات بہت کم ہوتی ہے اور جمرہ خالصہ میں بوجہ سختی کے مدافع نہیں ہوتا ہے اور فلغمونی میں ایسا
مدافع ہوتا ہے کہ ہاتھ کے دبائے سے خوب نہیں دیتا ہے اور جس قدر زیادتی خون کی صفواری غلط ہو جاتی ہے مدافعت
زیادہ ہوتی ہے اور وجہ اور ضرابان شدید ہوتا ہے جمرہ میں تب زیادہ ہوتی ہے بلکہ فلغمونی کے کبھی حرارت جمرہ
کی اس قدر تیز ہوتی ہے کہ جلد اور بشہ سوختہ کر دیتی ہے اور فلغمونی کی سوزش شش اور التماس استبد
نہیں ہوتی فلغمونی میں تندہ اور دروید اگر اوسکا بوجہ تندہ کے البستہ نسبت حبسہ کے

زیادہ ہوتا ہے اسی وجہ سے دردِ حرہ کا کثر ہوتا ہے اکثر مروجیٹ مرض ہوتا ہے جو پر عارض ہوتا ہے اور ناک کے نیچے کی ہڈی سے محمود کی ابتدا ہوتی ہے اور بڑے بڑے دم نام چہرہ میں پھیل جاتا ہے۔ اگر حرہ بوجھوئے کسی ہڈی کے جلد کے نیچے سے پیدا ہونا سبب رومی ہے حرہ غلغلوئی اور غلغلوئی عمرو میں جو فرق ہے اوسکا بیان فن کلیات میں ہو چکا ہے بیان اوسکے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے علامت حرہ کا اس مرض میں پہلا استفراغ بدن کا سہل صفراوی سے کرنا چاہیے پھر اگر حاجت نفس کی موافقت بھی کرنی چاہیے۔ زیادہ فائدہ نفس کا اوس وقت ہو کہ ماہ و دو نوٹن جلد کے پچھن ہو اور اگر اندر جلد کے ماہ کو شست تک پیوست ہو فصد کا فائدہ اوس وقت کہ جسے بلکہ بیشتر شد ماہ کی وجہ سے ضرر لگتا ہے۔ بعد فصد کے اگر ضرورت نہ کہ اس سہل کی ہو کرنا چاہیے اور پہلے غلغلوئی اسکا کرنا ضرور ہے کہ ماہ صفراوی اور رومی میں کس قدر کمی بیشی ہے اسی حساب سے اجزاء اس سہل کی تجویز میں عمل کرنا چاہیے بعد فراغ کے سہل سے تہریہ ماہ کی تدبیر پذیر ہو مبروات قوی کے جو معلوم ہیں کرنی چاہیے اور جو ادویہ غلغلوئی کی تہریہ کیوں اسے مذکور ہوئی ہیں اونہیں استعمال کرنا چاہیے۔ سرد پانی بھی حرہ پر ایسے وقت کرنا چاہیے اور استفراغ پانی کا استعمال رہے کہ رنگ حرہ کا متغیر ہو جائے اگر حرہ غاص ہے فقط ہی تدبیر سے بعد اس سال کے زائل ہو جائیگا کہ اوسکا رنگ متغیر ہو جائے اور لون میں نقصان پیدا ہو اور حاصل یہ ہے کہ تہریہ حرہ کی تہریہ ضرور ہے اسلئے کہ لیب اور وجع التہابی حرہ میں زیادہ ہوتی ہے اور استفراغ زائد کی حاجت غلغلوئی میں ہے کہ اوسکا ماہ غاصی اور اظطہ ہوتا ہے۔ مبروات جو ابتدا حرہ میں استعمال کیے جاتین ضرور ہے کہ قبض کی قوت تہریہ سے زیادہ ہو زمانہ انہما کے قرب میں برودت بہ نسبت قبض کے زیادہ دیکھا ہے اور انہما استعمال مبروات میں اسکا کما طفرہ رکھنا چاہیے کہ ماہ کسی عضو بالائی کی طرف رجوع نہ کرے خواہ کسی عضو شریف کی طرف متوجہ نہ ہو اور اسکا بھی خیال رہے کہ عضو متورم میں سیاہی نہ آجائے اور تیرگی اور فساد کی راہ پیدا نہ ہو اگر ان خرابیوں میں سے کوئی امر ظاہر ہو چاہیے کہ فصد قبض اور تہریہ کو اختیار کرے پھر اگر حرہ جلد پر دور نہ پھرتا جو نشت رصاص اور شراب باز کو بک جفد سے کہ ہر ماہ میں جو تن و کیر علاج کرنا چاہیے۔ اور جو در اگر اوس میں تحلیل و تھقیق قوی ہو اور تہریہ بھی ہو اور استعمال کرے۔ یہ صوف کمنہ سوختہ ناشستہ سارے بارہ درہم انگشت ہویہ نو بخار دس لکڑی کا کولہ جو صوبہ کے دخت کو پچھن نکلتی ہے سارے بارہ درہم موم پندرہ درہم نشت رصاص نوریم چہ کمنہ بڑے محلول پانی سے بند ہویم روغن اس باغ اوقہ۔ ایضاً ایک مرہم اس سے بھی سبک تر ہے نشت رصاص اور عصاہ سداب اور روغن گل اور دم کو کھجکالہ مرہم طیار کر بن نملہ جاو رسیمہ کا بیان نملہ الیہ ذرا خواہ چند دانہ ہوتے ہیں کہ پیدا ہو کر دم پیدا کرنے میں کمزور تھوڑا سا پیدا ہوتا ہے اور پھر خفایت اسکی برہ جاتی ہے اور دور نہ پھرتا ہے۔ بیشتر اس دم سے فرج پیدا ہوتا ہے اور بیشتر عضو متورم سر ہوتا ہے اور ان سب چیزوں کے اسباب ابھی طرح سے بیان ہو چکے ہیں نملہ کا نملہ بھفرت ہوتا ہے اور التہاب اور قوام اوسکا گول یعنی سخت پھلو متہ کے گول ہوتا ہے اور اکثر دانے نملہ کے چورے اور چھوڑ ہوتے ہیں کہ ایک قسم نملہ کی جھکا نام افرو خور ہے کہ وہ اصلی میں باریک ہوتی ہیں اور انکی تہریں باریک ہوتی ہیں جیسے ٹکڑے ہوئے اور پچھن نملہ کے ہر دانہ میں شند کسی کے کا کر کی سی ہوتی ہے۔ حاصل یہ کہ جو دم جلدی ہو اور سامی ہو۔ اور اوس دم میں غوص کی قوت نہ ہوتی نملہ کمنہ بھی کوئی نملہ جاو رسیمہ پھیل باہر کی کے ہوتا ہے۔ اور ایک نملہ کالہ ہوتا ہے جیسا اوپر مذکور ہو چکا اور بصوت یہ پھر قوی ہو جائے اور عفونت بدکار بن عامہ نفس مرسوم ہوئے علاوہ نما کا نافہ و ایمی اور امین اگر انہیں اندام مالکی کے ساتھ نہ کہ شہد

خط کا کون اور صیبا استفراغ واجب ہو اسی طرح کارکن بلکہ پہلے علاج قروح کا کر کے اور نین قروح کو اچھا کر دین ایسے
 علاج میں یہ خرابی دیش ہوئی ہے کہ یہ ثور دوسرے مقام پر خواہ مقام اول کے قرب وجوار میں بالبعد اوس مقام سے دوبارہ
 پیدا ہونے میں اور طبع کو سترنا کرے میں۔ ماراجین مجراہ مقویا کے استفراغ مادہ علقہ وغیرہ میں بہت نافع ہے اور جس طریقہ خاص کے
 عمل کا علاج کرنا چاہیے وہ یہ ہے کہ لکڑی کال کے علاج میں اون مرطبات سے احتیاب کرنا چاہیے جو حرہ کے واسطے مستعمل ہوتے ہیں
 ایسے کہ ترطیب قروح کے مناسب نہیں ہے اور اہل حرہ میں مثل کامو اور کدہ اور نیلوفر اور حرجی العالم اور علقہ بعد مرطبتیں خرفہ کے
 استعمال کرنا جائز نہیں بلکہ اگر تیرہ ضرور ہو مثل کدہ کے خصوصاً خشک کو بیسکہ استعمال کریں کہ اس میں خفیف ہو خواہ بارنگ اور علقہ
 لینے ورو۔ اور عدس بعد اوس کے سویت شعیہ پوست اور شاخ انگوڑی استعمال کریں۔ اور اگر سترے اور نفقہ کا خوف ہو
 ان ادویہ مبرہہ کے مجراہ سترہ شدہ وغیرہ خواہ دفاع لندہ مجراہ سرکہ کے اور وہ پانی جو انگوڑی لکڑی سے بروقت جلائے کے ٹپکا
 بہت عمدہ ہے۔ بکری کی مٹکئی۔ اور فضلہ کا مجراہ سرکہ کے۔ اور حبسوقت تقصیر خاص ہو قرض اندرون شراب خالص۔
 خواہ سرکہ حبسین آمیزش پانی کی خواہ عصا ر قشار الحار خواہ نمک یا لہخ مرغ اور سداب اور نظرون اور غفل یا نظرون
 مجراہ پیشاب لڑکے کے جالینوس کو یہ طریقہ پسند ہو کہ ایک شمشل انجو بہ کے برہو کے کنارہ سے بنائیں کہ اوسکا سر لہخ
 اور نوکدار ہو اور ایسا ہو کہ علقہ کی پھنسی اوسکے اندر سما جائے۔ پھر ایسی چوشے کو اوس پھنسی پر رکھ کر دھنسی کے اس زور سے
 کر کہ نین لکڑی کو کاٹ ڈالے اور جڑ سے اوسے بنے دیا و دے لکڑی کا نلہ دور کرنے کی تدبیر یہ ہے کہ ان میں حمام میں داخل کریں اور
 یہ ہوا جو نلہ ان میں سفر ہے چاہیے بسرعت نکال لیں اور غلغل خواہ گلاب کو ظاہر کریں علاج جاو رسیمہ کا نلہ کے اقسام
 میں حاد رسیمہ ہے علاج میں علسے مگر جو سہل منہ دوی اس میں دیا جاو اور اس میں کسب قدر برکت تیرہ کی بھی ضرور کرنی چاہیے اور
 اگر کسب قدر لغتوں داخل کریں یہ سب ہی بہتر ہے ایسے کہ اسکے ادہ میں مجراہ صفا کے سودا اور انجم کے بھی کمزور ضرور ہوتی ہے۔
 اوسکے بعد بازو اور کرنازک صندلین اور انار کے چھلک لگائی اسی ان سب اجزا کو سرکہ اور گلاب میں جمع کر کے اسقدر ملائیں جو لہخ علقہ
 نہ کرے اور زیادہ سرکہ کو ضرور زمین سے اور پر کے ذریعہ سے اس دوا کو لگائیں۔ دودہ نازہ دوپنا اس میں کر لے نہایت مناسب ہے
 جب ماء ابتدا کا گذر جائے۔ چاہیے کہ سبک ملج کا سرہ لکڑی شراب غصص خواہ اور کوئی قوی تر پیرا آمینہ کر کے استعمال کریں اور لہخ
 احتیاب خفیف شدہ کی جو دوی باورن جو لکڑی آمینہ غلغل داخل کر کے استعمال کریں اس سے زیادہ قوی تر یہ ہے کہ رنگار
 اور کربت زرد سوخته اس سے لطیف بذریعہ شراب کے طیار کریں۔ خواہ چوب نازہ انگوڑی کے پانی سے جو بروقت جلائے کے ٹپکا کر
 جمرہ بالجمہ اور ناز فارسی کا بیان یہ دونوں اسم کہی ہر ایک پھنسی پر جو اکال ہو اور منقطع لینے ابلہ دار اور سوزان اور
 خشک لہخ پیدا کرنے والی ہو بولے جاتے ہیں ان اوس پھنسی کی سوزش اور احران ایسی ہو کہ جیسے آگ کی سوزش خواہ داغ
 لگانے کی ہوتی ہے۔ اور کہی بالخصیص ناز فارسی اوس بشرہ کو کہتے ہیں جو اقسام نلہ اکال عرق منقطع کے جو حبسین سے بھی ہو لینے
 پہلی قی ہو اور تیرہ جانی ہو اور رطوبت بھی ہو اور مادہ صفراوی زیادہ ہو اور سوداوی کم ہو اور بعض اوس میں کم ہو اور بہت سے دا
 چھوٹے چھوٹے اوس مقام پر بادہ ہون جہاں خطا مادہ ایسی ہو حبسین غلیان اور جو ش زیادہ اور ہون پیدا ہو اور جمرہ مجیم
 موجدہ کا اطلاق اوس پر کرتے ہیں جو مکان خاص کو سیاہ کر دے اور مثل کو لہ کے سیاہ اور خشک کر دے عضو خاص کو داو

اور رطوبت کس قدر اوس میں نہو اور سودا ویت اوسکی اندر کی طرف فرو رفتہ اور بلندی خواہ او بار اوس کا کم ہو چم اوس کا بڑا کرک
 تر مس لینے باغلا و مصری کے اور کبھی شرب کا و جو دین میں ہوتا بلکہ اول میں جمہر پیدا ہوتا ہے۔ اور جمیع اقسام کی اندر میں کھلی
 ہوتی ہے۔ اور جمہر و جمہر موجودہ اور نارسا میں بھی کبھی ایک پیدا ہوتا ہے اور جمہر سے ایک رطوبت ایسی ہلا کر لی ہے
 جیسے کسی عضو پر داغ لگانے سے بوجہ پٹنے کے رطوبت برآمد ہوا اور مقام ماکوت کا رنگ مادی ہوتا ہے اور سیاہ زیادہ اور کبھی
 رصاصی بھی ہوتا ہے اور سودریش اوس میں شدت اور گردا گرد اسکے سودریش بنی رہتے ہیں اور اوپر جمہر کا صدق نہیں ہوتا ہے
 بلکہ سیاہی کی طرف میلان زیادہ ہوتا ہے خاص نام چمکلا اوس پر اطلاق کیا جاتا ہے جسکی جزئیاری ہو اور اوس میں چمک الگ کی
 چمککاری کی سی ہو۔ نارسا کا ظہور ان دونوں قسموں میں زیادہ ہوتا ہے اور بسرعت حرکت کرتی ہے اور جمہر بہت اوسکو
 دیر میں ظاہر ہوتا ہے اور اندر کی طرف زیادہ پیوست ہوتا ہے۔ گویا کہ اسکا مادہ بڑا اور قویا ہے اور مادہ ہوتا ہے لیکن مادہ
 نارسا میں زیادہ حد تک گھٹا ہے۔ اور جو قسم ان دونوں میں سے بوجہ صفراوی مادہ کے عارض ہوا اسکے صفرو میں اضافہ
 پیدا ہو کر غلاظت مادہ سوداوی کی ہوتی ہے۔ اور اسی جہت سے ان دونوں مادہ کی آمیزش کی وجہ سے خشک شے سیاہ پیدا
 ہوتا ہے نارسا میں غلبہ صفرا ویت کا ہوتا ہے اور جمہر میں سودا ویت کی شدت ہوتی ہے یہی ممکن ہے کہ ہر ایک نارسا
 اور جمہر کو ایسیلے ایک عام اور مشترک نام سے نام رکھتے ہیں مثلاً جمہر کہیں اور پھر دونوں قسم خاص کی طرف تقسیم کریں خواہ وہ
 کونا نارسا سے موسوم کریں اسے عام معنی کی نظر سے بعد ازان تقسیم کریں خواہ ہر ایک معنی کا اسم جلا کر نہ توجیز کریں اور
 سب صورتیں نام اور تسمیہ کی اصطلاح اطباء میں مروج ہیں مگر کوہ فرق چند ان نہیں ہے کبھی ہمراہ نارسا اور اوصاف نملہ اور
 جاویدہ ردی کی حمایت شدیدہ ایسے ہوتے ہیں جسکی رداوت زیادہ ہوتی ہے اور مملک ہوتی ہیں اور کبھی ہی نارسا خواہ
 جمہر بوجہ دبا کے پیدا ہوتی ہے اور اکثر شایع غمعی کے ہوتی ہے اور مائل ہر سوداوی ہے۔ جیسے کہ ابتدا میں سیاہ ہوتی ہے
 خصوصاً جس سال و یا زیادہ ہو علاج نارسا اور جمہر کا پہلے قصد کو لینی ضرور ہے تاکہ خون صفراوی کا استفرغ ہو جائے
 اور اگر مرض قوی ہو کہ خوف اوس سے زیادہ مظنون ہو غلطی گہری جاسے کہ نوبت غشی کی ہو پوچھو اور لہجہ راحت ہوتی ہے
 خصوصاً جمہر میں گہرے بچہ لگانے کی تاکہ خون لبتہ اور کٹا ہوا اوس میں سب نمل جاسے کہ اوس خون کی طبیعت سم کی ہے
 مگر یہ مذہب بروقت صفراوی ہونے مادہ کے نہیں کچانی ہے۔ علاج موضعی لینے خاص مقام کا علاج مثل جمہر و یا ہلکہ کر کرنا
 چاہیے۔ مگر لطف میں زیادہ تر یہ ہوتی چاہیے جسطرح جمہر میں اور لکھ چکے ایسے کہ اس مرض کا مادہ لطیف غلاظت کے مائل ہے
 اور اس وجہ سے کہ اس مادہ کی توری مقدار ہی بطور طعن کے نہیں جاسکتی ہے اشیاء سے کہ مادہ سمی ہے۔ ساور زیادہ بغض کا
 استعمال کرنا اس مرض میں مانگ نہیں ہے ایسے کہ مادہ غلط ہے اور دیر میں نمل ہوتا ہے اور غلاظت کا استعمال نہ اندام میں
 ہے جب ظہور مرض کا ہوا دیر نہ بروقت سکون التھاب سے کہ اسوقت کیفیت مادہ میں اور یہ جملہ زبانی پیدا کوئی بلکہ ایسی ہی
 مختلف کا استعمال کرنا چاہیے جن میں کس قدر تیرید کے ہمارے تجلیل ہی ہوا کہ کس قدر دفع مادہ کا بھی کریں جیسے کہ بارتک اور حد
 اور دہ روئی جبین ہوسا زیادہ ہوا ان اجزاء سے ضاواطہ کرین ایسے کہ جس روئی میں ہوسا سے زیادہ ہوتی ہے وہ لطیف
 زیادہ ہے ایضا اسی قسم کے اور ضادات جو فریادین میں مذکور ہیں۔ ایضا مادہ کو کرک انگری میں خواہ بچگری کو

سرکہ بن داخل کر کے ضماد کریں۔ دوا و جید ایسے وقت میں اور بعد اس وقت کی یہ ہے کہ انار ترش کو کچال کر کے سرکہ میں استعمل
 بخند کریں کہ نرم ہو جائے بعد ازاں خوب پیسکر کسی کپڑے پر لگا کر استعمال کریں یہ دوا ہر وقت مفید ہوتی ہے اور ابتدا اور
 مرض میں انزال مرض کو دیتی ہے کبھی ایسے وقت کی دوا میں لینے ابتدا ہی ظہور خواہ سکون التھاب کی وقت جو ظری لینے تازہ
 انخسروٹ اور اس کے تپے بھی مع سوئی اور زریب اور انجیر اور شراب اور روغن خنکاش سیاہ داخل کر کے میں اور بھرتی
 کہ مجموعہ دوا یہ مذکورہ سے ضماد طیار کریں۔ مہلک ایسی دوا یہ کے جولانی استعمال اکثر اوقات کو ہیں انیوں اور افاقیا اور وہ
 نراج جسے سوئی کتہ ہیں لینے خرنگ کی بھگڑی پوست انار مکدود ورم زہر کا اس ایک دم بزرالین ورم لیکن ایسی دوا
 اسی وقت تک استعمال ہوتی ہیں جب تک فرد پیدا نہ ہو جب فرد پیدا ہو جائے اور وقت مجتہ فوی کا استعمال برضو رہے
 جیسے دوا و اندرون خواہ دوا سے فراسیون یا فاسون یا بولواندروس کے قوی یا دوا قیسو شراب ملو یا مخمخ میں ملا کر ضماد کریں
 اس طرح جو دوا تین مجرہ متفرقہ اور نیک جا و رسید کے علاج میں مذکور ہوئی ہیں ان کا استعمال کریں۔ فرد ہے کہ ضماد کا
 استعمال ان اوقات میں ہر روز دو مرتبہ کیا جائے اور سات کو ہی ایک مرتبہ خواہ دوا سے ضماد لگائیں جن دوا کو ان سے ضرر
 شعور وغیرہ میں پیدا ہوتی ہے تا مقدور ان کا استعمال کرنا جائز نہیں ہے کہ اور سے رداوت مرض میں زیادہ ہوتی ہے و اس
 کہ رداوت مقام باؤٹ اور موضع اتراق کے بالترام گل ارشی اور سرکہ اور میٹا لور جلد و خربن جو صبر و اور رداوت میں خواہ چکی
 تاثیر فریب ہر دوا سے لگا کر ان جیسے صوف زعفران شراب میں ڈبو کر استعمال کریں۔ رجب التھاب میں سکون پیدا ہو اور
 فروغ باقی رجائیں ان کا علاج مرحم ہستاد و مرحم زبواطالین سے کریں خواہ جو مرحم فروغ متا کلا کے واسطے فراہا بن میں مذکور
 ہیں اور سے علاج کریں۔ جو نہ کہ جو روغن دار ہو بعد علاج کو انار کچی سکون التھاب اور باقی رہنے فروغ کے کو نسبت مفید
 ہے نقاطات اور نقافات کا بیان نقاطات کا حدوث و دوا سے ایک صورت یہ ہے کہ غلیان
 سے لہر ظاہر جلد کے ایک طوبت مندفع ہوتی ہے اس طرح کو دفع واد میں مادہ اوس رطوبت کو لیکر بطور ماتحت جلد کو کہ حور
 ہے۔ اور چونکہ ماتحت جلد تکاثف زیادہ ہوتا ہے اس جہت سے اس رطوبت کا نفوذ جلد میں ہوتی نہیں ہونے پانا بلکہ نقاض
 مائید باقی رہ جاتی ہے لینے جیسے پانی جو باڑی سے جلد میں کسی طرح کا نفوذ پیدا ہوتا ہے اس طرح بہان بھی کیفیت نمودار ہوتی
 ہے۔ اور دوسری صورت اس کے حدوث کی یہ ہے کہ بدلتائیت کے خون اسی جگہ بھر جاتا ہے اور زہر جلد سے نفوذ پیدا ہوتا ہے
 علاج نقاطات اور نقافات کا تنبیہ بن کا اور قصد وغیرہ جیسے معلوم ہو جائے کہ دستور کرنا چاہیے اور دیگر تدابیر غذا
 وغیرہ کی بھی جیسے اور امر من مناسب میں مندرج ہیں وہی بیان بھی جاری رہیں اور ابتدا ہی ظہور میں اس مرض کو حد
 کو باقی میں بخند کر کے خواہ پوست اند خواہ پوست شامی و رخت انار پانچین جوشن و دیگر موضع مرض پر معیط اور لیکن کے جگہ کم
 ضماد کرنا چاہیے۔ اگر نقافات سے چھوڑے پیدا ہو جائیں اور خاص معالجی نقافات کے چھوڑے نکال منظور ہو تب یہ ہے کہ کسی
 جلد موئی کو اور دبا کر نوٹے سے درد ہو گا لہذا کسی سوئی وغیرہ سے اوس میں سوراخ کریں اور جو رطوبت اوس خراج میں ہو اسی
 نکال لیں اور بار یک جلد کا خراج کبھی خود بخود ہونہ کرنا ہے تاہم اگر خود بخود ہونہ نہ کرے فرد سوئی وغیرہ سے چھید کر کہ زہری
 تمام رطوبت نکال دینی چاہیے بعد اس رطوبت کو نکالنے کے دوا حال سے خالی نہیں یا تو اچھا ہو جائے یا فرد ہو گا اگر فرد ہو

مرحم اسفنداج اور ہواخ وغیرہ سے علاج کریں خصوصاً خلیل مرہم میں ایسا داخل کریں اور مرہم حرہ کا استعمال اوقت کرین کے جب پھیلنے لگے خواہ ٹھنڈے کی نوبت ہو بھی اور نلکا علاج خواہ اور جو علاج مناسب ہو وقت کے نگر ہو چکا اور نلکا استعمال کر کے دو ای مرہم مرہم اسنگل کیل کریت کہنہ دیرہ رطل نریخ ایک رطل مرہم اسنج کو ریت کہنہ میں اسفند پکا تین کو ریت کی چمک جانی رہے اور اسے بعد نریخ میسکر چھ کریں۔ ایضا ایک دوا ایسی ہے جو نلکا کر کے خشفہ بنے سپاری اور جو تھہر لگانے کے لائق ہے غلامیہ ہے کہ در لائق اولن اعضا کے ہے جنہیں حاجت تحقیق کی زیادہ ہے۔ مطلقاً اور قطعاً اس آٹھ جزوہ اور ایسی دو جزوہ پانچین سپیکر استعمال کریں اور بکری کی منگی شہد میں ملا کر بھی مفید ہے جب ان پھوڑوں کی پٹریاں بھی گر جائیں اور گوشت خاسدا اور جو جاسے اور گوشت صحیح جانی رہے اور وقت خالص پھوڑوں کا جو علاج ہے اسی طور پر حال کو کیا جاسے۔ اور شہر اسکندریہ کے اطبا ایک لکڑی سے ان دونوں کو لکڑی میں جیسے سارا نیس کتہ میں اور نریخ اس اور طرا فیکس رخن افوان ہی انکے اسقاط کے واسطے بہت مفید ہے مصل بہے کہ خنک کر لے کے اسقاط کے بعد لقیہ کا علاج مثل علاج خراجات کرنا اور انہیں نذیرات میں شمول رہنا بہت عمدہ تدبیر ہے و وای محجب قدر علی ہی اور متاخرین نے اپنی طرف اسکی نسبت کی ہے غزروت مکرندہ سفید رنگا زہوزن لیکو لونن مجموعہ کے کل ایسی شامل کریں اور گولیاں بنا کر کہیں بقدر حاجت سر کرنا و پانچین گولی کھول کر ملا کریں اور ملا کر کے پھر اسی برہ و بارہ دوا کو ملا کریں تاکہ اوہیں خوب ساقیض پیدا ہو جائے اور سبب کہ خنک کر لے پڑ جائے اگر اس پٹری کے بچے رطوبت ہو کر خود بخود گر جائے ورنہ جھوڑے کی ضرورت ہوگی اور ہمیشہ ہی تدبیر جاری رکھیں تاکہ سب مقام سے پٹریاں خنک لگ کر تین ہفتی شری شری کو کہتے ہیں اور اسکی ریت پر جو کھوڑے چھوڑے دانے اور چھپے مثل نفاغات کو نال لسنری ہوتی ہیں اور کھلی اوہیں زیادہ ہوتی ہے اور کرب پیدا کرتے ہیں اور اکثر دفعہ نامہ بدن میں پیدا ہو جاتے ہیں اور وہی انہیں بٹور سے ایک قسم کی رطوبت بھی روان ہوتی ہے بیشتر شری ہوتی ہے۔ اور رات کو اکثر اس میں شدت ہوا کرتی ہے اور کرب اور غم بھی اسکا شب کو زیادہ ہوتا ہے۔ سب حدوث اس مرض کا ایک بنا کر ہم ہوتا ہے جو نامہ بدن میں دفعہ ثوران میں آتا ہے اور وہ اسکی ثوران کی یا یہ ہے کہ خون صفراوی ہوتا ہے خواہ بغیر لورنی کی اوسین نہرکت ہوتی ہے۔ صفراوی خون سے چھ شری پیدا ہوتی ہے اوسین سرخی اور حرارت زیادہ ہوتی ہے اور ظہور اسکا بر سرعت ہوتا ہے۔ اور بخی میں ان سب امور کی کمی ہوتی ہے کہ لکڑی کی شدت رات کو ریت دموی کے زیادہ ہوتی ہے اگر شری کسی موضع وسیع میں برآمد ہوتی ہو اور نصت کھولی جائے غیب پیدا ہونے کا خوف ہوتا ہے اور واجب پر کہ قصداً اس مرض میں ایسے وقت کو لوں جو درمیان زمانہ ابتدا اور نوبت غالی کی ہو۔ اور سطح می غیب دائرہ خواہ غلبہ میں بروقت راحت کہ بروقت شدت می کی قصد کو ملے میں اور سطح اس مرض میں بھی قصد کا وقت اختیار کریں علاج خنک کیا اگر غلبہ خون کا ہے بہت جلد قصد کھولنی چاہیے اور اسکے بعد عمل ہو سکے تو شہل صفیہ کا استعمال کریں کہ بلبلہ و حصدہ و رایج مقل ایک حصہ مقدار شربت مجموعہ کتین درہم کلینجین اصل کر کے استعمال کریں اور لکڑی اس مرض کی ترمندی اور آب کتابن خواہ آب انار مخوش کا مع اس کے چھلکے کے اور نیسانہ شمش اور بار اللائب اور اقراض طباشر حسین کا فرد داخل ہی مجراہ اب انار کے اور آب گرم کا بیادون مجموعہ چند دفعہ اس مرض میں بہت نافع ہے اور رطوبت کی طبیعت نرم کرنا جو بخلا سکنات کو خسانہ ساق صلی کا بقدر تین اوقیہ کے۔ غذا انکی لائق تلفیق بین مسو قشہ جو سر کریں پکائی ہو اور سرکہ اور ریت مجراہ رطوبت با دام خواہ سرکہ مجراہ آب کھو

اور زیت کو اور مارا لکب لیکن اگر خلط مرض کی بورتی ہو استفراغ نادرہ کا بدن سے بذریعہ لیلیہ اور نصف اوکلی تریسہ کے مجموعہ کی مقدار تین درہم استعمال کریں خواہ جو اس در زمانہ ایک اونیہ براہ میزورہ لکیرہم کے بدن سے باعصر کو یکسیر کر ترش میں آہستہ کر کے پلا کر خواہ اب خورہ لینے کل مقوم اور آب آجرہ بدینے نئی اینٹ کالی یا پلاسٹر ساکرین میں بلغم کی گتھی ہو ایک درہم کبابہ اور تین درہم خورہ خواہ تین درہم تخم بختیش لین طلبہ میں استعمال کریں ہر قسم کی شرمیں از رو بخورہ کے بعد دو امید ہونی ہے خود بخورہ و درہم طلبہ ایک لکیرہم گسٹ نصف درہم کا فر ایک قراط آب انار ترش میں پلا میں۔ خواہ ہمارہ سونہ اہل کا استعمال کریں اکلہ اور فسا و عضو اور فرق در میان غنا و اسقا فلوس کے ان امراض میں کلام کرنا بنظر مناسبت امراض مذکورہ بالا کے بہت اچھا ہے۔ اب ہم کہتے ہیں کہ عضو جسمانی میں فساد اور نقصان کسی ایسے سبب پیدا ہوتا ہے جو اس عضو کی روح حیوانی کو مٹا کر دی خواہ روح حیوانی مذکورہ اس عضو خاص تک وصول سے منع کرے۔ خواہ وہ سبب مفقد روح بھی ہو اور مانع وصول بھی ہو مثلاً روح کی مثال جیسے سموم حارہ اور بارہ جو بخورہ اپنے مادہ اور جوہر کے معنادار و مخالف روح حیوانی کے ہیں۔ خواہ اور ام اور بخورہ اور رومی جو پھیلنے ہوں اور مادہ اوکسا سمی ہو۔ یا وہ فروج خلیکہ صالحہ میں طبیب کی خطا کرنے سے کسی قسم کی خباثت پیدا ہو جائے جیسے فروج غامضہ میں روغن میکانے سے گوشت متعفن ہو جائے خواہ اور ام گرم کی تبرید شدید کرنے سے فراج عضو کا غامضہ ہونا ہے۔ وصول روح کا مانع سدہ ہوتا ہے اور سدہ باعرضی اور باوی ہے جس طرح بعض اعضا کو بہت زور سے پچی وغیرہ سے کسکر یا نہ ہمارا اگر کیفیت اکثر ہے کہ عضو کو فاسد کر دیں ایسے کہ روح حیوانی کا وصول اس عضو تک نہیں ہو سکتا ہے جو فوت کہ قلب میں نفس ہو روح حیوانی پر اس عضو خاص کی منتشر ہوتی ہے اور سے یہ مندرجہ نہیں کر دی اسی وجہ سے فراج اوکسا فاسد ہو جائیگا اور ہلاکت عضو کی واقع ہوگی کبھی احتباس روح کا جو کہ کسی سدہ بدنی کے ہوتا ہے جیسے کوئی دم گرم رومی اور ثابت اور عظیم غلیظہ المادہ ہو کہ منافذ اور بد اعلیٰ نفس کو جس کو اندر نفوذ عیات روح حیوانی کی ہے بند کر دے اور اس انسداد سے باوجود احتباس روح کے فساد فراج میں بھی پیدا ہوتا ہے۔ جو اسنادہ جامع فساد ہے اور سکے زمانہ ابتدائیں جب تک عضو خاص جس میں فساد کامل عارض نہیں ہوا ہے اوکسو غنا انہ کہتے ہیں خصوصاً اگر ابتدائیں فطعونی ہو بہر جب اس مرض میں ایسا استحکام ہو جائے کہ حساس کی حواس باطل ہو اور یہ کیفیت اسی وقت پیدا ہوگی جب لحم اور اسکے قریب کی بڑی ابتدائے خواہ دم کے بعد فاسد ہو جائے۔ اوکسو اوکسا نام شفا فلوس میں ہے اور کبھی غافرا اسے شفا فلوس پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ غافرا نامہ کہ حیشہ شفا فلوس پیدا ہوتا ہے اور یہ نسبتاً بہت گوشت میں عارض ہوتی ہیں اور بڑی وغیرہ میں بھی پیدا ہوتے ہیں جب اس مرض کا درجہ پہنچے کہ عضو کے انصاف میں ترقی روز بروز نظر آئے اور بڑھتا جائے اور جو چیز کر دے فاسد کرے ہو اس میں دم بھی پیدا ہو کر دے عضو کے فساد کا ذریعہ ہوا وقت میں مجموعہ اس عارضہ کا نام اکلہ ہے اور جو حال کیفیت عضو باؤف پر طاری ہوتی ہے اوکسا نام نقصان موت رکھتی ہیں اور اگر یہ مادہ مفقد غلیظہ نہ ہوتا مقام خاص میں اسفند کریں کیوں ہوتا بلکہ کسی طرف منتقل ہو جائے معالجات غنیرہ کا علاج پتلا میں ہو سکتا ہے۔ اور اس سے امید صحت بھی ہوتی ہے۔ جب گوشت میں فساد مستحکم ہو گیا لازم ہوگا کہ تمام گوشت اوکسو نکال دالیں۔ جب معلوم ہو کہ عضو کا رنگ متغیر ہو چکا ہے پس معلوم کرنا چاہیے کہ طریق تعفن میں الگ ہے اس وقت بہت طلبہ ایسے نطوخ کا استعمال کریں۔ جو مانع عفونت ہو جیسے کل ارینی اور گل مقوم سر کریں ماکر استعمال کریں۔ اگر اس دوا سے کوئی فائدہ

نہو گہرے پچھنے کے بدون کچہ پارہ نہو گا کہ مختلف طریقوں سے اور مختلف مقامات سے پچھنے کا استعمال کریں اور جو کنگا کھینکی اور
 جو کنگا زریب زریب کی ہون خواہ مقابل کے جهت میں واقع ہیں اور چوٹی میں اونکی قصد کھولیں تاکہ خون فاسد کا افرار
 ہو جائے مگر ان تمام کے ہمراہ موضع مذکور کی گرد کی حفاظت بھی ایسی طلاء وغیرہ سے کرتے رہیں جو مذکور ہوئے ہیں اور پچھنے
 سے حفاظت ایسی چیزیں جیسے جو مختلف عفونت کی ہوں اور خوب طرح سے اندر جسم کے اثر کرے ان ہوں جیسے آدھ کر سنہ ہوا سنبھیلنے کے
 خواہ آدھ باطلہ خصوصاً جب اوہین نمک کی آمیزش ہو سنبھال دلوں کے یہ سبہ کہ طہارت کو طلاء کریں اور کھم فریض سے بچ کر تھیں گے
 کا دوا و جب یہ زراوند مرچ اور عصارہ ورق بنک یک ایک حصہ زنگار نصف حصہ بانیمن اسقدر سپین کے شہد کے شعل
 گاڑا ہو جائے اور قرقر چرب طلاء کریں اور اگر قرقر کے بھی لگانا ہیں سنبھال دلوں دواؤں کے جو مانع حدوث اکلمہ کے ہیں یہ دوا سبہ نذر نگار
 اور بھنگری اور شہد ہونڈن لیکر بطور لطفیج کے استعمال کریں کہ یہ دوا بھی مانع عفونت خواہ مانع حدوث اکلمہ کے ہے اور مقدار
 متعفن کو ساقط کرتی ہے اور صبح مقدار کی حفاظت کرنی ہے اگر نوبت درم اور نسا دونوں کی گذر کے تریل شروع ہو گیا ہو
 تو مری سی سہی طریب بھی پیدا ہوئی ہو اور یہی طریقہ شروع عفونت کا ہو اور سوقت واجب ہو کر زراوند مرچ اور نسا ہونڈن ہونڈن
 چھریں تاکہ خشکی پیدا ہو۔ اسطرح اگر زراوند عصارہ اور فلفطار کو استعمال کریں بہت مفید ہے خصوصاً ہمراہ سرکہ اور ورق جوز کے اور
 اسطرح قتار الحار اور اسکا عصارہ اگر طلاء کریں پھر اگر تھوڑا سا گوشت تنگیا ہے اسے قطع کر ڈالنا چاہیے یا اگر دینا چاہیے تو
 قرص انزروت کو اور اس سے قوی تر یہ دوا سبہ کہ فلفطیون کے ذریعہ سے گراوین اور لوبہ گراوینے کے چربی سے اسکا
 تدارک کریں لیکن چربی اور سپر مین جیب و ہنیت کی وجہ سے حدت دوا کی بر طرفت ہو جائے بقیہ لحم کو
 جو ناقص ہو اور یہی ساقط کر دین تاکہ صبح گوشت باقی رہ جائے زراوند کا چکر کنار وقت تریل اور غرض کے بہت بہتر ہے اور
 جب تشن ظاہر ہو جائے اسقاط میں قدر متعفن کی ناخبر کرنی جائز نہیں ہے در نہ پری دشواری واقع ہوگی۔ اور اگر درم کے
 تعفن زائد پیدا ہو جائے اور سوقت اس دوا کے استعمال کی نہایت نوبت کر دین کہ سوین ہمراہ عصارہ ہج کے استعمال کریں
 اور مری راوین دوا جدید نہیں ہے بلکہ ایسی دوا کا استعمال موضع صبح پر کرنا چاہیے تاکہ عفونت کو منع اور روع مادہ کرے سب
 کہ بقدر عضو تشن کو کاٹ ڈالین واجب ہو کہ اس کے گرد داغ دین الگ ہو کہ مقتضای فرم اور ہوش یاری ہی ہے خواہ ادویہ
 کا دیکھ جو محرق ہیں اونکے ذریعہ سے داغ دین خصوصاً جو اعضا عفونت کو بسرعت قبول کرتے ہیں خواہ بوجہ اپنی حرارت کے خواہ
 بوجہ قرب اور مجاورت اور فضول کے جو اعضا مذکور سے جاری رہتے ہیں جیسے مذاکر اور دربر وغیرہ۔ اسقدر مذکور اور طلاء
 ہم اس مقام پر بیان کرتے ہیں اور فرم معقنہ کے کاہن ایسی تدبیریں مذکور ہوں گی جو اس فصل پر اضافہ کے لائق ہیں
 طوا عین کا بیان قدا واطبا طاعون کا استعمال اپنی زبان یونانی میں ایسے معانی کے واسطے کرتے تھے کہ زبان
 عربی میں اوشکار ترجمہ ہو سکتا ہو طاعون وہ ورم ہے کہ اعضائے خدی میں پیدا ہو خواہ جو عضو عصب کی خالی ہے اسکا اثر
 جیسے وہ لحم جو فیض میں خواہ ہستان اور شخ زبان میں ہے خواہ جو گوشت جس سے اسکا ورم جیسے وہ لحم خدی جو زریل ہے
 خواہ انہیہ بننے بد جو شخ زبان کے قریب ہے اور ازین قبل اور لوم کے ورم کو طاعون کہتے تھے۔ بعد ازاں استعمال لفظ طاعون
 کا ہر ایک ایسے ورم کو واسطے ہوا جو موضع مذکورہ میں ہی ہوا اور مہند درم مارا ورتال بھی ہو کہ اسکا جو ہر سمیت کی طرف متقل

ہو کہ قصد عضو دارم ہو اور قریب جوار کے مقامات کو رنگ کو متغیر کر دے اور بیشتر اوس دم سے خون اور صیدید وغیرہ مترشح ہو اور اوسکی کیفیت ہر وی قلب تک بند ہو بیشتر ایتن کے ہو کچھ کھمبہ ثذ او غشی اور خفقان کی ہو کہ قاتل ہو اور شاید یہ دوسری مصلک بہ نسبت طاعون کے جو مہولی ہے یہ وہی دم ہے جواب بنام داخس موسوم ہے اور اوائل اطبا اسکا نام قوا طاعون کہتے تھے لیکن پر فرود ہے کہ درمن اس دم کا اکثر اعضا ضعیف ہیں جو بھیے البط اور اربینہ خواہیں گوش وغیرہ اور اسکی نسبت وہی قسم ہے جو ابط یعنی زیر بغل اور زیر پیش ران میں ہو اس لیے کہ یہ اعضا فریب ہیں اور ان اعضا کی جنگی ریاست کامل ہو جیسے قلب اور داغ اسلم طاعون غیر قتال کے اقسام میں وہ طاعون ہو جسکا رنگ سرخ ہو اس کے بعد جسکا رنگ زرد ہو اور اس کا ناکل پس یا ہنجی اوس کی وجہ سے کوئی ہلاک نہیں ہوتا اور دفعۃً نہیں فرماتے طاعون اکثر اونیہن ملابہ زمین پیدا ہوتا ہے جنہن دبا کی کثرت ہو زبان پوزانی میں اکثر الفاظ ایسے اور ارض کے واسطے موصوع ہوئے ہیں جو شارب طاعون کے ہیں جیسے طاعون اور قوماط اور فوخللا اور نووت گر جاری زبان میں ان اسماء کی سمبات کی زیادہ تفصیل نہیں ہے علاج بذریعہ قصد کو استفراغ کرنا کسبتی نظر وقت کر اوسکا تحمل ممکن ہونا ہو اور کبھی نظر ردارت اوس خلط کی جو برابر مہولی ہے استفراغ بذریعہ قصد کے واجب ہونا ہے بعد قصد کے واجب ہو کہ قلب کی لغویت اور حفظ پر متوجہ ہوں اور ایسی دواؤں کا استعمال کریں جنہیں عطربت احد بنزید ہو مثلاً حاض اترج اور لیمو خواہ بلوب نفاع اور دیگر دواؤں کو خواہ ہی اور اندر ترش اور سونگہا کی چیزیں جو گلکسین اور کارا ورنڈل وغیرہ جو نکرین اور خدا میں حدس جو سرکہ میں لگا ہے خواہ مصوص ماحض جو ایک قسم کا کھانہ ہو اور جدری کو گوشت مکتہم نیار کے مکان کی تربت اور آرائش برف کی ٹکڑوں اور برگ بیدر سادہ اور بنفشہ اور گلاب کے پھولوں سے خواہ گل نیلو فر وغیرہ سے کریں اور قلب پر ضا د میرا و مرغوی جو ادویہ اصحاب خفقان میں مذکور ہو چکے ہیں اونسے کرنا چاہو خواہ جو ادویہ اصحاب دبا کے واسطے لگی گئی ہیں خلاصہ یہ ہے کہ تدبیر اصحاب دبا کی کرنی ضرور ہے۔ اور خاص دم طاعون خواہ جو قائم مقام طاعون کے ہے اسکا علاج ادویہ مذکورہ ذیل سے کرنا چاہیے۔ ابتدا میں ایسی دوا جو تریدا و رقبس پیدا کرے۔ خواہ اسنچ کو سرکہ اور پانی میں خواہ روغن گل یا روغن قنار یا روغن درخت مصطکی یا روغن آس میں دوا کو استعمال کریں۔ یہ تدبیر ابتدا میں مرض کی ہو اور پھر لگانا اگر ممکن ہو لگاتین اور جو رطوبت وغیرہ اوس سے بعد شرط کے نکلتی ہو جاری رہو دن اور بند نہ کریں اور نہ میخو ہونے دن ورنہ سمیت زیادہ ہو جائیگی پھر اگر ایسے مجملہ کی حاجت ہو جو لطیف مادہ کو جس لمو لگانا چاہیے۔ اور جو طاعون بطور ہنوس کے ہو اوسکی زبانہ منشی یا قریب بانہا میں قتیق کپڑت متوجہ ہونا چاہیے اور اگر کمرہ خلع کے شب بچی جو تبرجوش میں رنگ کرنا چاہیے ایسا ہو کہ ادہ بطرف خلعت کے بلٹ کو زیادہ رازوت پیدا کر دے قتیق بدلیعہ نھول کے کرنی چاہیے اسطرچر کہ باونہ اور شبت خواہ مفتحات لطیفہ کو پانی میں جوش دیو کر لھول کریں اور ایسی مفتحات کا ذکر راجات کو علاج میں آتا ہے کہتے ہیں کہ قوما طاعون و متقلیوس کو غدا پر سیاہ دھالیں اور مرقہ اور لکاپ اور بنج عطلی کا جس میں غوطہ ی را شون اور شند اور شراب ملی ہو خواہ دلیق لینے موزیک عسل و مغیہ ہی اور زرد ملی یا پھر کمریل شہد کی گھٹنے کا ادہ ترس سرکہ میں بکھر جائے کلا اور طبک البطم یا نظرون ہوا وغیرہ خواہ براہ مجربہ جو ایک مہوہ مثل انجیر کے ہونا ہے فصل راون اور ام کو بیان میں جو عضو کین پیدا ہوں جو اور ام غدی خشل طاعون کے نمون کبھی بوجہ دفع جراتی کے پیدا ہوتے ہیں

اور کسی بولہ دفع اعضا و اصلی کے ظاہر ہو سکتا ہے جن کو بھی فریج اور اور اہم و ضروری قسم کے ایسے اعضاء ہیں ایسے اعضاء کو پیدا کر کے جن
 بعد مرے مواد اور اہم کے جاری ہو سکتے ہیں اور اہل طبع اور اہل یونین کو کوم غدیدی و طبعی ہوئی ہیں اور اسی وجہ سے کوم غدیدی
 میں بنواد شمر جائے ہیں جیسے ایسے اور اہل طبع یا کسی حال سے کہ اگر کچھ دیر کا عود نہ ہو تو اس شخص کے بدن میں ہوتا ہے کہ جسکے بدن میں کبھی
 یا فرج یا تہ پاؤں میں ہوتی ہے۔ اور کبھی ہا و اہم پر وقت استیلا و بدن کے اور سے پیدا ہوتے ہیں اور کبھی بدن میں زیادہ استیلا
 ہوتی اور ان اور اہم کا علاج مخالف اور اور اہم کے بہت سے ایسا معلوم ہو چکا ہے کہ اس کے علاج میں ابتدا دفع مادہ کی نہیں بلکہ جانی سے اور
 انہیں مقلبت دفع ہوا کی ہوتی ہے۔ استفراغ یا دیگر دفعہ اور اس حال کے ایسے مریض میں بہرہ و دفع ہوتی ہوتی اور اقسام کے علاوہ
 کی استعمال میں جب تک بخوبی انکشاف نہ ہو تو وقت کو نہ پاس ہے۔ مثلاً اگر وہم یا دیگر کچھ ان خواہ ہو بہ دفع طبی کے کسی عضو میں
 بطرف عضو نہیں کے ہو ایسا مادہ کو رد کرنا اور منع کرنا نہ نہیں بلکہ اعانت طبیعت کی کر کے اچھی طرح اسی عضو کی طرف جذب کر لینا
 چاہیے جس طرح جذب ممکن ہو۔ خواہ بذریعہ دوا یا تجربہ وغیرہ کے اور اگر یہ وہم یا دیگر کچھ مادہ کے پیدا ہوا ہو اور استیلا و غلط موثر
 اسکا ہوا ہو تو استفراغ مادہ کو اصل مایا ہو بہ اور غذا کی تحلیل و ریاضت ہی ضرور ہے اور دفعات کا استعمال کرنا چاہیے۔
 بلکہ مریض کو استعمال کرین اور مریضات کا استعمال ہی بدن استفراغ مادہ کی جائز نہیں ورنہ اگر عضو متورم ہو یا دیگر کچھ جذب
 مادہ کے گرد ہو یا جذب ہے ابتدا جذب کا استعمال منظور ہو پہلے استفراغ مادہ کا کہہ کے بعد ان جذب مادہ کا بطرف خلاف جذب
 کے کرین۔ دفعات کے استعمال میں بہرہ و دفعہ سے کہ مادہ کا بطرف احتیاس کے خواہ اعضاء یا ریشہ ہو یا جی اور مریضات کے
 استعمال میں بھی یہ طریقہ کہ مادہ کی مقدار زیادہ ہے اور استفراغ مادہ اور اہل مادہ کا مریضات کی مہر تھی ان دیکھنا ہے۔ اگر وہ
 شدت ہو تو مہر تھیں لیکن مریض کی ضرورت کرنی چاہیے اس طرح کہ صرف کو زیت گرم میں جھک کر استعمال کرین اور آخر میں تھوڑا سا نمک
 شریک کرین تاہم کہ درمین لیکن پیدا ہوا اس لیے کہ درم میں تحلیل اسکی وجہ سے ہوتی ہے۔ اور اول میں اس کے استعمال سے حد زیادہ
 پیدا ہوتا ہے اگر بدن ہوا سے پاک ہو خواہ ہو استفراغ کو کچھ کیا جائے۔ پھر تحلیل و درم کی جھپک کر کرنی چاہیے یہی تحلیل نفاذ آگندہ مریض کی
 استعمال ہو حاصل ہوتی ہے اس سے بہتر ہے کہ اگر وہم کا استعمال کرین اور کسی جس دوا میں قوت تحلیل کی زیادہ ہوتی ہے اس کے
 استعمال سے درم میں زیادہ پیدا ہوتی ہے لہذا اس قوی دوا کا استعمال کرنا چاہیے کہ جو قوت یہ منظور ہو کہ جذب مادہ کا
 اعضاء یا ریشہ سے بطرف درم کے ہوا جائے اور اگر جذب نہ کرین اعضاء یا ریشہ کی نسبت خوف پیدا ہو گا کہ جذب و درم میں نقصان
 کو گرم کر کے درم پر کچھ بن کر درم ہو نہ کہ اگر درم کسی لحم رخو یعنی نرم گوشت میں ہو۔ اور عضو متورم نہ ہو جیسے پستان اور پیچ
 اور مثلاً مادہ سے کسی طرح کا خوف اور کوئی آفت متفون ہو مثلاً مادہ اور درم کو کہ کچھ نہیں ہے اور اگر سیلان ہو رہم کا بطرف
 سمتی کے محسوس ہو نہ کہ نہ کی تدبیر ضرور کرنی چاہیے خراجت حارہ کا بیان خراج و دیکھ کی وہ قسم ہے جو اور اہم جاری ہیں
 جمع مادہ پر مثال ہو۔ شاید لفظ و بدل کی پر ایک درم بر واقع ہوتی ہے جو متا وقت ہوا ہے اور باطن میں اس درم کو ایک
 مقام ایسا ہو جہاں انصباب مادہ کا ہو گا کہ اسے اور اور اہل انکشاف میں انصباب مادہ کا ہو جہاں مادہ وہاں ہو جہاں نہیں
 رہے۔ ایسی درم کو خراج جب کہیں کے کہ مادہ کو ایک درم کا جاری ہو اور اس میں احتیاج نہ کہ ہونا ہو کبھی درم گرم کی ابتدا
 سے مہر تھیں ہے کہ مادہ و درم خراج مادہ کے تغیر و انقباض یا مہر تھیں درم میں بھی ہوتا ہے۔ اور کبھی اس طرح سے ابتدا نہیں ہوتی بلکہ

و ہلکے کے احساں میں ظاہر ہوں اور نبض میں صلابت پیدا نہو کم قلعی خراج باطنی پر کڑیا جاسیے اسلئے کہ ایسی کیفیتیں باوجود ظہور علیہ
 اور کم کر نبض میں صلابت پیدا نہوتی کبھی بوجہ دم صفوان کے کھینچنے اور اس ہمد کے جو عشاء محیط ہے وہی پیدا ہوتی ہے۔ طبیعت
 احساں اور اس جانب کا جبر خراج ہے بلکہ جو قفل اور گرانی اور کسی جانب کی اور بڑے مدد مع اور دردی ہو سکتا ہے و لا اعلیٰ النضج
 خراج باطنی کے جب اندہ دلی جوڑے کے دلائل پیدا ہو کر اعراض میں اور کھلے قفل اور قشر مرہ اور درد وغیرہ کے بقدر
 سکون پیدا ہو اور گرانی اور قفل باقی رہے۔ لیکن کڑیا جاسیے کہ کھنکھار ہو گیا اور نضج ہو چکا ہے جو دلائل کہ قریب بھوتی
 اندر دلی جوڑے کے پیدا ہوتی ہیں بعد سکون اعراض کے جو کھرب دوبارہ اعراض میں شدت پیدا ہو اور نفس لینے
 جھنا و رشح اور شدت قفل نمودار ہو اور حیات تشابہ او یکسان عارض ہوں زیادہ پھر کے پھوٹے کا قریب ہے پھر اگر کئی
 روزہ وقفہ پیدا ہو کر قفل اور مرجع میں سکون پیدا ہو جائے معلوم کرنا چاہیے کہ اس پھر والوٹ کیا جبکہ مدہ کا استفادہ بعض جاری
 ہو اور مدہ سے پھر خواہ بطنی یا کھلی طرف کم اور ہر ماہ میں جو اعضا اندہ دلی واقع ہیں ان میں نضج پیدا کر کے پھر خواہ پھر یا بزرگ تشابہ کو چکا
 اور قوت ذہنی و حقیقت باطنی خود پھر اگر اندر دلی پھر اندہ پھر جاو اور بہت سعی و کوشش سے مدہ کو اکثر کثرت اخرج مدہ پھر
 اور قیسی ملک عارض ہوتی ہے اور بیشتر اگر سیر مدہ پھر کیا کرنا ہے اور مقدار او کی زیادہ ہوتی ہے اعتقاد ہی پیدا ہوتی ہے
 ظاہر کے پھر و نکاح علاج جو استفادہ اور علاج ابتدائے اور مدہ کے نشہ طیکہ اول علاج سے رجوع مدہ کا بطرف عضو
 کے خوف نہو جیسا اور مدہ کو پھر کیا ہے اور مدہ ایسی تدبیر جو احساں اور جہاں جلت کرتے ہیں ان مرض یہ تدبیر خراج عارضہ اور ارام جارہ
 میں جو درد خراج تک مدہ پھر ہی ہوں مشترک ہر اور جو تدبیر خراج سے شخص جو مدہ سے کھنکھار خلیل مدہ جمع کی کون۔ اور تحلیل دو
 طے ممکن ہے۔ ایک طریقہ بہت استوار ہی کے ساتھ جاری ہے بشمول طیکہ مرض جو مدہ سے زیادہ خارج نہو تدبیر بہتے کہ انضبا
 مدہ کا عارضی و دنوں تک کون اور مدہ کے بعد پھر سے شگافہ کو نہ اور کھنکھار سے کی تدبیر کربن اور قوت کی نگاہداشت میں تمام
 بیخ کرتے ہیں کہ او کی حفاظت رہو اور کربن سے درد کی جو تحلیل زوجہ خواہ کیا ہوگی پھر سے کے ٹوٹے سے چونکہ اخرج مدہ کا اکثر
 ہوتا ہے سقوط قوت کا نہو جائے۔ اسلئے کہ اکثر لوگ بوجہ غشی اور ذہول قوت کے کھنکھار میں بلکہ واجب ہو کہ طبیب ہر وقت
 اگر ان سے کہ حفظ قوت کیونکہ ہو سکتا ہے اور جو تدبیر حفظ قوت کی ہیں اور کھنکھار استعمال کرنا ہے اس طرح کہ جب غذا اعضا و دلیہ
 کو دینا رہے ہاں اگر پھر اندہ دلی اعضا میں ہو کہ اس وقت تکلیف تعبیر کی ضرورت ہے۔ اور دوسری تدبیر طریقہ سدا و او کی
 سے علاج ہے اور اسکا استعمال بطور ضرورت وقت کی احتیاط ہوتا ہے وہ تدبیر اسی وقت کہا جاتی ہے کہ مرض عظیم ہو اور پھر
 بہت ہی بڑا ہو کہ اعتدال سے بڑا ہو اور اندہ نضج کی انتفا میں بلاکت اور زیادتی روایت پر وقتاً فوقتاً قیمن کامل ہونا جاری
 خواہ بالیقین ثابت ہو کہ قوت ریش کی جمیع مدہ کی انضاج پر کافی نہ ہوگی اور اگر قصد انضاج کا کیا جائے اس تدبیر کا پختہ ہوگا اور
 خلاف نضج کی تاثیر ہوگی ایسے وقت پھر سے کو چاک کرتے ہیں اور چاک کرنے میں بجا کا خیال کرتے ہیں کہ اعضا و کربنہ قریب
 پھر سے کہ ہیں اور نئے استرو وغیرہ اور مدہ میں نہ کرے کہ ادھن اعضا تک ہوگی کہ پھر خچے میں غلط و عظیم ہے۔ اسلئے جو سے
 اگر قیاساً معلوم ہو کہ ایسا مدہ غلیظ ہے کہ اثر نضج کا قبول نہ کر گیا اور اسکا خوف ہو کہ مضر نبی عضو ماحولت میں اس قدر قوت پھر
 کہ نفع نہو کا خواہ اس قدر قوت کہ ہے کہ انضاج مدہ میں تقصیر کر دی اور مالادہ کا بطرف نفع کے حکم میں نفع ہی کو لگی یا اکثر خراج

قرب مقاصد کے عارض ہو خواہ اعضا و ریشہ کے قریب پھوڑا پیدا ہو کہ چاک کرنے سے اس کا افساد کا خواہ ہو ہی کی لذت ہو نہ بخیر کی مضرت کا خیال ہو۔ اور اگر انضاج مادہ کا جذبہ اور یہ مغزیہ اور شقیہ کے کرین کو دو نہیں پہنچے اور یہ مغزیہ کے استعمال سے یہ خرابی پیدا ہوگی کہ نفوذ نسیم کو بخیری نفس کی طرف سے منع ہو اور اور یہ مغزیہ حرارت ضعیف پیدا کریں کہ اس سے نفیج کا بل ہو سکے العزیز یہ سب صورتیں ایسی ہیں کہ اگلے نقصان مادہ پر اعانت ہوتی ہے۔ اس لیے جو جسے ایسی صورتیں کرے پھوڑا چاہیے نہیں اور اگر چاک کرے وہ بھی عمیق ہو اور بعد خطرہ تو لپٹے کے اور یہ ایسی شعل ہوں نہیں قوت تحلیل کی اور بخفیف پیدا کرے کی شدید ہو اور واجب کہ چاک کرنا اور کھینچ لگانے کیف میں عصب عضوی کی جہت طبل میں ہو۔ ہاں اگر ارادہ یہ ہے کہ فعل اس عضو کا باطل ہو تو بغیر خوف و قبح شنیع کے اس وقت لیف کو عرض میں قطع کرنا چاہیے۔ اور اس خوف سے اس پیدائش کی ہوتی ہے۔ اکثر طول لیف کا طول بدن میں ہوتا ہے سو اسے چند اعضا سے مخصوص کر کے اور اسی طرح لیف ہی طول بدن میں موضوع ہے باوجود کثرت شعبہ اور شاخوں کے سگر چند اعضا مخصوص کے جیسے جہرہ جس عضو کو چاک کرین خواہ اس میں کچھ لگاؤ نہیں چاہیے کہ روغن خواہ جو شے ایسی ہو کہ اس میں چربی کا لگاؤ ہو ورنہ اس کے نہ لگاؤ میں اور اگر بدن دوسرے کے چارہ نموشہد اور پانی یا شرب اور مرکب سے دہو میں۔ جب ورم اور التهاب میں بعد چاک کرنے کے شدت پیدا ہو عدس کا ضما و کرین اور اگر اس قدر حاجت نہ ہو اور یہ بخیر و صحت کا استعمال کریں۔ یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ یہ چاک کرنا پھوڑا کھانسی مرث ہوتا ہے صدید و ورم اور ناصور کا لیکن اگر چاہے کہ اس میں مضمحل ہو اور کوئی اور حیلہ سوای چاک کر کے نہ ہو یہ مجبوری ہے۔ اور مناسب اس میں بھی یہ ہے کہ جو مواضع طبی میں ہیں کہ ان میں چاک کرین اور بھی کم ہیں اور ان کا نفیج ہو جائے۔ یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ جو پھوڑے شکل صندوری اور بلند ہوں اور سر اور ان کا باریک ہو ان کو حاجت چاک کرنے کی بہت کم ہوتی ہے قبل نفیج کے اور بعد نفیج کے تدبیر نفیج پیدا کرنے کی اور حیلہ انضاج کا ظاہری پھوڑا ورنہ بعد یہ نفیج کو ضرور ہے کہ اونگی حرارت قریب حرارت بدن کے ہو اور ان میں تقریباً ہی کہ بقدر ہوا نہیں اور یہ میں سو درجہ اول میں یہ ہے کہ طول آب گرم سے اور تصفید آرگندم یا آر جو سے کرین اور گیہوں موندے سے چاک کر اگر ضما و کرین عہد ہے اور علی پہلہ پانی اور زیت اور مرصہ اور زعفران اور دقان کندرا و زفت مع روغن گل اور چربی سور کی خواہ خواہ خطی و ایسی کا استعمال کریں ایضا ایک نماد انجری خشک شیریں اور بادوسمت اور سین ہو متناہا و قیغ و شیر اور جو شہی خواہ اگر اس میں زعفران و جو شہری ہی شریک ہو خواہ اس میں نموشہد اسانک جو جیہ فراطنہ ہو ورنہ پانی میں جو شہن کریں اور کبھی اس میں چربی خواہ روغن بھی زیادہ کرنے ہیں۔ اس سے زیادہ قوی یہ ہے کہ حرف لینے یا گرم عہد طالع البلم کے استعمال کریں۔ اور جو اور زیت اور مہو سے مع شہرہ کے مرکب ہوں اور مارا و لادن اور شنیع اور مسک اور مصطکی اور زعفران طبع اور شنیع خواہ بیخ دم الاخرین کا استعمال بھی مفید ہے اور مرصہ جالینوس روغن بید انجری و ون موم خصوصاً اگر اس میں موم کو نہایت کم کھلا تین سطح پر موم دوسرے حکیم اور مرصہ جالینوس اور عہدہ یہ ہے کہ دوا جو حاشیہ اور شنیع سے طیار کر کے اس پر رطوبت شایدا دسی کر داسے تدبیر ظاہری پھوڑا ورنہ کے بعد نفیج کے اگر پھوڑے کی ایسی صورت ہو کہ پھوڑا ہو تو اس کے بعد ہی اس پھوڑا جانے کی نہ ہو اور جہاں پھوڑا نکلا ہے وہاں پر رگین اور اوتار اور عصب کی کثرت ہو اور وقت

واجب ہے کہ پھوڑے کو چاک کرین اس واسطے کہ اگر ایسے پھوڑے کو ایسے وقت بھی چاک نہ کریں اور مدہ کو بحال خود باقی رہے
 دین خو فساد ہو جائیگا اور فساد پیدا کر کے عروق اور لیف اور اعصاب کو مٹا دی گا اور زیادہ فساد ایسے پھوڑے کو جو ہر سے
 اوس وقت تر قریب ہوتا ہے کہ جب قریب مفاصل کی ہو۔ چاک کرنے میں پھوڑے کے اسکا خیال ضرور ہے کہ جہاں مدہ ہو گیا ہے
 اور رکنا ہی دینا ہے اوسی جگہ کو چاک کر دینا چاہیے اور راہ چاک کرنے کی بظرف اسفل کی ہونہ اور سطرن جد ہر سے نکلتا مدہ کا ہونا
 ہو۔ اگر پھوڑے کا حجم گندہ نظر آئے اور اوس پھوڑے کو شق کرین فقط راہ کو ملدنی چاہیے ایسے کہ سین کا فائدہ نہی ہے کہ
 اپنے پیچے لینے سائے کجائے مفاصل میں جسدہ نہیں ہوتا اور اگر مقدار میں پھوڑا کم اور ضخیم ہو ساری پھوڑے کو طول میں
 شق کرنا چاہیے۔ یہ بھی جانا ضرور ہے کہ جس مقام میں مدہ ہو جس کرنے سے معلوم ہو جاتا ہے خصوصاً اگر پھوڑے کو
 اونگلی سے ربا تین اور دوسری اونگلی سے اوسکو آنا ہوا کہ میں کو دو حصے بات کی اونگلی ہوا اور دیکھنے کے لائق بات ہے
 کہ اونگلی کے جانے سے کیتدر مدہ بلتا اور مٹتا ہے یا نہیں اور مدہ کو مٹنے کے بعد جس میں مدہ پھوڑا ہوا ہے وہ اپنی اصلی رنگت
 آتا ہے یا نہیں اور بظرف سپیدی کے اوسکار رنگ مائل ہوتا ہے یا نہیں جو مٹے ایسے کہ جب تک لطف نہیں ہوتا رنگت میں
 سرخی باقی رہتی ہے اور کبھی مقام مدہ کا مائل رہتی اور زردی بھی ہوتا ہے اگر مدہ اچھا ہوا اور زردی ہوئے معتد اور بخیر طریقہ
 شناخت کا ہونا اور دہا نہ ہے فقط انگلی کے ذریعہ سے اسکا امتحان نیچے اور صحیح نہیں ہو سکتا ہے کہ انگلی کے دیکھنے کو بھی کیتدر
 فعل ہے اور میں ہو سکتا ہے۔ واجب ہے کہ پھوڑے کو چاک کرنے میں جو خطوط جلد میں طاقی اور طبعی بنے ہوئے ہیں ان میں
 خطوط پر چاک کرین اور اوفین خطوں پر چاک استرہ کا دفع کرین سوائے کسی ضرورت خاص کے اور جس اعضا کی ریشہ اور
 رگوں میں اور بے ہوا خواہ ہر سے ہون اور ان اعضا میں استرہ کو لطف کی طول میں رکھ کر چاک کرنا چاہیے ایسے کہ اگر پیشانی
 کے پھوڑے کو سیدی طور سے چاک کرین پیشانی کی جلد کٹ کر چہرہ پر گرے پھوڑے کی جگہ خائف وضع استرہ کو چاک کرنا چاہیے
 ار نہ سینے ناک کی بیچ کی ندی کا پھوڑا جلد کے عرض میں چاک کرین۔ جب پھوڑے کو چاک کر چکیں اور جالیش و چین ہے اوس
 نکالو اولین بعد از ان واجب ہے کہ گوشت اور جلد کے التام کی تدبیر بہت جلد کرین تاکہ جلد میں حرقت اور صلاحیت پیدا ہو کہ
 اوسکی وجہ سے ایسی کیفیت ہو جائے گی کہ چسپیدگی اور پیوند ہونا دشوار ہوگا اور اوس میں باندی ایسی پیدا ہوگی جو سرور و تسلی
 ہو کر ہر دو بارہ پھوڑے کی صورت پیدا کرے اور جب قدر اونکی صفائی چرک اور رجم سے کچا کے گی بہت جلد ہوا سے کا اور حرقت
 بہتر نہا صورت کے ہو جائیگا۔ اور قبل از انکہ دونوں بائیں چاک کی وصل ہو جائیں اور انکا تنقید ضرور ہے اور اگر اجتماع ہو تو سلاخی
 کے سرب پر کپڑا سخت لگا کر داخل کرین تاکہ چرک وغیرہ کو پاک کرے اور بخوبی اندر زخم کے جا کر کھلائے اور بعد اوسکے
 کے دونوں سرے البیمن ملانے کو ایسی بندش کرین جسے ہم آئندہ سطوح میں کتہہ میں لینے وہ بندش جو دار اور قرح خانہ کے
 واسطے تجویز کر چکے اوسکو یہاں ہی استعمال کرنا بہت خوب ہے۔ اور عموماً رو اور بیان ہو چکا ہے چاک کرنے میں ان اعضا
 لحاظ کرین اور جو مقام بخوبی لطف یافتہ ہو چکا ہے اور ہر گوشت لینے گوشت کی زیادتی اور ہر سے مقام سونہا ہوا ہوا اور
 اور شہر ائین اور افا تری اوس مقام سے زیادہ دور میں بہت کل مقام اور وقت کے اور مقام کو چاک کرنا چاہیے۔
 اور طیلوس حکیم نے کہا ہے کہ پھوڑا اگر چھوٹا ہو اوسے برابر چاک کرین اور بالون کی جڑوں سے چاک کرنا چاہیے اس طرح

کہ خلیض نمونکہ طول میں واقع ہونا کہ مقام شکاف کو بعد وصل اور چونکہ کے بال جیہا لین اور بعد صحت کی نشان پاک کہنے کا ظاہر
 میں باقی نسبتہ اور اسی حکیم کا یہ بھی قول ہے کہ اگرچہ خراج مخرج پٹھم کے مقابل میں واقع ہوا ہو سکوا عرض میں پاک کہنے میں اولیٰ کثیر
 میں پھر شرا پیدا ہو مشق مستوی کہے پاک کہیں گے اور صمد راک لائی ہے اور صمد راک کا فخر طولانی نکاتین گے اگر ناک کا پھوڑا
 فریب کہنے ہوگا اور سکوا اس شکل سے پاک کہوں گے جیسے چاند کا سر تر چھا ہوتا ہے اور تر چھا واد سکوا پھر کھڑکھیں گے اور اگر ناک کی علی
 خواہ ناک اسفل میں پھوڑا پیدا ہوا دوسرے بھی صمد پا پاک کہنے کیلئے اسلئے کہ رکیب لطیف اس مقام کی سید ہی ہے اور شمع کے اجساد کی شکل جبر
 معتقدی ہونے پر دلالت کرتی ہے پس گوش کا پھوڑا بھی برابر اور صمد پا پاک کہنا چاہیے ذرا چین اور مرقین اور دونوں باہر اور نکلان اور
 دونوں کش ران لینے جس کے پھوڑے طول میں پاک کیے جاسکتے ہیں۔ یہی حکیم نے کہا ہے اگر قریب ران کے پھوڑا نکلے اور اسے بقیہ
 مستوی پاک کہوں گے اور بعد مستوی سے ران سے کہ طول بدن میں بھی اور عرض میں بھی سید ران سے پھوڑا نکلتا ہے اگر اس قسم
 میں پاک کہیں گے نو نکلا اس بات کا رہے گا کہ پھر موا جمع ہو کر صورت پیدا کرے۔ اور اسی شکل سے جو پھوڑا مقدس کے قریب ہے اسے بھی مستوی
 پاک کہیں گے این خیال کہ اس عضو میں رطوبت زیادہ جمع ہوتی ہے وہی رطوبت مستیل اور خراج کی نمونہ ہے۔ اور پہلو اور پسلیوں کا
 پھوڑا بیکل مورب پاک کہنا چاہیے اور غصہ اور غضیب کا خراج بعد مستوی سے پاک کہو۔ یہی حکیم کہہ کر اس کو طمان اجات کی ہمیشہ رہے کہ
 پاک کہیں گے کیانی نامت در واقع ہوا دونوں ساق اور دونوں عضد کا پھوڑا طول میں چال کہنا چاہیے اور پچھلے نر استوا کا پھوڑا چھوڑے
 - یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ پاک کہنے کی صورتیں مختلف ہوتی ہیں بحسب اختلاف مقامات اور مواضع کی اگر کہنے کے قریب ہوں تو
 اور سکوا پاک کہیں گے اور شرا پیدا ہو مشق کثیر کے وضع کے ہونا چاہیے اور ناک کے پھوڑے کا پاک طول الف میں اور چھوڑے اور قریب کان کی مشق مستوی
 کہنا چاہیے اسلئے کہ رکیب اس مقام کی مستوی واقع ہے اور شمع کی اجساد سے اسکی صورت ظاہر ہوتی ہے۔ اور پس گوش اور ذرا
 اور ساق اور ران اور غصہ ران سب مقامات میں شکل مستوی طول میں پاک کہنا چاہیے اور اسی طرح عضل بطن کا اور پشت کا پھوڑا بھی
 اسطریق اور ران سے لینے کش ران کا اور بقل کے پھوڑے کا پاک عرض میں بھی لینا چاہیے ایسا نو کہ اس میں جو ریحماو اسطریق جو پھوڑا
 کے قریب ہوا ہو سکوا عرض میں پاک کہو ناک پھر پیدا ہو کر صورت دے۔ انہیں اور غضیب میں بعد مستوی کہنا چاہیے طول میں اور غضیب
 اور اسطریق میں بالائی ناک و قریب ہونے ہندیش ہو سکے اسلئے کہ وضع پسلیوں کی اسطریق ہے اور جو گوشت پسلیوں پر واقع ہے وہی پسلی
 ہی واقع ہے۔ اسی حکیم اظہار پس سے کہا ہے کہ پھر گوشت کی وضع پھوڑے کے مقام سے دیکھنی چاہیے اور لین عضد کا یہی خیال
 کہنا چاہیے اسلئے کہ پھر پاک کہنے میں احتیاط اسی بات کی زیادہ کرتے ہیں کہ ایسا نو کہی رگ چھہ عضل وغیرہ کا یہی اور چاہیے کہ منہ
 اظہار چھوڑی نمونہ کیانی اور پھر گوشت بہر جاے اور ہر وقت خراج کی ہمت بہرین اسی طرف مصروف ہو کہ پاک کہنے وقت
 کوئی شملان خواہ بڑی رگ اور پھر اور لین عضل کی کٹ نہ جاے۔ بعد پاک کہنے خراج خلیض کے اگر بعد غصہ و جوادہ پھوڑے کا ہے
 اس شکاف سے بہتا ہو پھر سکوا اسی مقام تک زیادہ کو گدین چاہیے اور اگر خراج غصہ ہے اور چین پاک اور شکاف دینیانی نکاتین چاہیے
 اور سکے بعد اگشت شہادت باتین ہانہ کی زخم کے اندر والا کہ جانتک اسطریق کا کہ پھر پھوڑا پاک کہنا چاہیے پھر دوبارہ پاک کہنے کے واسطے
 پھر اسطریق کو اندر والا کہو وہی تدبیر کرنی چاہیے اور اسطریق کہنے باتین ناک تمام پھوڑا پاک ہوا اور سب بالایش فعل جاے اگر پھوڑا بہر جاے
 مستقل میں ہو کہ اسکی آرایش کا نکلا اسی مقام سے ممکن ہو رہا اسی جگہ سے پھوڑے کا پاک کہنے کا شرا پیدا ہو سکوا اسی مقام کی شکل مستوی

اور اگر ایسی شکل ہو کہ ایک ہی مرتبہ کے چاک کرنے سے ساری آلائش ہوئے کی شکل نہ جاسے گی اس مقام کے پھوڑے کو پھوڑے سے کہیں
خواہ تین جگہ سے چاک کریں جس کی وجہ سے آلائش نکلنے کے واسطے مفید نظر آئے۔ اسی حکم نے کہا ہے کہ اگر پھوڑا کسی مفصل میں
خواہ کسی عضو شریف میں ہو تو کسی ایسے مقام میں جو بڑی سے قریب ہو خواہ غشا کے نزدیک افع ہوا دے چاک کرنے میں تیزی کرتی
جاسیے قبل ازاں کہ پھوڑے کا شکل ہو جائے تاکہ ہم بڑے سے اعضا اور اشیاء مذکورہ بالا میں کسی طرح کا فساد واقع نہ ہو۔
میں کہتا ہوں کہ یہ سب تدبیرات جو بیان ہوئیں اور سبقت کی ہیں جب سوا چاک کرنے کے اور کوئی تدبیر نہیں پڑے اور اگر اسکی امید
ہو کہ پھوڑا خود بخود چھوٹ جائیگا اور مبتلا نہ اس کے چھوٹ جانے میں درکار ہے تو میں کسی عضو کا فساد وغیرہ بیانوں کا بہرہ گر چاک کر دینا
جسارت کرتی مناسب نہیں ہے۔ اس طرح اگر اوپر مذکورہ کے استعمال سے امید ٹوٹ جانے کی وجہ سے بھی چاک کرنے سے چھوڑنا
کر لین۔ کہی بعض دو بہرہ ایسی ہوتی ہیں کہ انکا استعمال تاہم مقام چاک کرنے کے ہوتا ہے اور اکثر وہ میں جلد کو سنبھالنے کے لیے
پہرہ و بارہ جب انکا استعمال ہوتا ہے زیادہ گراں بردار کرتی ہیں اور انڈ کی طرف خوب درپیش چھوڑوں کی شکاف سے کہ موالی
دو اوچھوڑے سے سلم اور بے خطر ہوں اور زیادہ روایت ان میں ہوا آب گرم سے اوکی نفع جو مانی ہے اور حفظ گرم پانی سے اور انکا اعتبار
بھی ہوتا ہے اور ان میں عفونت ہوتی ہے اور ٹکڑا آب گرم سے غرض شدید ہو چکا ہے اسلئے کہ آب گرم کی بہت سواہ اوکی طرف کہیں ہے
۔ لہذا کسی چھوڑی کیفیت آب گرم کے استعمال سے اچھی ہوتی نظر آئے اور روز بروز اصلاح پذیر ہوتا جاسے اور اس پھوڑے کے جید چھوڑ
اتحاد کرنا چاہیے اور معلوم کرنا چاہیے کہ یہ پھوڑا نیشہ الیادہ نہیں ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ کچھ ترس کے خفا کو سنبھالنے سے
بزرگ دم سخت اور پھوڑا سخت چھوڑ جاتا ہے خفا اگر بانی اور شہد کے برابر اور جن سوسن میں بخت کریں یا بخت کرنے سے تھکا ہوا چھوڑ دے
اور زنت یا پس اور شہد نصف رطل اور زنگارین اور زیت بقدر کفایت ملا کر استعمال کریں اور دواسے نرم بہت عمدہ اور خوب
منفعہ ہے بلکہ لاشق وادقہ موم چار او قہ یا دو قہ کر بت زردین او قہ و نظران تین او قہ یا سب انہ سے مرہم طیار کریں بہت
خیر بہ میں یہ دوا اچلی ہے۔ لب حب الفطن اور خربزج جوش بیل بیل کر اور جریجے تقر الیمود اور کر بت مطہر جو دودہ وغیرہ میں
چوش و لکھا ہوا رطل مطہر اور زول پخال کبوتران سب کا خفا و نا کر استعمال کریں بہت جلد توڑ دینا البقا و انطیون کو کھانے ل
اور صالون کو تین بن ملا کر صا و کریں۔ یہ ملا وادو کے جو قائم مقام بطریق چاک کرنے کے ہیں ایک ۔ دواسے کہ زنت و رطل
عمل ملا کر موزن الیکٹرک پر پکائیں بعد ازاں نصف یوم تک چھوڑے پراوسے لگا رہنے دیں ان میں ہے کہ ٹوٹ جائے اس سے
زیادہ قوی ۔ ہے کہ کئی اور چھوڑ ہونے پہلایا گیا ہوا و و فون کو دہرہ گونے پائین جکوتیں اور خمار بن اور پھر کر چنا اور جی اسی
پائین داسے زمین اور صاف کرنے جاتیں تاکہ اثر شہریت کلاس پائین اچھی طرح پیدا ہو جائے بعد ازاں داسے کے چھین آتش زخم
اس باقی کو ملائیں کہ بہت ہو کہ تک ہو جائے۔ ایک عدد اس تک سوا چار حصہ روشا اور لعاب ہالم میں گولین اور کبوتر جوش ملا
بھی او میں شریک کریں اور استعمال کریں۔ خواہ ذرا بچ کو جبکہ تھوڑا زیت کنہ او میں داخل کر کے کویلے کی آغ پر جزم ہو کر کہیں تاکہ
سب الکذات ہو جائے بعد ازاں شل مرہم کے مبین اور خفا طیار کریں۔ خفا و اگر اس میں باز کی بیٹ داخل ہو کہ کبوتر یا کھنک با
کھنک اور بعض اظہانے کیلئے لے لٹھری کو داسے توڑنے پھوڑے کے ذکر کیا ہے۔ جو دوا جو محل دن بہتر کسی عضو پر درج ہے

لگائی جائے بشرطیکہ پہلے اس عضو کی تسخیر اور تحلیل کی تدبیر ہوگی ہوڈ پر ایسے کمادات کے جو بھی اثر پیدا کرتے ہیں اور اوٹین کو
 حارہ موجود ہے۔ الغرض ایسی دوا کے کر استعمال کرنے سے اثر میں ظاہر ہوگا اور جبکہ تحلیل پیدا ہوا باقی ماندہ کیواسطے پھر چند مرتبہ دوا کا
 استعمال اور تسخیر کرنی چاہیے اور جو تدبیر کچھ اور حسین اور وہ طبع کی شرکت ضرور ہے کہ ہوڈ سے کی مصلابت نرم ہوئی جائے اور مدہ بند ہوئے
 اپنے پھر اگر مدہ کار وال ہو جائے اور تحلیل ہو جائے اور مصلابت کثیف ہوڈ سے میں باقی ہوا وسوقت فقط اوڈیہ طبع کا استعمال واجب ہے اور
 طبعیہ اور تحلیل مدہ کی یہ ہیں جیسے بورہ زہری خردل پچال کبوتر نورہ زرنیخ فرمانا اور آمیزش انکی کندر خلک بطعم مصلیٰ اور دق لینے لیسہ سی
 ہوتی ہے اور جمع ان اجزاء کا سرکاو زہت کنندہ سے کیا جاتا ہے۔ جو دوا بذریعہ لیسن کے طیار ہوتی ہے۔ خواہ انھوں سے بنائی جا
 ہے یا غافہ خرا اوڈیہ بیونج اور بورق سے شہد لاکر طیار کرتے ہیں یہ سب دوا میں ایسی ہیں کہ اسکے استعمال سے پہلے موضع خراج کو پاک
 گرم سے دھو کر پاک اور صاف کرنا ضرور ہے اور دوا کو زہریشا او سکا نسخہ یہ ہے مارشیشا بارہ درہم اشق بارہ درہم دقین باقلا چتر درہم آ
 تانہ ملاکر جلد پر لگائیں اور جہاں پر مدہ ہو وہاں انھی دیر تک کھین کہ خود بخود سوکھ کر ٹپٹ جاوے اور اگر تیرے اور جسوقت یہ دوا طیار ہوڈ
 استعمال کریں کہ بہت جلد سوکھ جاتی ہے۔ ایک دوا نوشادر سے بنائی ہیں او سکا نسخہ یہ ہے نوشادر ایک جز بار زور بلج خرد مرک
 ایک جز اور زلف جز و زیت کنندہ ایک جز اور دوا زلف ان سب خراسے نطع طیار کریں اور جب دوا دن سے کچھ فائدہ مرتب ہو
 پھر ہو جب بیان بالا پاک کرنے کی طرف حاجت ہوگی خواہ داغ لگانے کی تدبیر کر سکیے اندرونی پچوڑوں کی تدبیر باطنی
 وجبات کی تدبیر بذریعہ استفرغ کے کرنی چاہیے اور اگر مرارہ بارہ بار خارج ہوتا ہو یا براہ بول خروج مارا جوتا ہو وسوقت تدبیر استفرغ
 کی ضرور ہے ایسے کہ خروج مرارہ دلیل ہے اس بات پر کہ سب خون میں روات پیدا ہوئی ہے جب بول و براں کی اصلاح ہو جائے اور
 طبیب بحدس صنایع دریافت کرے خون جید ہو چکا اور فاسد کا اخراج خواہ اصلاح ہو چکی اور آب فاسد خون او سیندر باقی ہے جو
 بطرف خراج کے رجوع کر کے دفع طبعیت سے آیا ہو پس بعد استفرغ کو نفعی دہ خراج کا اور یہ نسخہ جو معتدل میں جیسے شراب فینق
 لطیف اگر تھوڑی تھوڑی ملائی جائے۔ اور زیادہ اعتقاد نفع دینے پر اس مادہ کے جو اس سے نفع نہ پائے ایسی اوڈیہ پر ہے جو طبع
 او مخفف ہوں جیسے مراد و راجینی اور تمام افادہ کہ بعد شراب رقیق نائل بیاض کے استعمال کرنا چاہیے اور اوڈیہ مرکب میں سے
 تریاق اور شروڈیٹوس اور امر دسیا کا استعمال کریں دما میل کا بیان دما میل جمع دل کی ہے۔ دل ہی ہوڈ سے کی قسم
 ہے اور اکثر دل کا پیدا ہونا روات ہضم سے ہے خواہ امتلا پر حرکات کرنے سے خواہ ازین قبیل اور امور جو واقع ہوں۔ بدترین
 دل وہی ہیں جو اندکریط زیادہ غائر ہوں علاج دما میل کا جب مل ظاہر ہو جائے او سکا علاج قریب تین دن کے کشل علاج
 اور ام جارہ کے ہے اور بعد تین کے تحلیل اور انضاج کریط متوجہ ہونا چاہیے کہ کبھی تحلیل ہو جائے مگر اکثر پیدا ہوتا ہے اور پھر تیرے
 کہ او میں نفع پیدا ہوتا ہے۔ مگر دل کے علاج سے غافل نہ رہنا چاہیے کہ اکثر انجام کامین اسکے بڑا ہوڈ پیدا ہوتا ہے اور اس مرض سے
 اطمینان کا طریقہ یہی ہے کہ استفرغ بقدر واجب بذریعہ نصدا و اسہال کے کریں۔ اور اگر دل میں خراج ہو اور جرمی کر چکا ہو
 اور بدون نفع کے چارہ نہاد ہو پھر توجہ کرنی چاہیے جو کچھ اکثر خروج دما میل میں مبتلا ہو بعد اسہال کے اس سے نجات پاتا ہے۔ اور حمام
 کے ذریعہ سے آدمی کی طبعیت تسخیر پیدا کرنی چاہیے اور ریاضت و سہی سخافت طبع کی پیدا کریں۔ منجملہ سفحات دما میل کے تخم زور
 دودھ میں کوٹ کر یا میراہ انجیر اور شہد خواہ فقط انجیر اور شہد کی استعمال کریں۔ گیہوں چنباسے پرے انضاج مادہ دل کیواسطے بہت

نیز میں۔ اس طرح بیس کو برہ اور پختن گوندہ کر خواہ مجراہ انجرا و شند کے روغن سوسن میں ملا کر استعمال کریں۔ اور دل کی جودا لیکش ہو پتیر
 اول میں سے ایک دوا یہ بھی مفید ہے کہ آب سانی نفع پیدا کرتی ہے مسک دیرہ اوقیہ خمیر ترش دواوقیہ نیم مرو کو فہ زیر قوطہ مالیکہ مالک
 دیرہ اوقیہ مغز انجیر تین اوقیہ طبع نیم کنان مکدیا پنج درہم دودہ میں جوش دی کر استعمال کریں کہ دوا مستعمل ہے اگر دل بہت سخت کر اس میں
 نیم کما کٹر بہت دشوار ہو اور حرارت اوکی ٹہری ہوئی ہو اور نقل اوسین زیادہ ہو چاہے جس رگ سیاہ میں مادہ آتا ہے اوسی کی فصد
 کہوں بعد از ان مقام دل کی جماعت کریں اور پتیر ابتدا و درم میں نہ کرنی چاہیے ورنہ خون صدیدی نکل جاگا اور خون غلیظ باقی
 رہے گا اور اس مقام میں قرہ صلب اور سخت پیدا ہوگا اور جب دل میں نفع پیدا ہو جائے اور از خود گوندہ کرے چاک کرنا چاہیے خواہ
 ادویہ عادیہ سے یا لوہے کے ذریعہ سے جیسا اور پتیر مذکور ہو چکا ہے خراجات کے بیان میں۔ ویل کی تو سنے والی بہت عمدہ یہ دوا ہے
 کہ نیم کنان اور پنچال کہو تر اور غیر استعمال کریں تو شہ کا بیان یہ درم خود می ہے گوشت زایم سے ایسے گوشت میں جو خفیف
 اور کم زور ہو پیدا ہوتا ہے اور اکثر مقدار و فرج میں عارض ہوتا ہے۔ کہی یہ درم سلیم ہوتا ہے اور کہی ضیف اور معلوم ہوتا ہے
 علاج تو شہ کا جو توتہ بہت ادبنا اور بلند ہوا سے لوہے سے کاٹ ڈالنا چاہیے اور اسکا استعمال مراحیم مد لک کرین اور کہی جو توتہ کر
 اوکی جزا پر یک ہوتی ہے اوکی جزا پر شیم خواہ گوندہ کرے کے بال کے ٹکٹکٹہ سے کٹ جاتی ہے۔ اور کہی دیک بر دیک اور پتیر
 وغیرہ سے بقدر خل اور برداشت بدن کی استعمال ادویہ کا کیا جاتا ہے بعد از ان اصلاح زخم کی مرہم سے کرنے میں معالہ دوسرا
 اور ام بارہ کا بیان اخطا طبار دوا خواہ اور پختن جودن میں تا بہ مقام اخطا طبار ویل میں دو بلغم اور سودا اور جوع ان دونوں سے
 مرکب ہوا اور ان سب چیزوں کا بیان فن کلیات میں بخوبی ہو چکا۔ بہر حال اور ام بارہ بلغمی ہونے میں یا سوداوی یا رچی خواہ مرہم
 ریح اورادہ سے جو درم فقط بلغم خاص سے پیدایا اور سکودرم رخو یعنی وہیلا کتے ہیں۔ خواہ درم مالی ہو جیسے کسی عضو میں بہت
 پانی جمع ہو جائے جیسے استسقا مالی میں ہی کیفیت ہوتی میں خواہ دملات لیندہ پیدا ہوں جیسے سلع لیندہ یعنی بوری چونایت نرم ہو
 خواہ ایسے اور ام جینک ادب کی جلد سخت ہو جیسے خازرا اور سخت ہوئی خواہ اور سوداوی و درم مثل سفیروس اور سرطان کے اور سفیرور
 اور سرطان میں جو فرق ہے اس سے ہم آئندہ ذکر کریں گے اور ام رچی ہون اوکی دوسمین ہیں جمع اور نفخہ پنج اوسوقت پیدا ہوتا ہے
 جب پنج منتشر ہوا و ریح میں غلاطت بخارات کی ہوا اور نفخہ کی پیدا ہوتی اوس ریح سے ہوتی ہے جو مقام واحد میں جمع اور گڑھی ہوتی
 ہو کہی یہ اقسام اور ام باہم مرکب ہو جاتے ہیں اور کہی انکی ترکیب اور ام ہارہ سے بھی ہوتی ہے ورم رخو بلغمی جسکا
 نامہ اوزو یا ہے یہ درم سپید اور مستری ہوتا ہے اور اوسمین حرارت نہیں ہوتی اور جلد رادہ رفیق زیادہ تر ہوتا ہے اور تاہی
 زیادہ وہیلا ہوتا ہے اور اسقدر اونگلی سے زیادہ ہوتا ہے اور باوجود ب جانے کے کیقدر ممانعت اس میں اسقدر ہوتی ہے
 جو پنج میں نہیں ہوتی اور جلد رادہ زیادہ غلیظ ہوتا ہے اور اسقدر سخت اور بالی برودت زیادہ ہوتا ہے۔ اگر یہ قسم اوزو یا کے ہونا بلغم سے
 پیدا ہوتی ہے اسوقت یہ درم اذیل پنج ہوتا ہے اوزو یا اور درم سوداوی میں فرق یہ ہے کہ اوزو یا کی سختی اور کمزوری عجرتی
 کم ہوتی ہے اور اگر کسی جوٹ وغیرہ کے لگ جانے سے اوزو یا پیدا ہوتا ہے سو دوا بلغمی کے اپنے موضع خاص کی طرف اور کسی مادہ
 کو جذب نہیں کرتا ہے اور اسی وجہ سے سوای درم بلغمی کے اور کسی قسم کا درم پیدا نہیں کرنا مگر یہ غلط اور نرمی دروسے خالی
 نہیں ہوتی علاج ورم رخو کا استفرغ مادہ کا بذریعہ اسہال کے اور باہر نکال ڈالنا اوس شے کا جو بلغم ہے یہ پتیر پتیر

جب اس تدبیر سے فراغ حاصل ہو چکے پس ابتدا میں اس نرم کار و دوا الہی دو اٹھنے جنہیں تخفیف اور تحلیل و دنون ہون واجب ہے اور ضرور ہے کہ ابتدا میں مکان درم کو روال وغیرہ سے خوب لہجی بالمش کریں اس کے بعد استعمال محققات کا کریں اور پانی کا چھوٹا ابتدائی میں برگ جائز نہیں ہے اور عمدہ تدبیر ہے کہ ابتدا میں جدید اسفنج کو کل مخرف میں خواہ مار برونق میں ڈبو کر درم پر چھین لیسے کہ جو ہر ایک میں تخفیف اور تحلیل و دنون موجود ہیں اور چون مرض بڑھتا جائے سرکرا اسفنج کے ڈوبنے کے واسطے پُرانا اور ترشی میں کثیر اختیار کرنا چاہیے اور تھپی کے وقت زیادہ ترش جو نہایت درجہ موصوف کو ہو چکا ہو اور تھما سرکرا اسفنج کے ذریعہ سے استعمال کریں گے اور دوا کو مزہ دہ روغن جو بقوت شدیدہ ملل ہیں ملا دیں۔ اسی تھپی کو زمانہ میں اسفنج کو آب خاکستر انجیر اور انگور و لوبہ وغیرہ میں ڈبو کر استعمال کریں اور ضرور ہو کہ اسفنج مذکور جلا اطراف درم میں باندھا جائے کوئی جگہ چھوٹ جائے ایسا نہ کہ مادہ کسی طرف خاص میں ریزش کرے۔ نہ کسی بروقت نکلے اسفنج کے خرقہ ماسے بچیدہ کی دو گدیان تلے اوپر آب خاکستر اسے مذکورہ میں ڈبو کر استعمال کرتے ہیں اور اگر درم پر ایک ہی خرقہ اس مقرر مستعمل ہو اکثر کافی ہوتا ہے۔ آب ایک جیسا اور پیریاں ہو چکا زیادہ قوی ہے روغن گل اور سرکہ اور نمک اور کربت سوختہ ہی نہایت درجہ مفید ہے اور خود کربت تنہا ہی سود مند ہے اور بخود آب کربت پھر بہت اچھا ہے اور نفع عجیب پیدا کرتا ہے تاہنا ابتدائی درم میں تنہا خواہ ہمراہ بعض محققات حارہ کے جیدہ ہے اور رابا کو کاندہ بشرطیکہ مادہ درم کا غلیظ نہ ہو بہت نفع کرتا ہے اور رابا کی مالش میں اسفل سے شروع کریں اور لطافت فوق کے ملتے چلے آئیں عصارہ کس کا استعمال زمانہ ابتدا میں خوب ہے اور بعد زمانہ ابتدا کے اس عصارہ میں اور ادویہ ملا کر استعمال کریں۔ اگر نرم کسی عضو عصبی کثیف میں پیدا ہو خواہ کسی رباط یا وتر میں عارض ہو اس وقت دوا میں ایسی چیزیں ملانی چاہئیں کہ انہیں انقطع کے ہمراہ ملئیں ہی ہو اور اگر انہمہ کو درم ایسے مقامات میں پیدا ہو جو جہات مذکورہ بالا اوس میں در وہی ہو چکے لیسکین وجع کی زد کا رطب اور پیچخ اور قروطی سے جرزیت کی بنائی جائیں کرنی لازم ہے اور نطول شراب سیاہ قابض کا کر کے اس کے بعد استعمال مارا اور وغیرہ کا کریں۔ بہت عمدہ ایک طیارہ ہے کہ مر اور حفض اور سعدا و صبر اور زعفران اور نانا قیا اور گل ارنی تھوڑی سی لیکر کر اور آب کربت میں گوند میں ایضاً برگ جھاؤ اور زیت اور نمک گل ارنی سے مرکہ ملا کر نھا و طیارہ کریں ایضاً جس درم کنندہ میں درد دنون سے ہو بخال کبوتر کو جو شین دین اور جو نہ میں قوام درست کریں لےنے اس قدر جو نہ اوس میں دالین جیسے نرم خمیر کو گوند سے ہیں اور بعد ازاں طلا کریں۔ ایضاً ایسے درم کے موضع پر زیت کو طلا کریں اور اسفنج خواہ صوف کو کہ کہ میں ٹھیکہ کر کے ابتدائی دوا کی خمیر کی نافع ہے۔ زیادہ نافع یہ دوا ہے کہ برگ سوسن کو نرم نرم آنچ میں بریان کریں اور رطوبت اوہلی بخور کر درم پر کریں کہ عجیب النفع ہے۔ اسطرح مثبت اور حفض و دنون کو سرکہ میں میکس خواہ مارا اور دین میکس طلا کریں۔ منجملہ قوی طلا کے ہے کہ کریں گا اور کندر اور میوہ اور شہد اور قصبہ لذیرہ اور شیل و شستین پر سب نافع ہیں اور جمیع ادویہ جو درام کے واسطے مفادات ادویہ میں مذکور ہیں خواہ جو قرا اور دین میں کو کریں اور انکا استعمال کریں اور کبھی زنان حوامل کے پاؤں پر جو ترہل عارض ہو تا ہے اسے زیرہ سنیک کا بسکی جھاڑو نہاتے ہیں سرکہ میں میکس خواہ مارا نہایت مفید ہوتا ہے اور بہتر وہی زیرہ ہے جو کشتہ کو بعد برآمد ہو اور قبولیا سرکہ اور پیچگری میں ملا کر بھی مفید ہے۔ نطولات میں آب کربت اور مثبت اور طینچ پوسٹ ارنی کا استعمال کریں۔ جو ترہل نافع استسقا کی ہے خواہ اور امراض کے نافع ہے اوسکا بطلان اور زوال اوسی علاج سے مناسب ہے جو جو فائدہ

اوس مرض کے ہے سلع کا بیان بتوری ذیل لکھی کو کہتے ہیں کہ اوسمین اخلاط بھرے ہوئے ہوتے ہیں وہ اخلاط لمبی ہوتے ہوئے ہیں خواہ غم سے کوئی اور شے پیدا ہو کر جو بڑی بین ہر جاتی ہے جیسے گوشت لمبی خواہ کوئی گرہ چیدا رخاہ کوئی شے غلیظ تر شمد کے خواہ اوس کسی قسم کی کوئی شے پیدا ہوتی ہے خصوصاً وہ بتوری جو مفاصل اور جوڑے کے اندر پیدا ہوتی ہے خواہ کوئی چیز ایسی جسکا الحاق مادہ سوداوی سے بعید نہیں ہے مگر ہم نے اوس لمبی اسید واسطے تجویز کیا ہے کہ اوسکی اصل لمبم ہوتی ہے اور بوجہ انہی ہونے جو ست کی غلیظ ہو گئی ہے اور کبھی پتھ کو بستہ کر کے مشابہ سلع کے کرتی ہے اگرچہ دفع میں وہ سلع نہیں ہوتی اوسمین اور سلع میں فقط اسقدر فرق ہوتا ہے کہ ہر طرف سے زائل نہیں ہوتی اور مگر کئی نہیں ہے بلکہ ہمیں اور یسا میں سرتی ہے اکثر بوجہ پٹ گئے کے سلع پیدا ہوتی ہے اگر ابتدا میں بندش کے ذریعہ سے علاج کیا جائے زائل ہو جائے گی اور متخلل ہو جاتی ہے سلع کا علاج جو سلع غدی ہوا و سکا علاج کاٹنے اور چاک کرنے سے کرنا چاہیے فقط اسبطح خوشگوار علاج اوس بتوری کا جو عسل ہو یا شل اوس کے اور اقسام کی بتوری جو مذکور ہو چکے ہیں۔ انطس علیکم کہنا ہے سلع کا علاج اسطرچہ کرین کہ پہلے اوس جلد کو کنبین جو بتوری کے اوپر ہے باطن سے اور صبطح پر اوسکا کچا مکھن ہوا و صبطح اوسے کنبینچ کرین اسلئے کہ اوسمین احتیاج اس امر کی ضرور ہے کہ بتوری کا ظرف جو بطور کبید کے ہے شق نمونہ پائے کہ اگر ہٹ جائیگا چیلنے کی آسانی کو روکے گا جب جلد اوپر والی بزمی کنبینچنے پیدا ہوا مالت اور اوسوقت بتوری کو بزمی چاک کرنا چاہیے اسلئے کہ اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ کباب سلع کا اوس کے ہمراہ کچ جاتا ہے۔ لہذا انہی درکار چاہیے کہ کباب مذکور بتوری ظاہر ہو جائے۔ بعد ازاں جلد کو دونوں طرف سے کنبینچیں ہوئے وغیرہ سے اور کبیدہ سلع کو جلیا شروع کرین یعنی گوشت سے اوسکو جدا کرین اسلئے کہ اکثر اوسکا جلیا مکھن ہوتا ہے اور اکثر بوجہ زیادہ متصل ہونی کیسے کے گوشت سے جلیا دشوار ہوتا ہے اوسوقت اوسکو قدامین لینے والی وغیرہ سے اووٹھر لینا چاہیے کہ بتوری کی نیلی میں جو شے ہے مچھ اور پھر نکل آئی پس یہ مدبر نہایت استوار اور درست ہے۔ جب اخراج اسکا ہو چکا اور جلد وہاں کی زیادہ موضع خراج سے منوبو ہو چکے ہوں مقدار سلع کے پس خون کو بوجہ کفر کو مارا وصل سے دہو دالین اور ٹانگے لگا کر بلادین اور اگر جلد اوس مقام کی زائد ہونے بوجہ بتوری کے عظیم ہونے کے جلد بڑھ گئی ہو جتنی زیادہ ہواو سے کاٹ دالین بعد ازاں علاج کرین اور اگر بتوری پتھ خواہ رگ سے تجاوز کرتی ہے مگر جیل جانا اوسکا آسان ہے اوسکو جیل ڈالنے میں کہ جرح نہیں اور اگر محتاج اووٹھر کا مذکور قدامین کے ہوا اور بوجہ شدت انفصال عصب غیرہ کے خوف یہ نہ کہ سوا سلع کے اور بھی کوئی چیز کٹ جائیگی پس جلد نکل سکے اوسکو نکال لین اور جلد رباقی رہے تا کہ دوا و حاد لکھا انا انتظار کرین اور غم کو کھلارہے دین کہ باقی ماندہ کیسے سب کا سب گرجاے اور کبیدہ بھی اس سے باقی نہ رہے کہ بجز کرنے کا خوف ہوا اگر بڑی مقدار کی بتوری نکال لینے سے گرا مقام سلع میں گر گیا ہے اوسدن اوسمین ردی بھر دینی چاہیے اور بذریعہ دوائے افشاہ اوسکا گڑا باہر جائیگا اور اگر چاک کیا ہے اوسوقت و احب یہ کہ سارا کیسہ جسمین بتوری سے نکال لینا چاہو گو بجز دوا ہو چنے کے نکل سکے اسلئے کہ اگر بتوری سی مقدار ہی باقی رہ جائے گی یہ خود کوگی اور اگر اووٹھر اوسکا مکھن ہوا و بتوری نیلی سمیت نکال سکے نہایت عمدہ ہے اور اگر کیسہ کی کبیدہ مقدار باقی رہ جائے دوا و حاد اوسمین لگا کر باقی ماندہ کو بھی گرا دینا چاہیے۔ جو سلع ہوئی اوسکا عسل کی ہے اوسکا حق علاج یہ ہے کہ گوشش کرین کہ اوسکا کیسہ پیٹ نہ پائے اور جو جلد مکھن ہو یا سیاہی لھاؤ کہیں کہ سلع مع کیسہ کے نکل آئے اسلئے کہ ایسی بتوری کا کیسہ اگر ہٹ جائیگا پھر اوسکا اخراج بہت دشوار ہوا گا ہر شے

جو بر سر تدبیر کی پٹ جائے اس کے واسطے تدبیر صائب یہ ہے کہ اس میں جو باقہ ماندہ ہے اس سمیت ٹانگے لگا دین تاکہ کبجا
موجر جمع ہو جائے۔ اور مضبوط اور حکم ہو جائے اور اسی رابطات کو ذریعہ باندہ دین اگر اس میں سے رطوبت زیادہ ہوا کرے اور روان
مريض کی قوت کی تدبیر بذریعہ مقویات کے کرنی چاہیے۔ اور سونے وقت اس کی نگہ رانی زیادہ کرنی چاہیے کہ اکثر ایسے وقت پھر
غشی طاری ہو جاتی ہے۔ واجب ہو کہ جس شخص پر غشی عارض ہونے کا خوف ہو اس کا علاج مناسب حال کیا جائے۔ اکثر جو
لوگ نازک مزاج ہوتے ہیں ان میں عمل سلیخ اور اوپر پڑنے کا نہیں ہونا اور نہ اوپر ہادہ کا استعمال اور انکی مناسب ہونا ہے اور کبھی
جو بجز زیادتی مرض کی ہی ہو انکی ہی کیفیت ہوتی ہے کہ اس تدبیر کی انڈیا ہو چانی ان میں مناسب نہیں ہوتی اور سوائے پاک کو کڑ
اور کوئی تدبیر اسکی حسب حال نہیں ہوتی پس واجب ہو کہ ایسی بیماریوں کے پھوڑے پاک کر ڈالیں اور جو کچھ اس میں سے نکلے
اسے خارج کر ڈالیں اور کبھی سلیخ سے متعرض نہ ہوں بلکہ ہر روز کبھی بن جو کچھ جمع ہو جائے اسے نکال کر ٹھکومہ دغن زرد ڈال کر
کہ اسی تدبیر سے کبھی متعفن ہو کر خود بخود کڑ پڑ گیا سلیخ عملی اور شہد کا علاج عمدہ یہ ہے کہ پہلے کسی گرم خیر سے تمکید اور کبھی شروع کیز
بعد ازان زربب خستہ برادرہ کا صا و کربن اور اولی یہ ہے کہ پہلے جلد کو تھیل ڈالیں بعد اس کے اوپر مریم وغیرہ رکھیں یہ بھی
ادویہ عارہ ایسی اچھی طرح سے جلد کو تھیلے ہیں کہ جو مقدار مطلوب ہو اس قدر چیل ڈالتے ہیں۔ جیسے جوان اور صابون اور خاکستر وغیرہ
کہ جب کا ذکر اوپر ہو چکا ہے پھوڑے کی توڑنے والی دوا یعنی ایضاً چار حصہ چونہ اور دودھ شراب سوختہ دودھ سم اور نظرون دودھ سم
کیرو ایک دھم چند بار اور دین جو حق دین اور سیدہ کے دہ بین بھر رکھیں اور مقام سلیخ پر پٹکا کر دین تاکہ تر سے خشک ہونے پائے
یہ دوا نائل لینے مسون اور غدہ کے واسطے بکار آمد ہے۔ خربق زرنج احر حصہ قشور خام لینے مانے کا چیلین جو خوراک سے
پیدا ہوتا ہے چار حصہ و غنک من ملا کر طویح طیار کر دین باخم اوٹن اور قشور خام اور زرنج سے غنک من ملا کر طیار کر دین سلیخ
عسل کے واسطے یہ ضاد بہت حید ہے اور سب ہوڑوں اور اورم حارہ کو مفید ہے اور اس میں کوئی غلطی نہیں ہے۔ لاکو
فہ لینے شورہ اشق نقل شہد کی کے چتے کی بہت علق البطم سب جزا ہوزن لیکر ضاد طیار کر دین۔ گہلائی موئی اور دین
ایک دوا یہ ایسی ہے کہ اس میں زیادہ لدغ اور سوزش نہیں ہے پورہ ازمنی اور اس کا نصف حصہ خربق لیکر و غنک اور موم کے
ذریعہ سے موم روضن طیار کر دین ایضاً پورہ ایک جزو قلفطار ایک جزو زرنج ایک جزو سب کو کبجا کر کے استعمال کر دین۔ خود
کہ مشابہ سلیخ کے ہیں اور یہ ایک قسم کی نقد اور شگی سے پیدا ہونے ہیں اگر ان کا اخراج ممکن ہو اور مثل نیوڑی کے نکل سکیں اور
اور ان کے اخراج سے پٹے وغیرہ کو کچھ ضرر نہ ہو پٹے خواہ کسی اور عضو قریب کو گزند نہ ہو پٹے کا بلال اور ان کا اخراج کو دینا چاہیے اور اگر غدہ
باتہ پالون میں خواہ ایسے مقام میں جو پٹے کے قریب ہی پیدا ہوں خواہ اتار کا قریب غدہ سے ہو اس کے نکالنے کے درپے
چاہیے اس لیے کہ ایسے مقام کے غدہ کے نکالنے سے مریض تشنج میں مبتلا ہو جاتا ہے لہذا اس غدہ کو بارہ بارہ کر کے کوئی وزنی
شے اوپر باندھ دینی چاہیے کہ اس کو ہضم کرے اور نابود ہو جائے ایسے غدہ کی ملامت یہ ہے کہ اگر اسے دبا تین عضبین
غدہ پیدا ہوتا ہے غدہ کا بیان کسی بعض اعضا میں درم غدہ پیدا ہوتا ہے مدور جیسے ریٹہ کا پھیل یا شل جزوہ کے
اور کسی مقدار میں کم ہی ہوتا ہے اور اکثر یہ درم غدہ کی گندست اور پیشانی پر ظاہر ہوتا ہے اور امب دین یہ درم ایسا ہوتا
ہے کہ اگر دبا تین جدا ہو جاتا ہے اور پھر مل جاتا ہے اور کبھی بعد متفرق ہونے کے پھر نہیں ملتا ہے علاج غدہ کا اس کا غلط

مثل سلع کے ہے اور کبھی یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ اس کو توڑین اور ریزہ ریزہ کر ڈالیں بعد ازاں اس قدر حرکت دیں کہ ہمیں سامہ آوے
 بھول جائے اور اسکے بعد اس رب و زنی اور لنگڑا پر سے اسے اوجھار کر لینے اس سے گوشت اور سبب باندہ دین تاکہ منہم جو باسے خصوصاً اگر اس کے
 پیچ کوئی تھلائی یا منہم لگا کر بائین جو اوپر بند ہو چکے ہیں اور بعد منہم اور منہم باندے کے ہی بہت دنوں تک بندش اور سپر علی حاد
 کر اسکی وجہ سے دوبارہ خود نہیں کرتا ہے بلکہ خود دیہ کا بیان کہی ہوئے منہم سے خود بخود پیدا ہوتے ہیں علاج اور ان کا سر توڑ کر
 جو رطوبت اور منہم ہو گا لڑالین اور خوب سا چھڑین اور اس کے بعد اس رب کی بندش بطور بیان بالا اور سپر کرین فوخیلا کا بیان
 فوخیلا ہی ایک درم ندی ہے اور شاید جو ایسا درم پس گوش ہو اسی کو فوخیلا کہتے ہیں ہم نے بیان عام بہ نسبت ایسی اور ام کو
 کر دیا ہے اور اب مکر بیان کی کچھ ضرورت نہیں ہے علاج فوخیلا کا علاج ہی مثل علاج اور ام ندی کے ہے اور مثل علاج اور
 اور ام کے جو پس گوش پیدا ہوتے ہیں۔ اور خاص دو اس درم کے واسطے کہ کتر خرمہ و کان لینے سسکے کہ راکھ پرانی چڑی
 جو ٹکسہ آلود ہو ملا استعمال کریں یہ دو اسے نظیر ہے۔ الفنا ہونے کی راکھ روغن سوسن میں ملا کر پرانی کرین لینے زیادہ ورنہ
 رہنے دین اور جب کہ نہ ہو جائے استعمال کریں خنازیر کا بیان خنازیر ہی سلع کو مشابہ ہوتا ہے اور فرق یہ ہے کہ خنازیر
 اور طرہ سے الگ اور ہر مثل توڑی کر لینے ہوتا بلکہ خنازیر گوشت سے متعلق ہوتا ہے۔ اور اکثر جب عارض ہوتا ہے گوشت نیم
 میں عارض ہوتا ہے اور ایک حجاب عصبی اسکے واسطے ہوتا ہے۔ اور کتر خرمہ ایسا پیدا ہوتا ہے جو زیادہ عظیم ہو اور اکثر
 غد و خرمہ سے بہت سی خنازیر پیدا ہوتا ہے۔ اسلئے وہ میں خنازیر اوائیل کیساں ہیں۔ اور کبھی گرہن سی پر کمر مثل گردن بند
 خواہ کھلی کی جو جانی میں جیسے الگو کسی دوسرے میں گوند ہے ہونے خلاصہ یہ ہے کہ خنازیر غد و خرمہ سی ہوتے ہیں اور
 بعض خنازیر کے ہمراہ دروہی ہوتا ہے اور اسی خنازیر کے ہمراہ درم گرم ہی ہوتا ہے اور بعض خنازیر کے ہمراہ دروہی ہوتا
 ہے اور سنا علاج نہایت دشوار ہے اور بیشتر اسی خنازیر کے علاج میں چاک کر دین کی احتیاج ہوتی ہے جیسے ابھی مذکور ہو چکا ہے
 ۔ اکثر جو لوگ تنگی گردن کے اور مطلب الزام ہوتے ہیں ان میں استعدا و عرض خنازیر کے زیادہ ہوتی ہے اور اکثر مقام عرض
 خنازیر کا تہہ اور زینٹل ہے۔ کیا عجیب کہ نام خنازیر کا اسی وجہ سے خنازیر لگا گیا ہے کہ مشابہ خنازیر کے ہوتا ہے شکل میں۔ خواہ
 مشہور و فساد میں مشابہ خنازیر کے ہوتا ہے خواہ ہیران خنازیر کے گردن کی شکل مشابہ خنازیر کے ہوتی ہے۔ خنازیر کی
 فہم نہایت اسلم ہے جو لوگو کو عارض ہوتی ہے۔ اور زیادہ شدید اور پر خطرہ قسم ہے جو شبان اور جوانوں کو عارض ہوتی ہے
 علاج کا عمدہ اصلی جس پر اعتماد کامل خنازیر کے معالوج میں ہے استفراغ اور لطیف تدبیر ہے اور استفراغ میں عمدہ طریقہ ہے کہ اسے
 ۔ اور جب مسلسل بلغم غلیظ کا اسہال کرنا بھی ضرور ہے خصوصاً جو جب بنام واصل معروف ہے۔ ایضا تدبیر جمیل شکر
 ہونزل لیکر قریب و درم کے استعمال کریں یہ سفوف باوصفیکہ خج بلغم غلیظ ہے تسخین پیدا کرتا ہے اور نہ خراش اسعاج پیدا
 ہوتی ہے قصد ہی خنازیر میں نافع ہوتی لیکن قیال کی قصد کمونی چاہیے اور لطیف تدبیر ہے کہ غذا اسے غلیظ ہو اور
 اس کے بعد پانی کے پینے سے اشتباہ کرین اس طرح عمدہ اور امتلا اور گر سکی زائد سے نامکان اختر کرین اور جو خیرین کر اس کے
 استعمال سے مادہ سرخ پیدا ہوتا ہے سب کو چھوڑ دین اور پختی حرکات ایسی میں کہ اگر کبھی سبب سرکین میلان مواد
 ہوتا ہے جیسے سجدہ میں دیر تک سر کر کرنا خواہ رکوع میں دیر تک سر جھکائے رہنا خواہ پچا کرنا اور پچو نا جس سے سرکین

زین کے مائل ہوا سپر سر کسان سب مور سے اخراج کرین خواہ جن افعال سے مواد بطرف سر کے مغذب ہوتے ہیں جیسے کلاں
 کثیر اور چلاں اور دل تنگ ہونا اونہیں بھی ترک کرین حجامت اصحاب خنازیر کو موافق نہیں ہوتی اور اکثر سفر ہوتی ہو چھ او سکی پر
 کہ حجامت میں اس قدر قوت نہیں ہے کہ استفراغ مادہ خنازیر کا کرے خواہ ہوا مادہ مثل خنازیر کے رومی اور قوی ہوا دسکا اخراج کرے بلکہ
 مادہ کو جذب کر کے غلیظ کر دیتی ہے اس واسطے کہ خون رفیق کا اخراج بوجہ حجامت کے ہو جائے اور غلیظ باقی رہ جائے اور
 جو خنازیر ذبول اور حمل خود بخود پیدا کر چکے ہوں او سکی کیفیت اور حالت اولیٰ ہر عادہ کرتی ہے خلاصہ تدبیر خنازیر کی نظر نفس منکر
 مشابہ سفیروس کے ہے۔ اگر خنازیر بڑے بڑے ہوں اکثر جرح اور نکالاج کو ہے کے ذریعہ سے خواہ دواسے حاد سے نہیں کرتی
 مین کھنچی الوسع ایسے خنازیر کے علاج میں لوسہ وغیرہ سے احتیاب کرتے ہیں باین نظر کہ ایسی تدابیر موجب فساد اور تفرق خنازیر
 کی ہوتی ہیں۔ پس ضرور ہے کہ ایسی قسم میں خنازیر کے استفراغ اور تنقیہ اور تطہیف غذا اور استعمال اور ہر مملہ موضوع بہ نرمی
 کریں۔ ہم نے مرہم رسل جنکا موجود شکیں حکیم ہے اور اسکا نسخہ قرا بادین میں مذکور ہے۔ خنازیر قارحہ متفرجین بہت موثر
 اور نہایت درجہ مفید پایا ہے لیکن اس مرہم کا استعمال برقی اور نرمی کرنا چاہیے۔ جن مرہم سے تسخین خنازیر میں پیدا ہوتی ہے
 جیسے مرہم وانیلیوں اور کبھی اس مرہم میں ایک اور دوا مرکب کرتے ہیں کہ او سکی شرکت سے عمل اس مرہم کا زیادہ ہونا چھو
 پنج سوسن خصوصاً بنظر اوس خاصیت کہ چونکہ مذکور میں ہے خواہ بکری کی سبکی خواہ بٹیر کی سبکی خواہ حرف باہلی اور کربل کی ٹٹا اور
 زبیک ہی اور جو باجیل شکلی کے ٹوٹ کر گر پڑے اور سپید اور خشک ہو جائے اور آرد باقلا اور بادام مخ اور مقل یہ دوائیں ان
 مرہم پر اضافہ کرنے کے لائق ہیں۔ ایک اور مرہم بہت ہی عمدہ او سکی صفت یہ ہے۔ آرد باقلا۔ و جو بیٹکی چربی مکہ کچھ و پنج
 شب یاقانی اصل السونف رطل نصف جز مجموعہ اجزاء کو زیت کندی میں بطریق معلوم کریں اور چربی اور زیت کو زیت میں گدھا
 کر لیں۔ ایک اور مرہم ہے۔ جو خنازیر سخت کو ایک صفیہ خواہ ہفتہ سے کم تین دن میں کلیں کر دیتا ہے اس مرہم کا موجودہ جالیو
 ہے کہ او سننے قاطعاً اس میں نجوڑ کیا ہے۔ رالی اور تخم اونگن کریت اور سمندھین زراوند مقل اشق زیت کندی مجموعہ
 مرہم درست کریں مینجلا دویہ کے جو خنازیر پر رکھی جاتی ہیں یہ سبہ گرفت کو آرد جو خواہ مقل میں آمینہ کر کے استعمال کریں خواہ
 پنج کرنب مسحق اور پنج کربرہ مقل اور ترمس ہر او شمد کے خواہ ہر اسکی جنین کے خواہ بکریں گا و یکجا یہ سب اجزاء کے خواہ
 میں جوش دیکر ان سب اجزاء پر تخم خنازیر خواہ زیت کو اضافہ کر کے استعمال کریں۔ یہ دوا ہی بہت عمدہ ہے طبع چار خنازیر بوزہ نظر و
 ایک جزو شہدین بکجا کر کے استعمال کریں ایضاً پنج کر لیا ورن خار ہر او ملک البطم کے کوٹ کر خون دونوں کے خاستہ لیکر استعمال
 کریں ایضاً آرد کرسنہ اور بکری کی سبکی اور بٹیر کی خصوصاً بہاری لڑکوں کی شایاب میں بکیر لٹوٹ طیار کریں۔ ایضاً یہ دوا ہے
 مرکبی دس جز اشق سات جز و رفیق بلوطا پنج جز و قندہ جسکو بارزدہی کہتے ہیں اور شہد کھی کے تھوڑا قدر لیکر ایک جزو سبک
 کوٹ کر استعمال کریں۔ ایضاً کسی باون وغیرہ میں دین مضمون با مضوع اور دین باج ہر واحد ایک رطل ختمین او قندہ سب کو یکجا کر کے
 استعمال کریں یہ لٹوٹ بہت نافع اور جید ہے۔ مینجلا دویہ جیدہ کے صمغ صندھ پر تخم خنازیر حسین نمک کی آمیزش نھوڑا سیون زنجار
 سبب جزا ہم وزن لیکر لٹوٹ کریں ایضاً پنج ایک جزو فشنو رخاس دو جزو شب یاقانی او پنج جزو واحد چار جزو دان او دویہ سے
 لٹوٹ طیار کریں۔ مینجلا دویہ جیدہ کے دوا حی فطران اور دوا حی قشار الحمار اور دوا حی کش اور دوا سبہ جہد کا نام اس دوا سے

جو دو اجبات یعنی سانپ سی بنائی جاتی یا دسین سے سادہ یہ دوا ہے کہ اموا سانپ لیکر کسی دیک کو گل حکمت کر کے اوس میں لکھ
شد وصل کر کے تنور وغیرہ میں رکھیں جب خاکستر ہو جائے سر کر اور نصف وزن اوکے شہد ملا کر استعمال کریں۔ سنبھلا دو بہ جیدہ کے
وہ دوا ہے جو فرومان سے اور حرف اور پچال کو تر ہمارہ زیت کی بنائی جاتی ہے۔ اور یہ سب ادویہ جدا جدا ہی نافع ہوتی ہیں اسطرح
آرہ کر سنہ ہمارہ ان ادویہ کے اور تندرہ دقیق کر سنہ ہمارہ سر کر اور شہد کے اور ہمارہ زیت اور موم کے البتہ زیت جلی اور زعفران اور
راتیج اور دقیق کر سنہ شہد اور سر کر میں آمیزتہ کر کے استعمال کریں۔ بانیج سوسن اور تخم کتان کو خراب میں جو سن دین اور بعد جوش
کے پچال کو تر محسب حال اور مناسب وقت اور مرض کے ملا کر استعمال کرنا چاہیے کہ اوس سے بطور ضحاو کے بنالین عجیب النفع ہے
پیشاب اونی کا اور اسکو بستہ کر کے لگانا بھی اس مرض کے علاج میں مجرب ہو چکا ہے خواہ بطور مرہم کے اسی پیشاب میں سوکھی لپی
وغیرہ ملا کر استعمال کریں۔ مغات یعنی منیدہ لکڑی بھی ضما و عجیب النفع خنزیر کی چربی وغیرہ کو مل ہی۔ حکیم کندی کا قول ہے کہ سبند
کے سنیک کزیم نرم مل کر ہے جو اسکے مرے پر ہوتے ہیں وہ بھی اسطرح ہر مفید ہیں کہ اوکو سوختہ کر کے ہفتہ تک ہر روز دو درہم
پلا تین غالباً خنازیر بخ وین سے جاتا رہے گا۔ واجب ہی کہ ہر مہینہ میں ایک ہفتہ پلا تین۔ تا انیکہ زائل ہو جائے۔ یہ بھی
جاننا ضرور ہے کہ بعض خنازیر ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں سرطانت بھی ہوتی ہے ایسی ہی سرطان کے علاج میں واجب
ہے کہ ادویہ حارہ ذکوہ یا لا روغن گل میں ملا کر چند روز نامل کر کے استعمال کریں تا کہ حدت ادویہ حارہ کی گھٹ جائے اور جو خنازیر
زیادہ گرم مزاج ہیں اوکے علاج میں بافراط استعمال ادویہ حارہ کا نہ کریں۔ بلکہ فقط آرد گندم ہمارہ آب کشنیر کے اور اس سے
قوی تر یہ ہے کہ مری ہمارہ دو چند وزن اوکے حفص جو آب کشنیر میں ترکی ہو اسکا استعمال کریں۔ اور آب کشنیر جو آب
سے خواہ کوئی اور جو خوب مشاہدہ حال کے زیادہ رہے یعنی ایسی دوا جو بظہر التهاب خواہ قلت التهاب اوسکی کمی مٹتی مناسب ہو
اوسکا لحاظ رکھیں خستہ شفا کو سوختہ کار روغن ہی ایسے وقت نافع ہے۔ اگر خنازیر کے علاج میں احتیاج عمل حراجی کے بذریعہ
لوہے کے ہو جائے کہ جو خنازیر قریب قریب بڑی رگوں کے بن اوہ میں پہلے با احتیاط تمام پاک کریں خواہ جو خنازیر قریب اعصاب
کے بن اوکو نہایت ہوشیاری و درست کریں اور حتی الوسع اگر اوکے پاک وغیرہ سے کسی طرح کا صدمہ عود نہ شرفی اور اعصاب
پہونچتا ہو چاک کر کریں۔ ایک تجراح نے بعض خنازیر متصل عصب کو چاک کیا اور براہ خطا آلہ جدید عصب راجع یعنی جو پندرہ گز زمین
بنام راجع باب نشرخ میں موسوم ہو چکا ہے اوس پر چارٹریض کی آواز باطل ہوگی۔ کہی باوجود کہ احتیاط کامل کی وجہ سے عصب
جراحت میں پہونچی لیکن پتہ کب قدر نمایاں اور ظاہر ہو جاتا ہے بوجہ برودت کے اور اسی جہت سے اسکا فزاج نادرست ہو کر فعل ظاہر
عصب کی باطل کر دیتا ہے کہی جس کی خطا سے نشرخ وراج پر پہونچ جاتا ہے اور زیادہ مبرائی کتب ہوتی ہے کہ وراج غارتنگ نشر کا صدمہ
پہونچا اسواسطے ضرور ہے کہ جب ارادہ کسطا اور چیلنے کا جانب صحیح سے کریں جاسے کہ جو مقدار متصل خنزیر کے ہے اوسی لڑ چیلے اور
باقی کو بذریعہ دوا حادہ کے سافط گردے اور جانب اوون کے چیلنے پر توجہ نہو مگر جم کے مجربات میں سے ایک نبات
مندی ہے جسے پیچچو کہتے ہیں اور وہ جی اکثر نکلا اور اونچی زمین پر ہوتی ہے اور جس کو چنپا پائی کہتے ہیں اوکے سوا ہے اس
مرض کے واسطے حکم اکیر کار کتی ہے خنا کہ اگر خنازیر میں سرطانت بھی اور ناصور کی نوبت پہونچے اور ناکل پیدا ہوا ہو جس کی

اسکا فائدہ کم نہیں ہوتا بار بار تحریر کیا ہے اور کتب مفردات میں اسکا ذکر نہیں ہے اور اہم صلیب کا بیان درم صلیب ہی جسکا
 سفروس نام ہے سفروس خالص وہ ہے جسکے ہر اوصاف اور اہم ہوا درگ نموری سی ہی مس مانی رہ جائے اسکو سفروس خالص کہنا
 چاہیے اور سفروس غیر خالص اس درم کو کہتے ہیں جسکے ہر اوصاف میں نہ ہو پھر درم اسکو جس نہ ہو گا پھر درم سفروس کہی سوزا ہو گا
 سے پیدا ہوتا ہے یا سوزا اصل سے پیدا ہوتا ہے اور اسکا رنگ آکاری یعنی لٹیکل سب سوزا کے ہوتا ہے اور کبھی سفروس کا
 سوزا اعلیٰ ملغم سے ہوتا ہے اسکا رنگ بدن کے رنگ کی طرف مائل ہوتا ہے اور کبھی ملغم سے سفروس پیدا ہوتا ہے۔ یعنی
 جس ملغم میں کسی طرح کی صلابت عارض نہ ہو یہ سفروس خالص کارنگ اکثر مثل اسرب کہ ہوتا ہے اور آدھین قد شدہ اور صلابت
 زیادہ ہوتی ہے۔ اور کبھی آدھین جتنے سے پڑے ہیں اور کھرا ہوتا ہے اور ایسے درم سفروس سے نجات اور صحت ممکن نہیں
 ہے کبھی وہ سفروس جسکا رنگ مثل لون بدن کے ہے منتقل ایک عضو سے دوسرے عضو کی طرف ہوتا ہے اسکا نام فوسف
 رکھا جاتا ہے پھر کبھی جسکے رنگ سخت اور عظیم ہوتا ہے نہ آدھین بلندی ہوتی ہے اور کسی طرف منتقل ہوتا ہے۔ جو فوسف
 ہے یا بلندی ہوتا ہے یا منتقل سفروس بلندی ہوتا ہے اور فوسف ہوتا ہے اور سفروس منتقل ہوتا ہے اور سفروس منتقل ہوتا ہے
 پیدا ہوتا ہے خواہ کسی غالی مقام کے پھر سے پیدا ہوتا ہے اگر آدھین جو صلابت عارض ہوتی ہے بعد درم ہار کے
 ہوتی ہے اور اگر سفروس کا علاج مبررات بالزودت ہو کہین سرطان کی طرف منتقل ہوتا ہے سفروس اور سرطان کا قریب
 ہو جب کثرت اور قلت التباب اور قلت نفوذ زبان اور خفاہ زبان کے اور ظہور رگون کا درگ اور کھرا ہوتا ہے اس سے
 دریافت ہوتا ہے علاج جو درم سفروس ایسا ہو کہ آدھین جس ہو اسکا علاج کرنا چاہیے بعد از انکہ پہلے بد کا خفاہ آدھین خفاہ
 جس کو مرض پیدا ہوا ہو کہین اور اکثر یہ متغیر ہوتا ہے نہ قصد کے کرتے ہیں اگر خون میں کثرت سودا کی ہو اسکے علاج میں اعتدالیسی
 دواؤں پر کرنا چاہیے جو تحلیل اور تھین ساتھ ہی پیدا کہین اور جو درم تحلیل اور تخفیف پیدا کرے اس سے اسکا علاج کرنا چاہیے
 کہ اس سے شدت نچو پیدا ہوتا ہے اسلئے کہ مادہ غلیظ میں تخفیف پیدا ہوتی ہے اور لطیف کی تحلیل ہوتی ہے۔ اور جو جب
 ہے کہ اسکے علاج کی دودور سے کیے جاہن ایک دورہ میں تحلیل ایسی دوا سے جس میں زیادہ تخفیف کی قوت نہ ہو اسواسلئے
 کہ دوا تحلیل اکثر تخفیف ہی ہوتی ہے اور جس دوا میں ترطیب کا اثر ہو اس کی تحلیل کتر پیدا ہوتی ہے اور دوا تحلیل کا درجہ کار
 دوسرے درجے سے لیکر تیسرے درجہ تک ہوا اور تخفیف کا درجہ اول سے زیادہ نہ ہوا اور دوسرا دورہ معالہ کا تھین کا کرنا چاہیے
 اور یہ دورے دونوں متعاقب ہوں اور ایک کی اعانت دوسرا دورہ کرتے ہیں اور تحلیل کے دورہ میں عضو متورم کو اسکی غذا
 خاص سے باز رکھنا چاہیے اور اسی عضوی کی جانب مقابل کی طرف جذب غذا کرنا چاہیے اس طرح کہ عضو مقابل میں حرکت پیدا کرے
 اور آدھین ریاضت ایسی پیدا کہین کہ اپنی غذای خاص سے زیادہ غذا کا طالب ہو اور عضو مقابل جو متورم ہے اسکی غذا کبھی
 جذب کرے اور جبے ورنہ بلین کا اسے غذا سے عضو متورم کو پر کرین اور اسکی تدبیر ہے کہ عضو متورم کو دھک غیر سو قابل
 جذب غذا کا کہین اور زفت کا طلائر کہین اور یہ حملہ اور طبع کی قوت اور ضعف بمقدار تحمل اور ناکثہ نچو کرنا چاہیے ایضا
 شدت صلابت اور ضعف صلابت کا بھی قوت اور یہ میں لحاظ رہے اور ترکیب ادویہ کی ایسی ہو کہ آدھین دونوں میں جمع
 ہوں صام میں کثرت ٹھہرا ایسے بیمار کو نہ چاہیے اسلئے کہ مادہ لطیف کی تحلیل ہوتی ہے اور مادہ کثیف جمع اور فراہم ہو کر سختی

بہر کثرت و کجیات حال ہو

زیادہ پیدا کرتا ہے اور اتنی قوت عام میں نہیں ہے کہ اودہ کثیف کی تحلیل پیدا کرے۔ جن ملاحظات میں کب بعد تحلیل ہے وہ بھی میں جیسے شحوم دجاجی اور مرغابی اور لبط کی چربی اور بکھ گاؤ اور نرگاوال اور ابابیل خصوصاً جو ہاسے ابابیل کی چربی اور بکھ کے چربی اور گدھے کی چربی بھی بہت عمدہ ہے اور چربی و زندہ جانوروں کی جیسے شیر اور بٹیر یا اور چبٹا اور بچہ وغیرہ کی از سبب کو مری اور سوسہ کی خواہ چربی شکاری طائر و ان کی جیسے باز اور باشہ جڑہ۔ و واجب ہو کہ ان چربیوں میں مثل شمشیر اسحق اور صلیب و سوزہ اور سوزہ اور مصطکی کی بر وقت کٹاؤ کی تحلیل کے ملائین اور زہابہ و دوائین بر وقت کٹاؤ کی تحلیل کے مستعمل ہوں۔ سبب ہوں کہ بہتر شحوم مذکورہ بالا میں شیر کی چربی اور بچہ کی چربی اور لعاب صلیبہ اور کتان سے کہ انہیں تحلیل اور لٹین و دونوں کی قوت ہے۔ و واجب ہو کہ ان چربیوں میں اور بھی دیگر لطیفات میں نمک کی شرکت نہو اسلئے کہ نمک سے تحفیف پیدا ہوتی ہے اور صلیبہ زیادہ بڑھتی ہے بلکہ ان اودہ کا اثر مثل آفتاب کر اور دھوپ کر ہو کہ جب طرح دھوپ میں موم کھل ہی جاتا ہے اور نرم ہی ہو جاتا ہے اسی طرح ان دوائین بھی قوت ہو کہ لٹین اور زہابہ و دونوں پیدا کرے اور درج تحفیف نمک نہ ہو بخمیں۔

منہ لاون اور صلیبہ کے جنہیں لٹین بھی ہے مثل صعلی اور زیت کندہ اور دغین حنا اور دغین سوسن اور شورہ ہے اور لادن اور میوہ سالکہ اور زعفران و طبعی اور برتر ہے کہ لکن کی میں زیادہ ہوا اور رطوبت میں اشد ہو صعلی بھی خرب فرب اور یہ مذکورہ کے جو اور دغین حنا و سوسن اور لادن چربی اور دغین پیدا ہو جنہیں تحلیل اور لٹین سانہ ہی استعدیہ کہ قدر کفایت سے زیادہ ہے منہ لادن کے تل جنٹ دغین ہزار و تل جنٹ دغین کچھ غیر مفشر کے دونوں کو جو سن و دگر اور بعد خوب جو سن کر ازالہ الیہ و سوزہ و لادن اور استعمال کرین دوائی جدید جس سے تحلیل وغیرہ حاصل ہو یہ ہے کہ کثیرا لادن اور خطمی کی جڑ دونوں کو کہیں کہ لٹین و غلیظ نمایان اور دونوں کے ہر اور چیز بھی شرب نمک ہو بہت عمدہ ہے ایضا جو قوت و نرم میں نرمی ظاہر ہو چاہے کہ کڑا کر لٹین میں کو کھلا کر کرین۔

دغین و لادن کے لٹین استعمال کرین اور ہر دو بار لٹین کی تدبیر کرین۔ خواہ شورہ اور جادو شیر کو بکھا میں یا شورہ اور اسحق اور مظہر کو بکھا کر کے پیمین اور دغین لبان اور دغین سوسن ملا کر اور نمور اساعاب صلیبہ اور لعاب کتان داخل کر کے جب مثل جرم کے ہو جائے اسوقت استعمال کرین چرک عام ہی اس بارہ میں زیادہ نفع ہے اگر اور ام صلیبہ کے مکرہم کو داخل کرین اور اگر چہ عام و صلیبہ نہ ہو اسوقت عرض میں خطمی اور زعفران داخل کرین۔

اضدہ جدیدہ بر وقت تحلیل کے دہی مناسب ہوں جو خنازیر کی تحلیل کے واسطے بیان ہو چکے اور مضاد مارلس اور قیوان بھی مفید ہے اگر درم میں غلظت زیادہ ہو اسوقت سرکہ کا استعمال ضرور ہے کہ قطع پیدا کر کے قوت میں عضو کے سستی پیدا کرے تاہم خصوصاً اگر عضو منورم عصبانی ہو کہ ایسا عضو بوجہ استعمال سرکہ مادیہ کو زیادہ چور و دتا ہے اور زیادہ تخلیہ دہ کا اوس سے ہو جاتا ہے اور جو حسب خارجی اودہ کے تحلیل وغیرہ میں اثر کرنے والا ہے اوسکی اطاعت کرے پرا دہ عضو عصبانی کو زیادہ آگاہہ کر دینا ہے بعد استعمال سرکہ کے لیکن استعمال سرکہ کا اور شرکت اوسکی اودہ مذکور میں آخر زمانہ ورم میں ہونی چاہیے اول زمانہ میں اسکا استعمال مناسب نہیں ہے اور وقت لٹین میں مبالغہ و نفع ہونے کا احتمال ہو یا دورات لٹین میں تحلیل کی فضاں ہو چکے ہوں اسوقت برزی استعمال سرکہ کرنا چاہیے۔ اگر سرکہ استعمال میں نرمی کا لحاظ نہ ہے کا ضرور پختہ کو مضہر ہو گا اور مخیر ہوا کہ بگاڑ زیادہ تر جراثیم طبعیہ سے متاثر ہو

میں سرکہ کے اسوقت مناسب ہو کہ ورم مذکور کسی عضو لمبی میں پیدا ہو یا مثلاً جب طحال وغیرہ میں ورم سفروس ہو چکی

الان یعنی شہید ہو چکی
اور شربت سوزہ

کبھی محل منورم پر سر کر ملا کرتے ہیں اور توجہ موضع کی سر کر سے کرتے ہیں بعد اوسکے جاوٹھ کر ملا کرتے ہیں بعد ازاں اسٹن کو ملا کرتے ہیں۔ لیکن ابتدا میں بہت کم اور ایک لیسپ کرتے ہیں اوسکے بعد قوت زیادہ کرتے ہیں بعد اوسکے رفتہ رفتہ تین تک پہنچتے ہیں۔ واجب ہے کہ ورم پر ایسا روغن لگا تین حسین قبض مطلق نہ ہو ایسا روغن بلبست پانی کے بہت مناسب و مخصوص روغن شبت جو تروتازہ سوکھ کر طیار کیا جائے اور اگر اوتار میں صلابت پیدا ہوئی ہو اور اس صلابت کی وجہ سے ورم سفور و سر پیدا ہو اوسکا علاج قطعاً سہ کرنا چاہیے۔ ایک علاج عمدہ اسکا یہ بھی ہے کہ بجارہ نفعندہ سے تجزیر کر بن خصوصاً جمارہ کھجی سنگل سیاہی بہت بہتر ہے کہ سر کر سے تجزیر کر بن اوس سے بھر پیسہ کہ مارشید شاپیس کر سرکین ملا کر تجزیر کر بن اور دوا ہو کہ تجزیر اور تدرین میں اسقدر مبالغہ اور استہام کر بن کہ عرف نمودار ہو جائے اور بخیار مارشید شاپیس کے ساتھ سر کر کے ملائے میں وہ بھی نفع کرتی ہے۔ اور سر کر کے استعمال میں رفق اور نرمی کا لحاظ پر ضرور ہے ایسا نہ ہو کہ ترقیق مادہ لطیف کی اور صلب مادہ کثیف کو پیدا ہو اور ایسا نہ ہو کہ قوت عصب کی باطل ہو جائے۔ اور مدافرا و پاستعمال سر کر کا ابتدا میں ردی ہو لہذا مناسب ہو کہ اوسکے استعمال کے واسطے فزات مقرر کر بن اور زمانہ فزہ میں ایسی چیز کا استعمال کر بن جس میں تلبین کی قوت ہو جب منتہی کو پہنچو تجزیر عضوی کی ایسی دوا سے کہ بن جو اد پر مذکور ہو اور ملا دویہ مناسب سے کہ بن اور یہ ترکیب عضوی کی ورم میں انشاء اللہ نفع لے بہت اسلم ہے صلابت مفاصل کا بیان کبھی مفاصل میں صلابت ایسی عارض ہوتی ہے کہ اوسکی تحریک کو منع کرتی ہے اور باسانی حرکت مفاصل میں پیدا نہیں ہو سکتی ہے اور جس باطل نہیں ہوتی اور کبھی یہ صلابت عصبانی ہوتی ہے اور کبھی نمی ہوتی ہے اور علاج سبک دہی ہے جو معلوم ہو چکا مسامیر کا مسمار ایک گرہ گول اور سبب ایسی پیدا ہوتی جیسے کیل کے سر پر گرہ ہوتی ہے اور اکثر یہ گرہ بوج خراش کے خواہ بعد خراجات کے پیدا ہوتی ہے خواہ خراجات کو علاج کرنے کے بعد مسمار پیدا ہوتی ہے بعد ازاں تمام جسم میں مسامیر کی کثرت ہوتی ہے اور اکثر اسکے حدوث کا مقام پونہ اوپاؤن کی انگلیاں اور اسافل بدن سے کہ پٹنے پھرنے سے مانع ہوتے ہیں واجب ہو کہ اوسے چاک کر کے نکال لین خواہ آپاؤن سے ترچی کرتے رہیں اور اس پر کو جو فزنی ہو لگائیں اوس مقام کو مسمار میں جمان اخراج ممکن نہ ہو اور اکثر مسمار کا جب علاج نہیں کرتے ہیں بطرف سرطان کے رجوع کرتا ہے سرطان کا بیان سرطان ورم سوداوی ہے اوسکا تولد اوس سودا اخراقی سے ہوتا ہے جو اد صفراوی کو اخراق سے پیدا ہوتا ہے اوس مادہ کے اخراق سے جسم میں مادہ صفراوی ملا ہوا ہوا اور ملکر اخراق عارض پیدا ہوا ہوا اور فقط سوداوی عکری سے لینے جو سودا عکرم ہے۔ سفوروس میں اور سرطان میں یہ فرق ہے کہ سرطان درد اور حدت اور حران ہوتا ہے اور بہت جلد بڑھتا جاتا ہے بوج کثرت مادہ کے اور انتفاخ بھی اس میں زیادہ ہوتا ہے اسلئے کہ اگر مادہ میں جوش اور غلیان زیادہ پیدا ہوتا ہے جو قوت یہ مادہ سرطان میں مقفل ہو کر کسی عضو میں گر جاتا ہے ایک فرق سرطان اور اسقیب: میں بھی ہے کہ سرطان اپنے گرد چند ریشہ اور لکین ایسی چھوڑتا ہے جیسے کیگٹے کے پاؤں ہوں اور یہ لکین ویسی سخت نہیں ہوتی ہیں جس طرح تلخوئی میں پہلیٹی ہیں بلکہ سلطان کے پاؤں خواہ لکین بالکل نہ سودا اور کموت اور سبزی ہوتی ہیں۔ کبھی سفوروس اور سلطان میں یہ بھی فرق ہوتا ہے کہ اکثر سلطان کا حدوث ابتدائی ہوتا ہے اور ورم صلب لینے سفوروس کا حدوث بوجہ انتعال

کے دم حالت ہو تا ہے۔ اور سرطان میں جس باطل نہیں ہوتی اور مقروض خالص میں جس باطل ہوتی ہے اکثر عرض سرطان کا اعتقاد متخالف میں ہوتا ہے اور اسی جہت سے عورات میں یہ مرض بکثرت ہوتا ہے اور اعضا و عصبیہ میں بھی اکثر پیدا ہوتا ہے۔ اول ظہور اس کا خفی اور پوشیدہ ہوتا ہے اور جب بالواسطہ سرطان کا ہونا پھر پڑی دشواری واقع ہوتی ہے اور پہلے دم سرطان ظاہر ہو لیتا ہے اور اسکے بعد اسکے علامات نمودار ہوتے ہیں ابتدا میں ایک دانہ باجرے کی شکل کا چھوٹا درد سخت پیدا ہوتا ہے گول گول اور تیرہ گول اور پھر سخت حرارت بھی ہوتی ہے بعض اقسام میں سرطان کے درد شدید ہوتی ہے اور بعض اقسام میں درد کم اور ساکن بعض اقسام اسکے تباہ تفرج پہنچ جاتے ہیں یہ وہی قسم ہے جو حرارت سے صغریٰ خالص کو عارض ہوتی ہے اور بعض قسم سرطان کی ثابت رہتی ہے اور تفرج نہیں ہوتی ہے اور کبھی انتقال قسم تفرج کا بطرف غیر تفرج کو ہوتا ہے اور کبھی علاج بذریعہ انہیں کے سرطان میں تفرج پیدا کرتا ہے اور اس کی ہلکائی موتی اور سخت ہوجا استعمال حدید کے پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس دم کا نام سرطان شاید دو دم سے رکھا گیا ہے اول یہ کہ عضو میں تیز دم کا تثبیت اور درنگ کرنا مثل تثبیت اور پھیلنے سرطان کے اس آگے سے ہوتا ہے جسکے ذریعہ سے سرطان کو شکار کر بن مے شست اور جال وغیرہ۔ یا وہ قسم ہے کہ اسکی صورت اسذرات وغیرہ میں اور رنگ میں اور پاؤں وغیرہ میں جو گرد اس قسم کے ہوتے ہیں مثل سرطان کے ہوتی ہے علاج جو علاج کارگزار جسکے نفع کی امید اس دم کی ابتدا میں ہو سکتی ہے اور جس سے طاری مادہ کی روک اور ٹھار دینا اور اسکا جھنڈا ابتدا میں نمودار ہو کہ اس سے زیادہ بڑھنے نہ پائے خواہ متفرج نہ ہونے پائے اور اکثر ایسی ادویہ اگر ابتدا میں استعمال کیا جاتیں شاید صحت پہنچ جاتی ہے۔ مگر جب متخاکم ہو جائے پھر امید صحت کی نہیں ہوتی اور اکثر عرض سرطان کا باطن میں پوشیدہ ہونا یا تفرج میں علاج میں درست تدبیر یہی ہے کہ قول بقراط پر عمل کریں اور اسے کہا ہے کہ ہرگز اسکی تحریک نہ کرنی چاہیے اسلئے کہ اسکی تحریک کر کے متغیر ہلاک ہوگا اور اگر کمال خود اسے چھوڑ دیں گے اور کہ علاج نہ کریں اکثر زمانہ دراز تک صحت جان مضرب کی رہتی ہے خصوصاً اگر غذا و صلا کو استعمال کرتا رہے اور وہ غذا ایسی ہو کہ تیرید اور تریب پیدا کرے اور مادہ ہاویہ کو بچے جس مادہ میں نرمی حرارت کی ہو پیدا کرے اور مادہ سالم فائت سے بھی ہو جیسے مار الشیر اور مسک و رفاضی اور زردی بیضہ نمبر شست وغیرہ اور اگر ایسے سرطان باطنی میں حرارت بھی ہو بعض بقیہ صطرح جایا جاتا ہے یعنی اسکا مسکہ وغیرہ نہ نکالا ہو۔ اور اسبطرح جو غذا بقول طبیب سے طیار ہوتی ہے جو کہ ترکیبی کہ وہ کی بھی یہی فائدہ دیتی ہے۔ کبھی چھوٹے قسم کے سرطان قابل اسکے ہونے میں کہ قطع کئے جائیں۔ اگر کسی طر سے ممکن ہو کہ سرطان کی بنا اور ٹھوسٹ مایہ اور کچا اور اسکا انقباضی نہ رہے اسکی تدبیر یہی ہے کہ جو سرطان شدید الاتصال ہو اسکو ایسی طرح قطع کریں کہ جو پڑیں گرد دم کے انقسم نمودار و عروق جن وہ ہی کٹ جاتیں اور جن خیر و ان سے سرطان کو مدادہ وغیرہ کی فتنی ہے انکا بھی انزال و نشان باقی نہ رہے اور بخوبی الطینان فدا مادہ سرطان کی کار و دیش کے عروق وغیرہ سے متاثر اور بعد قطع کرنے کے خون کثیر اس سے جاری ہو کہ رہا باقی مادہ ہر اس خون کے بہ جای اور اس کاٹنے سے پہلے تنقیہ مادہ کا پڑا اسمال اور قصد کے ہو چکا ہو بعد اس قطع اور تنقیہ کے حفظ قوت کے واسطے غذا و حید کیمیت اور کیفیت میں دینی چاہیے اور تنقیہ عضو کی کرنی چاہیے۔ اگر چہ کاٹنا سرطان کا اکثر نادر و فساد زیادہ کرتا ہے اور کبھی بعد کاٹنے کے داغ کبھی بھی حاجت ہوتی ہے اور شیر داغ کرنے میں خطہ عظیم ہوتا ہے جو قوت سرطان فریب عضایہ ریشہ کے ہو۔ بعض اوایل نے حکایت کی ہے کہ ایک طبیب نے ایک پستان جو متورم بوم سرطان تھی جس سے کاٹ ڈالی بعد کاٹنے کے دوسری پستان میں پھر دم سرطان پیدا ہو۔ میرا

گمان یہ ہے کہ اسکا سبب یہ نہیں ہے کہ بوجہ قطع کے دوسری پستان میں سرطان پیدا ہو بلکہ دوسری پستان میں پہلے سے اور
سرطانی جمیع ہوتا جاتا تھا اور جب اتفاق اس مرض کا ظہور اس پستان میں اور سوخت ہوا جب تدبیر قطع کی اس پستان میں کی گئی
اور کبھی یہ بھی ممکن ہوتا ہے کہ مرض سرطان کا بوجہ انتقال کے ایک مقام سے دوسرے مقام میں پیدا ہو چنانچہ اظہار احتمال پستان کے
درم سرطان کا یہی ہے تدبیر اسہال کی درم سرطان میں یہ ہے کہ چند مرتبہ چند دنوں تک ٹھوڑے دنوں کا فاصلہ دے کر چار اشفاق
افیمون ہوا اور ماراجین کے اور مار العسل کے پلاستین خواطج افیمون ہوا کہ کتبہ کچھ اور جو لوگ قوی مزاج ہیں ان کے واسطے ایچ خرف
کا استعمال کریں یا ان دو یہ موضوعیہ کا خاص درم سرطان پر لگانے والی دواؤں سے چار قسم کے اغراض متعلق ہوتی ہیں
اظہار سرطان کا اصل سے اور بخاؤ کی مثالی اور اس غرض کا حاصل ہونا دشوار ہے بلکہ دوسری غرض یہ ہے کہ زیادہ بڑھے ناکہ
تیسری یہ کہ متفرق نمونے پائے جاتے ہیں اگر متفرق ہو گیا ہے اور اسکا علاج کرنا۔ جس دوا سے ابطال سرطان کا کیا جائے چاہیے کہ اگر
قوت تحلیل کی ہو نسبت اس مادہ درمی کے جو بالفعل سرطان میں حاصل ہو گیا ہے اور قوت دفع کی ہو نسبت اس مادہ کے
جو متعدد اور آمادہ ہے سرطان میں حاصل ہونے اور آنے پر اور یہ بھی واجب ہے کہ ایسی دوا میں قوت شدید نہ ہو اور نہ تحریک شدید
کرے اسلئے کہ قوی دوا میں مٹنی ہیں سرطان میں شروع و فساد زیادہ پیدا کرتی ہیں۔ اس وجہ سے واجب ہو کہ ادویہ لہذا حد سے احتیاط
کریں اور نہ نظر اسی فائدہ کے ادویہ محدود نہ مفسدہ کا اختیار کرنا اولیٰ ہے جیسے توینا یا مفسول کہ اس میں روغن مہلکہ معلومہ بھی ملائی جاتی
جیسے روغن گل یا روغن زری۔ جس واسطے مادہ کار کو نامطلوب ہوا اس میں قوت قطع مادہ کی چاہیے اور غذا و مریض خواص مفسدہ
خاص کے غذا کی اصلاح ہو جب بیان بالا کے اور تقویت اور بھی بخوبی بذریعہ ادویہ یا کچھ مشورہ کے اور استعمال لطوحت محدود
جیسے لطف برادہ سنگ سبا اور برادہ جرمس یعنی جس تہر سے تلوار وغیرہ پر بارہ رکھتے ہیں جسے سان کہتے ہیں اسکا استعمال کریں
خواہ کمر کے کرکڑنے سے کف سنگ اور اسرب کا کسی رطوبت کی ذریعہ سے مثلاً روغن گل خواہ آب کشنیہ وغیرہ کی پیدا کریں جسے
صیتل کرکڑن وغیرہ پیل ٹپکا کر کرکڑنے کے ذریعہ سے پیدا کرنے میں اور اسکا استعمال کریں ایضاً انکو کو پیکس فساد کرنا بھی
نہایت درجہ نافع ہے۔ جس دوا سے منع تفرق مطلوب ہوا اس کے واسطے وہی لطوحت مذکور کافی ہیں جو واسطے منع زیادتی
مادہ کے مذکور ہو کر اور جن لطف میں لذت نہ ہو وہ سب اس غرض کو پورا کرتے اور نفع بھی ہونگے۔ خصوصاً اگر ایسے لطف میں
کھل و غصہ کا بہین اور کف بھی اس میں داخل کیا جائے اور اگر ان سب دواؤں میں گل مخوم اور گل امینی اور زیت کافور
اور اب جی العالم سبیدہ کا شغری عصا ہر گ کا ہو لعاب اسپنول سبیدہ قلعی بھی داخل کریں یہ ترکیب بہت ہی حید ہے۔
سنگد اون دواؤں کے جو زیادہ نافع ہیں اور اسکا نفع جلد سے یہی کہ سرطان مری نامہ کا ضاد لگائیں خصوصاً اگر اس میں
انطیمیا بھی شریک کریں زیادہ مفید ہوگا۔ جو سرطان متفرق ہو گیا ہو اسکا علاج عمدہ یہ ہے کہ ہر وقت اس میں پیراجہ کرنا آب
عنقہ کشنیہ میں ڈبو کر کھا رہے اور جب خشک ہو کر لگے پھر وہی پانی اور پیراجہ کاتے ہیں خواہ آب فح یعنی کد ام لبان اور سبیدہ
طبعی کد ایکدر ہم گل امینی مفسول و دوسرے سب کو یکجا کر کے اگر سرطان میں رطوبت ہو بطور زور کے استعمال کریں
اور خشکی سرطان میں جو بطور مہم کے استعمال کریں روغن گل کی شرکت سے اور کما مہم طیار کریں کہ بھی خاکستر سرطان اور دیگر
کے قیروطی کا استعمال اس درم کو نافع ہوتا ہے اور ابودہ ہے کہ مہوزن زیادہ سرطان کے انطیمیا بھی داخل کریں کہ بھی در

توتیا اور توتیا منسول آب خرفہ اور لعاب اسپنول ملا کر نافع ہوتی ہے سترجم کو بذریعہ بعض مجربین کو ہم اکسیر کا نسخہ لکھ چکا
ہو ان ایسا عمدہ دستیاب ہوا ہے کہ پھر شہاد سال کا سرطان اور اتنی مقدار عظم کا جسکا بیان بناؤسی خالی نہیں ہے فقط اسی
مرہم کے ذریعہ سے اچھا ہوتا ہے اور اوقات اریو میں اسکا استعمال افعال اور آثار کا لفظ اوقات اریو کے کہنا ہے اور خوات
کرہ سے یہ دریافت ہوا کہ اب میں دم کی صحت میں کسی طرح کا درد نہیں ہوتا لکھتے علی منہ وکرہ اور ام ریجی اور نفاخت
عوض کا بیان بعض اور ام ریجی بخار نرم سے پیدا ہوتے ہیں اور وہ اور ام مشابہ تیج اور تیم مفتام تیج کے
ہونے ہیں اور بعض اور ام ریجی سے پیدا ہوتے ہیں اور اسکا نام نفیجی اور اوسمین مدافعت اور چمک بھی ہوتی ہے اور
کبھی اگر بات کی ضربت اونپر پڑے اور بھی پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر تمام جگہ جب قدر متورم ہے سب پر صدمہ پڑے کہ نہ پہونچ اور غصہ
متورم میں کہ قدر فضا اور خلا بھی ہو جیسے سعدہ اور اسما اور دربیانی جگہ اون جملہ کی جو گردہ دیوں کے ہیں خواہ گردہ ہی
اور عضل کے جو غشا محیط ہے اسطرح جو پردہ اور جملی گردہ اور کے ہے اور کبھی یہ درم اندر فضا کے نہیں پیدا ہوتا ہے بلکہ اعضا
متصلہ کو بہاؤ کر کے پیداکرتا ہے اور بعد تفرق اتصال کے درم تیج میں آجاتا ہے خواہ تیج میں پیدا ہو کر اون
اعضا متصلہ کو باضطرانہ کافہ کو تباہ تیج کا قاعدہ ہے کہ باقی رہتی ہے اور بوجہ کثافت کو تپس بھی ہوتی ہے اور غلظت
تیج میں بوجہ کثافت اوس عضو کے ہوتی ہے جس طرح محیط ہوتی ہے اور اوس عضو کے مسامات بند ہوتے ہیں کہیں کسی عضو
جیسے زانو وغیرہ ایک درم سا محسوس ہوتا ہے جب اوسے چاک کرتے ہیں فقط ایک قسم کی ریح نکل جاتی ہے اور بھر کر کھینچ
باتی نہیں رہتا ہے علاج جو درم ریجی مشابہ تیج کے ہوا اسکا علاج مثل علاج تیج کے ہے اور نفیج کا علاج بااحتیاج مخفیل جلد کا ہوا
اور مخفیل اوس شے کا جو کہ جلد میں موجود ہے اور شاید قیام اسکا موضع مذکور میں زائد دراز تک رہتا ہے مگر علاج کو چاہیے
کہ بدرجہ غایت لطیف ہونا کہ وہ دوا بوجہ لطافت اپنی اجزا کے بخوبی خواص ہو کر اندر اثر کرے اور کبھی حاجت وضع محتاج ہوا
شرط کی بھی ہوتی ہے اور یہ ضرورت نفس نفیج کی ہے اور بخلاف دوا بوجہ غصہ کے درخن ہوا گرم مثل زیت لطیف الاجزہ اور سمین
سداہ اور کمون اور زبر و رطفہ مثل تخم کرسل و رافیسون اور ناخواہ وغیرہ کے مطبوخ ہوں اور درام محلی بھی استعمال کرنی چاہیے
خصوصاً اگر یہ درم ریجی اعضا و درم میں پیدا ہو خواہ اعضا و عضل میں لازم ہے کہ ہر جگہ کی کسی طرح میں رکھنا ایک آب
نارسیدہ اور سہر اسفند و الین کو اسکا قوام مثل گوندھی مٹی کے پیدا ہوا استعمال کریں کبھی خمیر اور نور و سمین مل کر کے استعمال
کرتے ہیں ایک مرہم معتدل مزاج بہت عمدہ ہے جسکا تجربہ ایسے درم کی نسبت ہوا ہے۔ زونا و خشک پس کرانے کی
جو موم اور درخن کی بنائی ہوا سپر زوفا سائیدہ کو بچرکین اور اسکا مرہم طیار کرین خواہ فطوح ساقین۔ جو درم ریجی بوجہ نفیج کے
عضل میں کسی کو کھلی اور شکلی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے واجب ہو کہ اوس درم میں ادویہ تیارہ اور حریفہ کے استعمال سے احتیاج
کریں تاکہ اعضا میں وحشت بوجہ ان ادویہ کے پیدا نہ ہو اور نہ استمرازی لینے ناگواری اور زبون حالی پیدا ہو بلکہ اگر ایسے درم کا علاج
بذریعہ محلات کے کریں اوس دوا میں مسکنات و صج کو بھی شریک کرنا ضرور ہے جیسے تیج زیت ملا کر، ف زونا و سمین ڈبو کر
استعمال کریں اور باوجود درم کے کہ قدر رحمت بھی ہو و مخفیل میں صوف زونا ڈبو کر خواہ زونا سے تکرر درخن گل میں
مخلول کر کے استعمال کریں اور ہر سب ادویہ نیکو مرہم ہاں بہ حرات استعمال کرنی چاہیے اور اتنی دیر نہ ہونے پائے کہ دوا سر ہو جا

اس لیے کہ بروقت ایسے ورم کو کم کرنے کے لیے اگر ایسے ورم میں ابتدا سے دروبھی حدیض ہو موضع ورم پر وہ دوا ممکن تھیں جو ان میں سے کسی ایک سے کی جاتی ہے اور دوا ابتدائی کو منع فساد اور اجتماع سے بھی کرتے ہیں جیسے روغن بنفشہ اور روغن گل جہین کہ سفید روغن بنفشہ بھی شریک ہو جب کہ سفید خفیت پیدا ہو دوا میں مملکت زیادہ شریک کریں جیسے نظرون اور سرکہ اور اسکے بعد مارا لڑا دوا اسکے بعد مرہم مملکت جیسے اور پڑا کو جو چکے عرق مدنی کا بیان ہندی زبان میں اسکو نارو کہتے ہیں اسکی ابتدا اس طرح سے ہوتی ہو کہ بدن کے کسی مقام پر پہلے ایک دانہ سا پیدا ہو کہ پھول جاتا ہے اور اسکے بعد آبلہ ہو جاتا ہے پھر ایک ٹوٹ کر ایک سو راخ پڑتا ہے اس پر باخ سے ایک چیز سرخ مائل بہ سیاہی نکل کر وقتاً فوقتاً بڑھتی جاتی ہے اور کبھی دھبی شے مثل کپڑے کے متحرک بھی ہوتی ہے طبع کے نتیجے میں کوئی زندہ چیز حرکت کرے گا یا کرے کہ حرکت کر رہا ہے اور شاید کہ مار و در حقیقت کڑا ہی پیدا ہوتا ہے تاہنگہ بعض طبائے کمان کیا ہے کہ نار و ایک جوان ہے جو بدن انسان میں پیدا ہوتا ہے اور بعض کا قول ہے کہ کیف کا ششہ جو فاسد ہو کر غلیظ اور سخت ہو گیا ہے اکثر نار کے نکلنے کا مقام دونوں ساق پر دیکھا گیا ہے اور میں نے دونوں بازو اور ہاتھوں بھی دیکھے ہوئے دیکھا ہے اور صبیان کے بدن میں اکثر جہین پر نار نکلتا ہے جب نار و کو اس قدر چھین کر پورا نہ نکلے اور ٹوٹ کر چھوڑا بڑی مصیبت پیدا ہوتی ہے اور دروبھی زیادہ پیدا ہوتا ہے بلکہ فقط اسکا کھینچنا در و پیدا کرتا ہے گو ٹوٹ نہ جائے۔ جالیو کر کتا ہے کہ مجھے اب تک اسکی کوئی بات صحیح معلوم نہیں ہوئی اور نہ اسکی حقیقت پوری دریافت ہوئی اور ڈو کوئی ایسی دوا ہے جو دریافت کا وسیع اعتماد کروں اور جو یہ ہے کہ جالیو میں بھی نار و نکلتے ہوئے انکھ سے نہیں دیکھا۔ میں کہتا ہوں کہ سب نار و کے حدوث کا خون گرم اور ردی اور سوداوی خواہ ملغم متحرک غیر جدید مع شدت میں مزاج کے ہوتا ہے اور کبھی بعض شہروں کے پانی میں ایک خاصیت ایسی ہوتی ہے کہ اس سے نار و پیدا ہوتا ہے اور اسی طرح بعض اقسام نقل اور ترکاریوں کی براہ خاصیت نار و پیدا کرتی ہیں اکثر جہن غذاؤں سے نار و پیدا ہوتا ہے وہ گرم خشک ہوتے ہیں اور جب قدر زیادہ مولدہ نار و اور تیز ہوتا ہے اور سفید در و کی شدت ہوتی ہے اور کبھی ایک ہی شخص کے بدن میں جالیو و پچاس نار و مختلف مقامات پر پیدا ہوتے ہیں اور بالائے ہر بعض کو صحت ہو جاتی ہے اور اس مرض سے نجات پاتا ہے جو بدن مطلوب ہیں اور نہیں تولد نار و کا بہت کم ہوتا ہے اسی طرح جو لوگ استھام اور اغذیہ رطب کا استعمال کرتے ہیں خواہ جو لوگ استھام شراب کا مقدار مناسب کرتے ہیں اس کے بعد ان میں بھی نار و کم نکلتا ہے اور اکثر نار و مدینہ منورہ زاد المدینہ شرفاء کے باشندوں کے بعد ان میں زیادہ نکلتا ہے اسی وجہ سے اسکا نام عرق مدنی منسوب بطرف مدینہ کے رکھا گیا ہے اور بلاد خورستان وغیرہ میں بھی نار و نکلتا ہے اور بلاد مصر وغیرہ دیگر بلاد میں بھی پیدا ہوتا ہے مگر حجم کتنا ہے ہندوستان میں زیادہ اکثر اس مرض کی تردد گجرات اور کوہلو جو دھوہ پور ملک نار و اور جو ایسے بلاد ہیں کہ قرب سمندر کے آباد ہیں انکو لوگوں میں کسنی جاتی ہے علاج اول تو نار و کو نکلنے سے حفاظت اور حراست کی تدبیر کرنی چاہیے اور ان بلاد میں جہاں اکثر نکلتا ہے اور یہ تدبیر متحرک ہے اسی بات میں اکثر گفت سب اورادہ کے گنجائش سے مثلاً خون فاسد کا استفراغ بذریعہ قسط یا صلیق یا صافن کے جہاں کی قصد مناسب ہو کریں اور تنقیہ اور تصفیہ خون کا شربت بلبلہ زرد اور سیاہ سواد طلیخ افیمون خواہ استعمال جب قویا سے بالخصوص اور استعمال اطیفل کا جو سنا اور شاہرہ سے مرکب ہو کیا جاسے اور ترطب بدن کی اعنذہ مرطبہ سے اور استھام سو خواہ اور دوا

جو مقامات گذشتہ میں فصل مذکور ہو چکی ہیں ان کا استعمال کریں۔ جب اثر نادر و کامیاب پہلے ظاہر ہو تو مدبر صائب یہ ہو کہ اس عضو کی تدریجاً تدریجاً
مردہ و طبع سے جسے عصبانیت بارہ و معروضہ صندلین اور کافور کے بعد تنقیہ بدن کے ایضاً خاص موضع ناف و چوک انگار کی صفی
اخراج بارہ پر دلیں۔ نمونہ علامت جدیدہ کے یہ طلسم ہے سبر و صندل اور کافور اور مردوار و زبر قطونا شیر تازہ میں پس کر لپ کرین اگر ادا پٹ
نہ جا کر اور ذرا خواہ ابلہ نمودار ہونے لگے ایسے وقت اکثر فاعل طور اور زیادتی مرض اور پھیرنی والی مادہ کو لطیف و دوسری جہت کی اور موخیت
اندر اور تکلیف کی تدریس ہوئی ہے کہ مریض پہلے در پہلے تین روز برابر ایک در چھ شہر و باہر کو استعمال کرے خواہ ایک در نصف در ہم اور دوسرے
روز پورا در ہم اور تیسرے روز دیرہ در ہم استعمال کرے اور خاص مقام پر صبر کو طما بھی کرے خواہ نادر کے موند پر گھیکو ار کے لعاب اور ملکہ جنت
کو لگائے اور اس طرح ابتدا کی طور میں نادر کی بھی تدریس در کاسہ اگر کارگر نمودار نادر و نکل آئے اور سوقت تدریس صائب یہ ہو کہ اس کی جنت
اور پیچیدہ کرنے کی در پہلے ہوا کسی چیسے برقی اور نرمی اور غور با اندازے اور بہان تک صبر کرے کہ تمام و کمال نادر اندر سے باہر
نکل آئے اور ٹوٹ کر نہ جائے بہت اچھی تدریس ہے کہ ایک گارہ خاص کا ایسی طرح سے لپیٹا جاوے کہ اوس کی بوجہ پر اقتصاد کرین اور
وہی دندان اور سکوند سے باہر کی طرف جذب کرنے میں کافی ہوگا اور باسانی جذب کرے گا ٹوٹ رہے گا احتمال اس تدریس میں
سے اور باسانی نکل آئے میں نادر کے زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔ اس طرح کہ ہمیشہ عضو ناف کی تسخیر اور اسکا وھلا کر بذریعہ لفظ
آب گرم کے اور لعابات مردہ کے اور اوبان کے جو بارہ و جون اور حرارت لطیف بھی اور نین ہو خواہ اور تدریسات جو ازین قبل بیان
کرائے ذریعہ سے نادر کا اخراج باسانی ہو جائے کرنی چاہیے کبھی ایسی تدریسات سے خروج نادر کا باسانی نہیں ہوتا بلکہ احتیاج اسکی ہوتی
کہ روغن خروارہ روغن بین ملکہ روغن بان کی تلخ کوئن اگر کسی مریض خواہ زفت کا استعمال نکرنا چاہیے لیکن اگرچہ اسقدر زیادہ خوراک
نہ پیدا ہو کہ مریض وغیرہ لگائے کی ضرورت ہو۔ اگر حدس طبیب تقضی اسکا نمودار چاک کرنے سے تمام و کمال نادر کا اخراج ہو جاوے گا
اور کوئی اور فاعل چاک کرنے سے نمودار نہ ہو چاک کرنا چاہیے اور چاک کر کے نادر کو نکال دالین۔ اور اگر اخراج نادر کا بذریعہ جذب نہ ہو
آسان ہو اور نہ چاک کرنے سے بھی پورا نکالنا اور اسکا آسان نظر آئے اور سوقت نادر کے تقضین اور ٹرانے کی تدریس بذریعہ نین
کرنی چاہیے جیسے اور بریض اور ام کی باب میں مندرج ہو چکی گھٹنے کے بعد تمام اور کمال نکل آینگا۔ ہمیشہ طبیب کو احتیاج کرنی چاہیے
کہ استعمال ادویہ جادہ کا ہرگز کرے اسلئے کہ ایسے ادویہ کا مال کار اکثر لطیف اکلا کر چوتھے۔ اگر ادا خیرین اسکے نموداری نموداری نمک کی بجائے
خاف کرمانش کین اور ہمیشہ با لطف اور نرمی اس طرح ملا کوئن تمام و کمال نکل آئے گا خصوصاً اگر بجانب پشت کے نموداری دور اور ٹوٹ
چاک کین اور ایک سلائی کو اوسی مقام پر داخل کین اور اور ٹھانین لٹنے اور نا کین اور ہمیشہ ملے رہیں اور نمک لگا کر نمودار نمودار
نکالین کہ اس طرح اگر تدریس کرتے رہیں پورا نادر و نکل آینگا۔ اگر ٹوٹ کر نادر اندر کی طرف رجحان ہو پشیدہ ہو پھر بدون چاک کرنے کے
کوئی جادہ نمودار چاک کر کے اوسکا پنجاب لگ جائے اور پھر از سر نو اوسکا موند نظر آئے پھر وہی تدریس کریں گے اور اس طرح نکال دالیں
اور موضع چاک شدہ کا علاج مثل علاج جراثیمات کے کیا جائے فقط تیسرے مقالہ جذام کے بیان میں مہمیت جذام کا بیان
اور اسکے سبب کا جذام ایک مرض روی اسکا۔ وٹ بوجہ انتشار مرہ سودا کے تمام بدن میں ہوتا ہے لیکن مرہ سودا تمام
بدن میں پھیل کر تمام اعضا کے مزاج کو فاسد کرتا ہے اور مہمیت اور شکل اعضا کی بھی گہر جاتی ہے اور تدریس اسکا فساد اسقدر زیادہ
ہو جاتا ہے کہ اعضا کا اتصال جو اسلوب خاص ہے وہ بھی باطل کر دیتا ہے تاہم تدریس کے اعضا کے لئے جن اور تدریس ہر نادر

جدام کے مثال ایسی ہے گو یا سرطان عام تمام بدن میں پیدا ہوا ہے لیکن منفرد ہوتا ہے اور کبھی لفظ نہیں بھی ہوتا ہے۔ کبھی منڈلی کی قسم ایسی ہوتی ہے کہ مجذوم زمانہ اور انکس نہ رہتا ہے۔ غلط سودا بھی ایک ہی عضو خاص کی طرف دفع ہوتی ہے اس وقت صلابت خواہ سقیرس یا سرطان مجسمت خوال مذکورہ بالا پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر غلط مذکور قیق ہوتی ہے اکل پید ہوتا ہے اور اگر طبع جلد کے دفع ہوئی بریش پیدا ہوتا ہے خواہ بقی اسودا اور قوبا لیتے داو وغیرہ پیدا ہوتا ہے۔ کبھی غلط سودا وی تمام بدن میں منتشر ہوتی ہے اگر اس وقت عفونت بھی اس غلطین میں پیدا ہوگی سودا وی عارض ہوگی اور اگر منتشر ہو کر ٹھہر جائے اور متخفن نہ ہو جدام پیدا ہوتا ہے۔ جدام کا سبب غامض جو مقدم مرض پر ہو سو دھڑلے کہہ دینے بلکہ کافراج مائل بہ حرارت اور یوسست ہوتا ہے اور وغیرہ خرقان پیدا ہو کر سدہ ابن ہا تہا ہے خواہ سبب غامض جدام کا تمام بدن کا سودا فراج خواہ دونوں ملکر سبب جدام کے ہوتے ہیں سبب جدام کے خون سبب ن دونوں سودا فراج کے کیفیت اور برودت پیدا کرتا ہے۔ سبب مادی جدام کا استعمال ایسی غذا کو نکال جو مصلحت سودا میں اور جن اغذیہ سے لطف پیدا ہوتا ہے وہ بھی سبب حدوث جدام اس وقت ہوتی ہیں جب پورے نچے بعد استعمال ان اغذیہ کے پیدا ہوں اور حرارت ان میں عمل کر کے لطیف کی تحلیل کرے اور کیفیت باقی ماندہ کو سودا بنا دے۔ اسی طرح باوجود شکم میں ہونے کے کھانے سے اخر از نہ کرے اور بدھڑلے ہو کر ہوا نہ ہو مثل بھانم کے کھانا رہے یہ اعتقاد اور نورش پیما بھی سبب مادی جدام کی ہوتی ہے۔ اسباب معین اور حدوث جدام کے یہ ہیں کہ مسامات کا انسداد ہو جائے اور بوجہ انسداد مسام کے حرارت غریزی اندرون جسم کے خفن ہوتی ہے اسبوجہ سے خون میں برودت پیدا ہو کر غلیظ ہوتا ہے خصوصاً اگر طحال لٹھے مرض طحال کا بوجہ سردی کے عارض ہو یا سردی غامض طحال میں منعقد پیدا ہو کہ جذب سودا بولتی کیوں کہ اندہ خون کا متغیہ غلط سودا وی اچھی طرح سے ہونے کے خواہ ثروت و اندھا احتشامین ضعیف ہو اور اس درجہ ضعیف ہو کہ جو کہ غلط سودا وی کو طحال نے جذب کر لیا ہو اسکا دفع عروق مقعدہ اور رحم کی طرف نہ کر سکے خواہ مسامات راہ اندفاع کو بند ہوں۔ کبھی ان سبب معینوں کی اعانت فساد ہوا کرتا ہے اور مجذومین کے قریب او متصل رہنا اور ان سے اعتقاد کرنا بھی معین ہوتا ہے اسلئے کہ یہ مرض بھی مجذوم امراض متواتر کر کے اور کبھی بوجہ دراشت اور خرابی فراج لطف کے جس سے مولود پیدا ہوا ہے خواہ بوجہ فساد اس رحم کے جہاں اس لطف نے قرار پایا ہے یہی جدام پیدا ہوتا ہے اور وہ فساد اس رحم کا یہ ہے کہ مثلاً انعقاد لطف کا بہ ایام حیض میں موجب جنون حرارت ہوا غذا کی روایت کے ہمراہ جمع ہو جائے مثلاً غذا از قسم محلی اور گوشت بریان اور خشک کے غذا اور طوط غلیظہ یا گوشت خور کا ہو خواہ سو رو غذا اختیار کی ہو لائق ہی ہے کہ جدام پیدا ہو گا جس طرح کہ اسکندریہ میں چونکہ اجتماع ایسے امور کا زیادہ ہوتا ہے جدام بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ غلط سودا وی جب خون سے ملتی ہے اگر تصویر سی سی موی زیادہ سودا پیدا کرتی ہے اسلئے کہ خرقان تر اسکے شے سے دو وجہ سے غلاظت پیدا ہوتی ہے اولیٰ بوجہ غلط سودا وی کا غلیظ ہے دوسری قوت تجبید کی اس غلاظت بوجہ برودت فراج کے ہے اور جب خون کی غلیظ ہوتی ہے اسکی رطوبت کم ہو جاتی ہے پھر حرارت بدنی سے اس خون کی تجفیف تباہی ہو سکتی ہے۔ کبھی مجذومین کی خون کی غلاظت اسقدر بڑھ جاتی ہے کہ اگر فساد انکی کھولی جاکوئی عضو ایک شے مثل زیتہ اور بالو کے سیاہ سیاہ نکلتی ہے۔ جدام کو داوا لا سبب بھی کہتے ہیں وجہ اسکی بعض اطباء یہ بیان کرتے ہیں کہ اگر کچھ مرض شیر کو عارض ہوتا ہے بعض کا یہ قول کہ چونکہ مجذوم کا چہرہ اور کلاش خمیر کے چہرے کے ہو جاتا ہے اور

جدام میں خون کی کمی ہے

شعہ چہرے کا مشابہت اس کے ہوتا ہے اس جہت سے اسے دارالاسند کہتے ہیں اور بعض لوگ یہ سب بیان کرتے ہیں کہ چونکہ مجذوم کو جو شخص پکڑے اور پشیل خیر درندہ کے حملہ آور ہوتا ہے اس وجہ سے اس کا نام دارالاسد رکھا ہے۔ اگر ہڈام میں ضعف اور خفیف ہو علاج دشوار ہے اور قوی ہڈام کا علاج بنظر قوا عد شعار فطیہ کے ممکن نہیں ہے جب یہ مرض شروع اور زمانہ ابتدا میں ہو اور سوقت زیادہ قبول علاج اور تدبیر کرتا ہے اور بعد رسوخ کے ہرگز قابل علاج نہیں رہتا ہے۔ جویم ہڈام کی سوداوی صفروای سے پیدا ہوا ہوسمیں ہیجان اور ذہیت زیادہ اور اعراض او سکی نہایت سخت اور سوزش میں اور تقرح بہت پیدا ہوتا ہے لیکن علاج کے قابل ہوتا ہے۔ اور جس ہڈام کا مادہ سوداوی نقل خون ہے وہ نہایت آسم اور اس کے اعراض میں سکون زیادہ ہوتا ہے اور تقرح نہیں ہوتا ہے جویم ہڈام کی سوداوی محقرہ سے پیدا ہوا مشابہ سوداوی صفروای کے اعراض میں ہوتی ہے لیکن قبول علاج دیر میں کرتی ہے۔ اس مرض کا خاتمہ ہے کہ ہمیشہ اعضا کے فرج کو فاسد کرنا جاتا ہے اسلئے کہ اس مرض کی کیفیت لینے برودت اور یوسٹ خلاف کیفیت بابہ الحیوة لینے زوج کی ہے کہ وہ طبع ہے تاکہ ایک جب اس مادہ کا اثر اعضا پر مشبہ تک پہنچتا ہے ہلاکت واقع ہوتی ہے۔ ہڈام کی ابتدا اطراف اور اعضا پر نرم سے ہوتی ہے کہ اس مقام کے بال پر لکندہ ہو کر بالوں کا اور اذن مقامات کا رنگت تغیر ہو جاتا ہے اور غیرت و تقرح کی بھی پہنچتی ہے۔ پھر پھر تھوڑا تھوڑا تمام بدن میں پھیلتا اور اثر کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اگرچہ اول تولد اس مادہ کا اشتہا میں ہو جب بھی اول اثر اس کا اطراف ہی میں نظر ہوتا ہے کیونکہ اطراف زیادہ ضعیف ہیں اور مادہ کو اثر قبول کرنے زیادہ مستعد ہیں لیکن مجذوم اکثر جانتا ہے اور اثر مرض کا اشتہا تک پہنچتی بھی نہیں پاتا لینے باوجود کہ ظہور میں اور زیادتی کا درجہ یہاں تک ہوتا ہے اور پھر اشتہا منقرض ہوتے ہیں اور اس طرح اعضا پر مشبہ بھی سالم ہوتے ہیں کہ اطراف سب خواہ اکثر اوٹ ہو تو جن اور موت ایسے مریض کی بوجہ ہڈام اور سوزش کے واقع ہوتی ہے۔ اور چونکہ سرطان ایک عضو خاص ہڈام کو کہتے ہیں اور جس عضو میں سرطان پیدا ہوا سکی صحت اور اس کا عود حالت اصلی پر قریب نہیں ہوتا پھر ہڈام کے طبع عام ہے اور تمام بدن کو فاسد کر دیتا ہے اس سے بھجات کی امید کم ہوگی۔ بانی انشاف فرق ضرور ہے کہ ہڈام میں ایک ہی چیز تمام بدن میں ہوتی ہے لینے مرض ظاہر ہوتا ہے اگر استعمال علاج قوی کا کون اشتعال دفع مرض میں ہو گا اور جو اعضا سا ذہب ہیں لینے سوداوی خلط سے سالم ہیں اور میں بارہ دالین کے اور سرطان میں یہاں نہیں ہوتی ہے علامات ہڈام جب ہوتا ہے رنگ کی سرخی نایل بر سیاہی ابتدا کرتی ہے اور آنکھ میں تیرگی نایل بر سرخی پیدا ہوتی ہے سانس میں نگی آواز بیختی جاتی ہے اسلئے کہ یہ اور فصد ہے کہ کو ایذا پہنچتی ہے۔ اور جھپکن زیادہ آتی ہیں۔ آواز میں غنہ پیدا ہوتا ہے جسے عوام لوگے ناک بین بولنا کہتے ہیں اور بیشتر ناک میں سدہ پڑ جاتا ہے اور چشم لینے فقدان قوت شام پیدا ہوتا ہے اور بالوں میں کمی اور وقت لینے باریکی پیدا ہوتی ہے۔ سینہ اور چہرے کے اطراف میں پسینا زیادہ نکلتا ہے ہوی بدن خصوصاً پسینا اور سانس کی بوجہ منتن لینے بدبو ہوتی ہے اور جو اخلاق اور عادات اخراط خلط سوداوی کے ہیں سب نمودار ہوتے ہیں مثلاً نہایت فاسد اور فصد لینے کینہ کشی۔ سوتے وقت کثرت ایسے خواب دیکھتا ہے جو داوی مادہ پر دلیل ہوں اور سوتے وقت اسے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے تمام بدن پر باعظیم پڑا ہوا ہے اور سیکہ بالوں میں اشتہا شروع ہوتا ہے اور سیدھی ہوتا ہے بن خصوصاً جو بال

چہرے پر ہوتے ہیں خواہ چہرے کے گرد حقدربال ہیں کہ وہ فرد سیدھا ہو جاتے ہیں اور کبھی بالوں کی خروٹھیں شکاف پیدا ہوتی ہیں اور انھیں بھٹ جاتے ہیں صورت بُری اور خشن ہوجاتی ہے اور چہرہ بوجھ بھری اور پیچ کے بد بنا اور جھپٹا ہوتا ہے اور رنگ سیاہ ہونے لگتا ہے اور تمام مفاصل ہڈی کے خون میں انجماد پیدا ہوتا ہے اور بدن پر گہری گہری چوڑھوں میں شبیہ اوس حیوان کی ہونے لگتی ہے جسے دہائی زبان میں لالہوس کہتے ہیں پیدا ہوتی ہیں دونوں ہونٹھوٹے اور سیاہ ہوجاتے ہیں ضیق نفس کی اسفند ہوتی ہے کہ نوبت عسر نفس کی پہونچتی ہے اور ہنجر ہوا ایک ایسی قسم خاص ہی نمودار ہوتی ہے آواز بالکل بٹھہ جاتی ہے۔ اوسکے بعد بائیں قعرے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر زیادہ ساکن نہ ہو لینے اور خدام کا متحرک ہو تو ناک کا غصہ ہونے لگتا ہے اور سطح جو غصہ و فطرت اطراف اور جڑوں پر واقع ہیں انہیں بھی ناکل پیدا ہوتا ہے اور صدقہ نشتن لینے رطوبت بد ہونے لگتی ہے آواز پست اور مخفی ہوجاتی ہے اور تمام بدن میں کوئی بال باقی نہیں رہتا جو گر نہ جائے اور رنگ بہت ہی سیاہ ہوجاتا ہے۔ بغض مجزوم کی ضعیف ہوتی ہے اسلئے کہ قوت میں اسلئے ضعیف پیدا ہوتا ہے اور حاجت ترویج کی تو برودت مرض کے کمر ہے اسی جہت سے اعلیٰ ہوتی ہے گا تو از فرد ہوتا ہے اسی واسطے کہ جب سرعت اور عظم نمود اور کما ہونا ضرور ہے مگر فن کلیات میں ثابت ہو چکا ہے علاج واجب ہو کہ خدام کے مرض میں مبادرت اور جلدی استفرار کر کے کوئن اور تنقیہ عام اتنا ملکہ کر دالین کہ مرض کا استفرار ہونے پائے اگر دریافت ہو کہ بدن میں خون فاسد کی کثرت ہے بہت جلد نصد کرنی چاہیے اور خوب گہری نصد کر کے اخراج اوس خون کا کوئن اگر چند نون ہانہ کی نصد کیوں نہو اور اگر دریافت لینے کثرت خون فاسد کی دریافت نہ ہو پھر نصد کر کے نصد کرنی چاہیے اسلئے کہ نصد بُری رگوں کی اکثر مجزوم کو زیادہ مضر ہوتی ہے اور اوسکی مضر بہ نسبت منفعت کے بہت زیادہ ہوتی ہے لیکن ایسے مرض میں نصد کی اجازت مشفق اوقات میں دینی ہے کہ جھوٹے رگوں کی نصد کوئی جاسے جیسے عروق حیدہ اور دوا میں اور ناک کی رگ وغیرہ اگر بُری رگوں کی نصد کرنے میں خوف مضر کا ہو اور خون سوداوی بار و ظاہر بدن میں دریافت ہو کہ یہ نصد بہ نسبت بجا است کہ زیادہ نافع ہوگی سطح چونکہ لگانے سے بھی زیادہ نافع ہے۔ لیکن اکثر اوقات تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ اس مرض میں نصد کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے ایک بھی ضرورت نصد کی ہے کہ ضیق نفس خواہ عسر نفس کو نصد زیادہ مفید ہے اور کبھی دواج کی نصد کی بھی ضرورت ہوتی ہے جب کہ کچھ الصوت کی شدت ہو اور خوف اسکا ہو کہ اشتقاق پیدا نہو جائے۔ جب مجزوم کی نصد مکمل باقی ہو اوسے ایک مینہ تک احت دینی چاہیے بعد ازاں استفرار دوسرے قسم کا کرین اور مسلمات میں ایایج کو غایا اور ایایج فہم منظر کو اختیار کرین اور ان مطلوبات اور وجوب سے استفرار کرین جو افتیمون اور اسطو فردس اسفند ہوا سیاہ ہلکے کاہلی خرق سیاہ لا جو و حوائی سے مرکب ہوں اور اگر فہم منظر اور فہم منظر کو ان اجزاء کے چلو مرکب کوئن کہ خطر نہیں خصوصاً اگر بلا صفا وای بھی ہوا خطا سودا کے ہو ضرور ہے کہ اگر کوئی مذکورہ بالا پر صبر اور فشار الحار کو اضافہ کرین اور بار و رطوبت میں ان بیماریوں کے واسطے بہت عرصہ ہے اور ایایج فقیر اخصوصاً اگر فہم منظر ہے اوسکی نقویت کرین مجزوم کا عمدہ سہل ہے خصوصاً اگر کہ قدر خراب بھی داخل کرین خواہ حوائی کو شرکاب کوئن گہری کی فصل میں واجب ہو کہ او یہ میں تخفیف کا لحاظ ہے اور بیطین میں کوئی دوا قوی الاثر نہ ہو تاکہ ہوا کو اور ان اور جوش میں لاسے اور ہوا کے تعدیل میں غلط کے اسی طرح اخراج غلط کے واسطے ایسی دوا اختیار کرین جو

ثوران غلط کا پیرانہ کرے مطبوعہ مجذباتین کی واسطے بلایا زرد بلیا بلیا ہمدون دریم ناخواہ پانچ دریم ہر ہسپتالک نصہ دریم نسیب
خندہ برادر و نصف دریم تین ابرین بیانی میں جوش دین اور جب ثلث باقی رہی پانچویں کے صاف کریں اور اٹھ دریم شہد ماضی نظر
اکیلے استعمال کریں۔ بدن پر مجذباتین کی طرح روغن زرد کی کرنی چاہیے اور بعد ازاں کے دھوپ میں پیچ کر ناک روغن پھل جابہ خواہ تر
قدم ٹپکے اور دسبے یا تین اوٹے پٹے اور پیٹ اور پیچ کے پھل پٹے اور روٹی شہد کے ساتھ لکھاے اور یہ دوا جو ابھی مذکور ہوئی اس
روز بلانی چاہیے اور ہر روز مطبوعہ جدید در کا رہے۔ جن لوگوں کا مرض سخت نہین موابہ فقط ایک ہی استعمال کرے اور کوئی کا فی نہیں ہے
بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک مہینے میں دو مرتبہ خواہ ہر مہینے میں ایک ہی مرتبہ استعمال کی ضرورت ہوتی ہے جیسا مشاہدہ حال
ملاحظہ ہو کر استعمال فرمادے اور یہ خدشہ ہے کہ کربا چاہیے۔ کبھی ایسی ایک دوا ہر روز بلانے میں کہ ایک ست خواہ دو ہی
آجیا کریں وہ دوا اسی قسم کی ہے کہ بالین نیک مقدار شربت میں کم کر کے پیکانی ہے اور یہی دوا پیسہ جو ابھی مذکور ہو چکی
انہیں میں سے کوئی نہ کوئی دوا اس کام کے واسطے بخور لیا جانی ہے۔ جو دوا زیادہ قوی ہے جیسے قرین وغیرہ خواہ دوا
غرقوی بعد اکثر اسکا استعمال سال بعد تین ایک مرتبہ فصل سے تین اور دوا برفہ فصل خریف خواہ اس سے بھی زیادہ اور دو مرتبہ
استعمال کرتے ہیں۔ مجذباتین کے دماغ کا تنقبہ بھی مذکور ہوا اور غرضوں کے جو امراض سر کے ابواب میں مذکور ہو چکے ہیں نظر
ہے اس طرح جو سوا امراض سر کے ابواب میں مذکور ہو چکے ہیں اور کما بھی استعمال کرنا چاہیے نسیم مسعود و افضل، امیران شیطانی
برج مکہ لکھنؤ عصارہ چنگت تین قہر پانچ جوش دین ناکہ سب باقی بل جائے اور کسی طرف الگینہ میں جفا طلت رخصین اور
جب تک کافی ہو دواؤں بخورن میں ناس لیا کریں اور جب بکثرت ایسی ناس کا استعمال ہو چکے جیسے خشکی پیدا ہوتی ہے تو
سوا مطرب ایسا استعمال کریں جو سوا سابق کی تبدیل کرے۔ یہ بھی واجب ہو کہ مجذباتین استعمال سے ایسی دوا کی جو مخفف
اور محمل رطوبت غریزی ہو یا زہریں اور زہر اور غم سے بھی اور کوئی کما چاہیے۔ اور ایک ہوا سے دوسری ہوا کی طرف جو مخالفت آئے ہو
اول کے ہوا کو لکھنا چاہیے اور ہر ایک تنقبہ کے بعد اولان کا استعمال شربا کرنا چاہیے جیسے روغن بادام مرہ و شتاب الگور لیکن یہ
مذہب اوسوت و رکار ہے کہ چند مرتبہ تھوچکا جو اوپر میں کے پیدا ہونے کا خوف ہو۔ اور پیچ کو بعد نقصاے حاجت اور دفع نفوذ
احمال کی ریاضت اونسے لگائی چاہیے اور آواز بلند سے پڑھنا خواہ کوئی اور شوق آواز کی اور میں ضرور ہے اور آواز لگا کر اسی طرح
رہنا چاہیے اور کو دیکھانہ کی مشق کریں اور کشتی کریں۔ اور بعد کشتی لڑنے کے مالش اور دنگ اور کٹے دنگ لکھا جائے جب پسینا
نکلے پھر دالین اونسے بعد کہ مہینوں اولان معتدل سے ذہن کریں اور جاؤ نہین اولان مطرب سے اور اکثر اوقات مقورات اولان
کا استعمال مناسب اسلئے کہ اولان میں اکثر مقورات کی حاجت زیادہ ہوتی ہے جیسے بلبل اور لندو ہوا سر کہ کو دیشیر نزع اور
کے ہمراہ عورت کو دودھ کے مناسب ہوتی ہے اور اسدوا سٹے جب میں زیادہ بڑھ جائے اسی کا سوا بھی کر لیا جاتا ہے۔
آخری کما بچان ہونے لگائی چاہیے۔ بہتر ہے کہ پہلے استقام کریں اور کٹے بعد مربع لکھاے جب استقام کریں اور کٹے بعد مربع لکھاے
اس اور روغن صطکی اور روغن فضا کریم اپنے شکوفہ الگور سے اور روغن دلر شیعہ اور روغن قسط سے اطراف پر کرنی چاہیے
اور کٹے بعد معالج کو چاہیے کہ اوسے لیسے تنک انہیں راحت دے اور پھر مذہبہ جو وغیرہ کے کٹے کرانے بعد نازان کی سیقت نہ
افسندہ بلانے اور اکثر انکے بدن کی ترسیخ میں حاجت لطاف کے جہین نظروں اور کریمت پڑتی ہے اور جب افکار

دوا چھوٹی ہوتی ہے
دوا چھوٹی ہوتی ہے
دوا چھوٹی ہوتی ہے
دوا چھوٹی ہوتی ہے

[illegible]

فائدہ کے اس مرض میں بعد وصال مذکور کے اور نیز غلامت پہونچنی اور سونٹ کی حب اس معالج کو بوجہ سختی کرین بہر کو چھوٹا
 کا بدن پھولنے لگے پھر اکثر البسا ہوتا ہے کہ بعد انتھاق کے عقل اور کی نازل ہو جاتی ہے اور اسکی بعد پوست بدن کے گر پڑتی ہے
 پھر اچھا ہو جاتا ہے۔ اگر مجذوم کو سدر لہنی زوال عقل نہواور نہ بدن اور سکا پھول جائے مگر بھی تدبیر کرنی چاہیے جب تک اثر
 مذکور پیدا ہو جائے۔ اطباء نے مجذوم کے علاج میں ایک بھی دوا بیان کی ہے کہ سودا ملے لینے کالا جو نیچل ڈال چکا ہو مزاج کر کے
 دھن کرین بہان تک کہ او سمین کرے پھر جاتین اور کیرون سمیت نکال کر خشک کرین اور جسکو جہاد با فراطا عارض ہوا ہے
 تین دن ہر روز بوزن ایک درہم کے کھلائیں اور اسکے اوپر شراب غسل ملا تین۔ جس چیز میں قوت سانب کی ہے اور اسکی اثر بھی
 مجذوم کے بدن پر مفید ہے جیسے اگر دھن زیت میں سانب کو پختہ کر کے لاش کوین ساسطیح کی یہ بھی دوا ہے۔ کالا سانب جو نیچل
 دال چکا ہے اسے لیکر لکٹ لکٹ میں ٹھہریں اور پڑا کر کہ آٹھ اوتھ اور پانی ایک قبہ شیطرت زرد مارہ بیج کوف لینے آرزوی کومد
 اوتھ واصل کر کے آتش نرم میں پختہ کرین تا انیکہ سانب خوب بہا ہو جائے پھر لاش و اسکی ہڈی پسی لگا لگا بدن کے بال ترش کر
 لاش کرین اور آٹھ دن تک بھی تدبیر کرے زمین یہ اندر میں چکا ہو کہ اودہ انھو کے استعمال سے مجذومین کے بدن کی کھال گہرائی
 سے جلد جو فاسد ہوتی ہے گرتی ہے اور اسکے بدنی جلد اور گوشت صحیح پیدا ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ ترخ جسم مجذوم کے اودہ
 مرطبت بخشدل سے جسمین حرارت باعتبار حال موافق اوقات میں جب میں زیادہ موہبت مفید ہے اسطرح ان اودہ سے سعو
 کرنا جیسے روغن بنفشہ کا و سمین ٹھوڑا سا روغن خیری داخل کرین۔ البتہ عربی درندہ جانور دلی اور چربی کہ سیاہ اور سپیدی
 اور چربی طیور کی اور اسطرح روغن قسط اور ریشہ شحان اور روغن سوسن کی لاش بعد تنقیہ کے اطراف کے مزہ کو چٹائی ہے
 اور قبل تنقیہ کے ہرگز ترخ جائز نہیں ہے ورنہ انسداد و سام پیدا کر کے مفر ہوگی۔ شہرو بات جیدہ میں سے بزرعلی اور دوا
 سلاطہ و دودہ کے ذریعہ سے بھی علاج اس مرض کا بہت عمدہ علاج ہے خصوصاً صاحب ضیق النفس یا نفس خراہ پچھوٹ
 پیدا ہو اور جو زائد تر اور آرام دہی و استفرغ کے درمیان میں ہوتا ہے اور سونٹ بھی دودہ کا استعمال مناسب ہے۔
 لیکن واجب ہو کہ دودہ کا استعمال دوسنے کے بعد فوراً کرین کہ ابھی اسکی گرمی باقی ہو پھر کا دودہ زیادہ مفید ہے اور اسقیدہ
 پلانا چاہیے کہ مضم ہو جائے اور اگر تہنہ اسی بہر کثافت کرین بشرطیکہ یہ بات ممکن بھی ہو لینے کوئی ضرر اور دوسرے ترک ہو پھر
 وہ بھی جائز ہے اور اگر ملانا دوسری چیز کا ضرر ہے اور بے آمیزن کے بارہ نموسواؤ خیر نفی لینے صاف اور پاکیزہ روئی کو تہتر
 امکان اور کوئی چیز داخل کرین خواہ شوربا گوشت حلال وغیرہ کا ملائیں جو آئندہ ہم بیان کر سکیں اور جب سانس کبھدر
 درست ہونے لگے لازم ہے کہ دودہ کو ترک کرین اور ایسے حریف اور تیز چرین استعمال میں لائیں کہ تھے ہو جائے کرے فقط انہیں
 انشیا کی جہت سے تاکہ کسی اور مفعی کی ضرورت نہواور استفرغ اون چیزوں سے کہ تین جوا پرندہ کورہ و بکلی میں پھر دوا
 اگر حاجت ہو دودہ کا استعمال پھر کرین اسی حد تک جسکا ابھی ذکر ہو چکا ہے اور واجب ہے کہ یہ تدبیر سال بھر میں چند مرتبہ
 کرین۔ جن بیمار و بیمار مرض مستحکم ہو چکا ہے اونکی قصد کرنی کہ ضرور نہیں ہے اور نہ انہیں مسلمات قویہ و دہو کی ضرورت ہے
 ۔ ایسے کہ مقصود اسکے معالج میں کچھ ناز و مرض نہیں ہے اور چونکہ اسکے فضول میں حرکت پیدا ہوتی ہے اور ان فضول کا
 انفصال بدن سے نہیں ہوتا اور نہ انکا اخراج ممکن ہے فقط ترقیق اسکے موافق اسواطے کجائی سے تاکہ بطون امعاء کے

الامہ واندہ اسمسلاط خفیضہ اس فرض کو پورا کر سکتے ہیں اور عارضہ بدن سے وہ دوا استعمال کیجا سکی جو انکاش اور خلل پیدا کر کے
 مشروبات صالحہ میں سے اوسکے واسطے ایک یہ دوا ہے۔ سرکہ دیرہ اوقیہ قطران دیرہ اوقیہ عصا رہ کربہ بری تین اوقیہ سب
 ملا کر میکھو استعمال کریں اور شام کو بھی یا بارہ دندان فیل دس قہرا پھر تین اوقیہ شراب اور روض زرد کے استعمال کریں خواہ
 بقدر ایک جوزہ کے ہر ہر شہد کے خواہ غصہ لوزن دس قہرا پھر شراب غسل کے جسکا قوام مثل لعون کے ہو خواہ مویجہ پانچ
 درہم ہر ہر شہد بقدر کفایت کی مثل لعون کے استعمال کریں۔ عصا رہ فوج تین قوانوس سے چھ قوانوس تک انکے واسطے مفید
 ہے اور نیکین مچھلی کا بھی کھنی کھنی بطور دوا کے استعمال کریں اور کل حریف اور تیز خروں سے احتساب کریں گوا سٹے نہ کرنے
 کو انکا استعمال جائز ہے خواہ بطور بازار پر کے تھوڑی مقدار کا کچھ مضائقہ نہیں مگر دینی چیزن جو مصالحہ گرم ہن بڑی ہیں اور تیز بھی
 ہن جیسے غلغل سیاہ وغیرہ کبھی بذریعہ کی اور داغ دینے اعضا و خصوصہ پر بھی اونکا علاج کیا جاتا ہے جیسے باغ و اور زرن
 سر کے اور پنج بھر صد ہن اور قفا اور دونوں ہانہ کے منہ وصل اور پاؤں کے جوڑ بندھن اطباء کہتے ہن۔ کہ ابتداء و من ہذا
 میں مقدم سر پر جو باغی سے اوپر ہے ایک داغ لگنا چاہیے اور دوسرا داغ اوس سے پنج قصاص کے نزدیک یعنی جہاں بال سر کے
 بطرف پیشانی نہیں اوسکے ہن ابرو کے اوپر اور ایک لغ سر کے داہنی اور ایک بائیں طرف اور ایک سر کے پیچ نفرو لینے گویا کہ
 اوپر اور داغ نزدیک دوز و زونکے چکا قشر تین نام ہے اور ایک داغ طحال برابر سب داغ ایک اکڑ سبک اور ایک
 سے لگائے جائیں اور سر پر اگر داغ لگایا جائے چاہیے کہ بڑی تک پہونچو تاکہ بڑی ٹھکجائے گویا بات چند ہن میں پیدا ہوگا اسکا
 خیال بھی ضرور ہے کہ دوسرا داغ لگائے کہ داغ تک نہ پہونچے کہ اسکے خراج کو فاسد کر دے اسلئے کہ اکثر جہاں چکا ہانہ تک نہیں
 ہوتا اکثر دنگو ہلاک کر داتے مرکب دو یہ جو مجذوم کو نافع ہن بزر جلی اور تیشی جو نامہ عام لحم افامی کے ہے اس من
 میں اور بجلہ و نہیں اور یہ کے دوا السلاطہ ہے بزر جلی کے لئے نہایت سی البسی ہن کہ او کو کھما و ہند کے ذکر کیا ہے اور تیز تر
 او کھما فائدہ پورا پایا ہے ایک مشہور نسخہ یہ ہے۔ بلبلہ سیاہ شیطح ہندی مکد دس درہم دار فضل با پندرہم ہنیں سپدا ڈو ہانی درہم
 کو مکد روض گا و من لت کر کے بزر ہر شہد کے معجون کریں مقدار شربت ایک فتقال سے دو درہم تک بعد تقیہ بدن کے اگر اسکے
 ہر او ہمزون دوا المسک بھی شریک کریں اسکی مفت کا خوف بالکل جاتا ہے کہ دوا المسک بزر جلی کے واسطے منتر لہ فادر ہر کے
 ہے صفت ایک معجون کی جسکا نام بزر جلی اکڑ جو اور اسکو جو اندران دارو کہتے ہن جو نافع ہے ہذا م کو اور برص اور زرن
 اور قوا اور ادا صفر اور مکہ اور جرب کہ نہ کونھی نافع ہے اور عقل من ثبات پیدا کر کے نسیان کو دور کرتی ہے اور حافظہ کو اسطے
 بھی مفید ہے اور غش کو نافع ہے اور پیو دوا ہے جسے علماء ہندوستان فراتے بادشاہوں کے واسطے ایجاد کیا ہے اخلاط اسکو
 بلبلہ بلبلہ آلمہ شیطح ہندی ہر ایک چودہ درہم جزو ہوا قشور کندرا و منور تو۔ اور غلغل دار فضل و قلمو یہ تاقیر لینے ناگیسرا و
 نارنٹک اور کند من اور عصا رہ اسفیل سانج ہندی سرواھا آٹھ فتقال ہنیں کو دہیت عمدہ چارہ فتقال یہ سب دوا ہن
 کوٹ پیسک چھائی بائیں اور مین کو جدا گانہ پیسا چاہیے اور پیسے واسے کو نذر ہے کہ اپنا ہوند اور ناک کے تنھے بند کر کے
 اور فیل بند کرنے کے روض گا و سے ان مقامات کو چٹکنے کہے اور پھر اسکو پیسے اوسکے بعد قہرا تیشی بہت عمدہ خواہ قند بزر
 بوزن اوڈائی من بعد اومی لیکر لکڑے کر کے ایک نئی دیک میں رکھے اور اسقدر پانی واسے صعبن قند گھیل جائے کہ اسقدر

فائدہ کے اس مرض میں بعد معالجات مذکورہ کے اور نیز غلامت پہونچتی اوسوقت کی جب اس معالجہ کو بوجہ سختی کریں یہ بوجہ سختی کا بدن پھولنے لگے پھر اکثر البیابوت ہے کہ بعد انتفاع کے عقل اوسکی زائل ہو جاتی ہے اوسکی بعد پوست بدن کے گرہ پڑتی ہے پھر اچھا ہو جاتا ہے۔ اگر مجذوم کو سد رخی زوال عقل ہوا اور نہ بدن اوسکا پھول جائے مگر بھی تدبیر کرنی چاہیے جب تک اثر مذکور پیدا ہو جائے۔ اطباء نے مجذوم کے علاج میں ایک بھی دوا بیان کی ہے کہ سود سلج لینے والا جو پہلے دال چکا ہو فوج کر کے دفن کریں ہمان تک کہ اوسمین کیشے پڑ جائیں اور کیرون سمیت نکال کر خشک کریں اور جبکہ مجذوم باؤرا کا عرض ہوا ہے تین دن ہر روز بوزن ایک درہم کے گھلاتین اوسکے اوپر شراب سل جلاتین۔ جس چیز میں قوت ساپ کی ہے اوسکی رائش بھی مجذوم کے بدن پر مفید ہے جیسے اگر روغن زیت میں ساپ کو بچنے کو کر کے لاش کریں سا سبط کی یہ بھی دوا ہے۔ کالا ساپ جو پہلے دال چکا ہے اوسے لیکر ایک کیک میں رکھیں اور پرا کر کرنا تھوڑا قید اور پانی ایک قید شیطرح نزو مارہ جی کوف لینے آزدی کمید اور قید داخل کر کے آتش نرم میں بچنے کریں نائیکہ ساپ خوب بہا ہوا ہے بعد ازان دیکھی ہدی اسی ٹکا لکڑی بدن کے بال ترشوا کر لاش کریں اور آتھ دن تک بھی تدبیر کرتے رہیں یہ امر تجربہ میں چکا ہے کہ ادویہ افونکے استعمال سے مجذومین کے بدن کی کھال گر جاتی ہے جلد جو فاسد ہوتی ہے گر جاتی ہے اور اوسکے بدنی جلد اور گوشت صحیح پیدا ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ ترخ جسم مجذوم کے آدھ مرطبت معتدل سے جسمین حرارت باختلال مو بعض اوقات میں جب میں زیادہ مرطبت مفید ہے اسبطح ان ادویہ سے سحوط کرانا جیسے روغن بنفشہ کے اوسمین تھوڑا سا روغن خیری داخل کریں۔ ایضا جربی درندہ جانور دیکھی اور جربی گوسباہ اور سپیدی اور جربی طیور کی اور اسبطح روغن قسط اور ارشیشعان اور روغن سوسن کی لاش بعد تنقیہ کے اطراف کے خر کو کچا جاتی ہے اور قبل تنقیہ کے ہرگز ترخ جائز نہیں ہے ورنہ انسداد مسام پیدا کر کے مضر ہوگی۔ مشروبات جیدہ میں سے بزرگی اور دوا و سلاحدودہ کے ذریعہ سے بھی علاج اس مرض کا بہت عمدہ علاج ہے خصوصاً صاحب صیق و لفس یا عطر نس خواہ بچہ یا بزرگ پیدا ہوا ہو یا زنا فرارام دیکھی دوا استفراغ کے درمیان میں ہوتا ہے اوسوقت بھی دودھ کا استعمال مناسب ہے۔ لیکن واجب ہے کہ دودھ کا استعمال دوسرے کے بعد فوراً کریں کہ ابھی اوسکی گرمی باقی ہو پھر کرا دودھ زیادہ مفید ہے اور اوسقید پلانا چاہیے کہ مفہم ہو جائے اور اگر کثرت اسی پر گفتا کریں بشرطیکہ یہ بات ممکن بھی ہو لینے کوئی ضرر اور ادب کے ترک سے پیدا ہو وہ بھی جائز ہے اور اگر ملانا دوسری چیز کا ضرر ہے اور بے آمیزین کے چارہ نموسوازی خیر نفی لینے صاف اور پاکیزہ روٹی کو کثرت امکان اور کوئی خیر داخل کریں خواہ شوربا گوشت حلال وغیرہ کا ملا تین چارہ بندہ ہم بیان کر سکیے اور جب سانس کب قدر درست ہونے لگے لازم ہے کہ دودھ کو ترک کریں اور ایسے حریف اور تیز چیزن استعمال میں لائیں کہ تھوہ جائز ہے فقط اوسمین انشیا کی جہت سے تاکہ کسی اور مرض کی ضرورت نہ ہو اور استفراغ دن چیزن سے کہ اتین جو اور بزرگ ہو بھی میں پھر دوا اگر حاجت ہو دودھ کا استعمال پھر کریں اوسی حد تک جسکا ابھی ذکر ہو چکا ہے اور واجب ہے کہ یہ تدبیر سال بھر میں چند مرتبہ کریں۔ جن بیماروں کا مرض منکھ ہو چکا ہے اونکی قصد کرنی کو ضرور نہیں ہے اور نہ اوسمین مسلمات قویہ دینی کی ضرورت ہے۔ ایسیلہ کہ مقصود اوسکے معالجہ میں کچا دوا مرض نہیں ہے اور چونکہ اوسکے فصول میں حرکت پیدا ہوتی ہے اور اون فصول کا انفصال بدن سے نہیں ہوتا اور نہ انکا اخراج ممکن ہے فقط ترقیق اوسکے مواد کی سوا سلسلے کیجاتی ہے کہ بطرف امعاء کے

اولاً ہوا اندام مسلمات خفیفہ اس فرض کو پورا کر سکتے ہیں اور خارج بدن سے وہ دوا استعمال کیجاںگی جو انکاش اور خلل پیدا کرے۔
 - مشروبات صالحہ میں سے اس کے واسطے ایک یہ دوا ہے۔ سرکہ دیرہ اوقیہ قطران دیرہ اوقیہ عصارہ کرنب بری تین اوقیہ سب
 ملا کر میکس استعمال کریں اور شام کو بھی یا براہ دندان فیل دس قیراں سہراہ تین اوقیہ شراب اور وزن زرد کے استعمال کریں خواہ
 بقدر ایک جوزہ کے ہمراہ شہد کے خواہ فصل بوزن دس قیراں سہراہ غراب غسل کے صفا کوام مثل لعون کے خواہ موخے پیہ پیچ
 درج ہمراہ شہد بقدر کفایت کو مثل لعون کے استعمال کریں۔ عصارہ فوج تین قواںوس سے چھ قواںوس تک انکے واسطے مفید
 ہے اور نیکین مچلی کا بھی کھنی کھنی بطور دوا کے استعمال کریں اور کل حراف اور تیز خروں سے احتیاب کریں مگر واسطے کرنے
 کو انکا استعمال جائز ہے خواہ بطور البازر کے تھوڑی مقدار کا کچھ مضائقہ نہیں مگر دینی چیزین جو مصالحہ گرم ہیں پڑی ہیں اور تیز بھی
 ہیں جیسے خلل سیاه وغیرہ۔ کبھی بلذریعہ کی اور داغ دینے اعضا مخصوصہ پر بھی اونکا علاج کیا جاتا ہے جیسے یا فوخ اور زرن
 سر کے اور بچہ صردھین اور قفا اور دونوں ہانہ کے مناسصل اور پاؤں کے جوڑ بند بعض اطباء کہتے ہیں۔ کہ ابتداء و من جذا
 میں مقدم سر پر جو یا فوخ سے اوپر ہے ایک داغ لگانا چاہیے اور دوسرا داغ اوس سے نیچے قصاص کے نزدیک یعنی جہاں بال صر کے
 بطور پیشانی نہیں اوستے ہیں اور بکے اوپر اور ایک لغ سر کے داہنی اور ایک بائیں طرف اور ایک سر کے نیچے نفوڑ لینے گوریا کو
 اوپر اور دواغ نزدیک دوزروں کے جبکا قشر تین نام ہے اور ایک داغ لٹھال برابر دواغ ایک اکو سبک اور ایک
 سے لگائے جائیں اور سر پر اگر داغ لگایا جائے چاہیے کہ بڑی تک پہونچو تا کہ بڑی ٹھکجائے گو یہ بات چند بائین پیدا ہو کر اسکا
 خیال بھی ضرور ہے کہ صدر دواغ لگائے کا داغ تک نہ پہونچے کہ اس کے مزاج کو فاسد کر دے اسلیکے اکثر جہاں جبکا لگاتے سبب
 ہونا اکثر و نکو ہلاک کر داتے مگر ک دو یہ جو مزدوم کو نافع ہیں بزر جلی اور بیسی جو قائم مقام لحم افامی کے ہے اس میں
 میں اور بخلا و زمین ادویہ کے دوا السلاخہ ہے بزر جلی کے لسنے بہت سی ایسی ہیں کہ اونکو کھائی ہندے ذکر کیا ہے اور خیر جز
 اونکا فائدہ پورا پایا ہے ایک مشہور نسخہ یہ ہے۔ بلبلہ سیاه شیطح ہندی مکد دس درہم دار فضل باغچہ درہم بیس پیدا وانی درہم
 کر کر وغن گاومین لت کر کے بزر جو شہد کے معجون کریں مقدار شربت ایک شتقال سے دو درہم تک بعد متبعہ بدن کے اگر اس کے
 سہراہ ہمزون دوا المسک بھی شربت کریں اسکی سقت کا خوف بالکل جاتا ہے کہ دوا المسک بزر جلی کے واسطے بمنزلہ نازہر کے
 ہے صفت ایک معجون کی جسکا نام بزر جلی اکو پو اور اسکو جو اندران دارو کہتے ہیں جو نافع ہے جذام کو اور برص اور تیز
 اور قوما اور ادا صفر اور حکمہ اور جرب کہنے کو بھی نافع ہے اور عقل میں ثبات پیدا کر کے نسیان کو دور کرتی ہے اور حافظہ کو واسطے
 بھی مفید ہے اور غش کو نافع ہے اور دیر دوا ہے جسو علماء ہندوستان ڈاٹنے بادشاہوں کے واسطے ایجاد کیا ہے اخلاط اسکو
 بلبلہ بلبلہ املہ شیطح ہندی ہر ایک چودہ درہم جوڑا پتھر کنڈرا اور منور تو۔ اور فضل دار فضل و فلقمہ یہ تار قیصر یعنی ناگیسراور
 ناریشک اور کنڈمن اور عصارہ اسفیل سانج ہندی سربواحد آٹھ شتقال بیش کو بہت عمدہ چار شتقال یہ سب دوا تین
 کوٹ پسک چھائی بائین اور بیشین کو جدا لگانے پسنا چاہیے اور پینے والے کو ضرور ہے کہ اپنا موندہ اور ناک کے نیچے بند کر کے
 اور فیل بند کرنے کے روغن گاومین ان مقامات کو پھینکے کہ اسے اور پھر اسکو پیسے اور اسکے بعد تیز آئینی بہت عمدہ خواہ قند بجز
 بوزن اونی من بنداوی لیکر کر کے کر کے ایک نئی دیک میں سکے اور اسقند پانی ڈالے جس میں قند کھیل جائے اور قند

قوام بھی پیدا ہوا اسکے بعد آگ پرست افنا رہے اور خوب طرح سفوف اور بد مذکور پتھر کے اور اسی طرح ملائے اور بد خوب بھانسنے اور بد کو لایا
 ہون ایک شغال کے طیار کو کین اور ہمارا منہ ایک گولی بھرا وہ آب گرم خواہ ہند کے تناول کر نہشت معجون سلاح کہ وہ بھی وہ
 ہندی سے از قسم زربلی کی اور یہ دوا بھی نافع ہے کہ لائو کی پرگندہ ہوئے کو اور بیل کے سپید ہو جانے کو اور
 بھرنے دھ کو اور شغال کو منع کرتی ہے اور خواہش طعام میں اگر تھوڑا سا ہو خواہ اسمان مفرط اور اسے شغال اور برفان عارض ہو جائے
 نزع اور سوس کو مفید ہے اور پیری میں لطف جوانی پیدا کرتی ہے اور کھانا اور فروغ کو بھی سود مند ہے حضرت اسکی سلاح سے بیٹے
 بول بزرگوں کو چاکرہ اور منقول ہو دو سوسا شغال اس دوا کا نام سلاح اسواسطے رکھا گیا ہے کہ پناہی کو کین دونوں
 موتا ہے ایک پتھر پادس ہمار کے پشاب کرتا ہے جسکا سلاح نام ہے اسکے پشاب کی تاثیر سے وہ پتھر سیاہ ہو جاتا ہے اور شغال
 چکنا اور ترقین ہو جاتا ہے الغرض دوسوسا شغال سلاح اور ہیل ہیلہ آکر اور ہشت بیٹھ خارا اور فروغ ہو جاتا ہے اور دوا مالہ
 اور رنگار اور طاشیر اور کونجہ اور نیچ اور اقبیل اور زنا قسیر لاینے ناگسیر کد چار شغال اور مثل لینے گوگلی دوسوسا شغال شکر طر
 ایک سو چالیس خواہ ہم شغال زرسر چاندی خالص بناس احر لوبلا و سیبا اور فلاہ و ادعا شغال اجماد فزات کو جلا کر شتہ
 کون اور کوٹ جھان کر بھرا اور دب کے پھر دوبارہ چھان اور سب دوا کو شہد کے ذریعہ سے پلا تین اور کسی سبز رنگ کی برتن میں
 رکھیں اور ایک شغال اسکے مقدار شربت ہر شیر کو پسند کر سناہ خواہ بھرا آب گرم کے اگر اوسمین شہد کف کرتے جھا شغال شغال اور
 روشن زرد و چھین شغال داخل کون بستر ہے اور اگر کوند ملا تین شہد و غیرہ کب قندہ لکھی دیکھادین نہایت عمدہ ہوگا اسلئے کہ بکاف
 سے کہ مقدار بھی بڑھے گی اور اکسیر میں میں بوجہ اعانت حرارت خارجی کے فزج کر لائے گی صفت حراق فولاد کی دوسرے
 تیرہ تین اور بعد ازان طیار ہیلہ آکر پائین جوش دین اور بعد جوش دینے کے پانی کو صاف کرین اور اسے کی دیک میں کھین اور اوس
 نرم لکھ کرین اور فولاد کے تیرہ کواوسمین گرم کون جب مرغ ہو جائیں اور سو پائین بھجائیں پھر دوبارہ آگ میں سرخ کون اور پھر بھجائیں سترہ
 اکسیر تیرہ بھجائیں اس پانی کو تھارین جو کہ نفل اسمین نشین ہی فولاد کا شہد ہے۔ بعد ازان اوس دیک کو پھر آگ پر پشاب دہ گاہ پھر
 چڑھائیں اور فولاد کے گڑے گرم کر کے اوسمین بھجائیں اکسیر مرہ اور اسکا بھی نفل جو کہ بوجہ اکرن تاکہ شغال اسکا نفل واکرہ
 شغال لاکھا جو پائین پھر بھجائیں شغال شغال ہو جائے اسطرح بناس کو بھی بھجائیں کہ اسکا نفل بھی شغال کو بھجائیں اور چاندی کی اطر
 کی تدریس سے کہ پہلے تدریسوسن کے ایسا ایک بڑا دھکڑن جیسے مٹی سی ہوئی ہوئی ہو کوند اسکے مار الملع خواہ نمک ملول میں کسی
 لوہے کے برتن میں پکائیں تاکہ بخوبی حل جائے اور فقط نمک کو پائین پکانے سے اصراف نہ ہو کیدر زرد گندہ بک سہن نہ کر کے
 کہ اب تدریسو شغال ہو جائی اور شغال شغال اسمین سے بھی لینا جائے اور سونا بھی ایسی طرح پہلے مرادہ کر کے ایک شغال سیاہی
 سوسن سے مرادہ کون اور اسکے بعد کسی طرف آہنی میں دونوں کو رکھ کر مار الملع مال کر جوش دین تاکہ سب پانی چھل جائے اور سونا اور
 سیسا باقی رہ جائے اسکے بعد ہاون دستہ میں اس میں درمیں خربار یک ہو جائے اور بعد ازان اودھ میں آہستہ کرتے تصفیہ
 سلاح کی تدریس ہے کہ آب خشک اور بول بھرو دونوں کو سلاح پر سی ایسی جدید برتن میں رکھ کر دھکڑن کہ سلاح کی اور پکائی
 آج اور دھوپ میں نمازت کر رکھیں پورے ایک گھنٹہ تک بعد ازان خوب سالین اور پانی اوس سے دھاک کے کسی نئے برتن
 میں کسین اور تین دن تک اس پانی کو دھوپ میں رستے دھاک جو کہ نفل اس پائین پھر جائے اسکو الگ کر لیں پھر بار دیگر

ایک شغال پکائی

اسی طرح آب خشک رہوں بقرا و سپردالین اور پتی تدبیر جو اوپر گزری کو بن حتی کہ تین مرتبہ اس طرح تدبیر کریں اور بعد ازان الکینز
 و حوب میں رکھیں تاکہ غلیظ ہو جائے اور شبابہ شہد کے ہو جائے تو ام میں اور سیاہ مثل تار کے جو صفت سلاخہ صغریٰ اور اس کے
 منافع بھی مثل منافع سلاخہ کب کے ہیں۔ سلاخہ صغریٰ ایک جزا کو جو پختل چار جزا لیکر دو لڑکے ہمزون شدہ خاص اور سب کے
 برابر شکلاور نصف وزن شہد کے روغن گدھا کو کسی شیشہ کے برتن میں رکھ کر چھوڑیں اور ایک مثقال شہرہ گدھا کا دیکھم کے ہمراہ
 استعمال کریں صفت دوا کی جو نافع ہے جذام کو بلیا سیاہ خستہ برادرہ بلیا زرد ایضا خستہ برادرہ و کھیل مکدوس درجہ نازخ
 ۵ درجہ ہر ایک تین درجہ زیب خستہ برادرہ نصف مکوک بارہ رطل بھڑاوی ہیں جو ہمزون تین دوا رینی کے ہے جو شرب دین اور
 جبے و ملت لیوٹھ رطل پانی بلجائی اور چار رطل پانی بھجائی اور دوا لیں چان کریں و مغز کب برتن رصاف کر کے شد بقدر ضرورت الین اور بعد
 ایک رطل کے مقدار شربت ہو۔ اور جس طرح مریض بیٹھا ہے بدون تحریک اور سکے بدن کی ہاش روغن گدھا کو کسی کر کے دوسے دھوپ
 میں بیٹھا تین اور اتنی دیر تک بیٹھا تین کہ سینا براء دوا اور اگر طاقت و فکر سے ستر قدم ٹھٹھنے کی تکلیف داسکو دین اور نھڑی دیر تک
 اوسے داہنی کوٹ اور نھڑی دیر تک بائیں کوٹ لٹائیں اور کب قدر پیٹ کو کھل اور سپرچ پیٹھ کے کھل لٹائیں اور دوا
 اور شد بقدر میانہ اور معتدل ایک ہفتہ غذا دیتے ہیں اور ہر روز دوا کو خوشبو کر کے استعمال کریں صفت طلا کی واسطی
 جذام کے کالا سانپ جو کھیل کر اچھا ہو لیکر ذبح کریں اور کسی دیگ میں اوسے رکھ کر اوس پر پڑا کر اٹھ او قیہ اور پانی ایک
 او قیہ اور شیخ جندی ترقی زادہ اور سچ کوف مکد و او قیہ سب کو آتش نرم میں پختہ کریں تاکہ سانپ بالکل مہر ہو جائے بعد ازان ایک
 وغیرہ سے ایسا صاف کریں کہ بڑھی اور پیلی وغیرہ جدا ہو جائیں اور بعد ازان لعل کو کسی شیشہ کی ظرف میں رکھ دین جب اڑو
 استعمال ہو گیا گی دونوں ابرو اور سر کے بالی بنوا کر اسی دوا کو تین دن تک طلا کریں دوسرے طلا کو مریخ اور بلیا اور اکر ہر واحد
 ہمزون لیکر زیت الفاغون میں پختہ کریں۔ اور مقام مناسب پر لگائیں۔ لیکن اس دوا کے لگانے سے پہلے جو شانہ و حوب
 اور گدھا سے اوس مقام کو دھو لینے کی ضرورت ہے غذا مجد و مین کی وہی چیز ہے جو سراج الہم حید الکیموس ہو جیسے
 گوشت اون طائر و کھا جو معروف اور مشہور ہیں اور اونکا شور باطیاء کر کے استعمال کریں اور پختل ترقی زادہ جو خشک ہوئی ہو
 اور اوسکا گوشت سبک ہو اور اوس میں ابزرہ کی بھی شرکت کریں جو ضروری ہیں جیسے اوپر اونکا بیان ہو چکا ہتر غذا محمد دم کی
 جو خوشکری روئی اور خندروسن و خجرا کی دوا اور میری جوان دونوں سے بنائے جائیں اور بقول رطب اور کھجی حاجت اسکی بھی
 ہوتی ہے اگر اوس غذا میں پختہ خواہ معلی اور گدھا بھی ملائیں۔ مقلعات کے استعمال سے غفلت نہ کرنی نہ چاہیے خصوصاً قبل
 متقیہ کے جیسے اگر اور راز بائج اور گدھا وغیرہ اسلئے کہ ان دواؤں سے اونکی غذا کا امر خوب درست ہوتا ہے اور فضول غذا
 تنقیہ ہو جاتا ہے اور فضول کو اونکی اندھاغیر بخوری ہوتی ہے اور جب ادویہ محمودہ کا استعمال ہو جب بھی اس تدبیر کا استعمال
 کرنا چاہیے پختل لیکن اس شخص میں غذا ی جید ہے۔ درجہ مریخ کو زیادہ آمادہ کرنے میں پختل کے استعمال پر جسوقت اوسے تے
 کر اسلئے کی حاجت ہوتی ہے خواہ جسوقت اوسے مسلسل دینے کا ارادہ ہوتا ہے کہ کرب کا استعمال بھی مریض جذام کے واسطے
 نہایت درجہ مفید ہے اور یہ غذا محض براء خاصیت کے ہے۔ اور روئی ہمراہ دودھ اور شہد کے بھی نافع ہے اور انجو اور
 انکو زیادہ خشک اور بادام ہریان اور طرہ اور جب صنوبر اور جیزان ادویہ سے بنائی جائے وہ بھی نافع ہے۔ اگر ہضم ہو جائے

دون بھرین دومرتبہ غذا دینی چاہیے ایسے ایک مہ کی غذا انکو مضر ہے اور شراب استعمال بروقت مہجان مرض کے مناسب نہیں ان بخوری سخی شراب کا مضائقہ نہیں ہے اور جب مہجان مرض میں سکون ہو اور سوقت اگر شراب دقیق سے بہت کثرت نہ ہو مقدار اعتدال کما کر بائیس سے چوبیس ہون اور بلکوں وغیرہ کے گہرے مہن اور نکاح علاج دارا شعلب لیٹو بال خود کا کرنا چاہیے اور جلد وہ پیچون جو باب زینت میں ہم بیان کو نکا دنگے علاج کے واسطے مفید مہن فن جو تھا تفرق الفصال کا بیان سبب اور ان بخرون کے جو متعلق جبر اور کسر کے ہیں اس فن میں چار مفاد ہیں مفاد پہلے جراحات اور ضرر نکاح بیان بیان عام تفرق الفصال کا ہم نے کتاب اول فن کلیات میں بیان تفرق الفصال کا جسد راوس مقام کے مناسب تھا کر دوا اور باقی ماندہ کا حال اس مقام پر کیا تھا اور اب پہلے ہم مہاجند احوال ایسے بیان کرتے ہیں جسکا معلوم ہونا قبل ازین تفرق کے ضرور ہے سبب ہم کہنے کے بلکہ اکثر بعض ایسے اعضا جنکا اتصال جاتا رہا ہے اور انہیں تفرق الفصال پیدا ہوا ہے انکی اس امر کی خواہش ہوتی ہے کہ کچھ از سر نو انکا اتصال بر طوط شدہ عود کرے اور جیسا حال الفصال کا پہلے تھا اور سطح پر ہو جائے اور زیرات لحم زایدین مقصود مہنتی ہے اور بعض مقامات کی تفرق الفصال میں اس امر کا خیال ہونا ہے کہ ان اعضا ایک دوسرے سے اس اور تیز تر شدہ عود کرے اور اصل سابق عود کرے اور زیرات ہڈی کے تفرق الفصال میں مقصود مہنتی ہے ان کو گویا ہڈیاں چونکہ بدرجہ نرم ہوتی ہیں اور انہیں کبھی حالت سابقہ پر عود کرنی کا خیال اور اصلاح کامل کی آہوتی ہے سبب بھی اور اگر نکاح یہ حال ہے کہ بعض اطبا انکا بھی دوبارہ جوڑنا اور مثل سابق کے ہونا محال جانتے ہیں بلکہ کہتے ہیں کہ اوکی اصلاح اس قدر ہو سکتی ہے کہ اس الفصافی محفوظ رہے یعنی دو ٹوک کرے آپس میں متصل ہو کر لمبا تین اور پچھن کو فاصلہ باقی رہے یہ نہیں کہ جوڑ کر شے واحد مثل حالت سابقہ کے بجائیں۔ اور ایک قوم کی یہ رائے ہے کہ دوبارہ جوڑ کر ایک ذات ہو یا فقط شریعتی بن نامکن ہے بچے میں جذدان دشوار نہیں ہے۔ جہا لینیوس نے براہ تجربہ اور قیاس اس راہ کو باطل سمجھ کر انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ شریعتین کا التھام اور ایک ذات ہونا مشاہدہ اور تجربہ عقلی دونوں کی مخالفت نہیں ہے مشاہدہ کی یکفیت ہو کر باسلیق کو پہنچے جو شریکان سبب اوٹھنی کی شریکان اور سابق کو خود بالینیوس نے جوڑ کر دیکھا ہے اور قیاس یہ ہے کہ ہڈی البتہ بوجہ زیادتی صلا کی ایسا عضو ہے کہ بدن میں اس سے زیادہ کوئی عضو سخت مخلوق نہیں ہوا ہے گویا اخیر درجہ صلابت پر واقع ہے کہ سوا سے اطفال کے وہ بھی بقلیت التھام نہیں قبول کرتی ہے اور گوشت آخر درجہ نرمی میں واقع ہے کہ زیادہ انہم ہوتا ہے اور جیسا ہڈی کا اتصال محال خواہ اور ہے اور سطح گوشت کا عدم التھام بعد از قیاس ہے اور عروق اور شریاتین نرمی اور سختی میں ہڈی اور گوشت کو درمیانی ہیں قیاس مقتضی اسکا ہے کہ اس صفت میں بھی مہن رہیں یعنی نسبت گوشت کو قبول التھام میں کم ہو اور نسبت ہڈی کے انکا التھام سہل اور اسان ہو پس مناسب ہے کہ اگر مقدار فیصل کا شق عروق اور شریاتین میں ہو اور بدن بھی نرم اور تر ہو جو ہڈی اور اگر ایسا ہو التھام نہ ہو سکے۔ مگر یہ قیاس بالینیوس کا اثر باقی نہیں ہے بلکہ خطائی کی ایک قسم معلوم ہوتی ہے لہذا چند ان اھماء کے قابل نہیں ہے اعتماد اس مقام پر فقط اس خبر پر ہے جو کہ مشاہدہ بالینیوس میں آچکا ہے عملی بیان جراحات کا بعض اعضا ایسے ہیں کہ انہیں اگر جراحت واقع ہو ضرر عظیم پیدا ہوتا ہے اور اکثر لوگ ہلاکت کی پہونچتی ہے اور شاذ اور کوئی بچ بھی جاتا ہے جیسے مشاذ اور گردہ اور دماغ اور اعصاب و دماغ اور جگر اگرچہ سلامت موت سے بھی

ممکن ہے بشرطیکہ زخم خفیف ہو کہ قلب میں کسی جی خفیف جراحت کیوں نہ ہو پھر اس کے بعد جانہ ہونے کی امید نہیں ہوتی اکثر
 شخص کو جراحت یطین کی پہونچتی ہے جب اس کو اوکالی اور چکی باروانی شکم عارض ہو مہر جالگا اگر جراحت چند مقام پر ہوگی تو
 اور دم کی شدت ضرور ہوگی جیسے روغن غسل خواہ عضلات کی تمامی کے مقامات جو عصبانی ہیں اور جب تک دم پیدا نہ
 یہی معلوم کرنا چاہیے کہ زخم اندرونی جانب میں ہے کہ انفراف مواد کا بطرف اوکے ہوا پس جراحت کے واسطے کیسے
 نہیں پہونچتا ہے جو دم پیدا کرے۔ ہوا احکام اور قواعد باب فرج میں مذکور ہیں اور کمال بھی جراحت کی تدبیر میں دیکھا ہے
 اس لیے کہ اکثر مرقوم فرج اور دم کے مشترک ہیں اور وہاں تک اون احکام مشترک کہ ذکر میں نے فقط باہین غرض کیا کہ مناسب
 اور موافقت دونوں میں بھی بیان عام جراحت لحمہ کا گوشت کا جھریا سیدھی شکل پر اور بطن ہونا ہے باگول اور
 خواصلاع ہونا ہے خواہ ایسا زخم ہو کہ مفید گوشت کو کبھی ٹھٹھکتی ہو اور کبھی زخم ایسا کہ امونہ ہے کہ اندر کی طرف زیادہ
 اور باہر سے کم نظر آتا ہے اور کبھی کھلا ہوا کہ بخوبی باہر سے نظر آتا ہے۔ جلد اقسام جراحت کو خون کے بند کرنے میں کیساں ہیں
 یہ تدبیر سب کو واسطے مشترک ہے اور اس خاص تدبیر کے بیان کیواسطے ہم نے ایک باب جدا گانہ تجویز کیا ہے کہ بھی سب اقسام
 کا بقدر معتدل ہونا ہے کہ اتنی مقدار بر خون کا نکالنا زخم کے واسطے مفید ہے کہ دم کو مانع ہوتا ہے اور غیر لینے بھینچنے کو
 ہونا اور تب بھی ہونے نہیں باقی اس لیے کہ عمدہ تدبیرات جراحت کی بھی ہیں کہ زخم میں دم پیدا نہ ہونے پائے اور جب دم پیدا
 نہ ہوگا ہر طرح کا علاج اور ہر ایک طرح کی تدبیر ہو سکے گی۔ پھر اگر زخم کی جگہ میں دم ہو خواہ رض اور فسخ جانی ہو اور زخم کو دراز
 کیسے قدر خون ایسا جمع ہوگا جسے آدھی و دم پیدا کرنے کی خواہ نیچ بن جانے کی ہوگی ایسے زخم کا علاج بدون اصلاح اور تدبیر
 خون کی ممکن نہ ہوگا پھر اس کا علاج بطور دم کے کرنا چاہیے۔ اگر مقام رض میں کیسے قدر خون منجمع ہوا اور مقدار او کی معتد
 بھی ہو بہت بلداؤں کے تحلیل کی تدبیر کرنی واجب ہے اس طرح کریں کہ او کا احالہ فیج کی طرف ہو جائے اور تحلیل بھی اوسکی کرنی
 چاہیے اور یہ غرض ہر ایک شے کا اور زخم سے پوری ہوتی ہے اور ان اشیا کا بیان اوپر ہو چکا ہے اور اس واسطے واجب ہے
 کہ سیلان خون کی اعانت کریں اگر نکلنے میں خون کے کیسے قدر نقصان پیدا ہوا ہو۔ پھر اگر زخم بسط او مستقیم ہو اور کبھی
 گوشت سافط نہ ہوا ہو اوسکی تدبیر فقط بندش سے ہو سکتی ہے اور چکنائی اور رطوبت کا استعمال سے بچنا چاہیے اور حفاظت
 امر کی ضرور ہے کہ دونوں بازووں کے پچھلے کوئی شے از قلم خدا اور بالی وغیرہ کے نہ پہونچ جائے جو مانع التام کی ہو اور مزاج اور
 عضو کا جو زخم سیدھی بھی بخوبی درست کرنا چاہیے اور خوب کوشش کرنی چاہیے کہ سوائی خون طبعی کے کسے بطرح کا خون غیر
 طبعی کا جذب اوس مقام تک نہ ہونے پائے۔ اگر زخم کی مقدار بڑی ہو اور کثرت سے آئینہ نہ مل سکیں اس طرح سے کہ ہر
 سہ اور در دور و در بوجہ پھیلنے کے ہو گئے ہیں یا اوسکی شکل مختلف ہو تو اس کیسے قدر جو دم کھڑا ہو اس کے کھڑے ہونے سے بچنا چاہیے اور اس کا
 علاج ٹانگے لگانے سے کرنا چاہیے اور بعد ٹانگے لگانے کے ایسی تدبیر چاہیے کہ آئینہ نہ مل سکیں اور رطوبت جمع نہ ہونے پائے
 استعمال را دعات مختلفہ کا اور ہر حال لمعات کا جو اندر مذکور ہوتے ہیں اس غرض کو اور اگر ٹانگے اگر زخم کا امونہ ہو اوسکی
 بندش بھی کافی ہوتی ہے اوسکے الصاق میں اور پچھلے کھونکی کی ضرورت نہیں ہوتی اور پچھلے کھونکی کی ضرورت نہیں ہوتی اور پچھلے
 ضرورت اوصفت ہوتی ہے جب بندش با ستواری ہو کہ زخم کو فائدہ نہ پہونچے آئینہ تفصیل میں لکھا ہے اور حاضر حاضر چاہیے درست بندش اصل غرض

یعنی خاص مقام پر گرے گی درست بندش نہ ہو سکے پس بوجہ نگی پسند انہوں نے کی انصاف مواد کا اوسکی طرف ہوتا ہے اور
 عکس کو عین انصاف مواد پر ہوتا ہے خواہ وجہ اور روشنی وجہ سے جذب مواد ہوتا ہے خواہ اور وجہ جذب مواد کے ہوتے ہیں چکا
 ذکر ہو باب فروج میں کر سیکے جب کسی زخم کے کھولنے کی ضرورت ہو اور سوخت رونی وغیرہ اس کے موند پر واسطے ملے بہت
 خواہ زخم پوچھنے کی ضرورت رکھنی چاہیے خصوصاً اگر بندش ٹھیک مقام غور بردست نہ ہوئی ہو عین ابھی مذکور ہو چکا خواہ زخم کی جگہ
 ہو کہ راہ رومی کا علاج ہونا اوس زخم سے بدول بوجہ اور صاف کرنے کی ممکن نہ ہو خواہ زخم میں کوئی ٹیڑھی واقع ہو خواہ زخم بہت
 ناصور ہو گیا ہو خواہ اوس میں رطوبت رومی بہت زیادہ ہو پوچھ کر کہ وقت وہ زخم فروج کے حکم میں ہے جراثمات کے اقسام سے نکل گیا
 عالم فن جالینوس نے کہا ہے کہ زخم فجاج ایسی بندش کا جس سے دونوں سرے یکجا ہو جائیں اوسی وقت ہوتا ہے
 جب ارادہ انصاف اور اتھام کا لیا جائے لیکن اگر راہ رومی اگر راہ رومی از سر نو گوشت پیدا ہو اور سوخت کہ بندش کی ضرورت نہیں ہے
 اگر ایک مزہب فجاج بندش کا ہوتا ہے تاکہ جو چرک وغیرہ اس کے موند پر سے نکل جائے اور پھر دیگر تہ حاجت بندش کی اس واسطے ہوتی
 ہے تاکہ وہ اوس مقام پر پھری رہے اوسی حکم کا قول ہے کہ اگر کسی زخم کا چرک وغیرہ دفع ہونے کے واسطے جو مکان ایسا
 کہ اوہ سرے مکان چرک دفع ہو سکے کہ اسے اسے کہ قدر چاک کر دین اگر تہ چاک ٹھیک دسی جگہ پر واقع ہو جو مکان ثابت
 فروج نسخ اور یم کی رکھتا ہے سبحان اللہ اس سے بہتر کیا ہے ورنہ اوسکو اس شکل پر چاک کر دین کہ باسانی اور حر سے
 مادہ نکل کر اوس مکان تک پہنچ جائے وہی حکم کہتا ہیں نے بہت سے زخم ایسے اچھ کر دئے ہیں کہ اونکا کرنا زون میں تھا اور موند برف
 ران خواہ ران میں اونکا موند تھا ایسے زخم کے علاج میں کہ پھر اسکی حاجت نہ ہوتی کہ اونکے واسطے کوئی اور موند پیدا کرنا زون میں
 پنجہ ہونا بلکہ میں نے ران کو اسطور پر نصب کیا کہ اگر زخم کا اوپر ہو گیا اور موند زخم کا پنجہ ہوا اور بندش کی کو ضرورت نہ تھی۔ اسی طرح
 کبھی ساعد اور کف کو میں نے اسطور پر لگا دیا ہے کہ زخم کا موند پیشہ نیچے رہا اور یم وغیرہ سب اوسی موند کی طرف سے نکل جاتا ہے
 یہ قول جالینوس کا تھا میں نے کہتا ہوں کبھی جراثم ایسے مقام پر واقع ہوتی ہے کہ بدن بالکل کاٹ ڈالنے کے اور عضو مروج کو بد
 کرنے کے کہ چھ جائتیں ہوتا ہے۔ اگر زخم سے بہت سا گوشت نکلے نکلے نکلے گیا ہو اور سوخت حاجت ایسی اویہ کی ہوتی ہے جو بنا گوشت
 پیدا کریں اور فقط وہی دراجہ جو جفت رطوبت اور افق جذب مواد ہو کافی نہیں ہوتی بلکہ اگر ایسی دوا مضری بھی ہوتی ہے جو جفت
 اور افق ہو اس واسطے کہ جس راہ سے انبات لحم ہوتا ہے اوسکو دفع کرنی ہے۔ کبھی غورا و نقصان ہڈی کا ہوتا ہے کہ وہ کہ تمامہ
 جھڑ نہیں سکتا ہے بلکہ وہ گڑا ہوا رہتا ہے جیسے کبھی یہ بھی اتفاق ہوتا ہے کہ دوا کے استعمال سے گوشت زیادہ از حد رطل ہو پیدا
 ہوتا ہے۔ جس مریض کے زخم میں گوشت جدید پیدا کرنا منظور ہو واجب ہے کہ دوا محمودہ جید الکیموس اوسکے واسطے تجویز کریں۔ کبھی
 دوا جو بہت لحم ہوتی ہے اوس میں یہ طاقت نہیں ہوتی کہ نئی جلد بھی پیدا کرے بشرطیکہ جلد بالکل کٹ گئی ہو بلکہ اوس جلد کی جگہ سخت
 گوشت الباس پیدا کرتی ہے لہذا سپرانی نہیں آگئے۔ رگون کا حال یہ ہے کہ اکثر اوسکے شے جدید پیدا ہوتے ہیں اور مثل گوشت کے
 اوس میں انبات از سر نو ہوتا ہے۔ بعض اقسام جراثمات کی ایسے ہیں کہ اوس میں خطرہ زیادہ ہوتا ہے جیسے وہ زخم جو اعصاب اور اطرا
 عضل میں واقع ہوں ان کا بیان ہم احوال عصب کہہ کر سیکے اور اکثر ایسے جراثمات کو تابع اعراض بدادر رومی ہوتے ہیں جیسے
 کہ اکثر زخم کن ریش عضل اور غیر لون اور سقوط نبض پیدا کرتا ہے اور سقوط نبض بعد تو اکثر اضعف کے عارض ہوتا ہے اور نبض قشعی کی

پونجی ہے اور قوت سا قہم ہو جاتی ہے اور کبھی ایسے زخم کے قبضہ میں بھی پیدا ہوتا ہے اور اس طرح وہ زخم پڑاؤ کو آگے نہ بڑھنے دیتا ہے اور پونجی کے جو بطور دھکنی کے واقع ہونے پر پونجی کے بعد ہی اعراض پیدا ہوتے ہیں اور وہ اعراض مہلک ہیں کیونکہ جان بری ہوتی ہے اگر ایسے جراثیم میں جو عضلہ پر واقع ہوں نتیجہ واقع ہوا تو قبول علاج کا نہ ہو سکے اس عضلہ کو عرض میں کر دینا چاہیے اور اس کے فعل کے بطلان پر راضی ہونا چاہیے لیکن جب تک اصلاح نتیجہ کی ہوسکے اس تدبیر میں تاخیر کرنی چاہیے خواہ اگر اختلاط عقل کی تدبیر کسی اور ذریعہ سے ممکن ہو عضلہ کو قطع نہ کریں گے۔ یہی حال رکبہ یعنی زانو کی جراحت کا ہے اور یہی قدر اس کے بھی مترفع ہوتا ہے اور کبھی احتیاج شش جلیبی کی ہوتی جو خوش شکل ہوا + چاک اور احتیاطاً مقفی اسکی ہوتی ہے کہ اس کے اور ام اور قروح میں فصد اور اسہال سے مدد چاہیے اور التھام کو منع کر دینا تاکہ دونوں سرے بخوبی مل جائیں اور پھر تدبیر التھام کی کرن اور یہ مثبت لحم اور اوویہ خاتمہ اور اگالہ کا بیان اور نسبت ثم دی ہے جو خون صحیح کو سببہ کر کے گوشت بنا دے اگر کسی دو امین تخفیف زیادہ ہو خون کے درد کو موضع جراحت میں روکے پس باد گوشت بنے گا پیدائہوگا اور اگر دو امین قوت جلا کی زیادہ ہوگی خون کو رفیق اور سائل کر کے زیادہ موجد لحم ہے اسے مغفود کر دے کی لہذا واجب ہے کہ اس دو امین نہ جلا دیں نہ پیدائہوگا اور زیادہ تخفیف ہو جلا ایک جذبہ میں پختہ نہیں ہوگا اور کبھی قدر جلا بھی کہ برم وغیرہ کو پاک کر دے اور زیادہ قبضہ مستعد ہی کی ضرورت نہیں ہے اور حرارت اور برودت میں یہ دو اقدار احتیاج جراحت اور قرحہ کی محتاج ہے اگر حرارت زائل ہونے والی ہو علاج بالفصد کر دینا ضروری ہو جائے اور اگر جراحت غیر زائل ہو جائے اور اسکا زوال بقدر مستعد نہ ہوا ہو گا کبھی قدر بانی رہی ہو اسکا علاج بالمثل اور بالمشاکل کرنا چاہیے کہ کار کا عار سے اور بارود کا بار سے اور تیز دوا کی مراعات بھی واجب ہیں یعنی جس مقام پر اور جس موضع پر دوا لگانی گئی ہے اسکا حال بھی یہ دقت ہو تو دے اسلیم کہ اگر باخدا استعمال ہو گا خرابی فزاج عضوی زیادہ ہو جائے گی۔ اور یہ لمحہ وہی ہیں جو زخم کی دوا باڑھوں کو اگر پھیلی ہوں ملا دین اور اس دوا کو زیادہ احتیاج انصاف اور عمل کی زخم میں نہیں ہوتی فقط زخم کے سطح میں ان کے ہوجاؤ اسی عداوت اور تری کے جو کہ جوہر سطح میں اور دونوں سران میں زخم کے ہے وصل پیدا کرتی ہے اور اگر کبھی قدر خون موجود ہو یہ دوا اس لمحہ خون کی تخفیف کر کے اس قدر خون جو انصاف زخم کے واسطے کافی ہے پڑ دیتی ہے اور تخفیف خون کی انہی جلد کرتی ہے کہ قبضہ نہیں پڑنے پانی اور یہ بات اس دوا سے جب ہی ممکن ہوتی ہے کہ قوت تخفیف کی اوہین زیادہ ہو لیکن ضرور ہے کہ اوہین قوت جلا کی نہ اسلیم کہ جلا اور التھام میں ضد ہو دجہ یہ ہے کہ غرض اس دوا کی استعمال سے یہ ہو کہ جو خون موجود اور حاصل ہے اوہین اس اور چپک پیدا کر دے اور جالی دوا سے یہ خون رفیق ہو کر مہلک جلا گیا اور پس پاد کی پیدا ہوتی ہے اس پر پیدگی کی ہے وہ مادہ کہ مہلک اور وہ خون جس سے وہ مادہ پیدا ہوا وہ بھی کم ہو جائے گا یہ دوا کی قوت کی نقصان کے محتاج نہیں ہے جیسی کہ مثبت لحم کو اسکی حاجت ہو اسلیم کہ نسبت لحم کو حاجت یہ ہو کہ مادہ سے بیان کر کے اسکی طرف تائے اور تخفیف اس سیلان کو منع کرتی ہے اور دوا لمحہ محتاج مادہ کی نہیں ہے بلکہ جو مادہ موجود ہے اسے وہیں ان کے ہوجاؤ اسکو تخفیف قوی اور قبضہ اندک کی حاجت ہے۔ جو دوا مدلل اور خاتمہ ہے یعنی زخم میں پیری ہونے اور غرض مستعمل ہوتی ہے اسی احتیاج قبضہ کی ان دونوں سے بھی زیادہ ہے اسلیم کہ اس دوا کو حاجت خشک کرنا اس سے اسکی کی جو بطبع خشک ہو لہذا جلا میں جو رطوبت زخم کی ہے اس کے خشک کرنے کو یہ جلا میں ہی جب خشک ہیں اور نسبت

نکاح سے دو کو فعل تجفیف کرنا چاہیے اور رطوبت غریبہ اور رطوبت اصلیہ و لون کو تھکانا اس کو لازم ہوتا ہے اور تھکانا
 اقسام فقط رطوبت غریبہ کو خشک کر کے تھکانا اور رطوبت اصلی میں استندار بھی پیدا کرنے کی اور کمزورت پر کہ چسپیدگی پیدا
 ہو اور قوام غلیظ ہو جائے اور جو بر اصلی رطوبت میں کمی نہ ہونے پائے۔ جو دو احوال سے اور کثرت گرد و غبار کے واسطے خواہ
 کم کرنے کی غرض سے مستعمل ہو یعنی اس میں جلانی زیادہ ضرورت ہو زخم وغیرہ کا جاک کرنا کھنکھن کیواسطے
 جالینوس کا قول یہ ہے کہ زخم کا جو مقام زیادہ بلند ہو اسی جگہ سے چاک کرنا چاہیے اور جو مقام رکیک خواہ رطوبت اور قیلا ہو وہاں
 چاک کرنا چاہیے اور خشکیاں کا موندنا اور سوزن ہو جو بر ہلہ صبح وغیرہ جاری ہو کہ کھنکھن جائے اور اوسکی نکاح اسفل کی طرف ہونی
 چاہیے جیسا اوپر بیان بھی ہو چکا ہے اور چاک کرنا میں استندار کانیال رہے کہ جوشن اور چین اوس عضو میں جاکر اور اوس
 اور سیدھی تو یہ کاجا جیسا اور متخل بیان کر دیا جیسا کہ صلیح خود میں اور جراحات اور بھوری چاک کرنے میں جو جو شرط
 اور قواعد لکھے گئے اور کو دوبارہ لکھ کر یہاں ضرورت ہو سواہ اون مقامات کے لکھو مینے مشیت کر دیا ہے کہ وہاں ضرورت اس خطا
 کی نہیں ہے اور سب جگہ ضرورت ہے کہ ان قواعد کا لحاظ کیجیں۔ ہاں البتہ اگر نہ سینے کش ران اور زیر نعل میں چاک اسطرح
 کریں کہ جلنے کے ہر ایک سیدر اندر وار بھی چاک کا اثر ہو تو چاک باہر ازان اور سب جراحات ایسے رکھیں جن میں لدغ نہ ہو اور وہ جراحات
 جدول اوپر صفحہ ۱۸۷ میں تجویز آؤں فیصل تمام مینے لکھ لی ہیں۔ وفاق کندر ایسے وقت کندر سے افضل ہے ایسے کے دفاع کنند
 میں قبض بہت زیادہ ہے۔ جراحات اور زخم کا علاج اگر چاک کرنے کے ذریعہ سے کریں افضل یہ ہے کہ بانی اوس مقام
 نہ لگے پائے اور اگر قبض کو بہت استقامت ہے جو نہ بارہ موندیے موندیے وغیرہ پس واجب ہو کہ زخم کو مرہم وغیرہ سے چھالیں تاکہ
 اثر بانی کا زخم تک نہ پہنچے خواہ تل میں کپڑا ڈال کر زخم کے اوپر رکھ لیں جو اب حمام اور طبوبات حمام میں اور بانی میں حامل ہو
 خواہ کوئی اور دوا اور تریہ سطر نکھن ہو اوستہ کہین تدبیر اوان زخموں کی جنہیں ورم اور درد ہو ایسے جگہ
 اور زخم محتاج نرمی اور برقی کے ہوتے ہیں اور اسکا اعتقاد بالزخم کرنا چاہیے کہ انہاں جراحات کا موندن نسیکین ورم کو کشیں
 ہو سکتا ہے اور ورم کی سکین اوسی چیز سے ہوگی جس میں اول تبرید اور تجفیف ہو اور اس اثر کے بعد دوسرا اثر خاکا بھی اوس
 دوا میں موجود ہو۔ اور پچھلی جاننا چاہیے کہ ایسے جراحات کا علاج بمثل دی ہے کہ اور ام کا علاج جس طرح ہوتا ہے۔ اور
 خاص علاج ایسے زخموں کا اگر ستر یا ایسا بسکا نفع عام ہے اور جملہ اعضا میں نامہ اوسکا تھین سے یہ ہے کہ ایک انار شربین
 ایک شرب بعض میں اور پچھلے کوین اور موضع مجموع کے اور پچھلے کوین وایب ہر حال ورم کا کافو ارنال وکھیں کہ انجام کار
 اسکا کسٹ ہوئے والا ہے مثلاً اگر ورم سیاہ کا استعمال کریں اور اس کے استعمال سے سرخی اوسکی برقی جائے اور جگہ
 پیدا ہونے لگیں اور سوزن مبررات کی طرف زیادہ مائل ہو جائے اور مرہم انہیں کا استعمال مناسب ہوگا اور اگر پہلے خواہ
 استعمال مرہم اسود کے استعمال مرہم انہیں کا کیا ہو اور تریل خواہ صلابت زخم کی طریق ہو پھر حمام مرہم اسود کا کر کے
 جراحات احتیاطا ہری اور باطنی کی تدبیر مکی کا بیان باطن میں کسی عضو کے شق ہونے کا خواہ بھٹ جانے کا
 اگر احتمال ہو اس کے علاج کی غرض یہ ہے کہ پچھلے سے التھام ہو جائے اور اندر کھنکھن لون پچھلے ہونے نہ پائے اور زخرف خون
 لطرت خارج کے بھی نہ ہونے پائے پہلی دوزخ سے پورا کرنے کے واسطے اگر بالیس مینے ختمش زبردی کو سرکہ میں پختہ

کر کے استعمال کریں برآمد کار ہو جائے یا نہ ہو۔ یوں کبیر ایک رجم خورداک اختیار کریں جب بھی مراد حاصل ہوگی اور کل مضموم ایسی شے ہے کہ اس کے استعمال کے بعد زخم دوسری دوا کی احتیاج باقی نہیں رہتی۔ سادہ قیصری غرض لینے منع زحف الدم کے واسطے دیر و دلتک زبر البلیغ نامہ الحسل کے ہمراہ استعمال کریں خواہ جملہ ادویہ جواب نرف الدم میں مذکور ہو چکیں اور ان سے جسے چاہیں اختیار کریں جو زخم اور شگاف ظاہر ہیں جو اس کے واسطے قول بقراط عالم ہے اگر مراد بطن کو بھڑکے بصر امعا باہر نکل آئی ہو اور سوخت پہلے اس بات کو جاننا چاہیے کہ امعا کیوں کر البیسین ملانی جائیں گی اور اس کے انفعام کی کیا تدبیر ہے اور اس کے اندر لیجانے کی کیا صورت اچھی پیدا ہو سکتی ہو اور اگر تریب یعنی پردہ خاص باہر نکل آئی ہے اور سوخت اس کی تدبیر میں خیال واجب ہے کہ البیسین کے استوار بندش سے اس کی بندش مناسب ہو یا نہیں اور اس بندش سے جراثیم میں انفصال ہو گا یا نہ ہو اور اس کے لگانے کی کجائیش بہت یا نہیں، بالینوس نے تشریح مرق کو ذکر کیا ہے اور ہم نے بھی تشریح میں اس کا بیان کر دیا ہے بالینوس کا قول تو یہ ہے کہ جو جب بیان مذکور ہے جو کہ مناسب ہی ہے کہ اگر موضع بہر ویضہ وسط بدن میں خرق اور شگاف عارض ہو اسے موضع فتنہ کہتے لگا خواہ اور تدبیر کرنا کہ خطرناک ہے اور خضران و دو جانب دانستہ اور باقی طرف میں بمقدار چار انگشت کہہ رہے دیکھنا انہیں سم سے واقع ہیں۔ بالینوس کہتا ہے اگر شق موضع بہرین واقع ہو گا ضرور امعا بھی نکل آئیں گی اور امعا کا پھر اندر کی طرف پھیرنا ضرور دشوار ہو گا اس لیے کہ امعا کو جو پردے کے ہونے سے تھی وہی دو غشاء تھی جو طول بدن میں اتری ہیں سیدہ ہوا استخوان خانہ اور سیدہ ہوا جب ایک غشاء بھی ان دونوں میں سے محفوظ اور کج ہوا بعض امعا بطرف خارج کے ضرور نکل آئیں گے اور امعا کے باہر نکل آنے سے شگاف اور زخم میں نمو اور باندی پیدا ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دو غشاء مضموم میں ہے اور ان کی تنگ گیری سے ہر کی ہوتی تھی اور وسط میں کوئی اور غشاء قوی البیسین جو اسے روک رکھتا تھا اگر ایسے اسباب آئادہ اور دنیا ہوں کہ جراثیم جو باہر سے چند امعا باہر نکل آئیں گے اور سوخت اور ان کا داخل کر اور اپنی اصلی جگہ پر واپس کرنا بہت دشوار کام ہے۔ اور چھوٹے چھوٹے زخم میں بھی اگر ادخال امعا کا بہت جلد کیا جائے ہو لکہ غلیظ ہو جائے میں اصلی وجہ یہ ہے کہ جلد ریح پیدا ہوتی ہے وہی کوبید ہوتی ہے اور اس پر زخم اور شگاف اندر داخل نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے اس کے جراثیم وہی بہت کہ باوجودیکہ مرق کو اس سے بھاڑا لا جو کہ مقدار اس کی عظیم اور صغیر میں متبادل ہو۔ پھر بالینوس نے کہا ہے کہ ایسے زخم کا علاج محتاج چند اشیاء کا ہے پہلے تو امعا کو اندر کی طرف پھیرنا اور جو آنت باہر کی طرف نکل آئی ہے اسے اس کی خاص جگہ پر لا چھوڑ دینا چاہیے۔ دوسرے یہ کہ کبھی کہ کوا داس کو اپنے اصلی مقام پر پہنچا دیں اس کے لگانے کے دوسرے یہ کہ بعد اس کے اس کے موافق اور مناسب لگا جو خواس امر کا خیال ہے کہ پوری کو خوش کیجائے کہ اعضا شریعت کون، تیراں کیونہ سے کسی طرح کا زخم خواہ اندام ہو یا نہ ہو۔ اب میں کہتا ہوں کہ اگر زخم بوجہ ہونے کے البیسین کو کہ جو آنت باہر نکل آئی ہے وہ اندر پیچیدہ کے اس وقت مارجا پڑا ہے کہ تحلیل اوس ریح کی کرے جس سے افتتاح پیدا ہو جائے اس شگاف کو ٹر حادی اور ریح کا تھکل کر دینا زخم کے بڑھانے سے بہتر ہے اگر قدرت تحلیل پر ہو۔ آنت کو بھول جانے کا سبب برودت ہوا کی ہے اس وجہ سے واجب ہے کہ اس کی سفید کا محکم آب گرم میں دبوٹیں اور پھر کر سینک کریں۔ شراب خالص کے دروہ سے اگر تکبید کر شیک ایسے موضع پر وہ بھی منع

ہو گی سوا سطلے کا شرباب میں نمین بانی کی نمین سے زیادہ ہے اور امکا کو قوت بھی دیتی ہے۔ پھر اگر مٹا تھل نہ ہو اور یہ علاج کچھ اثر کرے اور سو قوت زخم کے بڑھانے کی تدبیر کرنی چاہیے اور بہت مناسب لیس سے زخم کو بڑھائیں وہ آگ سے ہے۔ یا مہم سطلے نو اسیہ صر دست اور وہ پھر باریان اور چاکو چاکو کر کے واسطے جرح لوگ بہت تیز ہناتے ہیں اور یہ طرح جگہ دونوں سر سے بہت تیز ہوتے ہیں اور اسے عذر کرنا چاہیے۔ بہت مناسب شکل مریض کی کٹری کر کے کی بشرطیکہ جرحت بچ کر کے دھرتی ہے یہ شکل ہے کہ اسے اولٹا کھڑا کریں اور اگر زخم اوپر کے دھرتی میں ہے اس کے پھر اسے کی شکل سیدھا کھڑا کرنا اور دونوں صورتوں میں عرض اصلی مریض کی تعمیر اسے کی جی ہے کہ جراثیم باہر نکل آئی ہے اور سپر اور امکا کو پھر پڑنے پائے جیہ اس غرض پر اطلاع حاصل ہوئی واضح ہوا کہ اگر زخم داہنی جانب ہوگا مریض کو بائیں جانب میلان ضرور کرنا چاہیے اور اگر زخم بائیں جانب ہو دایستہ شق کی میلان ضرور چاہیے لینے جانب زخم کے اوپر اور خلاف چھ مکرر نقل میں ہونی چاہیے اور یہ قاعدہ مجمع اقسام جرائمات میں عام ہے اور عظیم الشان ہے۔ اور انت کا اسی مقام پر محفوظ طور بننا جس مواضع سے اسے خصوصیت ہو بعد از انکہ وہ اند کی طرف داخل کر دی جائے بشرطیکہ جرحت عظیم ہو اس بات کو پورے ہونے کے واسطے ایک چوڑی رسن خواہ قسم چمڑے کا درکار ہوگا اور اس سے غرض یہ ہے کہ تمام اس جرحت کا باہر سے ماتہ میں گرفت کر کے دونوں سر سے زخم کے ملا دینے چاہیے اور دونوں کو کچا کر کے جس قدر ضرورت ہو پتھر انگوٹھی یا تین اور انت کے اندر داخل کر کے بائیں خواہ مانگے لگاتے ہیں اور جہاں مانگے لگا چکے ہیں اسے بھی زور سے گرفت کیے کہ یہن ایسا نہ ہو کہ ٹکا ٹکا ہو جائے خواہ وہ ٹھیک ہو جائے تا انکا تمام زخم کے مانگے لگ بائیں اور باستواری خیانت خراغ حاصل ہو اگر قسم یہ غیر سے بندش ہوگی یہ صفائی اور کستی نہ حاصل ہوگی سبب میں اندر کے مانگے لگانے کی ترکیب عمدہ بیان کرنا ہوں کہ اسطو سے زخم اندرونی کا سینا اور مانگے لگانا بہت عمدہ اور بے خطر ہے۔ پس کتا ہوں کہ جو کچھ غرض اصلی خیانت اور مانگے لگانے سے یہی ہے کہ مین صفاق اور مراق کے وصل پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ ابتدا دوشت اور مانگے لگانے کی اسطرح کرنی چاہیے کہ باہر سے سوئی اندر کی طرف دایئیں اور سر ایک دُوب کی ابتدا باہر کی طرف سے کریں جب سوئی دُوب جاوے اور اس غنجلے تک پہنچے جو طول بدین سیدھا ہو گا کہ اس وقت کہ مردہ کا وہ سر اور اسی بازہ کی طرف واقع ہے اوسمیں سوئی کو زیادہ ناخن نہ کریں بلکہ اس سے نکال کر دوسرا صفاق کا اندر سے لیکر سوئی کو اوسمیں پیوست کریں کہ اندر ہی پھر دوسری بازہ میں مراق کی سوئی کی نوک داخل ہو اور باہر نکل آئے اور جب طرف زخم ہے اور چوڑا دُوب لگانا ضرور ہے لینے بندہ زخم مائل ہے اور دھکا مارا پار مانگے میں داخل ہو جائے ایسا نہ ہو کہ او دھکا دُوب رہ کر اس کے کھل جانے کا زیادہ خوف ہے اور پورا دُوب صفاق کے اوس جانب میں لگا کہ باہر کی طرف جلد کے سوئی کو نکال لائیں اور دونوں سر سے کوٹ اوس جلد پر دینی کے وصل کر دین جب زخم کا میلان ہے پھر سوئی کو اندر کی طرف لایا جائے اور دوسرا سر صفاق کا جو جانب مخالف میلان زخم کے ہے اسے دوشت کریں اور اسطرح ہر ایک مانگے کو پورا کریں کہ جب طرف زخم مائل ہے اور دھکا مارا صفاق کا اور جلد بہ نسبت دوسری جانب کو زیادہ ملاتے ہیں اور اوسکی دوشت میں استقامت زیادہ ملحوظ رہے اور مانگے لگانے والی اس ترکیب کی انچوٹا ہو دین کہتے کہ ایک طرف زیادہ دباوے کہ مانگا لگے اور دوسری طرف اوچھا مانگا لگا جائے۔ وہ مانگے کے درمیان میں فاصلہ میں دوری کی تعداد یہ ہے کہ زیادہ فاصلہ نہ ہونا چاہیے بلکہ جس قدر گئے اور قریب قریب مانگے بطور خنجر کے ہوں وہی بہتر ہے پھر زیادہ اتصال میں یہ فرسہ ہے کہ چونکہ سوراخ سوزن کے متصل ہونے کے احتمال ہے کہ سب روزن ملے لگے ہو

اور پاک سپا پیدا ہو کر فائدہ دہشت کا بر طرب ہو جائے یعنی نسب باکے مکمل جائیں اور دونوں باہرین الگ الگ ہو جائیں حیثیت
دوڑانے لگانے میں خوف یہ ہو کہ بخوبی وصل پیدا ہوگا لہذا واجب ہو کہ فاصلہ مناسب چھوڑ کر ٹانگے لگائیں۔ جس دوش سے
ٹانگے لگاتے ہیں اگر سخت اور مضبوط ہوگا ثقل اور دھندلہ دہشت کے پھار ڈالنے پر معین ہوگا اور اگر کم زور مثل کچھٹا گئے کے
ہوگا خود ہی ٹوٹ جائیگا لہذا ایسا دور اختیار کرنا چاہیے کہ درمیان بٹے ہوئے اور بدون بٹے ہوئے کے ہو یعنی کیفیت لبر
کر اوسمین استقامت بھی پیدا ہو اور محض کچھ کا کھانچا بھی نہ ہو اس طرح اگر بوری جلد میں سوئی کو داخل کر نیگا اگر چھپی جانے سے امن ہوگی
لیکن زخم کے اندر خواہ باہر بہت سی اجزا ایسی رہ جائیں گی کہ ان کا التھام درست ہوگا اور بہت سی اجزا جیوت جائیگا کہ ان میں وصل
پیدا ہوگا لہذا اس میں بھی جانب احتیاط ملحوظ رہے۔ جالینوس نے یہ بھی کہا ہے کہ زخم شکم کے ٹانگے لگانے میں غرض یہ ہے
کہ صفات مراق سے پیوند ہو جائے اس لیے کہ اسکے التھاق اور پیوند ہونے میں دشواری ہوتی ہے اور دوا اسکی یہ ہے کہ صفات
عضو عصبانی ہے۔ بعض لوگ اس طرح ٹانگے لگاتے ہیں کہ جو باہر مراق کے خارج کی طرف ہے اوسمین سوئی کر دے اندرون باہر
میں اوسے داخل کرتے ہیں اور دونوں کنارے صفات کو چھڑاتے ہیں اور بھر جب خوب پورا ہو گیا دھڑلہ لگاتے ہیں اور
کسی ٹانگے میں صفات کا کسیدہ جزر مثل نہیں رہتا اور بعد ازاں دوسری طرف سے صفاتی میں بھی ایک ٹکا جاتا کہ اس طرح جگہ
ہیں یعنی مراق کے ٹانگے الگ الگ اور صفات کے الگ ہتے ہیں ایسا نہیں کرنے کہ جابون نہ صفات اور مراق کی کیا اسکی بھی
ٹانگے میں اٹل کرتے ہیں اور اس طرح کی خطرات اگرچہ ایک قسم کی ایذا پیدا کرتی ہے اور جب تک خطرات سے فرار نہیں ہوتا تو
زخمی کو تکلیف زیادہ اور مٹھانی پڑتی ہے لیکن نہایت درجہ کا استقامت پیدا ہوتا ہے اور عوام حرج جو کہ جابون نہ کو کیا کر کے ٹکی
ٹکا لگاتے ہیں کہ وہ بدلہ لگادیتے ہیں مگر اوسط ملکی خطرات میں دہری ضرر تقریر اور چھی جانے کا جو پیچھے بہت متصل بخیرہ کامال بیان
کیا ہے اس میں بھی مفلون ہے جیسے بعض درزی کپڑا جو تھم الگ ہی دوب میں ہی دیتے ہیں کہ اوس دہشت کا بھی دہی حال
خراب نظر آتا ہے اور صفات اور مراق کے الگ الگ سنبھالنے میں کبھی یہ فائدہ ہوتا ہے کہ صفات مراق کے پیچھے چھپ کر تھم ہو پیدا
کرتی ہے۔ پھر اوسی حکیم نے کہا ہے کہ بعد اسکے لگانے کے اودیمہ کا استعمال کرنا چاہیے۔ بندش کی حاجت ایسے جراحت
میں زیادہ ہے اور صوف کو سریش اور روغن زیت میں بھگو کر الطین اور جالین پر اس طرح پیشین کہ جابون طرفہ سوکھٹ
جائیں اور بعض اودیمہ سے جیسے ادیان اور لعاب است زخمی کو حقہ دینے کی بھی ضرورت ہے۔ اگر جراحت امعاک ہو چوگی اور
آنت محل کر باہر پہنچ گئی ہو اوسکی بھی تدبیر وہی ہے جو ہم نے اوپر بیان کی ہے۔ مگر اوسوقت حقہ شربت اسود اور قابض
سے کرنا چاہیے جو کرم موصوفہ اگر جراحت نافذ ہو کہ معارضہ کم ہو چوگی ہو اوسکے پیچھے ہو جانے کا یقین نہیں ہو سکتا اس لیے
کہ جرم اوسکا دفع ہے اور اگر کوئی اوس معائنہ کثرت سے اور طبیعت معاصہ صائم کی قوی طبیعت عصب کے ہے اور کثرت العصب
مراق کا دوسرہ ہوتا ہے اور حرارت اوسکی شدید ہے اس لیے کہ معاصہ صائم بنسبت اور امعا کے بلکہ سے زیادہ قوی ہے اسکا زخم
کیونکہ انیسبا ہو سکتا ہے۔ اور اسائل طین کی جراحت میں کھودو اگر کرنے اور تدبیرات کی عبارت اس جہت سے ہوتی ہے کہ ان
مقامات کی طبیعت ایسی ہے اور لحم کا الصاف اور پیوند زیادہ ممکن ہے بنسبت عصب کے جالینوس نے کتاب حیلہ البرق
کہا ہے کہ غرض معالج کے بروقت پھٹ جانے مراق لطینی مع صفات کر یہ ہونی چاہیے کہ اوسمین ایسے ٹانگے لگائے جائیں تاکہ

صفاق اور راق میں باجم اتصال پیدا ہو جائے اس لیے کہ عضو عصبانی ہے اور التھام زیر میں قبول کرتا ہے اور یہ عرض او سے
 طرکے مانگے ہوئی ہو سکتی ہے کہ ویسے ان کے درست اور مضبوط لگائے جائیں جو سمیٹنے بیان کر ویسے ہیں کہ اون مانگوں کو
 جمع اور چسپیدگی پیدا ہوتی ہے اور ہر ایک خوب میں واجب ہر طرک کے ساتھ صفاق کی بھی دھت ہوتی ہو وہ کھانے
 کہ جب کوئی آنت باہر نکل آئے شرب اسود قوی لاکر گرم کوہن اور او میں صوف کو ڈبو کے آنت پر کھین تاکہ اور سکا
 انفعال کم ہو جائے اور سمٹ جائے اور اگر شرب مذکور دستیاب نہ ہو فیض اور سیاه قالیقہ جو بقوت نفیض پیدا کرتے ہیں انہیں مال
 کر کے اگر وہ بھی نہ زمین غلط آب گرم سے نمید کرنی چاہیے تاکہ انفعال امکا ہر طرف ہو جائے اگر اس قدر نہ سمٹے کہ اندر داخل ہو سکے
 زخم کو زیادہ چاک کر دینا چاہیے بقراط نے کہا ہے کہ اگر سرب لطن ہو جس کسی جراحت کے باہر نکل آئے اگر چہ ٹھوڑی ہی
 باہر بیگی کہ عفونت ضرور پیدا ہوگی اور سرب میں یہ بات بہ نسبت اور امکا زیادہ ہے اور نیز بہ نسبت جگر کے اس لیے کہ امکا
 اور اطراف کبد اگر بہ تک خارج میں ٹھہرنے کے نیکہ برودت خارج بھی اور میں اثر کر کے اور میں سر رکھ دے پھر بھی جبہ میں
 اندر کی طرف داخل کرینگے اور زخم پور جائگا امکا اور اطراف جگہ اپنی طبیعت اصلی کی طرف عود کوئی اور سبک حال ایسا نہیں
 ہے اگر ٹھوڑی دیر بھی خارج میں ٹھہرے گی اور پھر جب اسے اندر رد کرینگے جو مقدار باہر لائی ہے وہ ضرور متعفن ہو جائیگی اور
 اطباء نے یہ تجربہ کیا کہ جب قدر باہر نکلتی ہے اسے فوراً کاٹ ڈالتو ہیں اور جو مقدار باہر نکل آئی ہو اس کو ہرگز اندر کی طرف واپس
 نہیں لجا کر کسی کے سرب میں اس خاصیت کو خلاف عدم نقص ابدال اندرون کے پایا جائے بہت قلیل اور نادر ہو گا اور
 غالب بھی ہے کہ ایسی خاصیت نہ پائی جائے اگر سرب سو کوئی مقدار باہر نکل آئے اور سوقت معلوم کرنا چاہیے کہ قابل کاسے
 کے ہے یا نہیں اور اس کا زخم قابل نمائے لگانے کے ہے یا نہیں اور اگر سیاہ جائے تو کہیں کہ دھت کرین پھر اگر زخم مجھ میں نیو
 وسط لطن میں ہو وہ زیادہ خطرناک ہے اس واسطے کہ اسی جگہ اطراف اون عضلات کے ہیں جو عظم پر پوشیدہ ہیں اس لیے کہ ان کے اندر
 سے منہ جا رہا ہے اور اگر زخم خفین میں ہو اور خفین دونوں جانب میں وسط بدن کے واسطے اور باقی بقدر چار انگشت
 کے واقع ہیں یہ زخم اسلم ہے کہ اس مقام میں اطراف عضل عصبیہ میں کوئی شے نہیں ہوتی ہے۔ لیکن موقع بھر کے مانگے
 لگانے بھی نہایت دشوار ہیں اس لیے کہ اکثر موار و پچھو جاتی ہے یا باہر نکل آتی ہے اس مقام کے پھٹ جانے سے اور سکا
 اندر کی طرف رد کرنا دشوار ہوتا ہے وجہ دشواری کی ہے کہ ماکو جو چیز لائے اور گرفتے ہوئی تھی وہ بھی دو عضلہ تھے جو طول لطن
 میں دراز ہو رہے ہیں اور خود ملی ہیں اور سب سے سبک تک لیٹو استخوان غائب اندر تھے یہاں سب سے اس مقام میں
 جراثیم واقع ہوتی ہے ان عضلات کو قطع کر دیتی ہے اور اونچا ہونا ماکو کا اشد ہوتا ہے اس لیے کہ جو عضلہ خفین اسی ماکو کو
 کہتا ہے وہ یہی ہے اور جب یہ کٹ گیا پھر کوئی عضلہ جو بقوت اس کا عضلہ کو نہ رہے باقی نہیں رہتا پھر اگر یاد جو کٹ جائے
 اس عضلہ کے جراحت بھی عظیم ہو ضرور ہے کہ چندا ماکو باہر نکل آئیں اور اونچو بھی ہو جائیں اون کا اندر کی طرف داخل کرنا
 بہت ہی دشوار ہو گا کیفیت جراحت کی ہندش کی اب زخم ظہری اور شکاف کی ہندش بیان ہم کرتے ہیں اگر لڑکے
 یہ ہو کہ زخم اور شکاف میں التھام پیدا ہو وہ ترکیب کرنی چاہیے جو ایک عالم نے اس صنعت کی بیان کی ہے اس طرک کا یہ قول
 ہے کہ اگر کبک خواہش ہو کہ ایسا زخم اور شکاف ختم ہو جائے بشرطیکہ زخم برانچا اور شکاف بھی زیادہ واقع نہ ہو ایک چھی اور کھ

کہ اگر ڈلیسٹ دینی جا ہے اور اگر زخم اور شکاف عظیم نہ ہو اسکی بندش کے واسطے رفاہہ مثلث در کا ہے مہرہ اگر مقام زخم کا سنگی ہو اور عالی جگہ نہ ہو جو بندش شلخی کے بنا ط اور ٹانگے لگانا بھی ضرور ہے۔ اور بندش بطور مثلث کے نہایت عمدہ ہے نسبت ہذا مربع کے تمام اقسام میں جراحت اور شکاف کے اسلئے کہ بندش بطور مثلث کی فقط چاک اور شکاف کو سمیٹتی ہے اور ایسی بندش اس صورت پر ہوتی ہے  اور  اور بندش بطور مربع فقط شکاف اور چاک کو یکجا کرتی ہے مہرہ کہ چاک کا خط مستقیم درمیان دونوں مثلثوں کو ہوا و دونوں رفاہہ شکل مثلث کو اونٹین سے فرض کرو ایک ب سے اور دوسرا ج ب اور یہ دونوں درست بانڈے جاتے ہیں اسی شکل پر جراہر لکھی ہوتی ہے۔ یہ جیسوقت بندش اس موضع کی درست ہو جاوے اور دونوں سرون سے رابطہ کی استواری ہو اور صورت میں گرفت رابطہ کے موضع شکاف نہ کی بہت استحکم ہوگی نسبت اسکے کہ بندش مربع ہوتی اسواسطے زخم کے ملائے کے واسطے سولے دوسرے دالے رابطہ کے اکثر اجازت نہیں ہے اور انٹین رفاہہ مثلثہ کہتے ہیں اور شکل بندش کی یہ ہے جالینوس نے کتاب حیلہ البرہین لکھا ہے کہ ایک شخص کے ایسا زخم کاری لگا تھا کہ اسکا غرقبہ رنبہ کے مہرہ تھا اور زخم کا مہرہ تریب رکبہ کے تھا جالینوس کہتا ہے کہ جینے اوش زخم بدون چاک کرنے کے اچھا کیا ہے اس تدبیر سے کہ اوسکے رکبہ کے نیچے مخاڑینے آلمہ اسمی کہ جس زمین کو پھاڑتے ہیں جسے قلبہ خواہ پھاڑو اور کھڑو کہہ کو اچھا کر دیا اور تاسیدھا کیا کہ اوس زخم کا موندہ اوچھا ہو گیا اور بہولت یہ تدبیر واقع ہوئی اسطرح ہم نے بہت سی زخم جو ساق اور ساعدین تھوڑو کو بھی آسانی اچھا کر دیا پھر جالینوس کہتا ہے جو تجربہ اور مشاہدہ کر گیا اور سے بیشک معلوم ہو چکا کہ زخم ایسے لگتے ہیں کہ اونا کخون مدہ ہو چکا محتاج موندہ سے لینے اونکی صحت موقوف اس بات پر ہے کہ مدہ پڑے تب صحت پیدا ہوگی پس اوس خون کا اندر زخم کے ٹمھار مہتا تا کہ کل رطوبت جیسقد اوس مقام پر سے بطرف مدہ متغیر ہو جائے بہت عمدہ ہے اور زخم حالت زخم کی واسطے بسرعت مؤثر ہے لہذا جو زخم زیادہ پھیلے ہوئے اور کٹے ہوئے ہوں پہلا دیکھی ایسی بندش کرنی جا ہے کہ وہ خون سرے اسپین مل جائیں بان اگر سرون کے ملائے سے وجع شدید پیدا ہوا تو البتہ یہ تدبیر منا سب نہیں ہوتی خواہ اگر زخم میں درم پیدا ہوا ہو کہ وہ بھی بندش سے بہت وجع پیدا کرے اگرچہ بندش زخم سے بھی کچا ہے پھر بھی وجع ضرر پیدا ہوگی یا کوئی عضلہ عرض میں ٹوٹ پھٹ گیا ہو کہ وہ بھی جمع ہونوسکے کا ملاؤ اسکے اندر ایک قلیل رکھیں گے اس خوف سے کہ ایسا موندل زخم کے بھرنے کے جلد میں اتھام اور وصل پیدا ہو لینے عضلہ کا زخم ہنوز بھرنے نہائے اور جلد موندل ہو جاوے اور اندر جو رچا ہے پھر جالینوس کہتا ہے کہ یہی نال ہے کہ جسوقت ہم جلد سر کو چاک کریں اور پچھین دونوں سرون کے کوئی شے ایسی رکھیں جو اوس چاک پھر دو کبھی زخم کو دونوں سرون کی جلد بطرف اندر فرار کے شق ہوتی ہے اسوقت ایسی بندش کی حاجت ہوتی ہے جو اسکو باہر کی طرف لٹخ لاسے۔ اگر جراحت طول میں واقع ہو اسوقت اگر ہی بندش کافی ہوتی ہے اور زخم کو بہت استحکام کے ساتھ جمع کر دیتی ہے اور اگر جراحت عرض میں ہو احتیاج ٹانگے لگانے کی اور سیخ کی ہوگی اور جیسقد زخم گہرا و تباہی مانکا کر لگانا چاہیے اور ٹانگے کا لگانا بہت زخم کو دیکھا کی بہت اچھا ہے۔ پھر جالینوس کہتا ہے کہ ہم کبھی باضطر از زخم کے بڑھانے کی طرف محتاج ہوتے ہیں جبکہ وہ جراحت بچو کی طرف ہو اور ہکوفت ہو کہ اگر کو کھول نہ دیکھے نوادہ پر کی جانب اس مضم کی بھر جائے گی اور اندر کی طرف چر بانی رہا ہے کا خواہ

بروقت زخم سیدہ ہو کر کے عضو جوت کہ ایسی شکل ہو کہ اگر اپنی اصلی ہیئت پر عود کرے گا اس سے نکلا اور روان ہونا نہ دے گا ممکن نہ ہو گا اور نہ اس کے اندر کوئی دوا داخل ہو سکے گی اور اگر اس شکل پر اسکو درکنر میں شکل پر زخمی ہو جائے در د کا میجان ہو گا بیان لحاظ ہم مضطر اس کے چاک کرنے کی طرف ہوتے ہیں اور بطور مناسب زیادہ چاک کرے زمین اگر جگہ اسقدر ضروری ہو کہ زخم عضو کی عرض میں واقع ہو اسکی دونوں باڑھوں میں بقا اور فاصہ بد زیادہ ہوتا ہے اور اسی وجہ سے دونوں سروں کے ملاسنے اور وصل کرنے کی حاجت زیادہ ہوتی ہے اور اہتمام شدید در کما ہے ایسے زخم کی تدبیر میں اور بیشتر بدن خیالیت اور اس کے لگانے چارہ نہیں ہوتا ہے اور بدن استعمال رفادہ ثلث کو جو اوپر مذکور ہو چکا اسکی درستی ممکن نہیں ہوتی ہے۔ خصوصاً اگر ایسے زخم کا وقوع موجب نقصان لحم کے ہو اور جو زخم طول میں واقع ہو اسی قدر حاجت شدید بطرف اہتمام کے نہیں ہوتی ہے اور وہ یہ محکم خراج کے ایسی دوا ہو گا بیان جسے بخوبی کر دیا ہے اور او کی قوت اور موضع الفصال کو بھی بیان کر دیا ہے اس میں کو شک نہیں ہو کہ جو دوا کو غم خشک چھری جاتی ہے بطور زردی کے اسکا زیادہ قوی ہونا درکار نہیں ہے بلکہ اسی ادا مان اور قیروٹی کے اور ادا مان قیروٹی کی طرف حاجت اس جہت سے کہ خشک و اتین خصوصاً جیسے مردار رنگ خواہ اور ادیو خندل قعر زخم میں و دینین آتی ہیں اور نہ سلمات میں در آتی ہیں جب انہیں اور دیر سے قیروٹی بناتین ابل و نکا اثر ناسانی اندر تک پہنچ جائیگا اور سیلان بہن کا ہما نیکل کر دوا کو پہنچا ضرور ہے وہاں تک پہنچا دیگا۔ یہ ادویہ کچھ ایسی از قسم معدنیات کہ ہوتی ہیں اور کچھ نباتات کے قسم سے ہوتی ہیں اور کچھ از قسم حیوانات کہ ہوتی ہیں اور ہر قسم میں سے ہر طرح کی دوا ہوتی ہے یعنی نباتات میں شاخ اور برگ اور بیج اور تخم اور حیوانات میں عضو خواہ تمام اعضاء علی ہذا القیاس معدنیات میں سو جیسے سفیدہ کوہ رخن آسمین اور یوم میں و اقل کرین اور نباتات میں اور اق انجور برگ بطول الذکر کا فائدہ کرین خواہ ورق بیدر سادہ کو اور ورق کرب اور برگ منور بزر اور پوست ریشہ ہا جباریک اور برگ سرو اور اسکی شاخیں اور برگ قسطا فلون ہر شاہد کے بھی جو من ملک البطم بالتحصیل جب زخم قریب عصاب کو موخرات اور جوبہ میں جو زمانہ بھلا پیسکر اور ملک یا تراب کو برگ حاصل در برگ چندریا کا ہوگی جی خواہ امرود چنگی کی جی میں جو من دین اور او میں اتنا فائدہ زیادہ ہو گا نزلہ بھی ہے اور جو زہر اور زہر ٹوم جلا کر اور خبار آسا اور بوی سوختہ خصوصاً شاخ کے واسطے بہرہ موم اور روغن گل کے بھولونیں جو بندھی ہوئی کلی زہر اور گیہا و ذنب انیل خصوصاً اگر قریب جوش کسی عضو کے جراحت واقع ہو خواہ نزدیک لحم کے ہو یا عصلات کے سروں کے قریب خم پر گیا ہو حیوانات میں جسکا دودھ ترش ہے الصاق زخم اور جراحات غلیظہ کا کہ نہ ہے مرکبات میں دوار اور دوش و دوا زہری اور دوا سقلاوس اور دوا اختلاف ہرہ مشطرا شیع کے اور مرہم کتان اوویہ مدللہ اور خاتمہ جراحت وغیرہ کے ان دواؤں کے طبع اور اوصاف کا بیان ہو چکا ہے اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ زردی وین اتنی قوت درکار نہیں ہے جقدر مرہم میں ہوتی جاسے اب اتنا اور جانا چاہیے کہ اسطرح کی دواتین اور وقت استعمال نہ کیا جائیں جب سطح گوشت سخت کی جگہ بخوبی بیکر ہو جائے جو گوشت نرم ہے بھی برابر ہوتا ہے اور کچھ زیادہ بھی ہوتا ہے لیکن جب دین شکی پیدا ہوتی ہے جو بخوبی طرف اور جڑا ہے اور جگہ کو جوڑ دیتا ہے۔ بلکہ ایسی ادویہ کو اس گوشت میں استعمال کرنا چاہیے جسکی نسبت گمان غالب اور الحیدان ایسا ہو کہ اگر خشکی کچھ لایگا جلد کے برابر ہو جائیگا اور اس بات کی شناخت ضروریہ حدس اور تجربہ سے ہوتی ہے اور جراح کامل کو زیادہ وقت اسکی خشک میں نہیں ہوتی۔ لہذا واجب ہو کہ دوا مدلل کا استعمال قبل ایسے وقت کی کرین کہ زخم میں گوشت بنا پیدا نہ ہو اور انا پیدا نہ ہو کہ

کہ اندازِ زخم کا خود بخود مہو جاسے۔ اس واسطے کہ دوا میں مل گئی ہو کہ لہجہ کے جسم میں زیادتی پیدا کرتی ہے تا ایک منہ بدل مہو جاتی اور قوت طبع میں بھی زیادتی کرتی ہے اور اسی زیادتی کے ذریعے درجہ اندازِ نیک گوشت کو پہنچاتی ہے۔ بلکہ اس واسطے استعمال میں یہ شیر طبعی نظر سے اور ایسے وقت اتنی قوت کی استعمال کی جائے کہ جب یہ دوا خشکی پیدا کرے کہ اپنا فعل خاص کرنے لگے اور وقت طبعیت سے گوشت پیدا کرے جو مقدار ضروری ہو اور خشکی پیدا ہوتی ہے دوا میں مل گئی ہو تا کہ جلد اور گوشت دونوں سے اس کیفیت پر درست ہوں کہ دونوں برابر اور ساتھی سطح عضو جو روح کو درست کر دیں اور تاہم مقدار مناسب پر ہر ایک کو بجا تین اور چوٹی جرح اسوقت اس وقت کی رعایت نہ کر لیا کہ بقیہ ہے کہ اثر زخم کا اور نشان قرص کا جلد کے اوپر پیدا ہو جائیگا دوا کا نام استعمال پہلے تری اور رطوبت کو سنا کر کھانسی سے اس کے بعد خشک دوا جب زمانہ پوری ہو گیا کہ قریب ہو چوہ مناسبہ دوا سے وقت اوس دوا کو سلائی وغیرہ کی تو سو زخم پہنچا جائیگا۔ اور یہ خاتمہ ہے ریشہ باریک اور تنگ نہ ختم ہو گا کہ اوسکی قیروملی روغن گل اور روغن آس میں بنائی جائی اور پھر یابس مہسوہم بریان قسور خاس دقان کند مراد سانج قطور یون صغیر و روق لینے لمبی خصوصاً انہا لمبی بہت عمدہ ہے اسی طرح استخوان سوختہ اور زرد سوختہ میں قوت دوا کی زیادہ ہے اور پھلکی ماندی خام اور برگ انجیر بھی اسی طرح ہے بقراط نے اس دوا کو کتا پیر جل عقن کہ کتیر کی ہر جیسا بعض شرح کلام بقراط نے سمجھا ہے اور یہ خیال ہے کہ مراد بقراط کی رجل عقن سے وہ گھاس ہے جسکو رجل الغراب کہتے ہیں اور جو گناڈیان کھاتا ہوا اوسکی لمبیدی اور سو سہار کی لمبینی یا اس میں نسبت کتو کے لمبیدی قوت جلا زیادہ ہے پس ضرور ہے کہ اوسکا انکسار شریک اور یہ قابضہ اور اصل السوس آسما کوئی۔ اور پوسٹ باریک صل جاشیر اور تو تپا سے کیا جائے۔ قروح پال کرنی والی دوا جسکا فعل عجیب ہو بشرطیکہ قروح کا مزاج مارہو اور دم بھی او میں پیدا ہو سچلہ اوسی دوا کے صنف اور بناؤ اور صیر بہ خصوصاً اطراف مفید اور نہ اکر میت اور کبھی ادویہ میں زاج اور فلفطار بھی داخل کیجاتی ہے کہ چہ بہ دونوں ان قسم اور دوا کا لہ کی ہیں اور مقدار گوشت کی کم کر دینے میں لیکن اگر زخم بہ طوط شدہ ہو دوا کی ہی کرتے ہیں خصوصاً اگر پھلکی کو جلا کر استعمال کریں اوسوقت قوت مدد قوت اکالہ سے کہ نہ موی اور کھجلا جانے کے دھوا لین پھر قوت دوا کی زیادہ ہو جاتی ہے۔ زنگار اور دوا میں قوت اکل کی زیادہ رکھتی ہیں اور کما استعمال کنندون اصلاح اور تیر قوی بعض انداز قوت نہیں اور اگر بعد ایسی تدبیر کامل کے استعمال جائز ہے تو انہیں جراحات میں جائز ہے نہیں رطوبت زیادہ ہو خاس معرق اگر بعد جلا کے دھویا جائی دوا کی عمدہ بہت فقط اسوقت اور مرہلے سفید بھی مفید ہے ان دوا کی ساخت کی کیفیت یہ کہ مراد سنگ اور سفید سرکہ میں گھول کر استعمال کیا جائے اور فلفطار کو میں کر اور صفیہ یہ ہے کہ انھیں کو جلا کر دھو میں داخل کر دین اور فلفطار بھی شریک کریں اور روغن آس اور سرکہ اور شراب قابض میں ترکیب کہ جذب مہو جاتی اور شیش زاج سوختہ بھی دوسرے زیادہ کرتے ہیں اور گھنڈا اور مانو بھی شریک کرتے ہیں اگر راجت اور قرحہ میں رطوبت زیادہ ہو مرہم کتان اور اوسکا نفع ہے ہے بارہ کتان دھویا اور پاکہ لیا سیدلہ اوسے کو میں اور ایسا باریک کریں کہ شیش غبار اور سرکہ مہو جاسے اور اسکے بعد زیت قوی القہق بقیہ یار روغن آس کو لیکر دھو میں تھوڑا سا شورہ ڈال کر کھلا تین اور کھلا جانے کے بعد کتان ستیدہ اوس میں لین زخم طیار کریں اور پستھان کریں۔ یہ مرہم عجیب القہق ہے اور مرہم اسود بھی کبھی انبات کھ کر نہا ہے اور اگر مرہم اسود کی قوت انبات کا زیادہ کرنا منظور ہو اوس میں تھوڑی سی گندراور جاشیر کہ سب کا وزن برابر وزن اور یہ مرہم اسود کے مہو جاتے کہ دین۔

فرو و خفیف سپیدہ اور مردانگ ملکہ ایک حد خشک رصاص اور زرد اور دھواں و صفت میں کزور کرین فرو و
 دوسرے صدف سوخته بارہ عدد انار کو پک جو درخت سے سوکھ کر خود بہ خود گر ٹپین ٹوکے عدد نقد پس ہموان انار کے بارہ سنگھا
 جلا جو اتیسو راقیمیا لایا پنج سوس ہر واحد چار خرو و دقان کندر پوست باریک درخت صنوبر کا ہر واحد چھ حصہ پوست انجیر
 شب یانی ہر واحد پنجہ و نیم کدیم دوسرا فرو و روفہ استخوان سوخته مردانگ ہر واحد دو دریم کندر صبر ہر واحد تین دریم
 امینا ایک دریم فرو و کی صفت درہمیداج رصاص خرم گل شب یانی ہموان پیکر الفضا اصل السون جاو شیر
 ہموان زراوند و شقال دقان کندر ایک مثقال صفت مریم کے جو مشاخ کے وسط مفید ہے جو کہ ملا کر دھن گل اور عطر
 اس اور سپیدہ قلعی بن غلط طر کے فروطی بنایت اور دیدہ نکلتی طرح خراج اور فروح کے اوپر کے ابواب میں صفت اور
 صفت لحم کی مفصل بیان ہو چکی اور یہ بھی مذکور ہو چکا ہے کہ اوپر مذکور لحم کا علاج کیسا ہونا چاہیے۔ یہاں پر یہ بھی چاہنا چاہیے کہ اوپر
 مذکور لحم کا استعمال اور صفت کی مانند سب کے ہر موضع جراحت چرک وغیرہ سے اچھی طرح پاک اور صاف ہو چکا ہو اور قاعدہ صفت
 استخوان واقع ہو لینے نرم کا مقام انتہائی ہو اور کوئی چیز غرض نہ ہوئی ہو لازم ہے کہ اس بڑی خوب پاک کرین اس کو
 کی کموت خواہ کسی طرح کساد بھی میں سودا کر چون کے اور سو اسے رطوبت خاص کی چوڑی میں ہوتی ہے اور کچھ باقی رہی
 گریہ کہ اسکی تحفیف کر چکے ہوں خصوصاً اگر یہ بڑی سہ میں ہوا رستے صاف کرنے کا اہتمام زیادہ کرین اس واسطے کہ بڑی
 ملاست اور اسکی رطوبت بخلاو ان اسباب کہ سے جو مانع اہبات لحم کی ہدی پر ہوتی ہیں اور جب ہدی کو تھیلین اور خشک
 اوسین پیدا کرین جو مادہ اسکی طرف ایسا ایک کا نازہ گوشت پیدا کرے بوجہ خشونت کے زیادہ ثابت رہے اور پھر کھینے نہ ہو کر
 پھسل کر بہ جا گیا یہ بھی چاہنا ضرور ہے کہ بعض دوا میں یہ حاجت ہوتی ہے کہ کسی بدن خاص میں اہبات لحم کی ہے
 اور دوسرے بدن میں کئی جیسی وجہ ہے کہ کسی بدن میں اہبات لحم نہیں کرتی جو اور یہ بات موافق مزاج و دونوں بدن پیدا
 ہوتی جو خواہ اور وجہ جو کچھ مذکور ہو چکا ہے اور متوی میں داک توت اہبات لحم میں اور کسی کوئی دوا بعض ہدان میں یا از او ملا پیدا کرتی جو اور کسی
 بدن میں افراط طمانین پیدا کرے یہ خواہ ظاہر ملکہ اکثر اس سے ظاہر نہیں ہوتا سبب اکثر اس دوا حاجت کہ تندرست تحفیف کی ہوتی
 ہے خواہ ایک مفرد زمین جلا کی حاجت ہوتی ہے اور دونوں تحفیف اور ملا محتاج الیہا کا اندازہ جسبہ مزاج بدن کے ہوتا ہے
 نہ کہ علی الاطلاق نسبت ہر بدن کے ایک ہی درجہ کی احتیاج تحفیف اور ملا کے اس دوا کو ہر چہ چونکہ جو چیز ایسی ہو کہ اسکی مقدار
 نسبت بعض امور کے مختلف ہو بالفرو اسکی تاثیر بھی ایسی چیز نہیں کیساں نہ ہوگی ضمن قوت الفعالت کی مختلف ہو لینے یہ دوا بھی
 اثر مختلف و مختلف بدن میں پیدا کرے گی۔ اور جو دوا تحفیف ایسی ہو کہ اوسکا افغان نسبت اس بدن کی خشکی کے کم ہو جس
 بدن کا علاج اوسی دوا سے کہ منظور ہے بیشک بدن مذکور کے اہبات لحم میں یہ دوا قاصد ہے گی بلکہ ضرور ہے کہ دوا سے
 نسبت لحم کا پیس زیادہ ہو بہ نسبت خشکی اوس بدن کے جسکا معاملہ اس دوا سے کہ نامزد ہے اور اسی وجہ سے کندر اہبات
 زمینہ کئی جسکی پیوست درجہ اعتدال سے بڑھی ہوئی ہے۔ تجربہ ایسی سنے ہے جسکے ذریعہ سے جفا اور خشکی کچھ ملنا
 یا اہبات لحم کا مستدرمنا خواہ چرک اور صرخ کا پڑنا دریافت ہو سکتا ہے۔ اگر دریافت ہو کہ اثر تحفیف کا اسقدر پیدا ہوتا ہے کہ
 اتنی تحفیف میں اہبات لحم کا ہونا دشوار ہے اور صفت کہ تندرست طلب ضرور کرنی چاہیے اور اگر چرک زیادہ پیدا ہونا ہو دوا

یالیں کی زیادتی و رکاوٹ ہے اور جس رحم میں نباتات لکھنا استمرار ہوتا ہے اوس بحال خود اور بر قوت خود چھوڑ دینا چاہیے کبھی بعض ابدان کو مناسبت بعض اور یہ خاص و ایسی ہوتی ہے کہ اوسکی علت بخوبی بیان نہیں ہو سکتی اندازاً واجب ہو کہ دو امین جنہم کی اور وہ ضعیف اور قوی مثال کے استعمال کرتے ہوئے کہنا اور جو حاجت مرہم کی استعمال کی ہے اوسکا بیان بخوبی ہو چکا ہو کسی اور امین فقط ترطیب پر انحصار کرنا جائز نہیں ہے اور نہ فقط تخفیف پر کسی کرنی چاہیے بلکہ دونوں فاعلی کیفیتوں کی رعایت ضرور ہے جس طرح پہلے ہم ذکر کر چکے ہیں اور نہ ترطیب اور تخفیف پر اکتفا کرنا بعد لحاظ دونوں فاعلی کیفیتوں کی ضرور ہے بلکہ انہم رعایت حال قدر اور حالت فرارح کی بھی ضرور ہے اسلئے کہ بدن کبھی رطب اور تر ہو تا ہے اور قریہ میں ہیوست ہوتی ہے اور کبھی بدن اور قدر دونوں میں رطوبت ہوتی ہے اور کبھی دونوں بایں ہیں پہلی صورت میں واجب ہو کہ رطوبت کا ازالہ کر دیا جائے اور قریہ میں ہیوست ہوتی ہے اور اگر بدن بایں ہو اور قدر میں رطوبت ہو اوسوقت احتیاج البیوتہ کی ہے جن قوت تخفیف کی زیادہ ہو بلست اور ان ادویہ کے جو منبت لحم ہیں لیئے حسب قدر تخفیف ادویہ منبتہ کرنی ہیں اور اس سے زیادہ قوت تخفیف کی اوس دو امین ہوتی چاہیے جیسے زراذہ اور اصل جاوشیر اور زجاج سوخہ اور باقی جو صورت بمثلہ صورت کورہ بالا کے رہی اوسمیں متوسط درجہ کی دوا کا استعمال کرنا لازم ہے جیسے ابرسا یعنی بیج سوس اور رفیق نرمس کبھی بعض دوا میں ایسے اوصاف ہوتے ہیں کہ ان اوصاف کی حاجت ادویہ منبتہ لحم کو ہوتی ہے جیسے تخفیف اور جلا وغیرہ لیکن چونکہ یہ دوا ان ادویہ میں بافراط ہوتے ہیں اسی بہت سے ہی ادویہ بنظر شدت تخفیف کو اوس جرک کو جس کرتی ہیں جو رحم میں پڑتا ہے اور اوس مادہ کو جس کیلئے تین بالغ ہوتی ہیں اور بوجہ زیادہ جلا کر فوہت اسکی ہو چکی ہے کہ وہ دوا اکال ہو جاتی ہے جب یہ دوا کسی دوسری دوا سے آمیزش کے کچھ عمل ہو۔ اور دوسری دوا جو منبتہ کیفیت میں اس دوا کی ہو اسکی قوت مضرت کو توڑ دیتی ہے اور تعدیل پیدا ہوتی ہے اوسوقت اسی مجموع مرکب میں خاصیت ادال کی پیدا ہوتی ہے واجب کہ زنگار جس افرطی خواہ مرہم میں شریک کیا جائے بقدر سوسین حصہ مجموع اذران ادویہ مرہم کے ہو اور یہ وزن زنگار کا اوسوقت درکاص ہے جب ایسے ابدان کے علاج میں مستعمل ہو چکی ہیوست زیادہ ہے اور بارہواں حصہ کل کا زنگار اوس قدر واسطہ مفید ہے جو مرطوب ہو اور جو طریقہ امتحان کا صفحہ گذشتہ میں بیان ہو چکا ہے اوسکی بھی رعایت کرنی ضرور ہے مثلاً کو حاجت ایسے ادویہ کی ہوتی ہے جنہیں حرارت قوی ہو اور جذب کی قوت زیادہ ہو جیسے زفت اور کسہ اور آرد اور آرد باقلا اور دھن لینے مرکاٹا اصل السوس زراذہ اقبیا چوب جاوشیر اور جسوقت کوئی دوا اسہ فائدہ سے متنع ہو جائے لیئے کبھی چکاٹا اوس سے ظاہر نہ ہو دوسری دوا جو زکریٰ چاہیے اور جب اوس سے بھی کچھ فائدہ ظاہر نہ ہو جو خاص علاج قدر کا ہو اوسکا استعمال کرنا چاہیے جراحت سماج کا بیان ہڈی کے بشیر کی تدبیر اور جو اعراض اوس سے پیدا ہوتے ہیں اور خونا ک ہونے اور کمر تفصیل اور اصلاح کو طریقے باب الشوان میں مذکورہ تین دواں دیکھنا چاہیے اور جو قدر ہڈی سے خارج ہون انکے انعام کیوں ہے فقط وہی چیز کافی ہے مہین ٹھوڑیسی تخفیف ہو فقط دوا سے اسی کا چھڑکنا کافی ہے اور دوا کی راسی کی ترکیب صبر اور مراد رکند اور دم الاخرین سے بھی ہر اسطرح دیگر ادویہ تخفیف جو مجبور نہ کرے علاج میں مذکور ہو چکیں اگر اوس رحم کو خونا کیلئے ہوتا ہو ادویہ مذکورہ باب زفت الدم کو جو کو بند کر دین۔ خدا میں ایسے شخص کو داغ مرغ مرغان کر کہ استعمال کرنا چاہیے اور امکان اسکی استعمال ضرور ہو کہ بارہواں شادہ اور خبہ بہ ایک قوم کے فرغ کا

بھیا بھیا ہوا سموی داغ بھی ہے اور عابس نرف الدم کا ہے اگر بعض لوگ اسکی نسبت بڑائی بھی تجویز کرنے میں اسطرح آبل اندر مٹوں
 کا استعمال غدار کرنا چاہیے اور ضاعی الراعی کا لگانا چاہیے ایک دوا جید کہ جراثیم اور نرف الدم دونوں کو مفید ہو یہ ہے کہ قشر
 اور خشک کو میسر زخم پر چھوین اور اس سے ترک کریں۔ اور دم پیدا ہونے کی تیاری کر اور جو میدہ زخمی ترین ملکا استعمال کریں
 خواہ کر دو اور فروغ کے برابر استعمال کیجیں اسکو مرض کو مفید ہے اور یا قیامہ تدبیر باب غظام من بقضیل مذکور ہے دوسرا مقالہ صج او
 رض اور فشخ اور وئی اور سقطہ اور حرق اور صدمہ اور نرف الدم وغیرہ کے بیان میں کتاب اول پر
 مذکور ہو چکا ہے کہ فشخ اور ہتک کر کیا مٹی بن اور وئی کے شے یہ بن کہ کوئی عضو اپنے متصل سے کس قدر ہٹ جائے لیکن تمام جدا
 نہوا اور اسکا اور خواہ زایل ہو جائیگی ظاہر نہ ہو درنہ طبع کا اطلاق اور سپرہوگا اور مین نسبت وئی کبھی کبھی کو کہتے ہیں شاید کہ
 اس اذیت کو کہتے ہیں کہ باطبات مفصلین کس قدر تدبیر مومن سے ایذا پہونچے اور اگر کبھی تدکر مفصل کے جو لحم پر آئیں
 پیدا ہو جو اذیت زوال متصل میں ہوتی ہے اوتی ایذا پیدا ہوا و سکنا نام وئی سے بعض اطباء ہن کو اور اس کو کہیں سو کہتے وئی
 مراد لی ہے باسم عام موسوم کرتے ہیں اور بعض لوگ وئی کو یعنی زوال ایک جانب مفصل کے اطلاق کرتے ہیں جیسے ایک جانب
 کعب کی جانب ہو جائے خواہ رس یعنی باہکی ہو بد دست و پا کے کوئی جانب مفصل ہو اگرچہ بالفصل بخوبی ظاہر ہو اب ہم جس چیز کو
 پہلے بیان کرنا فرما جاتے ہیں اور او میں کلام کیا جاتے ہیں وہ فشخ ہے جو عضل کے وسط میں عارض ہو خواہ ہتک جو اطراف
 میں عضل کے عارض ہو فشخ اور ہتک کا بیان حسب وقت کسی عضل میں فشخ عارض ہونے اور اسکے اجزا میں جنہو طحا
 تفرق اتصال پیدا ہوا ہے اور خون کا انصباب چونکہ اسکی طرف بہت ہوتا ہے لہذا دم بھی بالضرور پیدا ہوتا ہے اور کثرت
 خرا و سکے احوال میں ہے کہ خون متنج ہو کر متعفن ہو جائے اسلئے کہ اگر اسید اسکو تحلیل کی مناسبت سے ہوتی ہے اور خصوصاً وہ راجین جو
 صدمہ فاس سے تنگ ہو گئے ہیں خواہ وہ تنگی جو حادث دم کے داخل کی طرف پیدا ہوئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اگر اسکا تذکر بخوبی
 نہ کیا جائے فساد اس عضو کا پیدا ہوتا ہے اور مشتبہ ہو جے فشخ اور سقطہ اور صدمہ یعنی کوفت و چند امور پیدا ہوتے ہیں چاہیے کہ اسکو
 علاج میں مبادرت کریں ایسا نہ ہو کہ بطرف سرطان کے مائل ہو جائے اور ہتک کے علاج میں دوبارہ اتصال اس لیفت کا جو قطع
 ہو گئی ہے کرنا اور اسکو درپے ہونا کچھ ضرور نہیں ہے بلکہ فقط تسکین وجع کی تدبیر کرنی چاہیے علاج کبھی اس مرض میں ہونے
 و فصد کوئی اور چارہ نہیں ہوتا بلکہ اصحاب صناعہ بطرف فصد کے مبادرت کرتے ہیں اور اگر یہ بدن کا نتیجہ بھی ہوا ہو لیکن بعض
 فصد ضرور کھول دیجئے ہر جگہ فصد کے بعد فوراً استعمال اضمردہ مانو اور مشددہ کا کیا جائے پھر وہ خرابی پیدا نہوگی جو متنج علاج خوف
 اور گرد آئیدہ کے ہو اور متنج دوا کی تدبیر بذریعہ تبرد اور فیض کے کیجاتی ہے خواہ فقط تبرد سے یا فقط فیض سے اور اگر اس تدبیر
 میں تاخیر ہوئی اور خون کی آمد تفرق کی شکاف اور غفل میں شریع ہو جائے اور آفات مذکورہ بالا کے عارض کا خوف پیدا ہو پھر اسکو
 علاج میں اس خون کا اخراج پہلے ضرور ہے تاکہ یہ خون نافع عود اتصال کا نہ ہے حال اصلی پر نہ ہو بلکہ ممکن ہو تو یہ خون زاید مطلقاً
 مبادہ ہار کے تحلیل کر دیا جائے بشرطیکہ مسات میں تسخف پیدا ہو جائے یا خود ہی قبل از تدبیر نہ اسکی تسخف ہون چوٹ کو مقام پر
 جو جیسے زین لگائی جاتی ہیں اور نکالنا بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ الفضا جو ادویہ خون زدہ کے نشات ہیں اور اس خون کو
 خارج کرنے میں انکا بھی استعمال کرنا چاہیے اور جو ادوا بن ملاء اعیار اور اندکی کے زوال میں بکار آتے ہیں وہ بھی مفید ہیں ملائی

دوا بھی جو اندرون جسم سے موزوں اور تحلیل مہین مہو اور سنا بھی استعمال فرور ہے اور اور سہل اقتصاد بھی ہو سکتا ہے۔ جو شرب وغیرہ معین تحلیل پر ہیں جیسے فسنہ البود اور قسط اور قطریون غلیظہ اور اسکنجین کے اور سکنجین کی ضرورت اس نظر سے ہے مگر مذکورہ قطع کے تحلیل مہین مہو اور سردار خون کو کثیف کر لی ہیں جیسے اردو اور زعفرانی طبع اور سیدہ پانچین گوئدہ کو اور اس سے زیادہ قوی جیسے فوج کو ہی ملو اور اردو کے خصوصاً اگر صدر سرین واقع ہوا ہے اور خلاصہ ہے کہ جس چیز میں اخلا و زارت لطیف مہوہ بکار آمد نہ کہ تحلیل لطیف کرنی ہے اور تحفیف لطیف بھی اوس سے پیدا ہوگی اس لیے کہ جس چیز میں تحلیل اور تحفیف شدہ ہوا اس کی تاخیر و عجلت ہوتی ہے اور لطیف کی تحلیل کر کے کثیف کا جس کرنی ہے اور مسامات کو بند کر دیتی ہے پوچہ تحفیف کے پس مفر ہوگی۔ لہذا وہی سبک دو اوس مقام پر اکثر کافی ہوتا ہے جہاں نفقہ اتصال قریب ملد کے عارض مہو اور اندر کی طرف خارج ہوتا اور اگر نفقہ اتصال قریب جلد کے نہ ہو خواہ چند طرکات نفقہ اتصال پیدا ہوا ہوا اور اندر کی طرف خارج ہو اور طرکات جلد دور ہوا اور بدن شرم کے چارہ مہو اور حال مریض کا ایسا ہو جیسا کہ اور ام اور قروح روی میں ہوتا ہے اور چوٹ لگنے کیسی سکی کیفیت نہ ہو اس لیے کہ مفر و قریب کا مادہ کبھی بطرف ملد کے جذب پاتا ہے اور جلد میں نفج پڑنے کی فوہت ہو جیسی ہے اور یہ نفقہ اتصال جس سے ہم بحث کر رہے ہیں غایض اور خارج ہوتا ہے اسی وجہ سے مطبج اور بد خفیفہ کا نہیں ہوتا ایسے وقت میں استعمال نہ ہونا فوہی ضرور ہے کہ مجرباً شرم لگائیں اور کبھی اس سے بھی زیادہ شرمای و زرابی پیدا ہوتی ہے اور عضواً وقت متورم ہوتا ہے اور خفیفہ ورم نمایاں ہوتا ہے ایسے وقت میں واجب ہو کہ بہت جلد تدبیر الی کہین کہ ورم متفج ہو جائے اور یم پڑ جائے اور حقدار و جمع ہو جائے اور اسکا مدہ بن جائے تاکہ ورم میں بعد مدہ پیدا ہونے کے سکون پیدا ہوگا اور تحلیل مادہ کا پوچہ نفج کے ہو جائے ایسے کہ یہ ورم ہر حال کبھی نہ کبھی متفج ضرور ہوتا پھر اگر بد خفیفہ علاج اور اختیار طیب کو متفج ہو جیت اچھا ہے نسبت اسکے کہ خود بخود بعد امتداد زمانہ متفج ہو کبھی تحلیل ورم کی اوویہ مفر سے مدون نفج کے بھی ہو جاتی ہے خصوصاً اگر ان اوویہ مفر کی اعانت حرارت غریبی بھی کرے اور مسامات میں وسعت پیدا ہو بعد اس تدبیر کے اوویہ سقط اور صحتہ میں سے جو دو مناسب وقت ہوا اختیار کر لی جاتی ہے اور چونکہ شرم اور یمبان فسخ کیو اسلے درکار میں اولی نسبت اسطرح بیان کیا ہے کہ اگر فسخ یا فسخ پیدا ہو اسکی بندش کرنی چاہیے کہ باطن فسخ موضع فسخ اور فسخ پر ہتوار اور محکم ہو اور پٹی وغیرہ کا سہرا اور کیڑوں و درنک پہچانا چاہیے اور پٹی کی طرف بہت کوشش مناسب ہے اور زیادہ چیرہ اور زناہ کی بیان کہ چاہت نہیں ہے اور نہ اوپر زیادہ گرم چیرہ طلاء کرنے کی ضرورت ہے اسلے کہ بہتر محتاج اسکا ہو کہ خون مردار کی تحلیل ہو جائے اور اوپر کی طرف رابطہ کا زیادہ لچھانے کا محتاج اسوا اسلے ہے تاکہ اسکی طرف انقباض کسی رطوبت کا نہا و اور سور اور پر کی طرف پٹی کا لچھا تین لازم ہے کہ اوسے ڈھیلارہے دین اور چاہیے کہ وہ کپڑا کیلے رہند خواہ مضبوط ہو تاکہ بندش سے چھٹ نہ جائے اور بہت جلد اتصال بطولی کا اوس کی ہو جائے کہ سلا و عضواً وقت کو اوپر کی طرف اور پٹی کو در تاکہ انقباض رطوبت جو امان حاصل ہو جسطرح نفقہ الدم میں بھی یہی تدبیر کرنی تین بار اوس علاقہ یعنی بندش کا دنت قبل ورم کو جو اسلے کہ جین میں ورم پیدا ہو اور پھر سوای بندش متحمل کی کسی طرح کی سخت بندش کا تحمل نہیں کر سکتا ہے چو جائے اوسی بذریعہ بندش کے دباوین کہ اوس وقت زیادہ ضرر پیدا ہو گا اسوا اسلے ایسے وقت میں بذریعہ ضادات اور گرم پانی ہو پچانے کے علاج کرتے ہیں۔ جو عدد تابع فسخ کے ہوں اور نکال علاج بذریعہ اوویہ کر دینا اسرب کے کرتے ہیں اور سہل کو اوپر مہو

میں ناکہ خود میں زیادتی پیدا نہ ہو اور اس مذہب کو مستند رستان میں زیادہ استعمال کرتے اور چٹاکر کے سیدہ گوہر و نسو بانہ ہوتی ہیں (کبھی یہ خود سے بڑھ جاتے ہیں اور لوہن فسخ پیدا ہو جاتا ہے پتھر لگنے خواہ دیوار گرنے کا صدمہ سقط اور کوفت کا الم اور اوکی اید البوج فسخ اور روض کے پو پختی ہے اور اوسمین خطرہ اور اندیشہ بسبب تفرق اتصال استخوان کے ہوتا ہے خواہ اوس تفرق اتصال کا اندیشہ ہوتا ہے جو احتشاک کی جھٹلی یا عصب یا عروق کی مرین واقع ہوا ایضا اسمین خطرہ شدت الم کا بھی ہوتا ہے اور جسد رختہ آدمی کا بڑا ہو کا اندیشہ اس صدمہ کا زیادہ ہو گا اسید اسطے اطفال اگرچہ دن بھر میں ہوتے ہیں مگر انہیں زیادہ اذیت نہیں ہوتی کیونکہ جوان اور سن آدمی کو گرنے سے ایذا پہونچتی ہے۔ اور گرنے اور کوفت اور ضرب پہونچنے سے خود بھی پیدا ہوتے ہیں اور اوکے تذاکر میں بھی احتیاج اور نمین تدبیرات کی ہوتی ہے جو سینے اور پر بیان کیے ہیں کبھی صدمہ اور سقط سے آفات غلظہ پیدا ہوتے ہیں کہ قلب کی کوئی جانب منقطع ہو جاتی ہے خواہ صدمہ کو کوئی شے قطع ہو جاتی اور آدمی فی الفور مواتا ہے مہلت تذاکر اور علاج کی بھی نہیں ملتی ہے کبھی البسا صدمہ پہونچتا ہے کہ بول و براز بند ہو جاتا ہے خواہ بلارادہ بول و براز جاری ہو جاتا ہے اور کبھی فے الدم اور رعات شدید بسبب انقطاع کسی رگ کے جو سر میں عارض ہوتا ہے خواہ جو رگ جلجلیں اور محال میں ہے اوسکی انقطاع سے رعات شدید بھی عارض ہوتا ہے اور کبھی فسخ شکم اور سد نفس اور انقطاع صوت اور بند ہو جانا کلام کا پیدا ہوتا ہے جس شخص کی کوئی صدمہ یا سقط پہونچے اور کلام کرنا بند ہو جائے اور اوسکا سر بھی جھک جائے اور سانس اوکھرا جائے اور پیشانی کی رگیں پھول جاتیں خواہ گوشت پیشانی کا قشری سے جدا ہو جائے اور چہرہ زرد و نازہ بن جائے البسا شخص کو بدمشکل زندہ ہو اور بخوری دیر میں مرا جا جاتا ہے۔ لکڑی کی چوٹ جیسے لگی ہو خواہ اور کسی شے کی ضرب اور صدمہ کھلا ہو جسے پہونچے اور فراتے الدم خواہ اسہال عارض ہو وہ بھی مر جائیگا اسلام حال اوس شخص کا کہ جسے فے خون کی ہوا درخون کے ہوا خدا بھی برآمد مخصوص اگر ظاہر جسم میں ورم بھی پیدا ہو یا جو پیرا کبھی ورم باطن میں بھی ہو جائے اور رتھہ جاکے اور بد سکون کے تے ہیں اوسکے مدہ برد ہو بھی اوس کی بکیر یا کجا بھاننے کی ہے یعنی تے تے بکیر سے مہلت اور کی زیادتی جس شخص کے سر راج کو شخ و کان میں چوٹ کا صدمہ پہونچے اور درخون کثیر جاری ہو لایہ ہو کہ ورم پیدا ہو اور بد ورم کے ہلاک ہو جائیگا جس شخص کے سر سقط کا صدمہ پہونچے اگر اوسکا کلام کرنا بند ہو جاتا ہے اگر نمبر سے روز تک اوسکا بھی حال رہا اور کسی طرح کی طبیعتی نہ ہوئی لازم ہے کہ تیسرے روز سے اوسکی احتقان کی تدبیر کریں اور سانوں مذہم انتظار کریں یعنی کسی قسم کی خراب دوائی وغیرہ کریں جس شخص کا صدمہ سقط کا پہونچا ہو اور موضع سقط سرخ نہ ہو یا معلوم کرنا چاہیے کہ وہ عضو عصبی سے علاج اگر کرنا قطع عارض نہ ہو اور نہ زہف الدم پیدا ہو واجب ہو کہ عضو مضموم لینے کو فتنہ کی خواہ جس عضو صدمہ سقط کا پہونچا ہے اوسکی تدبیر محلیت کریں اور کوئی ایسی چیز اور سپرکھیں جو عضو کو مضبوط کرے اور باقیمہ علاج کو ضرور کرے بخوبی شناخت کرے اور شہات جانش اور اطمینان خاطر پہلے ادراک اس مرا کرے کہ اندر جسم کے کوئی سبب البسا نہیں ہے جس سے اتلاف اور ضیاع فوری پیدا ہو گا کھجہ اگر احتیاط زیادہ مطلوب ہو اور منقضا حال کے نظر سے قصد واجب ہے لازم ہے کہ قصد مکوشنے میں جلدی کرے۔ اور دفعہ لبنہ برفیقہ استعمال کریں اوسکے بعد اگر ممکن ہو کہ استواری موضع کی کرے اور بندن بھی چھو کہ شاید کشف حاصل ہو جائے بشرطیکہ اوس طور سے تدبیر واقع ہو جو ہم آگے بیان کیے ہیں بشرطیکہ ممکن

بہت جلد ایسی مذاہب کا استعمال کرے۔ جو اوپر ایسی جگہ اونگی حاجت مہوتی ہے وہ میں کہ شدہ۔ چون اور شدہ اور مری بھی چون اور تحلیل مادہ کی نرمی اور رخا سے کہ میں کہ فسخ میں درکار مہوتی ہیں اور دوائی محمد اور العاصی پیدا کر خواہی نام ہر اہل مدخل بن بھی درکار میں جو وہ ابھن پینے اور کھانے کی لائق اوس شخص کے میں سے فسخ خواہ کو فسخ باسقط ہو جائے اور میں عمدہ مویائی ناص ہرہ شراب کر اور اوس رخن کے جو نام رسن کے مشہور ہے خذ امونگ اور پنے سے ہتر کوئی چیز نہیں کبھی مویائی کا استعمال بعد استعمال حقہ کے خواہ پلانے زراوند چینی کے مع ایک مشغال فوہ الصغی جسے مجیدہ کہتے ہیں شراب اور گل ختم کے ہرہ کو کیا مانتے ہے اوس کے بعد لائی جو خاص مٹی جو اور راسنی اور سماق اور عذروت زیادہ نافع ہوتا ہے کہ التمام پیدا کرتا ہے شب مائی بھی بوجہ تندہ کے نافع ہے اور نفع اوسکا زیادہ ہے۔ زرنج میں قوت عجیب ہے کہ جلد فوہ درکار میں سب کہ تھا کافی ہے کہ التمام بھی پیدا کرتی ہے اور تحلیل خون مردار اور مسخ ورم اور منخ آفت آئندہ سب کو مفید ہوتی ہے شریطہ کلا استعمال کیا۔ عصارہ قطریون کبر اور ریزوڈ اور قسط اور مثل جب ہرہ سلیمین کے یہ سب جز استعمال ہوں نافع ہوتے ہیں۔ الطاف طبیعت کیواسطے الناس اور رخن بادام کو استعمال کرنے میں قرص جید ریزوڈ چینی تین جز ملک مشمول فوہ جازہ و سکل مخموم میں حر ان سب کی قرص طیار کریں۔ اوپر مویضہ میں سے زورہ اور مری اور مصلی اور مخات سرسوت خداد کو بن خواہ پلا میں اوسکی بھی خاصیت عجیب ہو اور خلع اور کبر اور رونی اور کسغ اور فوہ اور قسط اور صدمہ کے معالجہ میں مفید ہے اور صحت کامل پیدا مہوتی ہے اور التمام لبرعت اور درد میں سلیمین حاصل مہوتی ہے اور اگر بوجہ آفت کسر اور نوبت کے کوئی چیز کمزور اور نرم ہوگی بہت سخت اور قوی کی دینی ہے اوپر صدمہ و سردی مائی بھی عجیب الشفہ ہے اور رونی الجند بہت عمدہ ہے اور صبر اور گل راسنی اولائی اور گل ختم اور مونگ اور سماق اور گل اور اور چونا بجا ہوا اور گندم سائیدہ بھی مفید ہے طبعیات سے اثر روت ہو اور گمادات سے برگ مروائی میں چتہ کر کے اور چوڑ کر بن ملاک واسطیج برگ اٹل سینے جھاڑ اور یہی فائدہ ہے اور اوس میں شب مائی داخل کو بن صفت دوائی مرکب مخات تین جز فطمی ابیض جو روت ایک یک جز زعفران ٹھوڑی سی سب کو ملا کر صداد کو بن یہ صفا عجیب الشفہ ہے کہ اسکی قوت اندک نہ ہو چکی ہے۔ پھر اگر چوٹ لگنے سے سوای درد شدید کے اور کوئی خضر پیدا نہوا ہو اور خوف السیر ورم عظیم پیدا ہونے کا نہ ہو جسکی اصلاح کیواسطے تنقید بدن کا مہلت ضرور ہوتا ہے اور نہ خوف فقر کا موارزہ اوس چوٹ مقام پر کوئی عضو مخوف اور نمی شکم ہو اور صوفت واجب ہو کہ بہت جلد تدبیر اخالی بذریعہ زیت گرم وغیرہ کے کہ میں اور اثر کے لائق و مرہض ہے جسکے پشت پر خواہ جسکے ہاتھ باہر ان پر چوٹ لگی ہو کہ بہت پر ایسے شخص کی سبب تکلیف دہ اور بدربہ غایت مفید مہوتی ہے بیان صدمہ اور ضربہ کا جو شکم اور آشتا میں پہونچ بہت سمی اور اقسام اسکے کہ سوم میں ہم اسقدر بیان کر چکے ہیں کہ اب بیان کر نیکی حاجت نہیں ہے بلکہ اوپر عمل کرنا چاہیے اور خذ ایسی چیز کہ کیا جو میں اور مری و مویضہ لہلہ رسن فوسلہ اور خبازی اور خوات سے باریک ہتر ہے اور ابتدا میں عضلا مری و مویضہ کوئی جز میں بھی داخل ہو جیسے فشر و غلب الثلب خواہ بار تنگ اور کاسی ہرہ الناس کے استعمال کبر لہوات سے اس مقام پر بھی ہے کہ برگ اسفول ایک جز لیکہ کو بن اور بک اور کہ ہرہ واد نصف جز اور ربع جز فطر

درجہ شریطہ کلا
درجہ سب

سانوان حصہ ایک جزو کا مقدار شربت اس مجموع سے دو درہم ہزار آب گرم کے استعمال کریں۔ خواہ اجزاء مذکورہ ذیل کی ہوں
 ترکیب قرص طیار کریں نسخہ کہ اس جزو گل سرخ پانچ جزو آقا قیامی مغسول ایک اوقیہ سنبل ہندی چھ جزو اکلیل الملائک سے مراد
 چار جزو نشوونکہ چار جزو گل اسنی سات جزو زعفران سات جزو جوز السیر و آئینہ جزان سبب جزا سے آب بارنگ میں قرص طیار کریں کہ
 یہ قرص بالخصوص بعد بخار و مرض کے زمانہ ابتداء سے مفید ہوتا ہے اور ضاد اس قسم کا مفید ہوتا ہے و لکن نفع شامی کو بطبع ریحانی میں
 جو من دین ناکاپنی جذب کر کے نرم ہو جائے اور آسانی پس سکے اور او میں سے بمقدار ایک درہم کے لین اور لادن کو میں جزو گل سرخ
 نشوونکہ سنبل مغسول آقا قیامی مغسول ہر واحد سے چودہ جزو سب کو آب سرد افزہ اور آب بارنگ اور آب گرمہ مجموعہ پندرہ ہزار درہم
 کو مذکور ضاد کریں اور یہ بھی جائز ہے کہ درغن سوسن ملا کر ضاد کریں بیان حال و سن شخص کا جو کوری اور زینبہ کو مارا جا
 جو کوئی شخص کوئے اور رس غریب سے مارا جائے اور سبانی کے عوض آب بخود پلانا چاہیے اس طرح کہ پینے بجھ کر دین اور اسکا پانی نکال کر
 پلائین اور جو ادویہ صدمہ اور ساقط کو جو زکجای خصوصاً گل اسنی بہت مفید ہے۔ انصار یونہی زنجبیل اس مجموعہ و درہم
 ہزار آب گرم کے پلائین چوت کو مقام پر لگانے کی عمدہ دوا ہے کہ پوست کو پسند کر لیں و فوج کے فوراً اور طبعی ہوا اور منہ زور دلی کر
 اور رطوبت کم ہوئی ہو دوسری زخم پر لگاتین ناکہ چسپیدہ ہو جائے اور اس سے جدا ہو سکے کہ اکثر ایک ہی دینین اچھا کرتی ہے اور دوسرے
 روز نشان زخم کا باقی نہیں رہتا اور دم کی بھی تحلیل ہو جاتی ہے اور عفونت موضع سے بھی مانع ہوتی ہے خصوصاً اگر اس پوست
 کے نیچے تھوڑا سا نمک پسیرا دیتا ہے باریک کر کے پھر لین کہ کبھی وہ مٹی جو بھی اور چوہو سے زرد ہو کر چھوڑائی جاتی ہے
 اور او میں بھی کسقدر شوریت ہوتی ہے اس کمال پر پھر کہتے ہیں نسخہ مراد و اس اور سفیدہ ہونوں لیکر دونوں سے ضاد طیار کریں
 افرو ملی بند لیور و رغن گل اور دم کے بناتین انصار گنہ اور زعفران برابر لیکر طلا طیار کریں اور کچھ شمال ان ادویہ کو کہ نشان باقی رہا
 زینبہ کے لگانے سے اسکا اطلاق اور زوال ہو سکتا ہے کہ ہزار کو ہزار جزو غفل کے استعمال کریں بعض لوگ اس مقام غلہ
 مردار کا علاج بھی بیان کرتے ہیں ہم نے اسکا بیان کتاب زینبہ میں کیا ہے ولی کا بیان بہتر علاج دلی کا جو مفصل
 من دافع ہو رہے کہ الیہ اور نو کو اس پر بطور ضاد کے استعمال کریں اور لگا رہتے دین کردہ درست اور صحیح ہو جائے۔ ہم نے
 بدیون کے ٹوٹنے کے بیان میں اور وینہ ایسی ہی ہیں مین کو وہ سب دلی کو علاج میں بکار آمد ہیں ناکہ کتاب مذکور ان لا حظ کریں
 لگا اس مقام پر درد باقی رہ جائے بعد رستی دلی کے اوکی رعایت بذریعہ بندش کے کرنی چاہیے ورنہ کچھ پروا کرنی چاہیے موزی
 وغیرہ کی ترکیب لکھنے کا بیان سچ کے معنی فراش جلد کے ہن اور سطح جلد میں انقشار اور جھل جانگسی درشت شمع کے چھو
 سو کر دین ہوا کو اسکا علاج میں کچھ کچھ بھی سچ کے ہمارے دم پیدا ہوتا ہے اور کبھی بدون دم کے بھی سچ عارض ہوتا ہے کہ کبھی ناام
 جلد میں سچ پیدا ہوتا ہے اور کرے جھل جاتی ہے اور جھلکے قطع ہوتی ہے خواہ لک جاتی ہے اور اس کے انصاف اور لک
 کی حاجت پڑتی ہے لہذا اسکا علاج ایسی چیزوں سے کرنا لازم ہے جو اب جراحات میں مذکور ہو چکی ہیں اور ناساکن واجب
 کہ جلد کو قطع نہ کریں بلکہ جھل لانے میں گو خیر تہہ کے پھیلائے سے یہ فائدہ حاصل ہو کہ آخین انصاف پیدا ہوگا اور اگر اس
 سے انصاف پیدا نہ ہو کہ بذریعہ راجم کو ملانی جائے گی یعنی جو راجم خاص اسی غرض کے واسطے بنائے جاتے ہیں۔ مٹکی ہوئی جلد
 میں اگر سچ کھلا ہو دافع ہوا دوسرے انصاف دوا کا بدون بندش کے درکار ہے ان اگر بدون بندش کے ممکن نہ ہو دلی خفیف

اگر کہ پوچھو کہ کسین ہر کاسے کوئی ٹھہرے اور گزرت کرنے کی جگہ ہوا پوچھو کہ کاسے کی کھڑکیوں میں کین کہ اختیار کریں اور اگر دونوں طرف سے فن
ہوئی ہے اوس جانب کی توسیع کرنی چاہیے جس سے اوسکا ٹھکانا اولی ہے اور بقدر حاجت اوسکو بھیلنا چاہیے اس
اؤ کا خواہ موچر کا ٹوٹ کر نہ جانا اوسکا جیلہ پر کہ دفعہ اسکو حرکت قوی مذہبی چاہیے بلکہ جھلس اور نوک وغیرہ کو کپڑے کے بقدر اوس نوک کا
جیٹا اندر کی طرف ثابت ہوا سی قدر ملائی کی تدبیر کرنی چاہیے تاکہ وہ نوک اپنی جگہ پر رہے اور جھلس میں اگر سیدھی نکل آئے اور اگر نہ پھر
بھی مناسب معلوم ہوتی ہے کہ چند روز تک اسکو نہ پھرن تاکہ خود اپنے مقام میں جھلس پیدا کرے اور بعد ازاں نکل آئے اس صناعت کے
بعض طوائف اس بارہ میں جو کہ کس سے ہم ادوسو بعینہ بیان کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ تیرہ وغیرہ کی نوک کا ٹھکانا محتاج اسکا
کے نیچے اقسام سہام کو دریافت کرن اسلئے کہ بعض اقسام کی ساخت مکڑی سے ہوتی ہے اور بعض کی ساخت ڈاؤر بانس وغیرہ سے ہوتی
ہو اور کاسی تیر کی خواہ نیزہ کی انی اوسے اور تانے اور قلعی اور شیش کی خواہ اور پٹوین کی خواہ کسی قسم کے پتھر کی خواہ مکڑی اور تیرہ وغیرہ
کی ہوتی ہے بعض کی انی خواہ کاسی گول ہوتی ہے اور کسی کی سیدھلو خواہ چار پھل کی ہوتی ہے اور کسی میں ایک ہی انی خواہ و تیرہ
ہوتی ہیں اور کسی میں ایک ہی انی نوک اور ہوتی ہے اور کسی کی انی میں نوک نہیں ہوتی اور نہ کاسی میں نوک ہوتی جیسے قلعہ نیزہ اور انی
خواہ قلعہ نیزہ بازی میں خواہ مالک سکھ کی ہے کہ اوسکی نوک جو کھڑک سے داخل ہوتی ہے اور بعض کی نوک خمدار ایسی ہوتی ہے کہ اگر
بعد ازاں کے جسم میں اسے کچھ نہیں چربی تک نکل آوے اور بعض کی نوک اگر کھڑک سے داخل ہوتی ہے تاکہ جو بی اندفاع اوسکا ہو سکے اور بعض کی
انی مثلاً بولب کو ہوتی جو جیلہ پر کھڑک سے نہیں اٹھتا پید ہوا اور نیزہ کا ٹھکانا دشوار ہوگا بعض کی انی بہت بڑی ہوتی ہے اور اوسکا
کنارہ بقدر زمین اور گل کے موافق ہے جیسے وہ تیرہ جو دستی ملائی ہیں اور بعض کی بقدر ایک اوگل کے ہوتی ہے اور اوسکا نام ڈنایہ ہے
دنالا وہ جو اوس بعض کی انی خواہ کاسی الہری ہوتی ہے اور کسی انی بر چند نوکین باریک باریک بنائی جاتی ہیں کہ اگر جس کے سرے خواہ نیزہ
اور نہ کھال لین یہ کچھ اوسے کا اندر جسم کے پچھانے جیسے کہ تین میں گہری ہولہ تین اور اوڑل وغیرہ کے نکالنے کے واسطے کا ٹھکانے
میں اوس شکل کی کاسی وغیرہ ہوتی ہے بعض تیر کی کاسی خواہ نیزہ کو انہیں سری خواہ ڈنڈہ پوست کھاتی ہے اور بعض کی انی
خواہ کاسی سری اور ڈنڈہ میں پوست ہوتی ہے بعض کی ساخت میں استواری اور مضبوطی کھاتی ہے اور بعض کی انی وغیرہ میں استواری
نہیں ہوتی اوس کو خن سے ہوتی ہے کہ جب بدھن گریا اور بدھن میں ہری اور ڈنڈہ نکل آئے اور انی وغیرہ پوست رجماں بعض انی اور
کاسی کو نہ بہتر بن جائے میں اور میں مسموم میں ہو اور الفرن جب اختلاف ساخت نیزہ دیر کا اسد بر وقتا دہ پڑ ہوا جھلا اوکھانے
کے واسطے مقرر بن ایکٹ ریلو جذب اوکھش کر دے اور بدھن دفع کے اسلئے کہ اگر تیرہ وغیرہ خارج میں ہمسلا جھلا اوسکا ٹھکانا بدھن جذب کے
موجود اسلئے جذب کا استعمال کیا جانا ہے جس طرح جسم میں درائے اور میں مواضع میں تیر کی پیکان ہوا اگر کالی ہوا و زلف الدم
مملکت مرض ہوگا خواہ اذیت شدید ایسی لاف ہوگی کہ قتل مشوار ہوگا۔ دفع کے دیر بدھن تیرہ وغیرہ اوس وقت نکالتے ہیں جبکہ کشت
میں پوست ہوا اور جن اجسام میں اسکی گرانی پیدا ہوئی خدا میں کہ مون اور اوس کا جاک کرنے سے کوئی مانع مثل عسل و شہاد
وغیرہ کے نہ ہو کہ تیرہ ہی مجموع ہوتی ہو اور اوس وقت ہم جذب کا استعمال کرتے اور ہم ظہر میں نظر آنا ہو جب ہی جذب کا استعمال کرتے
اور اگر پوشیدہ ہوا اور نظر آنا ہو اور اوس وقت وہ طریق اختیار کیے جو بقدر اسے تیرہ کیا ہے کہ اگر زخمی کو اوس شکل پہنائی رہنا دشوار نہ ہو سکے
زخمی ہوا تھا اور اسی صورت پر صبر کر کے اوس وقت انی خواہ کاسی وغیرہ نکلیے لینے بروقت نکالنے کے بدھن شدت اذیت اور درد کی بات ہے

پانوں میں اور تر پنا وغیرہ اس سے صاف بنو پس مناسبت کے موقع سے اسکی تحقیق کریں اگر صبر کرنا چاہیں گا دشوار معلوم ہو چاہیے کہ اگر کوئی
چست کریں اور جہاں تک ممکن ہو اسکی شکل ایسی درست رکھیں کہ نکالنے میں ہرج اور رفت نہ ہو بلکہ اسے کانٹے نکالنے کی تر کبب خواہیے
اور جوڑنے کی تدبیر کریں اور اگر گوشت میں پیوست ہوگئی ہو چاہیے کہ باغون سے خواہ لکڑی سے جذب کریں بشرطیکہ وہ لکڑی پیوستہ نہ ہو
اور اگر لکٹ ہوگئی ہو تو ضرورتاً اگر انداز و رسی کی کمی ہو تو اگر لکڑی کر پڑے چاہیے کہ بذریعہ موچنے یا کسی خواہ کسی اور آدے کے جس سے انی
اور گانسی نکالنے کی گال میں اور بعض مصلحت کو گوشت کو بچھڑنا بھی درکار ہوتا ہے اور دوبارہ زیادہ پاک لگانا چاہیے اگر ایک مرتبہ پاک کر لے
سے نکلتا ممکن نہ ہو بلکہ اگر پیکان تیر عضو میں سے کوئی اکٹرا لیا ہو اور بدہرے پیوست ہو یا اس طرف سے نکلتا ممکن نہ ہو واجب ہے کہ وہ
مفادات پاک کریں بدھ کو توڑ کر نکالے اور اسی طرف سے نکالیں بدھ جو جذب کر خواہ بذریعہ دفع کے اگر لکڑی سمیت پیکان درہ لکڑی ہو
اور اگر لکڑی الگ ہوگئی ہو پس کسی دسی اور چڑے دفع کرنا چاہیے اور پیکان وغیرہ کو بطن خارج کے نکالیں اور مناسب ہے کہ اس کے دفع کر
میں کسی عصب خواہ شریان کو قطع نہ کریں اگر پیکان دوسرا ہو اور مٹولنے سے اسکا پتہ لگ جاتا ہے ایسی پیکان کو اس آدے کے انہی میں
داخل کریں جس کو نامہ کرنا ہے اسلئے کہ اگر پیکان نکلے اور ہم اسے دیکھیں کہ اوہیں چند مواضع مفید میں پیوستہ ہو گئے ہوں تو اسے
اس سے زیادہ عار اور نوکین اور میں دبا دیکھ ہوں جو نظر نہ آتی ہوں اسوقت زیادہ نقیشتش کرنی چاہیے اور خوب تلاش
کر کے اسے نکالنا چاہیے۔ اگر ان لوگوں میں سے کوئی اور نوک خواہ کا شاخہ یا دیگر نظر آئے اسے بھی نکالنا چاہیے اور میں جانوں اور پیل
سے جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں۔ پھر اگر پیکان وغیرہ کے چند نوکین ہوں اور نکلاؤ اسکا سخت دشوار ہو لازم ہے کہ پاک زلیہ و بڑھائیں
بشرطیکہ قریب اس کے کوئی ایسا عضو نہ ہو جس سے سیلان خون کا خوف ہو نا کہ جب خوب سندھ لکھا جائے اسانی ہم اسے نکال لیں
بعض آدمی اس چاک کو ایک تل میں داخل کر دیں جو میں نا کو گوشت اس کے برابر نکل آئے۔ پھر اگر نرم میں سکون اور نرم نہ ہو بلکہ
ہو اور درم گرم نہ ہو چھٹے لکے لگانا چاہیے پھر ایسا علاج کرنا چاہیے کہ جو گوشت کو اوگاری اور اگر جوحت میں درم گرم حاضر ہو
مناسبت کے کہ اسکا علاج نطری اور مفادات سے کوئی نہ بہترین بنجھائے ہوئے تیر و فکی تدبیر دلی ہے کہ جہاں تک گوشت
میں اثر زہر کا ہو چاہے اور بدہرے تیر گذر کر اندر گیا ہے سب کو جدا کر دالین اور کاٹ دالین اور شناخت اسکی بہتے کہ گوشت
کا رنگ جم گوشت کو رنگ سے منفرد ہوتا ہے اور تیر و گون ہوتا ہے پیسے مردہ کا گوشت پھر اگر تیر زہر کا بنجھا ہو کسی بڑی کھجے یا
کیا ہو اسکو کسی آدے ذریعہ سے ہم نکال لیں گے اور اگر اس تیر کے نکالنے سے کوئی تیر از قسم گوشت وغیرہ کے دفع ہو اسوقت تیر
لین اور شق کر کے کسی آدے کے ذریعہ سے نکالیں اور شناخت اس بات کی کہ وہ تیر بڑی تک پہنچ گیا ہے یا نہ ہے کہ وہ تیر سبب ہا
ہو چاہے اور چوبیس نہیں کرنا چاہیے اور جب ہم اسے ملائیں کہ بطن کو نہیں چھپکتا ہے لہذا اگر واجب ہو کہ سبب ہم اوتی بڑی کو قطع کریں
جہاں تک تیر وغیرہ پیوست ہو گیا ہے بعد اس کے اگر آدے کے کسی بڑے وغیرہ سے ایسا سوراخ کریں کہ تیر کا نکلاؤ دشوار نہ ہو اور تیر
اوسی بڑی میں کر بی پڑتی ہے جو بڑی نہیں اور گندہ ہو۔ اگر پیکان تیر کا کسی عضو میں سے درے سے صاف خارج ہو جائے تو یہ
بامعا اور رحم با جگہ میں پیوست ہو یا ہو اور علامات موت نمودار ہوں لازم ہے کہ جذب پیکان سے منع کریں اسلئے کہ اسے
وقت جذب پیکان سے قلع کر لیں اور اضطراب نا پہنچا ہوتا ہے اور کچھ عمل ملامت جہاں کی نمون اور باطنہ کے پیچھے ہیں نسبت
بشرطیکہ جذب پیکان کا ایسے وقت ظاہر نہیں ہوتا اور اگر علامات روی ظاہر نہ ہوں ایسی تدبیر اختیار کریں گے کہ جس امر خوف کا ہم

اگر قسم سیلان خون وغیرہ کے خوف سے اس سے الگ ہو اور پہلے ہم اوستکا ذکر گذشتہ سطور میں کر چکے ہیں اور جو امور ملک اور ایذا و جندہ عارض ہوئے ہیں اور ان سب کا بیان مفصلاً ہم کر چکے ہیں اوستکے بعد ہم علاج شروع کرتے ہیں اور اگر چند قسم ہوا
 رہیہ میں جو لیکن اکثر لوگ ایسی قسم کھا کر کچھ بھی ہو جاتی ہیں اور جائزہ دیتے ہیں اگرچہ یہ سلامتی نہیں ہوتی ہے اور نہایت تعجب
 ہوتا ہے اور اکثر اوقات کوئی مگر آجاکر اکل آتا ہے اور کچھ صفاق اور پردہ بھی باہر نکل آتا ہے جو شکم پر اور شرب اور رحم پر ہوتا
 ہے اور اوستکے وجہ سے موت واقع نہیں ہوتی ہے علاوہ یہ ہے کہ اگر ہم میکان کو ان اعضا میں جو کچھ دیکھیں فقط اوستکے باقی رہنے سے
 پر موت بہر حال طاری ہوتی ہے اور اگر نکال لوں گی تدبیر کرنے میں حوام اور جمال برقی سے منسوب کرنے میں اور اگر اسکا خیال نہ کرے
 اور میکان کو جس طرح ہو سکے کال لین اکثر بیمار صبح اور سہ ماہی سے اوویہ جاذبہ واجب پر کس مقام پر تیر چھ گیا ہے وہاں کچھ
 پیراشق کو چھین کر وہ جاذبہ توی ہے خواہ سرگندہ کی بڑھیکہ نما کرین اور کبھی رونی اور شہد میں گوند کر استعمال کریں۔ الصفا
 برگ خشک سیاہ اور برگ درخت انجیر ہوا اور جو اور زراعت النع خصوصاً جہاں فطرس کے اوستکے طرح نیک کا پیل سلم اور سیل
 خیری کے جمیع اصناف اور زراعت اور فصل اوس اوویہ حیوانیہ بہت سی ہیں مثلاً سیک کہ اوستکے کھال اور تار لی ہو
 ہدی میں چھڑے ہوئے کان کو سیلے عجیب النع ہے اسطرح دائرہ کے اوکھڑے میں نہایت مہرہ مند ہے اسطرح سہران کو سیکر
 استعمال کریں اور دونوں قسم کے کرنب اور جمیع حیوانات کی انفعالیوں کی راوی ہے عصباء جو ایک جانور مشہور ہے اور
 بدش بھی چھی ہوئی بفر کی جذب میں بہت موثر ہے اوویہ مرکبہ میں عصباء کا سر اور زراعت طویل در سرگندہ کی جڑ اصل بزر
 آپس میں ترکیب ہے اگر استعمال کریں اور خاص فاسد بد لون کے نکال دانی دوا فروغ مندیل کے بیج سے جبقتد میں انکا ذکر
 بد لون کے بیان میں آتا ہے قانون علاج آل کو چلنے کا آل کو چلنے کے علاج میں دو غنیمتیں شغلوت ہوتی ہیں اول تو یہ ہے
 کہ اگر دوا چھلانہ چھٹنے پائے دوسرے جہد جل گیا ہے اوستکی اصلاح ہوتی رہے آئیکہ پڑنے کے نافع دوا وہی ہے جو تدریک کر
 اور لعی پیدا کر دوا خاص جلی ہوئے مقام کا علاج ایسی اوویہ سے ہونا ہے نہیں طلب بھی کیتقد ہو اور اوستکے جہاں تعقیف بھی لکڑ
 نیا دہ تعقیف کچھ فرق نہیں ہے اور اس دوا میں لعی کیتقد ہوتی چاہیے اور با انیمہ حرارت اور برودت میں معتدل ہو تا فر ہے
 اور جب احتیاج دونوں قسم کے علاج کی ہو لے چھلانہ بھی نہ چھٹنے پائے اور چلنے کا بھی علاج ہو جائے پہلے مہرہات کو تدبیر کریں
 بعد ازان اگر دوسرے قسم کی دوا کی حاجت بانی رہے اوستے بھی استعمال کریں ورنہ کہ حاجت نہیں رہے لیکن اگر علاوہ اس مقام
 پہنچے ہو جاوے اور چھلانہ چھٹے دوسرے قسم کے علاج کا استعمال واجب ہو اور اوستکے واسطے اوویہ میں کوئی مہرہات اور جو
 مٹھ کر اوستکے جسم سبک ہے جیسے چولہہ کی مٹی اور عدس لطیف اور سیاہی بنور و شانی جو ہندوستان میں پیدا ہوتی ہے اور اسکی
 اور دیگر استعمال کریں اور کبند رخواہ ملک لبطم وغیرہ اس غرض کو واسطے ملاجبت نہیں رکھتے اسلئے کہ بعض ان اوویہ میں سے تھا
 گرم ہیں اور توت لعی سے غالی نہیں ہیں اور بعض میں رطوبت حد مناسب کو زیادہ ہے اوویہ خر قید بحسب غرض اول
 کے صندل اور نفل اور شست سپید جدید خواہ ٹیکری کو سیکر آب برگ غنبل لٹکل و رگلاب میں مخلوط کر کے ضاد کرین
 یا زردی پیٹھہ اور روغن گل سوہرہم طیار کریں ایضا کاسنی اور آردہ جو غسل اور زردہ پیٹھہ اور روغن گل ایضا عدس مسلقی
 جہاں روغن گل کے ایضا گل ایشی اور سر کر ایضا روغن گل اور سوہم بقدر مناسب اوستکے بعد چرنے کو خوب سادھ کر سپندہ اور

افقون اور سپیدی اندر کی اور کب قدر دودھ بھی تھریک کریں ایسا برگ خبازی لیکر شے پانی میں اور بالین اور سکے بعد جو پخت
 کو سین زخم درتہ نشین ہیں اور فے پاک کریں اور سکے بعد مردانگ پر درہ اور سپیدہ طبعی مکار حانی خورہ اور روغن گل بار
 خور آب برگ کو اور آب برگ کثینتر ایک جز داخل کر کے استعمال کریں اور دیر حرقیہ موافق غرض دوم سکے عمدہ
 اس غرض کے واسطے مرہم جوئے کا ہے اور سکے بناؤ کی ترکیب یہ ہے کہ چونکہ لیکریات مرتبہ دھو بن ناکہ اور کسی تیزی اور حدت
 دور ہو جائے اور سکے بعد غلغل اور زیت بن طبعین اور خورہ اسامہ بھی ملا دین اگر اور کسی حاجت میں اور کبھی طین نیمو لیا بھی ان
 پر اضافہ کرتے ہیں اور سپیدی بقیہ اور خورہ اسامہ کر شراب بھی داخل کرتے ہیں دوسرا نسخہ مرہم نورہ کا جوئے کو بہ ستور
 مذکور خوب جو دالین اور آب برگ چندر اور آب برگ کرنب اور روغن گل اور موسر ملا کر طیار کریں اس مقام کے مناسبہ جہان
 ملکہ اور نفع کا خوف نہوا ایک دوا بھی ہے کہ جھاؤ کی تہی اور نہ نوب جلا کر پخت کریں اور گوہر سوکھا ہوا اور پوست و زیت
 مشکط اشبع مکدوس درم مردانگ تین درم خبث رصاص چار درم خبث قطعہ چار درم اکب خسول آب سرد سے چند بار پانچ
 درم قہو لیا پانچ درم طین قریشی اور رومی اور آسنی اور سپیدہ طبعی مکارسات درم عصا الزاخی کو فندوس درم مدافارسی خواہ مدافو
 چینی چھ درم تویتا و سببسات درم بیکری سکنی دانہ لبلاب خواہ برگ لبلاب دس درم خبث الحمدید عصا برگ طعی اور خبازی ہوا
 دس درم سوسن آنا دوا و فصل سوسن اسماعلی زعفران مکدیانچ درم کا نور چار درم دھگل اور خرام مغز بارہ سنگھا اور اوکلی حربی لغد
 حاجت ملا کر مرہم طیار کریں ایک اور نسخہ جز زیادہ نوی سر اور فیل اور لرت میں اور سکے استعمال کرنا چاہیے یہ ہے کہ برادہ بخار
 اور برادہ آہن کو طین خرخواہ طین احمر سے گل حکمت کر کے کسی نور خواہ بھی میں جلاتین اور قرص بنا کر مکہ چھوڑیں اور جبوت
 تخفیف کی حاجت ہو بطور ذر کے چھ کریں خواہ روغن گل ملا کر طیار کریں۔ ازین قبل یہ دوا ہے پچال کہونہ پارچہ کنان میں
 لپیٹ کر جلاتین ناکہ جل کر فاک ہو جائے اور دھگل ملا کر طیار کریں عجیب النفع ہے جن مقامات میں بعد جل جانے کے فرحہ پر جا
 اور کرات بونی گندا اور مالاملا خواہ بقلہ خواہ ہوا سولون اور ورق آس کو میکہ زور کرنا بہت نافع ہو جائے اگر اسکا نفع ظاہر ہو
 جھاؤ کی تہی خواہ خر خوب بطنی کی تہی جلا کر استعمال کریں درالاس سے کچھ فائدہ ظاہر نہو اور وہ مدافار و فح غنیہ کا استعمال کرنا
 واجب ہے پانی سے جل جانا کبھی کہوتے ہوئے پانی کے دیک خواہ اور کوئی برتن کسی آدمی کے عضو پر گر پڑتا ہے
 اور پھر اثر پیدا کرتا ہے جو آگ سے پیدا ہوتا ہے۔ تدبیر مناسب یہ ہے کہ اسکے علاج میں محلات کریں قبل از انکہ او میں اندر پر جا
 اور منبدل اور گلاب اور کارکا نور کو طیار کریں اور دوا کو خشک نہ ہونے دین بلکہ مرہم لفظہ دوا پر ایک کپڑا اور برف
 میں بھگوئے ہوئے کو پھرتے رہیں کہ تہ تہ پائڈ پڑنے سے مانع ہوگی۔ بعض اطباء مبادرت کرتے کہ اس مقام پر آب زیتون
 خواہ آب راو کو پھرتے ہیں اور بہتر ہے کہ ان دونوں پانی میں سے کسی ایک کو مرہم میں مسکے استعمال کریں اور مرہم نور
 بھی مفید ہے۔ اور جو دوا پچال کہوتے سے بانی جاتی ہے اور نسخہ اسکا انھی میں مذکور ہو چکا ہے عجیب النفع ہے اور ایسے جگہ سے جو
 پڑ جاتے ہیں انکا علاج کرات مسکون خواہ کرات جحف کر کرتے ہیں اور یہ سب کو بہتر دوا ہے اور یہ طرح جتنی ادویہ آگ سے
 جلنے کی اور پر کے باب میں بیان ہوئے ہیں وہ سب بکار آمدین نزف الدم اور صبر و صبر کا بیان فن کلیات میں بیان
 ہو چکا ہے کہ خون کا نکلیا عروق سے ہوتا ہے خواہ کسی رگ کا سونہ کھل جائے سبب ضعف اوس رگ کے خواہ اوس رگ میں

استلاچ خون زیادہ حاصلین ہو جاوے اور کوئی حرکت قوی نہ کرے کہ چھینا اور جلانا اور کوہنا پمانا اگر اس سے بھی رگ کا موند نہ گھل جائے اور خون نکل آتا ہے تو وہ کوئی چیز گرم خارج سے الٹی تھل ہو جو بروقت اندرونی کو جذب کرے تو وہ رگ کسی حد تک کی وجہ سے پھٹ جائے اور وہ سبب بادی قاطع ہو یا قساح خون کسی طرح کی شراب اندر نہ لے تو وہ بڑی اعضا میں پھنکے یا کوئی حرکت شدید نہ ہو اور امثالہ کے حادث ہو یا رگ سے خون ابلتہ شریح کو ٹپکے ہو جا سکے مگر اس رگ کا ڈھیلا ہو جاوے اور صفات جو اس رگ کے چاروں سین شامل پیدا ہو نہایت اولیٰ اور اہم مطلق سیلان نئی ابتداء ملے راہ کی رگون میں ہو شریان ہو کہ اس سے خون کا سیلان بہت جلد ہوتا ہے اس وجہ سے کہ اس کا جسم حرکت کرے اور جو کہ شریان میں سے کبھی ہٹتا ہے اور کبھی منتشر ہوتا ہے اور جب مکان میں شریان کی ٹنگی واقع ہو تو بعد فرق انفصال کے اور غلا پیدا ہو جاوے کار بور سما کی طرف ہوتا ہے جس کا نام ام الدم ہے اور شریان اگر کہ اس قسم میں سے جو ملتحم ہوتی ہے لیکن بہت دشواری سے اور سیکا التمام ہوتا ہے اور اکثر سے کہ شریان ملتحم نہیں ہوتی جو اور جو چیز کہ شریان کہ ہے اور سین التمام پیدا ہوتا ہے اور جب رگ کو چیز میں بوجہ التمام کے ٹنگی پیدا ہوتی ہے اسی جہت سے شریان میں ٹنگی پیدا کر کے جریان خون کو ملتحم ہوتی ہے اور زیادہ اور قوت سیلان خون کا نہیں ہونے بلکہ بلکہ بطور شریح کے خواہ نہایت پہلی و حادہ جقدر سانس باقی رہی جاتی ہے اور ملتحم نہیں ہوتی ہے اور بعد راستہ آہستہ خون نکلتا ہے جو بے سکی بہ نرمی بند رہے اور دباؤ کی کوین پھر خون کا سیلان رگ جاتا ہے اور جہاں کا تھان ٹھہرتا ہے جیسے عروق کا اکثر یہی حال ہوتا ہے اور بیشتر وہ رگ تھما زید جلد پھرتی ہے اور بند رہے بعض کے اور خوش کے معلوم ہوتا ہے اور اکثر سے کہ شریان کو اندر کی طرف سے ریات پیدا ہوتی ہے کہ اندر ہی اندر پھٹ جاتی ہے اور جلد سے مشورہ مسلم ہوتی ہے اور سوقت جلد سے پھر پور سا پیدا ہوتا ہے اور درم لین کا معدوث ہو جو خون اور رگ کے ہوتا ہے اور اس ورم سکون ہو جو عجز اور دبانے کے ہوتا ہے اور یہ کیفیت اکثر عروق اور رگہ پھٹنے کے ران میں ماض ہوتی ہے اور رابض میں بھی خود ہو جو بھی کیفیت ہوتی ہے اور اکثر اس کا عروض بہ سبب کسی اور خارج کو ہوتا ہے اور فیصدی بھی یہی صورت پیدا ہوتی ہے اکثر اطباء نے گمان کیا ہے کہ ہر ایک فنق شریان سے ام الدم پیدا ہوتا ہے اس لیے کہ شریان کا شکاف کبھی ملتحم نہیں ہوتا بلکہ جو عضو شریان کو کر دے اور سین التمام پیدا ہوتا ہے اور درم مشورہ اور سما پیدا ہوتا ہے اور خود شریان بعد شق ہونے کے کبھی نہیں جوڑتی ہے حالانکہ ایسا واقع میں نہیں ہے کہ شریان کبھی ملتحم ہو بلکہ جوڑ سکتی ہے جو لوگ شریان کے جوڑنے سے واقع میں اونکی دلیل قیاسی بھی ہے اور تجربہ سے استدلال کرتے ہیں قیاسی دلیل یہ ہے کہ شریان کا ایک طبقہ پیچیدہ و مقبوض کو عجز دیتی ہے اور عجز و ق کا التمام نہیں ہوتا ہے پس حکم ضرب دوم شکل اول کے نتیجہ یہ ہوا کہ پوری شریان ملتحم نہیں ہو سکتی اور غصہ بہ کا بیان اس طرح ہر کرتے ہیں کہ جسے کبھی کسی شریان کو جوڑتے نہیں دیکھا جا لیدوس نے ان لوگوں کا مقابلہ قیاس اور تجربہ دونوں طرح سے کیا ہے قیاس جو اس مقام پر جالینوس نے کیا ہے خطا ہے لینے اس کا صفیٰ اقسام نظریات خواہ مقبولات کہ ہے صورت اس قیاس کی یہ ہے کہ شریان میں میں میں سے گشت اور مٹی کے اور گشت ملتحم ہوتا ہے اور مٹی مطلق نہیں جوڑتی ہے پس چاہیے کہ شریان جوڑنے اور نہ جوڑنے میں میں میں کی کیفیت حاصل کر دے کہ کیفیت یہی ہے کہ بہت دشواری ملتحم ہوا اور تجربہ اپنا جالینوس نے یہ فعل کیا ہے کہ اکثر لوگوں کا علاج کیا کہ او کی شریان کا التمام ہو گیا اور شاید یہ بحث الیسی ہے کہ جسم اسکے بیان سے فائز ہو چکا اور اوپر کے ابواب میں اس کو ذکر کیا کہ میں لیکن پھر کہتے ہیں کہ اعضا کا حال بروقت امعات کو کے مختلف ہوتا ہے کسی عضو کو خون بکثرت نکلتا ہے اور جب وہ عضو شکاف ہو جاوے خون بکثرت جاری ہو جیسے جگر اور یہ اور بعض اعضا

میں کڑاؤ نہ کم نکلتا ہے اور ان دونوں قسموں میں بعض سے خون نکلتا پر خطہ ہے اور بعض عضو سے ایسا پر خطہ نہیں ہے جیسے پیچھے ہٹے سے خون کا نکلتا بہت کثرت سے ہوتا ہے خواہ ناک سے بھی خون کثرت برآمد ہوتا ہے پیچھے ہٹنے کا خون نکلتا پر خطہ ہے اور ناک کے بقید خون برآمد ایسا ہو خطہ ناک نہیں ہے اور جیسے برآمد ہونا خون کا نشانہ اور رحم کردہ سے کہ بہت ہی قلیل برآمد ہوتا ہے بلکہ بیشتر تھوڑا تھوڑا خون نکلتے نکلتے انجام دیکھتے ہیں پونچنا ہے رکوں سے بھی خون کے نکلنے کی مختلف صورتیں ہیں کسی شریان کے خون برآمد ہونے کی صعوبت زیادہ ہوتی ہے اور خطرہ بھی زیادہ ہے جیسے ہاتھ اور پاؤں کے ٹرے ٹرے شریانیں کہ ایسے اگر خون جاری ہوا کثرت بہت بے ہلاکت پہونچتی ہے اور ہڈی میں ہوتا ہے اور بعض شریانیں کا خون ایسا پر خطہ نہیں ہوتا جیسے شریان قحط یعنی جو شریان سر کے پاس ہے کہ اس کے خون کا بند کرنا مشکل ہے اور فقط باندھ دینا اس کا کافی ہے اور اکثر پتھر چھوٹے شریانیں سے خون جاری ہوتا ہے اور خود بخود بند ہوتا ہے کبھی درمیان شریان کے خون اور غیر شریان کے بے فرق بیان کرتے ہیں کہ شریان کا خون ضربانی اور رقیق اور اچھا اور غائی نسبت غیر ضربانی کے ہوتا ہے اور مائل بہ سواد مثل خون دیگر نہیں ہوتا ہے اور ناقص ہوتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کو استفراغ دموی ہو خصوصاً استفراغ دموی تھالی اور استفراغ حاد فراط کو پیونچ جا کر اور بہت تشنگی کی پیونچ نہایت ردی ہے اس طرح اگر کچل آئے گئے ایسا استفراغ مہلک ہوتا ہے اور کچل کے ہمراہ بوجہ استفراغ مذکور کے غشی بھی پیدا ہو بہت جلد موت واقع ہوگی اور نڈیان اور اخلاط عقل کو بہت استفراغ خون کے مہلک ردی ہو اور اگر نڈیان اور اخلاط عقل کے قریب تشنگ پیدا ہو اکثر قاتل ہوتا ہے **قانون علاج نزف الدم کا نزف** کے علاج میں ابتدا میں جس خون کی تدبیر کرنی چاہیے بعد از ان اگر قرحہ پر گیا ہے اس کا علاج کوین اور جس نزف الدم کا سبب برقرار ہو اس کا بند کرنا ممکن نہیں ہے جیسے کوئی مادہ اکال وغیرہ باعث اجراء خون کا ہے کہ جب تک انزال اس سبب کا نہ کوین گے کیونکہ بند ہوگا پھر اگر بوجہ ضعف مفروضہ خواہ کسی اور وجہ سے اتنی مہلت نہ ہو کہ پہلے انزال سبب کا کوین بعد از ان جس خون کوین جو جس خون کو درجہ سے نامیادار سے بند کرینگے اور مہلکات خون کا بیان تفصیلی اگر کتاب اول میں ہو چکا ہے۔ تاہم اس مقام پر بطور مدد کے کہ غفہ ذکر کرینگے۔ واضح ہو کہ اسباب میں خون کے بعض لہہ ہیں کہ بہت خرمج کو بدل دیتے ہیں خواہ ایسے ہیں کہ جسطرف سے خون جاری ہو اسی طرف آئے کو روکتے ہیں اور مقام جریان تک پہونچنے نہیں دیتے اور بعض مہلکات ایسی ہیں کہ خاص مقام جریان خون سے اس کو نکلتی ہیں تیر اور بعض حوالہ کا اثر مرکب دونوں اتروں سے ہوتا ہے کہ مانع وصول بطرف مخرج کے بھی ہو تیر اور خود موضع جریان سے بھی روک دیتے ہیں خواہ تینوں فائدوں کو جامع ہوتے ہیں پہلی صورت یعنی جو خبیث خون نکلتے کی جہت بدل دی اور خلاف جہت کی طرف داخل کرے اس کی بھی یہ کیفیت ہے کہ فقط جذب بہ طرف خلاف جہت کو کرے اور کوئی دوسری راہ برآمد خون کی جہت مخالف میں جدید پیدا کرے جیسے جگر پر وضع حجام اگر اس سے قبل نزف الدم کے کرین دہستہ تھنے سے رفاف پیدا ہوگا اور یہ کوئی نیا سبب نہ ہو جو اس ترکیب کو پیدا نہیں ہونا اور کبھی الگ نیا مخرج بذریعہ جذب خلاف کو پیدا ہوتا ہے جیسے صاحب رفاف کی او میں ہاتھ کی فصد کھولی جائے جو معاذی اور کو تھنے کی مویشر طیکہ فصد ضیق مواد زیادہ کشادہ نہ ہو دوسری قسم یعنی روکنے والی شے ایسی کہ مجری نزف تک آگئے وہی ہوگی جو مانع حرکت خون کی اور اس کے نفوذ کی مواد یہ صفت اس میں یا بہ سبب خراف کے ہوتی ہے یا بوجہ تھمیر کے ہوتی ہے اور معذرا دہ ہوتا ہے خواہ کیفیت اور حالت خاص کسی بدن کی جیسے

غشی کا واقع ہونا کہ اگر وہ غشی واقع ہونے کے جس نرف الدم کھیدا ہونا جو تیسری قسم یعنی جو خاص موضع نرف دم پر
خون کو رسکے وہ ایسی ہی چیز ہوگی جو نرف کو بند کر دے خواہ بند کر بندش سخت کا یا بند کر بندش خفہ بندی اور کوئی چیز سویرا خون
بہر دینے کی جیسے کوئی دوا خواہ کبر او غیر بہر دین یا نقطہ خفہ بندی کریں اور سویرا میں کوئی چیز بہر دین خواہ موضع نرف الدم خشک
پیدا کریں داغ دینے سے یا کوئی دوا ایسی لگا لیں جس سے پٹری پڑ جائے خواہ جمود یا بستی ایسی پیدا کریں کہ خون کو کٹا کر
خواہ کوئی دوا معری اور سپندہ لگا تین خواہ تجفیف پیدا کریں خواہ ادویہ لمجھ کا استعمال کریں خواہ اوس گشت کو جو کر دے کہ
اوسین نگلی پیدا کریں تاکہ اوسے بند کر کے تیرہ سہرہ سہرہ ضروری یہ بات ماننے کے قابل ہے کہ اگر جراحت کو ہوا وہ دم بھی ہو
اگر تیرہ سہرہ اور اعمال جو اوپر بیان ہو چکے ہیں انکا کرنا دشوار ہوگا اسلئے کہ اسوقت نہ بندش بذریعہ دوا ورنہ ممکن ہوگی
اور نہ فیلہ وغیرہ کا داخل کرنا یا پڑکنا اور ہتھوڑی سے بندش ہو سکے گی یا ان اسوقت استعمال ادویہ مغزیہ کا ضرر ہو سکتا ہے
اور بیش اور تخدیر کا پیدا کرنا اور خون کا قوام کھینچنا اور غائر کرنا اگر علاج بذریعہ بندش کے خواہ بذریعہ پاک کرنے کے خواہ
کسی دوا کے لگانے سے بشرطیکہ زخم میں درد زیادہ ہو گیا جاوہ نہایت ردی ہے اور جوشست برعکس ایسی واقع کر
سکتی ہے کہ درد پیدا ہووے بھی ردی ہے اور مٹانا عضو مخرج کا لازم ہے کہ جامع دو باتوں کا جو اولیٰ تو درد ہونے پائے دوسرے
بسطر طرف خون کا میلان ہے اوسکی جہت مخالف میں لہذا کریں پس اعانت خروج دم کی بذریعہ تدلیہ اور تخلیق کے نہ کرنا چاہیے
یعنی ایسی طرح اوس عضو کو چھکانا اور لٹکانا درست نہیں ہے کہ اخراج خون کا باسانی ہو جائے اگر ان دونوں غرض کو حاصل کرنا
بند ہو لینے دردی زیادتی کا موقوف ہونا اوسی شکل پر اور مٹانے میں منحصر ہو کہ جس شکل میں خون باسانی نگلی کا لگانا ہے خواہ
برعکس اسوقت مشابہہ حال مریض کے جو غرض زیادہ مناسب ہو اوس پر اختیار کریں اور جب کا تحمل مریض پر آسان ہو اور سر
دست جو مفید زیادہ ہو اوس کا لیا زیادہ کریں اب اسوقت مملو احتیاج ایک اور بات بیان کرنے کی ہے بعد ازان کہ ناظر
کتاب ہذا اس امر کا ناظر ہوئی کہ جس رگ سے خون جاری ہے شریان سے یا شریان نہیں ہے بلکہ رید ہے اور وہی گشت
جو اوپر بندگی خون اور رگت خیرہ کے بیان ہو چکی اوسکے ذریعہ سے اطمینان کر لے تاکہ اگر شریان سے اجزا و خون کا احتمال نہ
یقین ہو اوسکی تدبیر میں توجہ زیادہ کرے اور دریدگی نرف الدم میں چند ان اہتمام نامہ نہیں ہے بعد اسکے ہم کہتے ہیں کہ
جذب بطرف خلاف جو بطرف مخرج دم نہوا و سکی تدبیرات مختلفہ میں سے ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ عضو مخرج کو لقم اور اندازہ زیادہ
اور بندش کے نہو مخانی چاہیے خواہ ذریعہ ہر جام کے اندازہ میں چاہیے اور جس عضو کو بطرف جذب کرنا ہی واجب ہے کہ وہ عضو
عضو باؤٹ کا مشاک اور دونوں ایک ہی خط مستقیم طو کا خواہ عرضاً واقع ہوں اور دونوں جہت عرض اور طول میں جو
دور تر ہو نسبت عضو باؤٹ کو اوسکی طرف جذب کرنا چاہیے اور قریب کی طرف مناسب نہیں ہے جیسے اگر جذب مخالف
سر کے دونوں طرف کا کسی ایک جانب سر کے خواہ ہاتھ کے جانب مخالف کا جذب اوس ہاتھ کے دوسری جانب میں کہ
دونوں جذب قریب میں انکا چند ان فائدہ ظاہر ہوگا اور پورا انوار اور جذب ہوگا اور یہ فائدہ اسی میں کہ بر وقت اگر
سمجھنے کے ناظر کتاب ہذا کو وہ اصول یاد کرنے کی ضرورت ہے جنہیں ہم نے کتاب اول فن کلیات میں ذکر کیا ہے جہاں پر
قوانین استخراج کے بیان کیے ہیں بندش خواہ دلت خیرہ جو کہ کریں واجب کہ اوس عضو کے قریب مخرج ہو جس سے

خون کی روانی ہو رہی ہے پھر اس سے اوتر کر جس سے مقام پر کہن اور شراقتین کے شکافہ جو نے من ان تدایر سے اسکی امید قطعی نہ رکھنی چاہیے کہ بس یہی تدبیرات کافی ہیں اور جس خون فقط انہیں تدبیرات ہی ہو جائیگا مگر ان تدبیرات کو جس میں ٹھہرا کہ استعمال کرتے اور یہی حال خند جانب مخالف کا ہے جو الباقی فطرت میں کھولی جاوے دوسری قسم کی ایک صورت لینے خون کے غلیظ اور جانز کرنے کی صورتوں میں ایک صورت یہ ہے کہ مثلاً اگر کسی شخص کو رعافہ وغیرہ کثرت جاری ہووے اور غدیہ غلیظہ الیکموس کھلا میں جو خون کو خائرا و غلیظہ کر دین جیسے عدس اور عناب وغیرہ اور دوسری صورت یہ ہے کہ مخدرات اور اب سرد کا استعمال کرین اور بدن پر اوپر بہرہ کھین اور کبھی غشی خود بخود واقع ہووے کسی تدبیر سے پیدا کیجاو ایسی مفید ہوتی ہے کہ نرف الدم کو بند کر دیتی ہے۔ قسم اخیر کی صورت یہ ہے کہ او سمین فقط ایک ہی فاعلہ کی رعافہ درکار ہے یعنی مثلاً کبھی کوئی شریاق متصل غلبہ کو ایک ہی جانب سے ہوتی ہے اور دونوں جانب اسکی متصل نہیں ہوتی اگر اسکی بندش فقط ایک ہی جانب سے کر دین روانی خون سے ازان اور اطمینان ہو جاوے بلکہ بیشتر دوسری جانب سے ایک شعبہ متصل ہوتا ہے دوسرے شریان کا اگر سبب دوب جاتا ہے اور خون اسکی طرف پہونچتا ہے اور جس ہ کو بند کیا ہے اسکی دوسری جانب سے خون او سمین پہونچتا ہے اور وقت دوسری بندش کرنے کی پڑے کی اور تیل بندش اس جانب کی شناخت کرنا چاہیے جدھر اس رگ کا سیدھا ہے اور یہاں سے رگ پیدا ہوئی ہے بعض مواضع میں مبداء اسکا اسفل کی طرف ہوتا ہے جیسے خرق میں اور بعض مقامات میں مبداء شریان کا اوپر کی طرف ہوتا ہے جیسے ران اور بالون میں جب یہ مقام اچھی طرح معلوم ہو جاوے اسوقت خند اور رطل کا استعمال کرنا چاہیے ایک تدبیر اسکی یہ بھی ہے کہ موچنے وغیرہ سے رگ کو باہر نکالین اگر چہ اسکا نکالنا بدون چاک کرنے ٹھوسے سے ہو گوشت ممکن نہ ہو اور گوشت سے مراد وہ گوشے ہو جو محیطہ اسی رگ سے ہے اور اس رگ کو چھپا لے ہوئے ہے۔ اور اسکے بعد اوں اوپر کر کچکا ذکر ہم کرتے ہیں استعمال کروں اگر یہ رگ ضارب ہو یعنی مثل نبض کی چلتی ہو اور خوب اسکی حرکت محسوس ہو مٹا سکتے ہیں یہ ہو کہ خرقہ کمان سے اسکی بندش کرین اس طرح اگر ضارب نہ ہو لیکن اتنی بڑی ہو کہ او سمین سے خون بکثرت نکلتا ہو اور بند نہ ہو اور جب تدبیر کے فراغت حاصل ہو بعد ازان استعمال واد نکال کرین بین ن بی نہ کھولیں خواہ چار روز تک اور اس اثنائیں اگر وہ سہری کو کھین کر خوب چسپان ہو گئی اور اچھی مسح گرفت کر لی ہے پھر اس سے ہرگز چھوٹا مناسب نہیں ہو بلکہ اور زیادہ اہتمام کر کے اور سکر دوا سی قسم کی دوا لگا دین جو کہ سیدہ پیلے دوا کے خشکی کو جو اپنی رطوبت کو کم کر دے۔ اور اگر دوا کے اوپر بھی خواہ کرے اور کاغذہ جو کہ چھوڑانے سے وہ دوا بھی اوکھڑ جاوے موضع دوا کو اونٹلی کے نیچے دبا کر ایسی تدبیر کرین کہ خون کا اوچھلکر نکلنا رگ جاوے اور جقدر دوا بھرتا کر الگ ہو گئی ہے باقی ماندہ بھی جو الگ ہو چکی ہے اسے جدا کر دین اور اسی جاچہ اوں دوا کوہ و لگ کر کے کہ کر دین اور دوسری دوا اسکی جگہ پر بد لکر رکھیں اور ہر وقت دوا چھوڑانے کے عضو خورج کر کے طرح اوٹھا تین جیسا اسکی نسبت مناسب ہو اور وہی شرط پرین چکا اور یہاں ہو چکا ہے اور عمدہ طریقہ اسکا یہ ہے کہ نہم کا تھو موندہ مبداء کی ہو یا موندہ مثلا اگر خورج کے اسما میں ہو خواہ رحم میں ہو ایسا خورج بچایا جاوے کہ اوچھو کر اعضا کو اونچا کرے اور ادب کے اعضا چست کر دے اور باہر سے شکل کو پیدا کرنے سے درد پیدا نہ ہو بلکہ ایسا عنوان اسکی لینے خواہ میٹھے کا درست ہو جاوے بہر تین روز تک مریض کو اسی انداز پر رہنے دے تا کہ خون بند ہو جاوے۔ گو دروغیرہ بھر کے خواہ اور کوئی چیز ختم نہ کرے

داخل کر کے جو تیر ہوا اسی وقت جلوی جب شران عظیم ہوا اسکی ترکیب یہ جو کہ بشر ارب خواہ کمری کا جالا یا باریک دلی یا پورانا
 کپڑا کتان کا لیکر اوپر اوپر غریب اور ادویہ مانع خروج کو چھڑکین اور فستقلہ یعنی جی سنا کہ شران کے اندر داخل کریں اور اسکا ادویہ
 باندھیں اور کبھی فقط بشر غم کو کش کی جی تمباکام دیکھائی ہے اور کسی اور چیز کے ملائے کی ضرورت نہیں رہتی لیکن بندش ایسی درست
 اور صفائی کے ساتھ کرنی چاہیے کہ کتببہ التمام پیدا نہ کھل نہ جاوے اور جو فستقلہ کہ اندر داخل کیا گیا ہے اسکے خارج کرنے کی تیر
 طبیعت آپ ہی خود کر لیتی ہے اور جتنا جتنا زخم پورنا جائے جی باہر نکلتی آتی ہے خواہ اندر ہی اندر وہ جی سمیٹتی جاتی ہے اور پتلی ہوتی
 جاتی ہے اور دب دب کر ایسی باریک ہوتی جاتی ہے کہ بعض کے زخم سے مثل رشتہ باریک کو نکلتی ہے۔ روم بلا التمام یعنی زخم کا
 موند نہ کرنا اور اسکے اندر کوئی جی وغیرہ نہ رکھنا اسکی صورت یہ جو کہ جی کی شکل کی کوئی شے زخم کے موند پر رکھیں اور اندر
 داخل نہ کریں اسکا وہ گدی رکھنا یا زمین خصوصاً سفنج کی گدی اور پتلی ایسی درست باندھیں اور خوب کسکر کہ احتمال کھل جائے اور وہ
 ہونے کا نہ ہو۔ اور جب کہ واسطے بندش بر خلاف اس بندش کے ڈھیلے اور نادرست ہونی چاہیے اسلئے کہ پہلی بندش سے غرض یہ
 ہوتی ہے کہ زخم کا موند ہم بجائے اور پہلا چھڑک جی کا خوب تنگ رکھا ہوا اور دوسرا تیرا جی بلبست پہلو کے اور رانگ بیج بلبست اپنی
 قابل کے ڈھیلہ ہونا سبب ہو اور یہاں پر لینے جذب کیواسطے برعکس اسکے بندش چاہیے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بہت
 سی گدی اور پتلی کا باندھنا بشر طیکہ ضعیف ہون اکثر اونسے فرشتہ جذب کا پیدا ہونا ہے اور صنعت سد کی لینے بمثل دردم
 کی حاصل نہیں ہوتی اور شد خواہ بند کرنا اس سے غرض اصلی یہی ہوتی ہے کہ خون کی آمد بند ہو جائے نہ انیکہ الم اور ایزا ہو بخوان اکثر
 ضرورت المام کی ہو کہ مضائقہ نہیں ہے کہ سنتی سے بندش کریں بعد از ان تھوڑا تھوڑا ڈھیلہ کرتے جائیں۔ اکثر اوجناج اسکی بھی جی
 کہ گوشت کو مانگے وغیرہ سے سمیل و دونوں باہین کچا کر کے اسکے بعد پتلی وغیرہ باندھیں اور بیشتر فقط دونوں باہوں کا ملا دینا اور ایسی خاکہ
 اور پتلی وغیرہ زخم کے رستے کی حفاظت ہون چسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے کافی ہوتا ہے۔ بعد اسکے ایسی ادویہ کو چھڑکنا چاہیے جو مجھ میں
 اگر کوئی رگ مثل و راج کے پھٹ جائے واجب ہو کہ اسے ابتدا میں ایک بانہ کی انگلیوں سے ملا کر ادویہ اور پتلی وغیرہ دوسری بانہ
 سے چڑھائیں اور لگا میں۔ روم مذکورہ علقہ کے کبھی بوجہ استواری علقہ سینے شکستہ والی چیز کے جو موند پر شکاف کو لنگی ہوا ہر
 اوس موند کو سمیٹ کر رہے حاصل ہوتا ہے کہ وہی علقہ اسقدر سمیٹنا ہو کہ آخر کار میں خون کو لبت نہ کرنا چاہیے اور فائدہ روم کا پیدا ہونا چاہیے
 کوئی شے زیادہ تیر پیداکرے اور خون کو سمیٹ کر دی اوس مقام میں گوشت پیدا کرے شکاف میں تنگی پیدا کرے بکا طریقہ ایک ہی ہے کہ شکاف
 کو عرض میں قطع کریں پس دونوں طرف سے دو تنگ پیداکر نیکی کر اوپر گوشت دوڑ جائے گا اوس طرف جہر
 سیلان خون کا ہوتا ہے اور یہ تیر اوس مقام میں درست پڑے گی جو موضع لحمی ہو اکثر حاجت قطع ایک شعبہ رگ کو نہ رہے
 ہوتی ہے تاکہ دخول اسکا اندر کی طرف یا استواری ہو بعد از ان اوپر دوا لگائی جاتی ہے۔ اکثر التمام مجرکہ کا بدن ام الدم کے چھڑک
 پیری پڑے کہ جو استواری زخم کی فقط رگ کے ذریعہ سے بھی ہو سکتی ہے اگر سیلان خون کے وجہ سے کوئی ضرر عظیم پیدا ہوا ہے
 اور زیادہ مہلت استعمال اور یہ کی نہوا کہ کبھی بذریعہ استعمال ادویہ کا ویشل جوہ وغیرہ کی بھی ہوتی ہے خواہ زخم راویہ چھڑکی کو اقسام
 اور اقسام زینج کے اور کرون وغیرہ کی جو ضعیف العمل ہیں کہ ان ادویہ کو مقام شکاف پر چھڑکتے ہیں اسطرح زینج الجرح سے
 بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ زینج دوا میں چھڑک کر موضع مائوت کی بندش کر دیتے ہیں۔ پس خون بند ہو جائے مگر اس میں خطرہ یہ

کہ اس تدبیر سے خوشکرنشید پیدا ہوتا ہے یا سانی الگ ہو جاتا ہے اور فقط پانی لگنے سے خواہ اس نے تفاوت کو کسی جسم کی پٹری اور مٹ جاتی ہے۔ لیکن اندر کا خون مسوقت روانی برا کر پٹری کی مدافعت کرتا ہے فقط اسی خون کی روانی کے صدر سے یہ پٹری نکلتی ہو جاتی ہے اور خون پڑے ہوئے سبب یہ بھی اس خوشکرنشید کا زوال ہو جاتا ہے اور اس کے گرنے کی بعد ہر وہی دشواری پیدا ہوتی ہے اس واسطے اطلبانے تجویز کی ہے کہ اگر کسی شخص سے جو پٹری ڈالنی مطلوب ہو چاہے کسی لوب کے گرنے سے جس کی گرمی بہت زیادہ ہو اس سے دفع دی و دیگر سنگین ناکوشکر شہا بسا پیدا ہو کر اموار اور جھاو اور کم زور ہوا و یا سانی گرنے اور بہت دنوں تک گرسے اور ایسا مستحکم ہو جیتے گوشت اور سہاوت ہو کہ اسے اسلے کہ اگر داغ ضعیف لگاتے ہیں اس سے خوشکرنشید پیدا ہوتا ہے اور توضیحات کے سبب ہو جاتا ہے اور بانیہ اوہ کثیر کو جذب کرتا ہے اور شیشہ مدید پیدا کرتا ہے۔ اور جود داغ بقوت لگاتے ہیں اس کا اثر اور رنہ بندی خوشکرنشید قوی ہوتی ہے اور شگاف کو زائل کر دیتی ہے اور اگر شگاف وسیع ہو ہو کہ چونکہ کرتی ہے اور میٹ دیتی ہے منجہ داغ لگاتے کے تدبیر سے ایک عمدہ اور مداخلت تدبیر ہے کہ سپیدی بھنے کی الگ باندہ سیدہ سحر شیم زگرش وغیرہ سہم آلودہ کریں اور مقام شگاف پر کھین اور باندہ دین اس تدبیر سے ہنر بہت ہے۔ کہ زہرہ اور چنا میں کہ مقام شگاف پر کھین اور رنوں کا غلط بھی اضافہ کرتے ہیں زاجیات یعنی حلا اقسام پیکار یون کر بھی ازین قبیل ہیں کہ انہیں قبض اور کی دونوں کی قوت ہو اور چونہ میں فقط کی قوت ہو اور قبض کی قوت چونہ میں بہت کم اور خند نہیں ہے۔ خوشکرنشید ایسی داغ کا وہی خواہ محض کی ذریعہ سے پیدا ہو اور اس و امین قبض بھی ہو ایسا خوشکرنشید بہت دیر تک ٹھہرتا ہے اور عین بھی ہوتا ہے کہ اگر کے غلیظ کا عر بخور ہوا اور خود قوی غلیظ باوجود کی بدت کہ خورے کی بھی قوت رکھتا ہو۔ سورج کے بند کرنے والی دوا نیز جو عین مفسد اور طاک مطبوع اور نشاستہ اور گرد آسبا اور صمغ اور کندر اور تیناچ اور ایضا زہیب عنب و صفصع بیٹے میڈ کہ بھی اسی قبیل سے ہے جیسا کہ تریچن ایضا کو لیا ہوس بھی یہی خاصیت رکھتا ہے جو دوا میں بذریعہ تخفیف اور اس کا کام ہے جس میں پیدا کر دیتے صبر اور قنار کندر اور خستہ زہیب جو خوب باریک پسا ہوا اور مانڈ ہوا و رغن کے کہ اس کو جلا تین اوجب شعلہ و بنا موقوف ہو جائے بچا و الین اسطرح ہر دی سوختہ اور تیناچ اور صابن الحمد بیریان بیٹے چکر آہن اور گھوڑے کی لید اور گدے کی لید دونوں علی ہوتی خواہ بدون جلی ہوتی اور بدیون کی راکھ اور سپی کی راکھ بغیر طیکہ دھو کہ انکا تک جدا نہ کیا ہو اسلے کہ دھونے کے بعد یہ خاکسترا قسم مغزی ادویہ کے ہو جاتی ہے اسطرح تازہ اسفنج جسکو زفت خواہ شراب میں گونجا ہوا اور دوبلو بعد اسے جلا دالین اسطرح بانگو جلا کر استعمال کرنا بیان ادویہ اسطرح اور مرکب کا جو بقوت جس نرف الدم کرتی ہیں اور جالینوس نے انہیں ذکر کیا ہے اور بہت مبالغہ اس کے وصف میں کیا ہے اور جالینوس کو لید اور لوگوں کے ادو کا تجربہ کیا و حقیقت انکا نفع زیادہ پایا ہے منجملہ اذن ادویہ کے ایک یا نسخہ جو فلفار میں جزر کندر سولہ جزر صبر طاک بلغم خشک اور فلفلی اور طاک لبس مکہ آٹھ جزر ترسیخ چار جزر جین یک پیسکہ چنانچہ او میں جزر داخل کریں اور کل ادویہ سے زرد و طیار کر کے فیلہ زیر چھڑک کر استعمال کریں خواہ موضع نرف پر چھڑکین عجیب النفع ہے۔ یا غزروت اور صبر و صطکی اور دم الاخون کو پیسکہ فیلہ پر چھڑکین اور باستواری باندھیں۔ یا صبر اور کندر فقط ہر ارب و غیرہ کے جیسا اوپر مذکور ہو چکا ہے استعمال کریں۔ خواہ اسفنج کو جلا کر جیسا اوپر بیان ہو چکا ہے استعمال کریں۔ اور زخمت سوختہ سائیدہ اور چرک غلی اور توتیا اور صبر

خواہ صبر اور کثرت یا کندہ اور کثرت سے ضرور طیار کریں۔ یا استعمال فنیلہ کا سپیدی ہینہ کے ذریعہ سے کریں۔ خواہ غلط طریق
اور کندہ اور دفاعی کندہ جزو اور پنج آٹھ جزو جس میں محرق آٹھ جزو خواہ غلط اور نامحرق اور قطع لیس اور پیکری کی بریان ہونے پر
استعمال کریں۔ عمدہ علاج ٹرٹ دوسری کا خصوصاً اگر سر سے خون جاری ہو جائے یہ ہے کہ ہر ایک جزو اس بدین میں جو رطوبت
کو زیادہ جذب کرتا ہو اور نصف جزو ہر ایک کا اس شخص کے واسطے جس کا بدن نرم ہو اور رطوبت کو کم جذب کرتا ہو اور قشائے
خشک میں ایک جزو اور خود کندہ جب بدن لین میں ایکٹو اور اونچے دونوں پر انحصار کیا جائے خواہ اگر ہر دو مالاخوین اور انڈر
بھی خرمیک کریں اور شب کو سپید ہینہ میں گوند کر لیم ارب کر ہوا خواہ موضع ٹرٹ پر بطور ضرور کے استعمال کریں مگر حال
تبدل فروع کے بیان میں عام فروع کا فرق جسے ہندی میں گنا خواہ زخم گنا کہتے ہیں اس کی پیدائش زخم سے ہوتی
ہے اور پھر زون کے پھوٹنے سے خواہ ثور اور پھنسیوں کے پھوٹنے سے اس لیے کہ تفرق اتصال گوشت کا جب دیکر کھڑے
خواہ زیادہ بڑھ جائے اور اس میں قح پیدا ہو اور سوخت اس کا نام فرقہ رکھتے ہیں۔ قح پڑنے کی وجہ یہ ہے کہ جو غذا اس مقام
پہنچتی ہے فاسد ہو جاتی ہے وجہ فساد کی یہ ہوتی ہے کہ عضو مائل ضعیف ہو جاتا ہے اور اس کے ضعف کی وجہ سے جو غذا اور
پہنچتی ہے فاسد ہو جاتی ہے اور پھر چونکہ وہ عضو ضعیف قطع نظر فساد غذا کے اس کی طرف فضول اعصابی جاری ہونے پر
کمزور ہوتی ہیں اور متخلل ہو کر اس عضو لطیف آتے ہیں۔ خواہ علاج اس کے تفرق اتصال کا ایسے مریضوں سے کیا جائے
کہ ان مریضوں کے عضو کو ڈھلا اور بلند کر دیا جائے اور ان مریضوں کی رطوبت اور بکائی نے اس قدر اثر کیا کہ قوت عضو مائل
کی ضعیف ہو گئی ہے اس وجہ سے فرقہ پیدا ہو گیا ہے۔ قح کی جو قسم رقیق ہو اور سکودہ کہتے ہیں اور جو قسم غلیظ اور سکودہ
کہتے ہیں اور دو طرح ایک چیز فانیخو نرم مثل میدہ کے اور خشک سپید رنگ خواہ مائل بہ سواد ہوتی ہے یا شل دردی کہ ہوتی ہے
۔ صمدی کی پیدائش رقیق غلیظ ہوتی ہے اور غلیظ کی مائیت ہو اور غلیظ مادہ سے اور دو طرح کی پیدائش غلیظ غلیظ
ہوتی ہے۔ صمدی کی زیادتی تولید خون سے ہے اور محتاج بحیثیت کا ہونا اور وسیع کو حاجت بطور دوا پر خالی کے ہوتی ہے۔
فروع کبھی ظاہر میں زیادہ اور بھری ہوتی ہیں اور اندر کی طرف زیادہ نہیں غائر ہوتی ہیں اور کبھی اندر تک گڑا پڑتا ہے۔ جو
فروع غائر ہوتے ہیں اگر اس کے گرد کا گوشت سخت ہو گیا ہے اور کانام نامور ہے اور نامور کی شکل یہ ہے کہ جیسے چھوٹے غل
کو اندہ سما گئی ہے اور اگر اس کے گرد کا گوشت سخت نہ ہو اور اس کا نام نجلی و رکفت یعنی غائر رکھا جاتا ہے اور بقیل کہا اور اس کا نام
جن اس واسطے رکھتے ہیں کہ زیر بلند اور کثافت ہو گیا ہے اور جلد اس سے جدا ہو گئی ہے اور کثافت اس واسطے کہ جن کی پڑ
کے پنج خواہ زخم وہ فرقہ پیچیدہ ہو گیا ہے اور اس کی وسعت بڑھ گئی ہے۔ اور بعض اطباء نے کہا ہے کہ فرقہ واسع کہتے
کہتے ہیں اور جو فرقہ تنگ اور عمیق ہو اور اس کا نام نامور ہے اور نام رکھنے میں کچھ نزاع نہیں ہے خصوصاً صلابت اور نرمی گوشت
و غیرہ کے فرقہ ظاہر میں ہو اور اس کا نام فرقہ خرقہ ہے۔ نامور ہوا ہی ہے جو فظن آئے اور جلد جس لہر سے دور ہے اور اس
جو کہتے ہیں اونٹا ہی زیادہ برا ہے۔ نامور کی بعض قسم مستوی اور سیدھی ہوتی ہے اور بعض قسم نامور کی ترچھی ہوتی ہے
۔ اندہ جزو عصب تک پہنچ جاتا ہے در زیادہ پیدا کرنا ہے خصوصاً اگر جانب اسفل اور اس نامور کے سلائی و غیرہ سے
چھوٹیں اور سوخت در دہشت زیادہ پیدا ہوگا۔ کبھی جس عضو میں ایسا نامور در پیدا کرنا عموماً پڑتا ہے اس عضو کے فعل میں

پیدا ہوتی ہے اور اسکی رطوبت رقیق اور لطیف ہوتی ہے جیسے اوس ناصور کی رطوبت جو مٹی تک پہنچا سو یا کہ مٹی میں پیدا ہوا ہو۔ جب ناصور کسی ربا تک پہنچا ہے اوس سے بھی جو رطوبت نکلتی ہے ایسی ہی رطوبت ہوتی ہے رقیق اور لطیف اگر مٹی اور ربا کے ناصور میں درجہ زیادہ نہیں ہوتا ہے۔ جو رطوبت اوس ناصور سے نکلتی ہے کہ مٹی تک پہنچا ہے رقیق اور ناکل ہر زروی ہوتی ہے۔ اور جو ناصور و ربا اور شرابان تک پہنچا ہے اکثر اوسکی رطوبت دردی ہوتی ہے اور کبھی جو ناصور و ربا تک پہنچا ہو اوس کی خون کثیر اور صاف بھی نکلتا ہے اور جو ناصور شیران تک پہنچا ہے اوس سے خون اشقر بطور شرف کے برآمد ہوتا ہے خواہ بطور نر اور دوسرے کے لینے اور جھلنا ہوا۔ اور جو ناصور گوشت تک پہنچا ہے اوس سے رطوبت چسپندہ اور غلیظہ کہ درت اور خام برآمد ہوتی ہے۔ کبھی ایک ناصور کی بہت موندہ پیدا ہوتے ہیں اوسکے علاج میں شہرہ کی زیادہ پیدا ہوتی ہے اور یہ نہیں دریافت کہ یہ ایک ناصور ہے یا چند ناصور یکجا ہو گئے ہیں اور کسی موندہ سے اوس ناصور کی رطوبت رنگین برآمد ہوتی ہے۔ اسکی شناخت اسی طرح کرنی چاہیے کہ اگر ناصور واحد ہے سب سودا خون سے ایک ہی رنگ کی رطوبت نکلتی ہے اور اگر چند ناصور مجتمع ہیں رطوبت بھی چند اقسام کی نکلتی ہے مترجم کہتا ہے اگر ناصور مختلف ہو رطوبت واحد نکلتی اور سکا ذکر شیخ نے اسلئے ترک کیا کہ تیرہ واحد اوس سب کو سہل کافی ہے لیکن ناصور کا رنگ بھی مختلف ہوتا ہے کوئی کسید رنگ اور کوئی تیرہ گون اور کوئی سرخ اور کوئی ناصور اور رنگ نکلتا ہے۔ فروع کے بھی قسم بہت ہیں بعض قرصہ میں درد ہوتا ہے اور بعض قرصہ میں درد مطلق نہیں ہوتا ہے کسی میں درد ہوتا ہے اور کسی میں درد نہیں ہوتا ہے کوئی قرصہ الکالیش سے پاک رہتا ہے اور کوئی گندہ اور چرک آلودہ ہوتا ہے اور غیر نقی قرصہ کی دہی قسم ہے جو ٹھیلی اور لیلی موادہ قطرہ خلط کثیر اور رطوبت زیادہ ہو اگرچہ وہ رطوبت رسی نہ ہو۔ بعض قرصہ میں دسج ہوتا ہے اور بعض قرصہ بعض قرصہ شش ہوتا ہے اور ایسے قرصہ عفنہ کو مادہ جنوب کی زیادہ کوئی چیز سفر نہیں ہے اور رطوبت ہوا کی بشرطیکہ وہ ہو اگر م مزاج جو بھی نہایت مضر ہے (جیسے سہارہ ملا دہند و سنان میں پورا چلنے سے کس قدر زخم اور قرصہ میں خرابی پیدا ہوتی ہے اور فراجون کو کس قدر صدمہ اور سوخت عارض ہوتی ہے) بعض قرصہ متناکل ہوتے ہیں لینے نہ جانے ہیں اور بعض نرم اور ڈھیلے ہوتے ہیں سرد ہونے خواہ گرم ایسے نرم قرصہ میں جوبالی اونکے متصل ہوتے ہیں اونکے انقطاع اور جن لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کبھی بعض قرصہ رشاہ صوفی ہیں لینے اونسے صدید زرد گرم گرم ہکتا رہتا ہے اور کبھی ایسے قرصہ سو آب گرم کی شکل پر ایک رطوبت ہکتی ہے اور اسقدر گرمی اوس رطوبت میں ہوتی ہے کہ اوس قرصہ کے گرد کے گوشت اور کھالی وغیرہ جل جاتی ہے۔ یہ قرصہ مملکات رسی ہے۔ بعض قرصہ کا انزال دشوار ہوتا ہے جو قرصہ شش ہے متناکل نہیں ہوتا اگرچہ دونوں پھیلنے میں اور اوس جگہ کو خواب کرتی ہیں اور کبھی کوئی قرصہ ایسا کال ہوتا ہے کہ اپنے متصل ہٹا کر وغیرہ کو بوجہ حدت کے مٹا دیتا ہے اور عفونت اس میں نہیں ہوتی اور نہ گرمی اس میں بقینا غالب ہوتی ہے۔ لیکن جو قرصہ متعفن اور پھلتا ہوا ہو اسکے ہمراہ گرمی خواہ تب ہوتے ہے اور یہ حرارت اوس کی وجہ انہیں ہوتی جا لینیوں مثل قرصہ نار فارسی اور غلہ ساعیہ کو فروع متناکام رکھا ہے اور قرصہ متعفن کو مرکب قرصہ اور مرض عفن سے جو بزرگتا ہے اور ہر ایک ان فروع مذکورہ کے واسطے ایک حال خاص ہے جسکی بیان کرینگے۔ جو قرصہ صلب و سخت ہوں اور بطرف سپیدی کے اونکی رنگت اہل جو خواہ سیاہی مال ہوں اور اسکی طرح

— اور جفوج نرم اور ڈھیلے اور سرد اور سپید رنگ ہونے کی راحت اور یہ سخصہ سے پیدا ہوتی ہے اور ایسے فروج جو سخن اور جار بافضل ہوں اور ان فروج کی رنگت سرخ یا نائل ہو جاتی ہے اور یہ بارہ سے اور ہوا و بار سے انہیں راحت پیدا ہوتی ہے۔ فروج رو بہ کے عوارہ اگر بدن کا رنگ بھی ردی ہو جائے مثلاً سپید خواہ ریصاصی خواہ زرد ہو جائے فساد مزاج کبد اور فساد پلاس خون کی دلیل ہوگا جو فروج میں آتا ہے اور اسی وجہ سے انڈال ایسے فروج کا دشا ہوگا۔ جس فروج کی جڑیں باریک اور تیز ہوں اور انہیں کھل بھی ہو وہ فضل فروج میں پیدا ہوتے ہیں اور جنکی جڑیں جڑیں اور سپید رنگ اور کھلی اور فین کم ہوا اور کھاراج سرد ہوتا ہے۔ جو فروج بعد امراض کے پیدا ہوں وہ بھی ردی ہوتے ہیں اسلئے کہ طبیعت کے بقیہ وادفعہ اول فاسدہ کا بطور اول فروج کے دفع کیا ہے۔ جو فروج انہی گرو کو بالوں کو پریشان کر دینے اور بھی ردی ہیں علامات موت کی جو سر مبع ہونے والی ہے اور انہیں سے بعض اوقات یہ علامت بھی ذکر کی ہے کہ اگر کسی آدمی کے بدن میں آرام اور فروج لبتہ ہوں اور اس وقت اسکی عقل کراںکھل ہو جائے فوج اوڑھا۔ فروج خبیثہ کا سبب کبھی ایسی جراحت ہوتی ہے جو فضول خبیثہ کو پانی سے بدین خواہ کوئی تدریج فساد اس بدن میں ہوتی ہو بعد اولی جراحت پیدا ہوئی ہو کبھی فروج خبیثہ نالغ شور ردی کی ہوتی ہے اور انہیں کوئی فوج بہت جلد فروج ہو جاتا ہے بعد نبشہ کے لینے بعد پھیسی خواہ دانے پڑنے کے۔ حیثیت پر فروج کی نقصان اور اسکا دوزن اور گرو کی جلد وغیرہ کو فساد کرنا اور بدین اچھا ہونا باوجودیکہ علاج میں خطا ہو بہ سب امور والات کرتے ہیں افضل و لائل جو سلامت فروج پر دلیل ہوں خواہ کھڑے کے اپنے ہونے پر بدالائت کرین انعام کا زمین مدہ کا چرٹا ہے چاہیے وہ مدہ مذربہ استعمال دوائی متع کے پیدا ہوا ہو یا کہ طبیعت نے خود بخود اسکو پیدا کیا ہو۔ اسلئے کہ مدہ پیدا کرنا فضل طبیعت کا مقتضای مجری طبعی کے ہے اور بدون فوج طبعی کے مدہ ہرگز پیدا نہیں ہوتا ہے اور مدہ کے عوارہ بری اعراض فروج ردیہ کی پیدا نہیں ہوتی فساد گروہ نمودہ سپید رنگ اور چٹنا مستوی القوام ایسا ہو کہ اسکا نفع نام ہو چکا ہو اور انہیں ہوی بدو ایسے کہ عفوشت اس میں نہیں ہے اور کبھی کہ قدر ہوی بدی ہوتی ہے کہ بہت کم اسلئے کہ مدہ کی پیدائش حرات غیری کی معاونت سے ہوتی ہے اور حرات غیری سے بھی مدہ پیدا ہوتا ہے اور اسکا کامیاب ہونے اور مقام پر کیا ہے۔ جو فروج شخ پیدا کرتا ہے اور مدہ معتقد خواہ فروج سرطانیہ اور فروج حیرہ اور فروج سناکلا و نیز ازین دلیل اور فروج میں کہ انہیں مدہ پیدا نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ جس وقت فروج میں مدہ فوادرم ظاہر ہو علامت بہتری کی ہے اور اب اسکی نسبت خوف تشیع اور اختلا و عقل وغیرہ کا کرا چاہیے اگرچہ وہ فروج ایسے اعضا میں ہو جہاں کے فروج میں خون تشیع وغیرہ کا ہونا ہے جیسے اگلے پچھلے اعضا۔ یاں باوجود ظہور ورم اور مدہ کے پھر تشیع کا خوف اور سیوقت ہونا ہے کہ جب کوئی اور غلیظ پیدا ہو اور مدہ اعتدال سے تجاوز کر جائے کہ اسکا تحمل بنظر عادت کہہ کر اگر کسی فروج کا ورم دفعہ غائب ہو جائے اور بوجہ تشیع کے تحمل نہوا ہو اور بھی فروج خواہ ورم قریب عینا عصب کے موجود ہے تشیع کے فروج کہ ورم قریب عین صلب ورم خلع کے ہونے میں خواہ جو فروج ران کی بافت مقدم میں پیدا ہوتے ہیں یا مدہ رگہ یعنی ران و نیز حادث ہوتے ہیں کہ یہ فروج بھی اوس عصب پر ہوتے ہیں جو ان اعضا میں واقع ہوتا ہے ان فروج کا انجام کار بطور تشیع کے ہوتا ہے اور اختلا و عقل بھی عارض ہوتا ہے۔ اور اگر فروج رگ دار اعضا میں واقع ہوں اور اگر فروج مقدم خور میں ہوں ہوتی ہیں ان فروج سے خوف اسہال خون کا ہونا ہے اگر نصت اسفل میں خور میں کے واقع ہوں اور اختلا و عقل خواہ ذات الحبہ مد تشیع کا خوف بعد ذات الحبہ کو خواہ نفث الدم کا خوف اول فروج سے ہوتا ہے اگر اوپر والے نصف خور میں میں واقع ہوں شخ

کے منہ استہدائے کتاب سوم یعنی فرد اول کتاب معالجات میں بخوبی بیان ہو چکے اور اسی قسم میں افطامات مثل
کا بھی ہوتا ہے منجملہ علامات جیدہ قروح کی یہ ہے کہ اوٹے کر کے جو بال مستر اور پوشیدہ
ہو گئے ہوں وہ بال اوگ آئیں بہت لالین اور افضل بدن واسطے علاج قروح کے وہی ہیں جکا مزاج اچھا ہو اور زمین رطوبت
مضلیہ کم ہو باوجودیکہ خون جید بھی اور ان ابراہین موجود ہو اور یہ بدن زیادہ رطوبت ناک ہو خواہ اوس میں بیہوش زیادہ ہو سکا
قروحہ علاج کو مدبر قبول کرتا ہے۔ علامہ یہ ہے کہ جس بدن میں رطوبت زیادہ ہے جیسے لڑکوں کے بدن اوس میں قابلیت
اثر پذیر ہو جی طرح کی بہت کم ہے نسبت اوس بدن کے جسمیں پوست زیادہ ہو جیسے بخونج کے بدن خصوصاً اگر مزاج اصلی
بھی خشک ہو اور اوس میں خون پاکیزہ اور صحتی نہ ہو اور بالانہمدہ بدن ڈھیلہ ہو اور اس جہت سے جو لوگ مرض استسقا میں مبتلا
ہوں ان کے قروح کا علاج نہایت دشوار ہوتا ہو اور حاملہ کے قروح بھی دیرینہ ہوتے ہیں اس لیے کہ اوٹے فضول اور بند
ہونے خون حیف کے غلبے اور رے کے ہونے میں اور مٹانے کے قروح بھی اس لیے ہوتے ہیں اور بھی بوجہ قلت خون جید کے غلبے
نہیں ہوتی۔ اور کچھ ایسا بھی افتاق ہوتا ہے کہ قرح اچھا اور درست ہو کر پھر اوس میں کسی قدر نقصان یا کوئی آفت پیدا ہوتی
ہے اس لیے کہ اوس میں چونکہ گوشت قبل از تنقیہ کے پیدا ہوتا ہے اور جب احتیاس اسے فضلہ کا جو صاف اور پاکیزہ نہیں ہے ہو اور
ہے کہ جو انفصال نیا پیدا ہوا ہے اوس میں دوبارہ کوئی ناکوئی نسا پیدا ہو جائے۔ کبھی قروح کی نسبت ایسا گمان ہوتا ہے کہ
اچھی ہو گئی اور ایک خشکی سے پیدا ہونے کی وجہ سے خواہ اہل مساک اور کرنگی ظاہر ہونے سے ایسا معلوم ہوتا ہو اور اگر
طبيب معالج کی ایک قناعت نہی پیدا ہوتی ہے اور گمان کرتا ہے کہ اب یہ صحیح اور درست ہو گیا اس لیے کہ اس وقت اوس
قروح کی حالت بالکل ایسی ہوتی ہے جوشناہمت کو جیسا ہم آئندہ اوس حالت بیان کریں گے لیکن بعد پیدا ہونے اس حالت
کے یکبارہ کی بخوری سی حرکت کو عارض ہوتی ہے خواہ تھوڑے سے ہونے سے یا فطرت کھانسی پیدا ہوتی کی وجہ سے خواہ بخور اسدہ
ہو چکے سے خواہ بڑی طرح پر لپٹنے سے پھر اوس نواسہ کا حال درگروں ہونے اور دوبارہ وہی کچھ کیفیت عود کرنی ہے فیصل
گمان صحت کو رہے یا اوس سے بدتر کوئی کیفیت عارض ہوتی ہے۔ جس قروح میں گوشت پیدا ہوتا ہے کبھی زیادہ راجعت
پیدا ہوتا ہے اور کبھی زیادہ نہیں پیدا ہوتا ہے۔ اور شاید جس قروح میں گوشت زیادہ پیدا ہوتا ہو وہی قروح میں کہ بدن تنقیہ
کے استعمال اور یہ بدلہ کا کوئین کیا جائے۔ اور جن قروح میں گوشت زیادہ پیدا نہیں ہوتا ہے غالباً وہی قروح ہیں کہ انکا تنقیہ
کر کے استعمال دہلات کا کیا جائے۔ جب کسی قرح کے بقا کا نامہ دراز ہو جائے اور شربت میں اوستھن ہو جائے اور جو بر اصلی سے
عصو کے بہت کم ہو جائے اوس قرح کا انفال متوقع نہیں ہوتا ہے۔ ہاں اگر جو بر اصلی موضع متفرق کا بطرف خور اور عین بدن
کم ہو گیا ہو یعنی وہ قرح گرا زیادہ ہو اور طول و عرض میں زیادہ ہو اور اس کے انفال کی امید البتہ ہو سکتی ہے خصوصاً یا امید
نسبت انفال قروح کے اوس وقت زیادہ ہوگی کہ قرح کٹہ ہو جائے اور سال ہو تک باقی رہا ہو خواہ قریب سال کے رہے یا ایک
قرح خوف ہو لینے اوس میں ناہوش ہونے لگے اور جو قرح قدیم ہو جائے ضرور اس کی تیرگی اوس ہی سے بخوار کر جانی ہے جو گرد اور
قرح کے ہے۔ قروح سودا بہ کا اچھا نمونہ شوار ہے ہاں اگر ایسے قروح سودا وین جس قدر شے فاسد جمع ہے سب کی سب
نکال دینی چاہیے اور جو فساد انکا گوشت تنگ ہو چکا ہے وہ بھی دوسرے والا باجی اور گوشت اور پڑی دونوں صیح اور آفت سے بھی ہوتی

اوس وقت اسکے صحت کی امید ہو سکتی ہے جو اسباب ایسے ہیں کہ اوسکے عروق سے قروح میں عساد پیدا ہوتا ہے اور انہیں اسباب ہیں
 ایک تہی صفت عضو متفرج کا ہے دوسرے برآمد ہوا اوس خون کا جو اس عضو کی طرف بطور غذا کے آتا ہے اور رائی اس خون کی
 با کیفیت میں ہو با کیفیت اور مقدار میں کیفیت میں خون کی رداوت بخت خراب ہو فراج کبد کے سے اور اس وقت خون
 کا رنگ سبیدی مائل مد صامی خواہ زردی مائل ہوتا ہے۔ خواہ رداوت کیفیت خون کی جو خرابی فراج کمال کے ہوتی ہے
 اوس وقت رنگ خون کا سیاہی مائل یا کھن سپیدا و کھن سیاہ ہوتا ہے یعنی نقطہ پای سپیدا اور سیاہ قطرات خون میں نمودا ہوا
 ہیں اور ایسے وقت میں خرابی تمام اعلاط بدنی کے پیدا ہوتی ہے۔ اور ایسا خون ردی کہ جس سے گوشت نہیں بن سکتا ہے
 اور اوسکا استعمال بطور لحم کے نہیں ہو سکتا ہے اسکے علاوہ کبھی ایک لے قسم کا ضرر بھی اوس سے پیدا ہوتا ہے کہ اوسکی وجہ سے
 جگر زیادہ پیدا ہوتا ہے سبکت خون کی رداوت یہ ہے کہ مقدار محتاج الیہ سے کم ہو یا زیادہ ہو۔ کم ہونے میں یہ نقصان ہوگا کہ وہ چیز پیدا
 نہ ہوگی جس سے قروح میں گوشت پیدا ہو اور قرح اس قدر صاف اور پاک رہے گا کہ قبل از وقت مناسب کر ایسی پیری پڑے گی
 اوس سے شکاری حاصل نہ ہوگی اور جب تک غم پورا ہو نہ جائے بہ شکل شہ نہ سکے گا بلکہ اوکھڑ جائے گا اور یہ قرح اوس وقت پیدا ہو
 جب ان میں مواد ردی کی زیادتی نہ ہو اور خون بھی اوس میں بقتل پیدا ہوتا ہو۔ تیسرا سبب موجب فساد قروح وہ عروق ہیں جن
 قرح کے کنارے اور گرد کی جلد اور گوشت وغیرہ میں ماض ہو۔ چوتھا سبب اون رگوں کا انشعاب اور پھیلا ہونا جو اس میں داخل ہیں
 اور مفسرین ان بد ہون کا ہے جو متصل قرح کے واقع ہیں خواہ فساد قروح کا اسطورہ کہ اونکا رنگ تیرے یا سبزی مائل ہو
 یا زردی مائل ہو یا۔ خواہ کوئی عضو جو قریب اس قرح کے ہے اوسکا فراج فاسد ہو۔ ایسے قروح جیسا علاج دشوار ہے اور
 اوسکی صحت میں دشواری ہوتی ہے جیسے قروح مستدیرہ خواہ اور قسم کے قروح جو اوپر مذکور ہو چکی اگر ان کو ان کے بدین پیدا ہو
 قرح میں ہو تو ان میں اسلئے کہ لڑکے کو بجز اکت فراج کے شغل شدت و مع کی نہیں ہوتی اور نہ علاج دشوار کا تحمل کر سکتے اور نہ صحت
 قروح کی اونہیں برداشت ہو سکتی ہے قانون علاج قروح کا پہلے یہ جاننا چاہیے کہ جمیع قروح تخفیف کے محتاج ہیں
 سوائے اوس قرح کے جو مرض عضلے خواہ عضلے کے فیخ سے پیدا ہو اوس کا ایسا قرح پہلے محتاج ارغا اور طیب کا ہوتا ہے
 اور باد جو دیگر قروح اولاحتیج تخفیف کا اکثر احوال میں ہوتے ہیں پھر بھی کبھی اور احوال کی طرف بھی اونکو حاجت ہوتی ہے جیسے
 خواہ طباب اور ان احوال کی ضرورت ایسی وجہ سے ہوتی ہے جو قروح کو لاحق اور عارض ہو جائے اور یہ دلی حواض کہ جو
 ایسا سبب پیدا ہوتی ہے نفس قرح کو ان احوال کا محتاج نہیں ہوتا ہے۔ جس قدر قرح بڑا ہوگا کہ اسکو حاجت تخفیف کی اونہیں
 زیادہ ہوتی اور اسکے اجزاء ششہ کا جمع کرنا زیادہ دشوار ہوگا اور پونا جفاف اور نہایت درجہ تخفیف و دوا میں ہوگی اوس سے
 جوامکا منصفوٹے اور انکے لگانے کی بھی ضرورت ہوگی کہ مقدار حاجت کا لحاظ کر کے سبب از تخفیف اور جمیع اجزاء کی تدبیر میں
 کوشش کرنا چاہیے اور اونہیں قواعد کی رعایت جو اب جماعت میں بیان ہو چکے ہیں بیان ہی کرنی چاہیے۔ یہ بھی
 جاننا ضرور ہے کہ قروح اپنے علاج میں کبھی محتاج ادویہ سبب از فادہ کے ہوتے ہیں جو بدیرہ قروح و ام بکاری کے ہونے کا
 جاتی ہیں اور مگر راست بھی ہوں ایسے وقت میں ان ادویہ کو شکل مرہم اور قیرولی کے ساتھ دیا جائے۔ پھر چاہیے کہ کلام
 وہ دوا میں مختلف کمال ہوں یعنی اثر خشکی کا پیدا کرین خصوصاً جو دوا قروح ماض ہو سکے علاج میں شغل ہو

اوسکے پیوست کی قوت رطوبت خرم پر زیادہ غالب ہوتی چاہیے۔ کبھی ان قروح کی دوا میں حاجت آمیزش البیضہ کی ہوتی ہے جو کسی اور سے سبب سے سیلان پیدا کرے اور وہ اس غرض سے ہوتی ہے تاکہ رطوبت لزوج اور اللصاق پیدا کرنے والی پیدا کرے اسکا بھی خیال ضرور رکھنا چاہیے۔ قروح محتاج ٹی اور بندش کے تین وجہ سے ہوتے ہیں۔ ۱۔ اول جب کہ کوہنا ہے اور روان کرنا لہذا واجب ہے کہ استواری بندش کی ابتدا اور لطیف اندرون قرحہ کے پہنچتی ہو اور وہ اندہ کے قریب کی سبب سے جھلی ہو تاکہ بخورنا اور نشورہ جو ناک کا آسان ہو ۲۔ دوسرا سبب انکی بندش کا یہ ہے کہ دراجہ متعلیٰ کرنے اور الکک جو سبب سے محفوظ رہے اور بندش الحام اور گوشت پیدا کرنے کی دوا میں ہے جو الزام مل کے اوس میں کسی طرح کا فرق نہ پڑے اس غرض کا حصول محتاج آہستہ بندش کا نہیں ہے۔ ۳۔ سبب تیسرا فائدہ بندش میں جو بخورنا ہو تاکہ کہ قرحہ کے دونوں سرے آپس میں ملکر کھجوا جائیں اس کا کہ بخور و جو سبب لازم ہے کہ دونوں باڑوں کے پاس بندش ڈھیلی نہ ہو بلکہ ایسی ہو کہ دونوں سرے بخولی جائیں اور بہت آہستہ طریقہ اتصال پیدا رہے مگر ایسی بھی سخت بندش کہ یہ مفید نہیں ہے کہ اوسکی وجہ سے درد اور نایا پیدا ہو اور دم عارض ہو محتاج کو واجب ہے کہ اوسکی تدبیر کرے کہ قرحہ متورم نہ ہونے پائے اور جو چیزیں مانع و دم ہیں اونسے طبیعت کی اعانت کرنا ہے اسلیئے کہ بعد ورم کے تازوال ورم قرحہ کا علاج نہیں ممکن ہے پھر اگر اوپر نہ ورم کا استعمال ممکن نہ ہو اور دم ظاہر ہو جائے اور قوت سے تازوال کرنا چاہیے مگر رعایت قرحہ کی بھی علی جانی تاکہ علاج سے ورم کی فراغ ہو پھر خاص قرحہ کا علاج کرنا چاہیے اسبطحہ اگر راکے کرو میں کئی چیزیں فاسد ہو جائیں مثلاً سبب جو جائیں خواہ سیاہ ہو جائیں اوسکا علاج بذریعہ بخور کے کرنا چاہیے اور چونکہ قرحہ کو بحال نہ لانا ضرور ہے بعد از ان اسطیج خشک نہ سپر چسپان کر نیگا اوسکے بعد ادویہ مجففہ کو استعمال کریں۔ جب قرحہ خالی رہے یا قرحہ سافج بلامادہ ہو سبب نعل کرنا چاہیے کہ بدن سے کوئی شے بطرف قرحہ کی ریزش نہ کرتی ہے یا زمین کرتی ہے بلکہ جو طریقہ قرحہ کے کرتی تھی اب اوسکا انصابت طرف ہو گیا ہے اگر اوسکا انصابت قون ہو گیا تو خاص قرحہ کا علاج کرنا چاہیے اور اگر کبھی انصابت کسی طوبت وغیرہ کا بطرف قرحہ کے ہو رہا ہے پھر اس ریزش کو منع کرنے کی تدبیر ضرور ہے بذریعہ فصد کے خواہ اسماں اور خرقے کے۔

اسلیئے کہ تے البیضہ وقت کبھی مفید بھی ہوتی ہے اور بقرا مانے اسکے مفید ہونے کی شہادت دی ہے اگر قروح کے اندر کی کبھی بڑی کی خواہ بکری جھلی وغیرہ کے ہوں خواہ اور کچھ بڑ گیا ہو اوسکے نکالنے میں عجلت نہ کرنی چاہیے بان و تدبیر کرنی چاہیے جو غلام میں بیان ہو چکی ہے۔ پہلے جو تدبیر قرحہ کے واجب ہے وہ بھی ہے کہ اوس میں قرحہ پیدا ہو جائے بذریعہ سہل تعالٰی دوا کے پھر اس شمع کا تنقیہ بھی ادویہ سے کرنا بعد از ان انبات لحم کی تدبیر اور انہال قرحہ کا اگر قرحہ چکر وغیرہ سے پاک و صاف ہو جائے و بخور علاج بھی اور نہ ہمارا اوس میں نہ ہو اور زیادہ گھر ابھی نہ ہو فقط اوسکا ادال کافی ہے مگر ایسی صورت میں مسکن بخور نہ ہو۔ اور قرحہ چکر آلود ہے دوا مایابی اور لافح کا استعمال اوس میں ضرور ہے اور پہلے جو علاج اوسکا کیا جائے لافح کا محتاج ہو گا اسلیئے کہ جس دسکا اور اک بخوری نہیں کر سکتی ہے پھر رفتہ رفتہ لزوج میں کمی کرنی چاہیے جوں جوں مس اور اک کرنا تاکہ جب نبات لحم کی دوا کی نوبت ہو تو بخور ایسی دوا مستعمل ہو جس میں کبچہ لزوج بہا و دیگر وقت اسکا استعمال ہو اور خیال اور بہتمام اسکا ضروری خصوصاً اگر قرحہ میں حرارت خواہ التهاب ہو کہ درو پیدا ہوئے تو پھر خواہ سبب اوسا التهاب اوسا التهاب و درو کے ہیں اوسکا دفع کرنا ہر وقت ملحوظ رہے اور یہ دوا سبب میں نہیں ہم نے بیان کیا اور ایک ایک کے جدا گانہ ذکر کیا

کہ وہ سب قرد کا بل بردار کرتے ہیں اس لیے کہ اگر ان اسباب کی اصلاح نہ کرینگے خاص علاج قرد کا کلن علاج ہوگا اور اگر کلا کر قرد
 اکثر جو چیزیں غصہ کی مصلح ہوتی ہیں وہی اصلاح قرد کی بھی کرتی ہے اور اکثر جب قرد غصہ سے مفل اور ڈھیلا ہوتا ہے اور سب گشت روی
 پیدا ہوتا ہے اور وہ گوشت پائل بسر جی اور سخت ہوتا ہے اور کلا علاج اور دیر دیر سے جو قرد کے سپہ کرنا چاہیے جیسے آب برگ
 مکمل راشنی اور سرکار و ملاطبت مندل خواہ وہ طلبین ہیں فوراً کی شرکت ہو اور بر سر قرد کے استمال کر کے استمال کرنا چاہیے کہ قرد مندل جی متا
 جاعی اور جی ہوتا ہے۔ جو قرد ایسے ہوں کہ ان میں درد شدید ہو اس کے علاج میں پہلے استمال اور توجہ لیں درد میں کراؤ دوسرے
 اور درد کی تسکین اور تین او دوسرے کرنی چاہیے جنکو جو کئی ہم بیان کر چکے ہیں اگر وہ اور دیر نفس قرد کی اصلاح کی ابتدا بھی ہوں
 اس واسطے کہ اگر ہم تسکین درد کی پیدا کرینگے علاج قرد کے اسباب چار یا پانچ محتاج نہ ہوں گے اور جب درد میں سکون پیدا ہوگا
 تدارک اس ضرر کا بھی کر لیں کہ جوان اور بیکار کے استمال سے پیدا ہوا ہو۔ پرک آلودہ قرد محتاج صاف کرنے کے ہوتے ہیں۔
 وہی قرد جن میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے اور بالائی ہے اور کثرت سیلان رطوبت کا ان میں ہوتا ہے۔ کبھی شہد کے زور سے
 ایسی قرد کی معافی پیدا ہو جاتی ہے اور کبھی ضرورت کے استمال سے خواہ ملام کے استمال سے جب تک قرد چرک سے پاک نہ ہو
 کوئی دوا ان کی خاص جرم تک پہنچ نہ سکے کی خصوصاً جو او دیر بطور درد کے مستعمل ہوتے ہیں کہ ان کی رسائی بہت دشوار ہے اور ان کو
 پہلے کہ تین تین اور صفائی دوا کی کرنی چاہیے چھ انبات لمبے گوشت اور گائے کی دوا کا استعمال کیا جائے۔ جو دوا تین سے تین رطوبت
 کو پاک کرتی ہے اور تین جلا زیادہ ہوتی ہے اور جو دوا گوشت پیدا کرتی ہے بالخصوص اس میں جلالت کم ہوتی ہے اور کبھی گوشت خرا
 اور دیر بھی پیدا کرتی ہے لہذا واجب ہے کہ کئی دوا دوا و نیز احتیاط کیا جائے اور طلب کی دوا چار دن میں مبررات اور دیر میں سے اختیار کر لے
 پھر اس طلب کو ان میں تدریج سے جھوڑا بن جن سے خشک یا تیز دیر سبزی کو چھوڑا تے ہیں بعد ازاں علاج مناسب کریں اور طبی
 جہاں نوا صیر کے علاج کا بھی ہے اس لیے کہ ہم کو احتیاط پہلے اس کے صاف کرنے کی ہوتی ہے اور بعد ازاں علاج خاص کو اختیار کر لیں
 ایک ہی دوا نسبت بعض بدن کرشت لحم ہوتی ہے اور نسبت دوسرے بدن کے اکال اور شدید الجا ہوتی ہے بشرطیکہ وہ
 بدن نرم اور زیادہ ڈھیلا ہو اور نسبت دوسرے بدن کو وہی دوا نہ جالی تری ہے اور نسبت لحم اس واسطے دوا کی قوت کا توڑ
 خواہ زیادہ کرنا اور طرحا خواہ اسکا وزن کم پیش کرنا خواہ کسی اور ترکیب کو زبرد سے اس کی قوت کم اور تیز کجا خواہ کسی دوا کی طلب
 گھٹائیں خواہ اور سب کر لے دوا زیادہ کریں کہ ان میں کیفیت یا جلا زیادہ پیدا ہو کر کسی اور بدن کی نسبت بھی دوا کمال ہو چاہی بیان تک
 کہ اسکا وزن کم ہو چاہے خواہ اس کی ذہبت زیادہ ہو چاہے خواہ اور تیز اور بے قاضی کا اسی دوا پر اعتماد کریں۔ زیادہ تر لائق دوا جو
 کی وہی قرد جن میں چکا اندال منحصر ہو واجب ہے کہ وہ ان میں دن تک قرد برگی رہنورین بعد ازاں اسکو چھوڑا لیں اس لیے کہ اب اگر
 یہ دوا چھوڑا تھا کرینگے کہ انہر کر لے۔ روغن کو قرد سے متصل نہ کریں اور اگر بدن استعمال روغن کو کچھ چارہ نہ ہو روغن پیدا ہو چھوڑا لیں
 اس اور روغن مصلی کو اختیار کریں اگر قرد میں اس کی طرحی خرابی نہ ہو لازم ہے کہ جو عضو زیادہ جس رکھتا ہے اور تین قرد ہو گیا ہے
 بر روغن و زیمی علاج اسکا کرنا چاہیے اور دوا جو تری سے اسکو اندازہ ہو چاہیے۔ اور جس عضو کی ص بلند ہو اس کے معالج میں
 واجب ہو کر نہ کرنا چاہیے۔ جو قرد کسی عضو یا تری میں پڑی خواہ کسی عضو شریف میں واقع ہو جسکی وہم سے خطرہ پیدا ہو خواہ
 وہ عضو کثیر النفع ہو یا قبول آفات کو ملد کرنا ہو سب قسمیں عضو کی الحس کے حکم میں داخل ہیں اور ان کے امدا واکا ملد الحس

چھ

داخل ہے خواہ ضعیف الحسن میں اور اس وجہ سے قوت بالینی تحمل و ایست کو کمین ہوتے جیسے زنگار وغیرہ خصوصاً جو دوا کم
 زیادہ جذب ہو جاتی ہیں اور بدن کی اندر دوزب ہائے ہیں۔ اور یہ فروج بالینہ و خرابات ادویہ کے زیادہ محتاج ہیں جیسے کثیر اور وضع عربی
 وہ دوا تین جوازہ متحقق زیادہ ہوتی ہیں خواہ جسکی نفعیت و زیادتی ہے۔ مواب علاج فروج میں یہ ہے کہ اعضا و متفرقہ سالکین میں
 اور حرکت نمونے ہائے اور حرکت دسے بابتیں اگر پہلے زمانہ میں حرکت ملائم اور خفیف و بجای و سکی منفرت بہت کم ہے نسبت کو
 کہ بعد زمانہ ابتدا کے حرکات قوی کا تحمل اونی کر لیا جائے خصوصاً اوس بدن میں جسکے اندازہ دوی ہوں۔ واجب ہے کہ علاج فروج نیز
 اسکا خیال اسے کہ قریب کہ اعضا میں التمام پیدا نہ ہو جائے جیسے نقص جو ایک قسم کے قوتی زائد درمیان انگیز اور ایک کو پیدا ہو جائے
 خواہ دوا انگیزو کی بابت جو گوشت کمال پیدا ہو کر فروج کا کو متعلق کر دیتی ہے۔ گفت ایسے غار کا قرحہ اور جو قرحہ بطرف انور کے زیادہ
 مستحیل ہو جائے اور جو فروج خزانہ اور اور وہ سے تجاوز کر گئے ہیں اور کی صحت سے قریب کہ گوشت نرم و غیر میں درم پیدا ہو جائے
 جیسے کش زان میں درم اسی وجہ سے پیدا ہو جائے اور پس گوشت بھی جیسے غار کش کا اثر و بدن تک پہنچ جاتا ہے
 اور بعد یہی علت اسکی موجب ہوتی ہے خصوصاً اگر بدن میں رذارت ہو اور فضول سے بھرا ہو مگر اسوقت درم میں نہ
 ہوتی سے اور نوبت قرحہ کی پہنچتی ہے۔ لہذا واجب ہے کہ علاج بد نکا پذیر بنفید کے کہ بدن اور جو مذہب اپنے مقام خاص میں
 مذکور ہو چکی ہو اسکو استعمال کریں اور جب تک درم کو تنقیہ نہ ہو گا اوسکے علاج کی امید نہیں ہو سکتی ہے اور اس علاج
 اسکی بھی حاجت ہے کہ باسلیقون وغیرہ کے استعمال سے قرحہ کی تکلیف کو دور کرتے رہیں اگر خفیف بدن کا ہو چکا ہو اور تنقیہ کرنے
 وقت بھی ایسی تدبیر کریں کہ ایذا قرحہ کو نہ پہنچے ہائے ایک صحت جامع الفوائد کا سننا بھی ضرور ہے وہ یہ ہے کہ سر
 دوا وغیرہ سے علاج قرحہ کا کیا جائے یا تو موافق ہوتی یا غیر موافق اور دوا موافق اگر فی الحال اوس سے کوئی نامد و غایبہ مولام
 ہے کہ اوس کو کس طرح کی صفت بھی پیدا ہو اور غیر موافق یا اس وجہ سے کلام و کما عمل ضعیف ہو اسکی پہچان اسطرح سے کرتے ہیں کہ
 غرض سے استعمال دوا کا مواب ہے اثر اوسکے ضد کا غایبہ مثلا اگر فیض خفیف یا تنقیہ کے استعمال کیا ہے افزوی مادہ کی اور نہ
 زیادہ ہوتی جائے خواہ کوئی اور فساد و سواکان و فساد نہ کر سکے پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ اوس دوا کی قوت بڑھائی جائے۔ یا
 اس دوا کو اور وجہ سے ہو مثلا اوس سے گرمی زیادہ از حد محتاج الیہ پیدا ہوتی ہے اسکی بہت سے حرمت اور التماس پیدا ہو جائے
 اوسوقت احتیاج اسکی ہوگی کہ اس دوا کی قوت کم کی جائے اور اوسکے التماس کو فوراً بجھا دینا چاہیے کسی مرمہ مرہ کو فروج
 سے خواہ اس دوا یا موافق کی استعمال سے رنگ قرحہ کا بطور سیاحتی خواہ کہ دوا مکمل ہو جائے اوسوقت معادہ ہو گا
 کہ دوا قرحہ میں تریہ پیدا کرتی ہے اور بقدر محتاج الیہ اس دوا سے تسخیر پیدا نہیں ہوتی پس لازم ہے کہ اوسکی تسخیر کی نوبت
 زیادہ کچھ جائے۔ خواہ وہ دوا یا موافق تریہ اور درجہ بلان قرحہ کا زیادہ کرتی ہو اوسوقت واجب ہو گا کہ اوسکی قوت فاعلہ زیادہ
 کچھ جیسے کلانا را و زانو وغیرہ خواہ اوس دوا سے خفیف بیش از حد پیدا ہوتی ہو لازم ہے کہ اوسکا مذاکر الیہ دوا کریں جو ہم آ
 ذکر کر چکے خواہ دوا یا موافق قرحہ میں ناگلی پیدا کرتی ہے اور میں اوس قرحہ کا زیادہ کرتی ہے جیسے آئندہ سطر میں اوسکا ذکر آتا ہے
 لازم ہے کہ ایسی دوا کی قوت بلانور دالی جائے اکثر دوا سوجہ سے ناموافق ہوتی ہے کہ فزاج عفو متفرج کا کسی کیفیت خاص میں
 حد افراتہا کہ ہو چکا ہو لہذا اسوقت لازم ہو جائے کہ جو دوا مقام پرست عمل ہو اوس کیفیت کی ضد متقابل جو فزاج اوسکا ضد

ہو ہاؤ اور کیفیت موافق اس دوا کا مزاج ضعیف ہو علاج قروح صمدیہ کا یہ قروح مناج استعمال ادویہ مختلف کے
ہوتے ہیں کہ صمدیہ سے قروح پاک ہو جائے اور اسکے بعد دوبارہ استعمال ادویہ بننے لگے گا یا ہو کر یہ قروح دھیلے ہوں اور گوشت
اور کانیناں داکا استعمال کما جاؤ زیادہ زخم غائر ہو جائے گا اور عفونت بڑھ جائے گی اس لیے کہ اسام ان قروح کے ضعیف ہونے پر
بلکہ واجب ہے کہ پہلے انکی تخفیف کرنی چاہیے تاکہ اندک سختی پیدا ہو اور اسکے بعد وہ دوا گوشت پیدا کرے یا لگانا کی جگہ
اگر یہی دوا کا استعمال ہو اور رطوبت فرد کی کہ نہ ہو خواہ رندہ بڑھ جائے اور سوخت بہ دریافت ہو گا کہ اس دوا پر
اتنی قوت نہیں ہے کہ اس بدن میں جذب رطوبت پیدا کرے پس ضرور اسکی قوت مختلف زیادہ کرنی چاہیے اور تھوڑی سی
جلد کی قوت بھی انہیں بڑھانی چاہیے مثلاً شہد کی آمیزش کر کے ادویہ قابضہ جیسے گٹار اور بھگری وغیرہ اور حرکت روغن کی
بہت کرنی چاہیے۔ اور اگر کوئی روغن اوہیں پڑے تو ایسا ہو جس میں قوت قابضہ کی ہوتی ہے۔ اس طرح اگر فرد کی خشکی
حدافہ کر ہو جی ہو اور یہ تخفیف کی قوت گٹار دینی چاہیے اور جلد اور قرض کی قوت میں کمی کرنی لازم ہے اور اس صفت
کو جلد ادویہ بننے میں مدد رکھنا چاہیے۔ اور ایک ہی دوا کے استعمال میں شدت اور لحاظ نہ کرنی چاہیے خواہ باوجود غلط
اور دھوکے کی ایک ہی دوا کو یا ایک مثل اثر پیدا کرنے والی دوا بار بار استعمال نہ کرنا چاہیے مثلاً دوا میں قند حاجت سے زیادہ
جلانہ ہو اور اگر کوئی عضو متفرج ہو لگنا چاہیے کی اور اسکی لمبیت کو ایسی رطوبت کی طرف مائل کر دینی چاہیے اور اس صمدیہ کو ہے
جو قوت میں پیدا ہو رہا ہے اور باوجود غلط اس خسر کے بھر علاج قوت طلک کرنا چاہیے یا غلطی مراد ہے کہ جو ابھی مذکور ہوئی ہے۔
اور اس کیفیت کی دوا قروح کو زیادہ گرم اور زیادہ گرم اور متاثرہ گرم کے اور متاثرہ بچھے ہوئے خواہ ترچھے ہوئے کی کو دینی چاہیے اور اسکو
اس دوا کا استعمال سے ایک لکھ ظاہر ہو جس میں یہ بھی واضح ہو گا کہ ادویہ جو قروح کو خشک کرتی ہیں اوہیں سے بعض
ادویہ میں تیز زیادہ ہوتی ہے جیسے بک اور انیسون اور بیج قنار اور بعض ایسی دوا میں تخفیف زیادہ ہوتی ہے جیسے ریتانہ
اور زفت پس علاج کو کدہم ہے کہ ایک قسم کی اعانت دوسرے قسم سے کرے اور بحسب مقابلہ مزاج فروزی مرض اور دوا کی خواہ
مرکب کرے۔ جو درایت نہ ہو خواہ یہ کو مفید کرتے ہیں وہی دوا میں بہن جو خشک پیدا کر سکے جیسے بھگری اور زار اور کو
انار اور قنار گندہ اور دوا سنگ آرد خواہ وہ میں جو اور متعاقب نماں اور بک رشتہ شہد البعوض لینے و در اگر بک ہزار
خواہ جو تازہ کا تھا کہ کہ سلم بوز کو بیک لگاتین خواہ اسے شرب میں جو بن دوا استعمال کریں بہت مفید ہو گا اور رطوبت
کو خشک کر کے برون کہ بقدر زیادہ ہے ہر مہم جلد دوا سنگ کہی جہاں سرکہ کے اور کبھی جہاں زیت کو صاف کریں تاکہ سپید ہو جا
بعد اسکے سرکہ اور سوخت اور بلدی اور تازہ اور گٹار اور دم الاون اور بھگری اور انکی یا عرقہ سب کو ہون لکھ کر خوب
کوٹیں اور ایک پیگہ مر دوا کے پیچھے یہ ایر مرداخ مذکور مل کر سب کو استعمال کریں۔ وہ ادویہ جو فراہ دین میں ذکر کیے
ہیں اور انکا استعمال کرنا چاہیے۔ اکثر یہ دوا جو دھوئی کی حاجت سیال چیزوں سے ہوتی ہے چنانچہ اسکا بیان قروح غائرہ
کے علاج میں ہم کر سیکے۔ انما اون سیالی اور روان چیزوں کے آب دریا اس کام کے واسطے عمدہ چیز ہے بھگری کا پانی بھی
چرک دوا دالہ ہے اور اس سے اور تخفیف بھی پیدا کرنا ہے نہ یہ سب ادویہ جو ابھی مذکور ہوئے ہیں برفوت درم کے مفید ہوتی
ہیں۔ اگر کوئی دوا کو یا لگانا کی جگہ یا اگر چرک کی دھوئی میں استعمال کریں تخفیف اچھی طرح پیدا کرنا ہے جو شانہ طبلہ پیدا کرنا اور

ہونا تھانہ نکال دو رخت اور بگ سدر کا بھی اس عرض کو بخوبی لہذا کرنا ہے حلاج قروح و سوسہ کا دس حج کے سنے اور مذکور ہو چکا
 ایسے قروح کے علاج میں ادویہ عالمیہ کو استعمال کرنا چاہیے اور ابتدا علاج کی ایسی دوا سے کریں جو قوی زیادہ ہو اور لفع بھی زیادہ
 پیدا کرے جس طرح قانون علم میں بتیہ بیان کیا ہے بعد از ان رفتہ رفتہ قوت کھٹانی چاہیے مثلاً شلیط بھندی اور زراوند ہر آہستہ
 کے اور تھوڑا سا سرکہ ایضاً ملا کر لبط اولہ سے کھل دوغن گل خواہ روغن گاو ایضاً اصل السوس ہر آہستہ کے ایضاً آرد کر سنہ
 اور گیہاہ جوشیدہ مرکبات میں سے مرہم بھندی اور سبز رنگ کو مرہم خواہ فقط رنگار سے بنے ہوں یا اوسمین اشق وغیرہ داخل
 کیجاو اور مرہم قیسوریہ اور جو مرہم دقین کر سنہ سے خواہ مرہم نکالے رقرص اسود اور قرحل خضر یعنی سبز جو نام قرحو عالس مشہور
 ہے ضعیف ادویہ میں سے ایک یہ دوا ہی دروی زیت اور شہد اور پھلگری برابر سمون لیکر استعمال کریں خواہ سیدھا اور مجہول یعنی
 حنہ بیدہ سمون اور جب سبز زیادہ پڑنے لگے اوسوقت فراسیون ہر آہستہ کے مفید ہوتی ہے منجملہ ادویہ حمیدہ کے زیتون علم
 یعنی نمک ملا ہوا اوسی ترکیب خاص سے جو ادویہ مفردہ میں مذکور ہے مفید ہے کبھی اس مقام پر حاجت استعمال ایسے
 دوا کی سیال کی پڑتی ہے جو زخم کو دھو کر اسے جیسا قروح غائرہ کے مقام پر ہم بیان کر چکے اور یہ سب دوا میں در وقت و دم
 قرحہ کے مفردہ میں علاج قروح غائرہ اور کھوف اور مخانی کا قروح غائرہ سے مراد کہ قروح اور کھوف بنے
 غار کے ہے اور مخانی یعنی جو زخم جو نظر نہ آئے بہتوں اقسام محتاج گوشت بھرنے کے ہیں اور گوشک بھرنے کا دوا زبانی
 غذا کی ممکن نہیں ہے اور بد دن زیادہ پیدا ہونے خون کے دشوار ہے اور اسکے بعد احتیاج اون دوا کو کر ہوتی ہے جین
 تحفیف زیادہ ہوا اور قرحہ بھی کریں اور رکھنا ان ادویہ کا اس طرز سے چاہیے کہ ریم اور چرک وغیرہ رک نہ جائے بلکہ مضبوطی
 رہے اگر ایسا مقام بہ حسب اتفاق ہم پہنچے اور قرحہ کی جڑ بھنوسے اوپر کیطوت ہو اور دوسرے قرحہ کا نیچے کی جانب تین ہی مطابقت
 اور اگر اسکے برعکس اور اٹھا ہوا اور رفیش کو تبدیل وضع بہ تکلف ممکن ہو کہ زخم کو او بچانچا کرنے سے وہی صورت پیدا ہو
 جب بھی وہی غامدہ حاصل ہو گا دوا دھنا اور پھٹنا خلاف وضع طبعی کے ہو اور اگر اس ترکیب کے بعد بھی وہ صورت پیدا ہو
 اوسوقت قرحہ کو چاک کرنا ضرور ہو گا اس طرح کہ اوسکی جڑ تک چاک کر لیں چاک پھر راکرین تاکہ کھف یا غار پھر یکقدر ایسا باقی نہ رہا
 کہ اوسکی رطوبت کا تکلف دشوار ہو یا کوئی راہ اور جبری چرک اور ریم کا دوسرا پیدا کریں اوسکی جڑ میں اور جو موندہ اوس کا پیلے
 سے ہے اوسکے علاوہ دوسرا موندہ پیدا کریں بھل جراحی اور دیکھاری کے اور اس جدید موندہ کے پیدا کرنے سے دقت حال
 میں عضو کے نائل کریں کہ اسلئے موندہ کے پیدا کرنے سے کوئی خطرہ جدید تو پیدا نہیں ہوتا ہے جب یہ موندہ بنا چکیں تو راکر
 بند سق پٹی وغیرہ سے اس طرح کریں کہ موندہ کی طرف سے شروع کریں اور جڑ کیطوت پہنچیں یعنی وہ مقام جو ناکھولا ہے
 اور پہلے صورت کی قرحہ کی بندش اسکے برعکس ہے یعنی جو قرحہ دوسرے چاک کا محتاج نہیں ہے اوسکی بندش جوڑ کی طرف سے
 شروع کر کے موندہ تک باز رہے جاتین اور زیادہ اتھاری بندش کی دونوں صورتوں میں اوپر کیطوت دیکھا ہے اور اسنے
 زور سے بھی نہ بلند ہین کہ دند پیدا ہو اور رفیش عاجز ہو جاو اور شکوہ کری اور اگر چاک کرنا اور دوسرا موندہ نکالنا ممکن نہ ہو تو
 قرحہ کا ریم وغیرہ دھویا کریں اور وہ فیتل جو بہت لمب ہیں او کو اندر رو انداخل کیا کریں اور جو فیتل باہر ہو قوت انبات کو حرکت
 وغیرہ کو بھی پاک کر دیتے ہیں اونکا استعمال کرتے رہیں تاکہ بوجہ زیادہ اجتماع چرک وغیرہ کے او کی قوت انبات باطل نہ ہو جائے

اسی لئے کہ دونوں قوتوں کا اجتماع اونکی قوت کو روکے رہے گا ہم نے خود تجربہ کیا ہے کہ مریم رسول ایسے موقع پر خوب کام دیتا ہے اور برہنہ اور آہستگی قروح کو اچھا کرتا ہے اور قظوریوں اگر قروح میں بھری جاوے گی تب قطع ہے اگر اس کے بعد قظوریوں بھراوے اسے ایسا
 اوسکے بعد اگر دوسرے کچھ غامبی کا تفتہ کامل اور اچھی طرح دفع ہو کر وغیرہ کیا جاوے گی اونکی جلد میں التصاق پیدا نہیں ہوتا لیکن اتنا
 ہو سکتا ہے کہ جلد میں خشکی پیدا کرے اس حالت پر کہ روں کر وہ مثل صمغ جلد کے باہم پسیدہ ہو جاوے گی کہ قروح اور چور زخم و کٹوتی
 کا تفتہ کامل ڈالو ان سے نہیں ہو سکتا ہے اور نہ اون میں گوشت پیدا ہو سکتا ہے ہاں اگر تر پزون کے ذریعہ سے پکھاری وغیرہ میں بھر کر دھوا
 کر بن خواہ او میں ہر وقت فیما ورتی رکھی رہے خصوصاً اگر انکی شکل ایسی نہ ہو کہ فقط اونچا کرنے سے اونکی جھک اور دیم وغیرہ نکل جاوے
 خواہ پھوٹنے سے وہ ریم اور چرک پھوڑ جاوے خواہ جو نے کیوڑ سے اون میں صفائی پیدا ہو کر جو خصوصاً صائب اور میں شراب ملائیں خاکستر کا
 پانی میں بہت قوت سے چرک کو دھوا ہو کہ غرض چرک بہت کم کھتا ہو تو عمل اسکا نہیں ہو سکتا جواب دیا بھی اسی کے قریب ہو کہ چرک کبھی دھو جائے
 اور تحیف بھی پیدا کرتا ہے پھسکری کا پانی غسل بھی ہے اور بالہنہ جو مادہ فاسد بطرف عضو کے آتا ہوا اسکا الف بھی ہے۔ اگر وہ ہوگا انیس
 کوئی چیز قابل استعمال کے نہیں ہے اور شراب بھی ایسے وقت کہ مفید نہ ہوگی بلکہ بھریا کر لیگی۔ ان سب قروح کی دوا کا مناسب یہ ہے
 کہ چربی کے اوپر بھاسے دلو کر کچھ جاتیں ایسی دوا کو جسکی طرف عضو متفرج ہو تو فرج کی اصلاح میں محتاج ہو اور ان میں مہموں کی قوت
 کی مقاومت کر سکے جو اندر کی طرف سے استعمال کیے جاتے ہیں تاکہ موئیدہ پر قروح کے وہ پھا ہار کا جاوے جن میں دوا ضروری استعمال
 لگی ہوئی ہو قروح کے بل جانے پر دلیل یہ ہے کہ رطوبت او میں سے کم ہر اہل پانچ دوا کے جو اعضا میں اون میں آرام اور سکون پیدا ہو
 اکثر قروح سے بذریعہ پھوڑنے کے جو بدن کے اندر سے واقع ہوتا ہے اور قوت سے دوا کے پھوڑتا ہو وغیرہ رطوبات کثیرہ ہوا ہونے میں تب
 ازان خشک ہو جاتا ہے اور خشکی کے بعد زخم بھرتا ہے قروح کے کڑواں کا علاج عصارہ فودج نہری قروح کے کڑواں کو بہت ہی
 نافع ہے اور جو دوا میں کان کے کڑواں کے واسطے کتاب سوم میں مذکور ہو جن اور انکو اسی مقام پر ملاحظہ کرو قروح میں گوشت
 پیدا کرنے کی تدبیر جب تک تفتہ قروح کا نہ ہو کہ اگر لگے گوشت اوگانے والی دوا کا استعمال جائز نہیں ہے اور جب تک بطرف قروح کھنڈا
 جید کا جذبہ نہ ہو اور اگر غدا قروح کی مقدار قلیل ہو اور اس حالت ہو چکی کہ جب چرک پیوستہ ہو چکا ہو کوئی دوا انداز اور جالی
 لگانی درست نہیں ہے کیسے ہی قروح کیون نہوں اور کسی مقام پر کیون نہ ہوں واجب ہو کہ استعمال اور یہ ضعیفہ کم میں وہ معتدین جو
 سمجھے اور بیان کی ہیں سب کا لحاظ رکھیں کہ زیادہ رطوبت پیدا نہ ہونے پائے اور نہ زیادہ خشکی پیدا ہو اور جو تدبیریں قروح صحت
 کے باب میں مذکور ہو چکی ہیں اون میں ہر عمل کریں کہ وہ تدبیر فقط اسی غرض سے نہیں ہے کہ تفتہ رطوبت قروح کا ہو جاوے اور اون میں خشکی
 پیدا ہو اور جس بلکہ علاوہ ان دونوں باتوں کے یہ بھی غرض ہو کہ او میں گوشت پیدا ہو اور اگر رطوبت زیادہ اور خشکی نہ ہوگی گوشت
 کیونکہ پیدا ہو کہ تفتہ اذن چرون کے جو قروح میں خشکی زیادہ نہ کریں اول تو یہ ہے کہ اسے سہی چا لکھا اور دھوئے اور موسم زیادہ کریں اگر
 دوا بطور مرجم کے مستعمل ہو اور اگر قلیطہ دوا کی کریں خواہ اس کے خاثر کرنے کی تدبیرات کریں اور چکائی دوا کی کم کڑواں اور مقدار دوا
 زیادہ کریں ان تدبیرات سے خشکی زیادہ پیدا ہوتی ہے اور شدہ بھی ان اور یہ محققہ میں زیادہ کیا جاتا ہے۔ گوشت پیدا کرنے کی غرض سے
 مرجم کا استعمال بہت عمدہ ہے اور دیر میں پیدا کرتا ہے اور زور کے استعمال سے اگرچہ پیدا ہوگا گوشت کا دستور ہے کہ جلد پیدا
 ہو تباہ نام کبھی ضرور کے استعمال سے سخت گوشت پیدا ہوتا ہے لہذا مانا سب یہ ہے کہ دونوں تدبیر یکجا کریں پہلے زور پھر مرجم

اور گوارہ کے مرہم لگائیں اور شراب خصوصاً شراب فالین و وای حیدر صبح قروح کی جنی دوسرے دھونا قرحہ کا اور بال کرنا چاہیے
 وغیرہ اور تقویت پیدا کرنا سب فائدہ دوسرے ہوتے ہیں اور لکھنے باب جراحت میں ادویہ مینہ لحم کے ذکر کر دیا ہے اور اب مناسب ہے
 کہ ان میں سے جو جزا دیا اچھی اور اس مقام کے لائق ہیں ان کو بیان کریں۔ سر سرسوخہ اور انزروت اور ریشم ہاسی اور طرون سائید
 اور توال سار بورقان اور الالبان حرق اور ابارسوخہ اور زاج اور برکاسف اولوف اور سحر صغیرا واسطے چرک کے ناکر موٹھا اور جعدہ
 بہت فوری ہے اور فطرولون سیڑھ کر کوئی دوا نہیں ہے اور لکھنے سونخہ بھی عجیب الشف ہے کہ تخفیف اور انزال کا فائدہ دوسرے حاصل
 ہوتا ہے علاج قروح متاکلمہ غیر مستعفنہ کا فائدہ کلی علاج صبح قروح متاکلمہ اور ریشم کا یہ ہے کہ پہلے بدن کا متعیر کریں
 یا دوسرے عضو خاص کا متعیر کریں قرحہ سے بشرطیکہ تمام بدن رمی اخلاط اور مواد فاسد سیپاک ہو اور عضو خاص کا متعیر اس طرح کرنا چاہیے
 پچھنے لگائیں اور چونکہ لگائیں اور دوسرے عضو کا مزاج بذریعہ طلا وغیرہ کے بدل دین اور غذا مصالح اوسکی تجویز کریں اور اس میں سفید
 تاجہ اور مافحت کو دخل نہ دین اسلئے کہ تاجہ اور مافحت سی قروح میں ضار زیادہ ہوتا ہے کچھ ناکل قرحہ کا اسد بھیجتا ہے کہ قطع کرنے سے عضو
 ضرورت ہوتی ہے۔ جس قرحہ میں ناکل اور عفونت نہ ہو اس کو آب سرد کی تھیل خواہ آب آس اور گلاب کا فطرول خواہ آب عصی لرا
 کا فطرول اور شراب فالین کا بشرطیکہ قرحہ میں حرارت نہ ہو اور سرکہ بانی لایہ خواہ گلاب ملا ہوا بر وقت حرارت قرحہ کی اسطرح دوا
 مباد بارہ کا فطرول ایسے وقت میں سود مند ہوتا ہے بشرطیکہ ان فطولات میں قوت تخفیف کی بھی ہو۔ اگر قرحہ میں عفونت ہو
 آب دریا وغیرہ سے فطرول کرنا چاہیے اور اگر قرحہ میں جیکا و کریم کریں گے قرحہ متعفنہ کے بیان میں اونسے فطرول وغیرہ کریں پھر باقی
 عمدہ علاجات ایسے قروح کا استعمال قوالض مہفہ کا بھی تہیہ بھی پیدا کریں جیسے پوست نازا اور عدس اور برگ مٹھلی اور تنم کل اور شوکر قرحہ
 اور جمل آس اور دہ فطولات تھیں یہ اور دیدار مل ہوں اور انکی تقویت بقدر شراب اور زاج وغیرہ سے کی ہو اسطرح ضار بزرگ خاص اور خاص
 کی شاخوں کا شراب میں جوش دہ کر خواہ ضار و طین رومی سرکہ خواہ کچھ میں گندہ کر خواہ کدوی خشک سے خنہ اور بارنگک وغیرہ ہمزہ ہوتی
 کے خواہ درق زقیون تازہ کا ضار و کر وغیرہ میں ملا کر علاج قروح متعفنہ رومی کا ان قروح رومی کا علاج اصلی یہی ہے کہ کبلا
 متعیر کریں اور اس کو دھواں عضو متعیر کا بھی تقیر کریں و کثرت سے جو از قسم عجیب وغیرہ ممکن ہو اور پھر استعمال طلا کا واسطے اصلاح مزاج کے
 بموجب بیان بالا کے کریں اور غذا جید کا استعمال کریں اور اسکے علاج میں سستی نہ کرنی چاہیے جتنا یہ قرحہ کم ہو گا اور بقدر میں
 فساد اور شر زیادہ ہو گا اور ایسی تہیہ سے جو دم گرم پیدا کرنے والی ہے اس قرحہ کو مفعول کھین کشکین ایسی قرحہ کی بیک اور سوئی وغیرہ
 سے بھی اچھی طرح ہو سکتی ہے اور ایسی قسم کے قروح میں جب فساد و فساد پیدا ہو جائے اور انکا استیصال اور بچہ دین سے دو کرنا بذر یہ
 آگ کر داغ دین سے ضرور ہوتا ہے خواہ کسی دوا یا مادہ سیپاک کا ڈالنا کہ سوای گوشت صبح کے اور کچھ بانی نہ رہے واجب ہوتا ہے سوای
 اوس عمدہ طرح کے جو خن جید رکھنا ہے اور رنگ بھی اوس کا گوشت صبح کا ہو اور سوای استخوان صبح سپید رنگ کو جو اور خرا میون سے
 پاکیزہ ہے کہ بانی نہ رہے۔ دوا یا دوا صبح خن کو گوشت متعیر کو کھا جانی ہے اور نکال کا بارہ چھینک تہی ہے اور اس دوا جو اہل علم اور ذہا
 پیدا ہو اسکا مذاکرہ و رغن زرد کرکے سے کیا جاتا ہے کہ وقتاً فوقتاً رکھیں اور جہلے بن ایسے قرحہ اگر کچھ نہ اصریر نہ ہو تو ہوں اور
 کچھ ہوتے ہوں جب بھی رومی اور خشیت ہوتے ہیں اور کچھ محتاج اسکے ہوں کہ غشوقہ کر کاٹ ڈالیں تاکہ عفونت سے محفوظ رہے
 جو فطولات اچھی مذکور ہو چکا ان میں سے آب ریا اور جواب لوامیر میں مذکور ہیں ان قروح کو واسطے بکار آتے ہیں یہ قروح دینر

اور انقسام قروح کے سبب میں یہی قاعدہ ضروری ہے کہ بعد استعمال دوا کے چند روز بحال خود جھڑپ نہ آئے تاکہ فائدہ دوا کا دریافت ہو اور
 پھر بار بار کا کھولنا اور بار بار دھونا چاہیے جو دوا یہ خاص قروح متعفنہ کی ہیں جیسے دقین کر سنہ یعنی شرکاء انا و سین کہ سیدہ پیکری یا گوشت
 پھلی نگیں کا جو مقدمہ ہو یعنی ننگ سودا و خشک کی ہوئی اور کہ سیدہ رت خیر اور زرا اندازہ پنج کرب پنج جقدہ پنج خارا المار و نم کہان
 جو ہر اہل نقدیں یعنی سب پیکری اور عاشاکو بیسی جاب خواہ زریب یا انجیر یا برگ انجیر یا فطرون اور زریہ اور آرد جو ہر اہل شہد کے اور ضام
 بصل الفار یعنی پانی کی جڑ شہد میں اور کرب تنہا شہد میں خواہ کدہری خشک اور برگ زیتون تازہ دوا سی مرکب زرا اندہ عصا
 شفتالو ایک ایک جڑ و زنگار نصف درہم ان دواؤں سے طبع بانی کے ذریعہ سے مثل قوام شہد کے طیارہ کوین کبھی احتیاج کسی
 تقویت کی عصارہ قضا المار اور سوئی یعنی سرخ پیکری سی ہوتی ہے اور خشک قوا و سر پالتے ہیں ایضاً زرا اندہ اور زرا و زیت برابر
 ایک طبع اس طرح طیارہ کر کہ اس کو لورانی مرکز میں لورانی نصف طولی کے پتہ کرین تاکہ تمام مرکز کل مایہ و دوا کے اس کی سلائی سی بنا کر قروح
 پر لگائیں ایضاً قلعہ اور زنج ہر ایک سی بیس جڑ افیون جدیدہ ٹکڑا جڑ و زنجین سورخ نکلیا ہو آٹھ جڑ خواہ ننگ حریف یعنی لکڑ
 سوختہ کا ننگ ایک جڑ پیکری کبھی سوئی اور بارہ خاص اور نیسور سوختہ نصف جڑ و ہر ہم جہا ان زردت اور پنج اور زرا و زنگار
 اور زرا و زنگار عسلک العظم کے ہر اہل عا کر یا تین تاکہ او میں لزجت او چپک پیدا ہو اور کدہ پاک کرنے قروح کے استعمال کرین
 یہ دوا نہایت مجرب ہے زنج ہر اہل عا کر یا تین تاکہ او میں لزجت او چپک پیدا ہو اور کدہ پاک کرنے قروح کے استعمال کرین
 کدہ اور زرا و ایک سو تین جڑ موم ایک سو تین جڑ طوی زیت کدہ دوسری دوا یہی بہت عمدہ و فاعلی سوختہ جھکونڈ
 کے ذریعہ سے خال کیا ہو تا بجلا ہوا سپید قحقی کدہ و دراز سنگ مرکی اقلیم اشقی جاد شیر معطلی جادہ دود و درہم گردہ کا دکی چلی
 ریتا ج عسلک بنا طر و غن آس ہر واحد تین درہم چھلنی والی پتہ و کو ہر قدر مناسب مرکز میں چھلا کے اور جھینے والی دوا تین میں او میں یک
 طیارہ کوین جالینوسخ غیرہ نے اس دوا سی مفید کے اجزاء جمع کیے ہیں تو بال خاص ایک و قنبر کا ٹکڑا
 ایک او خیمہ موم نصف رطل صغ لارکس ڈیڑھ اوقیہ بطور موم موم طیارہ کوین یعنی مینے والی پتہ و کو ہر قدر مناسب مرکز میں
 والی پتہ و کو ہر قدر مناسب مرکز میں چھلا کے اور جھینے والی دوا تین میں او میں یک
 دوا تیس کو مخلوط کرین اور جالینوسخ نے اس پر اپنے کلام طولانی سے اعتراض کیا ہے۔ اگر یہ قروح مثلاً مقام
 ذکر واقع ہوں اونہ دوا کا فائدہ سوختہ اور دوا اندرون اور کدہوی خشک جلا کر اور صوف و ریح جلا کر یا مناد برگ
 خواہ برگ و لب فنجو چار سوختہ کا استعمال کرین علاج قروح عسیرۃ الاندال اور قروح حرونیہ کا پیلے واضح ہو کہ عسلک
 جو قروح شوریہ مندیں ہوتی ہیں قح میں کہ متاکل و تھوین ہوں جیو ہر یک نام جڑ و زنجین خاص کہ شہد ہوتی ہے اس کے قروح متاکل و تھوین ہوتے ہیں
 یہ قروح تیز الانا یعنی تھوین ہیں اور ایک ہی بال بہت نکتہ تھوین اس طرح یہ قروح تو امیر و لی لکڑ یا کین کہ قروح خود کہے ہوئی ہوتی ہیں خلاصہ کہ
 جو قروح متعفن خواہ متاکل خواہ بطور نامور کے جو عسیرۃ الاندال ضرور ہو گا اور کو پھر و تھوین ہے کہ عسیرۃ الاندال جو دوا متعفنہ دوا
 بھی ہو قروح حرونیہ وہی قروح ہیں جنکا فائدہ درج بہت کو پونچ جائے اور جنکا اندال بہت بعد از قیاس موم ہوا ہے قروح کہ علاج کا قاعدہ
 اگر سبب قروح کا وراثت مزاج کی ہو پہلے اصلاح مزاج کی کرنی چاہیے اور اگر فساد خون کی وجہ سے یہ قروح پیدا ہوئے ہیں پہلے اس
 جو تیز کرنی چاہیے جو خون صلیع پیدا کرے اور اس خرابی کے مخالف ہو کیفیت میں اور اگر قلت خون کی وجہ سے ان قروح کو پونچ جائے

کثرت کرنی چاہیے اور غذا سے جیسے میں کو کرنا چاہیے۔ پھر اگر سب قرحہ کا تریل اور ڈھیلان موغوا زیادہ ہو کر پیدا ہوئی و دوسری قرحہ
پیدا ہوئے ہوں جو علاج خاص تریل اور دسٹخ کا دوسری کرنا چاہیے اور اگر سبب جو سست زمانہ کے قرحہ پیدا ہوئے اور ابھی نکلت
ناصور کو نہیں پہنچا ہے بذریعہ تطیب معتدل کے علاج کرنا چاہیے اور تطیب کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ آب گرم کے بخارات عضو متفرق
میں پسینا پیدا کریں اور اوسکی تحریک اور تسخیر کرنا اور انتفاخ لینے پہلا دینا عضو کا پیدا کرنا چاہیے اوسکے بعد پھر اور کوئی تدبیر کرنی چاہیے
اور اس سے زیادہ کسی تدبیر کی ضرورت نہیں ہے اور نہ مناسب ہو کہ اگر اس سے زیادہ تدبیر کریں گے تو مادہ اکثر بطرف عضو کے کھج
ایگا اور آفت عظیم پیدا ہوگی اور بعد اس تدبیر کی وہ ایسی لگاتین جسمین بخفیف کم ہو کبھی فقط یک گرم یا تین ترکیب ہو کر اگر کھٹا کافی ہو جائے اور
کبھی احتیاج قرحہ کی کھلائے کی ہوتی ہے اور خون نکالنا اوس عضو سے اور اوس عضو کی مالش اور استعمال درمجمہ جاوے جس میں زفت بنو
رال پڑی ہو۔ اور اگر سب قرحہ کا خرابی کسی گرد پیش کے گوشہ کی اور اوس کا علاج بذریعہ بھجور وغیرہ کے ہے کہ معلوم ہو اور خون
خامد اوس مقام کا سب نکال ڈالیں اور بذریعہ جمعفات کے تدارک کریں اور اگر مہرہ پڑنے کا از قسہ دوائی کی مہرہ اوس قرحہ
قطع کر ڈالیں اور خون اوس سے روان کریں اور طول میں چاک کریں کہ اگر کسی تدبیر سے راحت پیدا ہوتی ہے اور اعتلاو بدنی ہو
ابتداء فصد سے کریں اور غلط سو دای کا استفراغ کریں اگر غلط سو دای موجود ہو بعد ازان بطرف دوائی کے متوجہ ہوں اور قرحہ
سے بھی خون بقدر امکان نکالیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ دایہ سے تعرض کرنے میں قبل تدبیر مذکور کو وہ ضرر پیدا ہو جو مہرہ سے بہت
زیادہ ہے بعد اسکے جراحت کا علاج کریں جو دایہ کی وجہ سے عارض ہوتی ہے اور اسکے بعد علاج قرحہ غیر الاندال کا کرنا چاہیے
اگر سب اس قرحہ کا نفع عضو متفرق واقع ہوئے اور بضعف و وجہ سو دایہ مزاج کو پیدا ہوئے بلکہ بر قسم کا سو دایہ اس کا باعث نہیں ہو
ہے بلکہ دوسری سو دایہ مزاج جو جدا فرما ہو اور اوس اعتدال سے بہت بعد ہو جو مناسب اوس عضو کے ہے حرارت خواہ برودت
سے جو چیزیں تابع مزاج کی ہوں میں متخائل مضر یا انکاف زمانہ از حد اور پہلی صورت لینے متخائل اکثر تابع حرارت اور رطوبت یا غلط
کے موافقہ اور انکاف نتیجہ تابع برودت اور چہرہ سو دایہ کے موافقہ لہذا واجب ہے کہ موجب اوس سبب کا علاج
کیا جائے اور ضد موجب خواہ جو چیز ضد موجب کو پیدا کرے اوس کا استعمال کریں اکثر سب قرحہ کا وہ حرارت ہوتی ہے جو مادہ کو
جذب کرے خواہ مادہ کو کسی طرف روانہ ہونے کی معین ہو ایسی حرارت کا علاج میں احتیاج میرات فالغہ کی ہوتی ہے اور اگر قرحہ
کا نصور ہو اور سو وقت خاص نصور کا علاج کرنا لازم ہے اور اگر سب قرحہ کا اوس ٹہی کا فساد ہو جو متصل قرحہ کے جو ٹہی کو کہو کہ
اور نمودار کر کے دیکھیں اگر کوئی قریب قابل دور کرنے اور الگ کرے نہ کی ٹہی پہلی ہے اور دوسری باعث وادرت قرحہ کا ہو اور جو متصل
والنا چاہیے اور پوری مقدار اوسکی الگ کر دیں گے اور اگر کوئی شے جدا لگائے اس کا سبب موغور نہی کو کاٹ ڈالیں گے اور
اور وہی تدبیر کریں جو باب ستوان میں بیان ہوگی جالبینوس نے ایک حکایت عجیب نقل کی ہے کہ تین ایک لڑکے کے
سینے میں نصور پڑ گیا تھا اور وہ نصور پڑھنے پڑھنے استخوان قند تک پہنچو نہی جو وسط میں واقع ہے پہنچ گیا تھا میں نے
استخوان سر سے کہو کہو لاو جمیع اشیا از قسہ جلد و غرق وغیرہ کر کے دوا اسکے بہن سب کو چاک کر کے دیکھا تو اس ٹہی میں فساد لگیا
تھا اب ضرورت ہوئی کہ اوس ٹہی کو کاٹ ڈالنا چاہیے اور جو مقام اوس ٹہی کے فساد پر شامل تھا وہ دوسری جگہ تھی کہ علاقہ قلب
اور بہتر قرحہ اس بات کو دیکھنے سے نہایت درجہ زفت قلب عارض ہوئی اور اوس فاسد ٹہی کے دور کرنے اور کاٹ ڈالنے کو

کو برطرف قلب کے برکزی بنایا اور ردوائے نے اجازت نہ دی اور جھپٹی اوس ہڈی کو ڈھلنے ہوئے تھی اندر کی طرف مچھو اس کے
 بھی باقی رکھنے کا خیال زیادہ یہی تھا اور کچھ کمزور خاطر تھا کہ جس طرح مکن ہو یہ جعلی عضو اور بجاق خود سلامت رکھی جائے حالانکہ جگر
 اس ہڈی سے بطرف استخوان سرسینے کے ملتی تھی وہ بھی سرنگی تھی پھر جالینوس کہتا ہے کہ جب بین قلب کی طرف دیکھتا تھا اوس کا سکا پانی
 یہی تھا جو نظر نہ ہری استخوان سرسینہ کا دیکھا گیا تھا آخر بنیاد پاری میں نے اوس ہڈی مع متغین چیزوں کے کاٹ کر جدا کر ڈالا اور
 سے اگرچہ گمان غالب بھی ہوا تھا کہ وہ لکا زندہ نہ رہ سکا لیکن وہ بچ گیا اور جس مقام سے استخوان مذکور کو کاٹ ڈالا تھا وہاں یہ تصور اس
 گوشت میچ پیدا ہوا اور ایک دوسرے متصل ہو کر قلب کو بھی آوستے ڈھانپ لیا اور جسطرح پیلے سرخ لخت قلب کا دل کے چھپانے
 اور پوشیدہ کرنے میں کام دیتا تھا اسی گوشت کو وہ سب کام دیا پھر جالینوس نے بعد بیان اس حکایت کو بھی کہا کہ ناصورا و زخم کو
 اور جراحت سے بڑا اور خوفناک زیادہ تھا جن زخموں سے سینے میں سوراخ پڑ جاتے تھے (مراد اس کی شاید یہ ہوگی کہ ان زخموں کے
 بجائے کفریہ ہوتے ہیں) اور میں کہتا ہوں جب قروح متغین ہو جائیں اور نہ ہو جائیں راہی نہایت یہی ہے کہ کھینچ کر
 ذریعہ سے خون اور کالہ بنادیا جائے رصقدر مناسیب اور لائق اوس کے موجودہ این شخص واسطے عندئذ مال کے ہیں اور اکثر حالات
 میں بکار آمد ہوتے ہیں وہ یہ ہیں تو بال نحاس اور زنگار سوختہ یا زرخ سوختہ اور تو بال سالورقان اور تو بال سائر الہیہ یعنی لہن اور
 لسانق و سب بٹنے سونے کا مرجم جو زخم کے اچھے ہونے تک نہ چھوٹے کہ ان ادویہ سے قیروطی بنائیں اور قلعہ طار اور زجاج اور چیزیں
 اسکے مشابہت میں مع اون چیزوں کے جو ان چیزوں کے کھانچا وہ کے طرف عضو متفرج کے ہیں اگر اودہ کچھ گیا ہو جیسے بھگڑی اور زرد ایک جو
 دوا ایسی ہے کہ اوس سے قروح حسیۃ الامداد کا علاج کرتے ہیں اقلیمیا اور لراق و سب یعنی سونے کا وہ مرجم جو زخم کو
 کر کے چھوٹے اور شب پانی ہر ایک سے آمیزہ ذر زنگار قشور نحاس ہر واحد ایک ایک جزو صغیر سے چار جزو صغیر و دوا و دغن جفنا سب
 حال اور وقت کو موافق لفظ طار اور اقلیمیا کو آب دریا و شور میں پودہ ردہ کر کے خواہ آب انگور میں یا جس پانی میں سخی اور چنانچہ میں پکا
 گوشت خف جوش دیا ہو جب شراج عضو متفرج کے اور بعد جوش دینے کے قلعہ طار اور اقلیمیا کو اس پانی میں دالیں اور دھوپ
 میں رکھیں کہ یوں کے دنوں میں اور چپندر روز کے بعد صاف کر کے جدا کریں مگر اسکا خیال یہ ہے کہ آب یا غواہ یعنی
 کے پانی کا ٹکڑا پرچم نہ جای و زرخ شوریہ سب جدا ہو جائیگی اقلیمیا نحاس مونی اور ربناخ اور ملح اندرانی ہر ایک سو دوا دقہ موم اور زعفران
 بخت در کفایت کو ان قروح کو اودہ پھر دھبی مفید مونی میں جس وقت وہ اودہ خشک ہو کر میں مانی جاتیں انرا عملہ مکرر کرنا ایسا
 زراوند سوختہ اور نحاس عرق اور گندر کی مٹی یا ورن مختلف جیسا کہ ایک یخ میں وزن کے لائق ہو دوا ہی حیدر بادہ مس
 اور بر بادہ آہن بھٹکی کے پاچھن دالیں اور سرخ مٹی جیسے گرد وغیرہ کے گل حکمت کر کے تھور میں جلانیں اور بعد جلانے کے نکال کر
 خوب ساپیمن اور بطور زردر کے استعمال کریں یا مردان سنگ ملا کر مرجم طیار کریں صفت مرجم قہوی اور یہ مرجم بھی حید ہے۔
 مردان سنگ ہی ایک من اور موم اور چنانچہ ہون حقیقت شغال زنگار سولہ شغال اور بداتی پالیں شغال بارہ سولہ زنگار سولہ
 راجہ مردان سنگ نوک پالیں شغال زرد کچھو مفردات اور قرادین کو اوس میں راجہ کے مٹی مفصل بیان ہو چکے ہیں (روغن گندہ میں
 زطل پیلے مردان سنگ اور ذہب و زنگار کو دالیں بعد انرا ان باقی ماندہ اودہ کو دال کریں۔ ایضا تھور کی ٹھیکری اور خاکستر شرب پلے
 روئی کی خاک اور طعی سوختہ مغسول اس سے مرجم طیار کریں روغن آس ملا کر اور فرور اس مرجم کو مردان سنگ سے قوام دینا چاہیے۔

اوسکا طریقہ یہ ہے کہ در اسنگ شلا ایک قہر اور سرگردن زمین اوقہ اور زیت اور روغن آس خواہ کوئی اور روغن دواوقہ بہ نرمی ملا کر اسقدر حرکت دیں کہ در اسنگ اسمن آئینہ ہو جائے اور گارہا ہو کر لمباے اور سوختہ شود اور قروح جہ زہر کے واسطے بہ دواوقہ فشوہ رخاس رنگارنگ اسفل جراحی طرح دھریا گیا ہوا ان سب سے زور طیار کرین خواہ شب بانی سے پسکد زور طیار کرین باز دواوقہ جہ زہر لظون و دوزخ اس سے زور بٹنایا من اور پلے زخم میں شہد اور دود کوین اوسکے بعد اس زور کو پچھلین فشوہ رخاس دوزخ شب بانی دوزخ قرقلی دس جز اور دشا یقین دس مراد ہو جسے زبان روی میں سمی سور کھتے ہیں (دھوپ میں بالٹ کرین اور بعد ازاں استعمال کرین یا سپیدہ بھکاری آٹھ جز فشوہ رخاس مع اندھا کندہ رنگارنگ پوست اندا سر لیک سی دوزخ زور ایک جز موم دس جز اور دثلث روغن آس بقدر کفایت کے ایضا در اسنگ ت ایک ایک قہ اندا درازبے سوراخ کیا ہوا ایک ایک دقہ ایض ایک دقہ دفاق کندہ دواوقہ ایک جز چھارک نطخ طیار کرین اور سر کندہ کی طرح ہلاستے جائیں علاج نو اصرہ کا اور ان جلدوں کا جو سپیدہ نہوں نو اصرہ کی مابیت اور اسکے احکام جہ مقام حد و دین بتا تو جہ سب بیان ہو چکا ہے نیز دواوقہ علاج میں درکار ہو اور کسی حد یا در زخم کا لہجہ کی تدبیر کرنی چاہیے اور جہ رطوبات فاسدہ نو اصرہ سے نکلتے ہیں او نہیں بطور یقینہ لہجہ کو نیکو خواہ پاک کر کے اور جہ طرح آسانی اور اسکا اخراج ہو سکے اوسکا ذکر یہی کہ بقدر اوپر کے بیانات میں کیا گیا ہے۔ اب علاج خاص فی صبر کا بیان کرتے ہیں نو اصرہ کا علاج بھی مختلف طرح سے کیا جاتا ہے ایسے کہ نو اصرہ کے بعض قسم تازہ اور نیم مہوتے ہیں اور بعض کندہ اور سخت ایسے مہوتے ہیں کہ اوسکے دار اور شکاف کو شست تک پہنچ جاتے ہیں اور زیادہ تر اوسکا فساد کو شست تک اثر کرنا ہے یہ اقسام نو اصرہ کے بدشوراری قبول علاج کرتے ہیں ایسے نو اصرہ کا زوری علاج بھی ہے کہ بقدر غذا اور بوسیدگی انکی جہت سے واقع ہوئے ہیں پہلے اوسکو بذریعہ قطع مزید کے اطراف اور جانب سے درکار دالین پھری وغیرہ سے خواہ آگ میں جلا کر اور داغ دی کر خواہ کسی دواویز کے ذریعہ سے اور بطریق سخت دشوار ہے خصوصاً اگر ماصو قریب پچھ کے واقع ہو خواہ کسی اور عضو شریف کے قریب ہو اور زہر تہ رض کا میلان خاطر اسی طرف ہوتا ہے تا اسکیبہ علاج کیا جائے اور بقدر انداز اور تعب پہنچتی ہے اسکی برداشت کرنا ہوا کبھی بہنجی ممکن ہوتا ہے کہ تخفیف کوین اور بقدر چرئی کے گوشت کی ہے اوسکی تواندہ کہ لطیف درکار دین اور گوشت کو باقی رکھیں اور خشکی اوس مراد کو گوشت میں پیدا کر کے اندال کی تدبیر کرین اور پھوڑی دہن کے سوجال خود ساکن رہتے دین اور اس زمانہ میں اگر جہ اندال نام طابہ نہ ہو لیکن کوئی اور قسم کی تدبیر نہ کرین جس شخص کا ارادہ ایسی تدبیر کرنے کا ہو چاہیے کہ پہلے ماصو کو گوشت فاسد سے پاک کرین اور جہ زہر اوسمین بطور جزر کے فاسد نظر آتی ہے اوسے الگ کر کے اوسکے اندر خشک دواؤں کو مہور سے اور پھوڑے لظون تک دس طرح پھوڑی کر کے دوزخ سجال خشکی باقی چھوٹا بشرطیکہ مہور کوئی سو زہر مہور اور خطا اقسام مثلا اور رطوبات مزاج خواہ رطوبت بانی کی خارج سے اوس تک پہنچے جو اصرہ کی شکل ایسی بڑی نہ پیدا ہو جو الم اور صدمہ پہنچائی خواہ کوئی صدمہ اور چوٹ وغیرہ ایسی نہ لگے جسکی وجہ سے جہت غلبت بطور زخم ہو جائے خواہ کھانسی بھاری کے طور پر اوٹنے یا جنبش میں من ایسی پیدا ہو کہ کمزورت ہو نہائے نہ نو اصرہ کے قلع اوسہ بعدال کا علاج یہ ہے کہ اگر نو اصرہ کندہ اور زہریت مہور ہو سکے دواؤں کو قطع بد گوشت وغیرہ کے خواہ داغ وغیرہ کے پاک کر کے ذریعہ سے اور کچھ نہیں ہے چنانچہ ہم آئندہ بیان کرتے ہیں اور جہ اصرہ تہجی اور سکی سوراخ اور منافذ پیچیدہ اور کچھ میں اوسے پاک کر دینا چاہیے اور داغ کھانی میں شناخت اسکی بھی اندر رہے کہ داغ کھان تک پہنچے گا اور اسمین اعتیاد اور زہر بھی جزو رہے اور اسکا خیال نہ واجب ہو کہ اوس داغ لگایا جائے کہ چر سے باہر اصرہ جاتی رہے اور داغ لگانا بذریعہ ادویہ عادیہ کے جیسے نورہ اور نوشادرا در زہر سوج اور کریت اور زہر

کشتہ ہر دینی جن اودیہ میں داخل ہے اور ان میں داخل کیا جاتا ہے اور بڑا وہ تین اور نصف وزن اور کھجی اور اس کو نصف
چونا ایک قدر لاناں میں تنصیف کرتے ہیں اور اس تنصیف سے پارہ اور کر قریب گردن اور اس دنگ کی جو شد وصل کر کے آگ پر چڑھا کر پختی
کرتے ہیں اور تین بار بار تنصیف دینے میں جب اودیہ محفوفہ کو رمل کر تنصیف کر دین خاک ہو جاتا ہے جیسے ارباب الکیر کالت
میں منسلک اسکایاں سے اور تھر جھرنے بار بار تھر کیا ہے خصوصاً نوا میر کے علاج میں کشتہ سیاب کو مریم الکیر جو خاص نسخہ حرم کا
ہے داخل کر کے ایسے فوائد و منافع دیکھیں کہ اور کا ذکر مبالغہ سے خالی نہیں بہر حال اجڑا مذکورہ بالا میں یہ خاک سیاب کی بھی داخل
کر کے جیل استعمال کرتے ہیں ایک کتاب سا پیدا ہوتا ہے اور گوشت فاسد کو بریان کر کے خصوصاً وہ چیز پوٹل چربی کے شری اور فاسد
گرد گوشت کو ہوتی ہے اسے جلایا ہے اور گوشت سے جدا کر دیتا ہے پھر اس فاسد چر کو گلشن کے ذریعہ سے بکر کرکال دالین اور
ہیشہ اسی دو کو زخم پر چڑھتے ہیں جب تک کہ سب فاسد چیز نکلا جائے اور فقط گوشت مراد راتی رہ جائے اور ہمیشہ روضہ نہ دس
عضو پر چڑھتے ہیں تاکہ وہ میں تسکین پیدا ہوا اور بعد از ان فروغ کا ایسا علاج کریں جو ناصور تر و زہ ہو چاہے کہ پیٹل اور گلو اودیہ قریب سے دھو
ڈالیں اور فطران سے بہر کوئی دوا دھونے میں مستعمل نہیں ہے اور اب خاکستر اور آب دیاہ شور اور آب صابون صہین زرنج اور نوشادر
لما ہوا اور چو پانی سرخج اور نوشادر سے بذریعہ تنصیف کیا جائے وقت خشک ہو کر دونوں کے خواہ دونوں کو فٹہ اور تر کر کے ہون گزراستدر
کہ سیلان میں آجائیں اور روان ہونے کی نوبت پہنچی اس طرح صہین سچی اور چو نہ پوسٹ ہیندہ کا اور نورہ لینے چرنا کہ اس سے بھی نفع
ناصوہ کا کیا جاتا ہے جب دھونے کے بعد چرک وغیرہ سے ناصو پاک ہو جائے اور سپرد وای خردی لینے صہین مغزائے شریک ہو اور مریم
زرنج موثر و غریب یعنی ناصور شریک کو بہت نافع ہے اور دواہ جالینوس صہین کا غنڈہ پنا سے اور جو اودیہ مرکب آج اور قلعہ لیس اور خاک
محق سوختہ اور زنگار اور رسوا اسکے فطر لہوں اور دین کر سنہ اور ایرسا اور رسو معفوطوں - تجربہ میں استوفوفندیلون کی تجربی
مغیرہ ہوتی ہے کہ جب ناصو کو اس سے بھردین فوراً بھر جاتا ہے اس طرح اگر خرقہ سے ناصو کو بھردین اچھا کر دیتی ہے بشرطیکہ تیر
روز تک دو کو اس طرح بھری رہو دین اس طرح سو ری اور اس طرح عصارہ قتارہ الحار ہوا ملک الطیر یا عصارہ بیج عودت یعنی بیج الخذر
اور زنگار اور اشق ہماہر فعل خواہ اشج اور قلعہ لیس کے اور زنج اور قلعہ اور مرغع ہماہر سر کر کے خواہ لڑکو نکالوں جو سن بھی کہو پوچھو
یا سن طفولیت کو پوچھتے ہیں اور ایک کھل میں پیستے پیستے فلعی کے دستہ نالیکا کا گچا ہو کر سو گلو جاوے ایک کواہل اسفندہ
استعمال کرتے ہیں نتج باوشیرہ عکری بریان اور قلعہ اور زنگار اور شب بانی ہر ایک سو ایک جزہ ذرا بچ نصف جزہ اس سے
ذو رطیا لڑکین خواہ مریم ہائیں یا ہماہر فعل لینے سر کر کے صہین ذرا بچ کو لگایا ہوا بعض نسخوں سے ذرا بچ کو کشتہ کو باہرے اور داخل
نہیں کرتے اور کھجی اور اسکے ہماہر شہد ملتے ہیں ایضا صبر اور مرد اس کے زنگار اور ہیندہ اگر اس کو ملک کر خاکستر کر لیا ہو وہ زیادہ فوی ہو
اور اسپین مخلوط کر کے استعمال کریں ایضا اور یہی اودیہ فوی ہن جنکو نیمہ فروغ حسیۃ اللاندال کے باب میں ذکر کیا ہے جب کہ گوشت صہین
اور جھانمور ہو جاوے وہ دوا پیستہ مل ہوگی جو پیسیدگی پیدا کریں اور گوشت نیا اور کاتین اور اگر اس کے قریب ہی ہو اور فاسد
ہو گئی ہو واجب ہوگا وہی اصلاح کر کے علاج کریں اور جب طو بات صدیہ کہ کم ہو جائیں اور بطور مدہ کے رطوبت براہ ہونے کے
شاید کہ علاج کا فائدہ ظاہر ہوگا چرا حات پر گوشت زائد کا بیان جو گوشت رضون پر زائد ہوتا ہے اس کا علاج محتاج اوقہ
بالہ محفوفہ کا ہوتا ہے اور بقدر ان دواؤں میں لفع کم ہوگا اور سیدہ خوب ہی واجب ہے کہ اس گوشت کم کرنے میں طبیعت

بدنی سے معاف نہ طلب کی جائے جس قدر سے گوشت کو پکا کر نہ لینے میں طبیعت کو اعانت دے کار ہو جاتی ہے اس لیے کہ بیک گوشت
کو خود فعل طبعی ہے اور اس کا گھٹنا اور گرانا ایک فعل خلاف طبیعت ہے فقط دوا کا لے کر یہ فعل پیدا ہوتا ہے خواہ بدن کو
دوا کے خلاف فعل طبیعت کو مناد ہوتا ہو اس واسطے واجب ہے کہ ایسے وقت زیادہ اعانت پر متقدم علیہ فعل دوا کا رہے۔ یہ بھی جانتا
ضرور ہے کہ جو قرض اس عرض سے طیار کر لیا جاتی ہے جب تک ہڈیوں اور ناز و زین جیب ہی تک اور انکا اثر باقی رہتا ہے
اور اگر ایسی ہی ضرورت پیدا نہ ہو سکے تو چاہیے کہ کوئی حفاظت بذریعہ شست و دھوئی اور بزرگوں و دھن کے کسی موضع محفوظ کر
لی جائے۔ اکثر اطباء اس حفاظت کو واسطے سر کا ڈالنا صمدی اور پندہ مانتے ہیں اور میرے نزدیک کچھ خندان صمدی نہیں ہے
اور نہ میں اس رائے کو صحیح جانتا ہوں بلکہ اس دوا کو بطور قرص کے بنانا خواہ گولیاں اور اسکی طیار کر کے حفاظت کو واسطے کافی اور
دانی ہے۔ اور جو بعض آدمی کہتے ہیں کہ بکری قوت کے واسطے حاجت چھڑکنے تیزاب زرنج خواہ پس کے پانی یا عرق سرکہ کی ہوتی
ہے یہ بوجہ نرا دانی ہے کہ اسکی وجہ سے دوا کی قوت مغل ہو جاتی ہے اور ہوا پر مفسد اور یہ کو اسناد قوت پر تسخیر ہوتی ہے۔ جو
زیادہ غلط ہے اور زیادہ ناجائز اور برقرار رہتی ہے اور اپنے حال کو ایک ہی طرح پاتی رکھتی ہے۔ وہی دوا اس کام میں زیادہ
ہی اور یہ فائدہ کو بطور قوت اس دوا کے کہ نہیں ہے بلکہ اس لیے کہ قوت میں کبھی دوا کی لطیف زیادہ ہوتی ہے مگر دوا غلیظ چونکہ ہوا اور غلط
مزاج سے متعلق کم ہوتی ہے اور اس میں تغیر کم پیدا ہوتا ہے اس وجہ سے اس کا اثر زیادہ باقی رہتا ہے یہ اور یہ جیسے شوریخاس اور صند
سوخنے اور دونوں تسخیر قفذ لینے خارشیت کی جسی ہوتی مع گوشت کے کہ قفذ کی کیفیت یہ ہے کہ بانی کم رہتی ہے اور گوشت کو
مقدار مناسب سے ہشتی زیادہ ہے بخیر اور یہ بعد وہ کہ نہ قرا لچھو جسمی بہ اسباب ہوا و اس سے زیادہ قوی سے شکاری اور غر لہت
اور قلعہ طار اور زجاج اور جلانے سے دوا کی قوت اور لفع و دونوں کم ہو جاتی ہیں اور لطافت زیادہ ہو جاتی ہے اور نہ ہوا و اس
بھی اس عمل میں قوی ہو لیکن پھر بھی اسکی قوت زنگار ہے کم سے خصوصاً جو زنگار قشورخاس سے بنایا جائے سبھی بھی گوشت
زائد کو بخوبی خفا کر دیتی ہے اور زنگار کا بھی حال ایسا ہے اکثر اوقات آب دینا پر شور میں کپڑے کو ڈبو کر گوشت زائد پر لکھیں سو گو
زائد کٹ جاتا ہے اور جس پانی میں کو انک گھولا ہو وہ بھی اس قدر سفید ہے کبھی سبھی اور ایک آب نارسیدہ کو سات کو پانی یا ملا کر
دھوپ میں سات دن برابر رکھتی ہیں اور ہر روز کسی وقت غاص میں اور سکو بلا دیتے ہیں تا انیک غلیظ ہو جاوے اور مثل کپڑے کے گڑھا
ہو پھر اسکی قرص طیار کر کے رکھ چھڑنے میں اور ہر وقت حاجت اور نہیں قرص کو استعمال کرتے ہیں اس طرح سے قرص غلیظ
اور مرہم سبب عیب الفع ہے اور سبب مرہم جو عیب انداز کی کی شرکت سے پیدا ہوا و جس مرہم کا نام اسقریطا ملی ہڈی جو گوشت زائد کو کھنک
اور گزند کے اور دوا ہے اور دوا اور جو دوا پست خاس ہونانی جاتی ہے اور دوا و دفاق گذر اس گوشت کی اصلاح کرتی ہے
جو زیادہ بڑھ گیا ہو اور مثل دھنی ہوئی رولی کے بھول گیا ہو اس طرح وہ سب دوا جو دونوں پر نہ مبنی کے بھول جانے اور ہر حال
کی اصلاح میں مستعمل میں وہ بھی پس عرض کو پورا کرتی ہیں تدریجاً اور قروح کی جو بعد اندمال کے بھول جائے ہیں
جو قروح بعد اندمال کے بھول جائیں اور نکالاج یہ کہ جو جلد گوشت بڑی اور بزرگوں کی ہڈی میں قروح کی ہڈی کو پورا کر کے
خشک کرنے کی تدبیر کریں جیسی اوپر بیان ہو چکی تھی نکالنے والی چیزیں کبھی اور یہ جاذب ہوتی ہیں جیسے برگ نشاں سیاہ کو
جس وقت ورق سرور اور سولی بزر الفع کے ہمراہ خلد کو کھنک اور ہموں سرور کے تلفد لیس بھی داخل ضا نہ ذکر کریں بعد شروع

اچھے ہونے کے جوشانات باقی ہوں بعد قروح کے اچھے ہونے کے جوشانات باقی رہ جاتے ہیں خواہ زخم کی صحت کے بعد جوشانات رہ جائیں اور اگر دور کرنے میں حاجت اور بجا لید کی سہولت ہے کہ جن میں قوت جلائی زیادہ ہو اور تنفیہ کی بھی قوت اونہیں زیادہ ہو اور انکی قوت کو قابل قوت اوس چیز کے ہونا چاہیے جسکی جلا کے واسطے انکا استعمال کیا جائے۔ اور جس دوا میں قوت جلائی کم ہو اوس نشان کے رفع کرنے میں متعلق ہوگی جو نسبت اُن کے کم ہو اور وہ تنفیہ جو قوی ہوں وہ بھی قوی نشان کے واسطے درکار ہوتی ہیں اور انکی مثال ایسی ہے جیسے سحلا آہن ہمارا لک کے اور اطر لیل کے اور اسکا طلائ نشان باقی ماندہ پر کیا جاتا ہے۔ اور میرے نزدیک مناسب ہو کہ بے کازنگ اوس سے بہتر ہے اسطرح زنگ کسی سوئی وغیرہ کے ذریعہ سے سوراخ کر کے اندر ہو چکا ہیں اور اُس کے اوپر چونا اور شہد کو طلائ کرین اور خواہ مویزج اور شہد کو خواہ عصا و قوتج اور سپیدی اندکی اور جوشانات زخم کا دور تک ہوست ہو اوس کے مٹانے کے واسطے ہر حال اور جوشانات کو استعمال کرو جو دوا بے غصہ اور سبک ہیں اوسکے واسطے نشان خفیف تجویز کرنا چاہیے پس باقلا اور آرد نخود اور تخم ترب اور ربہ لیغے پیچھا اور طین رنویغے جانی مٹی جو صحت اور بوری ہو اور پوست زبور گدے کی چربی بہت عمدہ ہے خصوصاً جب وہیں بعض اویہ مذکورہ بالا جو قوی ہیں شریک کرین خواہ انہیں ضعیف اویہ کو اس چربی کے ہمارا استعمال کرین سارے سے جوشانات بڑ جاتا ہے اوسکے واسطے روغن سوسن کا ملنا کافی ہے اور بالکل وہ نشان دور کر دیتا ہے اور بہت جلد اس دوا کا فائدہ ظاہر ہوتا ہے۔ بعد ان اویہ کے اب درد و ایتن جو بہت زحمت میں مذکور ہوئی اونہیں بھی دیکھنا چاہیے جو محتاجا متعالیہ کے نفقہ اتصال کیا نہیں اور پڑ ہوں کا نفقہ اتصال جو بہت نہیں ہو سکتا جو فصل بیان نہیں جراحات اور اجسام عصبانی کے اور قروح اونہیں اجسام کے چھوٹے ہیں چونکہ حس زیادہ ہے اور داغ سے متعلق بھی زیادہ ہے لہذا اسکی جراحات سے درد بای شدید عارض ہوتے ہیں اور انکا عظیم پیدا ہونے میں جیسے تشنج اور اختلاط عقل در اکثر نوبت تشنج کی پہونچ جاتی ہے اور اوس سے پہلے کوئی الم صعبہ و زحیفہ ترا محسوس نہیں ہوتی اور اسکی جراثیم میں ضرر ہے کہ دم عظیم مدون وجع اور درد کی عارض ہو اوسان تراحوال اور اعراض جو چھ کے زخم سے عارض ہوں یہی ہیں کہ حیات پیدا ہوں اور اوارام اکثر جو ایسے مواضع میں عارض ہوں جہاں زیادتی حرارت نہیں ہوتی اور پیاس اور سہر بھو میری مفرط اور خشکی زبان اور خصوصاً جب اوس جگہ دم پیدا ہو چکی ایسا ہی حال اور ہمارا کا ہے خصوصاً جب عقل کے صرے پر زخم ملے مسوقت میں خواہ اور کوئی عضو عصبانی منور ہو جائے اور اوس مقام پر پردت کا اثر پہونچ تشنج پیدا ہو گا اور اگر اوس جگہ عفونت پہونچ وہ عفونہ سد ہو جائیگا جو دم کے اور عفونت ایسی عضو کی طرف بہت جلد پہونچ جاتی ہے اسلیئے کہ یہ عضلہ خواہ چھ رطوبت سے سمجھ ہو کہ پیدا ہوا ہے اور پردت فر اوسے متعلق کیا ہے اور ایسی خبر کی طرف عفونت بہت جلد در حرارت رطوبہ اور رطوبت کی پہونچتی ہے اور اوس میں تھجہ ہو جاتی ہے اس بہت سو آب سرد چھ کو جو پردت کے مفر ہوتا ہے کہ تشنج پیدا کرنا ہے اور آب گرم اسواسطے مفر ہوتا ہے کہ عفونت پیدا کرنا ہے اور یہی حال روغن کا نسبت چھ کی جو لیکن روغن گرم کی کبھی ہوجہ تسکین درد کی ضرورت ہوتی ہے خواہ اویہ کے رقیق اور سیال کرنے کے واسطے اور کیفیت مطلب کہ مقاومت و داد و دے کے اثر سے پیدا ہوتی ہے لیئے روغن کی ترطوب کہ ضرر سے حفاظت دہی اور جنہیں روغن کی ترکت ہوتی ہے کہ لیتی ہیں اور اویہ چھ لیئے جسکے استعمال سے مدہن کا نہ سے چھین دہتماس کام کو کرتے ہیں کبھی مجروح جرح

عصب کے بدن میں نمودار دم کا دیرین ہونا ہے اور سطح اوس دم کا نفع اور قبول کرنا علاج کا بھی دیرین پیدا ہوتا ہے اور کبھی قروح عصب کے
 التھام اور نفع دیرین قبول کرتے ہیں جو زخم ٹھیک میں لگے یا بطور خنس کے جو گلیا بطور شش کے اور شش ہو جائے کبھی اس طرح ہوتا ہے کہ ٹھیک کھل جائے
 اور نظر آئے اور کبھی ٹھیک کھل نہیں جاتا اور یہ سب زخم یا طول عصب میں واقع ہون یا عرض میں جو زخم ٹھیک کے طول میں واقع ہو وہ زیادہ اہم
 ہے بلست اس کے جو عرض میں لگے اسے کہ زخم عرض کی اذیت لیف مع میں ہو چکا ہو جو اتصال عصب کو اذیت دیتی ہے اور یہ ایذا علاج تک پہنچتی ہے
 اور داغ میں پہنچنے سے خوف تشنج اور امراض عظیمہ کا ہوتا ہے۔ نظر اضطرار کے عصب مروج خواہ نخوس یعنی جو ریزہ ریزہ ہو گیا ہے اس کے کاٹ آنے
 کی ضرورت ہوتی ہے اس کاٹ ڈالنے کے بعد پھر اس کی ایذا سے راحت حاصل ہوتی ہے اور جتنے اعراض روی ہوتے ہیں خواہ جنگے پیدا ہوں
 کی امید ہو سب دیر ہو جاتے ہیں جھلی کے زخم بہت خفیف میں بلست اوتار کے زخم کے سپر ٹھیک کی جراحت سے اغشیہ کے زخم کو کہ بلست
 ہے یعنی نہایت خفیف ہو چکی تھی کہ زخم ایک شش آگے سے دیکھ سکتا ہے اور با بلست شرح میں جو امور متعلق جھلی کے بیان ہوئے ڈالنے سے جھلی
 کا حال بخوبی عیان ہے اور جو کہ جھلی طلی ہوئی ہے اور اوس میں طولاً مسالک لیف کو کہ کمالی نہیں دیتے ہیں اس سے اور بھی جھلی کے
 زخم میں چنداں ضرر نہیں ہے اور ترغشائی میں مسالک لیف کو طولاً نظر آتے ہیں اور ترغشائی سختی میں زیادہ ہے اور جھلی اس قدر
 سخت نہیں جھلی کو تحمل خیاطات اور ناکے لگانے کا ہے لہذا اس کی جراحت اور بھی آسان ہے جو زخم خواہ بچٹ جانا اور دن رباطت کا ہو جو
 جو ایک ٹہی سے دوسری ٹہی تک پہنچیں اوس میں چنداں قباحت نہیں ہے اور سختی و سخت علاج کا تحمل اس جراحت کو
 ہو سکتا ہے۔ جو تفرق اتصال عصب کا بطور تبرکے لینے عرض کا تفرق اتصال بلست شش لینے طولی تفرق اتصال کے اوس میں زیادہ
 خوف نہیں ہے اور اس طرح یہ القطار بعض اعصاب کے بعض سے جو عرض میں واقع ہوا کی بلست بھی زہین خوف کرے کہ اگر جو عضو مروج
 ہو تب تبرکے انکار رفتہ ہو جاتا ہے گا اور اعراض ہلک پیدا نہیں ہوتے قانون علاج تفرق اتصال عصب کا دو اچھون کو زخم
 کی اگر شک ہوئی پابستہ کہ لطیف الاجزاء اور معدل حرارت میں اس قدر مہر کہ لذع پیدا نہ کرے اور خفیف زیادہ پیدا کرے اور اوس میں
 جذب ہوا و قیض کی قوت ہرگز نہ ہو جس میں حرارت لطیف اور خفیف شدید ہو جو لطافت جو ہر کہ ہوتی ہے وہ شہ قوت پیدا
 سے خالی ہوگی اور قیض کے اثر سے جراثیات عصب کے علاج میں ہر خذر رہنا چاہیے خصوصاً ابتدا کے زمانہ میں ہاں اگر قیض ہمراہ علاج کے پایا جا
 جیسے رو سنج اور تو بال خاص وغیرہ میں ہے اس کی لطیف بذریعہ پیسنے کے لیے سرکہ میں جو زیادہ قاض نہ ہو پیدا کر کے استعمال کرنا کہ پیسنے
 ہی اور کبھی پوجہ سرکہ کے اور اس کی لطیف خاص کو کسی دوا کی کیفیت حرارت کا متناظر ہونا چاہیے اگر کبھی دوا قوی الحارث کی
 حاجت علاج عصب میں ہوتی ہو اس وقت سرکہ کا لایا جانا پوجہ قاض کرنے دوا کے ضرر نہ ہوتا ہے مگر سرکہ چونکہ حرارت کو توڑ دالتا ہے اس کا
 ایسی چیز کے لمانے سے کرنا چاہیے جو معتدل کردی پس سخت بڑھائی نظر نہ مقدار کے اور خفیف پیدا کرے نظر قوت کو اگر عصب مروج طلی
 گیا ہو اسے احتمال اور برداشت ایسی دوا کی ہوگی جو حدت پیدا کرے اس دوا کا ضرر اوس سے زیادہ ہو چکا اور اس طرح جو دوا دیگر
 لگی رہتی ہے وہ بھی مضر ہوگی جو کہ سرے اور پی وغیرہ ٹھیک کی جراحت پر استعمال کے جاتے ہیں اور بار بار بالفعل ہوتی ہیں اور ناکارہ بھی عصب
 زیادہ ہو چکا ہے۔ جب زخمی ٹھیک میں کسی قسم کی جراحت پیدا ہو جائے اس کے التھام التھام میں جلدی سانس نہیں ہو گی کہ تداوی صگریز
 مروج میں البتہ کرنی چاہیے یعنی گرم کپڑوں سے سینک کرنی چاہیے خواہ رہنما گرم سے یا زیت القاق سے نمکد کرین کہ اوس میں اس قدر
 قبض بھی ہے اور قیض کے ہوا و سخت بھی بلکہ اس کی سختی مگر کم کی سختی سے زیادہ ہے اس لیے کہ آب نمک گرم بار دین داخل ہی

اس طرح کہ نہ لینے نہ تر اور نہ تر مس تلخ اور سولین شیعہ وغیرہ بلکہ۔ دو این بھی قبل از انکہ دم پیدا ہو استعمال کرنی چاہیے کہ کسی کو استعمال
 دوا کی خفیت کہ بھی غائتہ اور فسخ پیدا ہوتا ہے جب یہ تدبیر جرحیت عصب کی ہوگی اور نیز انصاف فضول کی طرف سے ہو جو کھولنے فصد اور
 کرنے استفرغ کو اطمینان حاصل ہو جائے اور سوقت تدبیر الحام کی کرنی چاہیے۔ ان زخموں کے درد کی تسکین کسی گرم دوا سے قطعاً
 جائز نہیں ہے بلکہ ایسے زخموں کے استعمال سے تسکین درد کی پیدا کرین جو لطیف الاجزام اور اوسمین کیس قدر نفس ہوا اور وہ زخموں
 گرم بعد از انہما ہوا اسلئے کہ جو چیز با فراط گرم ہے خواہ بارد بعد از فراط سرد و دونوں ٹھنڈے کو مضروبین اکثر زخم ٹھنڈے کا قویہ بہت ہوتا ہے اور کی طرح درد
 کی مسرت اور پوچھتی نہیں پس اوسمین درد پیدا ہوتا ہے اور پھر از سر نو وہی انداز پہلے بھی عود کرتی ہے اسوقت فی الفور علاج کی سکا
 ہو کہ تدارک اس اذیت کا بہت جلد کرین اور تسکین درد کی تدبیر مذکورہ بالا کرین اور بد زنیہ او ان گرم تھیل کرین۔ پھر یہ ٹھنڈے
 کیا ہوا اور قطع جانب طول میں واقع ہوا ہوا اسکے چھائی تدبیر کو شکستہ ذریعہ سے کرین اور وہی دوا میں اوسپر زخمین جنکو ہم اوپر بیان
 کر چکے اور چوڑی بنی سے اسکو خوب شخم باندھیں کہ دونوں سر زخم کے مل یا میں اور بندش کے وقت کیس قدر صمغ موضع خرب
 جوج کے ہے اور بھی بقدر ضرورت شامل کر لیں اگر زخم مذکور عرض میں اوسمین ٹانگے لگا کر بہت ضرورت ہوگی اور ٹانگے دینے
 میں درد فرود پیدا ہوتا ہے جب اس عظیم اور کار دشوار واقع ہو اور عرض میں عذمت پیدا ہونے کا وقت ہو اسوقت اسکو کا
 دوائی عرض میں فرو رہے اور جانشانک ہو سکے دم سے اسکو پچا یا جائے اور عذمت سے بھی اسکا محفوظ کرین اور فرو رہے اسلئے کہ دم
 اور بدردت کا پوچھنا شیخ پیدا کرے اور عذمت پیدا ہونے سے محفوظ کیا ہو جائے اس واسطے واجب ہے کہ زخم کا سر پہلے پل چڑھا
 اور دست کر دینا اچھا نہیں ہوتا ہے جب تک کہ اندر سے زخم بالکل اچھا ہو کر نہ رہے اگر زخم میں تلگی ہو اور اسکا کشادہ نہ ہو پھیلا جائے
 چاہے اور کشادہ نہ کرنا ضرور ہے اس واسطے کہ زخم کا کشادہ نہ ہونا موجب عفونت جراثیم کا ہوتا ہے چونکہ اذیتیں اجتماع صدید کا ہو کر
 ایک مقدار زائید کیا جاتی ہے لہذا متعفن ہو جاتا ہے اور باوجود تعفن ہو جائے کے درجی اوسمین شدت پیدا ہوتا ہے کہ وہ سخت
 جذبے اور لطیف زخم کہ ہو کہ تعفن زیادہ پیدا کرتی ہے پس چاہیے کہ تدبیر الحام کی بدون کیس قدر مستحکم خشکی پیدا ہونے کی نہ کرین کہ اس
 خشکی کی وجہ سے اطمینان دم اور عفونت دونوں سے جو جائے باین نظر بنی کو دوا کے اوپر سے بہت جلد کھول دیا کرین کہ وہ دوا
 جگہ کی ہی اس قدر جلد کھولنا کہ ضرور زمین اور رات دن دن میں دو مرتبہ خواہ تین مرتبہ بھی کو دوا کے اوپر سے کھولنا ضرور ہے اور
 کہ حاجت ایسی بھی ہوتی ہے کہ اسی دن کی رات میں خواہ اسی رات کی زمین بھی کھول دیں جسوقت شبانہ روزی میں بھی ہاتھ
 گئی ہے بشرطیکہ بارہ گھنٹے سے شب دروز زیادہ ہوں مراد یہ ہے کہ بارہ گھنٹے کے اندر بھی کا کھولنا ضرور ہے۔ خصوصاً اگر اس
 مقام پر تلخ بھی ہو اور اگر حاجت بھی ہو کہ کھولنے کی جو بیان ہوئی ویسی نہ پھر کسی جذبات ضرور نہیں ہے اور فقط دو مرتبہ صبح اور
 بھی کا کھولنا کافی ہو گا اگر شب کی کو اسکی دوا میں رعایت ایسی رکھیں کہ حاجت سے زیادہ تسکین کرنے پائے اور نہ تسکین میں اسکی
 کمی درج ضرورت سے ہو اور اس طرح جلا اور خفیت اور ان دونوں کی ضد میں اعتدال اور بقدر حاجت کا لحاظ رہے۔ اگر کسی دوا
 کے استعمال سے حرارت زیادہ پیدا ہو جائے فوراً تبرید سے اسکی اصلاح کرنی چاہیے اس قدر کہ زیادتی تسکین کی گھٹ جائے اور بقدر
 ضرورت باقی رہ جائے۔ کبھی فروطیات فیہیونی کا تجربہ سابق انسان پر لگا کر کہنے میں بشرطیکہ وہ آدمی صبح ہو اور اسکا اور بعض مخرج
 مزاج کیساں ہو اور سخہ بدن بھی قریب قریب ہو پھر اگر یہ فروطی اچھے بچھے آدمی کے سابق پر لگائے سے زیادہ تسکین پیدا کرے

بے

یا مطلق گرمی پیدا نہ کرے خواہ سفین مختل پیدا کرے اسی اثر کو خیال کر کے اور ایک انداز مناسب پر درمیان کے بدن میں استعمال کیا جائیگا۔ اور پھر دوبارہ درمیان کے بدن پر لگا کے تجویز کریں۔ سگزہ تری ہے کہ پہلے صبح آدمی جو صبح مزاج درمیان کے ہوا و سپر تجویز کر کے اور دو ایک تھمیدہ حاصل کریں اور اسکے بعد درمیان پر تجویز کریں اسلئے کہ صبح آدمی پر تجویز کر کے پھر استعمال درمیان پر کرے مین زیادہ اور اصلاح کی حاجت باقی نہ رہے گی۔ با انیمہ پھر بھی اگر ٹیچہ کھل گیا ہو اور زخم جوڑا اور کسج ہو اشیا عارہ تو یہ مثل افزہ ہون وغیرہ کے عمل نہ ہوگا بلکہ مثل توتیا وغیرہ کے ایسی ادویہ کا عمل چھوگا۔ اس طرح جو آبک مضمحل سے فوراً طیار کیا ہو اور درمیان چونا دھونا نہ کیا ہو اسلئے کہ دیکھ دھڑکی حدت زیادہ بڑھتی ہے اور اچھی طرح خوب سا دھوا ہو۔ واجب ہے کہ جو درمیان قروطبات مین عصب کے خواہ لطفیات مین شعل مثل رنڈول اور درمیان اس کو ہوا اور رنگ کا لگاؤ دوسمین نہ ہو اور اس طرح لیں کو نڈ وغیرہ چسپندہ اشیا کا دوسمین استعمال کیا ہو وہ بھی سفول مومن اور توتیا کو مضمحل کر کے استعمال کریں اور کسب طر کا لنع اور کسب قدر حدت باقی نہ ہو اور کھلے ٹیچے کے علاج مین اگر کسب قدر قبض ہو اسکا مضائقہ نہیں ہو لہذا لکڑی اور اسکے ہوا قوت ملتا بھی ہوا اور لنع نہ خصوصاً اگر درمیان ضعیف المزاج ہو۔ سرور و زرا و پانی وغیرہ کی تری اور طبعانی وغیرہ سے زیادہ اسی ٹیچہ کو پکانا واجب ہے جو کھل گیا ہو اسلئے کہ ان اشیا کی منفرت اوس ٹیچے مین بہت کم ہے جہاں اثر ان اشیا کا بواسطہ ہو۔ بخلاف اوس عصب کو جس پر بلا واسطہ اشیا پہنچ جاتی ہیں اور اگر دوش کی خبر دین کے ذریعہ کو کچھ اثر ان کے ہو پونجی مین دخل نہ ہو لیکن اگر ایسے ٹیچے پر مدون ہو پونجی برودت وغیرہ کے کو چارہ نہ ہو پونجی تدبیرات جو اوپر مذکور ہو چکی ہیں کرنی چاہیے۔ اور اگر کسی شخص کی اعصاب خلقت اصلی مین قوی ہوں بے خطر اقراض ہو لہذا راسل و اقراض تلفظا اور اقراض اندرون اور اقراض فراسیون ہر ماہ مین مینج خواہ کسی درمیان کے استعمال کرنی چاہئیں جابر و مین توتیا و زیت لطیف کو اور گریو مین روشنگر اور کندر اور طاک البطل اور بارز و لیکن مقدار مین بہت کھلے ٹیچوں کی دوا کے بہت کم اختیار کرنا چاہیے کہ کسی قسم کی جراحت کیوں نہ ہو تدبیر صاحب بھی ہو کہ سیلہ والگا مین اور اسکے اوپر نرم سریش زیت مین ڈبو کر تھمید مین جسطرح سے کھلا ہوا چھٹا لائق بحال اور اسکے بھی ہے کہ دوا مین نرمی کیجاو اور سخت قسم کی دوا و سپر نہ ہو پونجی اس طرح رابطات جو دیوں کے درمیان مین اوگتے مین لائق بحال اور اسکے بھی ہے کہ اوپر دوا قوی کا عمل کرایا جاو اور جرباطات متصل بعض مین اوکا حال مین مین مین ہے اس طرح پانی سے چھانے کے لائق زیادہ مری جراحت ہو جو عصب مین ہو پونجی اور جسطرح سردی اور کو بہت کم سردی کیوں نہ ہو ٹیچہ کی جراحت کو بہت مضر ہو جاتی ہے اور زیت بھی نہایت درجہ مضر ہے اور اسکے استعمال کی کو ضرورت بھی نہیں پونجی لیکن دوا کو توتیا گرم کر کے لگانا بہتر ہے۔ ٹیچہ کے زخم کو پانی خواہ درمیان سو دھونا بھی ضرور مین ہو بلکہ اگر کسی قسم کی رطوبت خواہ چرک وغیرہ ہوا سو کہریسے پونجہ ڈالنا کافی ہے خواہ موف ہو جو نہایت درجہ نرم ہو صاف کردالین پونجی سے بھی اوسن ختم کو دھونا ضرور مین ہے ان اگر ٹیچہ کے ضرر سو اطمینان ہو جاو اور سوت کیا مضائقہ۔ اگر کوئی سبب قوی مقضی زخم پر درمیان لگانے کا ہو خصوصاً کھلا ہوا زخم ٹیچہ کے اوپر سیلہ مینج لگا کر پھر زیت کا استعمال کریں چالینیوس نے حکایت کی ہے کہ ایک شخص کو صدر مرض او کو کوفت کا ایک ٹوہے کے گھرے سے جسکا سر باریک تھا پونجی اور جلد چھٹ کر کسی قدر ٹیچہ تک مانے کے گزند ہو پونجی اور ایک طبیب نے اسکا دم جو جرب جس سے چند زخموں کا الحام اور پورنا زخم کا مشاہدہ کر چکا تھا او سپر رکھا اور بڑے بڑے زخم گوشت کو اوس مریہ سے درست کر چکا تھا پس مین مریہ کے رکھو ہی مقام زخم مین درم پیدا ہوا پھر اوس طبیب نے او پر مریہ جبے آؤ گندم اور پانی اور زیت وغیرہ

استعمال شروع کیا اس وقت اسے انجام کار بغیر کسی ہوا کر اسکا پائہ ٹھیک اور مگر کیا یہ تجربہ قابل یاد کرنے کے ہے۔ اگر کوئی قروح کی تشنگی میں ہو بشرطیکہ جلد میں شکاف ہو گیا ہو اسے زیادہ کھول دینا چاہیے اور جو دوا اول قروح کو بالخصوص نافع ہوں گا وہیں تکشیت پیدا کریں اور لطافت زیادہ کھینچ ہوں گا وہیں استعمال کرنا چاہیے اور نامہ امکان بھی کو شش ہی کہ اکثر دوا کا اندیکس ہو چکا ہو اور اگر جراحت بطور چھیننے نیز وغیرہ کے ہو اور اس میں شش بھی پیدا ہو اور دم نہ ہو اس وقت عمدہ علاج یہ ہے کہ موثر طبی علاج کریں اور حرارت اور خفیت قوی ہو نا چاہیے بلکہ اس میں نرمی کو بدلہ شش اور چھت جانے کے ہوا سیکے کہ ایسی جراحت اندیکس قوت آسانی پرست ہوتی ہے۔ واجب ہو کہ تدبیر حسب مجروح کی لطیف اور درجہ غایت پر لطافت کی ہو۔ اور اگر دم یا دم پیدا ہو بعض طعام وغیرہ اقسام غذایہ سے تدبیر ایسے وقت کوئی چیز نہیں ہے خصوصاً اگر جراحت عرض میں ہو کہ اس وقت قصد رنگ کی بلا خوف اور بدون توقف ضرور ہوتی ہے۔ اگر چرخی کی نوبت ہو چکے۔ اور واجب ہو کہ بستر خواب اسکا شمر کی کھال ہو اور جو اعضا قریب جراحت کو ہوں اولیٰ قوت نذائین وغیرہ سے مراد کرنی چاہیے۔ اس طرح سرگردن اور زرخیز کی بھی تدبیر کرنی چاہیے خصوصاً اگر زخم اوپس کے دھڑپن ہو۔ اس طرح پیرو اور کش ران کی تدبیر واجب ہو خصوصاً اگر جراحت پنجے کے دھڑپن ہو اور اطراف ساق میں واقع ہو دوا و جراحی عصب اور قروح عصب کی علک البطم نہایت اچھی دوا ہے مگر جراحت کو واسطے کر کے اور عورتین خواہ جبکہ مزاج مرطوب ہو اور شدت رطوبت فراج کو اور نہیں موجود ہو ایسے لوگوں کو غلط علک البطم کا ذرہ کافی ہوتا ہے کہ اس میں تھوڑا سا زیت اسقدر ملا میں جو اسے نرم کر دے اور کب قدر چسپیدگی اجزاء دوا میں پیدا کر دے اگر خشک بادہ ہو اور بدلہ اس دوا کے رانیج بھی بکارا دے لیکن جس شخص کا مزاج سبک ہو اور اسکا گوشت زیادہ سخت ہو اس کے علاج میں تھوڑی سی فرمون بھی ہوا رانیج کے داخل کرنی ضرور ہے خواہ مثل فرمون کوئی اور دوا لکھ ہو یا نہ تھوڑی ہو خواہ زیادہ جیسا فراج بد رنگ ہو اور جلد تھوڑی لائی سمجھنے کے ہو اور قوی دوا جزا نہ ہو اسکی مقدار با ہواں حصہ قریطی کا ڈالنی چاہیے لیکن اگر اجزاء قریطی ہو ایک جزئی دوا جو قوی اور تازہ اوس قریطی میں ڈالی جائے جسکا استعمال کرنا کمزور ہے خواہ علک البطم وغیرہ کو کوئی دوا اور مقدار کمی کی انتہا کی ہے اور زیادہ سے زیادہ بمقدار ثلث قریطی کے جائز ہے خواہ اور مریم وغیرہ میں دوا کمزور کی آمیزش کریں۔ کبھی ایسی قریطی یا مریم سبک فرمون کے اور شہ دار اور بھید نہایت بھی شرب کر کے بہن اور اسکا فائدہ بھی زیادہ ہوتا ہو اور طبیعت اور کینج اور جلد وغیرہ بھی مفید ہوتی ہو۔ صغیف الاثر دوا ایسے وقت میں جیسے لورہ ارسی اور اسکا کف اور کبیرت ذیت مزین گرم کیا ہو اور چمک حالم اور زہرہ جو سبک اور جو جزا بہ طوابع ہو کہ لطوف خارج کی جذب کر لائے اور اس طرح زاج اور خاکستر جس سے نابجا کر کے بہن اور اس طرح اور لسان ذہب اور کبھی ابتدا جراثیمات میں سوا ہی خمر کے اور کچھ اختیار نہیں کرتے بہن اور اسکا استعمال نافع ہوتا ہو اور اندر سے بہت اچھی طرح جذب کر کے باہر کی طرف لاتا ہے۔ اور اکثر شہد کمی کے حیاتی کی بیٹ بشرطیکہ فرمون ہم نہ ہو چکے استعمال کرتے بہن اور مفید ہوتا ہے۔ خواہ شملہ پیچے جو کہ ہوں میں بڑا مد ہوتا ہے اور اسکا استعمال بکارا دہوتا ہے اس طرح کرنا کہہ کے باخبر ہیں بلکہ خدا کرتے بہن۔ استعمال علک البطم کا علاج اولیٰ ہے کہ اسی سے ابتدا علاج کی کرتے بہن اور اسکے بعد مریم باسلیقون کو دوا دینے محتاج الیہا سو قوی کر کے خواہ اوس ہی اوپر کی دوا و ن کو قوی کر کے استعمال کرتے بہن۔ اور کبھی قریطی وغیرہ میں بغیر خمر کے جو نہ بھی ملادیتے بہن۔ لیکن واجب ہو کہ جو نادر دوا ہو یا ہوا جزو ہے کہ آبے ریاسو اسکو دھوا ہوا اور خوب گرم اور تیز دھڑپن

دھوکہ خشک کیا ہوا و سقد زیادہ دھوئیں کے اوسی قدر نفع اوسکا بڑے عاقلے کا۔ مہملہ ادویہ حیدہ کے ایک یہ دوا ہے جسکو جالینوس نے
 ذکر کیا کہ وہ مرکب موم اور رتیج اور فرہیون اور ریش لیمبرال اور زیت غلیظ کہہ را ایک ادویہ مذکورہ بقدر نصف جز اور زیت ایک جز
 ر و رغن بلسان بادجہ و دیگر لطیف ہو کر زیادہ گرمی پیدا نہیں کرتا ہے مین کہتا ہوں اسکی وجہ یہ ہے کہ ر و رغن بلسان چونکہ سرعت
 متحمل ہو جاتا ہے اسی وجہ سے زیادہ اسخان پیدا نہیں کرتا ہے۔ اگر زخم بھو چھنے اور کڑنے کے پیدا ہوا ہے اور اوسمین درم یا غوث بہین
 اوسوقت مریم فرہیون اور خیال کبوتر کا استعمال کرنا چاہیے۔ اور جو بدن لطیف ہو اسکے واسطے فرہیون اور کثیف بدن کے واسطے خیال کبوتر
 کو اختیار کرنا چاہیے اور زیادتی اور کمی بحسب حال بدن کی ہوتی رہیگی اور بموجب سمعہ اور مزاج کی تغیرات مین اختیار ہے اور باہینہ زخم
 مگر کڑنے اور چھنے کا موندہ مند ہونے نہ پائے اور پر گوشت ہونا موندہ کا قبل صحت اندرون زخم کے ہرگز نہ ہونے پائے اور اگر موندہ نکلتا
 بڑھا دیا جائے۔ یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ ایسے زخم کی دوا مین حاجت قوی ہونے کی زیادہ ہے بہ نسبت اوس زخم کے جو بہرہ
 جانی کے پیدا ہوا ہے اور اگر زخم مین عفونت پیدا ہوا اوسوقت سکینج اور آرد کہ سنا کا استعمال کرنا چاہیے اور اگر درم پیدا ہوا
 آرد جو کا استعمال لازم ہے اور آرد مٹلا اور آرد کہ سنا کہ آڈکو کیا کر کے استعمال کریں اور صوقت دم پیدا ہوا آرد اور آرد کہ سنا اور
 آرد باطلی آب خاکستر مین بختہ کر کے خواہ آب خالص مین جبین بخوری سی سکینج لی ہوا اور جب زخم و بصحت ہو پھر استعمال منفعی کا اور پختہ
 کرنا چاہیے اور دوا اوسی مین بھگو کر گرم کر کے ایک نرم کپٹے مین لگا کر زخم کے اوپر رکھیں بیان اول اور ام کا جو عصب کو
 بحالت جراحت عرض ہوتے مین اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ ناعہ جراثیم عصب کو علاج کا کیا ہے اور اگر اوسین درم پیدا ہو
 اوسکا بھی علاج کسقدر بیان ہو چکا ہے لیکن اب بکھونٹو پر ہے کہ شرح و بسط اس محالہ کہ بیان کریں اور جو طریقہ جالینوس نے
 کتاب فاطا جالس مین لکھا ہے اسے ہم ذکر کریں جالینوس کہتا ہے کہ اگر جراثیم عصب مین ہوں خواہ اعضا عصب مین درم فلفونی
 پیدا ہوا اور اوسمین التهاب زیادہ ہو سنا سب ہی کہ اسکے علاج مین وہ ادویہ استعمال کریں جن مین سرکہ اور اجارہ معدنی داخل ہوں
 اور وہ اجارہ اوپے کے ابواب مین مذکور ہو چکے مین اور اکثر یہ ادویہ مقالہ دم مین اسی کتاب کہ مذکور مین لیئے کتاب فاطا جالس کے
 دوسرے مقالہ مین اون مین ادویہ مین سو ایک دوا یہ بھی ہے۔ قلعہ لیس المیریم اور ریح دریم زاج پونے دن ریم تو بالی نما
 دوا و قیہ اور آدھائی دریم قشار کندر دیرہ او قیہ بارزہ ایک و قیہ موم سات او قیہ سرکہ سوا او قیہ طل خشک دوا مین مہیکہ سرکہ مین
 دس دن تک بھگوئیں اور کھلانے والی چیز و کلو کھلا کے سرکہ مین اور کسی دیگر غیر مین سب کو لاکر ملائیں اور خوب ہلا کر چسب
 اجڑا کیڑا ہت جاتیں ادا کر لیں رعضہ مروج اور متورم ہر دن بھر مین دوم ترہ خواہ مین ترہ زیت کو لچکا مین اور صوقت یہ دوا مین
 اوسپر لگانے کا قصد ہو چاہیے کہ مار سے صوف کو لکھ کر اور زیت مین ترہ کر کے اگر گرم رکھیں بشرطیکہ اسکی گرمی معتدل ہو اور زیادہ
 سخت نہوا سیلے کہ ٹپے کے حقین خصوصاً جو ٹپہ مروج اور علیل ہو پر دت ہے بڑہ کر کوئی چیز فرہن مین ہے۔ پھر اگر کسی حال مین
 ایسے اعضا پر خفا و لگانے کی حاجت ہو کہ اوسمین سرکہ اور شہد اور خاکستر داخل ہو پس مناسب ہے کہ لیب کو کچا کر استعمال کرتے
 اور آدھائی مین سرکہ داخل کریں اور اگر آرد کہ سنا مین نہوا آرد باطلہ اسکی جگہ داخل کریں خواہ آرد کو ملائیں ٹپہ کا کو فتنہ ہو
 اوپر نچ جانا اور بیکار ہو جانا کو فتنہ ہونا عصب کا اگر بدن جراحت کی ہوا اور دم بھی پیدا نہ ہوا اوسکا علاج تشکین مع
 کرنا چاہیے اور اس طرح اگر درم پیدا ہو گیا ایسی دوا سے جو تشکا فتنہ کرتی ہے اوس سے علاج نہ کرنا چاہیے بلکہ مسکنات و جمع سے

بھی علاج کرنا ہی طریق واجب ہے کہ نخیل کرین اوس عضو پر خون گرم کی اور پیم نفلول کرتے رہیں اور جس وخن سے نفلول کرتے
 چاہیے کہ اوسین قوت ارفا و نخیل کی ہو بہت عمدہ وخن اس کام کے واسطے وخن خست اور وخن اقوان اور وخن سدا ہے
 - اسطرح جو ضلوات اس عضو کے موافق ہوں - اور وظمی کا فائدہ عجیب ہے اگر کوٹ کا عصب کو فٹہ پر رکھیں اور صدف کا گوشت
 بھی عجیب النفع ہے اگر لمبوس ہر اس سے بھی اسکا علاج کرتے ہیں - پھر اگر دم پیدا ہو گیا ہے اوس کے تسکین درد کی آسان تدبیر
 یہ ہے کہ خیرہ الکوبر ہر خراب کی خواہ تھوڑا سرکہ اور زیت بمقدار سبب استعمال کرین اور معتدل گرمی بھی اوس عضو کو ہونا چاہیے اور
 میلان صوف اسی دوا میں ڈلو کہ خصوصاً صوف زوفا کا اوس پر رکھیں اور اگر یہ صدف اور الم مواضع مفاصل میں ہونا چاہو وہاں
 کے درد کی تسکین نہایت بہتر ہے اور دوا قوی تر ہوئی چاہیے اور ایسے اجزا سے مرکب ہوئی چاہیے جنہیں قوت تکلیل اور نفع دہ
 کی ہو لیکن اس قدر فضا بھی اوس میں ضرور ہو کہ مقابلہ دم کا کر سکے اور دم کو زیادہ نہ ہونے دی - پھر درد کا بھی ملاحظہ چاہیے اور دم
 خیال کرنا ضرور ہے ان دونوں میں جس کا دفع کرنا پہلے ضرور ہو اسی کی تدبیر مقدم کرنی چاہیے - اور اگر درد مطلق نہ ہو کہ نہ دیشا
 استعمال اویہ قوی کا کرنا چاہیے آب ناکستہ اور سرکہ اور خراب ایضا اگر دم میں طول ہو اویہ دوا قوی علی کرین اور قوت نخیل کی دوا
 میں زیادہ ملو اگر ایسی دوا کرنا لگاتیں کہ اوسین قوت کی قوت ہو جیسے وہ دوا جواب رادہ سے بنائی جاتی ہے - خواہ جو دوا چرک کو
 صحوالی سے منہی ہے - اور اگر جلد میں زخم بھی ہو اوس وقت ایسے دوا کی حاجت زیادہ ہے جہیں قوت تخفیف اور جمع اجزا کو تفرق
 کے اوس ہوا کرنا اور لانا اجزائی کو فٹہ کا بھی ہوا اور جراثیم کو بھی فائدہ بخشنے - پھر اگر جلد تک کچھ صدمہ مرض اور کوٹ کا نہ ہو نہ لیمو
 زخم کا بھی اثر جلد میں نہ ہو اوس وقت وہی ضلوات جو ارد باطلہ اور سرکہ اور شہد سے بنائے جاتیں انکا استعمال کرنا لازم ہے اور یہی
 دوا لینے ضلوات ایسے وقت بہت اچھی ہے - اور اگر ارادہ یہ ہو کہ قوت تخفیف کی زیادہ مبادر کرے اوس میں زیادہ داخل کرنا
 چاہیے اور اگر اس سے بھی زیادہ تخفیف پیدا کرنا ارادہ ہو تو سوس کو بڑھا دیں اور اگر ایسا تخفیف ہو کہ اوس کی طرف التفات
 کی کو ضرورت ہی بلکہ خود بخود اچھا ہو جاوے گا فقط پٹھ کا علاج ایسے قسم کا کر دو جو اسکے دم کو نافع ہو اور جرم کو علاج کی طرف ہرگز التفات
 نہ کرنا چاہیے - اس فائدہ کو واسطے گوشت صدف کا عجیب النفع ہے - اور اگر نفع علاج ایسے وقت اوس قیروملی سے کرتی ہیں جہیں
 کی شرکت ہو اور کندر اور مرکا ضلوات بھی دونوں حالت میں عموماً نفع کرتے ہیں اور اگر ان دونوں صورتوں کے ہواہ درد شدید
 بھیج واجب ہر کہ دوا کو زنت سے ملا کر ضلوات کرین اور گرمی ضلوات کرنا چاہیے واجب ہر کہ ٹیمپ کے جمیع اقسام دلی ہیں یا نیکا کسندہ لگا
 نہونے دین گرم پانی ہو اور بلکہ دوان قویہ کا استعمال کرین جنہیں پھول خوشبو اور لطیف اور قابض ہے ہوں اور خشک فراج میں
 سموت ہواہ دوا میں گرم اور خوشبو جنہیں گرم مصالحتہ ہیں کہ انکا یہی حال ہے حکم عصب فاسد کا کبھی عصب کی نوک
 میں ایک قسم کا فساد حاض ہوتا ہے اور اس فساد کی وجہ سے حاجت اس بات کی ہوتی ہے کہ اوس نوک کو نکال دالین جیسے
 بازو کو نکال دالے میں عصب کا سخت ہونا اوپر پیچیدہ ہو جائیہ ضرر اکثر جراثیم گھنے سے خواہ اگر پڑنے سے پیدا ہوتا
 ہے اور اگر درد سے دبا میں جس سامعہ معلوم ہوگا علاج صلابت عصب کا قریب ہی علاج اور ام سخت کر اور کشیدگی کی ہم
 جدول اویہ مفردہ میں اور قرا با دین میں خاص اویہ مفردہ اور مرکبہ اسکی تفصیل کی ہیں اور اس مقام پر صدف اور دوا میں ہم
 مذکور کرتے ہیں وہ سبب مجرب اور خفیف الموت ہیں جیسے قتل الیہ و بوزن دیں دریم کے پانچین گھوکر خواہ گھول کر استعمال

کمرن یا گوندہ کہ استعمال کرین مثل اسی کے تھپی کی جڑیں کو فساد کرین یہ بھی بہت خوب چر ایطیح بنج موسن کہ دو شاپ کو تر
 معجون کر کے اور سیطیح انج اور شورہ اور زہیون اس سب کو روزی زیت کو ہر او جمع کرین ایٹنا کم ہر مہرہ تنج کے فساد کرین ایٹنا
 و انجیران لکھن کو نصف زن کو بڑی میٹکنی ہے دو انتہایت درجہ مفید ہے ریح شوکہ اور فساد استخوان کا بیان ریح شوکہ کا سبب
 حادہ ہوتے ہیں جو پوینین نفوذ کرتے ہیں اور مٹی کو سترہ دیتے ہیں کیفیت ریح شوکہ کی مثل و جمع مفاسل کے ہے فرق یہ ہے کہ
 ادہ و جمع مفاسل کا گوشت میں ہوتا ہے اور ریح شوکہ کا مادہ استخوان میں پیوست ہوتا ہے اور اس کے پیوست ہونے
 سے مٹی ٹھوس فاسد ہو کر مٹرتی جاتی ہے بعض لوگ ایسا گمان کرتے ہیں کہ شوکہ تمام بدن میں شنج پیدا کرنا ہے سبب یہ ہے کہ
 اور اس قول کی کچھ اصل نہیں ہے علامات فساد استخوان کے جو وقت کسی مٹی میں فساد عارض ہوتا ہے اس کے اوپر
 مٹی میں ترہل اور پودا بن پیدا ہونا چار و سرخ مٹی ہوجاتی ہے اور بدبو آنے لگی ہے اور صدید پیدا ہوجاتی ہے اور نفوذ اس میں
 آسانی ہونے لگتا ہے اور اکثر اس کی بندش بھی اس کے فساد پر دلالت کرتی ہے اس طرح کہ اگر ایک سلائی ڈال کر اس کی گرد بھریں
 دریافت ہوگا کہ کوئی چیز ایسی باقی نہیں ہے جو کھنی ہو کہ اس سے پھلنا ممکن ہو بلکہ اس سے کسب قہر چٹ جاتی ہے اور گویا ایک چیز
 غیر ثابت سے معلوم ہوتی ہے کہ دائرہ سا پگیا ہے اور متعفن ہو گیا ہے اور کبھی کل دی اور نرم ہوجاتی ہے خصوصاً اگر فساد کا زمانہ ابتدا
 نہ ہو اس لیے کہ ابتدا میں بند ہو چنے وغیرہ کے بخوبی ظاہر نہیں ہوتا ہے بلکہ مختصر افراطین سے اس کا فساد دریافت کیا جاتا ہے اس طرح
 کہ سلائی ہر طرف سے پھسلتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ جمیلی اوپر سے الگ ہو چکی ہے اور یہ بات فقط ابتدائی فساد کی ہست سے حاضر
 ہوتی ہے خواہ اوپر کا گوشت جب فاسد ہونے لگتا ہے اس وقت یہ بات پیدا ہوتی ہے اور اس کو کھول دیں اس کا رنگ مٹی نما
 سے متغیر نظر آئے گا اور اگر اس سے پہلے دم اور فساد گوشت بھی پیدا ہوتا ہے اور فساد عضو اور موت اس کی پہلے سے ہوجاتی
 بعد از ان مٹی کا فساد دڑنا ہے علاج مٹی کے فساد کا علاج یہی ہے کہ اسے کچلا میں اور پھیل ڈالیں اور جب قدر فاسد ہو چکی
 ہے اس کو دور کر دیں اور کاٹ ڈالیں اور پراگندہ کر دیں تاہو پڑ گیا ہو خواہ نہ پڑا ہو اس لیے کہ چھلنا اس کا خواہ تر شا اور داغ دینا ہوا
 کہ مقدار فاسد پوست ہو کر گڑبے ضرور ہے اور صحیح فساد بانی رہا ہے اور کبھی مٹیوں کے پوست بذریعہ چند ادویہ کے بھی گرائی
 جاتی ہے جیسے سر کی مٹیوں کے پوست گرانے میں خواہ اور صفات کی مٹیوں کی بھی تدبیر ہے اور وہ دوا یہ ہے زراوند یا رسا
 و صبر رشید برگ باوشیر قلیل سوختہ تو بال خاص قشور صنوبران سبب افزا کو مٹا کر کے استعمال کرین عجیب النفع ہے کہ پوست
 مٹیوں کا گرائی ہے اور اچھا گوشت مٹی پر پیدا کرتی ہے اور اگر فساد مٹی کا اس سے زیادہ اندر کی طرف سرایت کر گیا ہو پھر
 کاٹ ڈال ضرور ہے اور اگر حرام سفر تک فساد پہنچ گیا ہو اس سے بھی تدبیر کسی آلہ کے نکال ڈالنا چاہیے اور اگر فساد مذکور سے
 قطع اور فشر کے تمام مٹی خواہ بعض استخوان عضو مذکور کے زائل ہونے کے اس وقت موضع اور اس مقام کو پہلے پھان لینا چاہیے
 جہاں تک فساد کا ہیچ اور اس کی شناخت اس طرح کرین کہ یا کو وغیرہ کو اندر ہی اندر پھیریں تاکہ جہاں پر مٹی گوشت سے ملتی ہو
 وہاں پہنچو جس میں حد انتہائی فساد کی ہے اور اسی جگہ تک کاٹنا چاہیے پھر اگر یہ مٹی سران خواہ راس رک کی خواہ مہرہ
 پشت کی ہو اس کے علاج سے متعفی اور دست کش ہونا بہتر ہے اس لیے کہ خلع کی وجہ سے علاج چہرہ برات نہیں ہو سکتی ہے اور اگر
 مٹی کو فساد اس کو گوشت کا فساد و ظہر اس مرکا ہو کہ نایع اس گوشت کو فساد کی ہے جہاں یہ مٹی واقع ہے اس کو

جدا کر دینا پس یہی اوسکا علاج ہے۔ واجب ہو کہ تدریجاً صومع کو جو متصل استخوان فاسد کے ہے اونیمن طلاؤں سے جدا کر دینا کہ وہ
 ہو چکے ہیں کہ تہہ میں جہاں فساد استخوان کا بیان ہوا ہے اوس طرح جو گوشت کھلا ہوا ہے اوسکی تدریجاً بھی برابر کرنی چاہیے
 صفت انشر عظم فاسد کی حکیم نے لکھا کہ بڑی کو اوچی کرین اور گوشت سے جدا کر دینا چاہیے اس طرح کہ بڑی کے کنارے
 ایک ڈرا بانڈھ کر اوپر لپیٹ کر اوس پر چھین اور ایک پٹی کے ذریعہ سے اوس عضو کو کھینچیں جو کھپڑوں ناکہ آری وغیرہ کے واسطے کہ
 عضومین نہ لگیں بعد ازان نرانشا شروع کریں اور اگر احتیاج کسی ایسی پٹی خواہ بڑی کے تراشنے کے ہو جسکے پچھ کوئی پردہ خواہ عضو
 شریف ہو جیسے صفاف اضلاع خواہ نخاع اوس وقت آری کے ایک پٹری وغیرہ ایسی رکھ لیں تاکہ دندان اڑہ گا کر دندان اوس شریف
 تک کسی طرح نہ پہنچے اور اگر گوشت اپنی پٹری شکل مستندہ کھلا ہوا ہو اسے بھی سب کا سب کاٹ ڈالیں اس واسطے کہ بڑی کو
 جو اب سے کھل جاتی ہے پر اوس پر گوشت نیانہیں اوگنا چہ اور اگر اجڑا گوشت فاسد کسی مفصل اور جوڑے کے قریب ہوں مفصل
 سے اوگو نکال ڈالنا چاہیے اور داغ کی ساری پٹی سیان کی بڑی ساری فاسد ہو گئی ہو پوری نکال ڈالنی چاہیے اور ادران کے
 سر کی بڑی اور مہولہ پٹ کی بڑی اگر فاسد ہو جاوے اوسکا علاج نہیں ہو سکتا ہے بلکہ انقطاع کے بڑی کی کرچین اور پٹ
 جو فروغ مند ملے میں رہ جاتی ہیں بہتر ہے کہ انکے اخراج میں جھلٹ نہ کریں بلکہ طبیعت پر حوالہ کریں اور طبیعت کی
 اعانت بخوری سہی جذب کو ذریعہ سے کریں جو بہت جلد اخراج نہ کر دے اور بزر بودہ خواہ عمل خراجی کو اس کرچ کی ٹونک
 نہ کریں اسلئے کہ کرچ باسکراہ طبیعت اور جلد نکالی جاتی ہے ضرور اسکے نکلنے سے قرحہ ناصوری پڑ جائے اور جب طبیعت اوسکو
 خود بخود بطرف حلد کے متحرک کرے اور جلد تک پہنچا دے اور نکلتا اوسکا شروع ہوا اور کس قدر عداوتی معلوم ہو اوس وقت
 گوشت کس قدر جدا کریں اور جب سب نکل چکے پھر گوشت کی زخم کا التھام کریں اور یہی قاعدہ بڑی کے نوک وغیرہ کا ہے خواہ
 جھلی بڑی کی جو قرحہ میں رہ جائے کہ اوسکے بھی ایسی تدبیر ہے اور تاخیر کرنا اس قدر کہ خود بخود نکل آئے بہتر ہے نسبت نچلے اخراج کے
 اگر عداوتی باسکراہ طبیعت نکالیں گے خطرہ شیعہ کار ہے گا اور اختلاط عقل اور حمیات پیدا ہونے کا بھی اندیشہ رہے گا اور اگر
 خود ہی چھوڑ کر نکل آئیگی اوسمیں جذدان مفرق نہیں ہے ایسی باقماندہ چیزوں کی نکالنے والی ذوا کو اوسکا استعمال جھلٹ
 منع ہے اگر اوسکا بیان ہم کرتے ہیں کہ شاید بوقت ضرورت بکار آدہو۔ زیت گندہ موم زرد دھات ڈھالنے کی گھریونکا میل
 اور چرک اور دو لون برابر زیت کے وزن میں ہوں اور پھر سب کو گھلا کر ایک جز فی ہون اور ایک جز فی مجموع اور تین حصہ
 زراوندان سب جزا سے مثل قردی کے طار کریں۔ الفضا اشق اور مقل کے دوقبلان ہمراہ روغن سوسن کے لیکر سب کے
 پس گرم کریم درست کریں اور اوسکی جگہ پر رکھیں جہاں کرچ وغیرہ لگی ہے کہ اسکے رکھنے سے نکل آتی ہے اور بہت طلبا ہے
 آجاتی ہے بڑی کا ٹوٹ جانا بندوق عمل خراجی کے جو علاج اسکا ہے اسے ہم آئندہ سطور میں لکھیں گے اور اور دوا
 ذریعہ سے جو علاج ہوا وہی ہم بیان کریں کہ وہ دوا بڑی کے ٹوٹنے اور بیکار ہو جانے کے واسطے مفید ہے طلا جو بڑی
 کے ٹوٹنے اور بیکار ہونے کو مفید ہے مفاث یعنی منڈک مونگ مقشرہ واحد دس جز فی صغریٰ پیدا فاقا قیہ وادیا پچ جز
 گل ارمنی پس گرم سیدہ بیضہ کے ذریعہ سے طلا کریں اگر دم گرم ہو۔ الفضا برگ طرافانی جھاو کی تہی اور برگ سدر
 آس برگ بدست تازی اور ہری ہون اور سب کو کوٹ کر عرف بخورین اور مشک اور ورد اور بصل زیت اور مر

اور باقیوں اور صندل سرخ گل ارشی لافن اور فلفل براؤ چوب طر فاطمی مونگ تاقیا اکیمل الملک مس زعفران اور دروہا صین زیادہ کریں اور اگر حاجت تنخین کی ہو مرد زعفران اور اس اور مرد کو اضافہ کریں اگر مرد کو سردی کے دم جاری ہو وہاں جو۔ مونگ بس درم معاش بلنا راقیا انہیں کا اضافہ کریں کہ زیادہ قوی ہو بخلاؤد یہ کے ایسے وقت میں برگ آس اور لافن اور سنگ دس زعفران اور طین ارشی سے ایسا دلی اور مرض دونوں کے واسطے صید ہے اور پھن یعنی سستی کو بھی مفید ہے اور کر اور دلی کو نافع ہے اور طلع یعنی ہڈی اور تر جانے کو مفید ہے معاش ماش افانیا فاطمی گل ارشی صبر عرب آس کے ذریعہ سے طلا کریں فن یا بخوان چہ کے بیان میں اور اس میں تین مقالہ ہیں مقالہ پہلا طلع کا بیان بیان عام طلع کا طلع کے معنی یہ ہیں کہ ہڈی اپنے مقام سے نکل آئے خواہ وضع اصلی الگ ہو جائے اور جیروں سے جو ہڈی کے قریب اور گرد پیش کی چیزیں ہیں اور نکلتا اس ہڈی کا پورا ہو یعنی کھینچ کر اپنے اصلی موضع اور وضع طبعی پر باقی نہ رہے اور اگر تمام کمال نہ نکلے گی اور سے زوال مفصل یعنی جوڑ کا سرک جانا خواہ نکل جائے یا نہیں گے خواہ اندر کی طرف ہو یا باہر کی طرف اور بند رہے جس کے بعد زوال دریافت ہوگا اور زوال اور بانوگا اور بعض لوگ اس کیفیت کا نام دلی کہتے ہیں اور دلی کے معنی جبکہ مرکب جیروں کے ہیں اور اگر فقط ایسا ہو اور ہڈی نکل آئی ہو لیکن اس کے گرد کی چیزیں کو قند ہو جائیں اور سستی حرکات میں پیدا ہو اس کا نام چونا اور وہیں قسم میں دلی کے داخل نہیں ہے کھینچ فصل میں ایک تیسری قسم کی بات پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ طبل اور سکا زیادہ ہو جائے جو اور ابھی تک خلع کے درجہ تک نہیں پہنچتا لیکن اس کا انحلاہ آسان ہو جاتا ہے اور اکثر کیفیت عضلات و زخم میں پیدا ہوتی ہے بعض دلی براہ خلقت کی طبع مفصل کے متعدد ہونے میں ایسے کہ گڑھے اور نکلے ہڈیوں کے خوب گہرے نہیں ہوتے بلکہ اوٹھتے ہوئے ہوتے اور گرفت جوڑ کی بخوبی اور نکلے مفصل میں نہیں ہوتی اور جو قہم یعنی جوڑوں کے پاس کے غدود اور رابطات وغیرہ جھٹکا اند جانے سے وصل اور جوڑ کی بنیاد وہ بخوبی اندر نہیں جاسکتے اور نہ گھبراہٹ دلو جانے کی ممتی ہے اس طرح ربا وغیرہ کی بندش اور ممتی استحکام نہیں ہوتی بلکہ خلقت اصلی میں ضعف اور استوار ہوتی ہے اور بلیک اور طرب قابل تمدد و انکوشش کے ہوتی ہے اور وہیں مقامات کی طرف ربطات لڑیہ فریقہ اگر کرتے ہیں اور نوکین گھٹیوں کی ٹوٹ ٹوٹ جاتی ہیں اور کمر و روموں کی وجہ سے جو مقام ٹہری کے پیوست ہو جاتا ہے اور گرفت پر بخوبی گرفت پیدا نہیں ہوتی اور وہ مقام ریزن دارا و رسوراخ دار ہو جانے میں اور جو چیزیں مانع اور تر جانے مفصل ہیں ان کے جوڑ و نہیں نہیں ہونے میں اس وجہ سے اکثر اسکے جوڑا اور جایا کرتے ہیں مفصل کا اپنی اصلی خلقت میں حال تین طرح کا ایک تو ابھی بیان ہو چکا کہ انکا انحلاہ اور تر جانا آسان ہوتا ہے دوسری قسم مفصل کی اسکی ممتی قوی ہے کہ انکا اور تباہت دشوار ہوتی ہے اور تیسری قسم درمیان ہے جو مفصل باسانی اور تر جاتے ہیں انکی مثال ایسی ہی جیسے زانو کا مفصل کہ اسکے ربا جو کہ نرم پیدا کیے ہیں اور نرم ہونے کے منافع وہی بھیج کر اب تشریح فن کلیات میں بیان ہو چکے اس وجہ سے زانو کا مفصل باسانی اور تر جاتا ہے اور اسی سبب جو معین فلک کا جو اور سطح کبہ جوڑ باسانی اور تباہی ہو جاتی ہے باسانی سے اپنی اصلی شکل پر لبث ہو جاتا ہے۔ ایسے کہ باسانی اپنی جگہ پر باسانی اور تر جانے کے ہے یعنی جوئے ایک کو قبول کرے دوسرے کو بھی باسانی قبول کرے گی اور ضقد و دشواری ایذا دہی ہوگی اور جس شکل اصلی سبکے واپس آنے میں پڑے گی اتنی ہی اصلی حیثیت سے بھی جاتے ہیں ہوتی ہے مفصل مونڈہ مرکب بھی شکل زانو کو جوڑ کے لئے اندام میں ہوتا ہے اور جو لوگ فرہ اور طیارین ان کے مونڈے کا جوڑا اس نرم اور نازک نہیں ہوتا ہے جو مفصل دشواری سے اور تر نہ ہیں انکی مثال ایسی ہے جیسے اونگھلیوں کے جوڑ کہ یا در تری نہیں

بلکہ ٹوٹ جاتے ہیں اور ترنے کے بعد اور سب طرح مفصل مرفق کا حال ہے اور یہی وجہ ہے کہ بعد اور ترنے کے بعد اور نکاحا اصلی حالت پر واپس لانا نہایت دشوار ہوتا ہے۔ جو باصل اصل اخلاص اور اور تر جانے میں متوسط میں اونکی مثال ایسی ہے جیسے مفصل و ہر کہ کبھی مفصل آسانی سے نہیں اور ترنا ہے کسی مفرغ کی وجہ سے اوس میں یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ آسانی اور ترنا ہے اور درست بھی آسانی سے چلنا ہی صریح حق الوک یعنی ڈھکنی درک کی رطوبت راتہ سے مفرغانی ہے اور سب وجہ سے اونکا اور ترنا آسان ہو جاتا ہے اور جو چڑھا بھی اونکا آسان ہو تا ہے اور مرض عرف النساء اس عضو کا بھی حال ہو جاتا ہے کہ ہر وقت اوسکا درک اور ترنا اور چڑھا رہتا ہے اور بخوبی ہی حرکت خواہ دوڑنے سے بھی کیفیت اور سہ طرہی ہوتی ہے اور یہ مفصل فقط داغ لگائے کا محتاج ہے کہ بعد اس ترکیب کہ حرکت کیفیت زائل ہو جاتی ہے بہت دشوار طبع کی وہی قسم ہے جس میں کونے ٹپے کے متصل ہڈی کے ہیں اور اوسکے سرے سے قطع ہو جاتین اور ایسے قطع کے بعد مفصل بھر اپنی حالت اصلی پر نہیں آتا ہے اور اگر وہی قسم راس درک میں پیدا ہوتی ہے اوسکے بعد راس عضد میں اور دونوں پالون کے گٹھنوں میں کین کے نزدیک اور ترنا ٹوٹ جانے کی نسبت زیادہ ہر اسے کہ اور ترنے کے بعد مفرغ اصل پر چھوڑ کر اسے اونکے کا پر ترس کے علامات خلع کلی کے جو مفصل اپنی جگہ سے اور جیسے اوس جگہ پر ہی اور اگر اس کا پٹا ہے اور وہ گڑھا مفرغ ہوتا ہے جیسے کہ شاکہ کی ہڈی اور ترنے سے ظاہر ترین یہ بات نمودار ہوتی ہے خواہ پانوں کے جوڑ میں ہی صورت نظر آتی ہے اور اس سب سے زیادہ مفصل مرفق کے اور ترنے میں یہ بات ظاہر ہوتی ہے اور قیاس اور مقابلہ بہت اس طرح ہوتا ہے کہ جو مفصل دیکر مقابل ہوا اور اس میں تری ہو کر کو ایک ہی حالت پر رکھ کر دیکھیں تب فرق سمجھ اور طبع کا بخوبی دریافت ہوگا اگر کسی جوڑ کی حرکت موقوف ہو جائے اور حرکت نہ کر سکے اوس وقت مفرغ نہیں کرنی چاہیے کہ یہ جوڑ اور ترنا ہے جیسے اگر کوئی حرکت جمیع جات میں جیسی جینہ کرنا ہوا اسی طرح کرے اور کسی طرف حرکت میں کسی قسم کا زیادہ زور وغیرہ کرنے سے کئی نہ کرے بلکہ کمال ہو کر ڈالے اور اور تر جانے کا مرض نہیں علامات میل لینے جبک جاتی کہ علامات وہ یہ ہے کہ تغیر اور گڑھا ہوا کسی قدر بلندی کے دوری جانب میں نظر آئے اور اس لامبر سے جو بلندی انداز میں اس بیرونی بلندی کے پہلے سے موجود تھی اب موقوف ہوا اور بعض حرکت بھی عضو زائل سے صادر ہو سکتی مفصل کا طول زیادہ ہو جانا بدون خلع کے اوسکی علامت ہے کہ بعض مفصلی لٹکا ہوا سا معلوم ہو جب اوس مقام طبعی محیط دیابتین بنا تکلف اپنی اصلی جگہ پر چلا جائے مگر جب دباؤ کے زور کو برطرف کرنا اوس طرح نادرست ہو جائے اور جو شکل بالعرض حاصل ہوئی ہے وہی پھر لپٹ آئے اور ایک گڑھا سا پیدا ہو جائے کبھی اوس میں اونکلی سمجھ جاتی ہے جہاں گوشت زیادہ سخت نہ ہو جیسے موٹے کا یہی حال ہے علاج میل اور خلع کا قطع کبھی مفرد ہوتا ہے اور کبھی اوسکو ہر دو سر مرض بھی ہوتا ہے مثل فرد اور جراثیم اور دم کے اگر خلع کے ہوا کوئی اور مرض بھی ہے اوس وقت خیال کر دو کہ خلع اتنا خفیف ہو کہ بخوبی سے دبانے سے اوتر ہو اوس مفصل اپنی اصلی شکل کی طرف لپٹ جاتا ہے اور فرد وغیرہ میں درد ہو جو خلع کے درست کرنے کے نتیجہ ہوتا ہے اور اگر موٹا ہے اتنا زیادہ نہیں ہوتا کہ حرم غیر متصل اسکی وجہ سے پیدا ہوا اوس وقت خلع کی کسی پہلے سے کہ یعنی چاہیے اور اگر زیادہ درد جو مٹنی و درم تک ہو درستی سے خلع کے پیدا ہونے کا خوف ہو واجب ہے کہ پہلے علاج فرد اور زخم کا کرے اور بعد اسکے درستی خلع کی کرے خصوصاً اگر مرض مفصل میں پیدا ہوا ہو لینے جوڑے جسے جوڑین اور مین پر مڑ لاتی ہو کہ اگر مبدون علاج فرد وغیرہ کے ہم پہلے ارادہ اصلاح خلع کا کرے بشرط تشیع عظیم تک نوبت پہنچتی ہے خصوصاً اگر ایسے اعضا

کے مفاصل میں موجود قریب اعضا شرفیہ کے واقع ہون اور یہی حال اور ام کا ہے اگر ہمراہ خلع کے جمع ہوں۔ انحصار تدریجی ہوتا
 اسی میں ہے کہ کم تر تجربہ کرین اگر ام آسان ہو یا اس سے دروغ و کا ہیمان ہوتا ہو اور بد دشواری رو کرنا خلع کا نہ ہوتا ہو واجب ہوا اور
 رستی خلع کی ہمیشہ کرنا اور کچھ تدریس دوسرے مرض کی کرنا اور اگر در پید ہوتا ہے پھر اصلاح خلع کی ہوگا ورنہ ہوگا اور اگر تدریس
 کرنا نہیں البتال طلبہ بشرطیکہ جو معجون ہو اور دو میدا کرنا ہو ضرور کرنا اور اگر باسانی داخل ہوتا ہو ورم کا بھی علاج ساتھی دکر کرنا اور قریب
 بھی اور اگر کمر اور خلع ساتھی جائز ہوں اور شش ایک ہی جہت میں ہو اور دونوں کی تدریس ساتھی ہو سکے دونوں تدریس ساتھی کرنا
 علاج صنعتا عت سے حکایت کی ہے کہ ایک تھوڑی دکر منکب پر ایسا لگا کہ جلد اور گوشت دونوں جدا ہو کر کنارہ عضد کا
 جدا ہو کر گوشت اور جلد سے نظر آنے لگا اور اسکے نیچے سے چتر گردن کا سرا اور گلیا اور بعض جمال نے جو کہ جبری اور بیجا
 بڑا وہ تھا ہڈی کو درست اور برابر کر کے گوشت اور جلد وغیرہ اوپر چھوڑ کر ہلکا اور ہلکا کر بندش کر دی اسوقت کو کچھ معلوم ہوا
 آخر اسکا حال یہ ہوا کہ گوشت میں شرم اندھ پیدا ہوئی اور فاسد ہو گیا اور اوپر کچھ قریب کی دوسرے ہڈی بھی فاسد ہو گئی اور نکلت
 ہڈی کی سبز ہو گئی اس جابلہ ذمہ کو یہ بات دریافت ہوئی کہ ایسا گوشت جس پر اس قسم کا صدمہ ہو چکا اسکا کاٹ ڈالنا ضروری
 مقام اوپر کو زیت کہ نہ سے داغ دینا چاہیے تھا۔ اسطرح اگر ہمراہ خلع کو ورم عظیم ہو پہلے ورم کا علاج کر لین اور کچھ رستی خلع کی کرین
 اگر خلع مفود و شائع لینے کلاما ہو اوپر کی تدریس یہ ہے کہ جس طرف اوپر گیا ہے اور حد سے زایل ہو اسے اس کے برعکس دوسری جانب
 کچھ نہیں تاکہ برابر دوسرے کنارے ہڈی کے آجائے بعد از ان اس مقام تک پھیرین جہاں سے نکل گیا ہے پس اس تدریس
 چڑھ جائیگا اور اصلی حالت پر خود کرنا اگر چہ جانیگا بعد ایک آواز جو پیدا ہوتی ہے اسکو بھی دلالت ہوتی ہے اور جب چڑھ جائے
 پھر بندش رہا سے کرین اسلئے کہ کبھی کی بندش سے ورم سے امان حاصل ہوتی ہے خواہ ورم کے پیدا ہونے پر نہیں ہوتی ہی
 اور احتیاج منع ورم غلیف اور درشت کی زیادہ ہے اسلئے کہ رستی اور تری ہوئی چتر گردن کی خواہ اور کسی عضو کی اپنی
 صورت پر بدون علاج ورم اور نسکین ورم ورم کی ممکن نہیں ہے۔ خشک کچھ قریب اور ترے ہوئے عضو کے لہجہ انکو وہ اور
 زاپس ہے اسلئے کہ نسکین پیدا کرتا ہے اور ورم کو برا کھینچ کرنا ہے بلکہ جو کچھ اسکی اصلاح اور رستی میں متعل ہو واجب ہے کہ قریب سے
 تر کیا ہو اور خواہ شراب بازو سے بھلکا لیا ہو۔ علاوہ یہ ہے کہ بقراط کی وصیت میں یہ امر ہے کہ اور تری ہوئے عضو کا چھانا اور چھنا
 تین دن خواہ چار دن تک جائز نہیں ہے کہ جب اعضا ہین کہ انہیں شش کرنا ہے۔ میل اور ٹھکنا بھی مثل خلع کو ہوتا ہے لیکن اس میں
 بھی تاخیر اسقدر درکار ہے اس کے بعد پھر چھری کی بندش کرنی چاہیے۔ جب کوئی عضو ہر ایک حرکت میں اور جاتا ہو اور جب ورم
 چڑھائیں اور درست کرین پھر ٹھوسے اور اور تریا جو یہ بات بوجہ استرخا اور رطوبت کہ پیدا ہوتی ہے ضرور سے کہ داغ لگانا کی تدریس
 کرین۔ اگر چڑھانے اور درست کرنے کے بعد کس قدر صلاحات اور سختی باقی رہ جائے اور شل ورم کو محسوس ہو جائے کہ کھانا اور لٹول وغیرہ
 استعمال کرین جو میں ہوں اور ابتدا میں حاجت متغدا اور لٹول قوی کی ہوتی ہے۔ اور بہتر یہی ہے کہ بندش پر لٹول ضرور کرین اور
 عورت کے علاج میں روغن گرم کی مالش جو مقوی ہوں اور رار العسل ہمراہ آب سرد کے کرنی چاہیے۔ غذا مخلوع کی ایسی چیز سے
 جو مقوی ہے اور یہ وہی دوا ہے جو مفصل کو قوی کرتی ہے اور جس طرح جوڑ کو پیوستہ اور ٹھنڈا واجب ہے اسی صورت
 بوجہ تقویت کے کر دیتی ہے علاج طول مفصل کا واجب ہے کہ استخوان مسترخنی کو اندر کی طرف پھیرین اور جس جگہ پھونکھی

مورکولانی ہو گئی ہے اور سیطرہ پھر لیا متین اور ایسی دواؤں پھندا کرین جنہیں قوت قابضہ کے برابر قوت مسخہ بھی ہو مثلاً نادر اور گلنا رادقیا وغیرہ کو ملا کر استعمال کریں کہ لوہین کے بقدر چند ہر قدر اور قسط اور شہہ بھی داخل ہو ایضا جو نادر اور ابل برافضار کرین اسطرح وہ سب توجہ حاصل میں رہتی ہیں بعد اسکے بدنش ایسی کریں جیسے سر کی بدنش ہوتی ہے جبر و کا اور تر جانا کبھی نیچے کا جڑ و اسنے رقبہ سے اور تر جانا ہے اور سونٹ موندہ کھلا ہوا رہتا ہے اور اگر یہ یہ صورت بہت کم واقع ہوتی ہے اور اگر شاذ و نادر واقع بھی ہوتی ہے پوری واقع نہیں ہوتی ہے لیکن اور تر جانا وقت آگے کی طرف جھک جاتا ہے بخلاف اوس استرخا کے جو اکثر جہائی لینے سے عارض ہوتا ہے اور نیچے کا جڑ و اور تر جانا کے بعد اوپر کے جڑ سے بدشواری ملتا ہے پھر بھی جو حرکت جڑ سے کی ہو اور ان عضلات کے ہے جو نیچے سے جڑ سے ہیں وہ حرکت معدوم نہیں ہوتی اور کبھی جڑ ایک ہی طرف سے اور تر جانا اور سونٹ اس کی شکل اور بہتت اس پر ولات کرتی ہے یا بھٹکا جڑ سے کا آگے کی طرف تر جانا ہوتا ہے علاج سب قسم کا ایک ہی لینے اور اسے اپنی حالت اصلی کی طرف بہت علیحدہ کرنا چاہیے ورنہ بہت سے امراض اور آفات پیدا ہونگے اور دیر کرنے میں ایک یہ بھی بدشواری ہوتی ہے کہ کبھی اس کی شکل کی طرف بدشواری ہو کر تاسے اگر تاسانی اپنی شکل کی طرف واپس آجاسے یہی تدبیر طہ کرینی چاہیے اور تاسا نہیں اور پوری تدبیر نہ کرین سخت ہو جا کجا اور دم بھی پیدا ہوگا اور عضلات کچھ جاہلین کے اور حیثیات لازم اور صلاح حکم پیدا ہوگا اسلیئے کہ شدت تدبیر فصل کے برابر یہ سب عوارض منور حادث ہوتے ہیں اور بیشتر ایسی دشواری پیدا ہوتی ہے کہ دسویں روز موت واقع ہوتی ہے اور کبھی ایسے ہی شخص کو اس سال بھی عارض ہوتا ہے اور بعض مفصول صفراوی دستور میں دفع ہوتے ہیں اور قے صفراوی بھی عارض ہوتی ہے اسلیئے اسے علاج میں مسابرت واجب ہے اسلئے جڑ جانے کی تدبیر یہ ہے کہ ایک شخص مریض کے سر کو تھامے اور درست کرے والا ایسا انگوٹھا اوسکے موندہ میں دالے اور مریض سے کہے کہ وہ اپنے جڑ کو ہر طرف ڈھیلا رکھے اور کسی طرف سخت نہ کرے اسلئے کہ اس جگہ بہت سے عضلات واقع ہیں کہ اگر جڑ اور تر گیا ہے جب بھی اوس میں بعض شدت باقی رہتا ہے ہر حال جب سب طرف سے جڑ کو مریض دھکا کر دیا جائے گا اور اسکو موندہ کو دابنے باقی حرکت دیں پھر دفعہ اوسکے موندہ کو کھینچیں اور زان جڑ سے کو اصلی کو کانے پر کر دیں یہ جڑ جس مقام سے جدا ہو گیا ہے اور اور تر گیا ہے اوس مقام پر دوبارہ پھیر لی طرف سے داخل ہوتا ہے لہذا اسکے جڑ جانے والے کو خیال رکھنا چاہیے کہ بروقت درست کر دے کہ ایسی طرح اسے اور نکالے کہ جب بھٹکا نہ لگین چھے کہ طرف اکوٹھیلے جڑ کے چڑھ جائے خواہ درست ہو جائے کی نشانی اور شناخت یہ ہے کہ رابعیات لینے چار دانت جمیں چار چار نظر آتے ہیں وہ برابر اور سیدھے ہو جائیں اور موندہ بھی سیدھا ہو کر بند ہوگا اسکے بعد جی سے بدنش کر دیں اور قیرو ملی موم اور رغن گل لگا لیں پھر بہت عہد درست ہو جائے گا اگر کجب اتفاق طہ اسکے جڑ جانے کی تدبیر نہ کی ہو اور سختی پیدا ہو جائے اب اسوقت واجب ہے کہ پٹا اسکے نرم کر دے کی تدبیر کریں اور غلوات لینے سے جیسے اسکریم اور رغن سے غلوات حمام میں کرین اور غلوات بھی بہت زیادہ کرین تا کہ نرمی پیدا ہو جائے پھر جڑ جانے والا مریض کی پشت پر لیٹے اور جڑ سے کو کھینچے کی طرف کھینچو تاکہ درست ہو کر چڑھ جائے اور استوار ہو جائے اور اسکے بعد مریض کو حیت لائیں کسی ایسے پھونے پر جو نرم ردی سے بھرا ہو اور کوئی آدمی اوسکا سر تھامے رستے تاکہ سر ہلنے نہ پائے کہ ہلنے سے پھر وہی ترانی پیدا ہوگی اور یہ تدبیر اسوقت تک کرنی چاہیے کہ عافیت اور ندرستی پوری حاصل ہو جائے اور کس طرح کا نقصان اور نفور باقی نہ رہے چنبر گردن کے اور تر جانے کا بیان اوسی حکم نے لکھا ہے کہ ترنورہ

بجانب عرض کے کہ جس پیدامو اس کے بعد درست کیا جائیگا بطور خلقت اصلی کے رو کر نامہ دون ٹوٹ جانے کے نہر سکے کا علامت
 عضد کے اوتر جانے کی یہ ہے کہ موٹھے کے سر کے پاس ایک گڑھا سا نظر آتا ہے اور جو تین بھر جاتی ہے اور ایک
 گڑھا سا واقع ہوتا ہے۔ علاوہ یہ ہے کہ یہ بات کہچھ عضد کے اوتر جانے سے بھی خاص نہیں ہے بلکہ سب بدل جانے اور لٹ جاتے
 اس کثیف کو بھی کیفیت پیدا ہوتی ہے اور دوسرا گڑھا سنگ کا اس کنارہ سے پتلا نظر آتا ہے بشرطیکہ اس کنارہ کو زوال کسی
 طرف کا عارض نہ ہو بلکہ وہ اپنی اصلی جگہ پر باقی ہو خواہ جو بڑی اس کے سر پر ہے اس سے صدر کسی طرح کا نہ ہو بخوبی ہوا و جب
 نیز یہ علاج کے اس صدر سے مین سکون پیدا ہوتا ہے پس گمان کیا جاتا ہے کہ اب کہ خوف باقی نہیں رہا اور جو عضد اوتر گیا ہے اس کا
 بر بطور کر کے بلند ہو جاتا ہے لطف ربط کے اور عضد کا الصاق بھی خوب نہیں ہوتا اور اس کا پہلو بھی ٹھیک نہیں ٹھیکتا
 ہے جیسے کھج اور درست ہاتھ مین الصاق پیدا ہوتا ہے اور اس کے قریب ہوتا ہے بدون گردن کے سہارے اور بدون
 وضع شدہ کے اور اگر ہاتھ اور گھاس کا قصد کریں اور کہیں طرف خواہ کان کے داہنی طرف یہ بات اسی تیر نہیں ہوتی اور اس طرح
 قسم کی حرکات بھی ہم اس کی واسطے تجویز کر کے ایک اندازہ شناخت کا مقرر کرتے ہیں یہ سب علامتیں کہی ہو جاتی ہیں بیکار ہونے
 اور ورم سے یا جو بھٹک جانے کے بھی پیدا ہوتے ہیں علاج ان کوں کے بدن خواہ اور جو لوگ نرم بدن رکھتے ہیں چونکہ ان کا علاج
 ہے فقط ہاتھ سے ٹھیک کر اور زریں قریب اس عضد کے ہاتھ رکھا درست کر دینا جیسے لکڑی اس مقام کی گرفت کر کے خواہ اس کے
 قریب پائے کے بجانب فوق کے ہاتھ کو دھک کرنا جیسے اور دوسرے ہاتھ سے عضو کو نیچے کی طرف کھینچنا جیسے اور یہ بعض لطف
 کے لیے ضرورت ہوتی ہے کہ اس عضد کو نیچے کی اونٹلی سے برابر کر کے اسی سے ہاتھ کو کھینچتے ہیں پس فقط اسی طرح سے درست
 ہو جاتا ہے اور جو بدن سخت ہیں اور خلع شدید اور مین پیدامو تھ ہے عمدہ طریقہ ان کے عضد کے چڑھانے کا یہ ہے کہ درست
 کرنے والا پانچوں پہلو مین علیل کے داخل کرے اور قریب اس عضد کے ٹھک خواہ کوئی چٹا گول لاشل کر کے بھر تیل لگا ہوا و غن
 کیا ہوا بے وغیرہ قریب اس عضد کے رکھے بشرطیکہ ورم پیدا ہو اور ہوا کو پت لگا کر اس سے اپنی طرف اس طرح کھینچ کر گول کر دے
 اور گھارنا جاتا ہے کہ شاف سے اسے اوٹھ جائے اور پھر ہاتھ کو گھاسا اندر کی طرف جھکا کر ہاتھ پر عضد کے کھلنے کی جگہ پر یہ طریقہ سب طریقوں کو
 اصوب اور عمدہ ہے۔ ایضا ایک ایسا آدمی جو نسبت علیل کے قادر ہو اور لاٹا قد رکھتا ہو اپنے موٹھے علیل کے نعل کو نیچے
 رکھا کر اس کو زمین سے اوٹھا کرے اور اوٹھائے اس طرح کہ اس کے موٹھے پر تمام بدن کا وزن اس کے بوجھ پڑے اور اسے لٹکائے ہے
 گڑھا سا ہاتھ میٹ تک کھینچ لیا ہے اگر علیل کا بدن سلاخے ہلکا نہ نسبت اس اوٹھانے والے کے بدن کے ہے۔ اس کے ہاتھ پر زیادہ بوجھ
 اور نعل اس کے بدن کا نہ پڑے اور گول اور علیل اس کے ہاتھ کے سہا سے پٹکا رہے گا اور کسی اس آدمی طویل القامت کے
 قائم مقام ایک ستون اوٹھا کر جو نہ کرتے ہیں اور اس کے سر سے کپڑے اور کھال وغیرہ لپیٹ دیے ہیں اور دوسری جگہ
 جو آدمی کے موٹھے کے نرم اور گول بن جاتی ہے علیل کی نعل کو رکھا کر لٹکائے ہیں اس وقت مجھ لینے جراح وغیرہ اپنی ہاتھ کو
 دوسری طرف سے کھینچتا ہے اور پانچوں کو ٹیک لگاتا ہے اگر بوجھ سنبھالنے کی ضرورت ہو یا جو بھی لگب جاتا ہو اور جب عضد کا چھ
 دشوار ہو خواہ اوٹھائے ہوئے زمانہ دراز ہو چکا ہو اس وقت تدبیرات قوی کی ضرورت ہوتی ہے اور پہلے طویل القامت و غیرہ
 بخوبی کر کے ایک نڈا مثل براہ کے بنائے مین جس کا طول برابر طول عضد کے خواہ کم یا زیادہ ہوتا ہے اور اس کے سر پر گول گول

بناتے ہیں اس شکل سے پر اور اسان یہ سب کہ گول موئدہ کپڑاں وغیرہ سے بناتین کہ اوسمین نرمی بھی ہوگی اور اسی آلہ کو مذکور ہو
 اور اس گول شے کو بیضی شکل کے رکھ کر اس اوپر سے ٹھٹھے کو چڑھاتے ہیں جب اس آلہ کے ذریعہ سے عضد کا درست کرنا منظور
 چاہیے کہ ایک آدمی قوی براہ کھڑکے اوسے اوپر کی طرف پہنچے خواہ اوسے اوپر کی طرف پہنچنے میں مواخراہ و آدمی جو بیچ درست کرنا چاہے
 زور سے مفاد دست کریں جسوقت کہ وہ ہاتھ کو پہنچے رہا مو اور ایک آدمی اوسکے دوسرے موئدے کو بکڑے رہے تاکہ دفعہ اوٹھ کھڑا نہ ہو
 خواہ اس میں ہرگز موئدہ نہ ہو جو بڑے دست کرنے والا اور بکڑے اسطرچہ کر اوسکے ہاتھ کو اسطور پر کھینچے جیسے کسی کا ارادہ ہو کہ شانہ سے
 ہاتھ کو دوسرا کر دے خواہ دوسرا کر کے اوٹھار ڈالے اور اندر کی طرف تھوڑا سا مائل رہے جب یہ فعل کرے اوسوقت عضد اپنے جوڑ میں
 آجائے گا پھر اوسوقت اوس گول موئدہ کو ڈنڈے کے قبل سے خوب چسپان کرے اور اوپر کی طرف اوسے دھابا ہو لینے راستہ
 عضد کی طرف یہ بھی واجب ہے کہ اعتماد خواہ ٹیک ڈنڈے کی اور گرہ مذکور کے متصل راس عضد کے ہواوتھ کی طرف ہندوز عضد
 ٹوٹ جانے کا خوف ہے پھر لہجہ اور درستی کے اوسکا اعادہ اپنے موضع خاص پر ممکن نہیں ہوتا جیسا معلوم ہو چکا کبھی تسلیم کر دینا
 تدبیر کرے ہیں اور تسلیم کی صورت یہ ہے کہ اس عضد کو عتدہ السمل یعنی جو کھٹ پر رکھتے ہیں اور اوس جو کھٹ کو کپڑے وغیرہ سے تھوڑا
 لگداری اور نرم کر لیتے ہیں اور مذکورہ الفاظ وغیرہ کے اوسکی صورت الہی سے لیتے ہیں جو قابل کام کے ہو جائے اور آدمی دوسری جانب
 سے اوس سے لٹکاتا ہے اور ہاتھ اپنا دراز کر کے اس عضد کو اپنے موضع خاص میں داخل کرنا ہے لیکن واجب کہ لگنا اور عتدہ
 یعنی سوراخ بازوی سلم یعنی جو کھٹ کے بازو کا سوراخ کا قریب راس عضد کو ہونا کہ ٹوٹ نہ جائے۔ اور کبھی بلکہ عتدہ اوٹھ کھڑا کرنا
 ایک سی جوبی کام دینا چاہیے کہ میں اور اسی مقام خاص سے اوسکا بھی استعمال کرتے ہیں اور اس مقام سے دوسری
 جگہ سے علاقہ نہیں رکھتے ہیں کہ اس سے خوف عضد کے ٹوٹ جانے کا ہے۔ اور کبھی اور وجہ سے بھی اسکی درستی کیا جاتی ہے لیکن ان
 طریقوں میں نصب اور شست زیادہ ہے انہیں طرف سے ایک طریقہ بھی ایسا سمل اور اسان نہیں ہے جیسا کہ یہ طریقہ اوپر بیان کیا
 گیا ہے۔ جب عضد اترتا ہو اپنی جگہ پر پہنچ جائے اور اچھی طرح بیٹھ جائے اوسوقت عمدہ بدن کا طریقہ یہ ہے کہ گول مذکور موئدہ
 کے برابر باندھیں اور چوڑی چوڑی پٹیاں الہی باندھیں جس سے بیٹھا اور درست کیا ہوا عضو پھر اپنی جگہ سے نازل نہ ہو جائے
 اور واجب ہے کہ ایک چوڑی پٹی خواہ دہی چوٹی ہو جی سے خواہ دوسری ار پار کر کے دوسرے شانہ تک لپیٹا تین اور خوب
 سخت اور کچی ہوئی رھیں اور اوسکی سختی خواہ گرہ اوس موئدے پر جو پہلے موقوف تھا اور اب درست ہوا ہو بعد ازاں عضد کو پہلو
 کے برابر چھ کی طرف کس میں اوپر بکڑ کرین اور مرفق کو اوپر ہاتھ کے لگنا سے کو اوپر کی طرف بہ جانب گردن کا خوب کھینچ کر باندھیں اور
 ایک ہفتہ تک اس بندش کو نہ کھولیں اور غذائی مرفق کی وہی چیز کریں جو میان موٹی ہے۔ اگر باوجود چڑھانے اور درست
 کرنے کے بار بار اوٹھ جاتا ہو اور اپنی جگہ کرنا ستواری گرفت نہ کر سکے پھر ضرور داغ دینا چاہیے شانہ کا اوتر جانا اور اسکا بیان
 ہو چکا ہے کہ نامکن ہے اور جالینوس اور بقراط اسکے ذکر سے تعجب کرتے ہیں چھوٹی ہڈی کا موئدہ نہ ہو اور تر جانا بھی
 وہ چھوٹی ہڈی جو اس منکب ہو اپنی جگہ سے اوتر جاتی ہے پس ایک گڑھا سا بنانا ہے جیسے خلع میں اسی طرح کی تفصیل
 ہوتی ہے علاج کا یہ ہر مقدار یعنی گولے سے اسے کھینچنا نہ چاہیے کہ تنگ کر کے اوٹھ کھڑا کر کے اوسکی طرف سے مضبوط کر کے اپنی جگہ
 اسے لانا چاہیے اور جصل سے ترقوہ یعنی چتر گردن پٹی اور گولے وغیرہ سے باندھا اور درست کیا جاتا ہے اسی طرح اسے بھی

دوست نہ لانا ہم سے اس لیے فقط کہ خانی بندش بھی اکثر اس بڑی کو اپنی جگہ پر پیر لاتی ہے اور وہ پھر لانا ہلر حرکت قسریٰ کو ہوتا ہے مراد یہ ہے کہ بڑی خود بخود اپنی جگہ پر نہیں آتی ہے بلکہ بندش کو زور سے اپنی جگہ پر چھو کر رہتی ہے اور بندش کہیں ہی نہ ہوتی کیونکہ نوک پر خوف لگنا چاہیے ہے پھر کہ نہ تو وہ کی بندش میں خوف ہوتا ہے نہ ہر فرق کا اور ترجایا ہے جوڑا یا ہے کہ اسکا اور ترنا بھی دشوار ہے اور بعد اوترنے کے پھر درست ہونا اور چڑھنا بھی مشکل ہے اس لیے کہ اس کے رابطات کی شدت ہے اور چھوٹے چھوٹے رابطات اس کے گرد واقع ہوئے ہیں اور نفوذ لینے کے گڑھا جو اس میں ہے وہ اس کے زوال اور عود کا معارضہ کرتا ہے اور کبھی مرفق میں زوال قلیل عارض ہوتا ہے اور کبھی خلع عام ہوتا ہے جو ہے گو بعض اوقات میں ہوتا ہے اور جب اوتر جاتا ہے اس کے اوترنے پر ایک جانب کا محب ہوتا اور کاسہ کی شکل پر ہوتا دوسری جانب کا دلالت کرتا ہے بہت بڑا ویسی اوترنا ہے جو شپٹ کی طرف واقع ہو کہ وہ درست نہیں ہوتا ہے اور اکثر جو پوچھا اوترنا ہے وہ زنا اسفل میں صدر پر پوچھا ہے اور یہ اوترنا بہت ہی بد قرارہ اور بد شکل ہوتا ہے اس لیے کہ اسے تردد اور کلنگا بیٹھنا زیادہ عارض ہوتا ہے اور اوپر کا زنگہ کمر او سے خلع عارض ہوتا ہے اور اگر ہوتا ہے اور تباہ ہوتا ہے اور بد قطع نہیں ہوتا ہے اس لیے کہ او سے انفصال کف سے زیادہ ہے اور حرکت او کی عید ہے اور یہ بھی غیر ممکن ہے کہ زنا اعلیٰ خواہ اسفل اوتر جائے اور بہت پیلے کے اوسے دوسری آہ مقابل کے زندے سے ہونے اور کاندھ اندر ترسے کا نیچے والے زندے سے دوڑو جائیگا اور ہر طرح نیچے کا زین خلع کے اوپر سے زندے سے دوڑو جائیگا علاج کیے کی شکایت تلبک لکنا چاہیے اس لیے کہ دم مارا اس جگہ بہت جلد عارض ہوتا ہے اور دیر اس دم کہ پیدا ہونے کے پھر علاج ہوا ہوتا ہے اور اگر دیر دم بغیر میں چڑھانے اور درست کرنے کے نہیں آتی اذیت عید ہوتی ہے اور نوبت بہ بلاکت ہو چکی ہے اور پھر درست ہونے میں سکتا ہے جب تک دم موجود ہے کبھی اپنی جگہ اصلی پر خود نہیں کرتا ہے اگر گنگھوڑا سا ہٹ جائے اور اس کے درست کرنے کو دیر نہ کرے کہ دانا تو پیلے کی طرف ٹھکانا کافی ہوتا ہے اور اگر باکل اوکھڑا جائے اور اسکی دو صورتیں ہیں نالو اگر کبھی ہٹ جائے اور اسکی تیراوت اور اگر چھ کی طرف اوکھڑے اور اسکی دوسری تیراوت ہے جو گڑھے کے کی طرف اوتر گیا ہو اور اس کے درست کرنے اور بھانے کی تدبیر یہ ہے کہ اس کے ساتھ موڑ پر چڑھ کر لگائیں تب خوراک کھولے وغیرہ سے خوب خرب ہوئے کو ہونچائیں اور ہاتھ کو خوب دیکھ کر بن اور اوپر کو اوٹھائیں اور دھکے ہاتھ سے اوٹھانے میں مدد جائے اسی تدبیر سے اپنی جگہ میں درست ہونے جائیگا اور اگر گنگھوڑا کبھی طرف اوتر جائے اور اسکی تدبیر یہ ہے کہ پیلے خوب کھینچیں اور انانچھو کبھی طرف لگائیں اگر تدبیر کار نہ لے اور درست نہ ہو کھانی اور پوچھے کو چند آدمی جو قوی اور زور ہوں خوب گرفت کریں اور جراح وغیرہ اپنے ہاتھ کو تیل چیر کے پوچھے کو ملنا شروع کرے اور ملتے ملتے چونکہ اثر اس روغن کا اندک پہونچ جاتا ہے اور بڑے لون اور اعصاب وغیرہ میں نرمی پیدا ہو جاتی ہے کہ درست ہونے جاتا ہے اور اگرچہ یہ روغن خارج سے مشتعل ہے لیکن مالش کی حرارت چونکہ ارغابے لطیف کا فائدہ دیتی ہے اثر اسکا اندر تک پہونچ جاتا ہے اور جب گنا درست اپنی جگہ پر ہونے لگتا ہے کہ بندش اوس مقام پر اچھی طرح کرن اور ایک ایسی بندش جو نزدیکین کو اپنی میں ایک زاویہ پیدا کرے اور وقت بوقت اوس دوڑے وغیرہ کو تنگ کیے جاتیں تاکہ زاویہ چھوٹا اور تنگ ہوتا ہے

مفصل
 رسخ کا اوتر جانا رسخ مقام باریک چشم پر حیوانات کے ہے خواہ مقام جو ہاتھ اور پاؤں کے جوڑے پر ہے اور کابعد خلع کے اپنی جگہ پر رکنا اور درست ہونا پسند ان دشوار نہیں ہے مگر بھانے کے بعد انکا بھاننا اور اس کے اس لیے کہ اگر ایک عضو کو کھینچ کر دوسرے کے سامنے لائیں یا سانی آجاتا ہے مگر اسکا داخل ہونا دوسرے میں

یہ فقرہ اپنی جگہ پر پہنچ کر گا اور ان ٹھوکروں کے صدر سے سانس میں غیرہ ٹوٹ جائیں گے اور کبھی یہ فقرہ دونوں طرف سے اور کبھی بائیں اور
یہ اعراض ایسا ہے جسکا بیان شاید معنی عرب اور کوشش کو مرض میں اچھی طرح کر دیا ہے اسی مقام سے اسکی تفصیل فرمائی
گئی ہے اور اسکا حکم منگی عصب اور ہشواروی روکر نکال دیا ہے یہ جیسا اس مقام پر مذکور ہو چکا علامت فقرات کے
خلع کی ہے کہ یا تو فقرہ اوکھڑا ہے اس جگہ بقدر بلندی ظاہر ہوتی ہے خواہ تصفیع لینے بطور پیالہ کے کھا سارے یا ہے ایسا
معلوم ہوتا ہے جیسے سنہ کوئی ٹوٹ گیا ہے اسکے ٹوٹ جانے میں اتنا خوف نہیں ہے بلکہ فقرہ کے اوتر جانے میں خوف ہلاک کا ہے
علاج اگر کوشش کا فقرہ اسکے کی طرف اوتر جایا و سوقت امید صحت بہت کم ہوتی ہے اور کمتر علاج اور تدبیر کارگر ہوتی ہے اور اگر
بہشت کی طرف اوتر جایا و اسکی تدبیر بہت کم دونوں گھٹنے جا کر اور خوب طاقت اور قوت کو کام میں لا کر درست کر دین جس طرح حامی
مشت مال کرتے وقت زور کرنا ہے اور سطح او سکے بٹھانے اور درست کرنے والے جرح وغیرہ کو کرنا چاہیے خواہ علیل کو چپکے بھل چکا
اوسکے اور ہر چہ میں اور بالمش کرین سرخوزی سے جس طرح نان پڑائے گو زور زور سے گو نہ تھا جو اور مشت زنی کرنا ہے اور اس تدبیر سے
کشت و کار کی امید نہ ہو اور تشکال زیادہ ہو بقراط کہتا ہے ایک خنہ لکڑی کا جسکا طول اور عرض طیل کے جسم کے برابر ہو تلاش
کرین خواہ دو کا پنجہ ایسا ہی تلاش کرین جو قریب کسی دیوار کے واقع ہو اور عرض اور طول میں اوسقدر ہو کہ علیل کے جسم سے
نہ کھٹے نہ بڑھے اور طول اوسکا دیوار کی جانب ہو اور دیوار ایک فٹ سے زیادہ بلند نہ ہو اس ایک پر چھو کر بار علیل کے قدم کے بھاری
اور طیل کو حمام کر کے اسی خنہ خواہ دو کا پنجہ پادوں پھیلا کر موند کے بھل لسان میں اور سینہ پر اور اسکے ایک ہناچہ وغیرہ پھینک دیا تو
اطراف کو دونوں نفل کے پنجے سے باہر نکال دین اور دونوں قدم کو دونوں کف میں باندھ دین اور اطراف نفل کو ایک لکڑی سے جسکی
شکل مستطیل ہو اور مشابہ دستہ ہاون کے ہو باندھ دین اور اس لکڑی کو سیدھی زمین پر کھڑی کرین بطور عود کے اوس خنہ
کے کنارے جس پر طیل کو لٹایا ہے خواہ اوسی دو کا پنجہ کے کنارہ پر کھڑا کرین جو اسکے لینے کا مقام ہے اور ایک فٹ دم جو سر
علیل کے کھڑا ہو اسے بکرا دین کہ مضبوطی سے اسکو بٹھائے رہے اور خوب گرفت کرے اور ایسی مویشیاری ہو وہ خادم کو کھڑا
اسے لیکر کہ اسکا پنجہ والا کنارہ کسی ایسی ٹیک میں بند ہو اور اوپر کا کنارہ جو نزدیک علیل کے سر کے ہے اسکو وہ خادم کھینچ رہے اور
جسوقت ضرورت اور حاجت ہو اور جو وقت اوسکے کھینچنے کا آتا ہے اوسوقت فوراً اسے کھینچ لے اور دونوں ہاون علیل کے ساتھ ہی
اور پورے پورے ایک ہناچے سے باندھے جائیں اور پر کہہ کے اور اوپر کہیں اور اسی طرح جو موضع بلند ہے اوس مقام پر جہاں آج
اجتماع ہوتا ہے کسی اور چیز سے اوس موضع کو باندھ دین اور ان سب رابطات اور بندش کی چیزوں کے اطراف یکجا کر کے کسی
اور لکڑی سے باندھ دی جو مشابہ دستہ ہاون کے ہونے جیسا دستہ ابھی مذکور ہو چکا اور نزدیک کنارہ اوس لکڑی کے جو قریب
علیل کے ہاون کے ہے اس دستہ دوسری کو اوس طرح کھڑا کرین جس طرح پہلے لکڑی قریب سر کے کھڑی کی تھی اوسکے احوال
اور انصاف کو حکم کرین کہ اس لکڑی سے برخلاف بہت اوترنے فقرے کے کھینچیں اور خوب نذر لگاتیں بعض آدمی اس کھینچنے
اور قسم کے آلات تجویز کرتے ہیں اور یہ آلات بطور سہام کے اوسی لکڑی پر چڑھتے ہیں جو اس بڑی لکڑی کے قریب کھڑی
ہے خواہ اوس دو کا پنجہ کے قریب لینے وہ دونوں کنارے جو متصل اور دونوں ہاون کے ہیں جب یہ سہام اور نوکین گھومتی ہوئی
حرکت کرتی ہیں اسی جہت سے رابطات بھی پیچیدہ ہو کر کچھ جانتے ہیں۔ اور منہ زار ہو کر کوشش اس درجہ پر پہنچتے ہیں کہ بائیں ہونہ

کو بڑا کاہل ہے اصل کھین سے دفع کیا یا اور اگر احتیاج اسی کو بڑا اور مقام خراب پنچھو کی مہر بنو ہم اس فعل کو کرین کہ اور کچھ خوف اور شہرت
سے گرسنگ ہو کر افرے دست ہو کر اجنبی جگہ پر بیٹھیں اور بدعیرات مذکورہ بالا کچھ کا کر نہ ہوں اور غلیل کو کھل تنگ گیری اور ضبط کا بھی مو
مناسب ہو کہ ایک کراکھو دین کسی دیوار میں جسکا طول شبیر پر لڑکے جو سانسہ اسی کو لپیٹ کر او طول اوس گرسنگے کا بقدر ایک راع کو
ہواور زیادہ اونچا اور بلند فقرات طیل سے ہواور نہ فقرات سے زیادہ اونچا اور بہت ہو بلکہ چاہئے کہ اگر اجسا اور بڑھ کر کچھ کھسائی ہو یا کسی موافقہ سے اسی
سے اور بھی کسائے کہ جو کھری دیوار کے قریب کی جاتی ہے وہ دیوار سے متصل ہو بعد ازان ایک لوح خوابتی جسکا طول عرض متبادل ہو
لیکر ایک کنارہ اوسکا اسی گرسنگے میں داخل کریں جو دیوار میں بنایا گیا ہے اور اوس کے وسط میں طبعی خواہ جس مقام کی رسائی اس
کو لپیٹ تک ہونی ہے اور دوسرا سراسر اس کی کچھ کیطرت کھین نا ایک فقرات سب برابر ہو کہ معلوم ہو جائے کہ درست ہوگی اور خوب سی
ہو گئے ہیں بقدر اٹھنے ذکر کیا ہے فقط کھینیا بدون لوح اور تختہ وغیرہ کے اس نامہواری کو درست کر دیتا ہے اور یہی اوسکا مقبول ہے
کہ تختی کی بندش سے فقرہ اپنے ٹھکانے پر آتا ہے۔ اگر یہ قول نفرا کا صحیح ہے اور بدون رحمت اور زیادہ کلفت کو درست ہو سکتی ہے پھر کیا
ہو کہ ہم لپیٹ سے کسی بیان کو کچھ میں ابتدا میں اوس قسم کی استعمال کریں جسکا نام زوال قرار ہے اور مستعد استعمال اوس کش کا کچھ
تختہ بندی کی نہ ہو کر کریں۔ اور بعد درست اور برابر کرنے کے ایک تختی لکری کی جسکا عرض میں انگشت کا مو اور طول اوسکا اونٹ
ہو کہ کو لپیٹ برابر پر بیٹھ جائے اور صحیح فقرات کو محیط ہو جائے۔ بنائیں اور اوس ایک کراکھو کا لپیٹ کر خواہ کوئی مشابہت اور نہ مانی کیط
لیٹ کر باندھیں اور لکری کی راکر جلد میں تراش پیدا کر اور کر لین پر آتی تختی کو کھائی وغیرہ کو باندھیں اور غلیل کو تختہ
لطیف کھلائیں اور اگر اس ترکیب کو ایسی ہی بقیا رہی اور کسی قدر حد لینے کو بڑا پانی سے نہ داری ہے کہ استعمال علاج کا ایسی اور
سے کریں جو مرضی اور میں ہوں اور تختی بھی باندھیں رہیں جسکا ذرا کچھ ہو جائے کچھ بعض آدمی ایک تختہ شیشہ کا بھی استعمال کرنے
میں پجایا اس لکری کے تختہ کے اور اگر نفع ایک ہی باب میں مع بزرگ پیر ونگے درست اور برابر کجائی کی ایک جہاز ہوا کہ وہ ہونا اور
جہازہ اوس حیرہ کو کتے میں جو دو لکری بڈیوں کی درست اور سیدھا کرنے کے واسطے بنائی جاتی ہیں اور ان سے بندش کی جاتی ہے۔ تختہ
فقرہ کا حق میں بطور خلف کا مو اور یہی قسم ایسی ہے جسکا علاج ممکن ہے پس واجب ہو کہ بعض کو مستحق کریں اور اسکے بعد سر کو
اور کھڑکھ کھین اور برتری فوق متعلق کو برابر اور درست کر دین و باکر اور بالٹ کر کے جب برابر بیٹھ جائے اور ہر ضامقوی رکھیں اور بڑھ
حقون کے اونچا کر کے اور جہازہ مذکور باندھیں اور مقدار جہازہ کے بقدر گردن کا مو اور طول میں بھی گردن کے برابر ہو پھر اوسکے
بعد سر اور سینہ تک بندش کریں کہ حلق کو بندش میں پجادیں اور بہت دنوں بعد اس بندش کو کھولیں اور جن دوسروں اسکی بندش ہو
مناسب ہو کہ وہ اپنے کے کنارے اور غائب سے نکالے ہونے کو کندی اور استری کرنے سے چپے ہو جاتے ہیں اسلئے کہ کل دور اوت
زیادہ پیدا کرنا ہے عصص کے اوتربانے کا بیان حصص استخوان سترن کو کتے میں جس پر زور دیا کہ آدمی بیٹھا ہے یہی
جب اوتربانے پر بند ہوں اس کے اسکا اوتربانہ دریافت ہوتا ہے اور بڈی کا اوتربانہ کچھ بڈیوں میں دریافت ہوتا ہے اور اس طرح کج
دریافت ہوتا ہے کہ غلیل اپنا پاؤں پھیلا نہیں سکتا ہے نہ موضع خلع میں اور نہ قریب رکبہ بلکہ دوسرا نانو کا دوسرے ہر شاق
اور گردن ہوتا ہے تدبیر اسکے چڑھانے اور درست کرنے کی یہ ہے کہ کچھ کی اونٹنی معدین داخل کر کے اسقدر درست اور ہموار کر
کہ سانسے مقام خلع کے اونٹنی ہو جائے اور بعد ازان بقوت تمام اوپر کیطرت اونٹنی کو دبا لیں اور دوسرے ہاتھ سے عصص کو ہموار

رہیں اور باندھے جاتین تاکہ بڑی عصمت کی برابر ہو جائے۔ خواہ اوپر مناد لگا دین اور بندش کریں اور غلامی علیل میں تعلق کریں تاکہ بڑا بھی کم برابر ہو سکے۔ یہی ایسی خفا نہ ہو کہ کلاہ میں جس کو تین طبیعت میں بنی رہے ورک کا اور تر جانا بھی ران میں بھی وہی عدد ہو جو پختا ہے جو صدر و معد کو پہونچتا ہے کہ پچھلے کی طرف اور تر کہ مثل منتر شی کے ڈھیلہ ہو جاتا ہے اور حیب ران اور تر جانی ہے پاؤں کا دراز ہونا اور پختی پختی دشوار ہونا چنانچہ اس مقام کے قریب ہی جہاں طبع عارض ہو چکا اور تر جانی کے قریب ہی ملکہ زانو کے قریب سے زیادہ دشوار ہوتا ہے اور ران اندر کی طرف بھی اور تر جانی ہے اور باہر کی طرف بھی لیکن اکثر اسکا اخلع باہر کی طرف ہوتا ہے اور اندر کی طرف کم تر واقع ہوتا ہے اور کبھی آگے اور پچھلے کی طرف بھی اور تر جانی ہے اور اسباب دیہیہ ہوتے ہیں جو اور اعضا کے خلج میں بیان ہو چکا ہے اگر ران بد وقت و ملاوت مولود کے خواہ جنین کے چاک کر کے نکالتے وقت اور جاے اوس پاؤں کی خلقت کو تھامہ ہو جاتی ہے اور اگر اپنے بڈی باریک ہو کر بدن کے لود ہوا سے عاجز اور ضعیف ہوتی ہے اور قادر برداشت قوا کم جسم کی اور ترکیب پختہ ہوتی ہے۔ علامات ہو کہ کے اندر کی طرف خلج سے کسی دھ پاؤں جسکا ورک اور تر کیا ہے نسبت دوسرے پاؤں کے طولانی نظر آتا ہے اور زانو نرم ہو جاتا ہے کہ قادر دوسرا ہونے کے نزدیک کشش ران کی نہیں ہوتا ہے اور ابرہہ لینے کشش ران منقطع اور پھولا ہوا منورم نظر آتا ہے اسلئے کہ ران کا دھما ہوا ہوتا ہے اور اگر ورک بطرف خارج کر اور تر جاے پاؤں ہوتا اور زھر ہو جاتا ہے اور کشش ران میں عین اوسکے مقابل پچھلے کی طرف ایک لمبائی اور انقطاع سا نظر آتا ہے اور زانو کا حال یہ ہوتا ہے جیسے گڑا ہوا ہے اندر کی طرف اور اگر آگے کی طرف اور تر جاے پاؤں المول ہو جائیگا اور علیل کہہ کر ممکن ہوتا ہے کہ ایک مسافت معین تک پاؤں کو دراز کر سکتا ہے گو دوسرا کرنا پاؤں کا بدولم شہید کہہ کر ممکن نہیں ہوتا اور چلنا البتہ کی قدر اوس سے نہیں ہو سکتا ہے اور اگر تکلف سے پچھلے کی طرف پاؤں پر ہو جاتا ہے اور کبھی اسی وجہ سے کشش ران میں ورم بھی عارض ہوتا ہے اور بول میں اعتبار سے پیدا ہوتا ہے اور اگر پچھلے کی طرف اور تر جاے پاؤں اوسکا نصیر ہو جائے گا اور پھیلاؤ وسیعنا و دونوں متعذر اور دشوار ہوتے ہیں لیکن کبھی ساق کا دوسرا کرنا ہر اہدہ کرنے کشش ران کے ممکن ہوتا ہے مگر جم کہتا ہے اور شیعی دوسرا کرنے ابرہہ سے ہو جب تصریح شیعی اسی مقام کے حاشیہ پر ہے کہ کہ ساق کا دوسرا کرنا بدولم دوسرے کرنے ران کے ممکن نہیں ہونا بطرف کشش ران کے ایک نتیجہ ممکن ہے جس طرح جم کہ کر خواہ جو لوگ ران کو اس کے کی طرف دوسرا لیتے ہیں جیسے سوتے وقت آدمی ران کو دوسرا کر لیتا ہے اور بقصان اس ملحق کو لاحق ہوتا ہے اگر یہ صحیح اور اصلی خلقت پر ہوتا ساق کو بدولم دوسرا کرنے ران کے دوسرا لیتا اور اب اسوقت اسو قدرت نہیں ہے کہ ساق کو بدولم دوسرا لے ران کے دوسرا کر لے متن ران کی جڑ میں ایک قسم کا استرخا پیدا ہوتا ہے اور سرافند کا کب قدر کھڑا ہو جائے جلد اسکی تدبیر کرنی چاہیے اسلئے کہ اگر جلد ہی سے درست نہ کریں گے اور داہنی اصلی جگہ پر درست نہ ہو کر اکثر اوکلی رطوبات کا انصباب ہوتا ہے اور وہ رطوبات بنفص ہو کر فساد عضو تک نوبت پہونچاتے ہیں اور تمام عضو کو فاسد کر دیتے ہیں اور اسکے تابع جو خطرہ ہے وہ کسی بخنی نہیں ہے ران کے پچھلے کی طرف اور تر جانیکی درست سی اسطرح کرنی چاہیے کہ پاؤں کو کھینچ کر اوسے اپنی جگہ پر در کرنا چاہیے اور اس سے پھل پاؤں کو دانسنے اور بائیں استقد بائیں اور حرکت دین تاکہ دانسنے اوس مقام کے آجائے جہاں پراس کا بیٹھنا مطلوب ہو اور تنگ سب کی طرح ایک قسم خواہ دو تنگ کی چھی یا زانو وغیرہ لیکیشل رکاب کر ایک پیر بنائی جائے اور ساق کے اوپر ہوتا ہوا باندھی جائے اور پھر ران پر مضبوط کر کے بندش کریں اور چند پھر سے اسطرح باستواد ہی لگا لیں

اور ایسی طرح مضبوط بنائیں کہ نہ ٹکسایان کو نہ ٹکسایان کی ایسی طرح کہ ساق کو دراز موزا اجد اس تعلیق کے ممکن نہ ہو اگر نعل و کمر اندر کی طرف
 ہوا اور اسے رکوع کرنے کی اجازت دین گے اور ایک آدمی قوی او سے تھا سے رہے ایک طرف سے اور عجب پہنچے ران کا چٹھا
 والا اپنے دونوں ہاتھ ران کے سر پر نہ دیکھتے انوکھے لگائے اور اندر کی طرف او سے کھینچو اس طرح کہ دوسرے کنارے کو اوپر کی طرف تھام
 میں منع کرے اور اگر اس شخص کی مدد کوئی دوسرا شخص دوسری طرف تحریک دیتی ہیں کہ اسے اور کسی بی خواہ ریشمان کو سہارا
 سے قادر اعانت ہو ہوا اور بہت ہی خوب ہو گا اور بعد از ران کو چڑھ جانے کے بندش کر دی جائے اگر ران کی طرف خارج کے
 اوپر لگتی ہو درست کرینو الی کو چاہیے کہ ران کے اوپر سے گزرتے سے گرفت کرے جو نہ دیکھتے انوکھے لگائے او سے حرکت دے
 خلاف جہت نعل میں اور ایک دروازہ آدمی ران کے دوسرے کنارے کو اسی طرح خلاف جہت نعل میں دل کی حرکت دے اور
 سہارا اس دوسرے کورستی اور عصاب وغیرہ سلاطین اگر یہ طرف مقادیم بدن کے لینے آگے کی طرف اوپر لگتی ہے خواہ عجب کی طرف
 اوپر لگتی ہے عجب کو چاہیے کہ ران کو کسی نہ چڑھ کر دوسرے مضبوط باندھ کر اور موڑ دے کہ اوپر جہت میں لے جادہ ران کی طرف نعل کو
 مائل ہوا اور پاؤں نعل کا دونوں کنارے نہا چڑھ سے گرفت کرے اور جو سب کو سب غیری آدمی درست پر لگے ہوں اور ایک
 سبب سے اس کے ران کی طرف لگتی ہیں اور زور دین اور نعل کو جو امین خلق کو دین اور اسی ترکیب سوار و سوار میں نعل کی جادہ اور
 ہونے ہیں او نہیں بھی درست پیدا ہوتی ہے اور کبھی بندہ بوجہ سب کے ہوا ایک انخاص ہے اس میں وہی درست لگاتے اور تھامنے کی کجانی
 ہے۔ سب کے سب کی کیفیت اور صورت بعض اطباء بہت ہی اچھی بیان کی ہے اور کہا ہے اسی علم کے کہ پہلے ایک گز کو چڑھ
 اور دو گز مستطیل ہو کسی لکڑی میں لکھو دھا جا اور دھاری لکڑی کا گز یا شاہ خنجر کے ہوا اور عرض او عمق اس گز کا
 تین انگشت سے زیادہ نہ ہو اور جس قدر گڑھے اسی لکڑی میں لکھو دی جائیں او نہیں آپس میں ہی چار انگشت سے زیادہ نہ ہو کہ بوجہ انہیں
 کہ جو نہیں ہو کسی ایک گز چھین رکھا جائے اور باندھ دیا جائے اور دفع ہونا اور سب جانا جب سب کے ہوا اسی طرف ہو جادہ اور سکا دفع کرنا
 مناسب ہو اور وسط میں اوس لکڑی کے خواہ کسی دو کا پنجہ کے پنج میں ایک اور لکڑی نصب کیجا اور عمود علی الافق ہوا اوس
 لکڑی کا طول برابر طول قدم کے ہوا اور موٹائی اوسکی بقدر چوب دستی ترنگی ہونا کہ جب طیل بیٹھ کے بھلے لکڑی رہا
 رودہ ہا چھوڑا اور اس خنجر کے گھوم جائے اسلئے کہ یہ لکڑی جس کو دفع اس بات سے ہوتی ہے کہ جو لوگ پاؤں کی طرف سے کھینچتے ہیں
 او نہیں چھوڑے کر کے سے روکتی ہے اسلئے کہ اگر مزاجت اوپر کی طرف سے کھینچتی ہے ہوتی ہے۔ اور بالہ نہ ہو چھوڑے نہ صرف نہ کی طرف
 کھینچا جائے یہ لکڑی ران کو چڑھ کر اوپر کی طرف خارج کے دفع کرنی ہو اور لائن اور سرزاداری ہی ہو کہ نیچے کی طرف اسی طور سے کھینچتے ہیں
 اوپر بیان کر چکے ہیں خصوصاً پاؤں کو اوس خاص شکل سے کھینچنا بہت ہی مناسب ہے اگر سر ران کا اس انداز سے اپنی جگہ پر
 داخل ہوا اور درست ہو کہ بیٹھے مناسب ہو کہ وہ لکڑی جو عمود کی طور پر نصب کی ہے نکال کر داد لکڑی ران کی طرف اسی لکڑی
 کے نصب کر کہ طرف ایک لکڑی نعل شتیبان دروازے کے ہوا اور طول ہر ایک ایک قدم سے زیادہ نہ ہو اور اسکے بعد اوس لکڑی
 لکڑیوں پر ایک اور تیسری لکڑی لگا تین تاکہ صورت اس مجموعہ کی شکل ترکیب نہ بہ سلم بنے چو کھٹ اور باندہ وغیرہ اور تینوں
 لکڑیوں کے اجتماع سے ایک شکل شبیہ اوس حرف کی پیدا ہو جے ہونی جن بٹھا گئے ہیں اسلئے کہ یہ شکل اوس وقت پیدا ہوگی جب
 تیسری لکڑی چھین دونوں کنارے رکھی جائے گی بعد از ان طیل کو صحیح جانب کی کر وٹ لکڑی اور جو ران صحیح اور جو ران

اوسے کھینچیں انہیں دونوں پشتیں ان کے درمیان میں جو نیچے اوس لکڑی کے بن جو مشا پشتیں ان سلم کے سے اور جو ران علیہ اس کی پشتیں
 کے اوپر بہت کی تاکہ سر ران کا پشتیں ان کے اوپر سوار سے لیکن پہلے پشتیں ان پر ایک کپڑا لپیٹا ہوا اور خوب چمیدہ کر کے بچھا دیں
 لکڑی کی گرہ اونچی سے گزرنے طیل کو نہ پہنچے اور ان کو چھینے خواہ رگڑے کا صدر نہ ہوا اس کے بعد ایک اور لکڑی جس کا عرض منہل ہوا اور
 طول اوس کا استدھکر ران کے سر سے کعب تک پہنچ جائے طیار کر کے ساق کے نیچے طول بن کھینچیں تاکہ سر ران کا کعب تک اس
 دھڑکی کی گوشت میں آجائی اور خوب طرح اس سے پاؤں کو ماندہ دین اوس کے بعد ران کو کھینچنا شروع کریں خواہ اوس لکڑی سے جو مشابہ
 دستہ پاؤں کے ہے جس کا استعمال کوثر اور بدب سے مقام میں لکھا گیا ہو خواہ اوس طرح کھینچیں جو چھینے خاص اپنی ترکیب کش کی بیان کی ہے
 لیکن بیان پر مبنی سب پر کہ ساق کو نیچے کی طرف مع اوس ڈنڈے کے جو ران سے کعب تک بندھا ہوا ہے کھینچیں تاکہ سر ران کا نیچے
 اصلی پر اس ہر مشدہ کی وجہ سے آجائے ایک اور بھی قسم دستی کی ہے کہ جس سے راس خنجر اپنی جگہ پر درست ہو کر چمیدہ جانتے اہل لکڑی
 علیہ کھینچنے کی کچھ حاجت نہیں ہوتی اور وہ قسم تدبیر کی ایسی ہے جس کی طرح بقدر اعلیٰ بھی کرنا ہے وہ یہ ہے کہ بقدر اعلیٰ کے علیہ کے دونوں
 ہاتھ کسی ہنڈی پر جو وہ سے باز نہیں اور دونوں پاؤں بھی اوس کے خوب مضبوط کسی قندیلے سے بنا جو بغیر ہنڈی کے ہنڈی کے کھینچیں اور
 کہ نہیں پر نہ پہنچے اور ہر ایک کو بعد نسبت دوسری ہنڈی پاؤں کے چاروں گھل سے زیادہ ہنڈی اور جو ساق اوتری ہنڈی ران سے ملی ہے نسبت
 دوسری پاؤں کی ساق کو چھیلی ہوتی ہونے چاروں گھل اس کا چھیلنا زیادہ ہوا اور اس کا کم ہوا اور نہیں سو بقدر و ذراع کو ادھی ہوا اس کے بعد
 ایک شخص باہر اور برتر ہمارے جوان قوی علیہ کو گوجین اور زور پہنچائے اوتری ران میں اوس مقام پر جو نہایت موٹا ہے اور میں
 ران کا سر بھی ہے اور علیہ کو دفعہ لگاؤ کو اگر بہ حرکت پیار کر لیا بہت سانی سے ران اپنے اصلی موضع میں درست ہو کر مٹھ جائے گی اور
 داخل ہوا جائے اور یہ ترکیب اور سب ترکیبوں سے اچھی اور آسان ہے اس لیے کہ اس میں اور اعمال کی ضرورت نہیں ہے جو باتیں اور یہی
 تراکیب میں درکار ہوتی تھیں اس صورت میں کسی کی حاجت نہیں ہے پھر بھی اکثر غلط کرنے والے اس ترکیب کو اچھا نہیں کر سکتے اور
 خوب مشتاقی سے اس کا عمل درست اونی نہیں ہو سکتا ہے اس لیے کہ وہ سستی اور تھانوں کی راہ سے اس ترکیب کو آسان سمجھ کر اس سے باز رہتے
 رہتے لیکن اگر ان کی جدالی کی طرف تاج کے واقع ہوتی ہوا اور باہر کی طرف جدا ہوتی ہو اس مناسبہ کہ ران، اوت کو جس طرح کہ چھینے لگے
 و اگر کہ لگاؤ اس کے طیب کو باہر سے کہ نہ پیریم کے تاج کی طرف داخل کے دفع کر کے کہ پہلے پیریم کو ہر سے کو کسی گڑبے وغیرہ میں لکھ دیں
 تاکہ اسی اوس یگانہ ہو سکے اور بعض لوگ مددگار بھیجے اور درست ران کی طرف سے بھی دفع کیا جائے اور تھوڑا تھوڑا اہلین ان کا زیادہ
 دفع نہ ہوا جائے اور اگر علیہ کی طرف تمام کے ہوا نہ ہے کہ جو ران اوپر لگتی ہے اسی کو کھینچیں اور بعد ازاں ایک مدد قوی زور اور اپنا ہنڈی ہاتھ
 کی مشابہ کی ترکیب ران علیہ پر لکھاؤ اسے خوب غلبے سے گرفت کریں دوسرے ہاتھ سے اور باہر اوس گرفت کو اسفل کی طرف بجا نہ لائے
 کے دراز کرے اور اگر علیہ کی طرف غلبہ کو موافقت میار کی ران کو نیچے کی طرف دراز کرے بشرطیکہ وہ ران زمین سے مرتفع اور بلند ہو سکے
 اوس وقت چاہیے کہ وہ ران کسی سخت چیز پر رکھی ہوئی ہو جیسے کہ اگر ورک یا ہنڈی خارج کے اوپر ہوا اوس وقت بھی اس طرح سستی سخت چیز
 رکھ کر دراز کرے جیسے ہنڈی پر اور کو نہایت کوفہ کرنے میں بیان کیا ہے پس لازم ہے کہ عضو علیہ کو کسی لکڑی کے تختہ خواہ دو کا بخیر و خیر
 رکھ لکھیں یا بر بلات خواہ دوری وغیرہ جس سے نہ ہنڈی کی منظور ہوا نہیں رکھ پرانہ زمین بلکہ ساق پرانہ زمین جیسے ابھی حکم میں ہے اور
 مناسب ہے کہ استعمال کہیں یعنی خاک آلودہ ہوئے اور لوٹنے کا اوس تختہ پر متصل رودون کے ہوا و تبدیل اوس مقام کے ہو جائے

مکمل کیا ہے پس ہیکو اس قدر اقسام خلق میں ورک کو بیان کرنا تھا جسے ہم نے ذکر کیا اور یہ خلق وہ ہے جو ورک کو کئی ایسی علت سے عارض ہوتی ہے جو
 اوسمیں ہر اور چلتے ہوئے لیکن کچھ بوجہ کثرت رطوبت کو بھی ورک اور جانا ہی جیسے کثرت بھی اسی وجہ سے اور جانا ہی ایسے وقت میں لازم ہے کہ ورک
 دینے کا استعمال کریں جس طرح ہر مقام خاص میں بیان کیا ہے خلق کر کے یہ کار کے بغیر زانو بہت جلد اور جانا ہے اور کبھی بدون سطحی
 کے بھی اور جانا ہی اور کبھی جلد چلتے سے بھی خواہ تھوڑے سے چھیلنے سے بھی اور جانا ہی جیسے لمبی بھی اکثر بلا سبب اور جانا ہی بدون انگلی
 لینے کے اور کبھی زانو ہر طرف سے اور جانا ہے سوا آگے کی جانب کی سبب فلک لینے چرنے کے اور اسکی معاون ہو کر علاج ہے
 کہ ہمارے کسی کرسی وغیرہ پر بیٹھا کر قریب زمین کو دونوں پانوں اور اسکے تھوڑے سے اوٹھا مین اور بلند کریں بعد ازاں اوکو دونوں ہاتھ
 کی طرف اونچو کی طرف اٹھائیں اور ازاں کریں اور خوب قوت سے پھینکیں اور درست کرنا اور تفصل کر کے کہو کہ اپنی اصلی حالت کی طرف اوسے پھر
 اور اقسام کے خلق میں حکم کلی بیان کیا ہے اور بعد ازاں اوس پر بندش کر دین رفیعہ کا خلق اور یہی زانو کا وہ ہے جس میں غلام
 عارض ہوتا ہے واجب ہو کہ پانوں کو زانو کے فلک کو اپنی جگہ پر پھیر لائیں اور اسکے بعد زانو کے شکم کو زانو وغیرہ سے بھر دین جو دوسرے
 ہونے سے منع کریں اور اوس پر چرے اور لکڑیاں جو مانع میلان کو بہت میل میں درست کر کے باندھ دین جس سے است اور تھوڑے
 سے اپنی جگہ پر پھیر جائے اور اپنی جگہ کو خوب گرفت کر کے پھر زانو کو ہلادی دوسرا نہ چاہیے بلکہ تھوڑا تھوڑا بہت دونوں ہاتھ میں دینا لازم
 ہے تاکہ گوار نہ ہو اور ایسا نہ ہو کہ دوسرا نہ سے پھر اور کھڑ جائے پاشنہ یا کا جوڑ کعب کو نزدیک کا اور جانا کبھی کبھی پاشنہ یا کا
 بھی اور کھڑ جانا اور وقت بقوت کھینچنے کی حاجت ہوتی ہے اور علاج شدید اور سخت کی حاجت ہوتی ہے اور بقوت ٹالنا یا پاشنہ یا کعب
 وہ اپنی جگہ پر پھیر کر تباہی پھر جب خود کر آئے چلتے پھرنے کو بالکل ترک کر دینا چاہیے اور چالیس روز تک صاحب اس موکر لیٹنا چاہیے
 تاکہ پھر دوبارہ اور کھڑ جائے اور اگر تھوڑا سا رائل ہو جائے اسکے واسطے تھوڑی کشش کافی ہوتی ہے اور اسکے بعد اپنی جگہ پر ورک کرنا چاہیے
 اور اگر تمام کو کمال جدا ہو جائے اور اور کھڑ جائے پس واجب ہو کہ اگر شدت ہو اور حرکت کو قبول کرنا ہو واسطے سطح بخوبی نہ ہو کہ اپنی جگہ پر
 والپس آئے جیسے کھماؤ ادا کرنے کا ہوا اسی طرح تدبیر کریں اور کئی تدبیر یہ ہے کہ تھوڑا سا پھیلا کر پھیر کے بھل زمین پر دراز ہو جائیں
 اور کبھی لکائیں اور ہر دو میان دونوں ران کے اور در دون کے ہے اور وہ کبھی بہت طولانی ہوا اور زیادہ گڑا ہوا ہوتا کہ اسکے پر
 بردقت آکر لگانے کے حرکت اور بندش نہ ہو اور جس وقت اوسکا پانوں کی پچھا جائے یہ کبھی جسم کو چلتے سے روک دیا جائے کہ اس تکبیر پر
 اختتام قبل از استقامت و طیل کے کریں اور کوئی بڑی لکڑی جیسی اور پر بیان ہو چکی ہے موجود ہو لیجئے جسکے وسط میں دوسری لکڑی لگائی ہوگی
 ہوتی ہے جو اوس پر بطور ٹیک اور تکیہ کے لگی ہوتی ہے پس چاہیے کہ اسی لکڑی پر کشش واقع ہو اور مناسب ہو کہ اور کئی تدبیر
 ران کو مضبوطی سے گرفت کرے اور کھینچو اور تھیرا اور ایک مددگار ہو جو پانوں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے کھینچے خواہ کسی تیسے وغیرہ میں ہر
 خاف مددگار اول کے جبست کھینچو اور طبیب اپنے ہاتھت اوس اور کھڑے ہوئے مقام کو برابر کرے اور ایک معین اور موجود دوسری ہاتھ
 کو نیچے سے گرفت کیے رہے اور بعد درست کرنے اور اٹھانے کے بہت مستحکم ہے وغیرہ سے بندش کریں اور بعض بیہوش کی رسائی پشت
 قدم کی بیہوشی تک ہوتی چاہیے اور بعض کی کب تک اور انہیں دونوں مقام پر اپنی بندش کو دینی لازم ہے اور جو پھیلا پاشنہ یا کا واقع
 ہو بندش کی قوت اوسے بچانا چاہیے ایسا نہ ہو کہ اوس پر سخت بندش ہو اور کسی بیٹی کے نیچے وہ پھیلا آجاسے ورنہ ضرر عظیم پیدا ہوگا اور
 چالیس دن تک بیمار کو چلتے سے منع کرنا ضرور ہے اور اس زمانہ میں شب کو بھی چلتے پھرنے سے ممانعت ضرور ہے ایسے کہ اگر

یہ کوئی نسل صحت نام کے طبعین پھرین گئے اچھی طرح سے غصہ و درشت ہوگا اور علاج میں بافسا و پیدا ہوگا اگر مٹی یا شیشی کی بوجہ کو دے خواہ
 او پٹنے کے زائل ہو اور یہ بات اکثر عارض ہوتی ہے اور اس بڑی کے اوتر جانے سے دم گرم عارض ہوا نہ ہے کہ اس عضو کو اس طرح
 درست کریں کہ بعض کو موش کے بھل لگا کر اور بعض کو کھنچ کر اور برابر کریں اور جو لفظوں اور نام میں لکھیں پیدا کرنے میں اور اسکا استعمال
 کریں اور ہوا اور ہضم و طبعیوں سے بندش کریں اور آرام اور سکون و بعض کر زیادہ دین اور جب تک عضو خلیل بخوبی درست نہ ہو
 کسی قسم کی حرکت جسم پر بعض کے واقع ہونے پائے اور کب کو خوب طرح سے باندھ دین اور انھیں تک بندش کریں کہ پائے
 کھلا ہے قدم کی پٹیوں کا اوتر جانا اسکی تدبیر بھی قریب شانہ کی پٹیوں کے اوتر جانے کے ہے اور کبھی اسکی رستی میں نقطہ
 اسبندہ تدبیر کافی ہوتی ہے کہ طبیعت اجماع اپنے قدم سے اوکو روئے اور عین کراہل کر لے پس سطح پامال کرتی یا درست ہوا
 میں بعد درست کرنے کے مضامد کریں اور بندش یا ستواری کر دین چاہا کر اور پندرہ چوہکا ہے والد اعلم و سر مقالہ قواعد کلیہ کے
 یعنی ٹوٹ جانے اعضا کے بیان میں بیان عام لوٹ جانے کا کہ اس فرق اتصال خاص کو کھنچتے ہیں جو پٹیوں میں پیدا
 ہوا اور بھی شکست استخوان کی مقامات میں جدا جدا واقع ہوتی ہے اگر چھوٹی چھوٹی حصین ہوں اس کسر کی پٹیوں کو ہوا میں
 اس سے رمن کتے ہیں اور کبھی متفرق نہیں واقع ہوتا اور جو کہ متفرق واقع نہیں ہوتا اسکی بھی دو قسمیں ہیں کبھی برابر ہوتا ہے اور کبھی
 مشعب اور مختلف ہوتا ہے اور کبھی مستوی کبھی عرض میں واقع ہوتا ہے اور کبھی طول میں اور عرض میں جو واقع ہوتا ہے وہ بھی بھی
 کھلا ہوا ہوتا ہے اور کبھی کھلا ہوا نہیں ہوتا ہے طول میں جو کہ واقع ہوا اسکو صمدع کہتے ہیں اور قسم اس کسر کو کہتے ہیں جو غولی ظاہر
 نہ ہو کہ فی م نے اعضاء کسر کے بہت سے نام پیدا کیا ہے جو یہ کہے ہیں پس جو کہ عظیم ہوا اور عرض اور عمق میں دو رنگ ہو جائے
 اس سے ٹھلی اور مٹی کہتے ہیں اور جو طول میں فقط دو رنگ ہو کر اسی مشعب کہتے ہیں اور جو کہ طول میں پیدا ہوا اور عین استخوان
 میں کثیف ہوا اسے بالائی اور قسوی کہتے ہیں اور جس کسر میں پٹی کے اجزا چھوٹے چھوٹے ہو جائیں اسے سولیتی اور جڑی اور جڑی
 کہتے ہیں جب کسی پٹی میں ہلکا سا پورا پیدا ہو پھر دونوں پٹیوں میں وہی موازات جو اتصال طبعی کو باقی رکھتے ہیں رہ سکتے ہیں بلکہ وہ دونوں
 پٹیاں بالضرورت جدا اور ایک ہو جائیں اور ان میں موازات مذکور باقی نہ رہے کی اور اسی نذال اور جدائی کی وجہ سے جو گوشت اور چربی
 اس پٹی کو محیط ہیں ان میں ایک کی خشونت ضرور پیدا ہوتی ہے اس خشن کی وجہ سے وہ پیدا ہوتا ہے اور تابع اس درد کو درد کہتے ہیں
 پھر اگر جدائی اتصال مدور ہوا اور عین کوئی خشیت پنے لوگ وغیرہ پیدا ہو اور وقت عضو کا ملٹ جانا اپنی وضع طبعی پر چندان وشوار
 نہیں ہوتا بلکہ آسان ہوتا ہے اگر کوئی عضو ٹوٹ جانے کے بعد بطور ظاہر اور خارج جسم کے جبک جا ہی بہت اچھا ہو کہ اسے کہ
 کہ اندر کی طرف داخل ہو جائے بغیر اولا کی قول سے اور وجہ غریب کی پہلی صورت میں ہے کہ اندر کی طرف میلان کرتے سے عصب کو تڑپا
 متصل ہوتا ہے اور اس وجہ سے ایذا اور الم انداز کے میلان میں زیادہ ہوتی ہے اگر کسی قسم کا کسر کسی جڑ کے قریب واقع ہوتا ہے جو جڑا
 یعنی روک کی چیزیں اور حروف یعنی باڑی اور بارہ فقرہ عظام کے جوڑے ہیں جن میں جڑ کے سرے درآتے ہیں اور جو کہ ہے پورے ہوتے ہیں
 جن میں ہر دو اور گزین جڑ کی پہنائی ہوئی ہوتی ہیں وہ سب پس جاتے ہیں اور سب میں کسر واقع ہوتا ہے اور جو مستعد الخلاج اور
 اوتر جانے کو ہوتا ہے اور جب کسر کسی جڑ کے قریب واقع ہوا پھر درست ہو جائے اور جڑ باقی رہ جائے و شوری حرکت بطرف نہیں
 ہوتا لیب اس صلابت اور سختی کی جو بعد رستی کو پیدا ہوتی ہے اور سبب اس کی بھی کہ جو بعد رست کے پیدا ہوتی ہے پھر اس کی

کھینچنے کا استعداد ضرورت ہوتی ہے تاکہ نرم ہو جائے جسے زیادہ سخت اور دشوار ہی شکست ہو جو قریب جھوٹی ٹھون کے جوڑ کے واقع ہوتی ہے
اور سطح اگر جوڑا اصل خلقت میں تنگ ہو جائے اس کے انکسار میں بھی ایسی ہی قوت اور دشواری واقع ہوتی ہے جیسے مفصل کعب کا اور زیادہ
درستی اور اتھام میں اوس کی سرکری ہوتی ہے جو بالکل تلامذہ واقع ہوا کے بعد جوڑ کے اوڑھائی ہو کر وہ بھی جیسیدہ تو ہو جائے لیکن بہت نون نالکے
بندش جو بصورت اور درست کی حاجت ہوتی جو بالکل عجیب ہوا یہ بندش بہت دنوں تک بدستو حسب چلی جائے اور سوقت اوس کی درستی
اور جوڑ جانے کی صورت پیدا ہوتی ہے اور سطح بہت دنوں تک وہ غدار میں اور ادویہ البیوضہ کی دینی پڑتی ہیں جکا بیان ہم آئندہ سطوح میں
کرتے ہیں تب کہیں کو بت جوڑنے کی آئی ہے۔ بدترین شکست استخوان کی یہی ہے جو لطیف اندر کے ٹوٹ کے جاکھٹائی اور باہر کی طرف
ماکن ہو جیسا اور پچھنے مقولہ بقراط میں ذکر کیا ہے اور یہ جو شہرہ بر ہے کہ خستہ استخوان کا قطع ہو جائے اس کا اس بات کے کچھ بھی متصل
بھاری سوچ نہیں آتی اس لیے کہ مغز بڑی کالیسی چیز ہے کہ کھلی ہوئی اور نرم بالزوجت وہ کسی طرح قطع نہیں ہو سکتا کبھی بعض قسم کی
شکست میں اعراض حاجت کو بھی عارض ہو جتے ہیں اور زنف دم پچھنے خون کا ہاری ہوا اور دم اور رض لینے پس جانا اوس کو شست کا
جو قریب عضو شکست کے ہے ایسا عارض ہوتا ہے کہ اگر اوس کی تدبیر ایسی ہو جائے عفونت نہ پھیلے اور پچھنے وغیرہ سے اور خون نکلا نہ جائے اور اس سے
اکلہ دیر جانا عضو اوٹ کا پیدا ہو جائے اومی اور سن اسیدہ کو بدن کا مخرج کسہ بدلیہ درنہ کے اور نیزہ بدلیہ واقع ہونے اوس چیز کے جس کے
پیدا کیا ہے کسی مقام خاص پر پچھنا جاتا ہے اور مارتے کچھونے سے بھی پچھنا لیا جاتا ہے۔ اور چھوٹے ٹوٹے کی زبان کی بدستو شکست اور
کس کے مقام کی شناخت اس طرح ہوتی ہے کہ اوس مقام میں دروازہ اور دم اور سرخی نمودار ہوتی ہے اس کا ہم انجبار اور ضعیف انجبار
کی احکام انجبار کے منفرد درست ہونا شکست کا اور ضعیف انجبار کی یہ ہے کہ در سے نہ ہو جو بدی ٹوٹ جائے اور بعد ٹوٹ جانے کے انچو
وضع اصلی کی طرف اور سو درست کر کے پھر لاغیر اور کو نہیں خواہ شکست میں قریب سن طفولیت کی ہے ممکن ہے کہ پچھنے زور نہ بدی جوڑ جائے
اس لیے کہ ایسے سن میں ابھی قوت اولی لینے وہ قوت جو اصل خلقت میں تولد اور تکمیل اعضا کی صانع بیچون نے پیدا فرمائی ہے پانی
ہوتی ہے اور چونکہ اوس قوت کا اثر تخلیق اور تشکیل و لہذا اس سن میں بڑی سطح جوڑ جاتی ہے کہ جو اجزاء السیمین پیوند ہونے میں
وصل اور پیوند قسم اسی ہڈی کے پیدا کرتا ہے اور بعد اس سن کے ایسی خوبی اور درستی سو ہی نہیں جوڑتی ہے کہ ایک فات
ہو جائے بلکہ پچھنے ایک عضو کی ایسا پیدا ہوتا ہے جسکی ازوجت اور چھپیدگی کیو جو سے شکست بدی جوڑ جاتی ہے جیسے دین کر
وغیرہ کوئی ہونے کے لئے کو جوڑ دیتے ہیں اور بعد جوڑ جانے کے مال دونوں کا ایک ہی ہوتا ہے البتہ اور سقد فرق در سے جوڑی
جوڑ اور مضبوطی میں ہے۔ سب سے زیادہ عضد کی بڑی ایسی ہو جو انجبار کو ناقابل ہو اور سکل بعد ساعد کے بڑی اور پیوند کر دین کی
اور تر فوہ اگر اندر کی طرف ٹوٹ جائے اس کا علاج دشوار ہو جانا جو اور بہت قبیح اور بد ناہی کی سر سے جو زدن میں شیخ کی طرف ہوا اور
وہی ہے جو خلع میں مذکور ہوئی۔ ران اور ساق کا حال یہ ہے کہ اوس کا کمر آسان ہے اور چندان دشواری انکی ٹوٹنے میں
نہیں ہوتی ہے اس لیے کہ ران اور ساق ٹوٹ جانے سے انکا انسا طامو قوت نہیں ہونا اعضا بدن کا حال مدت انجبار اور در
ہونے میں مختلف ہے کوئی بہت دیر میں درست ہوتا ہے اور کوئی جلد درست ہوتا ہے۔ مثلاً ناک دس دن میں درست ہوتی
ہو اور پہلی میں دن میں اور ذراع باجو قریب اس کے نرمی اور سختی میں ہے قویس دین با لیس وغیرہ جوڑتی ہے اور ران پچاس دن
اور کبھی مدت زیادہ چھتی ہے کہ تین مہینہ خواہ چار پانچ مہینہ تک ران میں وصل پیدا ہوتا ہے۔ جوڑنے کی تدبیر میں اگر خطا ہو کر

سے کوئی عضو شکستہ اگر باطن کی طرف مائل ہو یا اگر بہت سے نسبت اسکے کی طرف پشت کے مائل ہو اور جو جگہ او اسکا ثقیل جانب میں ہو
 خواہ اسباب ایسے ہیں کہ او کوئی جہت سے استخوان شکستہ درست نہیں ہوتے منجملہ او کے ایک سبب یہ کہ اکثر نطولات کا استعمال کیا
 پاسے یا بہ کثرت پھی وغیرہ کھولا کرین اور پھر بار بار باندھا کرین۔ خواہ قبل بخوابی جوڑنے کے حرکت کرے یا خون بہت کم پیدا ہو یا
 خون لزوج اور چسپندہ پیدا نہ ہو اور اسی جہت سے صفراوی مزاج اور ناقصین کی بڑی دیر میں جوڑتی ہو۔ جوڑ جانے پر دلیل ایک یہی ہو
 کہ خون ایسا برآمد ہو اور اس قدر کم برآمد ہو جیسے طبیعت نے کوئی فضلہ دفع کیا ہو کہ کثرت اوس چیز کے جسے کسر در ثلوث جانا مستلزم ہے
 قواعد کلہ جہر اور ربط کے جہر کا قاعدہ کلیہ یہی ہے کہ عضو شکستہ کو مقدار مناسب کھینچیں اور دراز کرین اسلئے کہ اگر زیادہ مقدار مناسب
 ہے کھینچیں۔ گئے نفع پیدا ہو گا اور اسبوجہ سے حمایت پیدا ہوتے ہیں اور کبھی اسبوجہ سے استرخا بھی پیدا ہوتا ہے اور یہ بات لینے
 زیادہ کشش اودن ابدان میں جو مطلب میں خضر بہت کم پیدا کرتی ہے اسلئے کہ جو ابدان مرطوب ہیں کشش کی قبول کی استعداد اذنین زیادہ
 اور اگر زیادہ کھینچیں بلکہ مقدار مناسب کو کم کھینچیں اس سے چیز جالی پیدا ہوگی کہ بخوابی درست نہ ہو گا اور اچھی طرح نظم اور سلسلہ درست ہو گا یا خیر
 کم کھینچ کر قطع اور کسر میں برابر ہے اور جب وہ مناسب پر بقدر ضرورت کش کرین و دونوں مدلیوں کے برابر اور سیدھی ہو جائیگی تب
 کر سیکے اور مٹی اور گدی اور بندش کی چیزیں جیسے چاسپین اوسی اسلوب پر سب درست کھین گئے اور رفادہ وغیرہ بذریعہ جابر کے اور
 جابر کو بذریعہ رابطات کو اوجھا اور بلند کرین۔ واجب ہو کہ کوٹے عضو کی تسکین بقدر امکان کرین لینے اوسے اپنی جگہ سے جیش ہونے
 پائے مان اگر کبھی کبھی بقدر تحمل کے کسی قسم کی حرکت پیدا ہو جائے اور کوئی آفت خواہ ورم ہو ورنہ اسکا مضائقہ نہیں ہے ملکیت
 مناسبہ کے بخوڑی بخوڑی حرکت بھی دیتے ہیں تاکہ طبیعت عضو کی باطل نہ ہو جائے اور واجب ہو کہ بوقت کھینچنے اور باندھنے
 کے درد شدید پیدا کیا جائے خواہ کسر یا سلسلے بندش ہو یا قطع کی درستی کیا سلسلے ہو اور اگر زیادہ سخت بندش اور دیر میں کھولنے اور
 او کی نکاحداشت میں کمی کرنے سے یہ ضرر پیدا ہوتا ہے کہ اس عضو شدہ کی قوت باطل ہو جاتی ہے اور گویا او کی حیات فنا
 ہو جاتی ہے اور متعفن ہو جاتا ہے اور احتیاج اسکی ہوتی ہے کہ اوس عضو کا کٹ والین۔ غرض جس سے اکثر یہی ہوتی ہے کہ شدہ
 حاصل ہو چسپین یہ وصف نہیں ہے جیسے سر کی مدیاں کہ ان میں نہیں پیدا ہوتا ہے واجب ہو ایسی تدبیر کرین کہ شکستہ رستور می مقدار
 پیدا نہ ہو اور زیادہ غلیظ بھی نہ ہو لینے بقدر غلیظ محتاج الیہ اور زور ہی ہو اوس سے زیادہ غلیظ بھی نہ ہونا چاہیے اور یہ بات معلوم ہے
 کہ اگر ہوا و اسکا محسب عضو کسب کے مختلف ہوتا ہے اور جتنے مقدار کوٹے ہو یا عضو کی بزرگی اور کوئی کی ہو آئندہ جو تفصیل لکھتی ہے
 اوس سے بھی اکثر جزئیات اسکے دریافت ہو جاتیں کہ او معلوم ہو جائیگا کہ کس جگہ کیا کرنا چاہیے اور یہ بات اوس جگہ سے دریافت ہوگی جہاں
 غذا دینے کا ہم ذکر کرینگے اور جہاں پر بندش کا ذکر ہم کرینگے وہاں سے بھی دریافت ہو جائیگا۔ جسوقت لہاب پیدا ہونے لگے وہاں
 کہ حرکات قلب انکار قطعاً ترک کر دین اور جعاع اور غضب اور عیان رہو کہ کبھی ترک کرین اوس سے خون قویع ہو جاتا ہے اور وہ مقام گرم
 میں نہ ٹھہرے اور سرد مقام میں ٹھہرنا اختیار کرے اور ضادات قوی جو زیادہ قابض ہیں اور اذنین حرارت بھی کثرت سے اور تھوڑی
 ہے اونسے اعانت کرے پس ضادات میں اہل اور جہز السد واکتیر اور او یہ قابضہ وائل کرین کہ کسی کوئی ہونی ہدی میں نہ رہے
 پیدا ہو کہ وہ کسی طرح نہ جوڑ سکے اور جہز متدہ اوس میں پیدا ہواوکی اصلاح میں وہی تدبیر چھیننے کی کرنی چاہیے جو قروح میں بیان کیا
 ہے لینے وہ قروح جو بدون چھیننے کو اچھے نہیں ہوتے ہیں اور اوسکا طریقہ یہی کہ دونوں ہاتھ ہر اندہ مالش کرین کہ جہز وجہت بری ہو جائے

ہوئی ہے اور وہ ضعیف تھی وہ دور ہو جائیگی اور زیادہ رطوبت اور ایسی ہوتی ہے کہ معلوم نہیں ہوتی اور جب یہ لزوجت دفع ہو جائے
اور کچھ ٹوٹی ہوئی پاک صاف ہوگی خون جدید اور اچھا اور اس مقام سے آگیا اور اوپر لعاب سا پیدا ہو کر رشید نہ کر پید ہوئی
گرفت قوی ہوئی اور انہی کا رنگ اور اس سے پختہ پوست کی شکل پر چھلکوں کا دفع ہونا چھلنے کی ضرورت کا محتاج ہوتا ہے
ایسی ٹوٹی ہوئی کچھین جابر کا استعمال کر کے خارج نہیں ہے اور اگر ضرور ہو اور بدن جابر کے چارہ نہ ہو فقط ایک ربا و جابر کا استعمال کر کے
اگر عہد کسر کے جراحت بھی مجمع ہو اگر پہلے جراحت کو اچھا کر کے پھر جگر کی تدبیر کریں یہ بات اچھی نہیں ہے اس لیے کہ مٹی سخت
ہو جاتی ہے اور بعد سختی کے پھر بہت دشواری سے جوڑتی ہے اور زیادہ پیچھے اور دراز کر کے کی ضرورت ہوگی اور بہت سوا حال عظیم
اور کینیات خطر انگیز پیدا ہونے اور اب نہایت حسرت ہمارے زخم کے درد اور دم پیدا ہوگا اور اس میں اور بھی خطرہ عظیم کا احتمال ہے اگر
ترجما ہو جائے نہ جگر ہے نہ بلب اس کے کہ خطرہ عظیم پیدا ہو لہذا واجب ہو کہ ایسی شلست کی کورستی میں زیادہ مبالغہ نہ کیا جائے اور
اگر عہد کسر کے مرض بھی ہو اس میں اور بھی خطروں کے مشابہت کا لہذا واجب ہے کہ مقام درم شلست میں پیچھے لگائیں تاکہ
جو خون مقام اوپر سے سب نکلی جائے اور اگر وہ دم اور آفت جراثیم اس کی طرف کئی ہے کہ علاج واجب کر کے
بعد ٹوٹ جائے فرا جس کرنا چاہیے اور اگر وہ دم اور آفت جراثیم اس کی طرف کئی ہے کہ علاج واجب کر کے
توفاد واقع ہوگا پس سال اول لطیف غذا اگرچہ بھی بندش کو سبب سے ایک قسم کی کھلی پیدا ہوتی ہے کہ احتیاج بندش کی
کھل ڈالنے کی ہوتی ہے خواہ اس کی حاجت ہوتی ہے کہ آب گرم سے نطول کریں تاکہ رطوبت کی تحلیل ہو جائے اور بقراط کی رائے
یہ ہے کہ طویل بروقت اس کام کرنے کے تھوڑی سی خربق جو اس لیے اور عرض اس کی یہ ہے کہ جس شخص کے بدن کا ٹوناٹو
عضو درست کیا جائے اگر بروقت جگر کے خربق کو جو سبب لگا جذب ہو اور اندر کی طرف ہوگا اور جالینوس خربق کے استعمال کو
جائز نہیں رکھتا ہے بلکہ غاریقون سے بچنے کو تجویز کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ایسی ہی ضرورت شدید ہو تو سکنجبین جس کی سیقتراثر خربق
کا داخل کیا گیا ہو لانی چاہیے میں کہتا ہوں اگر جو استعمال خربق مخصوص زمانہ بقراط تھا اور جالینوس کو زمانہ میں کو فیت
قوی اور خارج کی بدل گئی اور اس جہت سے جالینوس نا جائز کرتا ہے تو الباسقندر فاصلہ زمانہ بقراط اور جالینوس میں تھا لہذا مقام
تجسس کے ایسے قرب زمانہ پر بقدر اختلاف کہ ہو کہ پیدا ہوا متہم جہم کہتا ہے غرض شیخ کی یہ ہے دونوں تجویزوں میں ایک کی
تجویز ضرور غلط ہے خواہ بقراط کی رائے غلط ہے یا جالینوس کی اور جو لوگ دونوں تجویزوں کو بلکہ اختلاف زمانہ کے صحیح تجویز کرتے ہیں
اوکن شیخ کا یہ اعتراض قوی ہے کہ ایسا اسکندر فاصلہ زمانہ بقراط اور جالینوس میں تھا جو اختلاف جائز ہوا میں جب کسی مٹی
درست کریں اور اسکے بعد دراز رقیق پیدا ہو اور سوخت رائے صائب یہ ہے کہ اس کی شلست کی تدبیر کو ترک کریں اور بقدر درست
کر چکے ہوں اور سے بھی لالک کہ دالین کہ اکثر فیض سے نجات اور آرام پائے فقط اس کی تدبیر اور ہر قسم کے اوجاع سے اس کو سکنج
بل جاتی ہے طول میں جو کسر ہے اور اسکے واسطے فقط یہی تدبیر کافی ہے کہ غریب ضبوط بندش کریں اور بہت سخت اور رشید بندش
بہ نسبت اور انعام کسر کے اس میں درکار ہے اور عضو شلست کو اندر کی طرف دبا جائے اور جو شلست عرض میں واقع ہوئی ہے اور
درستی میں لازم ہے کہ دونوں ہڈیاں بہت سیدھی کی جائیں اور جہاں تک ممکن ہے رعایت وضع اخذی سلیم کے کرنی چاہیے
یعنی جوار اعضا اپنی اپنی جگہ پر درست ٹھہرے ہوئے ہیں جسطرح کی وضع اولیٰ ہے اسی طرح اس ٹوٹے ہوئے مٹی کو بھی درست

کر کے رکھنا چاہیے اور یہ بھی دیکھیں کہ یہ ستخوان شکستہ کسی اور بڑی کے محاذی اور سامنے واقع ہے یا نہیں اگر ہو تو اسی کی دفعہ اور
محاذات پاسے بھی دیکھیں اور درست کریں اور اسکے درمیان میں اور بھی بہت سی چیزیں نظر کرنی چاہئیں از انجملہ شطابائے نوکین اور سر
چوچون کے اور وادیئے زیادتی جو ایک بڑی کو دوسری کی بنسبت ہوئی ہے اور ان کے علم لینے سے اس طرح جوڑے بھی میں شطابا کا حال یہ ہے
کہ اگر کوئی درست اپنی جگہ پر نہیں کے درمیان بڑی کے اور اس کی درستی کے منع ہوگی اور اگر یہی نوکین ٹوٹ جائیں گی دونوں بازہ سرخیز
کے ٹھہرنے کی جتنی چیزیں دونوں سروں کے آجائیں گے اور اس وجہ سے ایک سرحد سے دوسرے سے جوئی مل نہیں سکے گا اور اگر شطابا
جگہ سے ہٹ جائیں گے ایک گڑا یا پڑیا جہیں ہمیشہ صدید جمع ہوتا رہے گا اور اس حدید اور ہم سے بہر قاحت پیدا ہوگی کہ خود شطابا
بھی متغیر ہو سکے اور عضو ماؤن میں عضو پیدا ہو جائیگی جو پیچیدہ ہونا پڑی کا بھی مضبوط اور استوار ہونا کا اسلئے کہ استواری اور بقوت
پیدا ہوتی ہے جب نوکین اور زوائد سب کو سب اپنا اپنے مقام خاص میں درست نہیں اور وہ مقامات وہی ہیں جو ان کے سامنے
دوسری ستخوان میں جو ہے میں اور جب اپنے اپنے گھر و زمین پر چیزیں درست ہو کر نہیں ہیں کی ضرورت کہ وصل اور جو زمین استواری
نہ پیدا ہوگی لہذا واحد اس وقت چراغ و شمع کو خرب و دیو ہونا یا تیار ہونا خواہ بندہ اور آلات کے ٹھہرنے کی اور جہاں تک عضو شکستہ کے جوڑے
ہو سکے اور بقدر اسے کھینچ کر پھر ایک نوک اور زیادتی کو اپنا اپنے گھر و زمین درست بنائیں جب یہ تدبیر پوری ہو تو اسے کی اور دونوں
جستے بڑی کے جوڑی ہو جائیں وہ اپنی اپنی سیدہ میں آجائیں گی اور زوائد وغیرہ بھی اپنی جگہ میں پیوست ہو جائیں گے اور جو مقامات
محاذی ہر ایک نوک اور زیادہ کو کچھ اور بھی ہر ایک سامنے آجائیں گے تب جا کر چارچی طرح ہوگا جب اس قدر دیکھیں کہ ایک کو اس کی جڑی
کو دیکھیں اور خوب بین ہو جائے کہ اب ہر ایک شراہی محاذی ہو چکی ہے آہستہ آہستہ اس کشش کو دھیکا کرتے جائیں اور جس وضع میں
ہو اسے اس کی مخالفت دیکھیں ایسا نہ ہو کہ رہنے باقیں اسکے پھر چار کر فرماتے اور سامنا بطل ہو جائے اور از سر نو پھر جڑی جمع کرنی
پڑے جیسا کہ پہلی اور ہوشیاری سے کر دینا چاہی جگہ میں سما جائے اور پھر چار از سر نو مال ہر ایک درست بھی ہوئی چیز کا ہاتھ سے دریافت کرنا چاہیے
اگر کسی جگہ ہندی خواہ اوچھا یا خلاف حالت سخت کو نظر آئے اسے از سر نو ہاتھ سے درست کر دینا چاہیے پھر بعد جب کہ کئی ایسی ضرورت پڑتی
چاہیے جو عضو جوڑی مخالفت سکون پر کرے اور یہی سخت نہ ہو ورنہ زیادہ در پیدا ہوگا اور نہ زیادہ ڈھیلی اور نرم ورنہ حرکت سے اور
نیزال و عضو شکستہ درست شدہ کو کیا روک کر کی وغیرہ امور او ملکہ بہتر یہی ہے کہ سخت اور نرم اور تنگ اور ڈھیلے کے درمیان میں
ہو۔ واجب ہے کہ بندش اس جگہ ہر جہاں پہل اور جھکاؤ زیادہ ہو چکا کہ گرم ہو پٹنے ہو پٹے ہو دھکے ہو گئے ہوں ضرور ہے کہ
مسطح جھکا دے اور سطح برابر کر دینا اور اگر شکستہ کسی طرف زیادہ ہو اور کسی طرف کم جہیز زیادہ ہو اور ہر بندش میں زیادہ
ہوئی چاہیے۔ اور ٹوٹی ہوئی جگہ میں کوئی تشدید لینے نوک خواہ جھوٹی بڑی بھی ہو اور اس کے سبب سے درد پیدا ہوتا ہو یا اس کی
اصلاح ضرور بہت جسطرح ہو سکے اور اگر من کرچ وغیرہ کو کچھ ازا اور در زمین ہوتا ہو پھر اسے چھوڑنا کو ضرور نہیں اور اگر اس کو کچھ
بوسے کی آواز سنائی دے یا مینہ پڑے کہ دس پرتی جھل خواہ لٹاب وغیرہ جم جائیگی اور درست بنجھ جائیگی اور اگر کسی طرح کی آواز دے
اور نوک کی سنائی نہ دے اور دوسری درستی سے بغیر اسی قریہ کے خواہ کسی اور قریہ کے پاس ہو اور سوت اس کو کمال خود چھوڑ دینا چاہیے
نہیں ہے بلکہ جو میرض سبب بحال ہو اس سے در گذر کرنا چاہیے اگر ہو نوک یا کرج وغیرہ کو گوشت میں خرق اور شکاف
پیدا ہو اور سبب نہیں ہو کہ لہذا یہ حال کے اس شکاف کو زیادہ بڑا نہیں مگر واجب ہے کہ دونوں سے بڑی کے اس قدر درست

کھینچیں دونوں طرف تاکہ اسطرح کسی جانب کچی نہ ہو اسواسطے کہ اگر کسی طرف غصہ سی سی بھی کچی ہوگی فساد عظیم پیدا ہوگا جب دونوں
سے غصہ ہو کچھ جاتیں اوسکی شیطیہ بغیر نوک خواہ کچ کرنا یا پسے کہ اوسے اپنی اصل جگہ پر پھر لا کر اوسکے بعد بندش کرنی
چاہیے پھر اگر اس تدبیر سے بھی وہ نوک وغیرہ اپنی جگہ پر درست نہ بیٹھو جب بھی جسقدر گوشت پھٹ گیا ہے اب زیادہ شکاف بڑھانا
جائز نہیں ہے بلکہ ایک ٹکڑا نمدی کا لکیر اوسمین اتنا بڑا سوراخ کریں کہ شیطیہ اوسمین پھنس جائے اور اوس ٹکڑے پر ایک ٹکڑا کھال کا چسپید
کر دیں بشرطیکہ وہ بڑا نرم ہو اور اس چمچے میں بھی سوراخ ویسوی کرین جیسے ندے کے ٹکڑے میں سوراخ بنائے میں جیسو سے
اور پچاؤ در پست ہو چکا کی میں ہن ہن کو چھنسا کر نمدی اور چمچے دونوں کو اسقدر دبائیں کہ ٹہری کھل جائے اور وہ نوک خواہ کچ بڑی
اس سوراخ میں بخوبی پھر کچھنیں جائے اور جنبش نہ کر سکے اوسکو پھر ایک تری سے اسی نوک کو تراش ڈالیں اور بیماری ایسی ہارک
اور نازک ہوتی ہے جیسے لنگھی بنائے واسے چھوٹی چھوٹی آری بناتے ہیں ویسی ہی یہ بھی ہوتی ہے اور کبھی اصل اوسی شومین
سوراخ ہے وہ پے بند رہے ہو وغیرہ کے کرتے ہیں جسکا نکالنا منظور ہوتا ہے یعنی شیطیہ خواہ کچ میں ٹہری کے سوراخ کر کے
جب اوسکے چند ٹکڑے رہ نہ رہے ہو جائے میں پھر اسے نکال ڈالتے ہیں لیکن یہ تدبیر فطرہ اور اندیشہ سے خالی نہیں ہے سلیو
کہ شاید اوس نوک خواہ کچ کے بچے کوئی عضو کیم اور شریب ہو اگر اوسکو صدمہ برہا کا پہونچا اور اوسمین سوراخ ہو گیا پھر کسی
خرابی پر یا ہوگی یا ہم یہ تدبیر سوراخ کرانی بہت سلیم ہے بہ نسبت اوس تدبیر کے جو بلانے واسے آلات سے کرتے ہیں اور بلالکہ
اوسے نوک خواہ کچ وغیرہ چمچے میں یا قطع کرتے ہیں کہ اسکی تکلیف اور اذیت کی کچھ مد نہیں ہے کبھی سوراخ کر نہیں بھی ایک
ایسی عمدہ تدبیر کرنے ہیں کہ اوسی برسے جسقدر سوراخ ہوتا ہے زائد بقدر حاجت نہیں ہوتا ہے یعنی اوسمین ایک آہ اور روک
ایسی بنی ہوتی ہے کہ مقدار حجم اور وزن اوس کچ کے سوراخ ہو کر پھر وہ بری ہے نہیں اور تاہم یہ تدبیر زیادہ لطیف ہے بہ نسبت
آلات نزارہ یعنی بلانے اور حرکت دیو واسے آلات کو اگرچہ پہلی تدبیر ندے کے ٹکڑے کی لطافت اس سے زیادہ ہے لہذا واجب ہے کہ ہر نوک پیشہ
جو کچا کرتے ہیں اور جنمین اس کام میں دستک اچھی ہے اوسکے پاس چند اقسام کی برمی وغیرہ طیار اور درست موجود رہیں اور ہر نوک
نوک وغیرہ بہت ہوش اور صاف اور رنگ آلودہ نہ ہوں۔ کبھی ٹھونکنے کے ذریعہ سے نوک خواہ کچ وغیرہ غائب نہیں کی ممکن رہے اور
صدید ہر دو بہتی بہتی ہے اسی وجہ سے استدلال کیا جاتا ہے کہ شیطیہ خواہ نوک ضرور ہے اور علاج اس صدید اور ریم کا بندہ جو بقیہ
کے کیا جاتا ہو اور انہیں دواؤں سے خشک و بند کر دیا جاتا ہے اوسکے بعد جو تدبیر مناسب وقت ہوتی ہے وہی کرتے ہیں اگر
شطیہ خواہ ٹکڑا کچی کا منہ ہوا سطر پر عقل میں گزرتا ہو اور جو بڑھنے کو در پید کرے اوسوقت شکاف زیادہ کر کے تدبیر لنگھی
نکالنے کی جسقدر شکل سکے خواہ آری ستراشو کی جسقدر تراشا واجب ہے کہ کئی چاہے اور اگر ٹوٹی ہوئی بڑی زیادہ پارہ پارہ ہو
ہو خواہ زیادہ مقام ٹوٹ گئی ہو اور بڑہ ریزہ ہوئی ہو اوسوقت سب ٹکڑوں کا نکال ڈالنا ضرور ہے اور اگر ٹوٹی ہوئی بڑی پارہ
پارہ نہ ہو اور اسکے کاٹنے خواہ پھاڑنے سے زیادہ جگہ پر صدمہ پہونچا ہو ایسے وقت جو مقام زیادہ مخدوش اور زیادہ ہوا ف ہو گیا
ہے اونی ہی جگہ کی بڑی کٹ ڈالی جائے اور باقی ماندہ کو چھوڑ دین کہ اسمین کچ زیادہ مغرت نہیں ہے بلکہ سب بڑی کے کاٹنے میں اللہ
مغرت زیادہ ہے چند وصیتیں مجھ پر کھوا سطر پر جو شخص ہے جو شکست وغیرہ کو بندش کرے کہ درست کرے ہندوستان میں
بیشیش اکثر کہان کرتے ہیں الغرض راجب ہے کہ بھر پہلے نظر کرے کہ ٹہری ٹوٹ گئی اوسکا میلان اور جھکاؤ کس طرف ہے اور

اس بات کی شناخت مجھ کو اس طرح ہوتی ہے کہ جو طرف میلان اور جھکاؤ کی ہے اور ہر حد باور کو مڑا پیدا ہوتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ ہر جسے میلان پیدا ہوا ہے اور ہر قدر بڑھ رہی ہے اور جس طرف کو جھکاؤ اور میلان واقع ہوا ہے اور ہر تفریق اور گڑھا پن اور اکثر اس کا احساس دریا بگلی بند رہو کس اور ٹوٹنے کی ہوتی ہے۔ دوسری شناخت یہ ہے جس طرف میلان ہے اور ہر زیادہ ہوتا ہے اور کھٹ کھٹ ہونے کی اور ابھی اور بطن زیادہ ہوتی ہے انہیں علامات پر بنا کر کے کارروائی کر سکتے ہیں انہیں جو ہر واجب ہو کر اپنا پانہ مقام شکست پر پہنچے اور ہر وقت بار بار پھر تپا ہے اور اوپر اور نیچے دونوں طرف ہاتھ پوتا ہے اور بہت نرمی اور اہمیت انہیں بچو کی طرف ہاتھ پیرا کر سکتے ہیں اگر سکوئل مانا خواہ سرگ جانا ٹوپی یا اور کسی عضو کا خواہ کسی قسم کی بلندی اور پی خواہ کسی قسم کا گونا اور سرگ وغیرہ کا دریافت ہو جائے گا کہ دوبارہ اسے پھا کر بندش کرے اور جو بندش مناسب ہو اس سے اس مقام کو محفوظ کرے ورنہ تشنج اور درد شدید پیدا ہوگا اور اگر کھٹ کے زریہ کسی قسم کی درستی محسوس در سید جانین معلوم ہو جائے تو رفیعہ نمو جاتی اور ایسا نہ جائے کہ اب تدریجاً کم ہو سو بچ گئی اور عضو کسور جڑ گیا اور درست ہو گیا بلکہ جب تک صحت اور عافیت پوری پیدا نہ ہو اور اسکے سب آثار ظاہر ہو جائیں ہرگز اطمینان نہ کرے اس لیے کبھی دم کو جو بے باور صحت غفلت رہ جائے اور موضع انکسار میں راستی بوجہ دم کے باؤں کو پیدا ہوتی ہے اور جس بعد اس وقت خطا کرتی ہے اور فتح صورت اور لمبی دم کی وجہ سے غفلت پائی ہے۔ اگر مجھ پر نظر ملے اس عضو کسور کو دیکھو کہ اگر عضو شکستہ بالکل درست نہیں کرنا ہے بدقوار اور بد شکل ہو جاتا ہے اور اگر بالکل کرنا ہے تشنج اور صحت پیدا ہوتی ہے پس مناسب یہ ہو کہ اسے بد شکل رہنے دیے اور زیادہ اوکسی درستی کے بچہ نہ بچے اور اگر کسی عضو شکستہ کی درستی کرنے میں ٹوپی کوئی ہوتی درست ہونے سے باز رہے اور نہ درست ہو اور اپنی اصلی سرخاں وغیرہ میں درد آنے لگے جو کہ جیسے کہ بہت سختی اور درستی اوکسی جوڑنے اور درست کرنے میں نہ کرے اور جس طرح ممکن ہو اور جو درست کرنا کی در پڑ نہ ہو اس لیے کہ اس اہتمام سے اگر بالفرض وہ ٹوپی درست بھی ہوگی تاہم مریض میں بیکارسی آفت غلیم پیدا ہوگی جس کا فائدہ درستی سے اس ٹوپی کی بہت زیادہ ہے اور اس فزری کی نسبت مدی کا نام درست رہنا زیادہ جہت ہے۔ اگر کسی عضو کو اپنی اصلی جگہ پھرنے اور درست ٹھکانے سے در بہت زیادہ پیدا ہو اور طبیب کو ممکن ہو کہ شکست کی حالت تک اسے پھر کر اس میں ہمارے واسطے راہ اور راحت زیادہ سے خصوصاً جن ٹریوں کے بہت سے عضلی واقع ہیں جیسے ران اور قحف بڑی کاسہ سر وغیرہ واجب ہے کہ درست ہو جائے پھر عضو شکستہ کے سوا عمل جراحی اور جرس کے اور قسم کی پیڑوں کو عافیت کہیں اور وہ چین دی ہیں جو دیر میں درستی پیدا ہونے کی ضد ہیں اور سب کا ذکر خلع کے باب میں ہو چکا اور سب سے زیادہ خون باز وجہ کا پائید کرنا معین کامل ہے اور بہت درستی پیدا کرنا ہے نصیبہ مجبور کا بیان لینے جس عضو کو درست کرنا اس کے اوٹھانے اور اٹھا کر نیکاط طریقہ کیا ہے جس عضو کو بذریعہ جرس کے درست کرتے ہیں اسے اسی طرح اوٹھانا اور اونچا کرنا چاہیے جو اسکے درست ہونے موافق ہو اور در ویدانہ کرے اور سب سے بہتر جی شکل اونچا کرنے کی ہے جو باطنی اوس عضو کی ہے اور جس طرح اپنی حالت صحت میں اوٹھانا اور اونچا ہونا تھا مثلاً ہاتھ کیواسطے وہ شکل جس کو اپنی کر۔ زمین زیادہ پیدا ہوتا ہے کہ بد شکل کلائی کے اونچا کرنے کے واسطے خلقی اور اصلی جواور پاؤں کے واسطے دراز کرنے میں جو اونچائی پیدا ہوتی ہے وہ بھی اوکسی غلطی ہے مگر پھر بھی عادت مریض کی اس میں کوئی چاہیے (کہ بعض آدمی غور فائدہ ایسی ریاضات کی ہوتی ہیں کہ اس کے اعضا کا نشیب و فراز غیر طبی منہ پر لٹھی ہو جاتا ہے

جیسے بعضے ارباب ریاضت گفت پاگو گردن پر رکھ کر کچھ اس قدر شاق ہو جاتے ہیں کہ دونوں پاؤں گردن پر بڑھاسکے ہاتھوں کے جمل زمین پر پڑنا اور زمین دشوار نہیں ہوتا ہے ایسے کو میوگو واسطے پاؤں کو دراز کر کے سے جو نصیب اور اوٹھارے یا ہوجاے تب وہ کبھی مفید نہ ہوگا اور جس طرح سی تحلیل میں نہ گھبرا کر اور شکل مستوی و زیب ہو جائے اس طرح جس عضو کی حالت مقتضی اصلی سے کہ اس سے نہ نکالیں لازم ہے کہ اس کے کچھ کچھ ایک ایک جگہ کسی برائے پر جو پیچیدہ اور لپیٹی ہوئی ہے تاکہ بعض اس عضو کا معلق اور بعض کو ٹیک نہ لگے لیکن جو عضو مستوی و جمل سطح کے نہیں ہے اسے ایسی ٹیک اور اور غیرہ لگانی چاہیے جہاں خوب دبا ہوا اور سٹار ہو ایسا دھیلانے خواہ ایسی ٹیک نہ لگائیں کہ وہ عضو بخوبی نہ لگے جو عضو شکستہ و حق میں لگانا جڑا ہے جیسے ہر ایک ٹوٹے ہوئے عضو کو واسطے اوٹھانا اچھا ہے اور مناسب حال ہے جب کہ کوئی مانع نہ ہو اگر کسی عضو کو حد واجب سے زیادہ اوٹھا کرین تاکہ سیدہ معلق رہے خواہ کسی عضو کو حد واجب سے کم اوٹھا کرین دونوں صورتوں میں عضو کو پیچیدہ ہو جائیگا اور اس میں کہ پر جاکے اور کبھی اس میں اور بقدر پیدا ہوگی جس قدر اوٹھانے اور بچا رہنے میں خطا ہوئی ہو اور جس قدر علاقہ لینے وہ رسمی اور پٹی وغیرہ جس کے ذریعے وہ عضو اوٹھایا گیا اور اس کے سہارے ہر ٹھہرے اسے رابطات اور روابط کا بیان رابطات ثبانی جن سے بندش کچھ جانی ہے اور زائد و حیاں جو بندش میں متعلیٰ میں خواہ ڈھکے اور تانت اور رسمی وغیرہ ٹی کے ٹیچے صاف اور پاکیزہ ہونی ضرور ہیں اس لیے کہ سیلے پڑے جن سختی ہوتی ہے اور رد بھی پیدا کرتا ہو اور باریک ریتلا کر ہونا بہت خوب ہے بہ نسبت کا ہے اور موٹے کپڑے کے اور فائدہ اس کا یہ ہے کہ جو چیز اور بطور ضاؤ لگائی جائے خواہ بطور طلاک مستعمل ہو اور اس کا نفوذ باریک بھی خواہ کہ زمین بخوبی ہو جائے اور موٹے کپڑے سے یہ بات حاصل نہیں ہوگی دوسری یہ ہے کہ باریک کر الکا اور سبک بھی ہونا ہے اور اس کا جو بیوضیع اور زیادہ نہیں پڑتا ہے اور اوسکی نرمی سے خشونت بھی پیدا نہیں ہوتی اور بندش کی جگہ بیوضیع بھی ہے کہ قدر تجر کر کرنی چاہیے لینے خاص مقام اور ہر نقطہ بندش زور سے کہو کہ جو سختی ہے اسے لا محالہ بطور صحیح اور درست مقام کے بہت بندش میں داخل کر لیں کہ اس طور سے بندش کرنی مجبور لینے عضو شکستہ کے حق میں ناہو مفید ہے اور اسے زوال اور مٹ جانے سے باز رکھتی ہے اور مضبوطی بھی زیادہ رہتی ہے یہی ایسی بندش میں افراط اور زانی بھی مناسب نہیں ہے اس لیے کہ اس عضو کو تنگ موند کر دیگی اور قابل تغذیہ کی نہ رکھنے کی مراد یہ ہے کہ اگر عضو صحیح زیادہ بندش میں کہیں جائیگا چونکہ غذا اوسکی طرف سے آتی ہے اس کے اندر ناہ مند ہو جائیگی لہذا افراط سختی بندش میں نہ کرنی چاہیے۔ یہ بھی ایسی بندش کی جہاں کہ بقدر عضو صحیح بھی داخل رہے۔ عضو طویل کی طرف جو مربوط کرتی ہے اسے بھی بخور ڈالنا ہے اور کہ فیض و بھی ہے۔ چوڑی ٹی بہتر ہے بہ نسبت پٹی ٹی کے اس لیے کہ چوڑی ٹی میں گرفت زیادہ ہے اور جس قدر ضرورت ہو اسے پھیلا کر بین اور خٹا چاہیں سمیٹ لیں۔ لیکن چوڑائی اوسکی قدر مناسب ہے جس قدر عضو شکستہ میں کٹائش ہو مثلاً سینہ میں جس قدر چوڑی ٹی کی کٹائش کر دینی ہو کہ بندش میں کہان ہے اور جو عضو زیادہ چوڑا نہیں ہے اس میں چوڑی ٹی کیوں کہ درست بندے کی بلکہ ایسے عضویں اگر چوڑی ٹی کا استعمال کر سینگا اچھی طرح کا انتظام درست نہ ہوگا اور نہ گرفت بخوبی ہو سکے گی اور جو نہ بصورتی حد بندش کے عضو نہ کہ میں آتی چاہیے ہر کہ چوڑی ٹی سے نہ آئی گی۔ بلکہ ایک شکل قیچ اور بہ نما پیدا ہوگی اسید واسطے واجب ہے کہ ایسے اعضا کے واسطے تین انگل سے زیادہ چوڑی ٹی اور حد سے زیادہ چار انگل کی نہوا دیر حکم نہ لینے کہ وہ کھائی کا متوصل کھوسٹ کی ہے اور زور نہ لینے چکر گردن وغیرہ میں جاری ہے۔ کہ اگر ان اعضا میں بندش برسی نہ ہوگی ممکن نہ ہوگا کہ بندش

کرن اسیلے کہ ترقہ میں گہائش عریض باطنی نہیں لیکن ایسے اعضا نہیں باطن عریض کی گہائش نل نہیں ہستے ہیچ اور بہت سی چھبرے و کار
ہیں اور زیادہ پیشینہ قائم ہو چڑھی پٹی کے ہوا جو گا اور وہی مطلب حاصل ہو گا اور جو غلاف لپٹے ہیں بکار اور جو استہ او سکا عریض
فقط تین او نکل کافی خواہ چار او نکل کا اور طول و کثرت میں ایک ہو چکا ہو۔ سرفاٹ ہو گا دیان جو پٹی کے نچر لگی جاتی ہیں کبھی او نکلے رکھنے سے عریض
یہ ہوتی ہے کہ پٹی کی گرفت پر نہیں ہوں اور خود پٹی کو سرک جانے سے منع کریں بکھر رفاہہ نیٹے گدی کی دو قسم ہیں ایک قسم سے غرض
یہ ہوتی ہے کہ عضو اوٹ میں جو کڑا کر گیا ہو وہ بھر جائے اور ایسی گدی کے رکھنے میں کوشش اتنی ضرور ہے کہ دو ذون مروا لٹے لٹے
ہڈی کے پچھین خواہ پٹی اور گدی کے پچھین فرجہ اور ڈھیلان نہ رہے اور نہ زیادہ استدر نہ تر ہو چکا کہ مثل تھکے سخت اور درست ہو چکا
اور حقدہ قرقر ہوا ہو پٹی کی بندش میں سو درست کر دیا جائے اور دوسری قسم گدی کی اس غرض سے ہوتی ہے کہ بندش پٹی کی درستی
اور ہمواری اور استقامت اور سکون و زب سے ہوتی ہے اور کبھی گدی پر دوسری گدی ایسی درستی کو خیال سے رکھتے ہیں تاکہ پٹی کا دوران
اور چھبرے اچھی طرح سے بن پڑیں اور برابر ہر جگہ سے گرفت کرے اور کسی جگہ پر سخت اور تنگ اور کسی جگہ ڈھیل ہو اور فریقین جو اوپر
رکھی جاتی ہیں اور کا لازم اور او نکل کی گرفت بھی عمرہ پر ہوتی ہے۔ اول قسم کو رباطات اور عصا کہتے ہیں اور دوسری کو جبرہ اور کچھ
کے رباط کا نام دیا ہے کہ مواد کو نافع ہوتی ہے اور دوسری پیچیدہ ہونے کو منع کرتی ہے۔ سوا جب ہو کہ پیچ اور چھبرے خواہ پرت
اور تہ گدی کی اوسی جگہ ہوں جہاں پر بندش پٹی کی قوی تر ہوتی ہے اور اگر جس طرح کا عضو مستدر ہے اور مستدر استدر
میں ہے اور سقدہ استدرت پر گدی بھی چھوڑی جاوے بہتر ہے اور سقدہ عدد اندک کے درکار ہیں جہاں وہ نکل پیدا ہو جاوے جس سے
عضو کے استدرت کے مطابق ہو کبھی ضرورت ایسی گدی کی ہوتی ہے جو پرت پرت ہوا اور پٹی او سے بند کیے رہے اور طول میں
یہ گدی اتنی بڑی ہو جتنی پٹی موضع ناف پر واقع ہے۔ چوٹی کر او سے دوسری اور دونوں کی کٹنے میں او سکا استعمال سطح
ہوتا ہے کہ وہ صدمہ اور کوڑ جس سے مقام مرض کے ہموار لگا کی حفاظت کی جاتی ہے۔ پچھین اور ٹھیک نصف میں پٹی کے خرقہ
کی رکھ دے دونوں آدمی اور دونوں حصہ بطرف مخالف ہر ایک کی پٹی جاتی ہیں اور دونوں پائے سے او سے لپٹے ہیں جس طرح سے مشہور
ہے اور زیادہ محتاج تفسیر کی نہیں ہے کہ ہر شخص اسے جانتا ہے بندش کی کیفیت کی تفسیر اور تفصیل دونوں بندش مقام
کے شروع کریں اور اوسی مقام میں جہاں پر ہڈی تھکی ہوئی اور نکل ہے اور اوسی جگہ سب مقام سے زیادہ بندش میں
استواری اور کار ہے اور جہاں زیادہ شکست کا صدمہ ہو چکا ہے وہاں پر بندش بھی قوی تر ہونی چاہیے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مقام
شکست اور جس مقام سے مواد کے ہٹا دینے کی حاجت ہو وہاں بندش کا استوار ہونا ضرور ہے اور جو او نکل وضع ہو او نکل فقط
بالضرورت کرنی چاہیے کہ اسی وجہ سے درم کی حادث ہونے سے اطمینان حاصل ہوتا ہے اور درم کی تحلیل بھی ہو جاتی ہے اور باوجود کہ
درم او نکل استخوان سے المان ہوتی ہے پھر بھی اطمینان او سے صدمہ کے پیدا ہونے سے نہیں ہوتا جو خاص ہڈی میں پیدا ہو کر
مغز استخوان تک پہنچ کر جگہ کو فاسد کر دیتا ہے لہذا امتیاج کسے اور تین کے بھی ہوتی ہے اور ایک راہ کے کھلے رکھنے کی
تاکہ وہ ریم اور صدمہ نکلتا رہے۔ سب سے زیادہ تر لائق بچانے اور نگاہداشت کی وہ چیز ہے جو کسی اور پر کے عضو وغیرہ سے موضع
ناف پر وارد ہوتی ہو علاوہ یہ ہے کہ کبھی بچو کا عضو بھی بطرف عضو سجالی کے ایک قسم کا انفذہ دفع کرنا ہے جس وقت عضو سجالی
پر نسبت عضو سافل کے ضعیف ہو چڑھی اور گدی کی بندش میں استدر سختی مناسب نہیں ہے کہ غذای عضو کو آنے سے منع کرے

یا خون کی آمد کو مانع ہو کہ اس وجہ سے انجنار اور درست ہو نہ کو مانع ہوگی بظراف کا دستور ہے کہ جب کسی ورم کے دفع کرنے پر ناواقف ہو تو فوری طبیات برادہ ہی بندش کی اعانت کرنا چاہیے بندش بھی کرنا چاہیے اور فوری طبیات کا بھی استعمال کرتا ہے ہمارا ہر ذہن اتفاق اور موسم کو کبھی یہ رابطات کی توجہ بظاہر ہی کی ضرورت ہوتی ہے کہ ہوا خواہ بانی سے اور کو سرد کر دینے تاکہ ورم عارضہ نہ ہو اور کبھی تسکین ورم کی روغن بابونہ اور شراب قابض سے کرنے ہیں کہ اس سے ورم میں تحلیل پیدا ہوتی ہے اور عضو باؤنٹ کی تقویت بھی ہوتی ہے۔ اگر بندش کے مقام پر قرحہ پڑ گیا ہو فوری طبیات کا استعمال جائز نہیں ہے۔ اور کبھی احتیاج ایسی فوری دوا کی ہوتی ہے جس میں تحلیل بھی جیسے زیت اور صعلگی اور اشق حاصل یہ ہے کہ جب بندش کا استعمال ہو اور جو تہ نازہ ہے اور ٹوٹ جانے کا زمانہ دراز نہیں گذرا ہو ورم پیدا نہ ہو کہ اوج وقت مناسب ہو کہ رابطات کتان کے ہون اور کوئی چیز سرد اور رطوبت بھی اور سرد لگائی جائے اور کبھی فقط سرکہ اور پانی سے بھی کو تھپکھڑا کافی ہوتا ہے اور کبھی ضرورت فوری طبیات کی ہوتی ہے وہی فوری طبیات جسکو مجھے ذکر کیا ہے اور اگر کسی کی بندش بعد ورم کے ہوا ولی یہ ہے کہ ان اور پٹھنہ کی بھی وجہ سے تسکین ہون اور کسی روغن محلل میں ورنہ تو کچھ نہیں ورم کی بھی خاصیت ہوا بندھن اور ہر وقت اسکا خیال رہے کہ جس بھی میں فوری طبیات وغیرہ لگائیں وہ سب بھی کی تہ اور پرت میں لگائی جائے کہ اس سے درد کی سیجان کا امان حاصل ہوتا ہو اور اگر اس مقام پر قرحہ پڑ گیا ہو پھر فوری طبیات کا استعمال جائز نہیں کہ البسوق میں اگر استعمال فوری طبیات کا کریں اگر کسی قسم کی عفونت بطرف عضو کے کھینچ لاتی ہے بلکہ عضو فوری طبیات کے شراب سیاہ اور کٹا تیز اور چونکہ اکثر تسکستہ عضو فانی قرحہ سے نہیں ہوتا چاہیے واسطے واجب ہو کہ فوری طبیات کا استعمال نہ کریں اور اس کے حصص شراب مذکور استعمال میں لائیں اور وہ لاجبی جہت گدی کے نیچے والی شراب سے کر کر دین جسکو ایسا پسند معلوم ہوتا ہے کہ جو جو طلا و جو جو لگو لگو عضو پر لگانے ہیں اور کو ایک جدا گانہ فصل میں قرار دین کے ذکر کریں جب بندش کی ابتدا کریں چاہئے کہ مقام واجب اور موضع مناسب سے شروع کریں زیادتی اور کمی لینین کی بقدر استخوان تسکستہ کو خواہ بقدر ورم کے ہونی چاہئے بشرطیکہ ورم بظاہر محسوس ہو پھر اسی لحاظ کو اسی مقام پر دوسرے چھین بندش کریں اور اس طرح بندش کرتے ہوئے موضع صحیح تک پہنچیں پہلی بندش سے پہلی طبیاتی سے بعد از ان دوسری سے کو مقام کسر پر دو خواہ تین پھر سے اولیٰ کو کٹھن تنور اتھوڑا دھیل کر کے ہوئے اور تین اور سے بعد بھی کو اولیٰ کو کٹھن تنور اتھوڑا دھیل کر کے ہوئے لینین اب یہ دونوں پیمان دفع فضول پر عضو کسو کے ایک دوسری کر معین ہوئے اور اس کے قوام اصلی کے درست کرنے اور بوجہ اس شکل بندش کی سے اس کے پورے کرنے پر دونوں لینین میں ہو گئے۔ اور اوپر نیچے دونوں جانب اور تک بھی بندش کرنی مناسب نہیں ہے نہ قبل ورم کے اور نہ بعد ورم کے ایسے کہ درد تک کی بندش ہر عضو کی لیکن بندہ جو جاتین کی اور عضو کسر کو غذا اور اسکی نہیلی اور بشیر ایسی بندش مفروضہ عفونت بھی اور اس عضو میں پیدا ہوتی ہے کبھی ایسی بندش جہاں پر کبھی گئی نہیں کرتے ہیں بلکہ اوپر کو چڑھتے ہوئے طبیاتی سے بندش کو شروع کرتے ہیں جو دوسری طبیاتی کو بچھو اور تے ہوئے باندھتے ہیں اور پھر سری طبیاتی کو بچھو اور تے والی طبیاتی کو بچھو سے باندھتے اور شراب کر کے اوپر چڑھنے والے کو اولیٰ تک پہنچاتے ہیں گویا یہ سری طبیاتی دونوں رابطہ اعضاء اور نازل کے محافظ قرار دجائی ہے اور زیادہ سختی اور تنگی موضع مابون پر بندش میں کرتے ہیں ان دونوں رابطہ اعضاء اور نازل میں دو غرض مختلف ہوتی ہیں اور جس طبیاتی سے جذب اوہ کا بطرف عضو کا طلب ہوتا ہے اسکی بندش میں سختی اور اس مقام سے پہلے کچھ کٹھن رکھی جاتی ہے۔ اور جب قدر قریب عضو مابون کو پہنچتا ہے وہی

جائے میں اسی کو باطنی لطف بھی کہتے ہیں یہ وہ رابطات ہیں کہ جبار کے اوپر بھی ہوتا ہے اور سب سے اوپر والی ٹی کی بندش ایسی ہوتی ہے
 جاسیے کہ عضو علیل کو سمیٹ کر اس قدر کچا کرے جیسے قطعہ واحد ہے جس حرکت ہو جاتی ہے ایسا ہوا جاوے اور اسی عضو کو پیچھو موئے اور نرم
 بننے سے منع کرے اور اگر شکست جہت عرض میں ہوا اور پوری ہوا سو وقت جو ٹی اندھی جاوے جاسیے کہ اس کا احاطہ اور ستوری بن کر
 اور سختی ہر جگہ سے برابر اور یکساں ہوا اور اگر شکست کسی جانب میں زیادہ ہوا اور ایسی کمر کو عمون کی ہوتی واجب ہو کہ تمام بندش کا اسی
 طرف زیادہ سے جہر کمر زیادہ ہو اور بندش کو باگون بدل کر اور سبز کر لینی جاسیے اور ایک شکل سے دوسری شکل بندش کی تبدیل
 مناسب نہیں ہے ایسے کہ اس فعل سے جو چیز شکست کو درست کرتی ہے فاسد ہو جاتی ہے یعنی وہ لعلاب اور رشید جس کا اوپر ذکر
 ہو چکا ہو اور ایک قسم کا روایا پیدا ہوتا ہے جس سے پیچیدگی اور التواء سے عضو پیدا ہوتا ہے بہت بڑی بندش وہی ہو جس سے
 نشخ پیدا ہوا ایسے کہ زیادہ تنگ و سخت بندش کچا ہوگی در پیدا ہوگا اور اگر چیل رہے گی کچی پیدا ہوگی اور بقول از نذریک شہر
 صاحب یہ ہے کہ ایک نئی کھولیں اور ایک نئی کھولیں پس یہ نیز بر اولیٰ اور انسب ہو اس میں غرض کہ اول شکل بھی نہیں ہوتی اور
 نہ اس سے عبت اور یکساں کھلانے کی مشقت کرنی پڑتی ہے اور کھولنے کی ضرورت اس نظر سے ہے کہ بالفرد بطون عضو کے ایک طرف
 رفیق موزنی پہونختی کہ اسکو صید اور یم بنجانے کا خوف ہو اگر وہی کھول کر اس کا اخراج کیا جاوے بندش کی درستی اور اسکی محافظت
 نہ رکھنا ضروری ہو کر نکاسب یا وہ زائد ہے جو دوس دن کے ہوا اور قریب میں دن کے ایسے کہ اسی زائد میں دشید اور غور کے
 لمانے والی طبیعت پیدا ہوتی ہے پھر نو ہوا جو ایک دوسرے کو گرفت کر لے بعد اس کے سخت بندش نہ کرنی جاسیے اور تمام میں
 بندش کی سانس رہنے جن ناک تنگ ہو کر دشید کی پیدائش اور اس کے فعل الحام کو مانع نہ ہوا اور سوا مادہ رفیق کے مادہ خذل
 اور بکار آمدنی کو جذب کرے ایسے کہ سخت بندش کا یہی دستور ہے مان جسوقت دشید پیدا ہو کر اس قدر بڑھنے لگے کہ اسکی
 کو ضرورت نہیں ہے اور او فرافط اسکی زیادہ حد سے ہوا ابتدا و سوقت زیادتی کی روکنے کی ایک یہ بھی تدبیر ہے کہ بندش سخت کرنا اور
 خواہش کا استعمال بھی مانع اسکی زیادتی کا ہے ایسے کہ خواہش کا اثر یہ ہے کہ غذا ضروری کو مانع ہوتے ہیں اور دشید کو مضبوط
 کرتے ہیں کہ بھراو میں نفوذ غذا کا نہیں ہوتا ہے یہ بھی ضرور ہے کہ راحت اور آرام بندش کے کھولنے سے غیورقت مناسب ہیں دنیا
 چاہی ان قواعد کو خوب غور سے سمجھ کر یاد رکھنا چاہیے کیفیت بندش کا بیان واجب ہو کہ جس چیز سے جبار کی ساخت
 کرنی منظور ہے ایسے جو سر سے جو میں سختی اور نرمی دونوں ہوں اور لازم ہے کہ قے لینے خوشنما اور خوب و فلی اور خوب اندر غور
 کو تاہل کرنا ان میں سے جو لکڑی نرم ہوا و سی کو کھپا چمن لینے جبار بنائیں متحرک ہم کہتا ہے بند و سان میں چیر کی اور کٹھنہ اور
 تن اور بوان کی لکڑی اس کام میں بکار آمد ہیں مثلاً یہ جبار خواہ کھپا چمن زیادہ تر گندہ اور موئی اویسی جگہ پر جو بی جا چمن
 پر عضو میں شکست واقع ہوئی ہے خواہ جس جگہ سے شکست کو زیادہ استوائی ہوا کرنا ہو اور پہلو جبار کی پہلی اور ایک
 ہوتی چاہی ان اور اطراف ایسی چمکی اور نرم ہوں کہ اس کے چھونے میں کسی طرح کی دشواری اور خرابی پیدا نہ ہو بلکہ جو خوب بند
 ہونے کی گدی اور پٹی کو خوب دبائے اور کسی طرح سانس وغیرہ باقی نہ رہے اگر جبار کھپا چمن چاروں طرف سوکھی جاتیں آہستہ
 احتیاط زیادہ ہے اور کوئی مقدار اسکی گدی اور چمکی سے زیادہ ہوا اس میں کو خوف نہیں ہے اور نہ چار میں صغرت ہے
 کہ جوڑ کے قریب سے تمام مقام فضل اور جدا ہونے کے سب کا سب جبار کے پیر و دخل کر لین اور خاص جوڑ کو پوشیدہ نہ کرنا

کھپا جو کئی طولانی جانب ہی ہے جدر عضو کسور نکلن حرکت ہوئے جہر تنگ حرکت کرے واسطرت کھپاچ کو لانا رکھنا مناسب ہے کہ اس کے
 میلان کو منع کر لگا پھر اس قدر بھی طولانی ہونا اچھا نہیں ہے کہ اسکا بوجھ عضو تنگ سے بڑا ہو اور زیادہ تنگ کر دے نہ چاہیے اور بوجھ
 جابر سے زیادہ ہو نہ چاہیے اچھا نہیں ہے ورنہ جابر میں اوسوقت فراحت اور دباؤ زیادہ پیدا ہوگا اور جبلت میں کوئی نقصان نظر
 آئے فوراً اس قدر کی کر دینی چاہیے کہ اعتدال وضع کا حاصل ہو یہ ضرور نہیں ہے کہ جابر اور کھپاچ میں اوس مقام سے ملانی ہوں جو
 پختہ کرنا ہو اور اس پر گزشت نہیں ہے بلکہ ایسے مقام کا انصال چاہیے عصبانی اور غلطی میں تفصیلی کیفیت استعمال جابر
 کی اور تفصیلی وسیلہ راجن کے بعد جابر کو باندھنا چاہیے خواہ پانچ دن سے زیادہ نا بیکار آفات سے امان حاصل ہو جاوے اور عصبانی
 کسور یا ہوا اس قدر جابر تنگی بندش میں تاخیر مناسب ہو اور اکثر کھپاچ کی جلد باندھنی میں ایسے آفات پیدا ہونے میں کہ مثلاً ورم
 اور کھلی اور فطالت پیدا ہونے میں لیکن جب جابر کے باندھنے میں تاخیر کی جاوے اور نہ باندھو جابر میں قائم مقام جابر کی ایسی بندش کی
 چاہیے جس سے بلند ہونا عضو کا اور درست شکل پر رہنا اچھی طرح پیدا ہوتا ہے اور اگر بدن جابر کے یہ فوائد پیدا ہوں پھر جابر
 کو لگا نا چاہیے گاول ایام میں کیوں نہ ہو واجب ہو کہ جابر کے ہر اوجہ اور گدی اور قسم وغیرہ اس قدر چبان باندھ جائیں کہ خوبھی
 گرفت کریں اور سبک نہ لگیں اور خوب درست اپنی جگہ پھین گندہ جگہ وسیلہ نزدیک مقام تنگ سے اور زیادہ دباؤ اور سبب بڑی ملکہ زیادہ
 سختی بندش کی تھوڑی بڑائی جاوے اور اس میں علیل کمال کھپاچ خود ہوتا ہر تدارک سادہ اگر بارطاعت خواہ بٹبان اور گدی اونچی اور بلند ہوں
 پھر اوچتوں زیادہ سختی نہ کرنی چاہیے اور بہت تنگ اور کس کر بندش نہ کرنی چاہیے آفات بندش سے ایک یہ بھی بات ہو کہ اگر زیادہ باندھنا
 اور بلند ہو بندش دھیلی اور نرم ہو جاتی ہے اور جو بارطاعت اور پر والی چاہیے خون کے اوپر میں اوچتوں اس طور سے نہ باندھنا چاہیے
 کہ جابر سے کھپاچ کو چیدہ اور تر جھا کر کے اپنی جگہ سے ہٹا دیں اور دور کر دیں اور درستی وضع سے اوچتوں زائل کر دیں خواہ
 ہو کہ کئی کھولنے میں ضرورت کا لحاظ کریں اور حالت اعتباری میں ہرگز نہ کھولیں یعنی دوسرے دن ایک دن درمیان دو کر تھوڑے
 ضرورت کو کئی کھولنی چاہیے اور یہ شرط ضرورت کی ابتداء علت میں ہو اور ضرورتا جوسوقت کھلی پیدا ہو اور اوسوقت ہی بعد پیدا ہو
 غارش کے وہی تدبیر جو تھوڑے اور بیاں کی ہے کرنی چاہیے اور جب بندش کو سات روز یا زیادہ کر جائیں گی کو دیر میں رفتہ رفتہ کھول
 چاہیے اور ہر ایک چوتھو اور پانچویں دن کھولنے میں ان غارش اور ورم سے حاصل ہوتی ہے اور اوسوقت کس قدر بندش کو چھلکا
 بھی کر دینا چاہیے تاکہ مانع نفوذ غذا اور خون کو نہ ہو اور اگر ممکن ہو کہ جابر اپنی جگہ پر درست بندھی رہیں اور کھولنے نہ جائیں اگرچہ
 ہیں ورنہ کٹانہ لگا دیا اور کچھ ضرور ہو ہرگز ان میں کھولنے نہ چاہیے لیکن کبھی بعض اوقات میں جابر کا کھولنا کسی سبب ظہری کی
 و نہیں ہوتا لیکن محض نظر احتیاط کے اور نہ خیال الملاح اس مر کے کہ اتھرو دنوں تک بندش نہ کی کیا فائدہ ہوا کھولنا چاہیے اور
 یہ بھی غرض ہوتی ہے کہ جو مقدار گوشت کی کھل گئی ہے شاد و سکا رنگ اور حال کسی قدر بدل گیا ہو اور یہ بات تو پہلے معلوم
 ہو چکی ہے کہ بندش اس قدر سخت نہ ہو جی چاہیے کہ مانع وصول غذا کی بطرف عضو کسور کے ہوا ایسے کہ تنگست کی رستی
 بدن پہونچے خون صلح کو نہ ہوگی اور جب تک وہ غذا جسم میں چھپیگی اور اس مٹوتی سے نہ ہو جو کئی ہرگز اتصال اجڑی عصبانی
 میں پیدا نہ ہوگا جابر کا اور جابر کو نہیں مجتنب نہ کرنی چاہیے اگر قریب سے کھینچا انسان اور پستی جوڑ کی دریافت ہوا تو وقت جابر کو کھولنا اور
 کوسو کر فوڈا اپنی خیمہ میں سٹک میں نہیں نہا عضو کسور نہ رہا ہو جاتا ہو اور جابر کا بعد درست ہوا عضو تنگست نہ باندھنا اور اسے بے نسبت

اسکے کو قتل راستہ کو کھول دیں پس جلدی کرنی نہ چاہیے اور تاخیر کرنے میں کو فرشتہ نہیں ہے کسر کے ہمراہ جراحت کی تدبیر
جب کسی عضو کی ٹوٹ جانے کے ہمراہ زخم بھی پیدا ہو جاوے لازم ہے کہ مجرب لینے درست کرنے والا جرح خواہ کمان گز بندن اور درست
کرنے میں نرمی کرے اور جبار لینے کھپا چون کہ مقام زخم سے دور رکھے اور زخم پر جو عجم مناسب ہو خصوصاً جیم عجم فستق و مال
شربک ہو اور کچھ ایک گروہ کی برائی ہے کہ بندن کو دونوں جانب سے زخم کے شروع کرنا چاہیے اور زخم کو کھلا رکھنا چاہیے اور یہ خبر
اوسوقت اچھی معلوم ہوتی ہے جب کہ زخم خاص مقام کسر پر نہ ہو پھر یہ بھی ضرور ہے کہ اوس کی جڑ سے پوشیدہ رکھیں تاکہ اوس کو ہوا
سی بجایے اور پوشیدہ رکھو۔ اور اگر زخم خاص مقام کسر پر واقع ہو لینے جہاں سے ٹوٹ گیا ہو وہیں پر زخم بھی اوسوقت ایک حیلہ بندن
کی تشبیک یعنی جاجا دھیلہ بونیکا ایسا کرنا چاہیے کہ ہر جگہ سے مضبوط اور کچھ بھی ہو تو بندن ہو اور مقام زخم میں کس قدر دھچلی رہے
اور ایسی دھچلی اوس مقام پر ہو جیسا اسکے لائق ہے اور گدی وغیرہ کو شراب سیاہ کبھی میں نہ کر کے رکھنا چاہیے اور ایسی بندن
کا طریقہ یہ ہے کہ کسر میں کان زخم کی باڑہ پر کھڑکی بھی کھینچ کر قرب کرنی چاہیے اور زخم کی کرنی چاہیے اور زخم دوسری جہی دوسری باڑہ پر
زخم کے نیچے کھینچ کر تمام بندن زخم کرنا چاہیے اور جیسی بندن درست اور مناسب ہو اسی طور سے پوری کر دینی چاہیے اور پھر ایسی
توریب پیدا کرنی چاہیے تاکہ خاص مقام زخم کا کھلا رہے اور سوا کل زخم کے سب جگہ استوار اور مستحکم بندن چاجا ہو اور اوس مقام سے
پیشیان اور پانچ خوب جگہ کی ہوتی ہوں اور موضع شکستہ خوب مستحکم بندن چاجاے اور مقام زخم کا ایسا کھلا ہو کہ اگر کسی شخص
کو اس سے کھول کر دیکھنا منظور ہو وہ دن سر کے نیچے اور بندن کے فقط نیچے کے سر کاٹنے سے مکمل سکے اور جو کھپا میں اور جبار مستعمل
ہوئے ہیں ان میں جھوٹے جوئے سے سورج بھی کر دینی چاہتیں ایسے زخم کے سامنے تاکہ وہ زخم کے انہیں سوراخوں کی راہ سے زخم تک
پہنچے اور صدید اور ریم وغیرہ انہیں کھینچ کر کھلا کر دے اور پھر سورج اور دھچلی بندن ایسی ہو کہ قید دستی اور جھوٹے جانے زخم کے
اگر چاہیں سب کو بند کر دیں اور پوشیدہ کر دیں خواہ اشیاء علاج میں جب بند کرنا مناسب ہو بند کر دیں اور جب کھولنے کی ضرورت ہو
کھولیں اسلئے کہ ہر وقت زخم کا کھلا رہنا بھی زبون ہو خصوصاً سردی کے وقت نہایت درجہ مضرب اس واسطے واجب ہے کہ زیادہ تنگ
بندن نہ ہو اور اس کی بوقت اوس جھپا دیا کر بن جب زخم اچھا ہو جاوے اور کچھ اوسکی صحت میں کسر باقی نہ رہے اگر استعمال جیسا کہ کابوہ
عدم امکان کی حالت جراحت میں نہ ہو اب کرنا چاہیے اور کھپا چ پڑا دینی چاہیے مقام پر اگر گناہیں نہ ہو مثلاً مقام بندن کا قابل
جبار کرے نہ ہو اوسوقت رسی دیں اور ایسی تدبیر کریں کہ صبح اور شام ہوسوقت زخم کا کھولنا اسکے علاج خاص کے واسطے ضرور ہو کہ کھول
وقت بندن سے کہ کھلا باقی نہ رہے اور بے لگا و بندن کو مکمل جایا کر دیں۔ بقراط کہتا ہے کہ زخم کی بندن نیچے کے وسط سے
کرنی چاہیے اگر زخم ترو تازہ ہو اور اگر زخم دورا ہو کہ پیب دیتا ہو اور یہ پیب بعد فیم ک پیدا ہوتی ہو اور سوقت اوپر سے بانڈنا چاہیے
تاکہ وسط تک پہنچے عہدہ نہ رہے جو مقدار پٹی کی تفصل جرح کے ہو خصوصاً وہ پٹی جو اوپر کھینچ کر زیادہ مستحکم اور سخت ہو تاکہ روانی ریم کی
اوسیلان میں کہ کچھ کسی تنہا اور کچھ طرح سے جاری رہے پھر بھی سختی بندن بقدر تحمل اور برداشت کی ہو تو چاہیے اور حسب قدر بندن
زخم سے ہوا دھینے پھر پٹی کے زخم سے الگ ہوں بہ ترتیب انہیں نرمی برتی جائے اور دھچلی ہوتی جاتیں اور اگر زخم میں گرنا
بڑا پیدا ہو اسے مقام غور پر بندن زیادہ سخت ہوتی چاہیے اگر ایسے گرے کہ پھر بہ سخت بندن کرنے سے مقام شکستہ کی بھی بندن
سخت حاصل ہو جائے تو مطلوب در نہ زخم سے تو یہی معاملہ کر سکتے جو عجم اور پیران کر کے اور اگر بڑا زخم کا مقام شکستہ تک

ہو بخ گیا ہوا وسوقت بندش زیادہ سخت کرنی چاہیے عضو موجود اور شکستہ اوچھا اور پانچ کرنا اس شکل جس میں برآمد کرنا ہم وغیرہ
کا آسان رہے جو ہم کہ زخم میں جمے ہو یا جو گریوں میں اوس نمی کا مردانہ فروسے جو متصل اور گرد زخم کے ہے تاکہ دم کا منع یمن
اور اوس مقام پر قریب قریب کر کے لگا یا چاہیے بلکہ اسے پاس قریب لگا کر نہ لچھا چاہیے خصوصاً اگر کسی کہ خیر عضو باقی و متخلف ہو جائے
انتخاب کسی را و عکس متعلق کی موقوفہ شراب باغض جو مذکور ہوئی ہے کافی ہے۔ اگر مردہ کمر کے رض لینے کو نگی بھی ہوا و عضو شکستہ
حیات باقی نہ رہے کا خوف ہوا وسوقت پچھو لگا کر چاہئیں۔ یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ زخم جقدر کم مضبوط اور سہوار بند ہو گا اوس
بندش میں نواز لے بطرف زخم کے کھینچیں گے اور اگر بندش میں خطا واقع ہوگی ضرور دم پیدا ہو گا خصوصاً اگر عیلا و شکا اور مقام زخم میں بند
بخوبی ہوگی اور لو کہ سوا اور مقام میں سخت ہوگی۔ اور اگر ایسی بندش زخم پر ہوگی کہ راہ جریان اور برآمد دم وغیرہ کی بند ہو جائے ضرور
اخراج ہو گا اور نہ دوا زخم کی اوس تک پہنچے گی اور اگر بالکل کھلا ہوا چھوڑ دین گے عفت پیدا ہوگی اور سری زیادہ ہوگی اس سے موت اوس عضو
کی واقع ہوگی اور لو مت ایسی در واد و رعایات کی ہوگی جس سے ضرر پیدا ہوگی۔ لہذا طبیب کو لازم ہے کہ میں بند پر بندش کی کرے
اور لمعاظ ہو کہ بندش کیا ضرر پیدا ہو گا اوسکی لطافی پہلے سو کہ اسی ضرر مستحکم نہ ہونے پائے اور تاکہ ہوا کو عکس متعلقان ہدی کے ہو کر کو
جانا اور ترجہا ہو جائے اسلئے کہ بالکل ابھی ٹوٹ نہیں گئی ہوا یا صدمہ ہڈی پر اکثر ہونے پائے کہ بخوبی ٹوٹ نہیں جاتی اگر ترقی ہو کر رہ جاتی ہے
اوسوقت دوبارہ ٹوٹنے کی حاجت ہوتی ہے۔ ایسی وقت بخیر کو حال و شدید کا ملاحظہ کرنا ضرور ہے لیکن جو مطلوب خواہ لعاب تر جی ہڈی میں
پڑنا ہو اگر زیادہ اور عظیم ہوا و قوی بھی ہو پھر دوبارہ ٹوٹنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے اسلئے کہ دوبارہ ٹوٹنے میں اکثر خرابی یہی ہوتی ہے
کہ جہاں سے ٹھک گئی ہو وہاں سے نہیں ٹوٹی ہو بلکہ اوس سے ہٹ کر ٹوٹی ہو جو شدت گرفت اوس پر ہو سیکر جو پیدا ہو رہا ہو اور اگر وہ دوبارہ
ٹوٹنے کے چارہ نہ ہو پہلے اوسکی نرمی کی تدبیر کرنا کہ شدید مذکور شدتی ہو جائے اور نرمی پیدا کرنا والی دہی او دہی میں جو با ب صلابت میں
مذکور ہو گئی اوس مقام پر جیسی جلد البیہ والیہ اور نرم اور دروغ کو اور بالائے ہڈی جو با ب صلابت میں مذکور ہوا اور جلد البیہ والیہ وغیرہ میں
تب توڑنا چاہیے اور بالائے ہڈی ہر وقت فطول آب گرم کے اور دخول آئرن کی ایک دن میں چند مرتبہ دوا و دست رجو اور اگر یہ تدبیرات نافع نہ ہوں
اور تجرہ اور بلانا اسی بدولت کر کے زیادہ مضبوط ہے پس لازم ہے کہ اسے مقام کا گوشت چاک کر کے کھول دین جتنی دردت شیعہ خواہ جلی
اور لعاب و اشوی سخت پیدا ہوتی ہے پچھلے کی ضرورت ہو اور جیسی دور وہ گرا جس میں برطوبت لزجہ جمے ہوئی ہے اسے نکالنے کی ضرورت
ہو کہ گوشت کو کھولنے اور چاک کرنے اور شدید کے پھیلنے کی ہڈی کو دوبارہ ٹوٹین اور پھر درست کر دین اور زخم کا علاج کر دین اگر ایسی ترقی
ہڈی کا علاج بدولت ٹوٹنے کے اس طرح بھی ہو سکتا ہے کہ پہلے و شدید کو نرمی کی تدبیر کر دین بعد ازاں بذریعہ کچاچ اور جہرہ کے ایسی بندش اولیٰ کیا
جس سے ہڈی کی کچی جاتی رہے اور سیدھی ہو جائے جب سیدھی ہو جائے اور پھر جقدر شدید پیدا ہوئی ہو وہ بھی درست اور سیدھی ہو جائے گی
اور جو بدن نرم میں جیسے اسکے وغیرہ انہیں فقط ٹوڑنا دوبارہ کافی ہوتا ہے کہ اگر کے واسطے طلاء وغیرہ کو کون کون سے صافی تیر
یہ بیان ہو جو بے عمدہ سابقہ کے کیا جاتا ہے بعض اقسام کے طلاء فقط واسطے منع و دم کے ہوتے ہیں اور جہاں شہ مقام کسر میں پیدا ہوئی
ہو اس کے دفع کے واسطے اور بعض قسم کی طلاء کا فائدہ یہ ہے کہ جو سختی مفاصل میں واقع ہوئی ہے او کو دفع کر دین طلاء مافع و دم اور
واقعہ خارش جیسے باب بطور بندش میں چند اشارات ہیں۔ بارہا میں مذکور ہیں کہ کوئی میں اور چند اقسام کی قریب قریب اور فطولات
ہمراہ شراب غصص کے مذکور ہوتے ہیں اب ہم پھر انہیں چیزوں کے بیان کی طرف توجہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسباب جو قریب قریب

خواہ بطی خواہ مرغی کی یا خنزیری اور اسکے واسطے جسکے لیے شرع میں ریختہ اور سو رحال بہ نزدیک فقہار اسلام کے نظر قدرت دوائی کی سہر ایک ن چڑھوں میں سودا و قیاس میں ہم مل کر کرین مگر ہم کہتا ہے لگانا ایسے جو کما بجا نہ اسی غرض سے جو کما کما نہیں شایا بروقت بدن پر میں کے خصوصاً شام و غرض بہتیت کی چیزیں پھر نماز کو نہ کرے گا اور حال میں ان اشیا کا جو ہم اسکا نہ کرے گا کہ اسکا استعمال نہ ہو اور اسکا فاسل اہل اسلام بشرط انحصار علیہ کرنا خاص و عام حرام میں آئے بعض فقہاء میں لیکن شرط زیادہ شکل است اور مطلب شیخ کا یہی جو چو لکھا گیا ہے بیان ایسی چیزوں کا جو استرخا دور کرین اعتماد اسکے معالجہ میں تو ایضاً لطیفہ کرنا چاہیے جیسے اہل اور دو غیر اور تو بعض کثیف کا استعمال اسوقت چاہیے کہ اس میں شکل زعفران اور دار چینی اور مرکب ملاوین اور راشن بھی بہت عمدہ جو خصوصاً حب او کو سناہ و رنج کو جو ش دیا ہو اور خاکستر درخت انکو بجزہ چربی کنا اور پوست ہمار خرا اور سب چیزیں جو شدید کے تحت کہ زمین مذکور ہو چکیں یہاں تک کہ جن استعمال آب گرم اور روغن کا یہ بات معلوم ہو کہ آب گرم اور روغن یہ دونوں بروقت حر کے قابل استعمال کے نہیں ہیں ایسے کہ یہ جہر اور دہشتی کو منع ہوتے ہیں ان قبل از ہر کے صلاحیت استعمال کی رکھتے ہیں ایسے کہ یہ دونوں بجا نہ آدہ کرتے ہیں اور بھکار کے بھی انکا استعمال جائز ہے اس واسطے کہ بقیہ و دم کی تحلیل کرتے ہیں اور جو صلابت پیدا ہوئی ہو اسے دور کر دیتے ہیں اور جس شہید و رابطات پیدا کرتے ہیں جو اعصاب میں ہیں پس حرکت سہلہ اور اسکے آسان نہوا سے بھی مفید ہیں جو اگر استعمال آب گرم اور روغن اور چیزوں کا اور نیز استعمال مخ کا مہکان آفات سے محفوظ بھی رکھو گا اور انکا تدارک بھی کرے گا اور در میان زمانہ ابتدا اور بعد کے پیدا ہونے کے جسد زائدہ سے اس میں آب گرم اور روغن التمام اور جہر کا زیادہ مانع ہے کھلی لطفال کے بدن میں انکا استعمال کیا جانا جو خواہ جو لوگ جری اندام میں تریب لطفال کرین اور کما بیان میں استعمال کیا جانا ہے مگر استعمال اسوقت کرتے ہیں کہ مٹا د اسکے بدن پر خشک ہو جائی ہوں اور صوفت ضاد میں خشکی آجائی پھر ضرور مقلعہ ٹھوسہ بشیر طیکہ در بھی ہو روغن لگانے کی ضرورت ہوتی ہے اسکی بھی باندی جاتی ہے اور درست کیا جانا ہے اور اگر دروین سکون پیدا ہو اسوقت پھر روغن اور آب گرم کے استعمال کی اجازت نہیں ہے ایسا کبھی بروقت کھولنی پہلی بندش کے جواب تک ہفتہ کے بعد لگاتی ہے آب گرم کا نطول کرتے ہیں اور اس نطول سے اونکی واردات کثیف خاص ہوتی ہے اور وہ غرض یہ ہے کہ مقام کو ف کس طرف مادہ کو جذب کرتے ہیں لیکن اس نطول کو باغیر ایسا ہونا چاہیے کہ سبیل کو عقد وہ حرارت میں معتدل ہو اور اسکی برداشت کر سکے ایسے کہ زیادہ گرم باقی کا نطول نسبت جذب مادہ کے تحلیل زیادہ کرنا ہے اس بدن میں جو مواد سے پاک ہے اور خصوصاً اگر نطول کا زمانہ زیادہ ہو اور دینک نطول کیا کرین اور جو بدن مادہ سے پھر ہوا ہو اس سے جذب مادہ پیش از حد واجب کرنا ہے خصوصاً اگر نہ نطول کا قصیر ہو لہذا واجب ہے کہ باقی کی حرارت میں اعتدال ہو اور تریب بھی اتنی دینک کہ نہ کہ عضو بھول کر اور بجا ہو جائی اور جب بھول کر شستے لگے پھر نطول کرنے کا وقت باقی نہیں رہتا ہے۔ نطول کرنے کے احکام ہم نے باب قطع میں مفصل بیان کر دئے ہیں اولن احکام کا خیال اس مقام پر کرنا چاہیے اور مجمع تو اس مقام پر پند ہے کہ اگر وہ دھو ہو کر روغن نزدیک نہ لائیں اور نہ گرم باقی کا استعمال کرین سو اسے اسقدر کی جسکی عادت واقع ہوئی ہے ابتدا کی کمر میں نظر احتیاط کے اور جو مفصل بعد چار در دست ہوئے کے سخت ہو جائیں خواہ ان میں صدمہ دلی کا ہو چاہے تھا بارض کا اور نہ ضار و تدارک الیہ کا نہ بہت مفید ہے مجبور کے تغیر کا بیان اور لقیہ کا لینے کھانے پینے کی چیزیں جو مجبور کے واسطے استعمال کرنی چاہئیں اور کما لقیہ یہ ہے کہ جس شخص کو کسی عضو کے انجبار کی تدبیر کرنی ہے اسکی غذا ایسی ہو جس سے خون غلیظ پیدا ہو اور ادری نہیں لزومت بھی ہو تاکہ اس سے کوش بد نہزم پیدا ہو اور بہت

ضعیف اور وہ اکثر نرم ہو جیسے پائے اور ہر سیاہ اور اوجھڑا اور بڑی کھال اور پچھڑا کا جو پختہ کیا جائے اور اس میں قبل اور چھڑن جو خون غلیظ پیدا کرنے
 بین اور شہوات میں شراب غلیظ فالغض بنی چاہیے اور نقل میں شامیل اور وہ ربوب جنین حدت نہاد و جھنجھکی چھڑن خون رفیق پیدا کرتی ہر
 سب سے اکثر زانیا چاہیے اسطرح جن چھڑن سے خون میں گرمی پیدا ہوتی ہے خواہ الہی چھڑن جو خون کے بہت ہوئے کو منع کرتی ہیں جیسے سر
 رفیق اور جو چھڑن کو ان میں مصلح گرم ہر چھڑن اور خلاصہ یہ ہے کہ انکی غذا اور شراب کی یہی تدبیر کرنی چاہیے جس سے خون غلیظ پیدا ہو جائے اگر
 اوس مقام پر کوئی مانع اقسام جراحت وغیرہ ہوگا اوسکا اقتضا لطیف غذا کا ہے جس قدر اوسکے بڑے اور چھوٹے ہوئے کا وصف ہے اور جس قدر سخت
 اوسکی ایندھا کا ہر اوس کے خواص غذا میں لطیف بھی جائز ہوگی اور جب اس جراحت وغیرہ کی اصلاح ہو جائے اور اوسکے ضرر سے امان اور لطیف
 حاصل ہو چھڑن ہی غذا جو مولد خون غلیظ ہے دینی چاہیے اور شہوات میں بھی ایسی ہی چیزیں اختیار کرنی چاہئیں۔ جو شخص تدبیر میں احتیاط کا
 پابند ہو اوسکو لازم ہے کہ تدبیر لطیف کو شروع کرے تاکہ تدبیر غلیظ کو ضرر سے محفوظ رہے اور اسکی صورت یہ ہے کہ جیسے کبھی حاجت فصد اور اس سال کے
 ہوتی ہے بعد چند روز کے پس استعمال اوسکا ضرر سے اور کبھی حاجت اسکی معنی کی تدبیر غلیظ کو ترک کرے جو وقت و شدید زیادہ پیدا ہو جائے پھر
 اوسوقت غذای غلیظ خواہ تدبیر غلیظ کے منع کی ضرورت ہوتی ہے ضعف غذا کی موافق کی جس کا استعمال بوقت الفتا کے
 کیا جاتا ہے مید کی رونی اور چاول کا آٹا چربی کا مکی اور دودھ ان سب کو لیکر ہر سیاہ الہی یا لہا رین جو کس عہد کا ہوتا ہے اور جو وادی
 قسم الہی فریبہ کہ اوسکا فائدہ بعد اس غذا کے ہے جو اور درست کرنے میں دودھ اور مویا بنی ہے کہ ایسے لوگوں کے واسطے عجیب النفع ہے اور جو اس
 تاج کسر اور جس کے ہے اور ان سب کا مدار ضرور ہے الہی فائدہ مویا بنی میں موجود ہیں بھی بوجہ کسر کے گوشت اس قدر جدا ہو جاتا ہے
 کہ پھر اوسکا کھانا دشوار ہوتا ہے اور اگر اوسے کھانے والین خود بھی محض ہوتا ہے اور اپنی گرد کی چیزوں کو بھی متخف کر دیتا ہے مثل بڑی وغیرہ
 کہ لہذا اوسکی عفویت روکھنی کی تدبیر ضرور کرنی چاہیے کبھی کسر کے ہمارے نسخ اور رض بھی عارض ہوتا ہے اور بغیر رض شدید گوشت میں
 عارض ہوتا ہے کہ مثل قہیہ کے لہذا ہر اوسکا علاج بخیر وغیرہ سے کرنا چاہیے خواہ اول و دوم نسخ جو عفویت کو مانع ہوں اگر اس عفویت کی تدبیر
 نہ کیا جائے انعام کا لاکھ اور سترنے کی نوبت ہو چوچکی۔ لہذا اسکی بھی رعایت واجب ہے کبھی ورم گرم الہی یا پیدا ہوتا ہے کہ اوسکی تدبیر بھی ضروری
 ہوتی ہے اور کبھی جراثیم عارض ہوں جن اوسکی تدبیر جسے بیان ہو چکا ہے کرنی چاہیے کبھی شدید زیادہ جدا صباح سے پیدا ہوتا ہے کہ انجا کسر
 میں اتنی مقدار کی ضرورت نہیں اوسوقت تغلیظ غذا کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ زیادہ مقدار و شدید کی پیدا ہوا و تیزش اوسپر کر دین
 اوسی قسم کی جو مذکور ہو چکے تاکہ مقدار و متولد کم ہو جائے۔ کبھی بوجہ جھنجھکی اور درست کرنے کی استرخائی مفاصل عارض ہوتا ہے اور کبھی
 سیلان بریم اور صمدیکہ کا مغز استخوان نکٹا مرض ہوتا ہے اوسوقت حاجت اسکی معنی ہے کہ بڑی کو نکال کر راہ صمدیکہ کی سیلان کی
 بند کردن قہیہ امثالہ عضو کے ٹوٹ جانے کے بیان میں بیان عام محف کو ٹوٹ جانے کا کاسرہ کبھی اسطرح ٹوٹتا
 ہے کہ جلد نہیں چھپنے پانی ہاں ورم جلد میں ضرور پیدا ہوتا ہے اور جب ورم و علاج میں مشغول ہوں اور دھوپ پڑی کے ٹوٹنے کا کچھ علاج نہ کرے
 اکثر بات پیدا ہوتی ہے کہ بڑی ناسی ہوجاتی ہے اور قبل زوت خواہ بعد اوسکے چند امراض دی لہجہ پیدا ہوں جن جراثیم اور خضہ دال غفل اور واد کو چند امراض
 اوسوقت جلد پاک کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اکثر جس مقام سے استخوان ٹرکتے ہوئی ہے اوسکی شناخت ہر سب کو مریض اوسے بار بار چھڑا
 کرے اور اوس پر ہات پھیر کرے اوسوقت کچھ اسکی حاجت نہیں ہے کہ پچھلے بڑی کو اپنی حالت پر پھیر لے کچھ ضرورت نہیں ہے بلکہ جلد کو پاک کر دینا
 چاہیے تاکہ اوس میں احتباس صمدیکہ نہ ہونے پائے نہ اس بڑی میں اور نہ کسی اور مقام میں ایسے کہ پچھلے تدبیر ایسی کی ضروری ہے کہ کرم

اور صدر کا انضمام اندر نہ ہونے پائے ہاں اگر اطمینان زیادتی درم ہو جائے اور دم کم ہونے لگے اور سوقت چندان اہتمام نہ کرنا جائی
 چاک کرنا جلد کا عضو ہے اگرچہ بہت شعوری مقدار بھی چاک کی کیونکہ نہ ہوا در نقطہ ایک ہی مقام کسر کے معافی ہوئیے استخوان مخف اگرچہ
 متعدد مقامات سے ٹوٹی ہوئی ہے ایک ہی مقام کا چاک کرنا کافی ہے چند شکاف کی کچھ ضرورت نہیں بلکہ ایک درم شکافہ ہو کسی ایک مقام
 کسر کو ظاہر کر دے کہ ایسے وقت میں زیادہ غلطی پیدا ہوتی ہے گمان یہ ہوتا ہے کہ بس اسی جگہ پر بڑی ٹوٹ تھی ہے اور کسی مقام پر چند کسر
 نہیں ہو چکا ہے۔ اس بات کو خوب سوچ کر دیکھنا چاہیے اور مقام شکست کو بخوبی نظر کرنا چاہیے۔ بعض مہربانات جو حدس طبیب کو بالکل
 بطور صواب کو کرتی ہیں اور نہیں کسی ایک تدبیر پر بھی ہر کسب ٹوٹ جانے کا دریافت کریں لیکن سب سب ٹوٹ گئی ہیں اور کمان تک
 اور کسر ٹوٹی ہے اور توڑنے والی چیز کی قوت کس قدر زخمی اور وہ کتنی بڑی چیز اور کس قدر قوت رکھتی ہے اس کی خیال کر لیں یہ بھی کیفیت کس کی
 اور مقدار اور کسکی دریافت ہو جاتی ہے کہ کس کی ٹوٹنے والی چیز سے کتنی مقدار کسر کی ہوئی چاہیے۔ اس طرح جو اعراض بعد کسر کے پیدا ہوتے ہیں
 وہ بھی مقدار کسر پر دلالت کرتی ہیں مثلاً کسکے اور سرد اور بظلمان صوت وغیرہ اور کبھی جلد کے پھٹ جانے سے زیادتی مقدار کسر اور اس کے پھٹ
 پر دلیل ہوئی ہے کہ ایک ہی جانب کسر واقع ہے یا چند جانب میں پنے اگر جلد چند مقام سے پھٹ گئی ہے معلوم ہو گا کہ بڑی بھی شاید
 مقام سے ٹوٹ گئی ہوگی اگرچہ دلیل کامل اور علامت یقینی نہیں ہے اس لیے کہ اکثر بلذیق نہیں ہوتی اور اگر ہوتی ہے تو بہت کم مگر بڑی
 کی طرف زیادہ ٹوٹ جاتی ہے اور جلد کسی طرح زیادہ شکاف پیدا نہیں ہوتا خواہ غور اس شکاف پیدا ہوتا ہے اور سوقت بالضرورت احتیاط
 شناخت حال کی ہوئی ہے اور ایسے علامات کی تلاش ہوتی ہے کہ اگر کس سے مقام کسر خواہ عضو کس نظر آجائے اور ایسے احوال میں جلد کے
 کھوٹنے کی ضرورت ہوتی ہے اور شکل صلب بلذیق میں شکاف پیدا کیا جاتا ہے اور بعد شکاف کو جلد کو جمیل کر ڈھری کو ظاہر کر کے دیکھیں کہ پنے
 جو بڑی ریزہ ریزہ ہو گئی ہے اس کا حال مفصل دیکھیں اور اگر جلد میں شکاف پیدا ہونے سے خون جاری ہو تو اس شکاف کو بڑھ کر دیکھیں
 سو کھوٹنے پر ٹوٹ سے اس کے اندر غلاف و پٹیاں باندھیں گے مگر انکو شراب میں ڈبو کر اور دوسرے دن تک نہیں بندھی بخود دین اور
 نہ کھولیں۔ جو سچے پنے چوٹ مدد صحت تک پہنچو اور اندرونی عضو کو کھول دی اور نمودار کر دو اس کا علاج ہائے دم میں مذکور ہو چکا اور اس سے
 پہلے بھی اسکا ذکر ہو چکا ہے اور اشد اور غفلت اور سب قسام کی چوٹیں جھکا بیان اور بکے ابواب میں ہو چکا ہے اور یہاں بھی اس کے علاج کا
 طریقہ مذکور ہو گا کہ حال ٹھہری کے ٹوٹنے کا یہ ہے کہ جلد پھٹ جائے اور شکاف ہو جائے اور دوسری جانب جلد کو بطور اندرون کے نافذ ہو
 بلکہ بعض ارباب تجربہ کی رائے یہی ہے کہ اگر کھٹون جلد سک کر چھائی اور ایسی قسم شکست کی انکھ سے پوشیدہ رہ نہیں سکے بلکہ انکھ سے فرخندہ
 آتی ہے اور اسکی مثال ایسی ہی جیسے بال سائے چھائی ایسی چوٹ خواہ صدر کی تدبیر بھی ہے کہ اسے اس قدر جمیل کر جائے کہ جہاں تک صدر چوٹ
 پہنچ کر جمیل گیا ہو وہ اثر اور نشان صحت جاری اور اگر اس کا خیال ہو کہ کوئی طبیعت سوداوی اوس مقام پر کوئی اور مقام مگر کا مضیہ طار
 مستحکم ہو کر سیاہ پڑ جائے گا اور سوقت اس قدر جمیل جاتا ہے کہ بالکل اثر اور نشان باقی نہ رہے۔ اور جمیلنے کے واسطے مختلف اقسام کی نغیر وغیرہ
 موجود ہوتی ہیں چاہے ان میں اور مقدار بخوبی بڑی ہو کہ سب سے پہلے چوڑی اور اس کے بعد اوس سے کم رغن اور اس طرح تا انکہ بقدر مطلوب جمیل ہوں
 اور چھپتے وقت دوا اور اسی لیے چھپانے والے کا استعمال کرنا چاہیے اور یہی کافی ہو گا کہ دیر اسید بہن جیسے ایرسا اور مرکاٹا اور دھار
 کندز اور انہر پوست بیج چاؤ اور مراد ان زوت دم الاخرین اور جو مخفف ہو اور اوس میں لنع نہوا اسکا علاج مثل فروح کے کرنا چاہیے لیکن
 اگر دریافت ہو کہ شکاف خواہ صدر جلد کا اندرونی جانب تک پہنچ گیا ہے اور چھپنے کی جہت سے کو فائدہ مند نہ ہو گا جب تک اس کی جلد ٹوٹ

ذبحا کی اوسوقت ہرگز جرات تمام جلد کی رگرواٹنے پر بردار خوب سچ ہوئے گئی چاہیے بلکہ نہ کہ خیال کرو کہ کہاں تک صدر پہنچا ہے اور حالی حجاب کا دریافت کرو کہ وہ حجاب محفوظ ہے یا نہیں اور اپنی رفیع اصلی پر باقی ہے یا کہ اسے کچھ تغیر ہوا ہے اگر فز نہیں ہے اسوقت آفت کم ہوگی اور بخونی اور اس میں غلبہ ہوگا اور دم بھی کم عارض ہوگا اور سلامت حال علیل زیادہ ہوگی اور کسب بھی مستدار میں جھوٹی ہوگی اور غلو قح فیج کا بہت جلد اور اکل ہوگا اور جگر کا اندر کا استخوان جسم میں طرہ زیادہ ہر بہت ہوگا اور غلو رواج اور حجاب بھی کم ہوگا اسی طرح اور احواض جو ایسی صدمات کو عارض ہوتے ہیں وہ بھی کثیر پیدا ہو سکتا اور ہڈی کا فیول بھی کم ہوگا یعنی جلدی ہڈی بغیر لون کو جو ل نہ کرے اور سیلان فیج صدیدی رفیق کا اوسمین زیادہ ہوگا اور حمیات وغیرہ اور تندرستی اور زوال عقل کا نسبت شامل ہونے علاج کے آؤن زیادہ ہوگا اور دارقین زیادہ ہوگی اوسمین اور بھی زیادہ ہوگا۔ جو اوج ایسے اوقات میں عارض ہوتے ہیں بلکہ ہر وقت عارض ہوتے ہیں ان کے بروت سے ہی چار اوجاب ہر اگر کم ہوں میں بھی صدر پہنچو جب بھی سردی سے ہوا وغیرہ کے محفوظ رکھنا واجب ہے ایسے کم سردی سے صدر پہنچو بخیر سے خطر عظیم پیدا ہوتا ہے۔ جو کہ صراحت ہے لینے اوسکا صدر فقط اسقدر ہے کہ جلد بیٹ گئی ہے اور کچھ نہیں لیکن اگر اس قسم کے جوت میں سماعت لینے پتلی جلی سر کی مکمل جاتی ہے۔ پس کٹر ایسے صدر میں فقط بندش کافی ہوتی ہے اور صدمات کا واپس نہایت یہ کہ پتلی ریشم گل کو مقام شکاف پر چکا تین اور اوسکو تیکم کہ لین اوسکے بعد دونوں کنارے زخم کے ملکر ٹانگوں اگر احتیاج وخت کے ہوا اور ٹانگوں کے بعد جو در وراسی لینے چپا نیوالا ہوا اس پر چک لین اور اوسکے اوپر کتان کا کپڑا پسیدی بھینچ میں ترکہ کے لین اور اوسکے اوپر گندمی جو سرباب قابض میں ترکہ دی جو اور شراب قابض میں زیت بھی ملا ہوا ہے رکھیں اور اسکے اوپر ٹیوں سے بند کر اور سکین اور خوشنوی اور ارام ریز غلیل کی تدبیر زیادہ کریں اور اوسکو سوالنے کی فکر نہ مادر ہے۔ اور اگر حاجت فیصد بھی ٹھوسے جائے یا ہر ایک صدر اور کس میں اسکی ضرورت نہیں ہے کہ سب ہڈی پر بندش کیجاو ایسے کہ بیات پر گاہ پر چک لین ہر لیکن وہ وصیت جسے چنے باب جز اوکسر میں لکھا ہے اسے بیان بھی ذکر کرتے ہیں علاوہ یہ ہے کہ اگر کڑی ٹیوں کو سروں سے کاٹ دالتے ہیں اور اوپر کوخت اور کھال بھی نہیں اوگتی ہے اور پھر زندہ رہتے ہیں یا شملہ اور اوسکے بعد جسکی درجہ ہے پس یہ بات جاننی چاہیے کہ ہڈی تمام ہسم کی ٹیوں سے محال ہے ہر وقت ٹوٹ جانے کے پس یہ ہڈی سر کی اگر ٹوٹ جائے پھر درست نہیں ہوتی ہے نظر اپنی طبیعت کے جو اس پر غالب ہو اور اس پر شدید قوی پیدا ہوتی ہے جیسے کہ اور ٹیوں کو ٹوٹنے سے پیدا ہوتی ہے اور اگر تھی ہے۔ بلکہ ایک شہ نصیحت اور کٹر وایسی پیدا ہوتی ہے کہ اوسمین جوڑنے اور گرفت کرنے کی قوت نہیں ہوتی ہے لیکن یریم کا انصباہ مذکر کی طرف ہونا چاہیے بلکہ اوسے باہر کی طرف کھان ضرور ہے اگر شہ نامہ ہو خواہ قطع کرنا چاہیے اگر نام ہوا اور ہڈی کے جس کے درپے ہونا کچھ ضرور نہیں۔ گریوں میں سنا دن سہی زیادہ اسکی تبرین میں تاخیر نہیں نہتہ اور جاور نہیں دس سے زیادہ درست نہیں۔ اور جقدر جلد تدبیر کریں اور تباہی بہتر ہے اور اور اسقدر آفات کو عود سے دور رہی گی اس اہتمام اور سرعت درپے علاج کے ہونے کے اسباب میں سو ایک یہ بھی ہے کہ اور ٹیوں سے اسکی خاصیت نرالی ہے اور سر کی ہڈی اور شہ ہے بہ نسبت تمام بدن کے ٹیوں کے اس لیے کہ اور مقامات کی ہڈیوں مواد فقہ بندش سے دور ہوجاتی ہیں اور بہت جاتی ہیں اور سر کی ہڈی پر بندش اوس قسم کی ممکن نہیں ہے اسوائے جو شکستہ ایک شہ ار معتبر ہے پر جو اوسمین ہڈی کو اسطرح لٹو کی ضرورت ہے کہ صدید بعد حاجت نکلتا ہے یہ بھی ایک ضرر ہے کہ اگر بعد ماندہ استخوان شکستہ پیدا ہوگا پس پر بندش بطور رابطہ عاجز کے ہوتی ہے۔ لینے وہ بندش ایسی ہے کہ اہ کو غور کر رفیع کرتی ہے پس اس مقام سے

کرتین اور تغویہ اس طرح برکرتین کہ علیل کو بجا تین خوادے لیٹیم کا حکم کہ جس طرح لائق بحال دسکے موا دسکے بعد دونوں کان اوسکے کسی صوفت خواہ روی کسی بند کون کا چوٹ لگائے اور تو ترنے کی آواز کان تک نہ پہنچو اور زخم کی بندش کو کھولیں اور جب چھتھے اور گدھے کی غیر جو نہ بندہ ہیں اور گولک کرتین اور مقام باؤف کو پوچھیں اوسکے دو خاد کو حکم کرتین کہ باکڑوٹے مضبوطا اوسکو تھامیں اور وہ کپڑے ایک اور نازک ہون اور جلد پاک موچکی زرا یا کو فائیکہ پراسو اور کپڑے کھینچیں اور چھاری اوس جلد سے چڑھوئی ہون بڈی پروانچ چا کر یہ بڈی رفیق اور منجھت ہوا اور براہ طبیعت اور خلقت کی بودی اور کتر دوسے خواہ بود بودے کے منفع اوسمین پیدا ہوا ہے اوسکے لیے مناسب ہی ہے کہ آلات قطع سے کمال ڈالی جاوے اس طرح کہ بعض آلات سانس بعض کے رکھیں اور جو کہ سب سے زیادہ چوڑا ہے اوس سے شروع کرتین اوسکے بعد ایک آلات کا استعمال کرتین اوسکے بعد وہ موچنے بار یک جنگو ہم نے شعریہ نام رکھا ہے اور اسے کام لین اور بڈی اوجھارنے اور چن لینے میں نہایت نرمی اور سبکی کو کام فرامین تاکہ سریتن کوئی ایذا اور گزند نہ پہنچے اور اگر بڈی قوی ہو لائق بحال اوسکے تھے کہ پینے بریدہ وغیرہ سوسا کرین لیشہ طرک وہ بریا زیادہ لانا نہ جو اندر کی جھلی تک پہنچو اور یہ برے ایسے بنے ہوئے ہیں کہ کپڑے کسی مقام میں مناسب یک لمبائی اور گرد سے ہی موچی کرکے اوس مقدار میں تک سوراخ کرکے خود بخود ٹھہر جائے ہون اور وہی فردنی صفاق اور پردہ تک پہنچ کر کونے ہوتی ہے۔ لیٹے ہی برے سے استخوان شکستہ میں گڑباید کریں اور اوسے اوجھار لین اور ایک ہی مرتبہ اوجھار لین بلکہ خود بخود اچھار کرکے کھولیں اور اگر کھولیں اس سے بہتر کہ ہے اور اگر کون پڑی موچے سے اور کھینچے سے خواہ اور کسی ایسے اور کھینچے۔ مناسب ہی ہے کہ سوراخ بہت قریب قریب ہون اور وہ میں فاصلہ بقدر رسائی جانی کے ہونا کہ تھ استخوان داخلی سطح کو ہوا دیر بھی مناسب ہے کہ سوراخ کو کچھ کہ قدر کا ایسی باقی نہ رہے جو پردہ سے ملی ہوا اور وہ میں سوراخ نہ ہونے پاوے اور اسی واسطے واجبہ و ضروری ہے کہ پردہ سے کاتر برے کا کثیر صفاق تک پہنچ جائے اور یہ بات بدول اسکے نہیں ہو سکتی ہے کہ مقدار برے کی بقدر حجم استخوان شکستہ کے ہوا دیر بھی مناسب ہے کہ سوراخ کرنے میں جب قسم کے برے کا استعمال کرتین جہاں بیا موقع ہوا اور اگر شکست اور نہیں مقامات میں موجود اٹھائے استخوان ہیں لینے جو مقامات بڈی کو درمیانی مقامات کے ہیں اوسوقت یہی مناسب ہے کہ سوراخ اٹھائی استخوان میں ہون فقط تاکہ جس وقت بڈی کو کھینچیں مناسبہ کڈشت استخوان سر کو برابر کرتین مراد یہ ہے کہ کڈشت بود قطع اور تغویہ کے پیدا ہوتی ہے اوسے درست کرتین اور یہ گرتین بذریعہ سون کے در کرتین خواہ کسی اور اپنی وغیرہ آلات آپن سے جو اسکام میں مدد دیتے ہیں سلیکٹن اوسی اسکے نیچے پیل کوئی ایسی چیز رکھیں جو جواب اور صفاق کو چھپا دے اور اسکا اثر چھیلنے میں اوس پردہ وغیرہ تک پہنچنے نہ پائے اور اس کے پردے پردہ وغیرہ مخفی ہو کر کھینچی لگاؤ خواہ کچھ بڈی کی باقی رہ جائے خواہ کیا اور شلیہ اوسکا کل نہ سکے لازم ہے کہ اسے نرمی سے نکالیں اور ان علاج بذریعہ فیلانے ہی اور مرہم کے کرتین کہ یہ تدبیر سہل اور آسان و مجمع فسام علاج سہو اسکی آسانی زیادہ ہے۔ بالینوس نے کہا ہے جب کوئی شخص کسی سرلی بڈی کو کسیدہ کھولا اور کوئی جزو استخوان سر کو کڈشت کر دیا ہے کہ اوس بڈی کے کچھ وہ اگر کچھ حسین گدھی خواہ دانہ مثل سور کے ہوتا ہے اور دیکھنا اور نہ دیکھنا ہے اور ہر جانب اوسکو بطول طول کے ہوتی ہے اور چوڑائی اوسکی جو شکل دانہ کے گول ہے صفاق پر اوسکا زور ڈال کر پاک کرنا مناسب ہے اور اوس گول مقام کے اوپر چھوڑی وغیرہ سے مارنا چاہیے لیکن چھوڑی ایسی جو جس سے کام بآسانی برآمد ہوا اور پردے بڈی کے اس چھوڑی وغیرہ سے ٹھوگین اور سرکی بڈی کو قطع کرتین جب ہم بہت بزرگ

بالغ نہ ہو فصد کسی رنگ کی رکھا کر سر سے کر گئے اور طعام اور شراب میں کمی خواہ وہ عذیرات جو اور ام حارہ کے لائق اور مناسب ہیں جیسے خشک و خشک سے خواہ ایسی پانی سے جبین خطمی اور طبع اور تخم کتان اور بالونہ وغیرہ جو میں دیا ہوا وضعا و دقیق شیعہ اور آب گرم اور روغن گل اور تخم کتان وغیرہ اور کسی صوف میں چربی مرغ کی ٹکا کر طبیب سر کی اوس سو کرین اور گردن اور فقرات پشت کی کر طبیب بھی اوس سے کرنی چاہیے۔ اور کا فوئین کس قدر البیروغن جو فیکسین حرارت کو بن جائیگا چائیلین اور علیل کو آب گرم میں کمی حقوق جگہ میں چھپاتی اور مالش کو بن مالک و گرم کو بہت دن گذر جائیگا اور دوا مسهل کے پلانے سے کوئی مانع نہ ہو سہل کی تدبیر بھی کرنی چاہیے کہ بقراط نے اسکی اجازت دی ہے کہ عظیم فوس جو اجنبی طبی مشہور ہے اوسے کہا ہے کہ اگر صفا میں سیاہی پیدا ہو اور وہ سیاہی فقط صفاق کے سطح میں ہو اور کسی دوا کی وجہ سے سیاہی پیدا ہوئی ہو اوسے پھوڑا و البین خواہ کوئی کھڑا و تندرین اسلیہ کہ سیاہ رنگ کی دوا اکثر اثر پیدا کرتی ہے۔ اوسکے واسطے فقط یہی کافی ہے کہ شہد ایک ہزار اور روغن گل تین ہزار و دونوں کو ایک کپڑے میں لگا کر صفاق پر رکھیں اور اگر سیاہی صفاق بذات خود سینے آپ ہی آپ پیدا ہو اور اندر تک پہنچ گئی ہو مضموم صا اگر اوسکے ہوا اور علامات رکھا بھی جون اوسوقت سلامت مریض نہ پاس کرنی چاہیے۔ اسلیہ کہ ایسی سیاہی فنا و حرارت غریبی پر دلیل مہوتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ آب حرارت اصلی باقی نہیں ہے۔ میں نے بعض ایسے لوگ دیکھے ہیں جنکے سر ٹوٹ گئے تھے اور سلا بھر کے بعد اسکے سر کی ہڈی ٹوٹی ہوئی نکالی گئی اور پھر صحیح رہے اور ہلاک نہ ہوئے اور اوسکی وجہ یہ تھی کہ صدر کہ کس کا یا فنج میں چٹ گئے تھے پہونچا تھا اور رطوبت معدیہ وغیرہ کے نکاس بھی بطرف خارج کے ایسی کہ اندر کی طرف ریم وغیرہ کا انصباب نہیں ہوتا تھا اور نہ صفاق پر کوئی گزند پہونچتا تھا بلکہ وہ فساد سے صحیح اور سالم رہے تھے۔ جانیوس بیان کرتا ہے کہ ایک شخص کی سر کی ہڈی ٹوٹ گئی اور کینٹی کی ہڈی بھی ٹوٹ گئی اور شکست بھی نہ ہوا زیادہ تھی۔ میں نے اوس ٹوٹے ہوئی ہڈی کو بحال خود چھوڑ دیا مگر بقدر استخوان یا فنج کو البیہ کاٹ ڈالا تھا اوسی غرض سے جو اوپر کے بیانات سے معلوم ہو چکی ہے۔ پس یہی تدبیر کافی ہوئی اور وہ شخص صحیح اور تندرست ہو گیا ملی کا ٹوٹ جانا ملی جمع جگہ کی ہے اور مراد اوس سے وہ ہڈی ہے جسپر دماغی کے بال اڑ گئے ہیں۔ عالم فوج جانیوس کہتا ہے کہ اگر اندر کی طرف نہیں ٹوٹی ہے اور دو ٹوک نہیں ہوئے ہیں اوسوقت اگر دماغ کی طرف استخوان ملی ٹوٹ گئی ہے باتین ہانہ کی سیاہ اور وسطی موزن میں علیل کے داخل کر کے اور اگر اندر کی طرف ملی ٹوٹ گئی ہو دماغ ہانہ کی دونوں انگلیاں داخل کر کے نمی اور تحجب کسے مگر کی طرف اور بھاتین۔ اور دوسرے ہانہ سے کھو سید ہا کر دین اور برابر کر بن اور برابر ہونے کے بعد شناخت اوسکی مہواری کی بون مہوتی ہے کہ جو دانت اوس ہڈی پر واقع ہیں وہ درست اور برابر ہو جائی ہیں اور اگر ملی کے دو کسے ہو جائیں اور سکو درست کرنے کے واسطے دو خام و دیکار میں ایک نوک پیچا و ایک گرفت کیے رہے اور طبیب لایچی و دیگر کسے کہ دو نوک ہاں درست ہو کر باقیں اور اپنی اپنی باجیہ باقیں اور پیٹنے دانت تھے چھوڑ دیں خواہ اپنی جگہ سے ہٹ گئے ہیں انہیں بازو و بنا لازم ہے۔ چہ اگر ہوا کسے کہ زخم ملی پڑ گیا ہو خواہ ہڈی کا کونا اور نوک گزرتی اور چھتی ہو اوسوقت چاک کر کے اور جگہ اوس نوک کا کمانے کے بنا کر کرج وغیرہ کو نکال لین کے اور ٹکے وغیرہ سے پھوڑے چاک کو درست کر کے سہی دین کے اور اگر ملی او پچی جو ممکن ہو بازو جبین اور جو دوا تین ٹوک اور جو درست کرنے والی ہیں بعد ہڈیوں کے اپنی جگہ پر درست بیچہ دانی کے استعمال کریں۔ اوس کیونکہ کہا ہے کہ اس مقام ملی بدنش اسطوری سے کرنی چاہیے کہ پچی کا پچ فقرہ خلیہ پر رکھو و دونوں کنارے پچی کے دونوں کانوں پہلا کر ملی کے کنارہ پر لپٹا جا ہے اور ملی کے کنارہ سے لاکر پھر فقرہ رنگ واپس لائیں اور پھر وہاں سے

لمی کے نیچے خساروں پر لاتی ہوئی نافخ تنگ پہنچنا میں پہلوئی لغو کے نیچے لہجائیں اور ایک دوسری ٹپی پیشانی اور سر کے پیچھے کہیں تاکہ
 پھر سے بندش کے خوب پتہ میں اور کہیں نہ پائیں اور ایک سبک چہرہ بھی اور سر پر کھٹنا چاہیے اور اگر دونوں طرف کی کسی سبب کوٹ
 جائیں چاہیے کہ انہوں نے انھوں سے خوب چھینیں اور جب دونوں برابر ہو کر کسی باہمی جگہ بیٹھ جائیں اور باہم مل جائیں اور دانت بھی دیکھیں
 کہ ایسی جگہ پر درست بیٹھ گئے ہیں یا نہیں بیٹھے اور نہایت نیچے جو دوسرے دانت ہیں انکو سونے کے تاروں سے باندھ دیں تاکہ جس عدی کی سر
 بندش کی ہے اور جس طرح درست بیٹھا چاہیے اور سین لغزش نمونے پائے اور کوئی چیز ایسی جگہ سے نہ جاسے اور وسط پر بالکا قصا پر
 رکھو اور سکار کٹا کر لمی پر لائیں اور عمل کو آرام اور سکون کا حکم دیں اور بونٹے اور کھام کرنے سے اسے باز رکھیں اور نڈا اوسکی حریرہ تجویز
 کریں اور اگر اس بندش کی وجہ سے شکل میں کسی طرح کا تغیر واقع ہوا ہو بندش کو کھول دیں یا ان اگر درم گوم عارض ہوا و سوقت نفل
 اور ضما سے غافل نہ ہونا چاہیے وہی ضادات جو صلاحیت اسکی رکھیں کہ ان سے تسکین اور تحلیل باعبدال پیدا ہوا استخوان کا نیچے لمی
 اکثر ہی ہے کہ قبل تین ہفتہ کے درست اور مضبوط ہو جاتی ہے اسلئے کہ یہ بڑی نرم ہے اور اوسمین مخ اور سخر استخوان زیادہ ہے
 اسی وجہ سے پھر جاتی ہے کہ انھٹ لینے تک کا ٹوٹ جانا تک کہ اوپر کی طرف جھک رہی ہے اور نیچے کی طرف خفوف ہو اور اس خفوف
 میں کسر عارض نہیں ہوتی ہے بلکہ اسی مرض لینے کو تہر جانا اور چھینا ہونا چاہیے مقرر کس کی ناک ٹیچی ہوئی موتی سے عارض ہو جائے
 اور ایک جانب سے دوسری جانب کو مٹ جاتا ہے۔ اور اوپر کی طرف کی بڑی بھی کوٹ جاتی ہے ناک میں اگر صدر کسر
 ہو تو کچھ اور کچھ اوسکی اصلاح نہ کجا یا آخر کو کبھی ختم ہونے بظلال محنت شامل ہو جاتا ہے اور کبھی ترجیح ہو کر سخت ہو جاتی ہے اور اوسکی کڑی
 سختی پر پانی نہ پڑتی ہے پھر درست بھی نہیں ہو سکتی ہے لہذا واجب ہو کہ بروز اول اسے علاج اور درستی میں کوشش کریں اور درستی
 اسے حاصل نہ ہو کر رہیں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شکست دینی اگر ناک کے اوپر کے مقامات تک پہنچ جائے خواہ انہیں نہ تمام
 میں پہلے سے کسر واقع ہوئی ہو اوسکی عمدہ تدبیر یہ ہے کہ ایک میل لینے سلائی درست اور خوش اسلوب چٹنی لیکرہ نرمی اور اسکی
 ناک میں داخل کریں اور مقام انتہا میں نہایت نرم ہو جائیں اور ہاتھ یا دوسکو تھام کر دین اور دوسرے ہاتھ سے ناک برابر اور درست
 کریں تا انکے اپنی جگہ پر پہنچا کر ہاتھ سے لے کر ان فٹیلہ کے داخل کر دین بھی لطافت اور نرمی کو کام فرمائیں اور وہ فٹیلہ ایسا ہو
 جو شکل ہو اور درست کرنے کے بعد کو محافظ ہو اور بہتر ہے کہ وہ فٹیلہ کتان کا ہو اور اوصیلا یہ ہے کہ دونوں فٹیلوں میں
 داخل کریں کو آفت اور صدر کسر کا فقط ایک ہی طرف پہنچا ہو اور کبھی فٹیلہ کے اندر پر کی جڑ بھی رکھ دیتے ہیں تاکہ خوب سیدھا
 اور درست ہو اور اس کے بعد ضما کریں ضما کا پچھا یا چھی طرح چپکا دیں اور فٹیلہ کو جب تک سب درستی نہ آجائی باہر نہ نکالیں اور جب
 استخوان اور پنجہ راجھی طرح پیدا ہوا ہو کر نہ ناک پر پڑی وغیرہ کی بندش کرنی نہ چاہیے ورنہ بیٹھ جاتی ہے ان اگر اوس معصم ہو
 ایک قسم کا کوزہ اور کوثر شکل آیا ہو خواہ کسی جگہ کو چھوڑی ہو اور اوچائی ایسی پیدا ہوئی ہو کہ اوسکی بٹھا دینے سے شکل کی درستی پیدا
 ہوئی ہے اور سوقت بندش کرنی ضرور ہوتی ہے۔ اور اگر شکست ناک کی اجڑا زیرین میں عارض ہوئی ہو و اوٹکیوں سے اسکا
 درست کر دینا ممکن ہے مثلاً دونوں ہاتھ کے سبابہ سے خواہ دونوں کی خفوف سے اور اگر ایسے وقت میں ورم عارض ہو
 ورم و اٹکیوں کا استعمال بہت مفید ہے کہ اوس ورم میں تسکین بھی پیدا ہوتی ہے اور شکل کی برآمدگی بھی محفوظ رہتی ہے
 اور لغت درستی پر نام رہتی ہے۔ اسلئے جو دوا سرکلا و زیت اور میدہ اور دھان کدر سے بنا کر اوپر چھڑک لیں خواہ بطور ضما کے

اوپر کا تین اور اگر کم نظر مرض کے عارض ہوئی ہو اور بائیں پاس کر دیا ہو اور اسکے بعد ممکن نہیں ہے کہ ناک سے اپنی مال جھڑ کر بزدل اس کے جھڑے میں جھڑے ہو گئی ہو اسکو نکال دالین اور پر لگندہ گردن اور بعد از خارج کے زور کا ہتھکڑ کرین اور اگر عروق میں زوال خواہ کچھ پیدا ہوئی ہو پھر اسکو برابر کر دینا چاہیے اور بعد از ان پٹی وغیرہ سے باز نہ کر دے کرین کہ وہ اپنی اصلی شکل پر درست ہو جائے اور پٹی باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بند میں صفحہ گردن سے اسطرح جدہ جی ہے باندھیں آسانی بندش کی اور عدلی اسطرح سے بھی ہوئی ہے کہ ناشیہ کا پٹا جو غصہ جو خواہ و وال جو ایک انگلی چوڑی ہو لیکر اور اسکے دونوں کناروں پر شیشہ ماسی خواہ شیشہ کا دسی یا گوند خواہ اور پسند دینے والے کو دھ کر کے ناک کو اس کنارے پر چسپان کرین جدہ جی کی موٹی اور جب لگ کر خشک ہو جائے ناک کو چھڑا کر اپنی اصلی وضع کی طرف پھیرین اور سیدھی کرین اسکی اسی و وال خواہ نوارد وغیرہ کی شکل پر ایسی طرح اسکا دوسرا سر چسپان کرین کہ وہ کچھ سب جاتی رہے اور گردن تک اسکو کھینچ لائیں اور ایسی بندش کرین جو ناک کو اپنی اصلی صورت کی طرقت لاکر ٹھہرا دے پھر اس مفاد وغیرہ کو لگائیں چنبرہ گردن کا ٹوٹ جانا جب کی شکست کی کمی بوجہ کے اٹھانے سے ہوتی ہے اور کبھی کوئی سستہ عظیم خواہ غریب شدید ہو پھر اس سے ترقوہ ٹوٹ جاتی ہے یا ہنہ پھر دستی اور چتر قوہ کا غائب شدہ شکل او صعب ہو جائے اور نہایت تدبیر لطیف کی حاجت ہوتی ہے۔ ترقوہ کی جڑ اور دستی کی تدبیر میں قول اطباء کا یہ ہے کہ اگر ترقوہ زور استخوان سرسینہ کی کوفتہ ہو اور اسکی شناخت یہ ہے کہ راس عضد پنجہ کی طرقت کم اور تکیا اور ترقوہ سے کسی آدھا ہو جائے تحلیل کو ایک سی کی یا ایک شخص اوس ماند کو پکڑے جس طرف ٹوٹا ہو حصہ ترقوہ کا ہے اور اوسکی طرقت خارج کے کھینچو اور اوپر کی طرقت بھی کھینچو اور درمیان کی گردن اور موٹو کو کجا بن مقابل کے کھینچو بقدر حاجت کر اور طبیب اپنی انگلیوں سے درست کرنا رہے جہاں جہاں اونچا ہو اسے دبا دے اور جہاں نیچا ہو گیا ہے اسکو اٹھا دے اگر ایسی دستی میں احتیاج زیادہ کھینچنے کی موٹیل کے پنجہ ایک ہتھکڑ یا چنبرہ میں وغیرہ کا بنا ہو پھر مرنے کو اوس سے دفع کرے تا ایک پلہوں تک اوسکی گول کو لائے کہ ایسی تدبیر بقدر کھینچنے مطلوب ہی حاصل ہو گا اور اگر ترقوہ کا اندر کی طرقت زیادہ جاتا رہا ہو اور طبیب کو کھینچنے سے اپنی جگہ پر نہ آئے اور نہ درست خواہ اسلیے کہ وہ اندر زیادہ ٹھس گیا ہے اور سوت جبار کو برکت لگا کر اوسکے منہ سے کو پنجہ کی طرقت دالین اور دہانے تا ایک استخوان ترقوہ اوچی ہو جائے پھر اسکو برابر کرین اور انگلی سے اسکو درست کرین پھر اگر ترقوہ پھرنے سے کوئی شے جبار کو پھٹی ہوئی نظر آئے صاف ظاہر ہوگا کہ ترقوہ زور دونوں نوک میں اوس جگہ جہتی میں واجب ہو کر اوس مقام کو جاکر کے نوک خواہ کچھ کو نکال دالین لیکن اس کام میں نرمی زیادہ ملحوظ رہے اگر وہ کچھ خواہ نوک پنجہ زیادہ اور کبھی جی تا کہ سینہ کی جلی جھٹ نہ جائے اور پیلے وہ آدھ صفاق صدر کا حافظ ہو پٹی کے نیچے رکھ دینا چاہیے بعد از ان ہڈی کو دبا خواہ ٹالنا چاہیے۔ پھر اگر درم گرم عارض نہ ہو جاکر کہ مقام پر ٹانگے لگانے اور اسکا حمام اور ملاوٹ دیکر کرے اور اگر درم عارض ہو گئی وغیرہ روشن میں ترک کرنا چاہیے اور اگر سر باز نہ دے کا بد وقت ٹوٹے کے پھر ایک ٹکڑے ترقوہ کے پنجہ کی طرقت اور یا ہو لازم ہے کہ باز کو کسی چوڑی پٹی سے لٹکائیں اور بطریق حق کے اونچا کرین اور اگر ترقوہ کا اوپر کی طرقت نابل ہو اور یہ بات متروک ہوتی ہے اسوقت باز کی تعلیق نہ کرین جبکہ ترقوہ میں صدر کے کچھ ہو پھر اوسے چت لٹکانا چاہیے لٹکانے کے لٹکانے کے ایک مہینہ میں خواہ مہینہ پھر سے کم میں ترقوہ درست ہو کر استخوانی بابت ہو۔ جو پٹیاں ہندس کی مقرر میں اونکے بیان میں اطباء نے کہا ہے کہ چونکہ ترقوہ اندر کی طرقت سے جدا نہیں ہوتی ہے اسلیے کہ وہ سینہ سے

متصل ہے اور سینہ سے جدا نہیں ہے اور اس وجہ سے اس کو اسطرح سے حرکت نہیں ہے اگرچہ باہر سے ضرب شدید ہو بھی
اور جدا ہو جائے پھر فوراً اسی طرف برابر ہو جاتا ہے اور جو علاج ٹوٹ جانے کے وقت کیا جاتا ہے وہی علاج اس وقت مفید
ہوتا ہے۔ لیکن جو کنارہ اس کا بطرف شانہ کے ہے اور اس سے جدا ہو جاتا ہے وہ کنارہ زیادہ نہیں اترتا ہے اس لیے کہ وہ فصل
جیسے دوسرے ہیں اس کنارہ کو اترنے سے منع کرتا ہے۔ ایسا سر شانہ کا بھی اترنے سے روکتا ہے۔ ایسا تر فوہ حرکت
شدید نہیں کرتا ہے اس لیے کہ اس کی ساخت اسی واسطے ہوتی ہے تاکہ سینہ کو جدا کرے اور اس کو ہچکچاتا دے اور اس واسطے تمام
جیواں میں تر فوہ فقط انسان کے واسطے بنایا گیا ہے اور اگر تر فوہ اتر جائے تو جہنگافہ ہونے خواہ کسی اور وجہ سے جو این
قبیل ہو اس کو برابر کر کے اپنی جگہ داخل کرتے ہیں اور پیٹا نہ سو اور گدی بہت سی جو اس پر باندھتے ہیں وہی ہوتی ہیں جو
منکب کو علاج میں بھی مفید ہوں کہ جب وقت کنارہ منکب کا اپنی جگہ سے تل جاوے اور اس سے پوچھا منکب جو اس مراد کو
بھی وہی بندش پوری کرے اور جس چیز سے تر فوہ کی بندش ہمارے منکب کو کرتے ہیں۔ چونکہ وہ استخوان عفرونی اور لاغز اندام
گندہ اور عظیم ہو جاتی ہے اور جب اپنی مقام سے اتر جاتی ہے نا تجربہ کار کو ایسا گمان ہوتا ہے کہ سر اعضا کا جدا ہو گیا ہے اور اپنے
مقام سے نکل گیا ہے اور وجہ اس کی غلطی کی یہی ہوتی ہے کہ سر شانہ کا اس وقت بہت باریک اور تیز نظر آتا ہے اور جس جگہ سے
متصل ہوا ہے اور ہٹ گیا ہے وہ مقام مقرر نظر آتا ہے کہ وہ سینہ کے برابر گیا ہے۔ گو طبیب ہوشیار کو چاہیہا وہ میں علامات اور دلائل
پر بنا کرے جو آئندہ مذکور ہونے ہیں گفت کا ٹوٹ جانا شانہ میں جو مقام عرض اور چوڑا ہے وہ تو بہت کم ٹوٹتا ہے شہر
وہی باریک نوک میں اور کنارے اور گونے جو کمزور اور نازک ہیں مورد آفت کسب کے رہتے ہیں اور جب کوئی شے ان میں سے ٹوٹ
جاتی ہے بذریعہ کس کے اسطرح دریافت ہوتی ہے کہ پانہ کے چھونے سے اس جگہ کوئی شے گڑتی ہوئی معلوم ہوتی ہے مگر
اکثر ان چیزوں میں شکست الہی قسم کی پیدا ہوتی ہے کہ بوجہ اس کے خشونت اور کھڑا ہن پیدا ہوتا ہے وہ خشونت بذریعہ سر
دریافت ہوتی ہے اور خاص جگہ کا درد اور چیخا اور گٹا کسی شے کا اگر گمان تک نوبت ہو تو پوچھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی یہ کوئی شے
بہین ہوتی ہے کبھی یہی چیزیں ٹوٹ کر اندر گھسٹ داخل ہو جاتی ہیں اس کی علامت نقص ہے کہ اس جگہ شکل پیالہ کی پیدا
ہوتی ہے اور حقیقت سے ٹھٹکی اور ابھی پیدا ہوتی ہے لیکن وہ کھٹکا اتنا کم ہوتا ہے جب خوب کان لگا کر سنیں اور اسی مقام
خاص کو متصل کان کے لہجہ میں جب سماعت کار کر ہوتی ہے اور جوتاہ اس عضو میں داخل ہے لیکن جس ہانہ کا وہ
شانہ ہے اس میں مضر پیدا ہوتا ہے اور درجی عارض ہوتا ہے علاج اس کا لطیف بدجوا و درنگ اور مائل کرنا اس بات میں
کہ آگے سے اس کو علیحدہ نہ بنائیں اور برابر کرنے میں جلدی نہ کریں۔ اور کبھی عوام میں ایسے پھینڈنے کے بھی عادت ہوتی ہے
میرے گمان میں یہ احتیاج اس نظر سے ہونا چھچکی طرف جذب کر کے برابر کر دیں اور اس کی احتیاط ضرور یہی ہو جاتی ہے
کہ مادہ جمع ہونے پر اسے اور جو مغز بوجہ اجتماع مادہ کے مطنون ہے اس کا دفع ہو جائے۔ نوک میں شانہ کی اگر ٹوٹ جاتی ہے اور
اوپر کے ٹوٹنے سے غلغلی اور غش لپے چھپا عارض ہو اور ابتدا ہو تو بالضرور اس کا اخراج کر دینا چاہیے اور اگر یہ اندانہ ہو بلکہ اپنی جگہ پر
بھری ہوئی ہوں اس وقت انکو برابر کر دینا چاہیے اور برابر کرنے کے بعد ایسے رباطات سے بندش کر دو جو تر فوہ کی بندش تیز
بکارا دہوتے ہیں لیکن جس شخص کا شانہ ٹوٹ گیا ہو تا زمانہ صحت اور سے دوسری کر دے سونا لازم ہے صہ میں دوا و لوگوں کو

شانہ پڑے استخوان سرسینہ کا ٹوٹ جانا نقص جسکو سرسینہ کی بُری لگنے ہیں وہ بھی کبھی جدا ہو جاتی ہے اور نقص
 ہی جدا ہو جاتی ہے اور کوئی بُری لگنے سے نہ نہیں ٹوٹی ہے۔ اور کبھی ٹوٹ کر اندر کی طرف گھس جاتی ہے۔ پہلی صورت لینے جدا
 ہونے کی شناخت یہ کہ جو ہڈی اور ٹوٹنے سے ایک لکھنک پیدا ہوتا ہے اور دونوں ہڈیوں کے جدا ہونے کے بعد جدا ہونے کے بعد
 ہڈی اور درمیان بھی استخوان ہو جاتا ہے اور دوسری صورت لینے ٹوٹ جانے کی شناخت یہ ہے کہ اس کی وجہ سے اعراض رومی اور
 مملک عارض ہونے ہیں جیسے خین النفس و درنہ خشک اور شتیر الیسا غلب خون بھی ہو سکتا ہے اور اگر بعض جہاں سینہ میں
 نقص بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ ان بیماریوں کا علاج وہی ہے جو شانہ ٹوٹ جانے کا علاج ہے اور اگر بُری سرسینہ کی ٹوٹ کر جو کھیر
 جھک جائے اس کا علاج وہی ہے جو پوشیدہ اور چھپی ہوئی بُری کاسہ کے کوبہ کے چھپ جائے اور اگر ٹوٹ کر پیلوین میں گھس جائے اس
 وہ بھی مستعمل ہوگی جو صوف سے مستند اور گول بنائی ہو اور نیچے اس کے ایک پی سیدھی رکھی جائے اس کے بعد وہ ٹوٹوں کو
 سرے پیلوین میں لگانے کے لیے کسید می پی گول پی کو مکمل جانے سے منع کرنی ہے پیلوین کا ٹوٹ جانا اسات پیلوین
 جسکو صاف کرتے ہیں اور اصلی رسی ہوا نہیں کبھی کسیر عارض ہوتا ہے دونوں طرف سے اور اصلاح کا وہ ہیں جو کہ ان چھوٹے پیلوین کے
 اطراف اور کنارہ دوسری جانب کی ترسیف کے غفر و فوات واقع ہیں چنانچہ جن شرح میں بیان ہو سکتا ہے لہذا دونوں اطراف کو
 سواہی رض کے کسوی عارض ہوگا۔ پیلوین کا ٹوٹ جانا بہت آسانی سے دریافت ہو سکتا ہے اور ملس میں پوشیدہ نہیں ہوتا
 ہے اس لیے کہ تشویش محسوس ہوتی ہے اور یہ موقع حرکت بھی پیدا ہوتی ہے اور کبھی اگر کان لگا کر سننے خفیف سا لکھنا بھی سنائی
 پڑے گا اور کبھی ٹوٹ جانے کے اندر کھیر پائی جھک آتی ہو اور اس کی شناخت عارض ہوا و زوات الجوب اور نفث الدم کی ہوتی
 لازم ہے کہ ممبر اور دست کا اور اسکے درست کرنے پر جرات نہ کریں اور اس پر مانہ و دلیل اس خاص طور پر کہ اسے بالکل
 کھینچیں اس لیے کہ اور چارہ کار اور تدبیر نہیں بن رہتی ہے اور تدبیر کو اسی صورت میں منحصر جان کر نہ کرنا چاہیے اس لیے کہ حلیہ بدن
 محاسن کے استعمال کے بہت دشوار ہے اور بچنے لگانے سے کبھی خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ بہت سا مادہ اس جگہ اندر کی طرف
 کھجا ہو جائے اور بعد اجتماع مادہ کے جس قدر فساد کا گمان ہے وہ منفی نہیں ہے جو ہڈیوں کے ساتھ نرمی کیما اور زیادہ دیر تک نہ ٹھہرے
 جو خوف کی بات نہیں ہے لیکن کبھی غلبہ اندامی نفع جو زیادہ نفع پیدا کرے کہلاتے ہیں تاکہ اسکا پٹ بھول کر نفع اور کسر میں
 دریافت پیدا ہو اور اسی وجہ سے کسر لطیف خارج کے بلٹ آکر اور تدبیر بھی اگرچہ بعض اوقات میں ایسی ضروری ہوتی ہے
 کہ بدن اس کے چارہ نہیں ہوتا ہے لیکن دم کے پیدا کرنے کا سبب غلیظ ہے۔ بعض کالمین تین جہے کہ اس کے موضع شکست کو
 ایسے صوف سے پوشیدہ کرنا چاہیے جو بہت گرم ہیں دبو یا گیا ہو اور اسی کی گدیاں پیلوین کے انچھین کھن جاتین تاکہ جگہ جھک
 تاکہ بندش درست ہو سکے اور جب بندش کے پھر سے سینہ پر پھر پھر کر لائے جاتین کہ اندر سے پیدا ہونے والا اسکا بیان سنہ کی
 بندش میں ہم نے کیا ہے بعد بندش کے ممبر کریں جیسے شوقیہ کے مرض کے علاج میں ممبر کرنے ہیں اور انصاف کریں جسکا کل
 عضو کسے رکھنا ہے اور اگر کوئی ارشد بد حکم و پیش موخرہ ہڈی ٹوٹی ہوئی چاس جیتی ہو اور اندامی ہوا و صفت ملکہ ہوا پاک
 اس کے ہڈی ہوئی پسلی کو کھولتے جاپیے اور کھول کر اس کے نیچے وہ اس سے بدو کی حفاظت ہوتی ہے رکھیں تاکہ صفات بوجہ
 چھینے ہڈیوں کے باہر نکل نہ آئے پھر اگر دم گرم عارض ہو جائے کہ جہاں جہاں پاک کیا ہے سب کو جمع کر کے علاج کریں اور دم

اور اگر دم گرم عارض ہو تو غن میں دھوبی نہونی گدھی اور پی سے دم کو چھپا دین اور طلیل کو غذا دین اور نسکین و رحم کا علاج کرین اور جس کر وٹ اوستہ آرام اور چین لے اور سے کر وٹ اوستہ لیسار ہننے دین کسی کی وجہ سے جو جو حادثہ پیدا ہوے یمن جو جو امور غزوات سینے کر تو یمن بوجہ کہ پیدا ہوئے یمن او کی تفصیل یہ ہے کہ حرارت کی استدارت میں تہ تبیین عارض ہوئے سے اور نیزہ ریزہ ہو جاتے یمن اور سردان گروٹین بہت کم عارض ہوتی ہے اور جب عارض ہوتی ہے تو شخاع کی جھلیان پھوڑ جاتی یمن اور خود شخاع میں بھی ای کی کیفیت نہوتی ہے اور چونکہ شخاع کو صفاف یمن اور خود شخاع میں غصہ پیدا ہوئے ہے کو بھی گزند اور الم ہوئے ہے اور تابع اس الم کی موت ہوتی ہے خصوصاً صاحب یہ صدمہ گردن کے کہ لوگوں کو پھوڑ لگتا اور جب سے کہ پہلے سے حکم طعی ہلاکت کا دیا جاسے اور چونکہ ہلاکت واقع ہونے والی ہے اور سکی خبر بیان کر دی جاوے کہ اگر لوگوں کی تدبیر ممکن ہو اور استخوان مٹوئی چاک کرنے کے ذریعہ سے نکال سکین اس سے بہتر کیا ہے ورنہ وہی تدبیر جس سے نسکین اور دم حارہ یمن حاصل ہوتی ہو کرین اور اگر کسی قدر لقیہ کرنا کی اور پچی اجزا یمن سے باقی رہ جائے یعنی وہ جز جس کا نام شوکر ہے اور سکونیدر نکال دالان چلبیہ اور اس کا پتہ مٹوئے سے او لگیوں کے پھوڑ وقت تفتیش کے مل جاتا ہے اسلئے کہ چونکہ انک جو جاتا ہے جو حرکت بھی ہوتی ہے اور اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہے پس مناسب ہو کہ اسکو چاک کر کے جلد کو نکال دالین اور یکے بعد دیگرے نکال کر درست کر دین اور دوا طعم کا استعمال کرین اور اگر استخوان کا بل بیٹھے دو کٹف کو بیج کی ٹڈی اسفل قطن تک اور عرصہ تک ٹوٹ جائے چاہیے کہ یمن ہاتھ کی سبابہ مفعد کو اندر ڈال کر ٹوٹی ہوئی ٹڈی کو پہلے درست کرین اور ہتھ سے تا ایک انچی جگہ درست بیٹھ جاوے اگر محکم معلوم اور محسوس ہو کہ استخوان مذکور بالکل جدا ہو گئی ہے اور سکون بھی چاک کر کے نکال دالین اور ازالہ جو بندن لائق مفعد کے ہے اور جو علاج او سکے موافق ہے استعمال کرین عرصہ کا ٹوٹ جانا استخوان عرصہ جیسٹ جاتی ہے اکثر لطف خارج کے مائل ہوتی ہے اسبواسطہ وہی تدبیر واجب ہو کہ رد کسرتن کی جاتی ہے یعنی جس تدبیر سے ٹوٹی ہوئی ٹڈی اپنی وضع اور شکل اصلی کی طرف پھیری جاتی ہے اوسی طرح کی تدبیر بیان بھی چاہیے اور ہاتھ سے مٹاتے مٹاتے خوب برابر کرنے میں تاکہ ٹوٹی درست بیٹھ جاوے اور بندن اسکی رباط متصدا عد سے جسکی صورت بیان ہو چکی ہے کرین اگر چہ انتہا اس بندن کی منکب تک پہونچو اور اسی پی سے او سکون مضبوط باندھ کر بندن تمام کرین بشرطیکہ منکب کے قریب یہ کر وٹانے ہو بعد ازان ایک ایک پی او ترنی ہوئی باندھیں اگر چہ مرفق تک پہونچو اگر کہ مرفق قریب مرفق کے ہو اور سکے بعد ایک بٹسری پی اور باندھیں جو پیچے سے او پر چڑھتی جاسے اور باندھ اسطرح لٹکا میں کہ راویہ اور کچ پیدا ہو اور بالکل جھکا جاوے اور او تر او تر ہے کہ اسمین خرازی زیادہ ہوا و بہتر ہے کہ عرصہ کو سینہ سے باندھیں اسطرح کہ مرفق سے ہی راویہ پیدا ہو کر مرفق او عرصہ کو حرکت نہ ہوئے پہلے خصوصاً جب مرفق کی شکست کا صدمہ پہونچا ہو اور پی پر سر کر اور باقی باقظ باقی دالین اگر کہ سین ابھی دم پیدا ہو اور پی خراہ گدی پار چہ نکان کے مہونی چاہیے چار او کل کی چوڑی اس سو زیادہ نہیں اور ٹوٹی ہوئی ہستہ رز ہو سکے ہون اور دم بھی پیدا ہو گیا ہو اور سوقت گدی وغیرہ صوف کی بنا کر اور رخ مناسبت میں ہو کر کھڑی اور ہتھ پیچو اگر ممکن ہو اور کوئی لاف نہ ہو سات روز تک باندھنے کے بعد کھولنا چاہیے بلکہ دسویں روز تک بھی اگر بندھی رہی ہو تو اس مدت کو کھول کر پھر چروئے بندن کرنی چاہیے اور نہ نظر کسی ضیا طے کے اس مدت سے پہلو کھولنا دیکار موہتیرے دالان

اور اسی تجربہ کی طرف نظر اوجھی مائل ہے کہ اس تدبیر سے آفات کا دفع ہو جاتا ہے اگرچہ اسباب اور درست ہونے میں کس قدر تاخیر ہوئی
 ہے مگر جیروں کے رکھنے کی کیفیت کا بیان وہی کافی ہے جو اوپر کے ابواب میں ہو چکا ہے اور جیروں کی بندش چالیس روز برابر مانی جا
 اور اگر نظر حاصل عاویہ کسب میں اچھی طرح ہڈی پھراہنی مگر درست ہو کر عود کرے زیادہ کھینچنے کی ضرورت ہو اور جیروں کی خدمت نہاؤ نہ کسی
 مسین کی اعانت کافی ہو علیٰ کو ادنیٰ کرسی پر چٹائی کہ او سکی وضع کھڑی ہونے سے زیادہ قریب ہو بہ نسبت بیٹھنے کے اور اسی کا
 نگہ کیسی بی بی وغیرہ پر جو کرسی میں بنی ہو کر ناچا ہے چنانچہ اس کا بیان مقام قطع میں ہو چکا ہے اور حیران بر لعل کا نگہ ہو اس پر کچھ
 بچھا ہو کر نرم اور گلدہا ہو جائے اور اس کے بعد صرف میں کوئی تہاڑی شی لٹکا میں جو صرف کو بچھ کی طرف کھینچ کر جب متناظر ہو تو تک
 کیج چکے برابر اور درست کریں اور اگر فقط عصابہ ہاؤ تو یہی کی بندش کر کے اوپر اور نیچے کافی ہو اور غلیل کو چپٹ لٹا کر جس مگر عصابہ کی
 بندش ہے اسے چند قوی اور روز اور آدھ ہوسے اوپر خواہ نیچے کی طرف کھینچنا کافی ہو پھر یہی تدبیر کافی ہے اور زیادہ وقت لگنے کی
 اور اگر کسر وسط عضد میں ہو بندش ایسی کیجے کہ میں جہاں سے مفصل اور جو درد دونوں طرف برابر ہو اور اگر کسی طرف ہٹ کر نکلت
 صدر واقع ہو اسواؤ و بچہ نہ ہو اس وقت بندش کو زیادہ قریب اس طرف کر کے جو درجہ اگر فقط ہڈی کو صدر واقع ہو چٹ جائے
 صدر ہو چنانچہ فقط صدر اور شنگافہ ہونے کا علاج کر داور بندش اس کی مضبوطی کر کے چاہیے ساعدہ کا ٹوٹ جانا کبھی دنوں
 ساتہ ہی ٹوٹ جاتے ہیں اور کبھی ایک ہی کٹ ٹوٹ جاتا ہے اور دوسرے میں ٹوٹتا ہے مگر نیچے کا گنا اگر ٹوٹ جائے بہت برا ہے نسبت
 اس کے کہ اوپر کا گنا ٹوٹے اور صورت میں برائی نیچے کے گنے کے ٹوٹنے میں زیادہ ہوتی ہے نسبت اوپر کے گنے ٹوٹنے کے اور
 اس کی وجہ یہ ہے کہ نیچے کا گنا دبی ساعدہ ہے اور دبی سب بوجھ اوٹھائے ہوئے ہے اس کا ٹوٹ جانا بڑا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ نیچے
 کو جو بوجھ کثرت نہیں ہے اس کے ٹوٹنے سے قیص صورت زیادہ پیدا ہوگی ایضا اوپر کا گنا قبول علاج زیادہ کرتا ہے اور نیچے والا اس قدر
 قابل علاج نہیں ہے خصوصاً اگر دونوں ساتھ ہی ٹوٹیں۔ واجب ہو کہ بروقت کچھ بھانے کے جب کھینچنے کی حاجت ہو تو یہی کی کرے
 کہ میں اور ٹیک لگاتین اور مقدار بندش کی دریافت کریں کہ کمان تک بندش کرنی چاہیے۔ اس لیے کہ اگر اس صدر کی وجہ سے اوٹھیں
 تھوڑا ورم پیدا ہو جائے خواہ تھوڑا سا ورم پیدا ہو اس وقت بندش معتدل اور باقارہ مناسب کرنی چاہیے اور اگر ورم
 اور درد بالکل نہ ہو بندش ذیلی کرنی چاہیے اور اگر ورم خواہ درد شدید اور باقارہ ہو اس وقت ڈھیلا رکھنا زیادہ واجب ہے
 اور جیروں کے رکھنے کی صورت اس مقام پر پوشیدہ نہیں ہے اس لیے کہ مگر دکھاؤ کی اور کھلی ہوئی بے لگا دے لیکن کچھ چپ
 اتنی لاجبی ہوں کہ تمام کف دست کہ برابر ہونچ جاتین اور اونگلیوں کی جیروں تک گھیر لیں بلکہ اس سے کس قدر مقدار رکھاؤ
 کی کم ہونی چاہیے۔ لیکن اس وقت بھی واجب ہو کہ اونگلیوں کو بیوندا اور جوڑے سے سن نہ کریں اور جب کچھ چپ بندہ چپ
 اور اس کے اوپر بندش بھی کیجیں چاہیے کہ گردن سے شکل فردی لٹکاتین جس کو عوام کل جھٹا کہتے ہیں اور اس کے لٹکانے کی شکل
 میں اس کا خیال رکھیں کہ اگر شنگست فقط کوئی تھانی طرف ہوتی ہے اس وقت پیچی اس قدر چڑھو ہو کہ تمام ساعدہ کی
 طول کہ برابر ہو اگر طافات اس قدر بادل کی جسمیں ہاتھ لگ رہا ہو فقط مقام کسر سے ہوتی ہے اور سب مقام اس سے جدا ہے
 اور اس کا سہارا نہیں پاتا ہے بالفرد التوا اور پیچیدگی عارض ہوگی اور جلد کف دست بالطبع مائل اور تھکتی ہے اس وقت
 جھکے گی۔ بلکہ واجب ہو کہ پیچیدگی اور اکثر مقدار ساعدہ کے علاقہ کے اندر ہو اور اگر گرا دہر کی طرف ہو اس وقت لٹکانے کی

صورت اچھی ہے کہ تمام شکست علاقہ سے حدار ہے اور دونوں کناروں سے گھدست کی کم مواد و مرفق سے اسلیکے اگر کوڑا سنا
اسکا اوس سے الگ ہوگا گھوڑا بری اور درست کی شکل پر معین ہوگا اور علاقہ کا کڑا نرم اور طلیق اسکی ایسی نو جھین جھول سچ
اور نہ زیادہ کشادگی اور صرازی ہے نہ پائے کچھ ساعد کو یہ اوجھڑا ہے کہ قریب اٹھا مین نکو درست ہو جانا ہے اور گھت
جوڑ جاتی ہے رسخ کا ٹوٹ جانا ر سغ بار یک بڑی جوڑ کی ہاتھوں اور پانوں میں ہوتی ہیں اور کمر تیر بڑیاں ٹوٹتی ہیں
اسلیکے کہ سخت ہوتی ہیں اور اگر کوئی صدر مغرب و خور کا اٹھیں ہو چننا ہے اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہیں اور ٹوٹ کر جدا ہوتی
ہوتی ہیں لہذا اونکا علاج وہی ہے جو طاع کو ابواب میں مذکور ہو چکا اور ٹنگلیوں کی ٹڈیوں کا ٹوٹ جانا یہ بڑیاں
بھی بہت کم ٹوٹتی ہیں بلکہ انہی جگہ سے ہٹ جانا انکو عارض ہوتا ہے۔ اطباء نے کہا ہے کہ اگر یہ بڑیاں ٹوٹ جاتیں جلیل کو ایک
اونچی کرسی پر بٹھا کر رکھ دیا جائے کہ اپنی پیچھل برابر کی کرسی پر رکھ کر اور چنی بڑیاں ٹوٹ گئی ہیں انکو ایک خادم خوب زور سے
کھینچ کر درست اور برابر کرے اور طبیب اونکو ٹھوسے اپنے اونکو برابر کرے اور سارے کو سوار اونکو جوڑ کے کام میں لائے اور اگر اونکو
علیل کا بچو کی طرف جبکہ گیا ہو مناسبت کے استعمال رباط کا اور کدیطاف کو کرے کہ اکثر دم گرم عارض ہوتا ہے اور چونکہ یہ بڑیاں
مسترخی ہو جاتی ہیں اسی وجہ سے بہت سا فضلہ انہیں جمع ہوتا ہے اور بہت جلد منجمد ہو جاتا ہے اور مضبوطی پکڑ لگتا ہے۔ اور اگر
کر کسی استخوان سلامی میں عارض ہو خواہ ایک ہی اونگی میں عارض ہو تب تک وہ اونگی ابھام ہو مناسبت ہو کہ اسے خاص
بند سن جو اور بند کوڑ ہو چکی ہے کو بن اور پٹیچیل کو اس کے برابر باندھیں تاکہ ثابت اور پر قرار رہے اور جیش اور حرکت سے کچھ فر
نہ ہو چوچھر اگر کسی ایک اونگی میں مثل سار یا خضر کے عارض ہو جائے کہ اونکو سہمہ قریب کی اونگی کے باندھیں اور پچ
کی اونگیوں میں کسرافق ہو جائے کہ وجاہت کی اونگیوں کے سہمہ اور سکو باندھیں اور سب کو پے در پے درست کر کے بند
کر بن کہ یہ طریقہ بہت اچھا ہے اسلیکے کہ زیادہ ثابت ہوگا اور بہت حرکت بھی زیادہ ہوگی اور جو بات کچھ جوڑ کی بند سن سے پیدا ہوتی
ہے وہی اس سے بھی حاصل ہوگی یعنی ٹوٹی ہوئی بڑیاں جو اسپین بندھیں گی بہتر لکھیا چونکہ کام دین کے جوڑی بڑی
اور ورت کا ٹوٹ جانا کوڑے کی بڑی کبھی شاد و نا ٹوٹ جاتی ہے اور بہت قوت سے ٹوٹ جاتی ہے اور کبھی السو
حالات کے بطور ریزہ ریزہ ہونے اطراف کو ٹوٹ جاتی ہے اور کبھی طول میں بھٹ جاتی ہے اور کبھی اسکا حصہ اندرونی اندر
کی طرف دھنس جاتا ہے اور کبھی سب احوال کو بعد اوجھن در اور غرض یعنی جھین پیدا ہوتی ہے اور ساق اور ران میں خد پیدا
پیدا ہوتی ہے اور قریب قریب اونہی امور کے عارض ہو تو میں و عضو میں منکب کو ٹھننے سے عارض ہوتے ہیں۔ جب جوڑی
بڑی جو عضلہ کو اوپر جوڑکے جابو خواہی عضلہ میں کو نہ نکل آئی اس کے درست کرنے میں بہت دشواری ہوتی ہے اور ایک دو کوڑوں
نقصان عارض ہوتا ہے۔ علاج اسکا یہ ہے کہ علیل کو اسی شکل پر جو قدر کم کر بن کر نہ بیٹھا جائے اور نہ کھڑا ہو اور دم و دم قوی
بلک سار کی اوسکی دونوں ٹانہیں خوب کھینچیں ایک شخص ایک ان کو زور سے کھینچا اور ایک شخص اپنے دونوں ہاتھ سے
گرفت کرے تاکہ جلدی مدافعت اس شخص کی جو ران کو کھینچ رہا ہو نہ کرے اور چھ کدیطاف اولیٰ کر نہ پڑے اور دونوں مجر و دونوں کو
کو پشت اور بہت قوت اٹھا دین تاکہ برابر اپنی جگہ پر بیٹھ جاتیں بعد ازاں اوسے پٹھا لگاتیں بعد ازاں ایک تیشک خواہ نہا پیر
جو کپڑے وغیرہ کا ہوا کہ سید سخت بھی اوس کو لٹاتیں اور یہی تدبیر قریب جھو اب ہر تشنگی علاج میں اگر ٹوٹ جابو اگر درک یعنی کوڑ

کیا جانب سے چوڑی بڑی ٹوٹ جائے اور اس کا علاج قریب سے ہٹانے کے ٹوٹ جانے کی اور واجب ہو کہ ترتیب کا استعمال بندش کریں اور گریبان اور پیشانی بہت درست اور برابر رکھیں اور جیسا سب بحال اس عضو کے ہے اور سطح ہندش کریں اور چاہے کہ کثیر بعض کا خواہ مقام ٹیک اور استعمال گدی وغیرہ کی موضع و طرح پر موران کا ٹوٹ جانے اور ان جب ٹوٹ جاتی ہے بقوت کچھ بچہ کی ضرورت ہوتی ہے بعد اس قدر کچھ بچہ کی اپنے بہت طبیعت پر آتی ہے اور اس کی اصلی ہیئت یہ ہے کہ جانب وحشی میں تھک پڑے اور جانب انسانی میں تغیر ہے جیسے شکل اس کی حالت صحت میں نظر آتی ہے۔ ران کی پیچ کے ٹوٹ جانے کا حال بخوبی ملاحظہ کرنا چاہیے اور اس کے اوپر کا کنارہ بھی خوب طرح ملاحظہ کریں اور بچہ کا کنارہ بھی بخوبی ملاحظہ کریں کہ کونسا ٹوٹا ہو اور کون نہیں ٹوٹا اور درست ہو اور جو احوال عضد کے ٹوٹنے کے باب میں مذکور ہو چکے ان سب کا اچھی طرح استعمال کریں اور ہندش اوپر کی طرف بچہ سے جاسے تاکہ ہر کی درست رہنے کی حفاظت ہو اور بچہ خود اس طرح چڑھنے سے بچے اور نہش ٹکڑے۔ اطباء نے کہا ہے جس وقت ران ٹوٹتی ہے آگے کے مقامات اور ظاہر ہون کی طرف زیادہ بھج جاتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ بڑی چوڑی ہے اس طرف سے اور وہی خلقت کا اور ہاتھوں سے اور ٹینک کے بازو سے اور مختلف طور پر کچھنے سے جو برائیتش پیدا کریں برابر اور درست کیجانی ہو۔ خواہ ایک سرنگ ٹوٹی ہوئی مہم کے نیچے اور دوسرا اوپر ہلکے ہندش کرتے ہیں اگر شکست وسط استخوان میں واقع ہوئی ہو اور جب وسط سے ہٹ کر قریب ران کے سرے کے ہو چاہے کہ ایک نالیہ ایسا بنیں کہ اس کے پچھن اونی شے مثل غدے خواہ مکمل وغیرہ کے لپٹیں تاکہ اس کی رگڑے گوشت نہ کٹ جائے اور وسط اس کا عائد لیغیر پر رکھیں اور اطراف اس کے سر کے طرف بڑھائیں اور ایک خام کو سر اکر اپریں کہ بچہ کھانے سے اور اگر گھڑانو کے قریب مواد سوخت ہم ہی کو مقام کسر کر دے اور یہی بچا تہ میں اور اس کے دونوں سرے کسی نیسے شخص کو دلا کر تہ میں جو اچھی طرح سے لپیٹا ہو اور اوپر کی طرف لیغیر بڑی اور رگڑے کو خوب زور سے پکڑے اس کی گرفت کا طریقہ یہ ہو کہ ران پر ایک ٹی لپیٹے اور اس عضو کو برابر کرے اور علیل موندہ بھل لپٹا ہو اور اس کا اس کی داڑھی پہلی ہوئی ہو اور گدی بوجہ کسر کی جھنٹی اور گدی ہو اسے جیسے ہم نے بیان کیا ہے درست کریں اور جب قدر بڑی کسی مقام پر ران کے اونچی اور بلند ہو گئی ہو اس کو نکال ڈالیں جس طرح پر ہو سکے اور جملہ تدبیرات بدستور سابق کے عمل میں لائیں جیسے باب عضد میں ہے ذکر کیا ہے ران کی بڑی بعد ٹوٹ جانے کے پچاس دنوں میں سترہ اور استوار ہوتی ہے۔ اور ہم قریب کے بیانات میں خبر دی ہیں کہ اگر کسی کو بچہ ٹھکانا اور درست کرنا کیونکر مناسب ہو بعد ازاں کہ علاج ساق کا پورا ہو چکے اور واجب ہے کہ ایسی وقت میں دونوں رانوں کے پچھن ایک گولا لکڑی وغیرہ کا ایسے طور سے رکھیں جو اس بہت اور صورت کی حفاظت کرے جو صورت سے اور شکل سے اس کو درست کرنا ہے اور ہر معروف سے جسے ہر ایک گمان کرے اور جراح بانٹا ہے اس کی درستی کریں کہ وہ دم اور غارش کے پیدا ہو نہکا ہر وقت خیال رکھیں اور جب ان پر وہ دم پیدا ہوتا ہے وہ دم قوی ہوتا ہے اور بہت جلد تمام ان میں جاتی ہے اس وقت واجب ہو کہ جھٹ ہٹ ہندش کھول کر قلعش حال کریں اور بعد کھولنے کے دم میں خفت پیدا ہوگی اور متفرق ہو جائیگا اور طولات و رمہ کے دور کرنے کی واسطے مخصوص ہیں ان کا بیان بخوبی ہو چکا ہے

قالب اور برج جو بڑی کی دھن اس طرح بنائی جاتی ہیں کہ ان میں ایک طرف تھوڑی سی تغیر اور گڑھا ہوتا ہے تاکہ جہاں دھن

سکھ باندھیں درست میٹھے جاتیں اور پاؤں کی جانب طول میں کھڑک اور نہیں دھجی اور پی وغیرہ لپیٹے ہیں اونکی یہ صورت ہو کر اگر
 جھوٹے ہوں اور ساق پہلو پر نہ ہوں بلکہ اس مقدار سے کم قطع کی ہوں ایسے قالب غیرہ کے استعمال سے فائدہ کیا ہوگا
 اور قدر حاجت سے بڑے ہوں مریض کے بیفائدہ تب اور گزند پہونچو گا علاوہ ہر ان اگر چھوٹے ہو گئے بھی مریض کو کسی قدر
 ضرور پہونچے گا سہ فالب کو لائے ہونے کا فائدہ یہ ہے کہ حسب قدر حصہ پاؤں کا صحیح اور مٹوف نہیں ہے اور سکھ حرکت سے باز رکھو نسبت
 اوس حصہ کی حرکت لٹے ہوئے مقام کو مفر ہو خصوصاً جو وقت غفلت اور نیند کا ہو اور اس بندن کی احتیاج بطرف ان
 آگاہی بڑی شکست میں ہوتی ہے اور پھر بھی جب تک اور جگہ اور تدبیرات سے خارج ہو لین اور کسی طرح کی اور تدبیر کار کتر ہو
 تب یہ قالب چھٹایا جائیے اور نیز اسکا استعمال قبل از درم مناسب ہو اور درم کو نخل قالب وغیرہ کا نہیں ہے فائدہ
 یہ ہے کہ قالب چھٹانا ایک ملا اور آفت جان ہے اور سوا کو تب اور مشقت کے اور کیا اس میں ملتا ہے اور مناسب ہی ہے
 کہ جب تک اور جھیلے تدبیر میں ہو سکیں اسکا استعمال نہ کریں ٹوٹی ہوئی ران کا اور ٹھانا اور اور بجا کرنا اور سیدر چاہیے حسب قدر
 صحت میں لوٹتی اور اوچی ہوئی ہو اور حسب قدر پھیلتی اور سختی ہو ہر وقت صحت کو اور سیدر بندن کے بعد بھی فیض اوسط
 اور اونچی اور اونچی کرنی چاہیے اور زیادہ تر مفید ایسے وقت میں ہی ہے کہ جہاں تک ہو سکے اور اسکے پھیلائے کی تدبیر کریں۔
 یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ران اور کو لاجس مقام سے ٹوٹ جاوے کچھ نہ کچھ حج اور لنگ لاس جگہ بعد رستی کے ضروریاتی رہتا ہے
 اور اگر کو لین ران اور کو سے کے عضل کی منقطع ہو جائیں پہلے جھول بڑے گی اور دوبارہ بعد رستی کے مقدار میں نقصان پہونچے
 ہوگا فلک کا ٹوٹ جانا فلک بہت کم ٹوٹتا ہے ہاں اکثر کو فٹہ ہو جاتا ہے اور جو حصہ سے عارض ہو ہر دیکھیں کہ بچا جاتا ہو
 کہ ٹوٹنے میں خشونت پیدا ہوتی ہے اور چٹنے میں جھٹکا پیدا ہوتا ہے اور قوت لاسہ دس پر گاہ ہوتی ہے اور کان
 سے بھی وہ آواز سننی جاتی ہے اوس سے بھی شناخت کر سکتے ہیں کہ اگر مثل حالت سابق کے ہو صحیح ہو ورنہ مٹوف بھی
 علاج اور سکایا ہے کہ ساق کی پٹھنیں اسکے بعد فلک کو اپنی جگہ داخل کر دیں اور اگر اجڑا اسکے متفرق ہو گئے ہوں سیدر اجڑا
 کو جمع کر کے پھر اسی اپنی جگہ داخل کر کے چھپاتیں لینے اور پھر اسی سے ساق کا ٹوٹ جانا اگر ساق کی چھوٹی ہوتی
 ٹوٹ جاوے یہ انکسار اسلم ہے نسبت اسکو کہ ٹوٹی ہوئی ٹوٹ اور اگر چھوٹی ٹوٹی اور والی ٹوٹنے کی جھٹکا و بطرف خارج اور قدام
 لینے سامنے کے ہوگا مگر دیکھنا ممکن ہوگا اور اگر برسی نی ٹوٹ والی ٹوٹ جاوے ساق بطرف خلف اور خارج کے جھٹکے گی اور
 اگر دونوں ٹوٹی چھوٹی اور ٹوٹی ساتھ ہی ٹوٹیں گی نہایت زہون حالی پیدا ہوگی اور ایسے وقت کبھی بات پیدا ہوتی ہے کہ ساق
 سبب طرف جھکتی ہے اور کسی جانب اسکا میلان نہیں ہوتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علاج ساق کے ٹوٹنے
 برقیاس معالجہ ساعدہ ہو اور مثل اوسی کے ہے۔ گد ساق کا ترچھا اور بچ ہو جانا اور ٹوٹنے کی شکل طبعی سے مخوف ہو
 مثل انحراف عضد کے نہیں ہے بلکہ وہ سیدھی ہے لہذا واجب ہو کہ ایک مدت تک اسکا سیدھا ہو جانا خیال کیا جائے۔
 اور بہت دنوں تک اوسے اپنی جگہ پر رکھنا کہیں کعب کو ٹوٹ جانے کا بیان ٹوٹنے کے حصہ سے کعب محفوظ
 ہے ایسے کہ اوس میں صلابت زیادہ ہے اور اسکو نگہبانی کرنے والی چیزیں اسکو گدیش بہت سی ہیں اکثر حصہ
 کعب پہونچتا ہے یہی ہے کہ اوند ہوتا ہے اور اوسکی تدبیر اب غلط میں مذکور ہو چکی ہے پاشنہ پاؤں کا ٹوٹ جانا

پاشنے کا ٹوٹ جانا بہت مشکل ہے اور بعد ٹوٹنے کے علاج بھی اوسکا دشوار ہے اگر چہ ٹوٹنا ہے اس طرح ٹوٹنا ہے کہ آدمی اونچی جگہ گرے اپنے پاؤں پر ٹیک لگا کر اور اسی کے محل سے کبھی پاشنے کے ٹوٹنے سے کوفت عظیم اور سیلان خون کا لطیف بطور عقل کے عارض ہو تا ہو اور بعد سیلان کے وہی خون اور مین عضلات میں خمدار رہتا ہو جاتا ہو اور یہ اربعہ افض عظیم از قسم حمی اور اختلاط عقل اور ارتفاع مناسل اور شیعہ از طرف پاؤں کے پیدا کرتا ہے۔ اور اگر اس میں درم گرم ایسا پیدا ہو کہ بخوبی ظاہر نہ ہو اور بار بار جلد کے اوسکا حجم ٹھنک آئے اور اس میں تیرگی ایسی پیدا ہو جو پیلے نہ تھی یہ علامت نہایت روی ہے اور اسکو دلائل ایسی پر ہے کہ یہ درم متعفن ہو رہا ہو اور اگر درم پاشنے پاؤں کا ظاہر ہو جائے وہ نہایت بہتر ہے اور کبھی اوسکا تشنگا نہ ہو نا بھی میر ہو جاتا ہے۔ اور چہ پاشنے کا بخار ہو کر اور بخوبی باخی جگہ بیٹھ جائے چلنا پھر نا اور سپر زور دیکر اذیت پیدا کرتا ہے اور در بھی بروقت چنکرے پیدا ہو نا ہے اور اگر عیا جاسے اوتا درست ہو کر مل نہ جائے اور کبھی قدر کسر پاتی رہے۔ ایسا انجیرا کو مفید ہو گا یا اون کی اونگھان اگر ٹوٹ جائیں اور ٹوٹنے اور اتر جانے کا علاج وہی ہے جو ہاتھ کی اونگھان کا ہے اور کبھی بعض ہوشیار مریض کو قدم کے ذریعہ سے درست کر دیتے ہیں کہ روندنی روندنا اور نگھان اپنی جگہ پر درست بیٹھ جاتی ہیں فن تجربہ کتاب چہارم سے سموم کا بیان اس فن میں ہے مثلاً بین ہلما متعالہ اصول اور قواعد کلمہ جو کہ سموم مشروبہ معلوم ہیں اور اور تفصیل بیان اون زہر کو کہ معالجہ کر جو حیوانی نہیں ہیں بیان عام سموم مشروبہ سے بچنے کا اور علاج اور مین سموم کا عام طریقہ ہے جس شخص کو کوفت اس بات کا ہو کہ ایسا نہ ہو کوئی اور زہر کھلائے خواہ ہلاک و اور اچھے کہ غنائین بہت کٹھی اور تیز رنگ کی خواہ حریف غذا بہت خیرین خواہ جنگی بو بہت زہر ہے کبھی بہت حال نہ کرے اسلئے کہ اکثر زہر جو حیوانی اسو طریقہ سے زہر کا طعم اور ذائقہ چھپا دیتی ہیں اور جس گھر میں اور کو کہ شہتہ سموم ہو جانے کا موجب زیادہ رسکی اور فٹکی کی برک و دان نہ جاتیں اسلئے کہ زیادہ بھوک اور پیاس بھی زہر کے ذائقہ اور بو کو چھپا دیتی ہے علاوہ بران اگر بیٹ بھرا آدمی جو طعام اور شراب سو فارغ ہو چکا ہے کہ دھوکھ میں اگر زہر پی لے اوسوقت زہر کو دودھ میں اور دوا میں عارض ہوتی ہیں اول نوجو معات طعام اور شراب سو مقلی ہیں اور مین زہر دھون اور پوشیدہ ہو جاتا ہے۔ دوسرے عروق وغیرہ بروقت سینہ چوٹنے کے سب ملتی ہوتے ہیں لہذا سموم کو گھٹا لیش لغو ذکی مین چھپا دیا اور کبھی بعض قسم کی غذا یا شراب جو کہ مین بھری ہوئی ہے اور مین ایک قسم کی تریاقیت ایسی ہوتی ہے جس سے زہر کا اثر مدون علاج کے ٹوٹ جاتا ہے پھر بھی ایسے شخص پر جسے کچھ سموم ہو جانے کا ہے بظاہر احتیاط کے واجب ہو کہ وقتاً فوقتاً اپنی عادت میں داخل کرے استعمال اون ادویہ کا جو دائم سموم ہیں جیسے مشروبہ دیوس کہ اوسکی منفعت دفع سموم میں مجرب ہو چکی ہے خواہ حجون مین اسی اس طرح اچھو کو جہاں برگ خشک سداب کو مین جزر برگ مذکور اور جزد و جزد اور رنگ نیم کو فہ پانچ جزو اور انجیر خشک پانچ جزو معد و ارجی اس بارہ مین عجب البقیع ہے کہ جمیع سموم کی سمیت دفع کرتی ہے اور اون دواؤں کا بھی دفع سموم میں یہی حال ہے لیکن آج تک بخوبی دریافت ہوا کہ دواؤں مین یا ایک ہو۔ ایضا تخم شلغم کو چاک ڈیڑھ درم جہاں مطبوع سداب کر ایضا ملک بھی ایسا ہی ہے۔ اس طرح جو شخص اسنے بجا و کا خیال زہر سے رکھنا ہو اسے احتیاطان سب باتوں کی شخص خبر کے کھانے پانی مین فقط نہ ہو بلکہ بروقت کھانا اور شراب کی اگر دوا مین خیر کی مخالفت نہ ہو دیکھ بھال کر لکھا یا کرے اسلئے کہ اکثر غفلان جو ایک حیوان بھی ہے خواہ زبلا اور غریب وغیرہ کھانے اور شراب مین کچھ اور بنانے وقت اگر تڑپا ہے اور باورچی وغیرہ کو جن مین سہری کہ وہ جانور کس وقت لگا اور اکثر ہوتا ہے

اور سہمی چاہو بعض کسانوں کی طبیعت میں خواہ بوی شراب کو نہایت دوست رکھتی ہیں اور وہ بیکراؤ کی طرف جاتے ہیں اور کبھی سمین گر کر
مر جاتے کبھی شکر شکر مشک وغیرہ میں سے شراب پی جاتے ہیں اور کبھی اوسمین سے کرتے ہیں اسی واسطے جہت دار مکان خواہ
سایہ و رخت کو بھیجی کہ جین خواہ جن مفادت سے کھاس وغیرہ زیادہ اونی سے وہ ان کے اشیائے پر پیر کرنا چاہیے جہاں عام
سموم مشہور ہو کہ انہر کے دو صنف ہیں ایک قسم نقطہ نظر اپنی کیفیت کا اثر کرتی ہے دوسری صنف اپنی صورت اور تمام خواہ
جسمانی سے اثر کرتی ہے نہ پہلی قسم وہی ہے جو عفونت پیدا کرے جیسے اربن بوی اور مثل اس کے خواہ سوزین اور خون پیدا
کرے جیسے فریون خواہ تبرید پیش از پیدا کرے اور مخدر جو جیسے افیون خواہ مالک روح میں سدہ پیدا کرے آمد و شد نفس کی
بند کر دی جیسے مردانگہ دوسری قسم جو تمام جوہر جسمانی سے موثر نہ شلائش اور پھیل مسکولوگ ایک قسم کو گندیدان کرتے ہیں خواہ
بیش کا گوندہ یا قرون سہل کا یا کسی اور چیز کا اسطرح قرون سہل اور نوزلیک یعنی پیتا کا پتا اور ان سے تسبیل اور چیزیں ایسی ہیں جو
تمام اجزای جوہری سے موثر ہوتے ہیں اور ایسے نہر نہایت بد اور زہون میں ایضا بعض اقسام زہر کے کسی ایک ہی عضو خاص سے
اونکی سمیت ہو جکتی ہے جیسے زہر کراؤ مسکا ضرر خاص مثلاً زہر پوچھا ہے اور بعض اقسام زہر کے تمام بدن پر اونکا اثر ہو جتا ہے
جو زہر تبدیل مزاج کر کے خواہ مذہر یقین یا کسی عضو خاص کو مسرت ہو یا کرم ملک ہو ممکن ہے کہ اسکا اثر ٹھوس جگہ کے اندر ظاہر
ہو اور فوراً اثر نہ کرے مثلاً یہ ہے کہ زہر عفونت پیدا کرتا ہے جسقدر زیادہ دیر تک بدن میں ٹھہرے رداوت اوسکی طرف ہتی
جائیگی اور فعل اسکا زیادہ ہو گا اور ایسے زہر سے نجات اور سلامت مال کی تریب یہی ہے کہ تحلیل اوس زہر کی خواہ جس کو
اوس زہر سے عفونت عارض ہوئی ہے مذہر بولعوبی وغیرہ کے کہیں خواہ علاج بافضل کرے اوس زہر کے اثر کو توڑ دالین
یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ ضرر مخدرات کا گرم مزاج میں ایک طرح سے ضعیف ہوتا ہے اور دوسری طرح سے خن ہوتا ہے
پھر اوس جگہ جو غالب جانب ہوا اوس کا حکم بھی غالب ہو گا پس اس کیفیت سے کہ مزاج حار قلب میں ہو اور مخدر کی مقاومت کتا
ہے فعل زہر مخدر کا ضعیف ہو گا اور بایں نظر کرتے مخدر بدن حار سے اوسکی لطیف ارواح وغیرہ کو فکارتی ہے اسلیئے کہ جوہر
دوائی مخدر کا بار دالقیل ہے اور روح خیف اور گرم ہے اور اسی قوت حرکت شیرانات کو اور اونکا جذب جوہر وقت حرکت
انقباض کے ہوتا ہے وہ بھی دوائی مخدر سے زیادہ ہوتا ہے اس نظر سے مسرت دوائی مخدر کا ابدان حارہ میں شدید ہونے سے
جب خیال کیا جائی کہ مزاج اصلی مخدر کا مضاد مزاج ابدان حارہ کہ ہے شاید ہی مسرت سموم حارہ کی بھی نسبت اور
حارہ کے ثابت ہو جائی اسلیئے کہ مزاج گرم قلب سے اس سموم حارہ کا نفوت دفع کر دیتا ہے لہذا اثر زہر کا ضعیف ہو گا اور اوس
قوت کی تحلیل ہو جاتی ہے لیکن خرائین مزاج گرم میں جذب اثر نفوت کرتے ہیں پس وہی ضرر پیدا ہو گا جو مخدرات میں پایا
ہوا اسی واسطے کہ انہر سے کم ہے کہ قونیون اور سہرے گمان میں پیش ہے خواہ کوئی اور سم فاعلی کسی آدمی کو مالک
کر دیتا ہے اور برابر مالک نہیں کرتی ہے اسلیئے کہ زہر کا اثر قلب محدودت اور اتنے زمانہ کے ہو جتا ہے جب خوب بدن سے
مستقل ہو جاتی ہے اور وہ انفعال ایسا ہوتا ہے کہ اوسکو بد سوا یا سمالہ قتائی کے اور کچھ باقی نہیں رہتا ہے اور آدمی کے بدن میں
یہ استعمال قبل از وصول بطرف قلب کو ہوتا ہے کیونکہ اوس کے مساوات وسیع ہیں اور حرارت اوسکی شدید ہے اور اثر ان
کے حرکات قوی ہیں قوت جذب کرنے میں نہیں کتا ہوں یہ بھی ایک ہے جو مسکتی مگر مناسبات جو درمیان قواسے فاعل اور

قوامی منفعہ کے ہیں اور انکا بھی لحاظ کرنا ضرور ہے اور انکمان سے معلوم ہوا کہ قوتیوں مذکورہ سمیت کا نسبت اوس مزاج عریض یعنی مزاج عام کے جو حیوان مطلق کا پیدا کرتی ہے تاہم جب یہ دو اثر برقرار ہو اور کوئی مانع اسکے تشریف کا نہ ہو بعض براہ مزاج عام حیوانی کے انسان کی قاتل مواد قاتل نہوشل درازیر کے جب اسکی تاثیر کا مانع پیدا ہو سوای مزاج کے بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ قوتیوں بقاس مزاج رزور کے سم ہی نہواور اگرچہ رزور کا وصول مستحیل ہے غذا ہو کر قلب انسان تک مثل قوتیوں کے نہیں ہو سکتی ہے اور مملکت نہیں ہوتی ہی پھر بقول اگلے ایک جگہ یہ بیان کیا ہے کہ بعض بوڑھی عورتوں مخصوصی مخصوصی مقدار بیش کی کھائی ہی ضروری ہے اور سطح بڑھانے بڑھانے مقدار مملکت تک نوبت پہنچائی لیکن چونکہ طبیعت عادی ہو گئی کی طرح حکا ضرر نہ ہو جائے اور حرارت اسکے استعمال پر ہو گئی۔ مین کتنا ہوں کہ رفس حکم نے بیان کیا ہے کہ ایک لڑکی کم سن کہ غذائیں اسقدر زہری کی خوشی کرائی گئی اور ایسا مزاج اوسکا زہر کا اثر ہو کر اوسکے لعاب مین کو کھانے سے حیوان ہلاک ہو جاتا تھا اور مرغی اوسکے لعاب مین کے پاس نہیں پہنچ سکتی تھی اور غرض اس سے یہ کہ یہ بوڑھی حبیبہ شاہ کے پاس شب باسن ہو وہ اسکے زہر سے ہلاک ہو جائے اسقدر لال قسام سموم پر خاص قسم پر نہ کی کبھی نظر ہوں حالاً کے کیا جاتا ہے جو بن مین پیدا ہوتے مین مثلاً بدن مین ایک قسم کی لذت اور قطع اور نقص یعنی پیچ اور مرور پیدا ہوتا ہے اور جیسے اندرونی کو کوئی شے کھائی جاتی ہے جب یہ اعراض پیدا ہوں دریافت کرو کہ زہر از قسم ادویہ مارہ حلیقہ کے ہے مثلاً زہر پیچ اور سب کوئی سکھا اور کھانا کھانا استعمال ہوا ہے۔ اگر الکھاب شدید اور دیر عرق کا اور کثرت برآمد ہونا پسینہ کا اور سرخی آگے کی اور کرب اور پیاس پیدا ہو معلوم ہو گا کہ زہر مین فقط حرارت کا غلبہ تھا جیسے فریون اور اگر کسبات اور غلظت اور سردت پیدا ہو دلالت ہوگی کہ یہ زہر از قبیل مخدرات کے ہے اور اگر سوای سقوط قوت اور عرق مارہ اور غشی کی اور کوئی اثر ظاہر نہ ہو ورنہ زہر ایسا ہو گا جو عام جوہر اپنے سے بدن انسان کو مضرب اور بھی قسم نہایت زہون سے کبھی راجح کی وجہ سے بھی زہر کی شناخت کیجاتی ہے خواہ تمام بدن کی پوست جیسے ناگوار بو انیون کی اوس شخص کے جسم سے جو انیون کر پتے خواہ کسی خاص عضو کی پوست جیسے مونہ کی بدبو اوسوقت جب کوئی بدبو زہری جامی جیسے انب بھری اور اوسطرح اور راجح کبھی تھے کے دکھنے سے بھی شناخت زہر کی ہوتی ہے اسلیے کہ زہر خوردہ کی فے اکثر جوہر زہر کو بدبو آگے کے بنا دیتی ہے خواہ تے کی پوست اوسکا نالک جاتا ہے۔ خواہ تے کے فری سے اگر سموم بیان کرے بھی شناخت کیجاتے مین جیسے مردانہ بوڑھے کرنے کے آگے سے دکھائی پڑتا ہے اور سطح - اور خون لبتہ اور شلیبتہ اور اسطرح انیون پڑ کر ایک کے پہچانی جاتی ہے اور انب بھری اور ضعف بدبو زہر ہوتی علامات رومی کا بیان جسوقت سموم پر چشہ طاری ہوتی ضروری ہو اور دونوں حد قسم اول سے پہلے لگتے لیکن اور سیاہی آگے کی غائب ہو جائے پھر اوسکے بجھے کی امید نہیں ہے۔ اسطرح اگر الکھابین سچ ہو جائیں اور زبان باہر نکل آئے اور نبض ساخط ہو جائے اور سینا ٹھنڈا کھلے لگے علامت زہون ہے اور ایسے وقت مین بہت کم زہر رہتا ہے قانون علاج زہر خوردہ کا سنسی زہر خوردہ کے علاج مین بر لگائی جاتی ہے اور جہاں تک ہو سکے بہت جلد بخیر کرین جسوقت دریافت ہو اوسوقت مشغول علاج ہوں اور سمیت زہر کی بد مین پہلے سے پہلے اوسکا مذاک بہت مناسب ہے۔ اب نگاہ اور روعن کچھ اور روعن زیت ملا کر تے کر مین اور تے کر تے مین مانتا ہے

کربن جس قدر کثرت اور بھرپور ہے کہ اوہ بڑا کورہ بالا میں کس قدر شبست اور بوق بھی داخل ہو اور کبھی زیت میں خفض اور جسم
 اور یہی داخل کرتے ہیں اور نہایت بہتر ہے کہ جو چیز بغرض نہ کرانے کے کھلائی پلائی جائے اس کی مقدار کم ہو یعنی بہت سختی
 اور بہت سادائی نہ کرنے کے واسطے استعمال کرنا چاہیے اس لیے کہ اگر بالفرض نہ بھی ہوگی ضرر سم کا فقط کثرت مقدار ماکول
 اور مشروب سو کوٹ جائے گا اور اس زہر پر یہ چیزیں غالب جاتیں گی اور جب تو ہوگا اور جس قدر ممکن ہو اسے نہ کرنا چکا
 اس کے بعد بہت سادہ دودھ پلانا چاہیے کہ وہ بھی ضرر سم کا توڑ دیتا ہے اور اگر دودھ پلا کر کھو دیا دے کر ایتن سا ایضا اگر جو بنا دہ خم
 اوٹنگن ہوا روغن زرد کے بھی دافع سمیت زہر کا موتا ہے خواہ بندہ بوستے کے یا بندہ بڑا سال کے اس کے بعد دودھ کا استعمال
 اجود ہو۔ مسکے کا استعمال دودھ کے استعمال سے بہتر ہے۔ ایضاً تخم کنان اور بھجڑ شراب شیرین اور چرنی پھل مسکے کی
 مہوئی اس طرح آب خاکستر چوب الگو بھی نہایت مفید ہے واجب ہو کہ بعد سے کے فورا حقہ کو بن خصوصاً اگر اعضا اسفل کی طرف
 کچھ اذیت زہر کی اور تری مہوئی معلوم ہو اور اگر اضطراب و پرکیرط خواہ بچہ کی طرف ہو مگر زیادہ ہو لازم ہے کہ اوہ تہیہ
 اور مسلسل کا استعمال کریں اور دودھ کے پلانے سے غفلت نہ کریں اور اگر احتیاج تریاق کے پلانے کی ہو مثلاً تریاق طین وغیرہ اسے
 بھی استعمال کریں کہ وہ دوا بہت عمدہ ہے اور دفع سمیت پر مہوئی معین مہوئی ہے اور خصوصاً جب ابتدای امین اسکا استعمال
 کیا جائے کہ زہر کو بخیرہ نکال دالتی ہے نسخہ تریاق طین مخموم کما حب النار و مثقال طین مخموم و مثقال ایرسا یعنی پنج
 سو سن و مثقال اور سب کو زیت بن معجون کربن مقدار شربت کی مقدار ایک بند کی پہلے بقدر میٹھ کے ایضاً صاحب
 لسان زوفاغی خشک تخم لفت بری فلفل ابض فلفل سیادہ و فلفل و ج ترکی ایسون تخم کر فس صومہ بی فطر سا لیدین اسلہ
 زیرہ کرانی بزر ایچ ہوا حد سے چار درمات سبیل الطیب نقاح ازخربہ ایک سے پنج درمات سینہ اٹھارہ درمی حماما تینین حسیا
 شہد میں معجون کر کے شراب باقلا و رومی کے ہوا استعمال کرنا کہ تمام مل مخموم کو ہوا خراب کے استعمال کریں جب بھی وسیلی
 پیدا ہوگا ایک نوم کے گمان کیا ہے کہ مرنی کا فضلہ اگر فی الحال لیکر کھائے کہ پلا دین زہر کو براہ فہما کر دیکھے سے بخیرہ نکالے
 کے یہ بھی روایت ہے عمارہ فراسیون عمارہ برگ نے نار دین تخم کدہ زیدہ سرمناف و ج خشک سداب یہ بھی ایک دالسیوت
 بہت محمود ہے کہ شورہ خواہ لونابو بقدر چار درم پلا تین اور روغن زرد ایک درم شراب شیرین کے ساتھ اور اگر بعد سے کرنے کے
 التباب اور سوزش پیدا ہو آب برف اور روغن گل سرخ کا ہوا پائیں اور پھر سے کر ایتن اور اجنبی طرح حفاظت کریں کہ مسہوم
 مسونہ نہ پائے اور نہ اسکی سانس دھلی خواہ غلبہ نوم کی وجہ سے یا پانون میں سستی نہ آئے پائے اور اس کے گرد نندہ نعل بڑ
 رکھیں مثلاً تہا سارکھ کر ایتن خواہ اوچرین کھٹ کھٹائیں جب صورت حال بخوبی کھل جائے اور زہر بخوبی پھیل جائے ایضاً ہر علاج
 اویسی زہر کا کرنا لازم ہے جیسا ہر ایک آبین کو ہوا ہے۔ واضح و جفیف حال کا دودھ و نون سے ہونا ہے پہلی صورت
 یہ ہے دریافت ہو جائے کہ یہ زہر کس میں کس ہے دوسری صورت یہ ہے کہ دریافت ہو کہ یہ زہر کس نوع کا ہے مثال پہلی صورت
 کی مثلاً معلوم ہو کہ زہر از قسم مغطات حادہ کی ہے اسکا علاج دودھ اور کچی اور نافودہ پتلا جو اور روغن نام اور روغن زرد و سوناب
 گیا ہو خواہ جو چیز دلت کو توڑتی ہے اس سے بنا کر استعمال کریں۔ خواہ یہ بات دریافت ہو کہ یہ زہر از قسم لمبات کی ہے اس وقت
 تبرید بزرگ کا فوراً اور روغن گل اور آب کشیزہ و جودہ کے کریں لیکن یہ سب دوا تین برف میں سرد کر کے استعمال کرنی چاہئیں اور

اعضاؤں پر کھنکھارے کی طرح ہلکے ہلکے تھپکے کا کہنا کہ تین اور ہر وقت اسکو سر دکر تین تین تھلاؤں پر زون کے جو ایسوزنبر کو مفید ہوتی ہیں گائے کا دھیر
 سو کیا ہوا اور اگر احتیاج نفسدنی ہر قصد کھول دین اور یا معلوم ہو کہ یہ زہر از قسم مخدرات کہ ہے اسوقت تریاق اور دوا و اعراض حلیہ کے دوا
 مسک اور فادرزہر کا استعمال کریں شراب خاص میں اسطرح تو مگر لیسن کا کھلی استعمال کرنا چاہیے خواہ یہ معلوم ہو کہ یہ زہر جو ہر
 روح کو مضرب ہے اسکا علاج فادرزہر و دیوس اور تریاق اور دوا و مسک اور فادرزہر سے کرنا چاہیے اور یا اللعوم اور شراب کا استعمال کریں اور
 خوشبودار بعض کو زیادہ استعمال کرنی چاہیے اور وہ مقام جسم میں رہتا ہو وہ بھی خوشبودار کرنا چاہیے اور پھر کبھی خوشبودار بہنا کے محال ہیں اور
 جھینگیں بے در پے واقع کریں اور فم مدہ کی لیسن کھجوا اور اسکے منہ میں ہوا پھونکی جاو اور بال کھڑے باقیں۔ لیکن اگر قسم
 زہر کی بے حد دریافت ہو جاو پھر علاج خاص اسی کا کرنا چاہیے چنانچہ تفصیل بیان کریں گے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو دوا مسموم کو بلاتی جاو
 ہر ما اسی سے غرض زہر کی حدت کا توڑنا ہوتا ہے اور جو ہر سم کا منظور ہوتا ہے جیسے دودھ اور فادرزہر وغیرہ کہ اسکا استعمال انہیں
 اعراض سے کیا جاتا ہے۔ یا دوا دوس دوا سے یہ ہوتی ہے کہ جو ہر سم بے حد نکل آئے جیسے گل الزخی وغیرہ یا غرض دوا سے مقابلہ کیفیت
 زہر کا ہوتا ہے جیسے لیسن کا شراب میں ملا کر بلانا جسے بھجوتے دنگ مارا ہوا دوا یہ بیشتر کہ تمام مسموم کے واسطے یہ دیتی ہیں جو
 مقابلہ زہر کا کرتی ہیں اور اس زہر کو طلب تک نہیں پہنچتی دیتی ہیں جیسے تریاق اور فادرزہر و دیوس اور سب قسم کے فادرزہر و دیوس
 مجرب ہوں اور گل ختموم اور تریاق جو اوس سے بنائی جاتے اور تریاق اربعہ اہل کتے ہیں کہ زہر دوا و فلو اور برگ اور کا زہر کے فادرزہر و دیوس
 دیتی ہیں یہ بھی کہتے ہیں کہ جب عوا اس علاج میں عجیب النفع ہے اور دوا سے نظیر ہے۔ انجذان اور بیج انجذان سموزن الیکٹر سمزہر سمزہر
 دودھ سمزہر میں ملا کر آب سبب کہ ہر استعمال کریں جو دوا اوس سے بنائی جاتی ہے نہایت درجہ ہر مفید ہے۔ بیج خنزیر سمزہر اگر
 ہر شراب کو لپاتیں اور فوٹیج بھی اور ختم سلیم ایضا غار بقون دودھ سمزہر ہر شراب کہ ہر یا دوشان اور خبازی اور ختم خبازی اور
 برگ خبازی اور دوا کا شور بالوشت میں بچھتے کیا ہوا ایضا دوا یعنی مغز استخوان خرگوش مرکہ شراب کہ ہر دوا و دیوس دوا و دیوس
 ہو یا جند بید ستر ایک مثقال اور دوا و دیوس زیت اور قصور۔ ایضا گو کہ دکانا بیج خنزیر ہر گدھ فضا گدرا قیطی اور قیطی طبع مسدود
 طبع سالوس اور ختم درخت کینج عجیب النفع ہے مرکہ کینج سری ایک و حنہ خند بید ستر مرکہ زہر واحد ایک زہر و ختم خند
 وزن جمیع اجزا کا مقدار ہر سمزہر کے استعمال کریں اور بہت سی دوائیں ایسی ہیں کہ دوا کی تاثیر زہر سموم میں بالخاصہ مشہور ہے بھلا
 اوسنے یہ بھی کہتے ہیں کہ نوے کا گوشت پاک کیا ہوا اور پوست جدا کیا ہوا فوری ترین دوا ہے واسطے دفع زہر کے بھلا بیان سموم
 خنزیرہ معدنیہ وغیرہ کا اونہیں سموم میں سے حرار دین مرغ زنگ کی ہے بعض آدمیوں نے حکایت کی ہے کہ بھو فمین ایک عجیب
 سمی مشابہہ کے ہوتا ہے اور وزن الیکٹ ایک اوکی قاتل ہے اور اس تہر کو سموم متفیقہ میں شمار کیا ہے جو جمیع جہر ہر اپنے
 اثر کرتے ہیں جیسے بیش اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اوس تہر کا علاج اور مین کا ایک ہر اور سب زیادہ فادرزہر اوس حجر سمی کے علاج میں
 نافع ہے تربیع زردہ پارہ تو اکثر آدمی بی جاتے ہیں اور کچھ فوت اوس میں نہیں سے اسلئے کہ اسفل کیطرت بدستور نکل آتا ہر پاں
 جیسے کان میں زردہ پارہ ڈالیں اوسے اتم شدید اور اختلاط عقل عارض ہوتا ہے اور کبھی نوبت تشنج کی بھی پہنچتی اور ایک گرانی
 شدہ اوس جانب محسوس ہوتی ہے اور بیشتر نوبت صرع اور سکنت کی پہنچتی ہے اسلئے کہ جو ہر دوا و فلو اور سب سردت سمزہر نوبت پاتا ہے
 اور اسکا ہلکا اور بھلا اور جو ہر دوا و فلو اور سب امور موجب ایضا دوا و فلو اور سب زیادہ فادرزہر مین غول البتہ ردی ہے

اور مضر ہے کہ قطع پیدا کرنا بجا و اس سے اعراض و مشاہدات اعراض شارب مرکب کہ پیدا ہونے میں جیسے نفس اور پچھلی اما
کی اور تھے الدم اور فضل زبان اور فضل معدہ اور اس کے جسد پر درم پیدا ہوتا ہے اور پیتاب
بند ہو جاتا ہے علاج بہت عمدہ علاج بعد تنقیہ کے خواہ جو تدریجاً مقام تنقیہ کے موہیہ کہ ایسی دوائیں پلاستین جیسے مروان تین تین
شراب میں دالکر خواہ مارا غسل و خود خود کر کے ایضاً مارا غسل سے بوقت ملا کر خفہ کر لیں بعد ازاں علاج سحج امکا کرین اور خفہ کی
بارعایت تقویت قلب کی اور بیشتر کہ کسی کرنا چاہیے۔ اگر بارہ کان میں بھر دیا ہو چاہیے کہ ایک ہالون پر کھڑا کرین اور اسی طرف کو کر
جھکا تین اور سر بھی اسکا اسی جانب کج کرین جہاں تک ممکن ہو خصوصاً اگر اسی طرف کے ہاتھ میں کوئی ذرتی چیز لیکر جھکا اور بھی
افراج کا زیادہ ہوگا اس طرح اگر اسی جانب جھولا جھولا تین جب بھی نفع میں ہوگا اور جو بارہ زیادہ اندک لطیف چلا دیا گیا ہو اور سیم کی
سلانی کے ڈالنے سے کسیدہ لپیٹ کر نکلتا ہو پھر وہ لوگوں یا سامنے رکھا ہے اور اس کے اخراج میں چند ان دقت نہ چاہیے اسلئے کہ بارہ
جب اوٹنا قریب ہو اور یا قریب ہو مگر اس مقام کے قریب ہو جہاں تک سلانی وغیرہ جاسکتی ہے اسی حاجت لطیف گوار
اور ایک ہالون پر کھڑے ہونے کی نہیں ہوتی اور اگر اس سے زیادہ دور ہے پھر اس وقت سلانی وغیرہ کا داخل کرنا کچھ مفید نہیں
ہوتا مگر تک اور برادرہ رصاص جو شخص مردانہ کھا جائے اور اسکا بدن سحج جاتا ہے اور زبان اوٹلی بھاری ہو جاتی
پیشاب پاخانہ اور اسکا بند ہو جاتا ہے اور کبھی برا نہ بد نہیں ہوتا بلکہ بافرا دست آتے ہیں اور اس کے معدہ میں ایک گرانی پیدا ہوتی ہے
اور اس میں گرانی پیدا ہوتی ہے مثلاً ایک اگر کئی رہ معاشیہ تنقیہ کا باہر نکل جاتا ہے اور نوبت سحج امکا کی ہو چکی ہے اور اور اعضا میں
نفع اور بھر بھری پیدا ہوتی ہے اور اس کے شکم میں ایک لاسا خفہ مثل تھوڑے کے اوٹھتا ہے رنگ اور اسکا رصاصی ہو جاتا ہے اور اس
میں ٹنگی پیدا ہوتی ہے اور کبھی خاف کی نوبت ہو چکی ہے اور کبھی اس کے بعد اعراض ملاں کے پیدا ہوتے ہیں اور تمام بدن کا رنگ
مثل اسرب کہ ہو جاتا ہے۔ اور یہی خرابی اور بد حالی برادرہ رصاص کے کھانے سے پیدا ہوتی ہے علاج اور اسکا یہ ہے کہ
جلد علاج مشترک سے ابتدا کرین مثلاً تنقیہ ایسی دواؤں سے کہ یوں جو قوت قطع کی رکھتی ہوں جیسے طبع اور تخم کر فس اور انجیر
اور شبت اور بورہ اسمی اور واجب ہو کہ مریوں تین درہم ہمراہ شراب کے ملا تین خواہ سنبل رومی ہمراہ پچال جنگلی کہوڑے کے سبز
میں داخل کر کے پلاستین کے علاج بالغ النفع ہے خواہ افستین رومی اور زوفا تخم کر فس اور فضل خصوصاً لینے تھا فضل ہمراہ شراب
اور یہ سب دوائیں بھی ہمراہ شراب کی خواہ وزن ایک درہم مارا نصف درہم فضل لیکر خوب ملا تین تاکہ خوب ہلجھاؤں اور سین
سمی بوزن چھ قراط پلاستین خواہ سقمونیہ کو یا راحل میں ملا تین غذاؤں کی جو ہمیشہ کھلانے کی لائق ہے وہی شوربے جو کو
بچہ کو سفند سے بکاسے جائیں۔ علامت اس کی ابھی ہو جانی کی یہ ہے کہ طبیعت میں انقلاب پیدا ہوا و قبض جانا رہے
اور بول کا اور ار ہونے لگے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اوٹھتی اور جو دوائیں پسینا لانے والی ہیں خواہ اور ار کرنے والی ہیں خواہ
سہل میں اونہیں کی ضرورت ہے اسفند راج لینے سپیدہ اس کے پینے سے زبان سپید ہو جاتی ہے اور اعضا میں
استرخا پیدا ہوتا ہے اور کھانسی شدت آتی ہے اور پچھلی دم لینے نہیں دیتی عقل اس کی مخط ہو جاتی ہے بدن سرد ہو جاتا
ہے اور داغ بھی سرد ہو جاتا ہے غشی اور سپر طاری ہوتی ہے کبھی اس کے طعن میں کجاشا خفہ محسوس ہوتا ہے اور اس کی لہا
لینے کو سے اور زبان میں خشونت پیدا ہوتی ہے اور خشکی آجاتی ہے اور پٹ میں مڑوٹا معدہ میں لزع موندہ میں درد و شہ

میں تھوڑا سا سانس میں تنگی پیدا ہوتی ہے اور کبھی انتہائی خناق تک فوبت پہنچتی ہے اور تمام بدن کا رنگ سپید ہو جاتا ہے اور پیشاب سیاہ خواہ سرخ مثل خون کے آتا ہے علاج مثل علاج مرنگ کے ہے اور سقمونیا کو یا مارا عمل میں اور مدت بول میں ملا کر پلا تین اور چھ بھی کرین اور کسی وقت سوئے نہ بین اور اسکے تر کر اسے من روغن اقوان اور روغن سوسن اور روغن زبرسن واصل ہوتا ہے اور کسی دوا میں صمغ اجاص اور آب سرخ جو درخت وردار سے نکلتا ہے۔ ایٹھا اور کوئل کا چبانا اور کھانا بھی مفید ہے اور اسکے اوپر شیر و انگوڑا ملا کر پلا جائے چھوٹے بچے مرنگ انگ کو کھانے سے بھی وہی کیفیت عارض ہوتی ہے جو سفیدہ کے استعمال سے پیدا ہوتی ہے۔ لیکن خناق اسکے استعمال سے زیادہ پیدا ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ علاج اسفیداج اور علاج فطر کا نہایت جسد کرین بعد از ان لہذا بات لڑی کا استعمال کرین تاکہ خشونت علق کی زائل ہو جائے اور یہ لعابات نجسین کے استعمال میں لائین اور حیرہ یا زرم کھلا تین اور سقمونیا وغیرہ کے مسلسل کی حاجت ہوتی ہے اور چند برس کے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور اگر امعاء میں خراش پیدا ہو خاص معالجہ خراش ادا کا کرین اس زہر کے علاج میں ایک یہ بھی دوا مذکور ہے کہ خاستر اطراف گرم ہونے لگے۔ بعض جلا کر ہوا عا شاکے استعمال کرین شکاری اور سنگھیا این دونوں سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہیں جو اعراض برین مقتول کے استعمال سے پیدا ہوتے ہیں لیکن سنگھیا سے کبھی اسہال بھی عارض ہوتا ہے اور یہ علامت خاص ہے سنگھیا کی علاج جو حیرہ ہی علاج ہے جو زہر برین مقتول کا علاج ہے اور کوئلہ۔ زہر برین اور شحم الغنیہ کا استعمال کرنا چاہیے ترنگا رکے کھانے اور پیئے سے نفس شیدا و ملق میں لذع قوی پیدا ہوتا ہے اور خناق التخلیج اور سے بھی عارض ہوتی ہے اور فرج بھی پیدا ہوتے ہیں علاج اسکا وہی ہے جو زہر خج کا علاج ہے اور زہر خج کا علاج سمجھنا یہ ذکر کرتے ہیں براہ امین اور زہر شحم الغنیہ کے کھانے سے وجع شدید شکم میں اور خشکی موندہ میں اور زہر پیدا ہوتی ہے اور دوسری شدت ہوتی ہے علاج پہلے دوہ کو ہوا دس پیر کے جو قیوت مسلسل ہے پلا تین اور اسکے بعد کھی اور مسک پلا تین تا ایک دان اعراض میں سکون پیدا ہوا اور ہمیشہ روغن اور روغن بغشہ اور روغن خلاف کر کے ملا کر دینی سروں پر پٹکا یا کرین کبھی ایسے مریض کہ مفاطیس پیسک پلا تے ہیں تاکہ اجزا متفرق رہے کہ بوجہ جذب مفاطیس کے کجا ہوا جاتین اور بعد از ان مسلمات کا استعمال کرتے ہیں اور کبھی مفاطیس بوزن ایک درہم کے برابر پلا تے ہیں اور اسکے اب حیرہ کا استعمال کرین یعنی شیرہ ابو روغن دار فزین ہوا روغن گاؤں کے استعمال کرتے تاکہ اسہال پیدا ہو نہ سکے۔ مدہ سوئیچہ اور ترنگا ہے اور اگر کبھی امعاء میں ہو چلتا ہوتا ہے کہ اسے ذہق کر ایتن لہر ملکہ ابھی معدہ میں ہو۔ ہر تال اور چونا جو شخص زمین کسی ایک کو کھتا ہے اسکے اعراض اور میں اور اگر وہ یون کو کھتا ہے اسکے کھانا ہے اور اسکی کیفیت یہ ہے کہ مخص اور فروح امعاء سے عارض ہوگا اور اگر زہر خج مصور یعنی ہزال اور افی مہوتی کھانے اور کھا خضر ترنگا سنگھیا کے موندہ اور کبھی کھانسی جزا بہ اذیت وہ ہو پیدا ہوتی ہے اور جو شخص فقط چھوٹے کو کھائے اسکے موندہ میں خشکی اور درد معدہ اور مصل بول اور روانگی شکم خون کے دست سے عارض ہوگی اور جو چونا اسکی پیشاب میں برادر ہوگا اور کبھی برد اطراف بھی عارض ہوگا اور خشی بھی عارض ہوگی اور کبھی زبان پر خشکی پیدا ہوگی اور خناق بھی عارض ہوگا علاج پہلے جو تدریج حسب وقت اور حال مریض کے واجب ہوا دس کرنا چاہیے اسکے ابداب گرم اور علاب پلا کر روغن سے تغذیہ کرین

بعد ازاں طبع خفہ گمان اور طبع ازرا و طبع جرجر خواہ مجموع یہ دونوں اور عصارہ لوکیہ ہمراہ شہد کے پلا تین اور ہمیشہ دودھ اور پلٹا اور ازواجت اور دسومات اور غور باہمی خمی لینے جس شہد کو چربی سے پکایا ہو خصوصاً خبازی کے ہمراہ پلا تین اور اگر کسی پیدا ہوئی ہو پھر پود چنات اور علاج نورہ کے اور کسی تدبیر کر بن انصاف نے کرانی اور حقہ کرنا اور کچا کرنا اعضا اندرونی کا اور ملین لینے نرم رکھنا چاہیے اور اسکا علاج قریب ہی ہر زال کے علاج کے ایک یہ بھی دوا اس بارہ میں بعض الجبار کلمی ہے۔ بول ہمارا اور نیکو آمو لقاہر دودھ الق کے آب گرم میں پلا تین آب صابون کا حال قریب ہی چونکہ اور ہر بل کے حال سے اور علاج بھی کسان ہے راج اور شب لینے سرخ اور سپید بھنگری کے کھانے سے کھانسی شدید کا استعدیجان ہو کر کہ نوبت سل کی ہو چکی ہے علاج ادسکا شیرا دہ خر کا پلانا اور ٹخن اور شکرا استعمال کرنا اور شربت زہ فادہ وغیرہ کا استعمال کرنا نہار موندہ ٹھنڈا پانی پینا آب سرد نہار موندہ پینے سے خواہ بعد حمام کے یا بعد حمام کے ٹھنڈا پانی پینا خوف مزاج اور شدہ استنفاس ابن ہنن ہوتا ہے علاج ادسکا دوا اور الکرم اور دوا الملک وغیرہ سے کرنا چاہیے اور کبھی تمہا شراب خاصک پینا کافی ہوتا ہے بیان محلی سموم نباتہ کا جو زہر از قسم نباتات کے ہیں غلا اسکے پیش بھی ہے اور یہ زہر بدترین سموم ہے اسکے کھانے والے کے دونوں ہونٹہ سوچ جاتے ہیں اور زبان میں بھی ورم پیدا ہوتا ہے اور انھیں بند ہوئی جاتی ہیں اور پے در پے دوار اور غشی عارض ہوتی ہے اور دونوں ساقین پاؤں کی بیکار ہو جاتی ہیں۔ جب اس حال کو ہو چکا ہو تو زبوں جالی پر دلیل ہوگی۔ اور کوئی شخص بعد اس حال کے بھی جاتا ہے پھر دق اور سل میں ضرور گرفتار ہو کر خلاص پاتا ہے اور ان دونوں مرض میں ایک نایک اور سے ضرور لاحق ہوتا ہے۔ اور کبھی فقط پیش کی ہو سو گھنٹہ سے صرع عارض ہوتی ہے۔ اور پیش کا عصارہ لینے شیرہ میں ترکہ بچھاتے ہیں وہ تیر جس کے مارین فور اکوچ سمیت کو قتل کرنا ہے علاج پہلے بہت جلد اس سے تھ کرانی چاہیے طبع خفہ خفہ سے بعد ازاں عصارہ لکڑی ہمراہ روغن گاد کے تھوڑے تھوڑے فاصلہ کے بعد پلا تین اس طرح طبع خفہ بلوط ہمراہ شراب کر اس کے بعد اصلی علاج ادسکا فادہ زہر دوا اور دوا المسک اور رجدوار اور بوجائیو جو کچاں ہمراہ پیش کے پیدا ہوتی ہے اور وہی اسکی تریاق ہے (فتبارک اللہ احسن الخالقین) اور تریاق کبر کا استعمال کریں کہ وہ بھی ایک حد میں پر مفید ہوتی ہے بہت عمدہ اسکی علاج میں یہ ہے کہ مشک کا استعمال کریں ہمراہ تراشہ فادہ زہر کے خواہ مقدار ایک درہم روار المسک اور ایک قراط مسک کی بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ بیج کبراسی پیش کا فادہ زہر ہے اور جیو فادہ زہر ہیں سب پیش کے علاج میں بکار آمد ہیں اور عمدہ ہیں خصوصاً وہ فادہ زہر جو مشابہ سنج بھنگری کے ہے اور اوپر خطوط اور دودھ سے مثل خلوط مرکب کو ہوتے ہیں۔ ایک حیوان جس کا نام فارہ البیش جو فادہ زہر میں آتی ہیں موتن کہتے ہیں وہ بھی اسکے مزاج کی ضد ہے اور پیش کے انکو باطل کرنا ہے اگر اس حیوان کے کسی عضو کو خواہ کوئی بڑی آتش کے جسم کی لچلائی جاسے فور آتش پیش کا باطل ہو جاتا ہے قرون اسکی اسنبیل اسکی مابست میں اختلاف ہو بعض کہتے ہیں کہ کتیا بھی ہے لینے پیش کی جڑ جو تھول میں زہر کو کھائے اور علامت سرسام کے ظاہر ہونے اور زبان سیاہ ہو جائے گی اور اس کے نائرہ سے خون قطرہ قطرہ لے گا علاج پہلے علاج مشترک تھ کر کرنا چاہیے اس طرح کہ آب جوہر اور خشک نیکم ملا کر از زہر قبیل یہ بھی دوا مشترک ہو کہ ایک مثقال کا فو ایک اوقیہ گلاب میں گھول کر پلا تین بج

اوسکے متباد ایسے لگائیں جنکی تیرہ شدہ ہمو اور کافور اور صندل اور مین پڑا ہوا اور صوبق فلاح ترش کا اور صوبق شعیر مراد برف کو
جلابین ملا کر پلانا چاہیے اور عصارہ اندر ترش کا بھی پلایا جائے فوفیون اس دو کو مین نہیں پہنچاتا ہون اور بعض وجہ سے گن الیسا
ہو کہ شاید بیش کے مشابہ ہے اور جو علامات اور عارضہ خاص اس واسکے استعمال سے عارضہ ہوتے ہیں بہ موجب قول اطباء مین کہ جو
شخص اسکو پیئے فواد کھانے مین استعمال کرے فروغ اوکے شکم مین اور بھکی اور فشی اور زردی سب ہر کی خصوصاً ہونٹوں کی اور خشکی سار
اور جہلہ اور بدن کا پھر لا ہونا اور شمن ہونا اور اختلاط عقل پیدا ہونا جو بعد گرائی سر کو اور مٹھ صغیر ہوجاتی ہے اور قطع ہوجاتی ہے
اور پسینا ٹھنڈا نکلتا رہتا ہے اور تھما اور بیہوشی پیدا ہوتی ہے بعد اوسکے مر جا ہے علاج شل علاج مٹھ کو ہر سیان چندا دو یہ سیمہ
کا جو گرم ہیں نملہ اور ان او دیکے فریوچون ہے اسکے استعمال سے کرب شدید اور سوز مین عارضہ ہوتی ہے اور لہجہ شکم اور
بھکی لاحق ہوتی اور کبھی روانی شکم کی با فواد عارضہ ہوتی ہے۔ واجب ہو کہ پہلے تے کر تین بعد ان تیرہ ہوا کرین اوسکے بعد
روغن گاؤ اور مسک خوب سا ملاتین بعد ان جو علاج قرون سہل کا نہ کو رہو چکا وہی استعمال کرین اور غذا مین آب آمرا بنوش اور
آب سب مبنوش پر کنگا کرین اور رار الشراب کا بھی استعمال فرود ہے البان متوجعات یہ سات مین شمار مین او دیکے مفودہ
سکے اور خصوصاً مین شبرم اور لبن العشر اور لبن لاعیہ اور ان زربوگن دو ہونے فروغ اور اسہال مفودہ ایسا عارضہ ہوتا ہے جیسا کہ
فریون سے عارضہ ہوتا ہے لہذا واجب ہو کہ انکی توت سہی مٹھ اور روغن زرد اور مٹھ سے توڑ ڈالی جائے اور جو عرض خاص بعد
استعمال کے پیدا ہوا ہے جیسے اسہال خون یا بول الدم اوسکا علاج جیسا او پر معلوم ہو چکا ہے لعینہ کرنا چاہیے بعض اطباء کو
ہین کہ مین شبرم ہون وزن دودریم کے قائل ہو جا ہے اور علاج اوسکا یہ ہے کہ اسہال آب برف سے اور مین خشک
دریم کے مقدار پر قائل اور مملک ہوتا ہے اور دودن کے بعد ملاک عارضہ ہوتا ہے سگبارہ بارہ ہونا ہے علاج اسکا بھی
شل علاج مین شبرم کے ہے تھمونا دودریم اسکا استعمال قائل ہے اور کینیات اور احوال اسکے پینے سے وہی عارضہ ہوتا ہے
جو او پر مذکور ہوئے واجب ہو کہ اسکی سمیت وضع پانچے توڑ ڈالی جائے اور صوبق فلاح اور رب بہ اور رب ساق
سہ ماؤر یون اور خافلیون اسکی مقدار بھی دودریم قائل ہے اور استعمال کے بعد تے اور اسہال مفودہ عارضہ ہوتا ہے
سیاہ رنگ ماؤر یون کو حاملان کہتے ہیں اوسکی سمیت زیادہ ہے اور اسکے استعمال سے لہجہ شدید حساب — لہجہ اور
دو قلم بدن مین ملاور دغذہ اور بھکی اوسکے بعد تے یعنی اور زیدی عارضہ ہوتی ہے بعد اوسکے کترانکی نوبت پہنچتی ہے اور
آواز بند ہوجاتی ہے علاج لا بد ہے کہ شیر نازہ دو کبریا مین اور روغن زرد بھی اور متواتر پلانی جائیں اور جلاب کا بھی استعمال
کیا کرین تاکہ فواد اسکا مروت ہو جاوے اور جب انڈا اور دشواری زیادہ ہو ترائق اور سرد و طیوس اور دواو الطین انھوم کا استعمال
کرین جو طبیعت مٹھا ہو اسکے بعد کنبین اور کاسنی چند روز تک ملائے مین تاکہ سوزی فزاج جائے اور فلی کی مقدار کتران
اور دوا سب کو قتل کرتی ہے اور جو بڑی مقدار فلی مینے کترے کہ کب شدید اور ارتفاع شکم اور سوزش عظیم پیدا کرتی ہے اور خراج
کریکا گرم خشک ہو اور لذاع اور قطع ہے جس پائین کتر کا دخت پیدا ہوتا ہے رومی ہوتا ہے اور اگر اور کوئی پانی رہتا ہے
پہاڑا سے کوہ قطر اور مٹی جڑ مین ملائے کے استعمال کرین علاج واجب ہو کہ طبع طبع اور شمریز کو موند مین چکا مین کہ اگر کچھ
فادہ عجیبے اور غم تنگشت اور خود تنگشت اور ادبکا جو شانہ سمیت کتران ہے اور انجہ خشک ہوا شمد اور شکر اور جلاب

اور برب انکو بھی مفید ہے اور ان سب دواؤں کے ہمراہ چکنائی کی چیزیں اور لزومات جینکا ذکر دہر ہو چکا ہے بھی ضرور استعمال
 میں لانی چاہئیں اور اس کے بعد حنفہ کا استعمال ضرور ہے بلا در بھلا دین کو کہتے ہیں اور اسکے استعمال سے شکم اور خلق میں
 تقطیع اور التهاب اور امراض حادہ عارض ہوتے ہیں اور بیشتر بعض اعضا مطلق ہو جاتے ہیں اور بعد ازاں کہ پھر درست ہون
 خواہ بیکار ہی ہو جائیں و سواس پیدا ہونا ہے اس لیے کہ سودی کا احراق ہو جاتا ہے بھلا دین کی مقدار قائل و مقدار کا وزن
 ہے اور کبھی بعض آدمی منظر خاصیت کو مفر نہیں ہوتا ہے خصوصاً اگر ہمراہ جزہ کے کھا یا جائے اور میں نے مجسم خود ایک شخص کو
 دیکھا جو کہ وہ ہمراہ جو کہ اتنی مقدار بھلا دین کی ہضم کر جاتا تھا کہ بہت زیادہ ہے اور کہ اس کو خوف اور بدوائہ بھی علاج رغین
 بادام اور رغین کچھ اور رغین زرد اور شیر تازہ اور دسویات از قسم شوربا کے اور ازین قبیل سب چیزیں جسے لغین میں سکون اور
 مسوڑی کے درد اور سوزش اور کبھی میں کمی پیدا ہوا ہو اسکے بعد گاسے کا دہی برف میں سرد کر کے اور رغین بھشنہ بھی سرد
 کیا ہوا اور آب جو اور آبہای فو کہ یہ سب سردی ہوئی استعمال میں لائیں اور برف سرد کر کیا ہو یا بانی اس میں ہما میں اور سیر
 کا جو علاج مخصوص ہے وہی اسکا بھی کریں۔ سینچا لون ادویہ کے جن سے اسکا علاج کیا جاتا ہے حسب لہذا ہر روز اسکا
 فادز بر ہے کہ کبھی جسکو مہندی بن لٹور مری کہتے ہو جب تری لور حدت کے ہلاک کر دینی ہے علاج اسکا ہلا دین کے علاج
 یکسان ہے اور اودان سے اسکی مسرت بخوبی دفع ہو جاتی ہے سداب برمی لینے چنگلی تلی جو شخص اسے کھائے اسکی
 آنکھوں میں جو طبعی ساری آنکھ کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا عارض ہوتا ہے اور سوزش اور التهاب شدید پیدا ہوتا ہے علاج
 اسکا یہ ہے کہ پہلے تے کر ایتن آب گرم سے اور زیت سے بعد ازاں مثل کیز کے علاج کریں خواہ اور جو سموم مثل کیز کے من
 اولکا علاج کریں سا جیسا سداب کو کہی گا گوند ہے کبھی اور اسکا فو مثل بازوچ کے ہوتا ہے مزاج اسکا گرم ہے جو شخص در
 کھائے اس کے بول و برازد و نون بند ہو جاتے ہیں اور زبان سوچ جاتی ہے اور قراقر اور نفخ اور خلق میں سوزش اور حد اور
 جو طبعی اور سرخی ہونہ کی پیدا ہوتی ہے اور کبھی لوبہ اسکی حدت کے تمام بخین تہی اور چلتی ہے۔ اور اکثر نوبت غشی اور صفر
 نفس کی پہونچتی ہے علاج یہ ہے کہ پہلے بہت جلد سے کرائی جائے اور اس کے بعد رغین زرد اور دودہ اور کن اور آب
 پلا میں اور رغین گل اور شیر تازہ سے خورندہ کریں اور سنجیدہ اور زلالی استنبین ایک دوا یہ بھی الجبا کی مثل فادز بر کے مشہور
 ہے واسطے سافینا کے تخم اور عک البلم اور اصل محروت اور طبع شعیہ ہے۔ ایضا چند سید ستر مع مرکہ گرم کے خواہ
 ہر اشد کے سمجھے خیال ہے کہ شاید ہر اثر اس میں بالخاصیت ہو خواہ اسنو جے کہ بدن سے اس کے زہر کو زہر لوبہ تحلیل کے
 دفع کرنی ہے اور فباس ظاہر تو متقاضی اسی کا ہے کہ تیرہ سے علاج کرنا چاہیے اور تیرہ ہی اولی ہے جنہما اسکے
 اعراض مثل اعراض کندش اور خرق اس میں اور اسود کے ہیں اور وہی علاج بھی ہے جو خرق کا علاج ہے ونا چینی
 سے اسہال ظلمہ عارض ہوتا ہے علاج یہ ہے کہ تے کر ایتن اور اسہال کے روکنے کی تدبیر کرانے وقت دودہ اور کن باز
 پلانے ہیں اور اور اسہال کے روکنے میں رعایت بحال سم ضرور ہے اور کبھی اسکی سمیت کو خور اور اسہال و نون کو
 فقط تریاق کافی ہو جاتا ہے کندش اور خرق سپید اور عطفینا اور عصارہ قنار و الحمار اور سوسن کی
 ایک قسم ردی اور غار یقون سیاہ کندش لینے چکنائی سے متلی بے انداز پیدا ہوتی ہے اور کبھی اسکی وجہ

خفایہ بھی پیدا ہوتا ہے اور یہی حال عطیشہ کا ہے اور خفایہ سے بھی متلی اور تپ پیدا ہوتی ہے اور کبھی ایسا مادہ جمع ہو جاتا ہے کہ اس کا دفع ہونا دشوار ہوتا ہے بلکہ اختناق اوس مادہ کی وجہ سے عارض ہوتا ہے اور کبھی اس کا بھی پیدا ہونا ہے اور یہ سب اعراض آدمی پر عیشی پیدا کرتے ہیں اور سقوط قوت اور عرق سرد اور شخ و افع ہوتا ہے اور خصوصاً خفایہ سبب اور غارتن سیاہ اوریدہ دونوں تاثیر ہیں کیساں کہ عین جالبوس کہتا ہے خفایہ اوس شخص کی جسے خفایہ کھائی ہو ابتدا میں عارض اور متعاقباً او ضعیف ہوتی ہے اور بطور میں بھی زیادتی ہوتی ہے اس لیے کہ حرارت غریزی مادہ کے شخ کھٹنی ہوئی ہوتی ہے لینے کو وہ کثیرہ وجود و ایمن کو رسے متاثر ہوا ہے اور دفعہ دوا کا اثر اوس تک پہنچتا ہے اور متماطلت اوس کے دفع پر قادر ہوا استقلال نہیں ہے پھر جب فی خود بخود عارض ہوتی ہے اوس وقت بغض میں اختلاف ایسا پیدا ہوتا ہے کہ اس کا نظام اور سلسلہ کیسویں کو پانی نہیں رہتا ہے اس لیے کہ اندرونی قوت مادہ کے شخ دلی ہوئی ہے اور جب بغض میں انتظام اور استواری حال شروع ہوتا ہے اوس وقت مریض کا حال اچھا ہونے لگتا ہے اگر تو مریض کا بطرف صلاح حال کے نمو لگتا ہے کہ آبی شروع ہو جائے اور شخ واقع ہوا میں ضعف اور اختلاف زیادہ پیدا ہوگا اور اگر اختناق گلوں کے مفاصلہ غریبہ مفاصلہ مریض ہوگا اور بطور بھی لاحق ہوگا اس لیے کہ عارضی ہوا ہوگا اور کبھی بغض میں موجب بوجہ برابرت کے پیدا ہوگی سرخ رنگ کو بھی قتل کرتی ہے علاج واجب ہے کہ بہت جلد خفایہ کے کھانے کی تدبیر بند کر دینے وغیرہ کے کرن خواہ اوس کے فرار کو بھی قتل کر دینے کی طرف اور تڑنے کی تدبیر کرن بدویرہ حقہ قویہ کشتل شخ قتل وغیرہ سے اوس کے بعد اس کے اختناق کا علاج و ایسا کرن جو اب عطین کھا گیا ہے اور اگر خود بخود تڑنے کم ہوئی ہو ابتدا میں پھر سے کرنا بہت سی دوا بلا متین بلکہ پیلے اوس کا پیٹ آب جگم سے بہرین پیدا ہو سکی دوا مٹی پلا متین اور پھر دوا تڑنے کرنا بہت اور اگر شخ عارض ہو دودہ اور روشن زرد پلا متین اور اوس کے بدن کے جوڑ بندر ہائش قیو طی ملین کی کرن اور بون متقل کی مدد و مدد رکھیں اور جو علاج شخ کا ہے اوس سے علاج کرن جو خفایہ سیاہ کے کھانے سے اسماں شدید اور اختناق عارض ہوتا ہے اور دودہ ہم جو شخص اس کا استعمال کرے شخ پیدا کر کے مملک ہوگی اور پیلے طاقت سے خفایہ اور سوزش زبان اور زبان کو کاٹ کا گزرمی کرنا اور دودہ کا بہت سی پے در پے اور نفع عارض ہوتا ہے اور بعد از ان علیل مذکور شخ کے آثار طاری ہو کر عیشہ پیدا ہوتا ہے پھر ماباہی علاج تدبیر قوت سمیت کی او وہ معلوم سے کرن مثلاً اسنتین کو تڑنے کے ہمراہ پلا متین خواہ زبرہ اور انیسون اور چندیدہ ستر اور ستر ہون لیکر مجموع سے فریب دودہ ہم کے استعمال کرن ہوا شراب اور مقام نفع پر پھر سے گرم کر کے رکھیں خواہ اور طرح کی سینک جو درم اور نفع کو با شان کر دینی ہے اوس کے بعد میر مانہ اور ترمیرا شہد اور درغن زرد تازہ کے کھلا متین اور درغن دار شور بہر قسم کا اور شراب شیرین جبین پانی کی آمین زیادہ ہوگا اگر اس کے استعمال سے نوبت شخ کی ہو بھی ہو وہی تدبیر کرن جو خفایہ ابغض کے علاج میں مذکور ہوگی اور جب نڈر اسماں عارض ہو آب سرد میں بٹھاتین اور ربوب قابضہ اور دودہ جالبہ کا استعمال کرن جو درم الف معرب گرم دوا کا ہے اگر دودہ ہم اس میں سے کھائی جائے عارض اور درم پیدا ہوتا ہے اور پھر موت واقع ہوتی ہے علاج اوس کا مثل علاج خفایہ کی ہے دافوسی ایک دانہ چھوٹا سا ہوتا ہے اگر زیادہ مقدار اوس کی کھائی جائے مملک ہوتی ہے علاج اوس کا پیسے کو کھانے اور مسلمات اودہ کا استعمال کرن اور دودہ اور چکنا کی کی چیزین بموجب بیان بالا کے استعمال کرن تھلی رینڈی اور

نسل کی کہتے ہیں جس کھانسی میں کینسر نہ ہو باقی انہوں اور خوب بخور کر تیل اور سکال کمال لیا ہوا سو میں سمیت اہلانی ہوا میں
قاتل ہو جاتی ہے اور اسکا علاج مشترک علما جات سے کیا جاتا ہے جذبہ بیدار کر جب کسی طعام میں ڈال کر دم بخت کریں اور کھانے
کھانے سے اعراض سرسام مار کر عارض ہونے میں منع دیجئے اور ایک ہی روز خواہ وودن میں نسل کرتا ہے خصوصاً جو
قسم سیاہ اور بدبو خواہ افراہی ہے کہ سیاہی ہاں ہو علاج یہ ہے کہ پہلے قرہ اینن آب شبت اور فیتج اور پستان سے
شہد ملا کر اور شیر انگور اور سکے بعد موصوفات مثل حاض اترج اور ربوب قابض اور ترشی جو فو کہ سہ طیار کی جاتی اور مرکب
تنہا اور مادہ گاؤ کا دہی عصارہ قلعج اور شیرادہ خربائیت مفید ہے غصص برسی کے استعمال سے ملکہ عمدہ قسم کی بلزیت
استعمال سے بھی نفع اسی اور ان رنگوں کا نفع جگر کبڈ لینے بلکہ جداول اور نہرین کھانسی میں پیدا ہوتا ہے اور اس
پہلے منص اور قلعج عارض ہوتی ہے علاج جب یہ عارض پیدا ہوں جو شت کیا ہوا دودھ پاردہ ہاں نہیں جو
گرم کر کے دودھ میں ڈالے ہوں ہمراہ زردی بھینے کے جو سرکہ میں اوبالی ہوا اور سفوف بنرور ہمراہ سفوف بنرور کے
خالق اللہ صیب اور خالق التمر انہیں سے جو کوئی کسی قدر استعمال کریں شک میں عفو صحت اور لقاہ اور مری میں
بھی یہی بلکہ مزہ پیدا ہوتا ہے اور قصیر تک یہی مزہ ہوتا ہے اور خشکی ہمراہ ورم کے پیدا ہوتی ہے اور اس کے موہنے سے
بہار و خانی اور ٹھنڈے انجام کار میں زبان اسکی تہہ بڑا ہوا اور صدف میں اختلاج پیدا ہو کر اس کے بعد عشاء اور شج اور
ترکی رنگ کی اور احتیاج ہے یہاں سے اور اس کے ساتھ قرہ شکر میں اور کثرت ریلج کی بھی ہوتی ہے اور خالق التمر استعمال
کرنے والے کو سرد اور ظلمت میں لے جاتا ہوا ہے جو صفت ارادہ اور عمدہ کوسے ہونے کا کر کے اور دونوں آگہو میں رطوبت بھی
بھر جاتی ہے اور سینہ میں نسل پیدا ہوتا ہے خالق التمر میں ہر قلع جو ملک دم میں واقع ہے پیدا ہوا ہے اور بھی جذبہ صفایا
میں اور کئی ہے مزہ میں تلخ اور کمرہ الرطوبت ہوتی ہے علاج بہت جلد سے کرانی چاہیے اور نہیں جیزن سے جو معلوم ہیں
اور سکے بعد خند کریں اور سکے بعد مثل صحر جلا اور قرہ سیون اور سداب اور افستیں اور شج ارسی اور ہمراہ شراب اور کھنڈ
بھی شراب میں ملا کر خواہ روغن بلیسان بقدر اوڑھ کر ہر صبح کے شراب میں ملا کر اور شراب بہتر و سی ہے حسین لو با خواہ جاندی یا سونا
بکھا یا ہوا اور خبت الحویہ خود بھی نہایت مفید ہے اور انھی لینے پیرایہ خصوصاً الفہ بارہ سنگھا یا لورن اور سچ گاؤ کا بھی عمدہ
ہے اور سکے بعد روغن شوربہ آرا و درخت کا پتہ بھام کو قتل کرتا ہے اور لکڑی اس درخت کی بھی بھی ملک ہوتی ہے
علاج اور اسکا قریب ہر علاج کینسر کے اور مشترک علاج سے علاج کرنا چاہیے قسم کر زرنیخہ دھان کی جوسی بنا کر تول وائل
اطباء جو شخص وجہان کی جوسی کا استعمال کرے تو فوراً اس کو درد فرمے عین اور ورم زبان میں اور در و جی زبان
میں لاحق ہوتا ہے بعد ازاں در پڑتے بہت ہی مرے اور اس کے بعد ک پھونچتا ہے اور امعا میں بھی لار و پیدا ہوتا ہے
اور تمام بدن میں التبا بٹا رن ہوتا ہے وہاں کی جوسی کو سوم کے اقسام میں قدما نے شمار کیا ہے علاج اور سکے بعد
مثل علاج قلعج کرنے اور جس زیت سوا اسکا علاج کریں جب سب کے او میں نسل کو پختہ کیا ہو مگر یا سخرہ تخم
اوٹنگ کو کہتے ہیں اور سکے استعمال سے ہی اعراض پیدا ہوتے ہیں جو غصص کے استعمال سے پیدا ہوتی ہیں البتہ
کبھی کھانسی بھی شدید عارض ہوتی ہے۔ علاج اسکا غصص کا علاج ہے لیکن اسکی کھانسی کا مینات اور یہ مین

کرنا چاہیے شربت بنفشتہ ہمراہ آب جو کے خواہ اور دو امین کھانسی فی المین ہین تریہ کی قسم زربون زرد اور سیاہ
 کے استعمال سے وہی اعراض پیدا ہوتی ہین جو زربون اسود اور غار لیون سیاہ کے استعمال سے پیدا ہوتے ہین اور علاج
 کہی وہی کرنا چاہیے جو انکے علاج سے اور خاص علاج تریہ کا یہ ہے کہ روغن بادام جودہ جودہ ملایا جائے اور مشترک علاج وہی ہے
 جو سب کا لکھا گیا اور بعض اخصائے کما ہے کہ روغن کل کی مقدار کثیر سے لے کر لائی جائے نو در نیون کی طبیعت کہ ہم نے
 نہیں پہچانا اور علاج اسکے مشترک سمیات کا علاج کرنا چاہیے اور مجھ گمان ہے کہ یہ ادویہ مادہ ہے اور شاید کہ مادہ نہ ہین
 ہو اطباء کثیری ہین کہ اس دوا کے استعمال سے اختلاط عقل اور قند و میسان تک عارض ہوتا ہے کہ ہنوتھ میں بھی اس قسم
 تدرید ہوتا ہے کہ ایک حالت متشابہ بنوایک ہوٹھ کے ہوجاتی ہے اور اسیدواسطے زبان یونانی میں خرب المثل ہے کہ آب
 شغص کی منہی ایسی ہے جسے نو در نیون کھانے والی کی ہوتی ہے علاج اس کا بھی مشترک ہو اور بعض کی رائیہ ہے کہ
 سیلے کے کرتین اس کے ابدان سے شہد پلاستین اور دودھ کا بنایا اور تمام بدن میں تیل لگا دیا اور ادا بن سنجید کی بالٹ کر لائی اور
 آئرن حار کا استعمال اور دھوک اور ادویہ دفعہ شغصیت کا استعمال کرنا یہ سب علاج اسکے مفید میں طو نیون اس در کو
 بھی ہین نہیں پہچانتا ہون اور اس طرح اس کا علاج بھی ہین نہیں جانتا ہون ۔ گرجے فریہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی ادویہ مادہ
 ہین سے ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ مادہ ہین سے نہو بعض الطبائے ہین کہ اس سے غلغلی پیدا ہوتی ہے ہنوتھ اور زبان ہین
 اور جنون اور وسواس اور سقوطہ بنض بھی عارض ہوتی ہین لبوب زنجہ انکے احوال قریب خرب اور نہیں احوال کہ ہین جو
 غصص اور ابجزہ میں مذکور ہوئے ہین اور علاج بھی وہی ہے خصوصاً لبوب نو کہ جیسے رب انگو اور ریاس اور قلعہ وغیرہ
 کہی وہی سے تلی پیدا ہوتی ہے اور غشی اور کرب بھی عارض ہوتی ہین اور یہ لبوب مثل جوز کے باخوبانی کی گھٹلی اندام ریل
 اور بادام کی ہین نہما ر ہونہہ خالص شراب کا پینا اکثر نہما ر ہونہہ شراب خالص کے پینے سے خفاں اور درو چند اقسام کہ
 اور التهاب پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر بعد ریاضت اور قہر کر اور اس سے زیادہ ایذا اگر شراب غلیظہ اور شیرین ہو لائق ہوتی ہے ۔
 علاج یہ ہے کہ بزرہ فصد کے استفرغ کرین خصوصاً اگر فصد واجب ہو چکی ہو بظہر علامات خوب فصد کے اور قہر لائی بہت
 عمدہ علاج ہے اگر آسانی ہو سکے بعد از ان تریہ مزاج کی آب سرد اور قلعہ بارو اور بارالراکب حریش سے اور آب نو کہ اور
 افراص کا فور وغیرہ سے کہ ہین شہد پرا نا خواہ جسمین سمیت آگتی ہو اور اگر ملا و اقلینا کیون نہ شہد لاتے ہین اسکی بو
 ایسی تیر ہوتی ہے جسکے سونگھنے سے چھینکین آتے لگتی ہین اس شہد کے کھانے سے بھی اعراض مہلک پیدا ہوتے ہین جیسے
 غصص کے کھانے سے پیدا ہوتے ہین خواہ اوٹنگن کے کھانے سے اور سونگھنے سے جلد اور جھٹ پٹ غشی طاری ہوتی
 ہے ۔ اور قند البینہ برابر ہوتا ہے شہد ایک اور بھی قسم ہے بہت جبری اس کا حال اعراض اور علاج ہین مثل شوکران کو
 ہے علاج سرداب اور ناہی مکن کا کھانا اور شراب جب کا نام اوبالی ہے پلانا چاہیے اور کھلانی جائین اور قہر لائی جائین
 جب تک مکن ہو و بقیہ موزک اصل کو کھتے ہین جو اسے استعمال کرے اس کے شکر ہین ذرا قرا وچ اور ڈوٹر بدون دست آؤ
 کے اور بدون و دار کے پیدا ہوگا علاج پہلے واجب ہے کہ بانی اور شہد پلا کر نہ کر لائیں اور قند البین سے احتقان کہ ہین اور اگر
 اشتہین کو ہمراہ شراب کثیر اور کثیرین کے پلاستین وہ بھی نافع ہے اور خاص التیو شغص کی دوا ہے کہ طبع جودہ کا استعمال کرنا

ایضا سنبھل اور چند بیدستر اور فضل بھی مفید ہے اور آب گرم سے نمکدہ کرین مجلی زبان اور وہ سمیتہ بار دہ جو نباتات کی قسم میں ہیں جو شخص افیون کھائے اس کو کین میں خدرا و برودت پیدا ہوتی ہے اور عام لینے مجلی پیدا ہوتی ہے اور بعد کچھ گھنٹے کے ان کیوں کی بواہی ہو جاتی ہے آتی ہے اور دار و دھلی اور طمٹ بھرا و رنگی خلق اور سانس میں کوٹھائی اور اطراف میں تیزی اور ہونٹھ میں زردی اور چہرے پر بھی زردی اور صوبت الیسی جو انہیں محسوس ہوتی ہے اور سبات لینے پنکی اور زبان کی کبی آنکھوں کا اندر کی طرف زور دیتے ہوئے ان سب اعراض کو بعد کراڑ کہ جس سے گلہ گرفتہ ہو جائے اور پسینہ سر دھکتا ہے ٹھنڈی سانس آتی ہے مرناتا ہے بھلا اسباب اس کو مقبول ہونے کے خون کا غلیظ ہو جانا کہ پھر خون روان نہیں رہتا ہے اور روح کی تریکڑی ہے اور آلات نفس میں تشنگ پیدا کرتی ہے مقدار شربت جو مہلک ہے دو درہم کی ہے اور دودن کے اندر مہلک ہوتی ہے مختصر اگر شراب میں دالکھلا پین اثر و سکا زیادہ ہوتا ہے ہاں اگر مقدار شراب کی اتنی زیادہ ہو کہ مقادومت اور سکی سمیت کی کرے آتش زیادہ اثر ہوگا اور ابدان حارہ میں بھی اسکی مضرت زیادہ ہوتی ہے اسلیئے کہ مضادات اور مخالف اس زہر کی بدن گرم سے زیادہ ہے اور نفوذ بھی اوسی بدن میں زیادہ ہوتا ہے چنانچہ مفصل ہم نے قانون عام میں بیان کر دیا ہے علاج دہی قوانین مشترکہ جو بار بار مذکور ہو چکے اسکے علاج میں مشعل ہو کر متقیہ بھی کیا جائیگا اور روغن ملا کر تین گے اور گرم پانی اور نمک اور روغن استی وغیرہ سے نہ کرائی جائے اسکے بعد سکینین ملا کر اور پانی اور شہد بھی پلائیں اور قوی حقنہ سے انا کہ میں بھلا دینا نہ کرے سکینین اور شہد میں استعمال ہو ایضا افستین کو شراب میں ملا کر اور طمیت اس زہر کا تریاق ہے اسلیئے واسطی خاص کرے اور ہمراہ مرکب اسکی بھی اسکی اسلیئے جند بیدستر نما اور فضل اور جو زہر بھی مفید ہوگی البتہ سموم کو اسکا تریاق مخصوص اس ترکیب سے دیتے ہیں طمیت اور اہل اور جند بیدستر اور فضل ہوزن لیکر شہد میں ملا کر جو روغن طیار کرین مقدار شربت ایک بندہ سے لیکر ایک جزہ تک ہے اور اگر اسکی سمیت سے نجات اسلیئے واسطی حاصل ہوتی ہے کہ ایک مشغال طمیت چیس درہم شراب ریحانی میں ملا کر استعمال کرین اور شراب کہنہ بھی اسکے واسطی عجیب النفع ہے خصوصاً اگر رفیق ریحانی کہنہ ہو جائے اور پانی کی آہستہ کی زیادہ متحمل ہو اور اس میں کسب قدر واسطی بھی شربک ہو پھر بھی تریاق کبیر اور سوجینا اور شرو و بطوس کو شراب کے ہمراہ استعمال کرنے سے بڑھ کر کوئی دوا نہیں ہے۔ واجب ہے کہ اس سموم کا دماغ چھبک کے ذریعہ سے ہلایا جائے اور چھبکی کا ناس خواہ اور اور نیچے جھکے استعمال کیا جائے کہ علاج یہی اسباب سمیت کو دفع کرنے کے واسطی نہایت عمدہ ہے اور بال سموم کے مٹی وغیرہ سے اوکھڑے جائیں اور کسی وقت سوسنے نہ پائے اور بدن میں اسکے روغن ہاؤ گرم کی مالش کیا جائے جیسے روغن اور روغن سوسن اور سونگھانے میں جند بیدستر اور مشک کو اختیار کرین اور آبدن گرم میں ٹھکانے تاکہ تشنگ سے امان حاصل ہو اور شدت خارجین کی نہونے پائے اور غذا میں شوربا و روغن دارا و سرخاستوان اور قاسم شوم کے اختیار کرین جو زہر کو کوہندی میں دھتورہ کہتے ہیں اسکے کھانے سے دوا و سرخی و دونوں آنکھوں میں اور غشا وہ لینے آنکھوں میں بردہ ساہر جانا ہے اور سکر لینے مستی اور سبات لینے پنکی پیدا ہوتی ہے اور ایک مشغال وزن دھتورہ کا مہلک اور قاتل ہے کہ ایک ہی حقنہ کبھی قتل کرنا ہے خصوصاً ہندی دھتورہ کہ اس میں سمیت زیادہ ہوتی ہے اور قتل سے پہلے سر و پسینہ ٹھنڈی سانس غلظت ہوتی ہے اور ایک مشغال سے کم شکار نصف درہم یا دوسرے بھی کم فقط سبات اور سکر پیدا کرے اور سواضعیف اور

نانون اومیون کے قوباکو ہا کہ تین کرنا ہے علاج اعظم علاج ہی ہے کہ بذر یونہی اور پانی کے تے کر این مزیاں دھو کر
 روغن زرد سے اور شراب بمقدار کثیر ہر لعل اور عاقرقرا اور جب الفار اور واپسینی اور چندیدستر کے بھی اسکی سمیت سہیج
 دیتی ہے اور اطراف کو آب گرم میں رکھنا اور تمام بدن کو بذر یونہی کے سینک کر گرم کرنا اور تین روغن بانی
 اور قسط سے مکرنا اور ناسکان خوب دھریا جاو اور پوری ریاضت کرانی جاو اور بعد وٹرانے اور ریاضت کو غذا بانی چرب
 اور شراب شیرین کا استعمال کرنا اور جمیع علاج افیون کا استعمال کرنا ہر روز صبح و شام کو کھیتے ہیں اور بانی بھی دہی
 ہے اس کے اعراض اور دھندہ کے کیسان ہیں اور ایک حالت مثل لیسر غس کے اور کھجلی کا زور صمغینے کر می پیدا ہوتی
 ہے جسکے اسکی زیادہ سمیت رکھتے ہیں اور دانہ اس کے بھی قریب جھلکوں کے سمیت ہیں اور جرم اس کا بھی کبھی
 بھی اثر پیدا کرتا ہے علاج اس کا دھندہ اور افیون کے علاج کے قریب ہی اور واجب ہو کہ اسفستین کو شراب میں لگا کر ملائیں
 ایضا لعل چندیدستر سداب خردل کا استعمال کریں اور سرکہ بھی ایسے کو کوٹنا فہم ہے اور جمیع خوردین کو روغت استعمال
 مخدرات کرنا ہے اور چھینک پیدا کرنے کی تدبیر بھی بر ضرورت ہے اونہیں روٹوں سے جو دھندہ روٹنے باب میں لکھی
 گئی ہیں اور زرد اور دھواں کھجی مولی تہی کا مک میں پہنچاتین اور اس کے سروں پر سرکہ شراب اور روغن گل لگاتین
 اور اتنی مہلت نہ باتین کہ سو جاتین، لگا کر نڈائے خواہ اوکھتہ پیدا ہو یا لگا کر اوکھتہ کریدار اور قہنہ کیے جاتین اور چھینک
 لانے کی تدبیر اور انگوٹوں کی جڑوں کو چھینکے زرد سے پیدا کرنا اور پڑا کرنا ہے اور ورو فیسیوں پر بھی زرد اور
 قسم مخدرات کو ہے اور طبیعت بھنگ کی رکھتی ہے اور سرکہ پیدا کرنا ہے پہلے پیل اس سے متلی اور پیک اور منہ سے
 مڑو پیدا ہوتا ہے اور ایک حالت مثل الماوس کے پیدا ہوتی ہے اور کبھی اس سے الماوس بھی عارض ہوتی ہے اور ہار
 خونی بھی پیدا ہوتا ہے اور انجام کار میں غشی بھی پیدا ہوتی ہے اور سبب اس کے اس کے سبب موت واقع ہوتی ہے اور
 جو قوم اور ساتوین دن کے لیکن موت سے پہلے دونوں ہاتھوں میں خندہ سینہ سن چاہا یا تہہ ہر واج اس کا مشورہ
 ہو کر اور مخدرات کا الی اس کا بھی علاج ہے پنج لینے بھنگ جو شخص بھنگ کا استعمال کرے اسکی عصابیں، دستہ اور
 زبان میں دم اور موندہ سے کف نکلتا ہے انھیں روٹوں سرخ ہو جاتی ہیں اور دارا ورنہ انگوٹوں، ہر یا تہہ اور
 نفس پیدا ہوتا ہے کان بھرے ہو جاتے ہیں بدن میں کھجی اور مسوٹھے میں اور سرکہ اور اختلا عقل عارض ہوتا ہے
 کبھی عجب قسم کی آواز بھی لگاتین اور گاتے ہیں کبھی گیسے کی لولی بولتے ہیں کبھی گھوڑوں طبع میں ہنسا دین
 کبھی کوٹے اور خرغ کی آواز لگاتے ہیں اور کبھی کبری چرانے والے کی آواز خواہ زراغ اور ناند کی سی آواز لگاتے ہیں علاج بہت
 جلد پانی اور شہد اور شیر مارہ کا دلور شراب اور کھیر کو سپند بھی ہر اور شہد کے پلا تین خواہ بدن شہد کے اور روغن زرد اور حب
 شراب میں جوش دی کر ہر اور زیت کے پلا تین اور نو صوبہ کا استعمال کریں۔ ایضا طبعی انجرا و طبعی شراب شیرین بمقدار
 کثیر۔ ایضا بصل شوی یعنی پیاز کھجی اور شہد ترب اور خردل اور حرف اور خرما اوٹن اور بود و شیر اور حرف ہوا اس کا بھی استعمال
 کریں جس سے قطع کا فائدہ ہوتا ہے اور لسن اور مولی اور اس کے پچ کا بھی استعمال مفید ہے۔ پھر بھی مشرد و لیسوس اور تریاق
 کیر اور سبب وغیرہ اور تریاق افیون یعنی جو تریاق مخصوص افیون خوردہ کے علاج میں مذکور ہو چکا ہے اور اونہی سبب اور

مذکورہ بالا زمین میں اور سے کرنا علاج حاصل سکے کہ ان کے استعمال سے خنای اور مرد اطراف اور تمد و شغید
 اور جس سے سانس گھٹی ہے اور خشاوہ بھرا گیا کہ غلظت کھائی نہیں پتھر اور رخیں بھی باطل ہوتی ہے اور مرد اطراف پیدا
 ہوتا ہے اور سکے پتھر اور خنای پیدا ہو کر قتل کرتا ہے علاج پھل حنفہ کا استعمال کرنا اور سے کرنا میں اسماں پیدا کرنا
 اور زمین قواعد پر جیسا بیان ہوتا تھا اتنا ہے شریع معالج حنفہ سے کرنا اور کرم شراب خالص تھوڑی تھوڑی گھنٹہ
 بھر کے بعد ملائیں کہ یہ علاج نفع عظیم دیتا ہے اور سکے زیادہ گاواؤں بچتین کا استعمال اور مختلف ہمارا شراب
 کے بھی اور پھل جندیدہ سر اور شراب اور پودینہ اور تیکٹ زرد رنگ غار اور جب الغار اور رب غلب بھی مفید ہے اور
 ترائق انیون جو ابھی مذکور ہو چکا ہے بھی بہت مفید ہے اور تخم انگور اور بخندان قوفا نامہ سیم یہ سب چیزیں ہمارا شراب
 اور طبع پوست ہاؤت اور دروغن بلسان ہمارا دودھ کے نافع ہے دلچسپ کہ اور سکے زمین اور معدہ پر نفاہ آور کندہ
 کا لپ کرنا مکوی محروم و درودی ایک قسم خاص کی مکوی ہے اسکے استعمال سے تیک رنگ کی اور خشک زبان اور
 بچلی اور غنی تھے جس میں بہت سا خون برآمد ہوا اور لفظ الدم اور اسماں سچی اور بخاطی عارض ہوتا ہے اور کرم کا
 ایسا ہوتا ہے جیسے وہ دھکا فرد علاج اور کھادوی علاج عام ہے اور شیرازہ فریجی پلانا چاہیے ہمارا شہد کے اور شیر کو سیم
 ایسا غلبت ہمارا انیسون کے اصداق پھر سپیان جمیع اقسام کی نافع ہیں اور سیم فریج پتھر کے کھانا اور بادام
 کا استعمال بھی نافع ہے کثیف تر ازہ جب کوئی شخص کثیف تر زیادہ کھانا چاہے اور قریب نصف رطل کے کھانا چاہے تو آب
 کثیف تر ازہ دفعہ لی جائے اور قریب چار اوقیہ کے فوٹ ہو پتھر اور سکے پتھر سے سرد اور دوار اور اخلاط عقل اور غلظت
 اور سبب اور ایک حالت مثل حالت سکے کے اور بد زبانی اور خشک بھی مثل مست کہ پیدا ہوتی ہے اور ہنسی کی بھی
 اسکے نمونہ سے آتی ہے علاج واجب ہے کہ پہلے تھے کر امین خصوصاً دروغن سوس اور زیت سی خصوصاً دروغن شبت
 کہ امین کسی قدر لورق ملا ہوا درودی بیضی نمیر شبت ہمارا نمک اور لفظ کے اور شیرازی مرغ فرج جس میں نمک زیادہ پڑا ہو
 اور مرج سیاہ بھی بڑی ہوا اور ستین اور داریانی اور لفظ شراب میں ملا کر بھی اور کو مفید ہے اور آب شہد اور پھل اس سے
 بڑھ کر کوئی علاج نہیں ہے بزرگ فطوفا اسفول کو کہتے ہیں اسکی دو قسم ہیں چوٹی اور بڑی بہت سا اسفول کھانے سے
 بھی سقوط قوت اور سقوط بغض اور بدوت ساری بدین عارض ہوتی ہے اور غم اور ضیق نفس اور تمد اور قلق اور خد
 مع ضعف کراؤ غشی اور سکے پیدا ہوتی ہے علاج اسکا مثل علاج کثیف خوردہ کے ہے فطر اور کماہ جوز ہر دار ہر
 فطر ہی کماہ کی ایک قسم ہے اور کماہ کو ہندی کھی گھنہ ہیں یہ دونوں چیزیں کھی ہیں فطر کی سفرت بنظر قسم اور
 جس کے اس طرح ہے کہ بغض اقسام اسکے قتال اور مہلک ہیں اور بغض اقسام قتال نہیں اور بنظر کثرت مقدار
 کی بھی سفرت پیدا ہوتی ہے اور قسم ردی دی ہے جو کسی ایسے مقام شہو میں پیدا نہ ہو جہاں کی آب و ہوا
 اور خواص کی خوبی معلوم ہو بلکہ جب وہ پیدا ہو کسی بڑی اور خراب جگہ میں پیدا ہو جیسے ہوام اور گزندہ شہر
 کے سوراخوں کو قریب باؤن اشجار کے پاس جنگی کیفیات ردی غالب ہوں سیاہ قسم خواہ وہ سیاہ ہو یا روشن
 رنگ ہی رہے دی ہیں اسکے استعمال سے ذہن اور ضیق نفس اور نفخ شکم اور معدہ اور فواق اور غصہ اور زردی

دودھ و روغن

خواہ زرد آب شکم اور معز متغض اور غشی اور عرق بار و پیدا ہوتا ہے اور اسکے بعد ہلاکت عارض ہوتی ہے علاج
 اور یہ معلوم ہے کہ لائی جاوے خصوصاً عصا ربہ اور برون کے اور اسکے بعد خاکستر شاخ انگوسہ مکعبین کے استعمال کریں
 اور کھتری لینے اور واس زہر کا ترابن ہے خصوصاً برگ کھتری بری کا لینے جنگلی امرو کی پتی اور مری بھی اسکی ترابن ہی
 ایضا واجب ہے کہ بعد تنقید کے مری بخلی تھوڑی پلائی جاوے اور برون اور مقل بھی اسکا ترابن ہی اور پینال کہ پتھر بھی اگر
 سکبجین ملا کر پلائی جاوے اور برون ملا کر اور ننگ ہندی اور عصیرہ قوتج ہر ایک سکبجین اور برون کو اور مہونہ سے گرم پیے
 مہونہ غلائی اور مہونہ کوئی ڈیرا کہ جو قوی ہوا و زرا وندا و ریخ جاوے اور دردی شراب اور خردل اور حروف ایضا ہنسینہ
 اور حرقہ جلی اور دونوں کا طبع اور طبع انجری مفید ہے واجب ہے کہ کھمد زہر سر اشیف کو اسی طبع سے ہمیشہ کہ زہرین
 سمہام ارینیہ اسینہ ایک شہر ہے اقلیم روم میں وہاں کے تیز زہرین بچھوئے ہوئے ہیں اور اسکے تیز کے زخمی کا
 بھی علاج مناسب ہے کہ اسی جگہ لکھا جاوے حکم نے کہا ہے کہ فوراً شورہ پلانا چاہیے پس ہی اور اسکا علاج ہی بعض اہلیان
 لکھا ہے کہ جنگلی نیولا پوست اور او جہ سے پاک اور صاف کر کے ننگ سودا کرین اور بریان کر کے سہارہ دو شقال تیز
 کے استعمال کریں۔ مجھو ایک تجربہ کا پتھر حارم ہوا ہے کہ آدمی کا برا زہر بھی اس زہر کا ترابن ہے مقدار کہ دوسرا
 سموم حیوانی کے بیان میں حیوانات زہر دار کی چند قسمیں ہیں کسی کا گوشت زہر دار ہے اور تمام بدن اور اسکا
 ہی کیون نہوا اور کسی حیوان کا کوئی عضو خاص سموم ہے اور کسی حیوان کے بدن کی ایک رطوبت خاص سموم
 ہوتی ہے پھر ان تینوں کی دو دو قسمیں ہیں جنکی نظر اپنے چہرے کے سمیت رکھنا ہے جیسے مٹھے ہوئے گڑھے کے مٹھے
 کا گوشت اور کسی کی سمیت بوجہ عارضہ کے ہوتی ہے جیسے سمک باردا و شواہ مخموم نیے کباب ابرہین خراب
 مہونا یا ڈھانپ کر رکھا ہو کہ اس میں شہرین آجائے اور دو دھم معدہ میں لہنتہ ہو جاوے جو کہ سموم کے نام
 اعضا سموم قائل ہیں اور یہ اثر اٹکا جو مری ہی اور عارضی نہیں ہے اور کئی مثال ہے جیسے کچھ اور ڈھانپ کر رکھا ہو
 اور ارنج بوری اور خردون ایک جانور بزرگ گرگٹ کو کہیں مہونا ہی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مٹھا بوسوسا کر کے
 اور دوسری قسم جسکی سمیت عارضی ہوتی ہے جیسے سمک باردا و شواہ مخموم و رارچ کا بیان تیز اور قتال ہونا
 انکو استعمال سے متحص اور او جہ میں درد غلا صد یہ ہے کہ درد فم معدہ سے پٹیر تک پھیلا ہوا مہونا ہے اور درد کہ
 اور شراسیف کو قریب بھی درد مہونا ہی اور شہانہ میں تفرج ایسا مہونا ہی کہ درد اور الم اور قضیب میں درد پیدا کرتا ہے
 اور پٹیر اور اسکے گرد کے مقامات بھی سوچ جاتے ہیں اور اس درد میں التهاب شدید مہونا ہے پیشاب کا خطر معلوم
 مہونا ہے اسوقت اٹھ کھڑا مہونا ہی اور جب پیشاب کہ نیکا را دہ کرتا ہے یا تو فار و دار لول پر نہیں ہوتا اور یا تو خون کا
 پیشاب کرتا ہے اور گوشت کو گڑھے چھوٹے چھوٹے پیشاب کی طرف سے کرتے ہیں اور گرتے وقت بارہا گوشت خوا
 خورکی پیشاب کرتے وقت درد شدید پیدا ہوتا ہے کبھی باوجود اسلینڈا کے اسہال سچی اور غشی اور غلاط عقل بھی
 عارض مہونا ہی اور گڑھے ہوئے کو بعد گرتا ہے اور غشی پیدا ہونے کی بعد مر جاتا ہے اکثر انڈیا اس جانور کی زہر کی نشانہ میں
 ہوتی ہے اور مہونہ میں ایسے شخص کے قطران اور زفت کا مزہ پیدا ہوتا ہے اور زیادہ سمیت ایسے حیوانات کی اوسے زہر

ہوتی جو صلیح شعری جو کہ قریب ہو یعنی بخوابوں کا مہر شروع ہوا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسکے بعد از خون میں بھی سمیت زیادہ ہوتی و غلاب
پیلے کے کرانی چاہیے اور حقہ کا استعمال بہ ستونہ کو سابق اور ادویہ یعنی اونیہ و قند کی ادویہ میں فطرون کا داخل کرنا ضرور ہے اور جوشانہ
انجیر کا بھی شریک ہونا لازم ہے اور تے کرانے میں خیال تدارک ضرور کرنا چاہیے۔ اگر مناسب ہو نظر یا خطمت مثانہ کی
فصد بھی کھول دینی چاہیے بعد از ان مکرر سکر دودہ پلا کر لعاب استغول اور آب خرفہ اور کھن بمقدار کثیر کھائیں اور استعمال
حقہ کا ایسے وقت آب جوا و غطمی اور سپیدہ سفیدہ مرغ اور صاب غم کٹان سے کرانیں خواہ آب جوا و جوا دل کی جھجھ اور جوشانہ
طابو جوشانہ خندوس یعنی جوا کا استعمال کریں و شرب یا رب ناک روغن بادام اور جینی مرغابی اور زردی سفیدہ شربت اور روغن زرد
اور شہد اور غلاب اور روغن بادام اور قنص لہر عمدہ ہے۔ مہر اصل اور جب صنوبر کھانا و صغالیہ خج ہلہ جینی مرغابی کے اور شرب
جو صوبہ درہ وال کر جوش و دھما کی جیسے تخم خربوزہ تخم خدایہ سفیدہ ہے اور طبع انجیر مرہ و شربت نبشتہ کے بعض طبیب کہتے کہ دھن سفید
اسکے تریاق ہے اور روغن سنوسن بھی اور اسطرح طبع شاموس اور شراب اور دوا سے اسہال پیدا کرنا بھی ایسے آدمیوں کو
نافع ہوتا ہے۔ اور ناسخ روغن گل کا چکانا واجب ہو کہ چکھاری کے ذریعہ سے جائز نہیں ہے بلکہ کسی نے بایک اور نرم کے ذریعہ
سے چکانا چاہیے۔ اور اجڑن کا بیکرم استعمال کریں اور بھجری جو قنص اسکا استعمال کرے اور سے ضیق النفس اور شہابی
سائس آتی ہے اور مرغی چشم اور کھنسی اور لغت دم عسل لبول اور لبول الدم خواہ بول بزرگ نبشتہ اور دودھ اور دھن
باغراطر زرد رنگ یا خون کی سے اور یرقان اور کرب اور دوا یا جس سے بھینی زیادہ ہو اور اینٹھا جائے سب اعراض پیدا ہوا
اور جب اسقدر درہمیں کمی ہو کہ اینٹھا موقوف ہو جائے وہی وقت اسکی صحت اور بجات کا ہے اور شری مہلی پھل کا فرا اپنے مہر
باتا ہے اور کارمین بھی ایسی ہی ہوتی ہے اور کھنسی لیے مہلی اگر جو شخص مرے سے بچ جاتا ہے مرض سل میں مبتلا ہوتا ہے علاج
شیر گو سپند کا پلانا بہت نافع ہے اور شیر بادہ و مرغی اسطرح اور شیر زبان جو پستان سے پلایا جائے اور شامخا و ترمازہ خبازی اور غطمی
کے اور کاپاوست اوتار کر اور شور باسرطان شہر کا غص کر کر کہ اوسی کے کھانے پر قدرت اسکو ہوتی ہے اور باقی ایامات اور جزو کو
نہیں کھا سکتا ہے اور قنص بریان جو تازہ ہو خواہ اسکا خون اور خردون بھری اسے ناگوار معلوم نہیں دیتی ہے اور میں کہتے ہیں
کھانا ہے۔ اور یہ قنص سے قنص نری جو گرم اور تازہ ہو اور خون مرغابی گرم اور تازہ اور لبول انسان بہت دھن کا رکھا ہوا اور جوش
بوزن اکٹھ۔ اور نوسا ہرہ شراب کو باقطران کو مقدار کو ربانی جائے خواہ بطور ملا کے استعمال کیجاسے اور تھوڑی سی
خریق شہین ملا کر جب دوسرا دن عیان اعراض کا جائے اور کس قدر سکون پہنچا میں پیدا ہوا و سوفت خربزہ سیاہ اور سفید
اور غار یعون اور رب السوس اور کینڑا کے سب ہوزن لیکر گولی بنائیں۔ مقدار شربت لیکر رحم خواہ اوس سے کس قدر زائد
ہرہ غلاب کو استعمال کریں علامت صحت کی یہ ہے کہ پھل کے پھلنے سے اوچل نہ پڑے بلکہ اوس میں سے کس قدر کھائی
اور اگر مرض سل میں مبتلا ہو اسکا علاج خاص کرنا چاہیے چھچکی اور کرگٹ کا بیان پھل کی کا گوشت زہر قاتل ہے
کبھی شراب میں چھپکی کر کر جاتی ہے اور پان پان ہو جاتی ہے وہ شراب بھی زہر ہو جاتی ہے اور جوا و شراب کو پتا ہے
اور سکو دھج الفوا بہت شدت کو ساتھ عارض ہوتا ہے کرگٹ بھی اسطرح قاتل اور زہر ہے اور اسکا سفیدہ بھی سمیت رکھا ہے
حتی کہ بعض لوگوں کا یہ گمان ہے کہ ایک کھنسی میں قتل کرنا ہے اور ہم قریب ہو کہ اسکا ذکر جدا کرنا کر کے بعض لوگوں کو کما ہے

کہ جانور جو وقت بچا یا جو آب حمام میں پھر کین جو شخص دس بانی میں غسل کرے بدن اور سکا سبز ہو جائیگا اور کین
سبزی باقی رہے گی بعد ازاں رفتہ رفتہ اپنی حالت اصلی پر عود کرے گا اگر اس قول کی تحقیق مجھ نہیں ہے علاج وہی علاج مشترک
ہے اور جس طرح ذرا بچ کا علاج اور بزرگ مرد کا علاج بھی کرنا چاہیے مرد و نون ایک قسم اس جانور کی سالانہ مندرا
بھی ہے اور اوس میں ایک تشابہ نظر طبیعت کے ہے اور جو اسکے مشابہ ہے وہ قتال ہے جو شخص اسکا گوشت کھاؤ اسکی زبان میں
رزم اور بھی اور درمل و صومرنش اور غشا وہ چشم عارض ہوتا ہے علاج یہ ہے کہ گند اور خروب بظلی اور خبکہ مرہ اور روغن کا مرہ استعمال
کرین واجب ہے غیر تازہ پلاستین اور روغن کوئی کرین اور استعمال کر ایتن سالانہ مندرا اسکے کھائے سے کیا ہوتا ہے جو
یہ جانور قسم جانوران گندہ کی ہے اسکا ذکر ہم اسی مقام میں کرین کہ جہاں کاٹے کا بیان ہوگا اس سے بھی اوجاع شدیدہ
معدومین اور دم مثل استسقا و شکم میں اور کراؤ اور احتباس بول عارض ہوتا ہے اور ایک اور شخص نے کہا ہے کہ اسکا نام اظہر
الہی وغیرہ کہ اسکا استعمال سے دم زبان اور بطلان عقل اور استمرغاب سیکار مہیا اور صباہ مہیا موانع بدن کا اور صرطانا چند
ایضایہ بانی کا لاحق ہوتا ہے اور اکثر اعضا مشترک گرہ پر تے ہیں اگر علاج کسی شخص کا کرین اور اچھا بھی ہو جائے تب بھی اعضا کا سقوط
باقی رہے گا علاج مشترک سے اور نیز علاج افیون سے کرنا چاہیے اور تریاقات کرین جیسے مشرد و لیوس وغیرہ اور اظہر
وغیرہ کا علاج بتینے ذکر کیا ہے کہ اسکا علاج مثل علاج ذرا بچ کے ہے اور عارض اور سکا علاج یہ ہے کہ ریناچ اور علک البطم ایک
انہین سے خواہ دونوں کو مرہ امیو کے استعمال کرین اور آب بلنج کما فیلوس جبکہ گندہ تو ہیں اور میں حب صنوبر صفار اور ورن
مرہ اور تخم انگن جوش دیکر زیت کو ساچہ ملائین ابیض کر دیالی کچھ کر کے اندرے اور مینڈک فروغ کے ساتھ چمکتے کیا ہوا بھی نافع ہے۔
گدھون کے سبز مینڈک اور دریائی سرخ مینڈک جو شخص اسکا استعمال کرے اسکا رنگ تدریجاً قائل بزرہی ہو جائیگا
اور بدن پر درم بطور ترل کے پیدا ہوتا ہے یعنی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام بدن خون آلودہ ہو کر شمع گیا ہے اور طین میں اور زیت
میں سوریش پیدا ہوتی ہے اور سانس بدشوری اور رفت کرتی ہے اکثر کھین ظلمت اور تاریکی میں سرتن چلا کر دروازہ نونہ میں بد
پیدا ہوتی ہے اور کبھی شمع میں گرفتار ہوئے ہیں اور کبھی امنداد اعضا میں اور کبھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی اسمان دوسنظار یا دوسنظلی
اور ستے اور اخلاط عقل اور عشی عارض ہوتی ہے اور کبھی منی اور فضول اور نسیم کے بلارادہ نکلتی ہیں اور اگر کوئی شخص ہلاک
ہوئے ہے بھی جاننا ہے دانت اسکے خرد کر جانے میں علاج زیت اور گرم پانی سے فکرا ایتن یا شراب کنیر المقدار سے
کرائین اور یا صفت کرائین اور حمام میں لیجا کر عرف اور پیہ نکالین اور آبن گرم کرین اور اوبان گرم کے تریخ اور ایش کرین
اور دوا کریم بھی نافع ہوتی ہے اور دوا مالک بھی نافع ہوتی ہے اور جو دوا استسقا کو مفید ہوتی ہے انہین بھی نافع ہے اور دیگر
کنیر المقدار ہر تین درم بخنے خواہ بالمش کی جھڑکے بھی اور اسی طرح سعد اور قصب لذیرہ شراب میں حل کر کے
بھی مفید ہے زرد مینڈک کھانے سے اشتہای طعام جاتی رہتی ہے اور دوا کرکھی پیدا ہوتی ہے اور دوا لون اور تپلی
اور تے اور دوا عقول و دم شکم اور دونوں ساونکا پیدا ہوتا ہے علاج اسکا تنقید اور تمام علاج نظر کرین قسم دوسری
بجائے سمیت عارض ہوتی ہے اور نظر جو مرہ اور جسم کے اوس میں سمیت نہیں ہوتی ہے پہلی مچلی مرہ خصوصاً اگر مچلی
کسی ایسی جگہ رکھی جائے جہاں تری اور نمی ہو کہ اوس میں وہی اعراض خبیثہ پیدا ہوتے ہیں جو رطل میں پیدا ہوتے ہیں کبھی

ایک دن خواہ دو دن تک کچھ آفر سمیت کا ظاہر نہیں ہوتا علاج اس کا متفقہ اور تمام علاج نفل کا جو کچھ ہے وہی کرنا چاہیے۔
 دوسرے کیاب لبا ہوا اور گوشت بگڑا ہوا واجب ہے جب گوشت بکھانا یا اسے اندر کے اور دھات کو
 زخمیں ملکہ انتہی و تیز تک کھلا رہنے دین کر اس کے بخارات نکل جائیں اور ہوا پھونچتی رہے اس لیے کہ اگر منکر کے زخمیں کے
 زہر ہو جائیگا اور علامات ہیضہ کے عارض ہونگے کرب اور روانی نکلے و غیرہ کبھی اس کا کھانے والے دو دن خواہ ایک دن نافہر
 ہو جائے اور کبھی اسے سات عارض ہونگے اور بعد ازاں ہلاک ہو جائے علاج کرنا کہیں اور پیدا و شوش و زہر سے بھائی پانچ چارہ عصا
 سفوف کو اور عصا ہیکے اور گل غنم بھی مفید اور بعد سے اس کا استعمال عمدہ ہے اور ہیضہ جو اس کے کھانے سے عارض ہوا اس کا
 علاج خاص ہیضہ کے علاج کو کرنا چاہیے جس دوسری سموم حیوانی کی جیسے بعض اعضا میں سمیت ہر تمام جسم سمی نہیں ہے
 از انجملہ مرارات اور نغزہ بلای حیوات ہیں اور کئی دفعہ ہلکے بارہ سنگے کی دم کی مرارہ افغی یہ ایسا زہر ہے کہ اگر بطریق موثر نہ
 ہوا اور جس طرح کے استعمال سے یہ ہلک ہو جائے اس طرح استعمال کیا جائے متواتر غشی پیدا ہوگی اور وہ بہت کم فہم کرے
 علاج اگر سود مند ہونے کی امید ہو پہلے سے کہ اتین روغن زرد پلا کر اور کمرے کر اتے رہیں بہت جلد بعد سے کرانے کے زیار
 اور تیرہ ویلوں کا استعمال کریں اور فادہ ہوا وی جلیل انسان ہے اس کے واسطے اور پھلی بھی اسکی دوا ہے اور اگر غشی فریہ
 آنے لگے قطرہ قطرہ شراب اس کے طبع میں بکھاتیں اور مارا لیم چونکہ ہا مرخ کا بخوری سی مشک خواہ دو اوا لیم
 ملا کر بکھاتیں مرارہ تھر لیغہ جیتہ کا پتھر شخص اسے کھائے مرہ سبب اسکی تے میں برآمد ہوا ہو خواہ مرہ زرد کی قی
 ہوتی ہے اور ایلوہ کی بوا اسکی ناک میں آتی ہے اور ایسی ایلوہ کا مرہ اس کے موند میں ہوتا ہے اور اس کے موند میں زردی پھان کی پیدا
 ہوتی ہے اور ان اعراض کے بعد جتنا ہے بکھاتی اس میں نہیں رہتی ہے پھر اگر تین گھنٹہ ٹھہرا جائے اور مرے امید حیات کی ہوگی علاج تے
 کر اتین جس طرح معلوم ہے اور تریاق جو خاص اس کا ہے وہ بھی استعمال کریں وہ تریاق یہ ہے گل مفتوم حب لغار ہر واحد ایک جز
 پیر یا پیر آہو جاجہ زخم سداب اور مرکی ہر واحد نصف جز سب کو شہد میں ملا کر معجون بنائیں مقدار شربت بقدر سبک حوزہ کر
 اور با انہرے بھی کر اتین اور آئینہ میں اس کے یا معین اور خوشبو بھول داخل کریں وریانی کتہہ کا ٹکڑہ بعض اہلبائے کما
 جو شخص تلخ کلب آبی کا استعمال کرے بقدر دناہ سور کے سات دن کے اندر مر جائے گا علاج روغن گاوہ مرہ جغلیا روی کی
 اور دار چینی کے استعمال کریں اور پیر یا پیر بھی اور پیر یا پیر بھی اور پیر یا پیر بھی اور پیر یا پیر بھی اور پیر یا پیر بھی
 کی دم کا کنا را جو شخص اس کا استعمال کرے ذہب شدید یعنی اس سال اور غشی عارض ہوتی ہے اور یہ قسم قابل ہے علاج
 پہلے سے کرانی چاہیے جیسا مذکور ہوا اور بہتر ہے کہ روغن زرد پلا کر تے کر اتین اور روغن زرد میں کچھ اور پھلکی ملی ہو اس کے
 بعد ہند اور پستہ اور پائیزہ مرخ ملا کر خواہ معجون یا پیر یا پیر کھلائیں ہر روز بقدر ایک بندہ کبھو کے اور اس کا استعمال ایک روز
 میں چار مرتبہ کرنا چاہیے جس میں مسیری از قسم حیوانات کو لینے رطوبت کسی حیوان کی بدن کی جو سمی ہوتی ہے خون
 نرگاہ و کتا زہر جو شخص خون نازہ بیل کا پی جائے اس کو درد و زخم اور سرخی زبان اور گری خون کے جسے ہونے دانت
 اور مسور ہو ہر اور زہلی شدید اور کرب اور اضطراب عارض ہوتا ہو اور کبھی دانتوں میں شرہن پیدا ہوتی ہے بعد اس کے خاف
 اور کرا زہر ہوتا ہو علاج بہت جلد فہم کرانے کی طرف متوجہ ہوں اور اس سال کی تدبیر کریں اور تو کرانے میں ایسے شخص کے

شریعت بقدر ایک جزوہ کے آب گرم اور کٹھن میں کے مہرہ استعمال کریں۔ ایضا خاکستر چوب نجیر و درہم ہر دو مقرران از بندہ کے جو بمقدار ایک مثقال کے ہو اور مچو گمان ہے کہ پیڑ یا یہ لہب سرکہ شراب میں بھگو کر پلائیں اور صبح اندرانی مہرہ پیڑ یا یہ جدی کے خواہ ایک مثقال سرکہ میں لگا کر استعمال کریں مین واسطے اس خون لہستہ کو چھٹا دین منعقد ہونے سے جو بزرگ یا بھون کے کھلا وقت زہرین درخت کا استعمال کیا جاوے کہ اس میں ایک خاصیت خاص مینا و عجیب النفع ہے اس بارہ میں یاد رہے کہ استعمال کھجور اور زریاق اور شرود و طوس اور مدیات نویر اور برگ بنجاسف اور علقیت اور عصارہ کرش اور خشم ترب کہ یہ سب کٹھن میں لگ کر گھول کر دیا کریں اسلئے کہ سرکہ دواؤں جدیدہ سے خون لہستہ کو علاج مین واسطہ ایک مثقال فردانا آب گرم کے ساتھ خواہ نصف مثقال حلیت خواہ ایک مقدار شریعت غار لقون سے اور سیالوس خواہ بمقدار پیڑ یا یہ خواہ ایک درہم حب لبان یا دو درہم انفار الطیب یا دو درہم عودا دایا کا استعمال کریں اور ادویہ مفتت حصات یعنی خلیہ پھری لوٹ کر زہرہ ہو جاتی ہے اور استعمال بھی ضرور ہے خواہ مشروبات مین خواہ حقہ مین خواہ طلا کے طور سے اور شاذ ثور وغیرہ مین بقدر ایک نوات لغوی یا پنج یا دو انگ یا تین مثقال خواہ بندرم کو نمک پسما ہوا یا نمین خواہ خاکستر چوب نجور کے یا نمین بھر کر استعمال ہو کاپری کا کریں اگر یہ تدبیرات کارگر نہ ہوں چاک کر کے خون لہستہ کو مثل پھری کو نکال لیں دو دھکا لہستہ ہونا معہہ مین کبھی معہہ مین کسی سب سے دو دھکا لہستہ ہو جائے خواہ بوجہ استعداد کو جو دو دھم مین ہوتی ہے یا انفی مہرہ دھکے پی جانے کی وجہ سے اور بعد از کچھ کچھ ہونے کے پسینا سرد و غشی اور مٹی اور لڑھہ حارض ہوتا ہو اور اگر یہ انخار ہو جائے انفی کے حارض ہو مہرہ نمائیت ردی ہے اور بہت جلد خفاں پیدا کرنا ہے معہہ مین دو دھکا لہستہ ہونا ایسا ہی جیسے خون کا معہہ مین لہستہ ہونا اور اس سے بھی احوال ردی پیدا ہوتے مین جیسے خون کے لہستہ ہونے سے پیدا ہوتے مین اور یہ بھی از قسم سموم کے ہے کہ برد تمام بدن کا اور صغیر نفیس اور اقسام جن سے ضیق النفس اور غشی پیدا ہو حارض ہوتا ہے اور بھی اوس شخص کا بیٹ بھول جاتا ہے جو معہہ مین دو دھکا لہستہ ہوا علاج واجب ہے کہ دو دھکا بھارنے کی چیز نفس پر مہرہ مین جو معہہ مین دو دھکا بھارے مین مین بھی ٹکین جن مین اسلئے کہ اس سے ٹخن دو دھکا زیادہ ہونے سے مگر سرکہ تنہا خواہ جانی ملا کر اوس ضرور پلائیں اور فو توج خشک ہونے پر درہم کے اوس ملائیں کہ عجیب النفع ہو اور فوراً شیرستہ کو محلول کر دینی ہے اور جو کثرت تحلیل کی اوس مین زیادہ جو لہب حلیت کو جو دوسے باز رکھتی ہے اسلئے کہ اس طرح نافع کا بھی استعمال ہونے ایک مثقال کو کریں کہ یہ بھی شیرستہ کو کھجور دینی مین یا بھر دینی کے اخراج اوسکا کر دینی مین خواہ اس مال کے ذریعہ اخراج کر دینی مین اور جو دوا تین معہہ کے خون لہستہ کو واسطے اور پھی گئی مین خصوصاً جو دواؤں مرکب گل مضموم سے طیار ہوتی ہے اور دواؤں انخار اور دواؤں کہ بہت خواہ دونوں برابر پلائی جائیں سرکہ مین اور آب خاکستر چوب نجیر بھی جب مگر خاکستر وال کر تھپ کر مین ہوا تیسرا تدبیر عام نفس کی معیہ کھانے اور جانورون کو جو زہر پیدا ہوتا ہو اسکی زہر اور شحات کو بھگانے کی تدبیر اور علاج لدع حیات کا علاج اور اقسام حیات کا بیان ابتدا کو قول نمونش کے بیان قانون عام اس زہر کے علاج مین تقویت حار غریبی کی اور اسکو برا لکھنے کرنا مدافعت پر جیسا تریاق ہی فعل کر لی ہے اور بہت برہنہ کہ سم کو جلادی اور بطرف خاج کو دفع کر دیا اور اشکی تقویت کی مراعات بھی ضرور ہے اور اسکو بعد دفع سم اور البطل اوسکے فعل کا مشروبات اور اطلہ سے کریں جن طلاؤں مین یا انز

خواہ نظر اپنی طبیعت کو اس میں بر اثر معروف ہو چنانچہ ہم آئندہ ذکر کریں گے اور بیشتر ان اعراض میں اور قسم کے اعراض بھی و پیش ہو جاتا
ہے مثلاً غلیظ رطوبات بدنی اس لیے کہ نفوذ سمیت کا اصلی اعضا میں وقت اور دشواری ہوتا ہے بہ سبب اس کے رطوبات میں نفوذ
کرتی ہے جس وقت رطوبات کو پاؤں اور اوپر سرور ہو تو ذیل ہوا دیکھی اسی غرض سے فصد اور استعمال کرتے ہیں۔ بہترین اوقات فصد
وہ زمانہ ہے جب سمیت کا انتشار بدن میں محسوس ہوا اور جذب اس کا انور کے خصوصاً جس کا بدن رطوبات اور مواد سے رہو بھی
ایک اور غرض بھی پیدا ہوتی ہے کہ اخلاط کو حرکت کسمی دوسری جہت میں جو مخالف جہت اعضا و ریشہ کے ہودینی پڑتی ہے ملائی دور
جو زہر بدن میں پھیلنے کے بعد استعمال کیجاتی ہیں یا تریاقات اور فادزہرات کلیہ میں یا تریاق اور فادزہر خاص ہر ایک سم کا جو ادویہ فضا
اور مخالف سم کے میں نظر مزاج کے جسے طبیعت جو عقرب کی سمیت کا مضاد ہو خواہ بالخاصیت او سو مفید ہے یا ایسی ادوا میں جو
سمیت کو بطرف خارج کرتی ہو کہین اس طرح کہ اخلاط میں حرکت دین جب طرح سے اور یہ معزز لینے پسند نکالنے والی ادوا میں لیکن ایسی آگے
جو اخلاط کو دور بنائیں اور بطرف زہر کے متوجہ نہ ہوں دین ایسی ادویہ مرکبات میں مثل ادویہ سہلہ اور سفیر کے لسوخ کو واسطے اور
اسی طرح مدرات کا حال ہیو یا دویہ ایسی ہیں جو مرکب مواد میں کہ اعضا و ریشہ سے دور ہوتا ہے اور جو مادہ حرکت میں آتا ہو اور دفع
کرتی ہو جن جیسے ہی ادویہ سہلہ اور بلینہ اور مدہ اور جو ادویہ خاص ہر بطور مضاد کے لگائی جاتی ہیں اور میں چند اغراض ہوتا ہیں
ایک تو یہ کہ نفوذ سم کو بدن میں منع کرے اور یہ بوجہ بندش رہا یا دویہ سنواری بندش اطراف سے اور فید کے روکنے سے حاصل ہوتی ہے
اس لیے کہ ایسی تدبیر کے بعد حرارت غریزی کو باہر کی طرف حرکت پیدا ہوتی ہے اسی وجہ سے مدافعت سمیت کی کرتی ہے۔ اور ازین قبیل
عضو لسوخ کو ٹال ڈالنا یا دل و دواؤں سے جو کٹوتی ہیں اور زوال دینے میں استعمال کیجاتی ہیں اور جو اسباب جذب کو بدن اور ہر دم
سے قابض ہیں جن میں غرض ہوتی ہیں اس لیے کہ جو دوا زہر کو بطرف خارج کے جذب کرتی ہے اور ازہر کی طرف نفوذ کرنے کو منع کرتی ہے اور اس سے
زیادہ کوئی چیز نافع نہیں ہے خصوصاً یہ دوا ہی جاذب اور سوقت زیادہ مفید ہوتی ہے کہ ابھی تک زہر کی سمیت منتشر نہ ہوئی ہو ازین
قبیل حمام کا استعمال ہو اور کبھی احتیاج شرط کی بھی ہوتی ہے اگر زہر اندر کی طرف ساری ہو گیا ہو اور اگر اچھی اندر تک نہ پہنچا ہو بلکہ ہو چکر
طریقے میں ہوا و سوقت فقط جو تک استعمال کافی ہوتا ہے اور فقط جو س لینے سے بھی جب تک نہ بکائے گا جلد میں سے نکل جاتا
ہو اور فقط ہی تدبیر کافی ہو جاتی ہے لیکن جو شخص زہر کو جو سے لازم ہے کہ وہ فادزہ سے نہ ہو بلکہ کس قدر کچھ کھا چکا ہو اور سو فادزہ پانا چھوٹا
اور اس کے دانت میں شری ہوئی ہو تو بدلتی ہو اور شراب ریجانی سے کلیان کر لے اور کب قدر شراب پی لے اور موند میں غرض
اور دوشن خفشتہ تھوڑا سا بعد لے اور اگر اسکے موند میں اور کسی قسم کی آفت خاض ہوتا ہے تو زہر کو دیکھنا اور اسکے دفع کی تدبیر کرے
اور جب قدر چوستا جاوے اور تناہو کھتا جاوے۔ دوا میں لسع کیواسطے وہی تجویز ہوتی ہیں جو پسند نکالیں اور سرخی پیدا کرین اور جاذب
ہوں اگر کھلا استعمال کیجاتی ہیں اور بقول جالینوس جو ادویہ جاذب سم ہوں اور نکا جذب کبھی تو بقوت مسخ ہوتا ہو اور کبھی بہت
مشاکلت کا اپنی ہمدردت کو جذب کرنے میں جیسے تسماع کی خربہ تسماع کے کائے کو مفید ہوتی ہے اور گوشت سانب کا لٹور
دم کاٹ کر مار کریدہ کو مفید ہوتا ہے اور سمیت کو جذب کرنے سے نایک بعض ادویہ سی دفع سموم کا کردہتی ہیں لیکن انکا اثر ضعیف
ہوتا ہے اور شاید ایسی دوا کا مزاج در میان مزاج سم اور مزاج بدن کے میں میں ہوتا ہے اور اس دعو میں خاد ثبوت میں اگر
دعو کے حکیم طبعی کو بحث اور فہم کرنی چاہیے اور وہی اسکی ہمواری اور ناکستی دریافت کر سکتا ہے اور طبیب اگر نسبت کو لے

امور و ریاضت مذکور کے کچھ اور سے یہ نظر میں خاص کے مضمین ہیں اکثر فطری ماذب ایسے بھی ہوتے ہیں جیسے فرور خواہ ابلہ پر جانا ہو
 لیکن اس وجہ سے کہ جو چیز اس میں ایسی ہو وہ اگر دی جائے گی بشرط مادی طلبگی ہے اور ایک شرط یہ بھی ہے کہ طبیعت سم کو کس طرح کا اعلیٰ اور
 متین و فطری اور طبیعت کو سمجھ کر دیکھنا کہ ان میں کچھ ایسی چیزیں ہیں جو صحت پر مضر ہیں یا حلق سمیت کر دی جیسے دماغ کو
 رک کی بھی کیفیت پیدا ہوتی ہے اگر زیت اور زیت کو ذریعہ سے خصوصاً زیت کھلیا جاوے گا اس سے دماغ دینا طریقی اہل صحت کا ہے
 خواہ کوئی خاصیت مخالف نہ ہو بلکہ خاصیت کے اس و دامن ایسی ہو کہ مزاج سم کو متغیر کر دی خواہ کیفیت حرارت اور برودت میں تغا کی ہو
 سے سمیت کو متبطل پیدا ہو اگر ابتدائین اور دہانہ خواہ ترکیب ماذب کا استعمال کیا جاوے اور کبھی قدر اثر ہو جو کہ نفع بین پیدا نہ و
 انار سمیت کو زیادہ خاص ہوں اور اعظم ہو گا اگر وہ مقام تسخیر کے کاٹ ڈالنا چاہیے اور نام کو شکت جب قدر ہڈی تک ہو سکا
 مکان ڈالنا چاہیے اور اگر خوف سمیت کا اس کو بھی زیادہ ہو پھر عضو مذکور کاٹ ڈالیں اور اسکے بعد دماغ دین سمجھ کیفیات اور انور
 کی اور یہ سمجھ سموم خصوصاً اودیہ طلبین ایک یہ اثر ضرور درکار ہے کہ مسکن وضع ہوا و درکار اول اعراض کا کرین جو حقیقی ہیں اور
 تسخیر کو تابع ہوتے ہیں جیسے لفظ اسی غرض سے ان اودیہ میں داخل کرنے ہیں کہ اگر فن بکثرت جاری ہو اسے بند کر دی سمجھ
 و صابا جو سموم میں خواہ مخصوص بن قابل حفظ کے ہو یہ بہ کمال جراحت کا نواقص صحت اور ضرر سم کا پہنچنا علیل کو زیادہ
 صحت تک پہنچائی خیال کیا جاوے اودیہ مشروب بعد کاٹنے حیوانات کو سمجھا اودیہ جبکہ کہ یہ ہی کہ تخم حند قونی پانی میں
 پیسکر لایین خواہ شراب میں ڈالکر لایین اور طبعی انواع کو توجہ کا لینے اور اسکے تغیروں قسم کا اور جنو بدیر حمیہ النفع ہے پس لایہ
 اور میرے گمان میں کہ لایہ سموم مراد وہ تریاق ہے جسے بنام نوشینی اور فرادی مشہور کرتے ہیں یہ بھی سمجھ حیوانات کو تسخیر
 منہ سے خصوصاً مارگزیدہ کو زیادہ نافع ہے اور جدوار اور بوجا اور بیش موش اور آذریوں اور تخم بازور واد و حنف اور کون کی ہی
 قسم جو کلونجی کے مشابہ ہے اور کاشم اور ٹوم اور پوست ورن غرور و ہر اطفال کے خواہ تنہا طفل بھی ایسی ہے جائینوں
 قول ہے جس شراب میں سانبہ گر جالی لذاع ہوا سم کو اسکا پینا مفید ہوتا ہے پس تریاق کے فائدہ کا کیا حساب تخم اترج بھی
 تمام سمیات کو مضاف اور مخالف ہو اور عقیدہ شربت و دشغال پر اویج انجان و سمج سموم کو نافع ہے اور ترمہ چنگشت اور وزن
 بلسان اور حب بلسان اور چنگشت اور جوز ہراہ انجیر کے اور بندن جنطیا ہا و شیر ہراہ و زردن و لیل کے زیرہ کبک اور بک کبک اور
 دلب تازہ کا چل عجیب النفع ہے نوش کبارہ میں درجنی جو خاص چین و آئی ہوا دیکھنی بکری کی جلاک مٹا دکر خواہ پلا اور ک ذریعہ
 اور کاشم ایسا سلطان نری ہراہ و دودھ کو اور جاس کینچن پیریز و زہر کو اور قوتج اور طبع اسکا تریاق و مضافہ و در اسان و قیسم اور
 خدیفون اصل الفنیقین و رسم اسطیخ اندرونی اعضا اس حص کے معہ و ک جسونت و حنیاء و سمین بھر دین اور خشک کرین اور برودت
 حاجت او سمین کو بقدر ضرورت لیکر استعمال کرین اور جو شائد و حبابی بستانی کا اور تخم غلی دماغ نکالیاں خصوصاً ہراہ الفنیق کے عقیدہ
 یوں لکا جو زہر ہوا و شربا موش و شکی کا جو زہر ہوا و شربا موش و شکی کا جو زہر ہوا و شربا موش و شکی کا جو زہر ہوا و شربا موش و شکی کا
 عجیب النفع ہے جنطیا بھی خوب چیز جو تخم زہری بھی نافع ہے اودیہ بارہ میں سم جو اسکو نافع ہے چرخ ہیر و ج ضاد کرین ہراہ شہد
 کا سنی چنگل بھی عجیب النفع ہے اور پسیا و شاد بھی اور کیمی غاریقون کو ایک مشغال زہر و طویل سم مرکب کر کے استعمال کرتے
 ہیں تریاق عجیب ایفون اور دیکر ایک ایک درسم لفل و دیمہ و دیم کلونجی باخ و دیم جنطیا تین درسم شاد و دیم شہد

جو جڑ سے معجون کریں مقدار شربت ہر ماہ مطہر جید کے۔ ایضا دوا الطین بھی بہت نافع ہے نسو او سکا یہ ہر حسب لغا و شغل
گل مخوم و دشغال ابووس ہر ماہ زیت کے استعمال کریں اور مقدار شربت ایک ہندو تین او قبہ وار اصل میں۔ ایضا شربت بانی عام
ہی بیج لسیج کو واسطے اور شربتات میں ہی فلفل دس درہم سنبل الطیبے و درہم زرا و درہم طویل بیج خرام ایک سو ایک درہم صخرہ زرا
سہ معجون کریں اور جو حب میں چالیس روز تک رکھیں اور ہر روز بلانے رہیں اور جب خشکی پیدا ہو او سین تری داخل کریں اور
مزاج کبڑے اور طیار ہونے کا ہر ماہ آب گرم کے استعمال کریں۔ بعض لوگ مدعی ہیں کہ دوا مذکور بطور سہ بنو اگر لگائی جائے تب بھی
نافع ہے اور مطہر طمان نہری کا اور خون کچھ کا اور رقی مروج بھی دوا ہر ایک قسم کی نیش کو نافع ہے کلوی بخم عول زیرہ لکھ
دو درہم خبطیا زرا و ہندو ہر ماہ ایک رخی فلفل سپید یک ہر واحد نصف دھمی شہدین معجون کریں مقدار شربت ہندو ایک
رومیہ کے شربت میں داخل کر کے۔ ایضا خبطیا زرا دو درہم فلفل سداب ہر واحد دو درہم شہدین معجون کریں اور کل مقدار کا ایک تہی
شربت ہے۔ ایضا حماما حب بلسان ہر واحد تین درہم نیم گرم گند نامہ واحد ایک درہم زرا بیج بھادان سیاہ ہر ایک مقدار ایک تہی
کو مرکی زعفران ہر ایک ایک درہم طین بجرہ چار درہم شہد کف گزشتہ معجون کریں اور مقدار شربت ہندو ایک با مسئلہ کہ ایضا
حب بلسان زوفا خشک زرفیت بری فلفل سپید اور سیاہ دوا فلفل صحر ترکی انیسون فطر اسالیوا اسارون کون کوانی ہندو
ہر واحد چار جز سنبل قفاح از خمر ایک سو چھ جز شہدین معجون کریں اور مقدار شربت ہندو ایک با قلعہ رومی طلائون کا بیار
جانور دن کو کاٹنے کے مقام پر جو دوا تین بطور طلاء لگائی جانی ہیں اونہیں ہی لفظ امیض اور لفظ ارزق اور ثوم خام خواہ ادا
ہو اور غن زردین خواہ جندبیدہ شمرہ زیت کو خواہ آب گندہ جبین پانی کا لگا دینا ہو اور قودج نہری بہت اچھی طرح جذب کرتی ہے
اور کبیت ہر ماہ بول کے خواہ دواج لینے مرضی اور مرغ جو زندہ پیٹ او نکا چاک کر کے مقام لسیج پر ہندو کریں اور ساعت لہاعت کچھ
رہیں۔ ایک قوم کا یہ قول ہے کہ دواج میں گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے اسبوجہ سے تانبا اگر مرخ مسلم نکل جائے اس کے پیٹ میں کچھ
جانتا ہے اور ہر ایک اور سنگریزہ بھی پانی ہو جائے زمین اور شاید یہ اثر اس کے پورے میں ہو اور شکبہ میں بس اور کسین ہر ازہرہ
بمخل صفا و کٹمک اور سرکہ اور لکھ کا بونا نام اور برگ خشی لینے وہ کھاس جس کا نام خشی اور خاکستر اور سرکہ خصوصاً خاکستر چوب
انچہ اور چوب انگور اور خصوصاً ابتدائین اور زیت اور نمک و دنون لکھا کہ یہ بھی اطبا کہتے ہیں کہ نمنا و دوا و رملج اور بکری کی
میکنی ہر ایک جانور کو کاٹنے سے نافع ہے سوای مار گزیدہ کے زیرہ کو اور چونا اور شہد اور زیت کا لیبہ مبیع اقسام لسیج کو مفید ہے
حتی کہ مار گزیدہ کو بھی نافع ہے۔ ایضا۔ خردل اور بورد اور سبج باب صابون خواہ فطران میں پسک طلاء کریں یا زیت ہر ماہ نمک
پکا کر طلاء کریں۔ زیت کو جو شہد و پیکر اگر مقام لسیج پر ڈالیں بہت مفید ہے بلکہ سانپ کو کاٹنے ہونے کے زخم پر بھی اسکا
دال مفید ہے اور یہ علاج ارباب صفر کے ایجاد سے ہے اور یہ ایک قسم کا داغ لگانا ہے اور بہت عمدہ طریقہ ہے۔ پیاز و ششی
ہر ماہ سوون کو اور ہر جو نمک سے بنا جائے اور ہر نیم لظون کا نیم لظولات جیدہ آب و دیا و شو خواہ تنہا یا سرکہ لاکر اور طبع مویش
و ششی زندہ کا اور طبع بونے کا بھی مفید ہے ایسے طلاء و نکا بیان جنکے بدن میں لگانے سے ہوا م ہا کر
نہ اسکیلیں اس تاثیر کی خشی دوا میں مذکور ہوئی ہیں اونہیں سے خرگوش کا بیجا ہر ماہ داخل خرا و زیت ہر ماہ رومیہ کو صفت
میں گھولیں خواہ زیت میں برگ صنوبر زرا کو ختم با قفاح سر خواہ حب عرو اور اسطرح برگ خشی شربت میں اور قلعہ زرا

اور فنی اور دو قیام حب بسان اور پنج حرف اور رب سب چیزیں سبہ زیت کو استعمال کرنی چاہئیں اور چند و کلیات بھی ازین قبیل
ہیں مثلاً بیج انجڑان سبہ اور قلعہ سانجہ نازہ اور حب عروہ واحد ایک جز پنج بیج بیج نصف جز حب بسان فرد نامہ واحد تین
جز کو مگر زیت تین بخند کریں اور اس قدر بیکریں کہ دو سکا توام پیدا ہو جائے انا کا مٹا جیسا بجال کہو کر کا مٹو یا اور بعد از ان ذرین کہ
طلا کریں۔ ایضا فنی دو در سب حب بسان بزر البیج ہر واحد نصف در نمی سر کر اور زیت تین ملا کر طلا کریں۔ ایضا۔ قلعہ صنوبر
ایک جز پنج بیج بیج دو جز بزر البیج تین جز سب کو زیت تین ملا کر طلا کریں اور اس دو اسو دھونی بھی دیکھتی ہیں۔ ایضا۔
حب عروہ و جز صنوبر واحد سب کو ملا کر روغن بن طلا کریں اور روغن ترب کا ملا کر انشد کو بگنا تاہی طرہ ہو اہم مالکیمہ
بیکان کو ایسی چیزیں سو چھ کر تین حصین ہم آئندہ بیان کریں کہ اور بچانے کی بھی دو تہی چیزیں دکارہ بن اور حجر مکان کو اور
کونے تین وسی چیزیں تیرہ تین حصین ہم ذکر کرنے ہیں دھونی کے بیان میں خواہ کوہ زکیات تین اور ان سب تدابیر سے
یہ فائدہ ہو تا کہ مہوام کو نہ بھگنے جائیں اور اس مکان کی بوسہ دور دور بھاگا کریں دھونی کرنے کی چیزیں جیسے انار کی لکڑی کا
دھوان کہ اس سے بھی مہوام دور بھاگتی ہیں اسی طرح پنج سو سن کا دھوان اور شاخ ہا نازہ درخت انار کا دھوان اس فائدہ
میں عجیب لاشر ہے اسطرح قند اور سنگھ اور ظلاف اور حوافر اور شعر اور مثل اگر کبکچ اور طلیت اور ورق غار اور حب غار اور
خود بیج اور بیج اور اسی کا فرن کرنا اور قطر ان کا فرن اور جعدہ کا اور دھونی بچکشت کی اور اوس کا فرن کرنا اسطرح حرف با ملی کی
دھونی اور فرن اسی طرح حالت درخت صنوبر کی خصوصاً سبہ قند کے اور اگر دھونی انیون اور کھجی اور قند اور بارہ سنگھ اور
کربت اور لکڑی کو سم کی بنا کر سنگھ تین سانپ اور اقسام مہوام سب کو سب بھاگ جائیں۔ ایضا سبہ اور بارہ سنگھ اور کھجی اور
مومیا کی خواہ سلا جیت کہ ہر واحد ایک جز موم کو سبند اور سم اسکا ایک جز رقص بنا کر دھونی دین اور فرن کرنا اوس سے
تبخ کر کریں یہ بھی مفید ہے دوسرے نسخہ فرد مانجہ انجڑان سبہ اور مہوام ہر واحد ایک ذبیہ پوست مہضہ فعام بنے شتر مرغ کا کٹی
تخم خربل ہر واحد دو ذبیہ ایضا برگ سرور و صنوبر اور کھجی اور بزر البیج ہر واحد ایک ذمی پوست بیج بیج اور ایک ذمی موسے
کو سبند تین ذمی خود بیج و دو ذمی مومیا کی خواہ سلا جیت چار ذمی سب کو ملا کر دھونی دین اور گانگور کی لکڑی کی دھونی کو
واسطی اختیار کریں اسکی دھونی نہ امان ہر طرح کا حاصل ہو بچانے کی چیز و نہیں سی ایک بیجی دوا ہو جسکے بچانے سے اکثر مہوام
بھاگتی ہیں سبب اور حق اور بچکشت ہر واحد ایک جز اگر اسکو گرد مرقد اور خوابا کہ سنگھ تین او شج کا بھی حال ہو اور طلیت کی بھی
خاصیت ہو اور خار کا فائدہ عجیب ہو اسطرح اگر کسی مجلس کو گرد انبار خورال و ملا تین ملا کر اسطرح گرد مجلس کے بچانے میں بھی
کبڑی کا حلقہ کسی مکان کو گرد بناتے ہیں۔ ایضا بہت سی چیزیں اور قندیل کے روشن کرنے سے بھی خفا گاہ کے دور اور ایک
ہٹ کر یہ بھی ایک طریقہ مہوام کے دور کرنے کا ہو اسلئے کہ مہوام اور حشرات بر فنی کی طوف و ڈر جاتے ہیں اور اوسیکو جاکر جمع ہو
ہیں۔ ایضا بقلق اور مور کا پالنا اور گھرو نہیں ان جانور و نکالنے بھی حشرات اور مہوام کے بھگانے پر عین مہوامی اور بیضیات
اور ابابیل اور قندار و نیوے و ذفرہ کا جو بالذات مہوام کی عداوت رکھتی ہیں اور جن بر اثر مہوام کا نہیں ہو پختا ہو ایسی چیز نکال کر
میں پالنا بھی ذرہ امان حشرات اور مہوام کا ہو سکتا ہو اسلئے کہ اولاً تو مہوام کو کو خوف ہو کہ گریزان رہتے ہیں اور شاخ و تار و گھیر
اگر کل کسے ہی جانور یا کو قتل کر دیتے ہیں اطلبانے ہیں جو شخص کو شہ دان نامور کا بنا کر بنے پاس رکھ سانپ اور سکر گرد

بھلا کے بیوہ کی جینے کے ہن کے خرق کے کھانے سے قتل کئے اور مٹی کا اور خالق النمر کے کھلاؤں کو بیٹے پتا اور خالق النمر سے بھلا اور کتا اور شغال اور بادام تلخ سو لٹری اور کیر سے اور گرگ آزاد و دخت سے تمام بہائم قتل کیے جاتے ہیں سانپ کو بھگا کر کی تدبیر بارہ سنگھا کا سنگ لٹری دھونی سے سانپ بھاگ جاتا ہے اور بکری کو لٹری اور بچہ سو سن اور حافر قرا اور کبیر کی چوٹی سے بھی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ جو شخص بنو مدین میں فوت حیدر کو ایک قسم کی گاس پر چھڑے خواہ اس گھاس کا عصارہ یا خوشا بدین لگا دے اور سانپ زمین کا ٹٹا ہے اور کسی مقام کو نوشاد معلول سے چھڑکے اس کو گلے سے بھی سانپ بھاگ جاتا ہے اور خول سے سانپ مر جاتا ہے اور جس راہ سے سانپ کی آمد و رفت معلوم ہوگا وہاں رائی کو پھیلا دیں ہرگز اور دھرم کو نہ بھگائے گا اور تمام کے ٹٹا تھوک فصدیٹا اور کھانے اپنے موندہ میں نوشاد در رکھ دے اور سانپ کو قتل کرنا ہی بچھو کے مارنے اور بھگانے کی تدبیر جو صاف ہے حاد مزاج ہوگا کہ بچھو پر تھوک دے فوراً مر جاتا ہے اور طول میں چاک کی موٹی موٹی ٹھاق جو جب بچھو پر گرے اور اس طرح مولی کے تھوک اور اس طرح بارود چ کا بھی اترے بچھو جو اجراج عقارب کرتی ہے میند اور زرنج اور بھڑکی مینگی بھڑکے شرب کی چربی سے اجڑا ہر وزن لیکر پتلے شرب کو کھلاتین اور اس کے اوپر کو مخلوط کریں اور بچھو کے سر تلخ کے قریب دھونی دین باہر نکل آئیگا اگر لٹی ہو مولی بچھو کے سر تلخ میں کھینچیں اور کجرات باہر نکلے گی ننو کی اور خود بچھو کو اگر دھونی کی طرح سو ٹنگما میں اوسی کی بوت سے اور تال کی بوتھی یہی اثر پیدا کرتی ہے مخلوط و مکی بھگانے کی تدبیر اگر نیسا نیدہ قنفل کا مکان میں چھڑکین سب مکمل مر جائیں اور بھاگ جائیں اس طرح جو شانہ خروٹ کا اور اس طرح خوشا قلعین کا اٹھا کہہ دیں کہ اگر بکری کا خون کسی گڑھے میں بھرن سب مکمل وہیں جم ہو جائیں گے بس اسی تدبیر سے سب کو بچھا کر کے دھونی سے قتل کریں اس طرح جس لٹری پر ساہی کی چربی ملی ہو اس پر بھی سب مکمل جمع ہو جائے ہیں اور رات کو کبیر اور کمر کی تہی سے بھی بھاگ جاؤ ہیں ہمارے ملک میں ایک گھاس ہے جو کہ اس کا نام لکھواریہ جیشہ البراقیشہ جوفت اور بچھو لون پر کھین مکمل بیہوش ہو جاتا ہیں اور ان میں تدبیر پیدا ہوئی ہے اور بچہ زندہ نہیں رہتے بلکہ ان کے بھگانے کی تدبیر انہی میں میں بارہ جو بھنو بکھٹکا میں خواہ قلعہ لکھو خواہ گلو مکی کو سلگاتین اور بہتر ہے کہ سب کبھار کے سلگاتین اس طرح خشک اس اور کبیر اور قنفل اور شو کو فتنہ جب کا نام فلولن ہے اور اخبار بقرا و حزل ان سب کی دھونی دین اور بچھو پندھ میں اور بورق السود و جزر سرو کا استعمال کریں اگر مکان کو طبع اصل تریس سے چھڑکین نفع کرے گا بلکہ کھجی کا بلکہ یا جو شانہ حزل یا جو شانہ سنہین خواہ جو شانہ سداب نیوے کے بھگانے کی تدبیر ہے کہ سرداب کی بوت سے بھاگ جاتا ہے جو چو کا بھگنا اور بار دالنا اس کی تدبیر ہے کہ دریا سنگ اور خرق سے مر جاتا ہے۔ الفضا خرق اور زرنج اس طرح چ کر تب بھی اوسی قاتل ہے۔ اور شبت الی بد اور زعفران الی بد اور لصل الفار اور یک سم اگر زچہ کی کھال نکال کر کسی گھر میں ڈال دیں خواہ مومن نہ ہو کسی کر کے یا اوسی دم کا کٹ چھڑکین جب بھی بھاگ جاتا ہے لیکن کھال اور جھرکے والے بہت اچھا ہے بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک چوہا دوسرے سے صوف و جھوٹے پانون بانڈھ کر کسی گھر میں چھڑکین دیتے چوہے اوس گھر میں ہیں سب بھاگ جائیں گے اور مجھو اس میں زندہ ہے چوہی کے بھگانے کی تدبیر چوہی کے سوراخ پر اگر قطر ان کو رکھیں بھاگ جاوے گی اس طرح مقناطیس اور نمک کا دوسرا اس طرح زفت اور ولایت کر

اور خود چوٹی کو بطور دھونی کے اگر لگا دیتے اور کو دھوئیں کو بھی بھاگ جاتی ہے کبھی کے بھگانے کی تدبیر ہزال کو دودھ میں ملا کر رکھیں اس کے پتھر سے کھان مر جاتی ہیں اور ہزال کو دھوئیں سے بھی اور کندر کے دھوئیں سے اور طبع خربق سیاہ سے بھی مر جاتی ہیں شہد کی کھلی اور بھنورہ کو بھگانے کی تدبیر کندھک کو دھوئیں سے اور لیس سے بھاگ جاتی ہے اور جو شخص اپنے بھگنے خطنی کا صداد لگا کر اور اسکے پاس نہیں جاتی ہے خواہ قصارہ خبازی اور زیت کو ملے لگا کر بے کے بھگانے کی تدبیر بنابر قول ارباب تجربہ کے چنار کی دھوئیں سے اور خصوصاً رنگ چنار کی دھوئیں سے بھاگ جاتا ہے دیکھ کر بھگانے کی تدبیر میں تجربہ بدیدہ کا آشیانہ ہو خواہ اور کسی طرح رہتا ہو وہاں دیکھ نہیں رہتی ہے اور تدبیر اور تدبیر نہیں اعفاسے بدیدہ اور اسکے ہر کی دیکھ کو قتل کرتی ہے جیسا اہل تجربہ کہتے ہیں سوس کے نکالنے کی تدبیر کڑوئیں جو کڑا لگتا ہے اگر آشتیں کرے میں کھنڈر تو کڑا لگے گا اس طرح فروغ اور اس طرح پوست انج کا بھی فائدہ ہے اقسام سانپ کی جو لوگ سانپ بچتے ہیں اور جگہ جگہ سے کہ سانپوں کا حال اور اسکے طبائع کو خوب واقف ہوتے ہیں انہوں نے سانپ کی تین قسمیں کی ہیں ایک تو وہ قسم ہے کہ آستین حدت زیادہ ہو اور بعد کاٹنے کے تین گھنٹے میں زیادہ مہلت نہیں دیتا ہے اسکے کاٹنے کا کچھ علاج نہیں ہے اور اسی میں اصرار لینے بجا کر اور اصلاحات داخل ہے اور اس میں سوا ہی عضو کے کاٹنے کے اور کچھ لغو نہیں تیار خواہ بہت گہرا داغ لگائیں جو اندر تک پہنچ جائے اور سمیت کو جلا دے اور جاری سمیت کو پھیلنے کے تنگ کر دے کبھی اور اسکے علاج میں بعد اس تدبیر مذکورہ بالا کی کھلی خوب پیٹ بھر کے کھلا کرتے کر آتے ہیں اور اسکے کو معالجات اور قسم کے کرتے ہیں اور اگر سانپ کمزور ہو اور زیادہ سمیت اور سمین نہ ہو فقط بدنہن مقام لسع کی کافی ہوتی ہے اور اسکے بعد اور سب علاج مشترک ہو تدبیر کرتے ہیں دوسری قسم سانپ کی ضعیف الکاحیہ اور کھتر اور اسکے کاٹنے سے موت واقع ہوتی ہے۔ اور تیسری قسم درمیانی ہو کہ تین روزہ سات روز تک طباعتے ہیں کہ جنگلی آڑا خواہ اور بڑے بڑے سانپ جو غصہ اور زیادہ دوری سمیت ہو تو ہیں اور کچھ علاج فقط اویسی جگہ کیا جاتا ہے جہاں زخم کاٹنے سے ہر گز بھی اویسمیت کو لحاظ سے تریانی علاج نہیں کیا جاتا ہے۔ اہل تجربہ تو کہتے ہیں کہ بلا طبقہ جو شہد یا الرودات ہو اور اسکے بھی چند اقسام ہیں ایک قسم کا نام ملکہ ہے اور یونانی میں اس کو سلباقوس کہتے ہیں اس کی سمیت کا یہ حال ہے کہ جس کی طرف دیکھو خواہ جو شخص اس کی آواز سے فوراً مڑ جائے ایک قسم وہ ہے جس کا نام خطاف ہے اس کا رنگ مشابہ خطاف لینے شبیرہ کے ہوتا ہے اور طول میں قوت ایک ذراع کے ہوتا ہے اور دو گھنٹے سے پہلے قتل کرنا ہے خواہ وہ سانپ جس کا نام سقلیس خشک ہے کہ اس کی جلد باری نہایت درجہ اور کھڑی ہوتی ہے اور لانا تین یا چھ سو یا بیس یا چھ سو ہوتا ہے اور رنگ اور سکا کھتری خواہ مائل بزر دی ہوتا ہے انھیں کی زیادہ چھٹی چھٹی ہوتی ہوتی ہیں اور دو گھنٹے سے تین گھنٹے تک قتل کرنا ہو انہیں اقسام میں سے ایک وہ بھی سانپ ہے جس کا نام ہزار ہو اس کو قدرت ہے کہ اپنے کف دہن کو قتل کرے اور دانت کو ایک دوسرے سے چوس کر لعاب دہن کو کسی شخص پر ڈالے اور جس پر یہ خوک پڑتا ہے مر جاتا ہے خواہ جو شخص اس کو خوک کی دوسرے کبھد اور اسکے داغ میں پڑھ جاتی ہے وہ بھی مر جاتا ہے۔ اور طول اس کا دو ذراع ہوتا ہے اس کا رنگ بھی ماکھتری مائل بزر دی ہوتا ہے اور جسے کاٹنا ہے قبل از ان کہ مقام لسع میں در دہر ہو ان اقسام کا ذکر کتب طبہ میں اس غرض سے نہیں کرتے ہیں کہ انکے علاج کی کوئی تدبیر بیان ہو اور اسکے کاٹنے سے ہونے کی بھی کوئی تدبیر بیان ہو ان یہ غرض تو ضرور ہوتی ہے کہ ان اقسام کی شناخت ہر شخص کو ہو جائے کہ اس سے احتراز کرے۔ اور شاید کبھی وہ علاج جو کچھ

مذکور ہوا ہے شاذ و نادر تاں بھی ہو جاتا ہے۔ صم صم صم صم جو سانپ گوشت کا اور فی الفور ملک ہو اس کے بھی چند اقسام ہیں اور جو
 صم صم بکثرت ہوتے ہیں اور کبھی بعض اقسام میں مزاج زیادتی بطور شاخ اور سینگ کیے کے ہوتی ہیں اور رنگ اسکے مختلف ہوتے ہیں سپید
 اور سرخ اور اشقر اور عسلیہ اور کافری اور کبھی غلقت اسکی سانپ کی سہی ہوتی ہے اور کبھی بعض اقسام کے واسطے دندانہ مثل جنانہ
 یعنی قبضہ سپر کے ہوتے ہیں اور جو قاتل میں فی الحال وہ بھی اسی طبقہ میں داخل ہیں اور دوسرے طبقہ افامی وغیرہ کا بھی مختلف
 ہوتا ہے۔ بعض افامی اصلہ ہوتے ہیں اور بعض افامی بلوطیہ یعنی شکل بلوط اور بعض افامی مسطحہ یعنی پائیں لگا
 واسطے ہوتے ہیں اور بھی بہت سہ اقسام اس طبقہ میں ہیں جس کا ہم بیان کر چکے کبھی سانپوں کو اختلاف بھی حاض ہوتا ہے
 لیکن نوع میں اختلاف نہیں ہوتا ہے بلکہ باوجودیکہ وہ ایک ہی قسم کے ہوتے ہیں مگر بھی اور طرح کا اختلاف پیدا ہوتا ہے جب زیادتی کا
 اختلاف ہوتا ہے۔ زمین دانست کہ ہوتی ہیں اور سر زیادہ اور تیز ہوتا ہے اور بعض سپر کے لیے برابری ہے کہ دادہ ہی زیادہ تیزی ہے
 کہ اسکو دانست زیادہ ہیں اور بلحاظ عمر دانست کہ بھی اختلاف ہوتا ہے جوان سانپ بہ نسبت مسن کو زیادہ ہراس اور نظر شبانت کہ کبھی اختلاف
 پیدا ہوتا ہے اس لیے کہ بڑا سانپ زیادہ ہراس بہ نسبت چھوٹے کے اگرچہ ایک ہی قسم کے دونوں ہوں اور نظر مکان اور جاکسکوت کے
 بھی اختلاف پیدا ہوتا ہے مثلاً جو سانپ ٹکڑا اور بڑا و پیر رہتے ہیں اور کئی سمیت زیادہ ہے بہ نسبت اونگے جو سر زمین اور تری میں
 خواہ پائین رہتے ہیں کبھی نظر بھوک اور بیری کو بھی سمیت میں سانپ کو اختلاف پیدا ہوتا ہے مگر بھوکا سانپ زیادہ زہر دیتا ہے
 بہ نسبت سپر کے کبھی نظر فعالیتات نفسانی کے اختلاف ہوتا ہے جیسے غصہ و راسانپ اگر حالت غضب میں کاٹ لکھا زیادہ برابری ہے
 اسکے کہ وہی سانپ خواہ اوسے قسم کا دوسرا بدن حالت غلطی کے کاٹے ناخدا و فصول کی راہ سے سمیت میں اختلاف پیدا ہوتا ہے
 اس لیے کہ گرمیوں کی فصل میں سمیت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت جازوں کی کہ سمیت میں کہ ایک ہی قسم کا سانپ جو زیادہ لانا
 اور مٹا ہوا اسکی سمیت زیادہ ہوتی ہے بعض لوگوں کو گمان فاسد ایسا ہوتا ہے کہ سانپ کا زہر بار دہے جیسے فیون وغیرہ حالانکہ یہ
 یہ گمان محض غلط ہے اور جو سردی مار گزیدہ کو لاحق ہوتی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ حار غریبی یعنی روح بودہ مضادت اور مخالفت تاہم
 سم کے فوت ہوجاتی ہے اور اوسے کے نقاسے حرارت بدن میں ہے لہذا بعد نادر حرارت غریبی کے دباور سردی محسوس ہوتی ہے
 حار غریبی کے انتشار سے تمام بدن میں حرارت پھیلتی ہے اور جب یہ حرارت بدین زہر اور قلب میں کسی قدر خفیف گری رہے کہ جو زہر تیز
 کہ اطراف بدن میں وہ حرارت پھیلے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ خاص اصلہ جو ایک قسم سانپ کی ہے اور نین کا زہر بار دہے اور لوگوں کو جمع
 کہ دیتا ہے اندھیرا ہوتا ہے اور سہرے صحرے ہوتے ہیں۔ یہ بھی قول درست نہیں ہے بلکہ چونکہ یہ زہر تحلیل روح غریبی کی کہ زہر اور
 اوسکی موت پیدا کرتا ہے لہذا اجتماع اور خون کا عارض ہوتا ہے اور اس دعویٰ پر یہ دلیل ہے کہ جو حیوان سرد مزاج کا ہے فصل
 زمستان میں وہ مر جاتا ہے لہذا جس کہ فراج گرم ہو اسکی حرارت اور حدت زیادہ ہوتی ہے وہی دلیل اوں لوگوں کی ہے جو اصلہ کو مارا
 بار دہتے ہیں اور جو کوئی کیون نہ ہو اور کیسا ہی عاقل قدر کیون نہ ہو میرے نزدیک دلیل سرگرم صم صم نہیں ہے اور نہ یہ دعویٰ سرگرم
 صغیر یعنی چھوٹے چھوٹے حشرات میں درست ہے لیکن جو حیوانات کہ پیر لہجہ ہیں اور جن اسکے بقدر ظہور ہے دیکھو زہر کو کہ اگرچہ
 اوسکا مزاج گرم ہے لیکن جازوں میں مر جاتی ہے اور اوس میں جس حرکت باقی نہیں رہتی ہے شاید سانپ جازوں کی فصل میں اگرچہ مزاج
 اوسکا گرم ہے اور پھر حرکت نہیں کرتا اور اسکی وجہ یہی ہو کہ چونکہ اس کے مزاج طبعی سے اس فصل کا مزاج مخالف ہو اور احوال وہ سرگرم

جواو سے عارض ہونے میں باسلیقوس کو کاٹنے کا بیان اور پہلی قسم ہے صم کی جیسے بگاڑ اور دھماکی بھی یہی قسم ہے اور
مجموعہ دریافت نہیں ہے کہ حرانا اور صم ایک ہی قسم میں یا ان میں کچھ فرق ہو ایک قسم کو کہتا ہے کہ اس کا نام ملکا اس واسطے رکھا ہے
کہ اس کو سر پر ایک چوٹی کی صورت پر پہنچتی ہے اور دیکھتے ہو لکیریں پشت کی لکیر بھی ہوتی ہے اور اس کا پتلا زیادہ ہوتا ہے اور انھیں اس کی دولت
سرخ ہوتی ہیں رنگ اس کا لیسا بھی اور زردی مائل ہوتا ہے جو چڑا سنے بدن سے ملتی ہے اور سے جلا دیتا ہے اور جہاں رہتا ہے
اوس جگہ گھاس وغیرہ نہیں آگتی ہو اگر کوئی پرندہ اس کے سوراخ کو اوپر سے اور کرنگلٹا چاہے کہ کڑتا ہے اور ملاک ہو جاتا ہے اور جو
جوان اس کی چاب پاتا ہو بھاگ جاتا ہو اور اگر کہیں اس کے نزدیک کوئی جانور پہنچ جاتا ہے توں ہو کر وہ جاتا ہے اور اس کے صفر
اور آواز کے سننے سے ایک نیر کے ٹپے تک جو آدمی خواہ جانور ہو جاتا ہے اور جس شخص پر دروسے اس کی کھکھ کا اثر ہو چوہ
بھی مر جاتا ہے اور اتنی تیزی اس میں ہے کہ جو شخص اس کی طرف دیکھو وہ بھی مر جاتا ہے جسے یہ سانپ کاٹے اور اس کا بدن کھل جاتا ہے
اور پھول کر صید یا دیوانی پدوں اور اسکے بدن سے جاری ہوتا ہے اور بعد از ان مر جاتا ہے اور جو اس میت کو قریب جاوے وہ بھی مر جاتا
ہے اور کتر اس کے جوار اور قرب کو ضرر سے بجاتا ہے۔ ہاں اگر کسی عمارت اور چھتری وغیرہ سے اس کو مٹا کر خواہ جوئے البتہ کتر
سفرت پہنچتی ہے اور یہ بھی مشاہدہ میں آیا ہے کہ ایک سوار نے اپنے نرہ سے اس سانپ کی مٹ کیا سوار مع گھوڑے کے گویا
اور گھوڑے کی تختی میں اسے کاٹھوڑا اور سوار دونوں کو یہ سانپ بلا تکرار اور لوہید میں اکثر پیدا ہوتا ہے علامت ملکا
بجا اگر سانپ کو کاٹنے کی آدمی خود بخود بدن کسی سبب غلام کے مرے خصوصاً اگر ایسی جگہ پر مرے جہاں اس سانپ کے
رہنے کا یقین ہو اور ہرگز اس کے کاٹنے کا علاج نہیں ہے حرمان کا بیان حرمان کا ذکر ہم نے کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کے
صفات قریب اوصاف ملکہ کے ہیں کہ وہ سیدھا نہیں چلتا اور فقط کاٹنے کے ذریعہ سے وہ قتل نہیں کرتا ہے بلکہ دیکھو اور صفر کو
سانپ سے بھی قتل کرتا ہے اور جس حیوان کو یہ سانپ کاٹتا ہے اس کا گوشت مہر ہو کر جاتا ہے اور مر جاتا ہے اور جو حیوان
قریب جاتا ہے وہ ہلاک ہوتا ہے لیکن ارباب تجربہ نے اس کا قتل ملکہ کے لکھا ہے اور گمان کیا ہے کہ ایک ذراع سے بڑھ کر
ملکا لانا ہوتا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ حرمان کے کاٹے ہوئے کو کوئی علاج نفع نہیں کرتا ہے اور کب بعد وجود و نفع کرتی ہے وہ بھی
کہ تخم خشک و درہم تک اور چند بید تر بھی اس قدر وہ بھی مفید ہے اس کا مشاہدہ ایک قوم نے کیا ہے علامات کاٹنے اور
سانپ کو جس کا نام خطاف ہے اور یہ سانپ صم کی قسم میں ہے جس کو یہ سانپ کاٹتا ہے اس کو چکی اور نون اور
حذر اور برد اعضا اور سیات اور ملکوں کا بند ہونا اور شدت خفقان بھی اس کو بالخصوص عارض ہوتا ہے اور درجی است
زیادہ ہوتا ہے اور علاج اس شخص کا وہی ہے جو علاج بجا کر کا جو اور اسے ہم بیان کر چکے ہیں علامات اوس سانپ کو
کاٹنے کے جس کا نام استقیوس ہے اور یہ بھی بجا کر کی قسم میں ہے یہ سانپ جس کاٹے اور سپردی اعراض طاری
ہوتی ہیں جو خطاف نامی سانپ کو کاٹنے سے پیدا ہونے ہیں کہ رنگ اس کا متغیر ہوتا ہے اور بدن میں ٹن پیدا ہوتا ہے
اور چکی زیادہ آتی ہے اور اعضا بدن سرد ہوجاتے ہیں اور ملکین بند ہو کر خشکی اور ٹن پیدا ہوتی ہے علاج اوس کا وہی ہے
جو صم کا علاج ہے بڑا قہ اور استقیوس کے کاٹنے کا بیان جس کو یہ دونوں سانپ کاٹنے میں درخص جس حرکت
بحالت سکوت مبتلا ہوتا ہے اور یہ کیفیت اس کی بعد اوان احوال کے ہوتی ہے جو استقیوس کے باب میں مذکور ہو گئی ہیں

بچ بڑا وغیرہ نما ایک ایک جو خواہ سب ملکا اور نیز آرد جو ملکا کر بن آذر لیس کا بیان میں آذر لیس کا ذکر اس مقام پر ہے
 لحاظ سے کرنا ہوں کہ ہمچہ شبہ اس بات کا ہے کہ آذر لیس اور آذر لیس میں کچھ فرق ہے یا دونوں ایک قسم ہیں اور وہ شبہا کی یہ ہے
 کہ نسخ اور کاتھون کا لفظ ان دونوں لفظ میں ایسا ہوا ہے جیسے اور الفاظ یونانی میں اس طرح ہوا ہے لیکن میں نے جس کتاب میں
 یہ مقام لکھا ہے اس کے مصنف نے اس کو کائنات کے چند اعراض اور بھی ذکر کیے ہیں اور اس مصنف نے کہا ہے کہ اس کے کائنات سے جراثیم
 پیدا ہوتی ہے اور زخم جوڑا ہوتا ہے اور رنگ تیرا ہوتا ہے اور اس مقام سے رطوبت سیاہ بکثرت نکلتی ہے جو بدبو اور بھٹن ہوتی ہے اور علاج
 ان لوگوں کا بہت دیرینہ ہے جو تباہ اور علاج میں دشواری بھی واقع ہوتی ہے اب مناسب ہے کہ اس مقام میں کوئی اور شقیں مل
 اور نظر کرے اور اسکی تحقیق کر کے لکھے تاکہ یہ اشتہار بطرف ہو جائے اور اسکی اصلی کیفیت کو پہچان لے اب ہم طبقہ ثانیہ کی طرف
 منتقل ہو کر بیان اور اس کے احکام کا بدترین افغانی اور بدترین آردھو کی وہی قسم ہے جو زہرے اور مادہ پر نسبت نہ کر
 اس میں ہے اور مادہ کا کائنات اس طرح دریافت ہوتا ہے کہ اگر دو دانت سے زیادہ کا نشان پڑ جائے اور اس طرف بدھ سے کاٹا ہے اور
 کائنات کے ساتھ ہی دونوں دانت خواہ کل دانتوں کے نشان سے خون برآمد ہوا ہو اس کے بعد صدمہ خسانی نکلے اور کبھی ابتدائی
 صدمہ بانی نکلتا ہے پھر زہری پھر زنگاری مستحیل بطرف چہرہ ہرسم کی ہو کر نکلتا ہے اور زنگ بھی اس کا زہر کا ہوتا ہے اور اس مقام سے
 میں درد پیدا ہوتا ہے پھر وہ درد چلتا ہے اور مسخر ہوتا ہے بعد ازاں ورم پیدا ہوتا ہے قریب موضع تسخ کو اور موندہ میں
 خشکی پیدا ہوتی ہے اور احشامین التباہ پیدا ہوتا ہے اور تمام بدن میں تپ پیدا ہوتی ہے کہ اس کے چہرہ لڑھکے بھی ہو چکے
 اس کے بعد ٹھنڈا پسینا نکلتا ہے اس کے بعد فساد و لون عارض ہوتا ہے اور زنگت ناسیہ طرف سبزی کے ہوجاتی ہے اور دوا اور
 تو اثر نفس کا پہچان ہوتا ہے اور سانس میں کونا ہی اور تپکی اور چکی عارض ہوتی ہے اور کبھی کبھی فو کسی غلاظت رسی کی ہوتی ہے اور عسل
 پیدا ہوتا ہے اور سورہ اور سر جاری ہوتا ہے اور بیشتر عاف بھی پیدا ہوتا ہے اور پیچہ میں کسی قسم کا بوجھ پیدا ہو کر عرق پڑتا ہے
 ہوتا ہے اور بدن میں کب کبھی بہت زور سے اور پھر غشی پیدا ہوتی ہے اکثر جو شخص اس صدمہ سے مچا ہوا ہے وہ تین دن کے اندر مر جاتا ہے
 اور کبھی کوئی شخص سات روز تک بھی زندہ رہتا ہے اور علاج مار گزردہ کا بطور قاعدہ کلی کے پہلے قواعد مشترکہ کا لحاظ
 کرنا چاہیے اس کے بعد قوی علاج ہی ہے کہ تریاق افغانی کا استعمال جلد کرین اور اگر تریاق مذکور کے استعمال میں تاخیر ہو بھی
 تریاق کا قطع ممکن ہوتا ہے اور کبھی ممکن نہیں ہوتا ہے اور اس بات کا خیال کرنا کہ اجڑا تریاق خود اس قسم ہوجاتا ہے کہ مناسب
 اس لیے کہ طبیعت باذن خالق تعالیٰ استعمال لات کرتی ہے اور جو شو غریب ہو اور طبیعت بدنی سے خارج ہے اور ممکن نہیں ہے
 کہ استعمال آلات کریمان اگر طبیعت اور اعراض کا پہچان واقع ہوا شوقت شاید کہ قدر مفید بھی ہو اگر مار گزردہ
 بکثرت استعمال تو مہینے اس میں شاید کہ کورین تمام کے علاج سمجھتی ہو جائے اس طرح کثرت اور فصل چہرہ شراب
 اگر وہ ہم زہر پوچھنے الجبانے ذکر کیا ہے کہ اہل لیسے گوزن پرستہ اگر کھلا تین فوراً مفید ہوتا ہے اور حل ہی ایسی دوا ہے جو اس کے
 کائنات سے نجات دیتی ہے اس طرح لب جب اترج کا خاص تریاق سانپ کے کاٹنے کا جو قوی الاثر تریاق ہے ایک دوسرے انیسویں
 اس کو فاقہ یعنی بائیس درہم فلفل چار درہم پوسٹ زراوند مرصع جنید سرسبز واحد ایک درہم بذر بدہ ملا لیسے درناں بکھڑا

سے معجون کرین مقدار شربت لقدرب ایک چوزہ کے۔ ایضاً۔ مرکی جنید ستر فضل زرنجی احمر ہر ایک ایک درہم نیم تخم شبت دو قہہ
 طلا کے ذریعہ سے معجون کرین۔ ایضاً تخم خندقوی زراوند مرچ سداب ہری اور وہ حمل نہیں ہے جیسا بعض لوگوں نے غلط گمان
 کیا ہے بلکہ وہ خود سداب کی ایک قسم خاص ہے جو واجب ہو کہ مسک کثرت کھاتین اور خندقوی کا کھن کر اکثر فقط اسی کا استعمال سے
 شفا حاصل ہوتی ہے اور ابن سینا دو دھکے بٹھاتین اور بٹھکھٹ اور سو قہہ اور سداب کر کے پانی اور عسلینے اور ٹٹلنے کی اجازت دینا
 اور بعض اوقات میں حمام معرق کر ایتین یعنی جس حمام سے پسینہ نکلتا ہے اور انفقہ وغیرہ کا استعمال کرین بعد حمام کے بہتر ہے کہ نازہ
 انفوراب کا کھاتین کہ وہ بھی پاکیزہ ہو یا جو اگر چارہ قہہ شراب کو ہمراہ خوب ملا کر استعمال کرین اور انفوراب کا بھی عمدہ ہے ایک قسم مری
 کہا ہے کہ اگر کسی شخص کو پیاز دہانی و سداب ہو اور اسے جبار کنگل جامی اور س رطوبت کو جو دہمین ہو اور جو کھانا استعمال کرے وہ تمام سب
 میں ہرگز مری کا ایک قسم شور یا میہ لگا برادرہ تجربہ ایسا مفید پایا ہے کہ اس کا استعمال سے مارگزیدہ کو بہت بہت ہوتی ہے اور خود
 گوشت جو سرکہ اور نمک میں پکایا جاوے اور دہانی سرطان بھی اس طرح مفید ہیں۔ ایک گروہ نے یہ کہا ہے کہ چھید اگر کسی دوسرے
 وغیرہ میں لٹکا تین وہ بھی عافیت پیدا کرتا ہے بیان تمام شرب و بات محدود کا جو سانپ کو کاٹنے میں لوگوں
 نے لکھے ہیں کہ تین کرفس صحرائی سے سمیٹوین خواہ ہرنیوں کو تین پکایا بھی بہت مفید ہے اور چ مرکی کی جڑ اور برگ لڑاؤ
 اور بیج زراوند اور بیج خراوش اور فاشتر سین اور خار لیون جودا انہیں سے ہم ہونچ شراب شیرین ملا کر لقدرب ایک درم کے
 پلا تین اس طرح عصا دہ بانگلس یعنی اذان انفار کا اور اس طرح عصا دہ کمون یعنی زیزہ خیمہ جگازیدہ کو سی اور عصا دہ کرب
 یا قسط جملہ ابو لوہین اور بیج ہنجر مریم خواہ بزرگ اسم خواہ چ کا سم پانچ حمل برابر عصا دہ کندہ ناگو یا شفت کو۔ ایضاً۔ انفقہ
 ارب اور فینک کہ سب خاص کر کے اور تجمل ہمارہ شیر زمان کے اور بیج خدا اور بیج خربل جو جو جامی ازہ معروف ہے وہ بھی
 نہایت درجہ مفید ہے اور پوست زراوند اور بیج خندقوی بھی اس طرح مفید ہے۔ بعض لوگوں نے خیال کیا ہے کہ برید یعنی
 کو جس وقت شیر دوشیدہ میں ملا کر استعمال کرین خوب نفع کوگی اور لبن لانیہ اور میرے گمان میں تریاق فراوی دی ہو اور کوگی
 بھی نافع ہے سانپ کو بلکہ جمیع دواؤں کے کاٹنے سے یا جاوشیر بوزن دو درہم ہمراہ سرکہ کے۔ ایضاً قسط بوزن تین مثقال اور
 خیطانہ۔ ایضاً نیلگنی بھری کی شراب میں ریزہ ریزہ کر کوڈالین اور بلادین اور کل ایسی چیزیں جو مقطع ہیں اور تیز ہیں خصوصاً
 لسن اور پیاز اور کندہ اور مولی اور مولی کا پانی اور سب نکلین چیزیں خصوصاً جو تیز ہو کہ اور خرب جگنا ہو اور بخور مرغ اور کل
 کا تھوچہ عصا دہ شدید النفع ہیں انہیں سو عصا دہ سداب اور عصا دہ برگ سبب اور عصا دہ مرزنجوش اور میرک تھما چارہ و قہہ جڑ
 دی کر اور عصا دہ اطراف کرب غلطی کا اور آدمی کا پیشاب جیسا لوگ کہتے ہیں ضماوات جو باہر سے لگائے جاتین یعنی
 دہی ہیں جو سمیت کو جذب کرین اور انکا استعمال قبل از حدوث درم کے ہوتا ہے اور یہ ضماوات اہل اور جب انفار و بائو
 اور سفیل بریان خصوصاً اور آرد کہ سب تھما ایک ایک دوا خواہ شراب میں ملا کر استعمال کرے یا تیز یا تھما دہی بہت نافع ہے اور
 اور مرغ کا پیٹ چاکر کے نہایت درجہ مفید ہے اگر گدھا جامی اس طرح ضماؤں گوشت افامی کا خواہ مشک چاک کر کے اور ادیان میں
 روغن غار کا خواہ کوئی اور روغن جبین درق انفار کو پکایا ہو بیان اولن سانپوں کا جو کل مسامات بدن سے
 خون روان کر دیتے ہیں جیسے امور لوس اور سٹس یہ قسم سانپ کی بہت ردی ہے اسکے کاٹنے کے بعد غامی

مسامات اور منافذ بدن سے خون جاری ہوتا ہے کہ جو قروح جسم میں کسی زمانہ میں ہونے لگے اور مندرجہ مہر کے مہون وہ بھی از سر نو تنگ فافہ ہو کر ان سے خون روان ہوتا ہے اور در و متصل پیدا ہوتا ہے اور نئے الدم اور نفث الدم بھی عارض ہوتا ہے۔ قذایا اطباء نے بیان کیا ہے کہ یہ دونوں سانپ جینکا ذکر ابھی کیا گیا ہے انکے بدن کا رنگ خاکستری ہے اور انکو پیر نفط نام سے سید ہوتا ہے اور طولی نفطوں کا بقدر طولی نفط نامی مفرقہ کے ہوتا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکے قد نفی سے چھوٹے ہیں اور سر اور دم انکی باریک رنگ انکا خاکستری اور شبیر سیاہ یا سرخ یا سپید ہوتا ہے اور انکے سر پر لکیریں سپید و متقاطع ہوتی ہیں اور انکے دانتوں میں آواز کر کر کرنے کی بوجہ ہوتی ہے کہ پیدا ہوتی ہے یعنی پوست اندرون دانتوں کی چونکہ خشک ہوتی ہیں جیسے کوئی غضب میں اگر دانت میں اور چال انکی بھاری ہوتی ہے دانت انکو ہموار اور برابر ہوتی ہیں یہ شخص جسے ان حیات کہ یہ معفات بیان کیے ہیں انکو طبقات اولیٰ میں داخل کرتا ہے اور رکھتا ہے کہ یہ سانپ نہایت زہون ہیں اور انکو کاتنے سے تمام مسامات بدن کے مکمل جاؤ ہیں اور تمام مجاری طبعی مکمل جاؤ ہیں اور انکو خون بکثرت جاری ہوتا ہے اور کسی طرح نہیں رکھتا ہے اور کبھی غوری سی رطوبت مائی بھی بدن سے روان ہوتی ہے تاہنا کہ جو قروح مندرجہ مہر کے ہونے بھی مکمل مکمل یہ رطوبت جاری ہوتی ہے بلکہ انکو نہیں جو رطوبت ہے وہ بھی نہ بہ کر نکلا جاتی ہے اور بکثرت خون کی روانی اور نفث الدم اور نئے عارض ہوتا ہے اور بائناہمہ عدہ میں در بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور بعض اول کہتے ہیں کہ مقام مسح میں ورم پیدا ہو کر سیاہ ہوتا ہے اور اوسے مقام سے غوری سی رطوبت مائی برآمد ہوتی ہے اور دستہ جاری ہوتی ہیں اور سانس میں تنگی پیدا ہوتی ہے عسول عارض ہوتا ہے اور آواز مندرجہ جاتی ہے سب اعضا مسترخ اور ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور تمام بدن پر ایک لٹ ایسی غالب ہوتی ہے جیسے نسیان کی کیفیت ہوتی ہے اور کراڑ پیدا ہوتا ہے اور دانت گر جاتے کے بعد وہ شخص مر جاتا ہے۔

علاج ان لوگوں کا قریب بہ علاج ان لوگوں کی جو جنین اصلاات اور افغانی کے کاٹو کا صدمہ ہو چکی اس طرح کہ شراب کثیر ملا کر پی کر لی جائے بعد غذا دینے کے اور غذا انکی طرح پی کر لی جھلی سے جو بہت چھوٹی بقدر ایک بالشت کو ہوتی ہے اور طب میں اور سکا سکار کیا جاتا ہے خواہ سماک مانج اور ٹوم سے جو تیز کجایا اور سکر اور تخمین نے کر لی جائے اور اسکے بعد روٹی جھلی کے ساتھ کھائی جائے جو انکی غیہ بڑا دمی کر کے سینک لی گئی ہو اور زریب اور تخم ترب انکو کھلائی جائے کہ نافع ہے خصوصاً ہمارہ شراب کو اور عمارہ خنکار ہمارہ اصل السوس کو جو آسماگونی ہو وہ بھی شراب کی ہمارہ اور کبھی سپیدہ بیضہ مرغ ہمارہ شراب کی بھی اور تخمین نفع کرتا ہے اور کبھی جو نرف الدم ضاؤر ذرا دہ جو اور برگ انکو کا جو مطبوخ ہو اور بار تنک یا ماز و داغ دینے سے بھی اکثر جس خون کا ابھی طرح سے ہو جاتا ہے اور داغ اس میں کر اٹ اور اجوائن اور سداب سے ہمارہ آرد جو سپیدہ بیضہ سے کھلائیے ہیں جیہ معطشہ کنی ہیں کہ جس سانپ کی کاتنے سے پیاس کا غلبہ زیادہ ہوتا ہے اور سکا طول بقدر ایک بالشت کہے اور اسکے بدن پر نشانی کر سیاہ بہت سے ہوتے ہیں اور ہر اسکا چھوٹا گردن اور اسکی موٹی اور طوق اسکی موٹی گردن سے شروع ہو کر دم تک ایک ہوتی جاتی ہے۔ ایک قوم نے کہا ہے کہ اگر نہ قسم سانپ کی بلا دلو بہ اور شام میں ہوتی ہے اور صورت اسکی مثل افغانی کو ہوتی ہے اور انکے کچھ دھڑکا دم مکشیل سیاہی ہوتا ہے اور قسم اوٹا ہوتا ہے اور بعض لگتے ہیں کہ قسم اکثر مال و رنڈا کر دیا کہ اہولی پکتی ہیں سب سے یہ سانپ کا ڈاؤسکا پیٹ جل جاتا ہے اور التماہ اور سوزش پیدا ہوتی ہے پھر اسکی پیاس طبع نہیں بجھتی ہے اور پانی کو بھی نہیں

نہیں ہیں اور پیشانی پتہ و ناس و پسینہ و ناس و پیشانی کی ایک کھینچ دینا چاہیے تاکہ بھلائی ہو اور تمام کو نین پی بھر جائے
 علاج بعد از مرگ شتر کے اور روغن کشک کے پلانے کی اور تے کرانے کی پھر خاص علاج اور سکا ہے کہ فضل اور رطوبات اندرونی کا اخراج
 کرین اور پانی بستر پر لیگیا ہے اسے بخور کی طرف جذب کریں اور مرگات کا استعمال جیسو طبع کرش اور سنبل ہندی اور وادی چنی اور اسار
 اور جیالیوس اور فطر اسالیون وغیرہ کا استعمال کریں اور علاج بدن پر ضاد نک اور چنہ اور زیت کا کریں اور وہ ضاد لگا لیں جسے ہم لکوا
 کتے کے کائے میں بیان کر چکے قمارہ اور طغارہ یہ سانپ چوٹی اور تیلہ بد ایک جسم کے ہوتے ہیں اور اکثر یہ سانپ درخون پر
 لٹکا ہو کر ہوتا ہے اور جو شخص ان اشباہ کے بخور پونچھا ہے اور پڑا ہے نہیں اگر دیتے ہیں اور ملے اور موتے میں اسطر جیسے کوئی تیز خواہ
 اری۔ میں کہتا ہوں کہ ایک قسم ان سانپوں کی میں نے خود دیکھی ہے اطراف دھستان میں اہل بسرخمی اور وہ نہایت رومی اور زبون
 ہے کہتے ہیں کہ اس کے کائے سے در شندید اور دم گرم تمام بدن میں پیدا ہوتا ہے اگر اس قسم کا ہو جسے ہم نے دیکھا ہے اور ہلاکت
 بھی عارض ہوتی ہے کہتے ہیں کہ علاج اس کا مشترک ہو مثل علاج افغانی کے ایک سانپ کا ذکر اس طرح کیا ہے کہ نام اس کا افسنا ہے اور
 کہتے ہیں کہ وہ دونوں طرف سے چلتا ہے اور جب گرا ہے لینے سر اور دم دونوں طرف سے جھپٹ کر تارے اور بخور تحقیق اسکی نہیں ہے لفظ
 یہی ہے یا کہ وہ اور قسم ہے کہ اتنی صفت اسکی وہ لوگ کہتے ہیں کہ اسکی سر اور دم برابر ہوتی ہیں لہذا میں اور چنانچہ میں موٹا اور کثیف
 ہوتا ہے اور ناسی سر اور دم کے پاس ہوتا ہے اور مجموعہ گمان قطعاً نہیں ہے کہ جسے میں نے دیکھا ہے یہ وہی ہے یا نہیں بلو طبع جسے درو
 بھی کہتے ہیں یہ سانپ ان تھوڑے کے بچے رہتا ہے جو کھروغین رکھو ہوئے ہوں اور جس شخص کو یہ کتا ہو اس کے بدن کی کھال
 اور ترابی ہے اور جو شخص اس سے کرسے اس کے بدن کی جلد بھی اندر جاتی ہے خواہ جو اسکی دوا کر لینے دوا کرے کی وجہ سے اس کا
 بدنی پیدا ہو یا اس سانپ کی نہایت خبیثت اور بد ہوتی ہے اور جو کوئی اس کے قتل کو درپے ہو کر تلاش کرے بڑے بد پر ہو اس کے اسکا
 تباہک جاتا ہے اور جو اعراض اس افغانی سے عارض ہوتے ہیں وہی اس کے کائے سے بھی پیدا
 ہوتے ہیں علاج وہی ہے جو افغانی کا علاج ہو خواص ان لوگوں کو زراوند طویل کا شراب میں دال کر پیا اور سطح اس کے پورے اور بخور
 ہو گیا ہ مشہور ہے اور افغانی کے علاج میں مذکور ہو چکی ہے مفید ہے کہ اسے شراب کا ساتھ ملائیں اور غریبوں کی نصیحت کریں جاووسہ
 یہ قسم سانپ کی گویا بوجہ زردی رنگ اس کا رنگ مشابہ باجرہ کے ہوتا ہے اور جسے یہ سانپ کتا ہو اس پر اعراض رومی طاری
 ہوتے ہیں جیسے افغانی کے کائے سے پیدا ہوتے ہیں اور علاج بھی لعینہ اور سیطح کیا جاتا ہے بیان اس سانپ کا
 جس کا نام رقتا سیسطالی ہے کہتے ہیں کہ یہ سانپ مشابہ طغارہ دونوں طرف سے ہوتا ہے بخور موٹا اور دم کثیف ہو گا اس
 سے زیادہ بڑا اور قاتل ہے اور اعراض اس کے لعینہ وہی اعراض ہیں اور علاج بھی وہی ہے جو بیان ہو چکا ہے رقتا جس کے
 رنگ مختلف ہوں بعض جو میں نے ذکر کیا ہے کہ سانپ یا خبیثت ہو کہ دوسرے دن جگر طبع کا شرابا ہے اور امبارہ
 ریزہ ہو کر گر پڑتے ہیں اور ہلاکت عارض ہوتی ہے اس کا علاج وہی ہے جو افغانی جیسے کا علاج ہے جیہ مارسطا لیس اس کے سانپ
 کا بیان اس طرح کر گیا ہے کہ اعراض اس کے افغانی کے اعراض کیسے ہیں کہ تمام اس سے میں امتناع پیدا ہوتا ہے اور صلابت ہو جاتی ہے
 اور انفانتا عارض ہوتے ہیں اور سیلان رطوبت نفوی اور سیہ رطوبت کا اوسی مقام سے عارض ہوتا ہے اور فضل میں بھی متعارف
 بھرا کر ازوملک عارض ہوتا ہے علاج اس کا مثل علاج افغانی کے ہے اور میں نے اس سانپ کو اس مقام پر متعارف کر دیا

میں اسے پہچانتا نہیں اور نہ اسکی طبیعت کو پہچانتا ہوں اور اسکی منہس کو تحقیق جانتا ہوں اور نہ مجھ پر یہ معلوم ہے کہ اسکا ذکر کر کے کیا
 ہو یعنی کسی اور قسم میں داخل ہے یا نہیں نیز فیوض کہتے ہیں اسکا کما شہید لسع افامی کے ہر ملر گوشت میں مسوع کے فساد اور
 اسے خالیسا عارض ہو تا ہے یہی مستحق کو نامہ ہوتا ہے اور سیات اور سیان اور اسقام طبلہ اور معای صائم اور قودون میں لائق ہو
 میں اور میرا قول اس قسم کی نسبت بھی وہی ہے جو اے طالیں میں کہا ہے یعنی میں نے اسی بھی تخمینہ ذکر کیا ہے اور کبھی اس طبقہ میں
 اسکا ذکر نہیں ہوتا بلکہ طبقہ ہفتہ میں ہوتا ہے اور علاج اسکا مثل علاج افامی کو ہے انمود و طس اور لواء و س کا بیان
 طول ان سانہوں کا ایک ذراع کا ہوتا ہے اور رنگ انکو مثل رنگ کر اور انکے بدن میں نشانات ہوتے ہیں کہتے ہیں جسکو یہ سیا
 کا اور شدید موضع لسع میں اور درم عظیم سید ہوتا ہے اور صدید دھوی اوس سر روان ہوتا ہے اور نشانہ میں اور جگر میں اور باق
 بہت شدید اور پامار عارض ہوتا ہے اور کاٹنے سے میرے روز بھلاکت مسوع کی عارض ہوتی ہے اور ساتویں دن کو بعد پھر مہلت
 نہیں ملتی علاج اسکا بطور عام کے کرنا چاہیے اور نہ بید سترا اور داچنی اور بچ قطو ریان جوان او بیہ میں سے مولوزن و دودہم
 کے ہرہ شراب کو علاج خاص لکھا ہے اور بچ زراوند صومنا زراوند طبل کی شفقت عظیم کی نسبت ان اقسام کے اسطرح اصل شواہر یعنی
 مشک الجمن خواہ اسکا مصارہ خاص کر اور بچ خطیانا بھی علاج خاص ہے اور نمادات میں شمد کو کچا کزنشاک کرین اور کوٹ کر
 لپ لگاتین اسطرح اندر کو چھپلا اور اسطرح قطو ریان اور نیم کران اور کامو اور نیم حرمل اور لبلبا و سداب و شتی و دھما و خض و فوم
 متعفنہ میں وہ بھی انکو مفید ہیں وہ سانہ جب کما نامہ ہے جو اور یہ عفنہ ہے کہتے ہیں کہ یہ سانہ بلشام اور صر میں پیدا
 ہوتے ہیں سرانکے جوڑے اور کڑھن تہی دم چھوٹی پت انکو گول سر پرانکے لکھن اور خطوط ہوتے ہیں اور انکے بدن پر خطہ و خفلف
 الوان کے ہوتے ہیں اور جب پتے فواہ چلنے میں ملتے وہ لکھن اور خطہ سیدھی نہیں ہوتے بلکہ ترچہ ہوتا ہے میں اور جس شخص کو سیاہ
 کاٹے اوستہ و دم موضع اور عفت بدن کی بعد بزر و بزر ہوتے بدن کے اور گر پڑے بالون کے پیدا ہوتی ہے
 اور کبھی عفت بہت مہلک ہوتی ہے تو اسچے بچلے آدمی کو بھلاکت عارض ہوتی ہے اور گویا یہی ایک قسم افامی
 کی ہے علاج وہی علاج اور جو علاج متوسط ہو ورمیان افامی کے اور یکے بعد علاج او ان اعراض کا جو اسکے کاٹنے سے عارض
 ہوا ہے کرنا چاہیے اور ان سانہوں کا بیان جو بوجہ جراحت کو ایذا دیتے ہیں بوجہ زہر کے اس قسم میں وہی
 سانہ معتد بہن جو بڑے بڑے ہیں اور غیث میں تینوں اثر دیتے کہتے ہیں اہل تجربہ کا قول ہے کہ جو کچھ کما شہید کا فواہ یا باغ ذراع کا ہوتا ہے
 اور برائیں اچھ اور اس سے بھی زیادہ بڑا ہوتا ہے اور از دھو کی دو اکھیں برمی ہوتی ہیں اور نیچے والے جڑے کے تحت ایک
 بلندی مثل ذقن کے ہوتی ہے اور دانت اسکے بہت سے ہوتے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ اثر دے کی پیدائش اطراف تو با و پستھ
 زیادہ ہوتی ہے اور ہنکا اثر ہاڑ ہوتا ہے اور وہ اثر بالونہ جو ملا و سید میں ہوتا ہے جارفول تک لانا ہوتا ہے اور ہنکا اثر دہا بہت ہی
 بڑا ہوتا ہے کہتے ہیں اور انکے اوصاف وہی ہیں جو تینے بیان کیے ہیں اور جڑے اور یکے زرد اور سیاہ اور موند بہت بڑے بڑے
 اور حاجب ایسی ہوتی ہیں کہ انکو کو دھانپ لیتی ہیں اور گردن اوسکی نفیس یعنی گولی گولی غلش مثل غلش ہا ہی کے اور ہر ایک نے
 میں تین تین دانت ہوتے ہیں میں کما ہوں کہ کچھ خود دیکھا ہے ایک ایسا اثر دہا کہ اوسکی گردن کے کناروں پر بال گھبراؤ
 اور گے ہوئے تھے کہتے ہیں اثر دے کے کاٹنے سے درد و تھوڑا پیدا ہوتا ہے اور اسکے بعد التھاب عارض ہوتا ہے اور زہر قسم اثر دے کی

بہ نسبت مادہ کے زیادہ غنیمت سے ہے۔ میں کہتا ہوں تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ سواہر ہندوستان کے اور بلاد میں بھی
 از دسے برس برس ہوتے ہیں اور علاج از دسے کا دہی سے جو علاج قروح رویہ کا ہے فقط آغاز نیمون اور سریشا پید
 بھی انقسام سے از دسہ کی ہے کہتے ہیں جسے آغاز نیمون کاٹنے وہی اعراض جو از دسے کے کاٹنے سے عارض ہوتے ہیں
 اس شخص پر بھی طاری ہوتے ہیں اور سر کا حال یہ ہے کہ اس کے دانت شدید اور سخت ہوتے ہیں اور اس کا خاصہ یہ ہے
 کہ جسے کاٹنا ہو اس کے گوشت میں بدبو اور خشکی پیدا ہوتی ہے اسی جہت سے بڑی مشکل پڑ جاتی ہے اور اس کا قرحاوس علاج
 محتاج ہوتا ہے جو قروح رویہ میں بکھرا دے دریائی از دسے کے کاٹنے کا بیان گنہ جگ اور سر کا دس مقام برنگا میں جہا
 اسے کاٹا ہوا درمساح کی جڑ کا ضاد بھی مفید ہوتا ہے اور طبلانامی ایک مجلی کی اس کو ساتھ علمی کے اگر مقام پر زخم کے مالش
 کریں یہ بھی نافع ہے اور جو ادب باب رتلا میں مینے لکھی ہیں خصوصاً تران اول اور باد قرح اسکا ملا خواہ لیب کرنا بھی نفع
 دو جو ان دریائی ایسے ہیں کہ اوشین بعض علمائے ذکر کیا ہے اور مجمع کمان یہ ہے کہ وہ دونوں دریائی از دسے
 کی قسم میں داخل ہیں خواہ او میں داخل نہیں ایک کا نام سموریا ہے اسے عالم نے کہا ہے کہ اس کے کاٹنے سے وہ ہی اعراض
 پیدا ہوتے ہیں جو افامی کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں اور شاید اسکا علاج بھی مثل علاج افامی کے مناسب ہو دوسرا
 طر و خورول ہے اسی عالم کا قول ہے جس شخص کو طر و خورول کاٹنے وجع شدید اور بردوت کثرت عارض ہوتی ہو
 اور خند بھی پیدا ہوتا ہے اور موت بہت جلد لاحق ہوتی ہے اور وہی شخص حکیم کہتا ہے کہ اسکا علاج اس طرح کرنا چاہیے جو سر
 زہر کا علاج ہے اور یہی حکیم کہتا ہے کہ زخم کاٹنے کا طول ٹیکم کر کے کرنا چاہیے اور روق خار سے ضاد کرنا واجب ہے
 اور مالش روق تسطی اور روق حاقرقا وغیرہ کی جو روق ایسے ہیں اور میں روقین قوت غصل اور بخور کی مواد و مشروبات
 انکو واسطہ فزہ روق خار ہرہ مرکہ انجمن کے اور ہرہ سداب کو خواہ مارا و فلفل اور سداب ہمزون لیکر بقدا یک درخی کے
 مقدار شربت تجربہ کریں اور تران اول جواب رتلا میں مذکور ہوا ہے اسکا استعمال کریں چوتھا مقالہ ادوی اور چوایں کو
 کاٹنے کے علاج کا بیان اس مقالہ میں وہ افات بیان ہو گئی جو ادوی اور کٹے اور بھرے وغیرہ کے کاٹنے سے عارض ہوتے
 ہیں خواہ اور درندہ کا درمساح اور بندرا درنہ لار کاٹنے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں اور قلعہ غانی کو کہتے ہیں بیان عام کا
 کے علاج کا بہت بڑا ہی کاٹنا ہے جو بھوک کی حالت میں سرزد ہوا ادوی بھوکھا ہو خواہ اور کوئی گزندہ جانور بھوکھا کاٹنے
 جو شخص کاٹنے کا علاج کرنے کا قصد کرے پہلے مقام عرض ہر ایک کے از بیت میں دلو کر رکھی خواہ فقط بیت سو اس مقام کو بھو
 اگر یہ تدبیر کافی نہ ہو اور عرض اصلاح کی پوری حاصل نہ ہو شہد اور پیار کا اور با قلا کا ضاد کریں لیکن کچا قلا اور کچی پیاز کو جاکر از دس
 ضاد کریں کہ اس طرح سے ضاد کرنا عجیب النفع ہے۔ ایضا طلامر دانگ کا اور ضاد و مٹر کے آٹے کا عجیب النفع ہے اور اگر مقام ہونٹ
 میں اور کسی طرح کا فساد نظر آئے پہلے اسے پاک کر لیں چوسنے کے ذریعے سے خواہ پچھنے سے خواہ کسی دوا جو جاذب ہو اور بوجہ تنقید کر
 اور پاک کر سکیں اسے چھوڑ دیں اور نگارن رہا اگر تھیں اور یمیں زیادہ متخفن پیدا ہو معلوم ہوگا کہ تنقید اور جذب قوی اور دیر
 نہیں ہوا تھا پھر ان ادویہ جاذب سے علاج کریں جسکا باب تسوع میں مینے بیان کر دیا ہے اور اگر عضو مذکور میں فساد کسی طرح کا
 نہوا و سوفت معالج کو ایسی تدبیر کرنی ضرور ہے کہ دم نہوئے پائے اور جراحت کو انتہا میں نہ بھی تدبیر کرے عمدہ قسم ہر قسم کی

کاٹنے سے جو زخم پیدا ہوا اسکے واسطے خواہ جنگل کے گڑھے اور تنجہ کے ناخن وغیرہ کے گڑھے کے واسطے وہی مرہم اسودہ کی کہ اسکا استعمال بعد جذب فساد موضع مخرج کو کیا جائے بشرطیکہ اوسکی حاجت ہو اور استعمال سے پہلے نمک اور پانی سے موضع زخم کو دھوا ضرور ہے آومی آدمی کو کاٹنے اور اگر زخم ہو تو اس تکہ پیاز اور نمک کھنا چاہیے شہد ملا کر اور ایک دن اور ایک آیت پر اسی طرح رکھا رہنے دین بعد ازاں علاج اسکا مرہم اسودہ کر بن جو موم اور چربی اور زیت سویا گیا کیا جائے اور بار بار دھوا کاٹنے کے کھٹے ہوئے زخم کے واسطے بہت عمدہ ہے اسطرح جو سرکہ بن ملا کر بطور صفا دے کو لگائی جائے اور پیاز اور شہد البضا دفاق کندر ہوا شراب اور زیت کی ایضا استخوان بچہ کا واسطہ در طبابت کہ سپید ہو جائے شہد بن ملا کر ایضا نمک اپنا ہوا شہد کہ ہوا اور مراد صمغ البطم کبھی زخم بن پھٹکری خشک ہلا کر بھرتے بن اور باغذہ و دیگر بن اور خاکستر کرب کو اچھڑا کر بن کبھی آومی کو کاٹنے سے اگر فاقہ سے ہو یا ایسے خوب کھا چکا ہو جو استعداد فساد ہونے کی زیادہ رکھتی ہوں اور ان خوب بن سو بھر خصوصاً اگر مسور کھا چکا ہو اور کسی شخص کو کھات کھائی ایک حالت ایسی روی عارض ہوتی ہے کہ جو نہایت بُری ہوتی ہو لازم ہے کہ ممتو عطفہ کو زیت سو پھینچیں اور بچہ رازیان ہوا شہد اور آرد باقلا ہوا پانی اور سرکہ کے صفا دکر بن اور ہر مرتبہ بدل بدل کر لگائیں ایضا۔ دفاق کندر ہوا شراب اور زیت کر۔ ایضا استخوان بچہ نرگا واسطہ در طبابت کہ سپید ہو جائے بعد ازاں شہد بن ملا کر استعمال کر بن۔ ایضا نمک اپنا ہوا شہد کہ ہوا اور صمغ البطم کا صفا دکر بن کبھی زخم بن پھٹکری ہلا کر سوکھی ہوتی ہو بچہ بن اور باغذہ کر اوسکے اور بچہ خاکستر کرب کو طلا کرتے بن پلا ہوا لکٹا جو دیوانہ نہوا اور بھڑیے کا کاٹنا ان دونوں کا علاج قریب اوسی کے ہے جو قانون عام بن ہننے بیان کر دیا ہے اور آدمی کے کاٹنے کا علاج بھی ان دونوں کے کاٹنے بن بکار آتا ہے اور کبھی ہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ فوراً بعد کاٹنے کے مقام ماورف کو سرکہ سے چھڑک دین اور چند مرتبہ اوسے بکشت سے پھٹکی دین بعد ازاں فطرون اور سرکہ اوسے لگائیں اور ہر ایک تیسرے دن ایسی دوا کی تبدیل کر بن اور خصوصاً اگر زخم عروض مرض کلب کا ہو اور کبھی فطری یا بیکانی ہوتی ہے کہ بہار اور نمک اور سداب اور باقلا اور بادام تلخ ہوا شہد کے اور باز نمک ہوا نمک کو اور لکڑی کا جھلا اور کھیر کچا چھلا کر اور فوہج شراب بن کوٹ کر استعمال کر بن۔ ایضا دوا سنگ طلا کرنا اوسے سفید ہو خصوصاً اگر بعد کاٹنے کے درم بھی پیدا ہوا اگر سوزش زیادہ ہو پھر کاٹنا ہوا شہد کہ لگائیں معتبر بری ہوا نمک اور شہد کو اور مری جو سرکہ بن بنائی گئی ہو اور جس سرکہ بن نمک گھول کر چند روز رکھ چھڑا ہوا سرکہ پہلے دوسم کے واسطے بھی مفید ہے دیوانہ لکٹا اور دیوانہ بھیر یا اور متغال دیوانہ کی صفات کا بیان لکٹا وغیرہ جو حیرانات ابھی لکھ کر ہوئے کبھی وطمین ایک بیماری جسے کلب گتہ بن عارض ہوتی ہے کہ بعد عروض اوس مرض کے ہر ایک حیران امتیاز سے دیوانہ اور بڑھا ہو جاتا ہے یہ بیماری اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ اوسکا مزاج سوداوی غلبت کبھت مسمخیل ہو جاتا ہے اور اوس غلبہ بن سمیت آجاتی ہے اور یہ تبدیل مزاج خواہ استعمال کبھی بوجہ فساد ہوا کے پیدا ہوتا ہے اور کبھی بوجہ غذا اور اور شہرہ کر یہ فساد پیدا ہوتا ہے ہوا کی وجہ سے مزاج کا فساد اسواسطے ہوتا ہے کہ حرارت شدید اخلاط میں احران پیدا کرے پس زلف بن دیوانہ ہو جائے یا برد شدہ بخون کو بھند کر دے کہ نائل بر سودا بہت ہو جائے پس ربیع بن دیوانہ ہو گا غذا اور شراب سو دیوانگی اسطرح پیدا ہوتی ہے کہ جہاں قصاب حیوانات کو ذبح کرتے بن اور خون مجتمع ہوتا ہے (جسے لکھتوں بن) بھونچ

[illegible]

اور در زیادہ پیدا ہوتا ہے آواز بیٹھ جاتی ہے اور اکثر روکا کرتا ہے آفرین پانی سے بلکہ سب ترخیزوں سے ڈرنے لگتا ہے اور خوشی اور کدو
 قریب جاتی ہے اور بے گنا خیال کر کے دوتا ہے اور کبھی دوتا تو نہیں مگر کدو اور ناسند جانتا ہے اور کبھی مٹی میں لٹو کر ناسند کرنا ہے اور
 کبھی سیلان مٹی بلا شہوت اسے حاضر ہوتا ہے اور آخر کار مودی بہ طوف تشیع اور کرانے کے مژدہ ہوتا ہے اور سرد پسینا لگتا ہے
 اور غشی طاری ہو کر جاتا ہے اور کبھی قبل پیدا ہونے والی احوال کے مرجاتا ہے اور فقط پیاس کا غلبہ اسکا مملک ہوتا ہے اور کبھی
 پانی پینے کا ارادہ کرتا ہے پھر قریب ہونے کے بعد لہجہ ہوا اور مہوتا ہے اور بھینٹ پیتا ہے اور کبھی ایک جرحہ خواہ دو ایک گھونٹ بی لینا
 ہے تو اچھو جاتا ہے اور کھینچ پانی پیچس جاتا ہے اس میں جرحہ مر جاتا ہے اور کبھی کتوں کی طرح بھونکتا ہے اور آواز بیٹھی ہوتی ہے اور کلا
 پڑا ہوا اور کبھی آواز اسکی بند ہو جاتی ہے اور مثل سکوت کہ ہوتا ہے اگر کوئی پکارے جواب نہیں دیتا ہے اور کبھی اس کے بول میں ایک
 شہو طبع عجیب طرحی برابری ہے گمان ہوتا ہے کہ کوئی حیوان زندہ برآمد ہوا ہے اور گویا کتے کے بچے ہیں کہ پیشاب کی رائے سے نکلتے ہیں
 اور اکثر اوقات اسکا بول قریب ہوتا ہے اور کبھی سیاہ بھی ہوتا ہے اور کبھی پیشاب بند بھی ہو جاتا ہے پھر اسے قدرت پیشاب کے
 دفع کرنے کی نہیں باقی رہتی ہے اور پیٹ اسکا انفر شک ہوتا ہے عجیب احوال سے اس کے بے کہ آدمی کے کاٹنے پر
 خیریں اور بعد چنان اس مرض کو اگر کسی کو کاٹ لکھا جائے اسکو بھی عوارض اور اعراض لاحق ہوتے ہیں اور اس طرح اسکا جھوٹا پانی
 اور جھوٹا لکھنا جو شخص کھائے اسکو بھی وہی کیفیت لاحق ہوتی ہے اور جو شخص مبتلا اس مرض کا ہو اور اسکی نوبت پہنچے گی کہ پانی
 دیکھ کر ڈرنے لگے پھر اسکی صحت بذریعہ علاج وغیرہ کے نہیں ہو سکتی خصوصاً جب اس درجہ کو اسکا حال پہنچ جائے کہ آئینہ میں اپنا چہرہ
 دیکھ کر اور نہ پہچانے والو اسکے خیال میں کئی ہر وقت تخیل ہوا کرتا ہے اور جرحہ دیکھو اسے کئی ہی نظرات ہیں وہ بھی قابل علاج کہ نہیں رہتا اور اہل
 اطباء ایسے مرض میں سے دو شخص ایسے دیکھیں کہ اس درجہ پر اسکا مرض پہنچ گیا تھا اور پھر زندہ رہی لیکن وہ دونوں مریض ایسے تھے کہ نہیں
 یہ مرض کتے کے کاٹنے سے نہیں عارض ہوتا تھا بلکہ آدمی جو مبتلا کلب الکلب میں تھا اس کے کاٹنے سے یہ مرض پیدا ہوا تھا اور قبل ازاں کہ
 پانی سے ڈرنے کی نوبت پہنچے اور اسکا علاج قریب پہنچے اور کبھی ایک ہفتہ کے اندر کہ سے کم اور سال بھر میں زیادہ ہو یا وہ کسی نیکو بعض
 مرجاتا ہے جیسا ان کے مریض ہو اور مدت درمیانی اکثر الفوج پالیں روز کی سے ایک نوم جنکی حدقت بخوبی ظاہر نہیں ہے اور کادو
 یہ جو کہ سات برس کے بعد پانی سے ڈرنے کی کیفیت طاری ہوتی ہے اور بعض لوگ اور شاید وفس حکیم کا یہ قول ہے کہ پانی سے ڈرنے
 اور زنجی گیلی میں ڈرنے کی محبت اور آرزو کا سبب یہ ہے کہ جو بوسٹ اور خشکی چونکہ اس کے مزاج میں مستحکم ہو گئی ہے لہذا انسانی اور بعض اس مزاج
 جدید اس مستحکم کر کہ بہت گناہ اور کچھ نہیں لٹوئے کا آرزو مند ہوتا ہے اور اس قول کی طرف میرا میلان خاطر نہیں ہے اور نہ عجیب
 دلیل پسند ہے اسلئے کہ اہل اور راعب ہونا بطور ایسی چیز کہ ہوا فوج مزاج غریب اور مستحکم ہو شخص بڑا صل اور بے ٹھکانہ کی بات
 ہے۔ دیوانے کتے کے کاٹنے سے جو مرض پیدا ہوتا ہے اس مرض میں سب سے زیادہ اسلئے کہ مریض ہے جسکے مقام زخم سے خون
 بہ کثرت جاری ہوا اس طرح اگر بعد استعمال اوپر تریاقہ کے خون کا پیشاب کرے کہ وہ شخص پانی سے ڈرنے کی حالت پہنچے جو شخص پہنچ
 ہو جاتا ہے یعنی اس روایت حال کو اسکا انجام نہیں ہوتا ہے فرق دیوانے کتے کے کاٹنے میں اور باولے
 حیوانات کو کاٹنے میں کیا ہے کبھی بعض آدمیوں کو کٹنا کا شائبہ ہے اور جو آثار اوپر مذکور ہوئے ہیں ان میں سے کوئی
 اثر اس پر طاری نہیں ہوتا ہے اور فقط اسکے علاج کی وہی تدبیر درکار ہوتی ہے جو علاج میں زخم کے لائق ہے اور انہماک زخم کا کادو

پس سید ضرورتاً ہوتا ہے اور کچھ نہیں لیکن اگر زخم کا اندال کرین اور اس زخم کو متنبہ نہ سونے دین چونکہ یہ زخم دیوانے گئے کے کاٹنے سے پڑ گیا ہے اور اس کا متنبہ ہونا ضرور ہے باین نظر یہ علاج مہانی اس کے ہونا ہے یا تشکال اسی وجہ سے درمیں ہونا ہے کہ ابھی تک کوئی اور اثر سوا از زخم کے ظاہر نہیں ہوا اور آئندہ اور آثار کے ظہور کا احتمال قوی ہے اور جب دن آتا کہ ظہور بغیر متحمل ہے یہ اگر زخم کو بلا متنبہ سہل کر دو ہلاکت مریض کا مہلہ قوی ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں حاجت ہوتی ہے کہ چند علامات ایسی تلاش کیو جائیں جنہو اس مریض کا حال بخوبی ظاہر ہو جائے ایسی مریض کی علامات میں بعض اطباء نے کہا ہے کہ اگر زخم دیوانے لیکر خواہ کوئی اور چیز زخم پر رکھیں اور ایک گھنٹہ کے بعد مرث کو کھلائیں اگر مرث اسی سونگہ کر چھوڑ دی اور نہ کھائے معلوم ہوگا کہ اس شخص کو دیوانے گئے کے کاٹے اور کھاکر مر جائے تب بھی دیوانہ گئے کا کام ہوا ہے یا ایک ٹنگار دیوانے لیکر جو طوبیت اس زخم پر رکھی ہو اس میں تر کر دے اور کٹو کٹا سنے پھینک دین اگر سونگہ کے چھوڑ دین۔ دریافت ہوگا کہ دیوانے گئے کا زخم ہے یہ بھی ایک علامت اسی بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی مرد جو اس کے بدن تک پہنچو بدن میں سخت ہدا ہوگی میں کتا ہوں یہ علامت کچھ اس مرض سے خصوصیت نہیں رکھتی ہے علاج پہلا علاج تو یہی ہے کہ اس کا زخم پورے یا زخم کو پڑھا چھوڑ دین اگر خوب چوڑا ہو اور طوبیت چوسا اور پھر کالکا ناجو تدرین باب بسع میں مذکور ہو چکی ہیں اور کم سے کم زخم کا اندال سے روکنا خطر اعتبار کے جائیں ان درکار ہے اور اگر ابتدا میں جذب مادہ کی تدبیر بھی کی جائے اور پھر زخم پورے نہ جائے اس سے عمدہ کیا تدبیر ہو سکتی ہے اور زیادہ نافع یہی تدبیر ہے اور اگر براہ خطا عمدہ طور پر جذب ہوا اور زخم سہل ہو گیا واجب ہے کہ اگر زخم کا پھار دالین اور اندال باقی نہ رہے دین اور کمال مبالغہ اور انجام اسی امر میں کرین اور مفتحات کا شفا و وسیلہ اہل ایمان میں کوین جیسے جاذبہ اور جزا اور قوم اور رحم زفت ہمراہ جاذبہ اور سد کے لقمے کہ بقدر سرکہ لیکر بشرطیکہ پڑا ہوا درخالص اومین زفت یا ایک قطر اور چاکر تین اوقیہ ملا کر استعمال کرین پہلے جاذبہ اور سرکہ میں بھگو تین تا ایک گھنٹہ لکھا جائے اور ان اور دیوانے اکثر ایسے مقام میں جن اور بار بار کالی ہو جاتی ہیں اور چیر بھی اوبالی ہوتی اور طبیعت مرکب ہو خواہ مغرور اور سلیق بھی اور کھلی سکے ہمراہ زرخ زرد بھی داخل کیا جائے اور کبھی احتیاج ادویہ اکالہ کی ہوتی ہے جیسے فلورینون اس کے بعد زرخ زرد لگایا جاتا ہے۔ زرخم کی بھیلانے والی ادویہ میں سے ایک کچھ طریقہ ہے کہ نمک تین جزو اور نوشادر و جزو ولفقہ اس آٹھ جزو اقیل بیان ہو لو زرد شاداب چابتر و سدوس جزو خاص محرق جاذبہ زنگار تین جزو تخم فراسیون و جزو سبکبار و جزو کر کے مرکب کرین اور ابتدا میں عرق بنیو بپنا نکالنے کی جودنبر ممکن ہو کچھ چٹے پھر سے خواہ حمام میں بچانے سے اور ایام اولے میں استغراق بر حرکت نگرانی چاہیے بلکہ جذب مادہ بطرف خارج کرنا چاہیے ایسے کہ استغراق کی تدبیر کبھی ایسی مضر ہوتی ہے کہ زرخم کا بطرف عمق کو ہونا ہے۔ اور اگر جذب بقدر امکان کر چکیں اس کے دودن خواہ تین دن بعد اس بقیہ کے استغراق کی فکر کرنی چاہیے کہ شاید اندر کی طرف نفوذ کر گیا ہو اور اگر جذب کی تدبیر کی ہو اور خلقت سے ایام اول گذر گئے پھر اس وقت استغراق ہی واجب ہوتا ہے اور اب استغراق قوی تر ہونا چاہیے اور اگر اعتدال خون با با جاکر قصد کھولنی چاہیے ورنہ قصد کی کفر ضرورت نہیں ہے اور قصد کے بعد خون کے رنگ کا دیکھنا کہ زرخم نہیں ہے کہ جب رنگت لگ جائے بند کرین بلکہ بقدر کثرت خون کمی ہو اسی مقدار نکال دالنا چاہیے اور مسلسل ایسی دوا سے کرنا چاہیے جو مسلسل سودا ہوتا بلکہ اگر ضرورت ہو زرخم کا استعمال بھی کر سکتے ہیں خواہ اور دوا جو ضروری ہو اور ایام زرخم سے تنقیہ اور استغراق ایسے وقت

عجیب النفع ہو اور قتالہ لھار سے استفادہ کرنا بھی مفید ہے صفت سہل سبب بلکہ کہانی و دشمنان افیمون و دیگر مشغال
 نمک سیاہ نصف مشغال بسناج ایک مشغال حجازی ایک مشغال غار لقون و دیگر مشغال خربین سباد و دشغال ان سبکی گولہ بان
 بنالین مقدار شربت و دشغال اور قیہ سہلالت قومی سے استفادہ کر لیکن ضروری کہ ہر روز خواہ دوسرے روز عقدہ خفیف کا
 بھی استعمال کریں کہ جس سے معدہ کو اندازہ نہ ہو بخیر جیسے زیت اور آب جقدر خود اسمان بذر یوہا و الجبن اور افیمون کے کرن
 واجب ہے کہ غذا و سلی بعد اسمان ذرا رخ اور فراخ کے تجویز کریں بشرطیکہ مجوزی فریہ اور طیار ہوں اور بعد اسکے حرارت لطفہ
 کا استعمال کریں اور شراب شیرین خصوصاً اگر کندہ ہو اور شیرین بھی ہو اور طلاء بنے دوشاب انگور ایضاً دودہ اور شراب کی صفت
 زیادہ ہے اور سب سے زیادہ تغذیل غذا اور تطہیر کی رعایت کرنی ضرور ہے کہ یہ مدار کار اور ملاک امر ہی ہے۔ اور یہ دونوں
 باتیں اسطرح حاصل ہوتی ہیں کہ عمدہ اقسام طیبہ کاغذ اور خرقہ آبی آب سرزمین توڑ کر استعمال کریں اور جس پانی میں چند بار
 لوبانچھا یا مہو اسکا بلانا بھی زیادہ مفید ہے۔ مگر قوم اور لصل ایسی غذا ہے کہ علاج سموم کے مناسب ہو اور قطع سمیت کے کیل
 سے اسکو دفع کر دیتی ہے۔ اسکا استعمال یاد کر کے ضرور کرنا چاہیے۔ اور باوجودیکہ تغذیہ اس سے حاصل ہوتا ہے اقسام و ق
 میں بھی داخل ہیں لیکن غذا و دوائی میں اور اسکا بھی لحاظ رہے کہ فوراً تریاق فاروق اور دوائی سرطان جو اسی مرض کی دوا
 خاص ہے اور فریادین میں مذکور ہو گی اور اسکا استعمال فوراً کریں بعض لوگ ایسا بھی کہتے ہیں کہ تریاق ربو کا فائدہ اس مرض
 میں زیادہ ہے اسطرح تریاق انارنج جبکا ذکر ہم عنقریب کریں گے وہ بھی زیادہ مفید دوا سرطان نہری کہنا بھی زیادہ مفید ہے
 بعض کا تجربہ یہ ہے کہ سرطان نہری لوبلاکر بطور کویہ کے سیاہ کریں انگور سپیدی لکڑی کی آگ سے لیکن آج بہت تیر نہوا اور
 جب مقدار سوختہ ہو جائے کہ پیسنے کے قابل ہو اسے جدا کرنا رکھنا خطیانا کا کولہا بھی اسی آگ میں بناتین اور امیدوارہ بھی اختیار
 کریں اور دونوں کو پسہ کر مہر اور شراب خالص کو استعمال کریں اور مقدار شربت اسکا بقدر چار لعقبہ کے یعنی چار اونگی سے گاڑ
 کے قابل مقدار شربت تجویز کریں اسی شراب میں اور دونوں دو کو بطور سرسہ کو بارکب میںیں و دوسرے لعقبہ کو باسرطانانہ تجویز
 ہو سکا کر کے جمع کیے ہوں اور سوخت جبکہ آفتاب برج اسد میں اور بعد شکار کے اوکو بانجو کے دیکھو وغیرہ میں رکھنا کسی صورت میں
 ہندوستان میں جلا ہوا اور اسکے خاکستہ سے پانچ افریقہ میں اور خطیانا بھی پانچ جزیر اور کندر ایک جزیران سکوئیا کہ کسی برتن میں کھٹا
 رکھیں اور ایام اول میں مقدار شربت اس دوا کی ایک لعقبہ یعنی چھ پانی اور گلی کے ساتھ اور بعد ایام اول کے دو چوبیسہ سطح تجویز
 چون زمانہ بڑھنا ہو مقدار بھی اسکی زیادہ کرنی چاہیے تا انکہ چار لعقبہ تک فوٹ ہو بخیر بعض اودہ ایسی ہیں جہاں صفت اسطرح جری کر
 کہ وہ بھی اس مرض میں نافع ہیں یا دوسرے جیسے دوا انارنج اکثر ہیں اور اسے عنقریب ہم ذکر کریں گے اور دوا سرطان کا استعمال
 اوایل میں کرنا چاہیے ہاں مگر جب اسکا اطمینان ہو جائے کہ اب پانی سے دڑنے کی کیفیت اسطرح ہی ہو گی اور کبھی اس نسخہ میں
 خطیانا کی مقدار نصف مقدار سرطان کی داخل کرتے ہیں۔ اور اگر طبیبہ مرض کے پاس تیسرے نسخہ نہ ہو بخیر مہو واجب ہے
 کہ دوائی راویہ کی دوائی مقدار پانچ سے نسبت اسکے کہ اگر پہلے روز ملاقات کرتا اور پھر حال اور دوا دیکھا بھی ہے لیکن دوا
 جبکہ ذکر ہم ابندہ مقررین کریں گے اور اگر سات دن گذرنے کے بعد نوبت معالجہ کی کوئی نہ ہو اور سوخت مقدار دوا کی اور
 دو چند سرحد تجویز کرنی چاہیے۔ اور متصل جرح کی بخیر بھی لگانے چاہیے ان کے ایام میں طبیبہ مرض تکسہ نہ ہو بخیر جائے

اور کچھ بھی گرس ہوئے چاہیں اور خوب طرح سے اس مقام کو چسنا چاہیے تاکہ سمیت ساری نکلی جائے اور بعض کی خبر گیری کی بعد زیادہ ایام کی توجہ چھوٹی ہو اور سوخت زخم کے موند بڑھانے میں زیادہ فائدہ دیکھو نہیں ہے اور نہ زیادہ تقریر اور کمی کرنا بھی چاہیے ورنہ بیمار کو زیادہ بیفائدہ ہو چوگی مان اس قدر اہتمام ضرور کرنا چاہیے کہ زخم نکلا ہو اور بند نہ ہو جاوے اس لیے کہ زخم کے بڑھانے میں زیادہ فائدہ اس وقت نہیں سبب ہے کہ تین دن پہلے جو نامہ اول میں لکھا ہے کہ چون اس لیے نہ بڑھتا تھا انہیں ایام میں اور قرب میں انہیں ایام کے موند ہے لہذا مٹا سکتے کہ نہ زخم کے گلے رہنے پر اس وقت فضا کے کین اور تھپی تدبیر میں خام موند کی ہین اور کا استعمال کر کے لینے خیرات مذکورہ کو باقی اور اس قدر فضا کے موند کا استعمال کر کے زخم کے پھیلنے کو نہیں دیکھو تھپی ہو شاید چار دن کا زمانہ دیکھ رہو تاہم خواہ چار دن کے بھی درکار ہو تاہم اس لیے کہ اکثر ساتوں روز قتل کرنا ہے اور اس صورت میں انتشار کا بیشک مینا مذکورہ بالاسے کم نہا نہیں ہوگا۔

جواب میں داغ دوسرے بھر کوئی چیز نہیں ہے تاہم اگر زمانہ اس سے بھی زیادہ گذر چکا ہو اور پانی سے ڈرنے کا خوف محض ہو لہذا مٹا د زمانہ کچھ بھی داغ دینے پر سداوت کرنی چاہیے اور باوجود امتداد زمانہ کے اگر یہ اوگہ اور داغ نکال دین کے شاید اینجا مرام کی امید ہو چوگی اس لیے کہ جس طرح سو داغ لگنا جذب سمیت کرنا ہے اور کوئی تدبیر جنس سمیت کی ایسی نہیں ہے پھر اس تدبیر یا غس کو کوئی مانع اور حائل پیدا ہو لوں اور کا استعمال کرنا لازم ہے کہ وہ تمام داغ لگانے کے ہیں جیسے مرم ملک خواہ اور یہ محمولہ شامہ اور دخول وغیرہ ایسے زمانہ میں غلیل اور کام میں داخل کرنا جائز نہیں اس قدر کہ ان اسکا تر ہو جاوے اور طبیعت میں اس کے خواہش پیدا ہو اس لیے کہ اگر کام ایسے مریض کو کرنا کہ کوئی مانع ہو تو قتل کی تدبیر لگنے بعض لوگ کہتے ہیں کہ بڑن میں غلیل کا بیٹھا فاعل بین کہ تہبہ اور مچھو کہ ان لیب ہی ہے کہ شاید اوایل ایام میں اسکا فائدہ کچھ ہوگا۔ ہر وقت سو بچا مریض کا بفرز ہے اور کبھی اس وقت خواہ بعد از ان احتیاج فصلی دوبار بھی ہوتی ہے پھر اس وقت دوبارہ قصد ضرور کوئی چاہیے اور خون کو رنگ پر کچھ نظر کرنی ضرور نہیں ہے جیسے اوپر مذکور ہو چکا پھر اگر قرآن کو دریافت ہو جاوے کہ رویت ہو اس وقت زیادہ اہتمام کر کے ریاضت معتدل اور خام معتدل کی تکلیف دینی چاہیے اور بہت سا پانی پیو کہ بدن بڑا نالسا چاہیے اور درغن معتدل سے مالش اس کے بدن کی کرنی لازم ہے جب اسکا حال اس طرح ہو چوچو کہ پانی سے ڈرنے کا خوف ہو پس محض آثار سے اس حالت کے ذرا کچھ فروز نہیں جب تک وقوع اس حالت کا بافضل ہو جاوے اور یہ کیفیت طاری نہ ہو جاوے کہ اسکو اپنا چہرہ آئینہ میں پہچان نہ پڑے اطباء کہتے ہیں کہ شخص کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اپنا چہرہ مطلق نہیں پہچانتا ہے اور کبھی آئینہ دیکھ کر اسے کئی صورت آئینہ میں متخیل ہوتی ہے بہر حال اسکو لو ابچھا اور پانی پلانا چاہیے اور اس پانی کو پلانے میں تدریجرات اور جیسے سم آئینہ ذکر کرنے میں اور کا لحاظ رکھنا چاہیے اور یہی علاج عمدہ ہے اور جس حیلہ سے پانی پلانا ممکن ہو اوسمیں فروگذاشت نہ کرنا چاہیے اگرچہ پانچ پانچ ہاندھنے اور اجبار اور اگر کوئی نوبت چھوچو اور حد پر تصدیق و رات کی گئی ضرور تجربہ میں آچکا ہے کہ شراب میں نصف پانی ملا کر بہت نفع پیدا کرتی ہے اور کبھی ایسے وقت بد و امفید ہوتی ہے اور ان شراب اور طین بھر جو اسکندریہ سے لاکھوں جیسے عرعر خطیاباں ایک چار درہمی حب الفارم ملی ہر ایک آٹھ درہمی شہد میں معجون کر کے منہ لقمہ ایک باقی مریض کو چاہیے۔ ایسا سرسہ مریض بھر کی اور جب عرعر ایک س جزا اور الفوطی الفواہب چھ جزو زراوند مریض حب الفارم ملی حاکم تخم سدابی ہر واحد تین درہمی شراب شیرین میں اسے گوند کر مدبر کر کے اس کے بعد شہد اور مقدار شربت بقدر ایک باقی اور ایسا گل غنیم آٹھ منتقال حب بہت لینے حب الفارم منتقال الفواہب سولہ الفوطی تیس اصول خطیاباں چار مریض چار دن کے

جمع کر کے شہر ملا کر کھو اور مقدار شربت بقدر پنے کے ہمراہ آب گرم کے استعمال کر دو اور بعض آدمیوں کو کہا ہے کہ دیوانے کے کھا
وانت جو شخص کھائے رہے اور اسکے سامنے سے دیوانہ گناہٹ بٹا ہے اور اسکی طرف رخ نہیں کرتا ہے اور سطح سب قسم کے کھانے کی
طرف ہی جھاک جاتے ہیں اور گردن اسکے نہیں جھکتے ہیں لیکن اس شخص کو تول پر اعمانہ نہیں ہوتا اور نہ یہ شخص موقوف بہ اواد و میثرو بہ
بسطہ یعنی مغزوہ پس جیسے حفض او طلبت اور استئین اور جبہ اور گل ختموم ہمراہ شراب کے اور کھونجی بھی عجیب النفع جو حتی کہ
اسکا نام لغت یونانی میں ایسے مادہ سے مشتق ہے جہاں کٹے کے کاٹنے کے مستعد ہوتے ہیں اور مکی بھی جید ہے ملاؤ میں
اور لپ کرنے میں کہتے ہیں کہ جلیاناسہ بہتر اسکی کوئی دوا نہیں ہے اور کہا دیرلوس کا بھی فائدہ اسقدر بیان کرتے ہیں اور بیشتر
لوگ حکایت کرتے ہیں کہ چشم ہاے سلطان اگر پیس کے پلائی جاتین او کا فائدہ یہی ہے اور النفع اشیا بہ نسبت اس میں کہ کہیں اور
بعض اطباء نے کہا ہے کہ عجب پاؤں جو کھیتو نہیں ہوتا ہے اسکا الفو اگر پانی میں ملا کر ملائین نور اشفا حاصل ہوگی اور بعض لوگوں کا کہنا
ہے کہ دیوانے کٹے کا خون بھی علاج کامل ہے اور جو اسکے استعمال پر جرات نہیں ہوتی ہے اسطرح جگہ دیوانے کٹے کا اور اسکا دل بچوں
کھلانا بھی سود مند ہے کہ میں خصوصاً جس شخص کو اوسہ کٹے کا مہوا اسکا بکیر بان کر کے کھلانا بہت مفید ہے کہتے ہیں جب
پانی سے ڈرنے کی نوبت پہنچ گئی اس کے بعد جگہ مذکور اسی طریقہ سے کھلانا بدل کو بصفت مذکور کھلانا فوہم ہو جاوے کو بھون کر کھلانا
چاہیے کہتے ہیں اگر اوس مرغی کا مہوا نہ ہمراہ جدید سر کے ایسے وقت کھلائیں اور اسی کاشیات بطور معمول کے استعمال کریں
بہت مفید ہوگا اور پانی سے خوف جانا رہیگا اور یہ میر کعبہ منجھاد اسکے دوا ہے جالینوس ہے اور تریاق کبیر بھی قریب انھیں اجزاء کے
جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں سلطان نمری سوختہ اور جھلانا بالسویہ ہر واحد پانچ درہم کندر فوج ہر واحد تین درہم گل ختموم دور ہر ہزار
بقدر تین درہم کے ہمراہ آب بنگلم اور تین درہم شب کو اسطرح چند روز اندر چالیس دن کے استعمال کریں نسخہ دوا المذرا ریح کا
جو حاصل ان لوگوں کو نافع ہے۔ ذرا بچہ فیرہ زہر دار اور جسکے بزدل پر حال سرخ اور سیاہ ہوں انھیں سے جو خوب فیرہ اور ترے ہیں
پکڑیں اور غوام اربعہ یعنی تاج پانون اور سر اور سر و باز و نوڑ و الدین اور صاف کریں انھیں سے ایک حصہ اور عدس مفسرہ چلی اسکو
برابر ایک حصہ زعفران سنبل الطیب فلفل فلفل دار چینی ہر واحد عدس جزو سب کو نرم نرم پسین خصوصاً ذرا بچہ کو اور پانی میں
گوئند کہ قرص طیار کریں بمقدار دو انگ کو ایک قرص ہواور ہر روز ایک قرص ہمراہ آب بنگلم کے استعمال کریں اور اگر شہادہ کینہ
بیچ اور وڈرے پیدا ہو جوشاندہ عدس مفسرہ اور روغن بادام اور سکے اور گھی کا استعمال کریں اور حمام میں ہر روز داخل کریں
اس طریق کے پلانے کے اور آئین میں اتنی دیر تک بیٹھائیں کہ اوس میں پیشاب کر دو اور غدا کو مطلب کا از قسم شہرہ بچہ یا مرغ
قریب تھاں کریں اور غید کو پلائیں اور سردی سے بچائیں نسخہ مختصر دوا المذرا ریح کا ذرا بچہ کا اسی طریق سے جو ابھی مذکور
ہوا ہے لیکر دی ہیں ایک شہانہ روز بھگو تین اسکے بعد وہ مقدار بغیر اتنی کر کہ اگر نہ دہی چھوڑیں اور ہر ایک شہانہ روز بھگیا
رہیوں کی اسطرح تین مرتبہ ہی بدلیں اوسکے بعد سیاہ میں خشک کریں اور بعد خشک کرنے کے ہوزن عدس مفسرہ ملاؤ تین
پانی کے ذریعہ سے قرص طیار کریں مقدار شربت دو انگ سے ہواور ہر روز ایک قرص ہواور ہر روز ایک قرص ہواور ہر روز ایک قرص ہواور
خوب براہ موچلنے سے خواہ اور شے سے پھر اگر اس دوا کے استعمال سے کسی طرح کا کرب پیدا ہو بقدر ایک سکرچہ کے زیت
خواہ روغن نہ ملنا چاہیے اور آئین کا استعمال بدستور سابق کر دو اور اوس میں پیشاب کرے اگر خون کا پیشاب ہو جاوے پانی کو

دڑنے کا خوف جاتا رہے گا ضادات وغیرہ جو واسطے جذب سمیت اور توسیع زخم کے بکار آمد ہیں حقیقت کا ضابطہ
جید ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں دیوانے کے کا جگر بھی بطور ضار کے نافع ہے اور ایک جماعت اہل خانہ اسکی نفع کی گواہی دی ہے اور
لہسن کا ضاد کرنا اور شرب استعمال بھی مفید ہے اور گوشت بھجلی ٹھنکین کا بہت عمدہ ہے اور بخوبی نفع کرتا ہے۔ بخلاؤں اور دوسرے جو سمیت کو
بقیوت جذب کر دے دواسی کو مقام نشان گزیدگی کے پیشاب اوس لٹکا جیسا عقیدہ کیا ہو خصوصاً ہمراہ نظروں کے اور خاکستر جو کچھ
تہنا خواہ ہمراہ سر کر اور نفع ہمراہ نمک اور جادو شرب بھی عجیب النفع ہے۔ برگ فناء و بستانی بھی شدید النفع ہے اور بیخ زازا بھی مفید ہے کھل کر
دواسی بھی نفع عجیب ہوتا ہے کہ مقام گزیدہ پر ششماہی کا چند تر ضاد کریں۔ ایضاً جیوتی کوٹ کر ضاد کریں۔ ایضاً نمک اور زنگار ہوا
چار جز پر چربی گاو کی تازہ جز بطور زخم کے استعمال کریں۔ ایضاً لبلاب تین جز پر بوق دو جز و سمندر پھین ایک جز و بلای کی چربی و
جز اور دھلت زعفران خالص درجعت کریانی پلاسٹے کا طریقہ مختار ایک شخص نے اوایل اہلبین سے ذکر کیا ہے جسکا منظر ملاحظہ کرو
ہو کہ جب علیل کھلکائی پانی سے ڈرنے لگے اوسوقت اوسو پانی پلانا سو ہمار کی کھال میں مناسب ہے اور دوسرے طبیب نے
کہا ہے کہ جس رتن میں پانی پلائیں اوسے کھال نفع کی سند حی موتی مخصوص صا اگر وہ رتن لکڑی کا ہو یا دیوانے کی کھل کا بنا ہو
اور بعض اہل خانہ کہتے ہیں اوس رتن کو خواہ اوپر ایک خرقہ یا کڑھکھا ہو۔ اور اہل خانہ کہتے ہیں کہ یہ بھی بکار آمد نہیں ہیں۔
بعض لوگوں نے پانی پلانے پر بھی اوس کے ایک اور حیل تجویز کیا کہ ایک بیلہ طولانی خواہ سو ڈھک کی شکل چمڑی کی لٹائی بنا کر اوسے عقیقین
اور اوس میں پانی دو سو گراؤ کہ پوشیدہ اوسکی نظر سے وہ پانی ملے پھر اسی طرح بعض لوگوں نے سونے کی انہولی اور زل بنائی اور
اوس میں پانی بھر کے پلایا سمجھنا جیوں کے ایک حیلہ یہ بھی ہو کہ جوت دلاشا اندر سے غالی جیسے شہد کھی کے چھتے کے خانہ خواہ موم کی پر
بنا کر اوس میں پانی بھریں اور علیل کو پلادین یہ بھی نفع ہوتا ہے جتنا اور مارا جا اور شہر کے کاٹنے کا بیان اور انکے جو کچھ
زخموں کا علاج یہ جانور زندہ خواہ انکو قتل نہ کریں اور جانور قتل سمجھ گئے اور آؤ میوں کے تھیں میں بلکائے دانت اور کھل باطن غالی
سمیت سو نہیں ہیں اگرچہ بجای موم صحت اسد واسطے اول علاج اوس شخص کا مہی ہے جسکو انکو دانت خواہ چنگیل کا صدر ہو چکا
ہو کہ جذب سمیت بطور خارج کے کیا جائے اوسکے بعد زخم کے انتظام اور پورے کی تدبیر کرنی چاہیے اور تھوڑی سی تدبیر انکی سمیت جذب
کرنے میں کافی ہوتی ہے تمساح کو کاٹنے کا بیان جسکو تمساح نے کاٹا ہو چاہیے پہلے دسی تدبیر کرے جو ابد کو پوچھا ہے کہ
کے کاٹنے میں بچے جو کتا دیونہ ہو اوسکا علاج اور تمساح کے کاٹنے کا علاج کیساں ہے لیکن تمساح کے زہر
کو بطور خارج کے جذب کرنا ضروری ہے اسلیے کہ اگرچہ اسکا کاٹنا مخیر و سلامت ہوتا ہے تاہم مقام گزیدہ سمیت
سرخالی نہیں ہوتا ہے اور جذب اسکا نظرون اور عدس وغیرہ کرنا چاہیے جب نتیجہ سے فراغ ہو جائے زعفران و زرد اور چربی بارہ کھلاؤں
مرغابی کی زخم میں بھی چاہیے شہد لٹکاؤ اور اوسکے زخم کے پورے کی تدبیر کرو اور زخم صحت کا گوشت التمام زخم کے واسطے بہت نافع جز
ہے۔ بعض اہل خانہ کا قول ہے کہ جس شخص کا تمساح نے کس قدر عضو لمی وغیرہ چاہا ہو اور بدن میں کمی پیدا ہوئی ہو اوس پر تمساح
کی چربی لگانے سے شفا حاصل ہوتی ہے اور عضو نقص پورا ہو جاتا ہے مندر کے کاٹنے کا علاج جس شخص کو بندرنے کا ہو
وہ بھی پہلے ایسی تدبیر کرے کہ سمیت زخم کا جذب بطور خارج کر دیا جائے تاکہ سمیت کو طاس بیوں اور جذب اوسکا انفعید سے
اور دیر نزل کی کرنا چاہیے جیسے خاکستر اور سرکار اور ہزار و بادام صغیر اور انجیر خصوصاً انجیر خام یا مرسانگ ہمراہ نمک اور بیخ زازا و شہد

اور دم میں سکون مردانگ و کنگاس سے پیدا ہوتی ہے اور مسج و دم کی شہد اور کھجی اور شراب و شہد سے کرنی چاہیے جلی کے کانٹھ کا علاج کنبی نئی کے کاٹنے سے درد شدید اور سبز ہو جان بدن کا عارض ہوتا ہے۔ علاج ان لوگوں کا وہی علاج عام ہے جو باقی کے کر کے پھر ضما و سباز اور ضما و خرد بری کرنا مفید ہے اور اسکا استعمال گنے بن میں بھی مفید ہے اور کھجی اور تل کا ضما و بھی مفید ہے۔ نیوے کے کاٹنے کا علاج کتے بن کے نیوے کے کاٹنے سے درد بہت جلد بھل جاتا ہے اور رنگ میں کمودت عارض ہوتی ہے۔ علاج اس کا قوی بہ علاج مذکور ہے کہ پیزا اور لوسن کا ضما و کریں اور کھنچیں بھی اور نمین کا استعمال اور شراب خالص کا استعمال ان دونوں کو کھا کر کرنا چاہیے اور باقی خام مہرا آرد کر سنے کے کتاب تریاق میں بعض لوگ لکھتے ہیں کہ خود بند کرنا دوست اور دھڑکے اور سیکے کاٹنے ہوئے زخم پر خواہ دلواسے کٹے کے کاٹنے ہوئے برگر لگانا نیز اور صحت حاصل ہوتی ہے موعا ل کے کاٹنے کا علاج اور اسکو علاج بھی کتے بن میں بعض اطباء کتے بن کہ یہ جانور نیوے سے جھوٹا ہوتا ہے اور رنگ اسکا مثل برتیرگی با لطافت اور باریکی خواہ تراکت ہوتا ہے اور چونکہ اسکا بہت ہی لانا اور چڑا ہوتا ہے اسی حکیم کا قول ہے کہ یہ جانور کسی حیوان کو دیکھتا ہے جست کر کے اس کے خبیثہ میں لٹک جاتا ہے اور بعض لوگ کتے بن کے اسکی شکل جو پتہ کی سی ہوتی ہے اور رنگ بھی اسکا دیا ہی ہوتا ہے اور ہندی اور کشت کی لینے ریزا و سکی بطور بارہ کے تیر ہوتی ہے اور انکھیں دونوں چھٹی ہوتی ہیں اور دانت اس کے تین طبقہ رکھتے ہیں ایک پر ایک جابوا اور خورنا ساخم اور کبھی بھی اوس میں ہوتی ہے اور پر کھٹ کر کتے بن اس کے کاٹنے سے اوجاع شدید اور نفس پیدا ہوتا ہے عام بدن میں اور چند مقامات پر بری پیدا ہوتی ہے جہاں جہاں اس کے دانت لگتے ہیں خواہ جیسے دانت زیادہ اور کم سمیت رکھتے ہوں اور کاٹنے کے زخم کے گرد چھوٹے دانے بڑھ جاتے ہیں اور نمین رطوبت و موسی بھر جاتی ہے اور قواعد نیچے زمین وانوں کے کمودت اور تیرگی ہوتی ہے اور گرد قاعدہ کے بھی رنگ نہ ہوتا ہے اور جب کچھ کھٹ کر چاک کیے جاتے سپید رنگ گوشت جیسے کھٹ کر کانبر ۴ نکلتا ہے اور کبھی اوس میں کسیدہ اقرق بھی ظاہر ہوتا ہے اور کبھی سر گر جاتا ہے۔ کتے بن کے پیلے اس زخم سے قلعہ صمدی برادر ہوتا ہے بعد ازاں متعفن ہو کر سر ملتا ہے اور گوشت گر جاتا ہے اور کبھی بہان تک نوبت پہنچتی ہے کہ مہا میں منصف اور ضرر اور عسر البول اور عرق بارد اور فاسد پیدا ہوتا ہے علاج واجب ہے کہ موضع گردید پر تمہا فہ خواہ سہ کہ ملکہ رکھیں اور آب شور کو گرم کر کے فطول کریں اور جو طریقے عام معالجات کو اوپر مذکور ہو چکے وہ سب عمل میں لائیں یا اوپر آرد اور کنبین بطور ضما و رکھیں خواہ جو یا کی لکھ کر زخم مذکور پر باندھیں اور گرد زخم کے عاقر قزاق میں کچھ کرکین خواہ ٹوم یا خاندی کوٹی ہوتی خواہ رانی پس ہوتی چھ کرکین اور یہ سب خبریں جب کرنی چاہئیں جب ورم نہ ہو اور اگر ورم ہوئے اس کے چھلکے کا کر ضما و کریں پلائی کی ودا مثلاً شیخ ارمی شراب میں جوش دیکھ کر بر جبر اور عام اور جزا السر و مہرا شراب کو اور عاقر قزاق اور زخم چر اور قرحم ان دواؤں سے قوی رہے کہ نور مریم مہرا کنبین کے خواہ جاد شیر و بیج خطبانا اور الفوجدی اور الفوجدی لینے پیر یا کچھ کا یہ دونوں بہت عمدہ ہیں اور بدھ مہرا کنبین کبھی مانتا ہے۔ بعض علماء فن نے کہا ہے کہ عصارہ ورق خاکا ورتنا زہر مہرا شراب کو بدھ غایت مفید ہے اور طبع جبر و طبع قیوم یا طبع اللباب مہرا شراب کی مدد بھی بہت عمدہ ہے ان کے واسطے اگر بلا بزم اسکا استعمال کیا جاوے اور مہرا شراب کو پلائی جاوے اور سب طرح اگر خاشا مذکورہ کو بخشنہ معدن ٹوڑے اور کوٹے پیسے کھالیں وہ بھی مفید ہیں اور جسوقت گوشت فاسد گیا یا زخم کا علاج دیا کرنا چاہیے جو فروج کے باہین گذر چکا ہے مقالہ یا بخوان حشر

دو غوسے کرین اور سب سے پہلے چونسے کی تدبیر کرین اور شرہ دواؤ کے سب بخور دھین جو اکثر بیان ہو چکے ہیں اور حقہ طریقہ
 جذب کو نر کوڑھو چکے وہ سب کام میں لائیں اور ادویہ عاده لطیفہ حقہ بر صفت التہاب پیدا ہو جیسے ثابت ہو کرین اور عاقر قرحا
 کا استعمال کرین اور فندی تو نہایت عمدہ دوا ہے اسطرح رطیم کا پھین اور جس گھاس خواہ چ کا پتا مثل مرز کوش کے ہو سار و تون
 پر بفکھل مدور پچیلے اور فطراد کا ایک بالشت کا مو اور ادو کے فرسے میں لڑو جت ہو اور بعینہ ملا دوا کا
 بنج لینے سید کا ہو دوسرے جو نازہ ہوتا ہے اور ادو کو پانی میں پیسکد ملاتے ہیں پس در دین سکون پیدا
 ہوتا ہے اطباء نے بہت سی حنائیش اور بہت سی درخت نام بنام ذکر کیے ہیں کہ ہم او نہیں اچھی طرح نہیں پہچانتے ہیں اور پھر ایک
 درخت کا ذکر کیا ہے کہ اسکی شاخ زمین سے ایک بالشت اونچی ہوتی ہے اور دالبان برابر برابر اسکی پیدا ہوتی ہیں اور بقد
 ایک ذراع کے بلند ہوتی ہیں اور اوپر مثل برف کی ایک شے متحد ہوتی ہے فہرہ اسکا دیسا ہی ہوتا ہے جیسا فہرہ کا ہے اسکو
 بلانے سے در دین سکون فوراً پیدا ہوتا ہے اور لبت بربری جو مشابہ سورجیان کے ہوتی ہے بہت مفید ہے اور اصل اشیل بھی
 عجیب النفع ہے اگر اکلا استعمال کرین اور تریاق فاروق اور مشرود بطوس اور تریاق عرہ ناجی حکیم کی اور تریاق اردو اور سونیا اور
 دوا کی طبیعت اور خود طبیعت بھی اچھی دوا ہے اور ماخر اور حرل کج کل جبرین آتے ہیں اور قرحم بری البسی ہی کہ شہادت کا تھیر
 اسکا فائدہ انا دریافت ہوا ہے کہ اگر عقرب زدہ کے بدن میں باندھ دیا جائے در دین سکون فوراً پیدا ہوتا ہے اور یہ قرحم از قسم شرف
 غار دار کی ہے اور مترجم کے نزدیک چٹ چٹا جسے بعض بلاد میں ایسا ہمارا کہتے ہیں شاید اس سے مراد ہو مگر بعض
 لوگ کہتے ہیں کہ مقدار ایک تل کے بیش کا استعمال کرین سکون در دین پیدا ہوگا اور اسکی سمیت بھی دفع کرتی ہے اور اسکی
 مقدار قاتل ہی نہیں ہے اسلیے کہ ملک کی مقدار نصف درہم تک ہو اور سونیا ادویہ جبرہ کے لسن ہے شراب کو سانا اسطرح
 کہ پہلے لسن کا استعمال کرین اسکی تھڑی دیر بعد شراب بلائیں خصوصاً اگر نوم کے ہمراہ ادو بقدہ جو رہی ہو اور ہر روز
 ایک ادویہ کے استعمال کرنا چاہیے اور بعد استعمال نوم اور شراب کو کسی ایسے مقام پر جہاں پر وہ پانی وغیرہ کے ذریعہ سے ہوا بند
 کچا دھارے سے جھانا چاہیے اور اگر کوئی حیلہ ایسا نہیں پڑے کہ آب گرم کے کنارے کو اور دوسرا ٹھکانا لینے سے بچے گرمی بخار
 آب گرم کی اسے ہونچو بھی نافع ہوگا اور غرض ان تدبیروں سے یہ ہے کہ لسن کا لگنے سے یہ غرض ہے کہ دوا
 کی تحریک بطرف خارج کے ہو اگر حمام میں داخل کر کے لسن کا لگا جائے وہ بہت نافع ہوگا اور بخرج کو حمام سے شراب خالص ملانی
 چاہیے تریاق حید خاص ایسے لوگوں کو واسطے یہ ہے زرا د و طویل جنبیا صاحب لغار پوست بچ کبرخ خفیل سنین غلی عود
 صفر فاشر اسب کو شہد ملا کہ چون کرین دوسرا تریاق بھی حید ہے تخم سداب ہری کون جشی تخم خندقوتی ہر دوا دگر
 بقدر ایک اکسوفن سرکہ بقدہ مذہب صمغ عربی انسا جبرین سرکہ بالز وجت ہو خامی سب ادویہ کو جمع کر یا در مقدار شربت کی
 ایک درجہ ہے اس سے زیادہ خطرناک ہو گا اگر زیادہ مقدار کی ضرورت ہو بعد نصف لغت کے نصف درجہ بھی دینا چاہیے
 تریاق دیگر بھی حید ہے نوم اور جز لیک ایک جز بزرگ سداب بالیں اور طبنت اور مرکب ہر واحد نصف جز بھیجے ہو
 ایچون سمون کرین اسے دھو کہ مقدار شربت نین درہم ہمراہ شراب کو تریاق حید جنبا دوا شرفل امین مانیوں ہنوز
 اسکی کہ مرص ملبار کرین معتد ارشد بہت تین ابولوسات ہمراہ چار ادویہ شراب کے ایضا

ریٹا کے کاشے میں بھی یہ دوا مفید ہوتی ہے۔ ایضاً۔ جادو شیر مرکی قوتہ جذبہ اور شتر فضل سپید کو معینہ اور شمد ہمزون میں ہجون کر
دوا عجمی سرکی اور اسکے ہانے کی ترکیب پنج خطل پنج آفرشتین زراوندین خلخشتوق یہ سب اجزا برابر لیکر طیار لکین مقدار
شریت لک کے واسطے دوا انگ اور جوان کو ایک درہم ہے اور یہ دوا عجمی القع اور بے نظریہ حجلہ مشربوات منجملہ اور دیشہ
علیت ہر۔ ایضاً فاشرا و قروما بوزن ایک درہم ہمراہ شراب کو اور سعد لچے ناگر موخہ اور حب الاس اور بار وچ اور تخم بار وچ اور تخم
حاصل بری اور طرخشقون اور کاسی پنج خطل حسب ادویہ پلا مین اور طلاء کرنے میں مفید مین اور قوتیج بری اور سلطان نری اگر سر اور طلاء
خرکے پلا مین دو بھی مفید ہے اہل غرب کہ وہ کم گزیدہ کو دور درہم پنج خطل مسیکر پلا مین اس سے بھی القع مین ہوتا ہے ایک قوم کو
خوب کیا ہے کہ تک شور بقدر ایک کف دست کو بھی زیادہ نافع ہے۔ اور ایک قوم نے گمان کیا ہے کہ اشنان نیز جب روعن کا مین
کوٹ کر اور چھان کر ملا مین اور اس سے بقدر قریب دو مثقال خواہ نوا شہ کے استعمال کریں بہت نافع ہوگی اور جو مولیٰ خواہ جادو
کھا چکا ہو اس کو عرق سمی نر نہ چھو چکا جڑا وہ جسکے بال و پر مین ہوتے اور عظیم الخجہ ہوتی ہے اور اسکا نام خر کوک ہے جب سوکھا کر ہوا
شراب کو ملا مین وہ بھی نافع ہے۔ ایک معتبر شخص کا قول ہے کہ عرق گزیدہ کو اسے انیون اور زرا البیج ہمزون شہر ملا کر کھلائی اور نافع
ہو بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ دوا ہندی بھی شراب نافع ہے جسے بطور طلاء کے مفید ہے خاریقون کی صنعت عجمیے۔ خر و غشی اور اسکی
کول اور حب الغار خصوصاً اور تخم خند قوتی اور برگ ترب اور کاغذ حرا سے انار پختہ بھی شراب نافع ہے۔ ایضاً زراوند کھوئی پنج جادو شیر
بزر محل اجزا ہمزون لیکر مقدار شربت دو درہمی ہمراہ شراب استعمال کریں۔ ایضاً قافور قحی زراوند الکیل یک جزو فضل نصف جزو
محوث یعنی ربع جزو اور مقدار شربت بوزن ایک باقلو کر۔ ایضاً زراوند طویل عاقر قحی ہمزون ہمزون شہر مین ہجون کر کے مقدار شربت
دو درہم ہمراہ شراب کر۔ ایضاً۔ مرکی جادو شیر انیون ہمزون فاشرا جادو زراں سب ہمزون طیار کو مین۔ ایضاً۔ قشویج زراوند
عاصہ قدر جادو واحد ایک جزو بقدر واجبہ ان اجزا سے استعمال کریں بعض اقلیدہ گنا سے کہ درہمی شراب پختہ جزو کریت ارد
آٹھ جزو تخم سداب مین جزا جذبہ شتر تخم جریہ ہمزو واحد سے دو درہم دیالی کچھو سے گوان مین ایجا کر مین اور ملا مین اور ایک درہم
پانچ اونیہ شراب کو ہمزو استعمال کریں اطلیہ اور اضمدہ کا بیان خود بچہ کو مسیکر شاد کرنا ایک عمدہ شاد ہے واسطے خرب بہت
عرق کو بوجہ شاکت کو ایضاً بچہ کی دم کا ضاد بھی عجمی لائشہ۔ ایضاً۔ ایک نکاس جسکا نام ذنب العرق ہمزو اور مشابوگی
دم سی جاتی ہے اور کا ضاد بھی خرب ہمزو اور اسکی یہی خاصیت ہے کہ اگر حالت صحت مین کسی مقام پر نہ لگاؤ کا ضاد کریں خدا درہم مینا
کرتی ہے اور جقدر خون اس مقام پر ہے اس کو مردہ اور تھیں کرتی ہے جیسا بعض ہونو گمان کیا ہے۔ اور جو ہے کا پٹ ہمزو
کے بچہ کے مقام سے بر کچین باجماع سمیت مفید ہوگا لیکن تمام زہر کو ایک ہی جگہ کھینچ لیتا ہے اور پختہ نہیں دیتا اور بے طرح مینا کر کے
بھی مالی ہمزو۔ عینہ خود بخوبی کر کے دریافت کیا ہے کہ طلاء دوا ہندی بہت نافع ہے اور درہم مین سکون پیدا کرتی ہے اس طرح کو انجیر
مین جو رطوبت سپید مثل دودھ کو کھتی ہے اور جذبہ شتر اور بلاد بھی بقول اطباء عجمی النفع ہے کہ درہم مین سکون پیدا کرتی ہے اور بھی
ہمزو کر کے شاد کرنا بھی عمدہ ہے اور کریت زندہ لے کر کشتہ نہ کیا ہو ہمراہ راتینج کے خواہ ملاٹک بطبخ کے ساتھ اور گزشتہ سنگا مین
کا اور سن بطبخ اور گھی گرم گرم شاد کرنا۔ ایضاً تخم گمان تخم خطلی جدا جدا خواہ وہ ہونو مینا کر کے ہمزو ملا کر۔ ایضاً۔ رفیق شہر
سداب کو ہمزو خواہ دسکا جڑا شاد۔ ایضاً بچہ کی بھوسا اور پتال کبر کو بخند کر کے شاد کرنا با دو بچہ بھی اطلیہ پختہ ہو کر مینا لک

مسکن دھبہ ہوتی ہے اس طرح بخ خلل اویج کاسنی اور طر خشقوق اور حمالہ اور بادروج کو طلاء جدید ہے اور خشک زرخوش بھی نافذ ہے
 ملح البول بھی ایسی دوا ہے کہ اس کے بعد کوئی دھما نافع نہیں ہے البتہ بھی طر غبار نافذ ہے کہ جس مقام پر بچھوئے گا نا ہو سنگرنہ کہ اگر گین
 گرم کر کے اوپر سر کر ڈالیں اور جو درخوان اونچو اسے مقام مسک پہنچائیں غبار غلظات خاص کہ یہ ہے کہ طبعی سخا اور طبعی اونٹن
 اور طبعی بلونہ بھی عجیب النفع ہے آب دیا و شور گرم کر کے اس کا لٹول بھی مفید ہے عصارہ خندقونی خواہ اس کا طبع بھی عجیب النفع ہے
 اور لفظ ابض گرم کر کے اس کو بھی زیادہ مفید ہے اور زمیت میں پھینکی تھوڑے کر کے اگر مقام مسک پر ٹپکائیں زیادہ مفید ہوتا ہے عجیب النفع ہے
فصل بیاضین عقب جہاد کے یہ اقسام جہاد مثل اون پھوون کے ہوتے ہیں جو اعدان میں ہوتے ہیں اور باجاست ہوتا ہے
 انکی کچی ہوتی اور زہرائے نیر اور اکثر گروہ پر خواہ لشکر بزرگ پر حملہ آور ہوتا ہے اور مقام اس کا بھی میں ہوا و سحاون اعدان میں بھی
 پیدا ہوتا ہے جسوقت دستا پر فوراً کچڑ نظر نہیں ہوتا بلکہ دوسروں خواہ اس کے بعد اس کا زہر شتر ہوتا ہے اس طرح کا دوسرے کرب ظاہر ہوتا ہے
 اور لون میں تیز پیدا ہوتا ہے اور کبھی سرخان بھی ظاہر ہوتا ہے اور زبان مسج باقی ہے اور مقام مسک پر قرعہ پڑایا جی خون کا پیشاب کرتا ہے
 اور کبھی طبیعت میں جس ہوتا ہے اور کبھی تمام کا اس کا مالکت کی طرف ہوتا ہے اور ابتدا خفقان سے ہوتی ہے اور غشی بھی ابتدا
 میں نمودار ہوتی ہے اگر کسی شخص کی عقب جہاد کاٹے اور دردمواس دھوکے سے اس کو علاج میں مستی کرنی چاہیے اس لیے کہ اس کا زہر نہایت
 روی اور برا ہوتا ہے علاج بعد علاج عام اور شتر کہ کو افضل معالج ہے کہ موضع مسک کو داغ دین اور شتر دہان میں سے آب کا جو
 تلخ اور طر خشقوق اور بارال شتر اور جمیع اشتر بطریقہ خصوصاً جسوقت جھو کہیں شدت ہو اس کا افضل علاج اور تجربہ ہے کہ سو بقی تفلح
 آب سرد و همراه دین اور ایک قوم نے کہا ہے کہ بیج جدیدہ بانی کے عہد ملائین وہ بھی نافع ہوگی راس بھی دوا ہے جدیدہ جیسا لوگ کہتے
 ہیں اور تریاق عسکری بھی اسکی دوا ہے جدیدہ نسخہ تریاق عسکری کا پوست کہ خطیبا انشتین دمی زراوند و مرج طر خشقوق باہر
 سب کو ہونوزن پسین اور مقدار شربت اسکی دو درہم ہے دوسرے تریاق انہیں لوگوں کو واسطے طر خشقوق مایس اور برگ تفلح تریاق
 کثیر سب اجزا ہونوزن لین اور کوٹ مسکریا کرین اور بعد تریاق کف دست کو مقدار شربت جو اگر التھاب میں شدت زیادہ ہوگی
 آب فواک کے استعمال سے تسکین پیدا ہوگی اور جو عسارات مبرہ فواک کے میں اس کے استعمال سے اور اگر خفقان پیدا ہوگا شتر
 تفلح شامی او کو فلفل ہوگی اور سو بقی تفلح اور دھن ترین همراه قرص کا فورے اور جب کرب میں شدت ہوگی آب فواک همراه دروگر
 کے جو برتر کر لیا ہوا اگر طبیعت میں احتباس پیدا ہو جھن کرین اور اگر بول اور عارض ہونقصہ کو لینی چاہیے اور جو علاج خاص بول کا
 کا پھر کر لیا جیسا ہے اور اگر زبان میں درم پیدا ہو اس رنگ کی فصد کو لین جو زبان کے جھو ہے اور آب کاسنی سے غرغہ کرکے لین اور
 اگر مقام لفع میں آگ پیدا ہو دواے فاو سے اسی دفع کرین دلا کے اگر طین اسی اور مرکہ کو طلاء کرین اور شتر روح شہیدہ کا
 علاج جو مذکور ہو چکا ہے اس سے علاج کرین بیان اقسام غلبہ اور رر تہامات کا تہات کے
 اقسام اباب تجربہ اور احتیاطاً لفظ جو قسم کے ذکر کے ہیں پھر تفصیل میں ہر ایک صنف کو اور جو غایت میں انکی عیادت
 مختلف ہوگی میں بعض مقدار لیا جی قول ہے کہ ہر صنف اسکی جسکا کام رادھیوں ہے وہ اس شکل ہوگی جو اور غنا رنگ
 اور غنا رنگ سے وہ کڑا دیتے ہیں جس طرح مال لیا جی ہر درہی قسم کا نام لوقوس ہے اور ہر قسم جسم میں جوڑی زیادہ ہوتی ہے پھر
 قسم سے جسکو چھندہ در شکل لکھا ہے اور جو اجزا جسم کے قریب گردن کے ہیں انہیں کران کران سے ہوتی ہیں اور صومندہ

اوسکے تین جزیرین بلند و مدار اور متکامل طبعی طبعی ہوتی ہیں تیسری قسم موندھون ہے اور کاسر چوٹی کے برابر چوتھا ہے وہ بڑی چوٹی
 جس کا نام عروج ہے اور رنگ اوسکا مائل بہ خالستری اور اوسکے بدن کو چھوٹے اجسام اور بچے اور سترہ خزانہ چاہو موندھون نے جن حصوں
 بروقت اوسکے ظاہر ہونے کے۔ چوتھی قسم سقیلاز قفلون ہے اسکا سا بدن اور سخت اور باصلاحیت ہوتا ہے اور اسکے بند چوٹی کے اسی
 ہونے میں وہی بڑی چوٹی جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ پانچویں قسم متولیفون اوسکا جسم طویل اور باریک ہوتا ہے اور اوسکے بدن پر
 نقطہ ایو خندہ قصو سراسر اور گردن کے قریب چھٹی قسم قرادولطیس یہ طویل الجسم ہے سترہ رنگ مثل ابرو کے لینے سوئی کے اوسکی
 گردن کے نیچے ہوتا ہے اور یہ طبیب جس کا مقام ریتلات کو یہ سب بیان کیے ہیں سیکہ اعراض کیساں ذکر کیے ہیں اور اور لوگوں کو
 کہ اعراض اقسام کے زیادہ بھی لکھے ہیں جو ہر قسم کے خاص اعراض ہیں سو اس غیبی کار اور دوسرے شخص کو کہتا ہے کہ ریتلات لکھتے
 مشابہاوس عنکبوت کہ جس کا نام خیدہ ہے اور دیکھی کا شکا ہے لینے جس کمری کو کھی شکا کرتی ہے اور اسکے مشابہ ریتلات ہو۔ پھر یہ بھی کہا
 ہے کہ اقسام ریتلات کہتے ہیں اور بنا بر قول جالینوس کہ اقسام ریتلات کے بارہ ہیں سب سو بڑی قسم ہے جو مری کہلاتی ہے اور انہیں
 اقسام میں سے سرخ رنگ ہر گوگرد کو لکھی کی ایسی ہوتی ہے اور انہیں اقسام میں سو سیاہ رنگ و خانی و مشابہ عنیدہ کے ہوتی ہے
 اور انہیں اقسام میں سے رنقا ہے اور انہیں اقسام میں سپید اور گول پیٹ کی ہوتی ہے اور موندھون اوسکا چھوٹا اور
 انہیں اقسام میں سے کہ ہے اور اوسکی پچھلی جانب پر اور خطوط اور سیاہیاں براق ہوتی ہیں اور انہیں اقسام میں سے زرد رنگ
 اور ایسی چوٹیں کہ خطوط زرد پیلے اوسکے سامنے آتے ہوئے نظر آتی ہیں۔ اور انہیں اقسام میں سے عنیدہ ہے جو اسی نام سے ظاہر
 ہو اوسکا موندھون اوسکے سر کے نیچے ہوتا ہے اور اوسکے بدن چھوٹے چھوٹے پچھلے پچھلے ہوتے اور جب کائنات کا کار اور کرتی
 ہو دونوں پر فقط زرد دیکھتے جاتی ہے اور قریب رنگ اوسکے تھوڑی رطوبت موندھونے گرائی ہے اور یہ قسم پہلی قسم جو عنیدہ کی
 گذر چکی ہے اوس سے زیادہ اللطف ہوتی ہے اور انہیں اقسام میں سے ایک قسم غلیظ بھی ہے مشابہ موندھون کے گردن سیاہ سر کی ہوتی
 ہے اور پشت اوسکی سپید ہوتی ہے اور مختلف طور کے نقطہ رنگے رنگ اوسکے بدن پر ہوتے ہیں اور انہیں اقسام میں سے زرد
 اور انہیں اقسام میں سے زرد ہے اور سرخ رنگ مشابہ زرد کے ہوتی ہے پھر سب بیان کر کے اسی شخص نے ہر قسم کے
 اعراض خاص کو ذکر کیا ہے اور انہیں اقسام میں سے کہ ہے اوسکا نام کہ سیدہ اسواسطے رکھا گیا ہے کہ چھوٹی ہوتی ہے اور گویا
 مٹر کے دانے کے برابر گول گول ہوتی ہے موندھون اوسکا چھوٹا پیٹ اوسکا اشتراک تو اجماع اور سپید رنگ اور چھوٹی بھالی زیادہ اور
 مصر ہے جس کا ذکر ابھی ہوا ہے وہ نہایت غیبت قسم ہے اور اوسکا پیٹ بڑا اور سیدہ بھی اوسکا بڑا ہوتا ہے اور اوس بھی سترہ
 ہوتی ہے جو چراغ کے گرد آؤٹی ہوتی ہے شب کو ریتلات کے کائنات سے جو اعراض پیدا ہوتے ہیں اور کیا بیان
 اجمالی اور تفصیلی یہ ہے۔ جالینوس نے کہا ہے کہ ریتلات کا دھکہ استفادہ جسم کے نہیں مرآت کرتا جیسا پچھلے لکھتا ہے جیسا جو ہے
 پس اسلئے کائنات سے نہیں نکلتا اور نہ رنگ ہر ہوا کہ اوقات جالینوس کہتا ہے کہ جس شخص کا یہ بیان ہو کہ ریتلات کی کل چھ
 قسمیں ہیں اور ان چھ قسموں کو اسامی مخصوصہ سے نام زد بھی کیا پانچواں اور پانچواں بیان ابھی ہو چکا ہے وہ سب قسمیں اس بات میں متبر
 ہیں کہ تمام لیس پر دم پیدا ہوتا ہے اور وہی مقام کثیر اوقات سرخ ہو جاتا ہے اور اکثر تیرہ رنگ ہو جاتا ہے اور سبزی مائل اور سبز
 کھلی زیادہ اوشی ہے اور جو مقام اوسکے گرد اور قریب گاہے اوس میں بھی مچلی ہوتی ہے اور دیکھی یہ مچلی بچے بڑے سانک تک

پہونچتی ہے اور بعض لوگ اتنا زیادہ کہتے ہیں کہ نوا اور بلندی ورم میں زیادہ نہیں ہوتی اور نہ اعتدال القباب اور سرور میں ہوتی ہوا اور
اول شخص جسے چہرہ قسین بیان کی ہیں اور سکا قول یہ ہے کہ اعضا و عصبہ اور مٹھکوں میں سردی پیدا ہوتی ہے اور یہ شبہ جسے ہر وقت
زنا و اذیت اور شیت اور شیطانیان ہاتھ پائیوں کی سردی میں ہیں اور کبھی ساہنوں بھی ٹھنڈا ہوا ہوتا ہے اور اوصافِ رعشہ اور
تھر تھری پیدا ہوتی ہے وہی حکم کہتا ہے کہ ایسے وقت دروجی موضع لیس میں شدید اور بے چین کر نیر الامید ہوتا ہے اور سرور
بیداری صفا اور زردی رنگ کی چہرہ پر نمایاں ہوتی ہے انکھیں ایسی معلوم ہوتی ہیں جیسے عادت سے زیادہ اور میں رطوبت پیدا
ہوئے قطرہ قطرہ متواتر پڑنے میں اسفل بطن خصوصاً پیڑوں کے قریب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بالکل غالی ہو گیا ہے اور کچھ نہیں ہے
اور اوپر کی راہ سے طبیعت مادہ لیمہ کا دفع شروع کر لی ہے اور بچہ کی راہ سے ایسا ہی مادہ اخراج کرتی ہے کہ کبھی اسی مادہ میں
ایک چیز تیار کر لی کے جالہ کے برابر ہوتی ہے اور دونوں چڑھوں میں اور انوشیں میں انتفاخ سا پیدا ہوتا ہے اور مفاصل میں
تقبض اسی طرح کا پیدا ہوتا ہے جس طرح شنج میں ہوتا ہے اور برابر انسا اور انوشیں نہیں ہو سکتا وجع الفواد بھی عارض ہوتا ہے اور مثلی
بھی پیدا ہوتی ہے بدن سے پسینا ٹھنڈا ہوا ہوا ہے اور کبھی در در شدید ایسا پیدا ہوتا ہے جیسے برسام والوں کو بہرین ہوتا ہے اور
اظہارے علامات میں یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ جہرہ پر زردی اور تمام بدن میں گرانی اور بول میں حرقت اور کبھی حرقت کو ہر جگہ
بھی اور کبھی بالانہیدہ منساب میں ایک شوخی شعلہ شعلہ کی برآمد ہوتی ہے اور قصب اور خاذا اور رکبہ میں محدود شدید پیدا ہوتا ہے اور
اسی طرح معد میں بھی اور زبان میں لکڑا اور بھلی اوجاع میں شدت پیدا ہوتی ہے اور لکڑہ جسے چہرہ قسین کی ہیں کہ کہتا ہے کبھی
قسم قرالوطس کے رنگہ مارنے سے درد شدید معد میں اور لرزہ شدید اور اختلاج بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے یہی شخص کہتا ہے کہ بابت
و غیر مانے جو تفصیل ذکر کی ہے اور سکا خلاصہ یہ ہے کہ قسم حرا یعنی سرور شنگ کا کاٹنے سے ٹھنڈا سا اور پیدا ہوتا ہے جس میں سکون بہت
جلد پیدا ہوتا ہے اور سودا اور فطاک کاٹنے سے وجع شدید اور پھر سری اور سردی رعشہ اور رانوشیں گرانی پیدا ہوتی ہے اور سپید
قسم جبکہ پیٹ گول اور مد و ہوتا ہے اس کے دکھانے سے ٹھنڈا سا درد مع کبھی اور سردی کے اور استغفار شکم اور اختلاج بطن میں
عارض ہوتا ہے اور کو کلبہ کے کاٹنے سے درد شدید اور کبھی اور پھر ہری اور نڈرا اور گرانی سرد اور استغفار بدن عارض ہوتا ہے اور
ضدید کی وجہ سے درد شدید موضع لیس اور ضربت بدن اور برودت بدن میں اور اشتہار اور انفاض اور گرنا ز اور عرق سار
وہ بھی سرد اور بند ہونا آواز کا اور میں تمام بدن میں پیٹ بدن ورم اور قصبہ تو تریشہ سیدھا کٹر ارہنا اور نونہ اور ایک شہرہ
اور اس کے قصبہ کی طرف سے کٹنے پر اور بول میں کہ درت پیدا ہوتی ہے۔ اور در سیاہ قسم جو خانی رنگ کی ہر جگہ قسین
اس کے کاٹنے سے درد معد اور پیشہ متواتر ہوتی ہے اور در ہوا اور کھانسی پیچم اور تھکا و اور بانگی پیدا ہوتی ہے اور بہت جلد بدن
عارض ہوتی ہے اور نڈرا گجے پھر لیمہ لاپتہ اس کے دکھانے سے درد شدید اور رعشہ اور عرق باردار و پیٹ پھول جاننا پیدا
ہوتا ہے اور بہت جلد قبل کرتا ہے اور بعض لوگوں نے غصہ کے کاٹنے میں چند اعراض اور بھی لکھے ہیں کہ انفاذ اور کھار ہوتا ہے
کا اور آواز کا بند اور منقطع ہونا اور مٹی کا کثرت خارج ہونا اور کراڑ کا پیدا ہونا بھی عارض ہوتا ہے لیکن اس شخص کا قول چندا
بہتر نہیں ہے کہ ہم اس کی رعایت کہ بن فیلہ کا کاٹنا بہت سلیم ہے اور الم بھی اور میں کم ہوتا ہے۔ اور زور وجہ سے تمام بدن میں
ایک پڑ جائے میں اور زبان میں نقل بھی پیدا ہوتا ہے اور زور ہری کی وجہ سے وہم موضع لیس میں اور کراڑ اور سبات غالب اور

دو فون زانوں میں پیدا ہوتا ہے کہ سنیہ کے کانٹے سے چونکہ یہ بھی نصیبت زیادہ ہے وہی اعراض پیدا ہوتے ہیں جو قلبیہ کے بیان میں پہلے
لیکن عین کے اعراض سے بہت اور باصوبت زیادہ ہیں مصر کی وجہ سے بھی صداع شدید اور سبات اور اس کے بعد موت صاف
ہوتی ہے علاج انکا بھی وہی ہے کہ سید قانون کلی کا استعمال کیا جائے لیکن جذب اور حبض اور چرسانہ کا اور نطول موضع کا ویت
آب نمک سے جو گرم ہو اور تریاق کا استعمال کرنا جو اب غریب میں مذکور ہیں اور حمام اور آئین سے بہت جلد سکون آئے اور اگر
میں ہوتا ہو اور درجی ٹھہر جائے اس لیے کہ یہ لوگ اور آئین میں بھیجے اور درمیں سکون پیدا ہوا اور اگر آئین سے باہر نکلے اور پھر در
پیدا ہو العذا واجب کہ ہر ساعت حمام کرانے جائیں تریاق حیدر تیل اور تین بجری اور سانچو کی اگر اقسام کو مفید ہے۔ کتنے
ہیں کہ سہرا اور طرد عون کے کانٹے میں یہ دو دالانی جاسے لطف سید زراوند طویل پنج سوس آسگونی نارین عاقر فدا و تو خرق
سیاہ زیرہ جشی ورق نیوب افونیلون انامکی ٹھنیاں بنیر یاہ خرگوش و اچینی سلطان نہری سید عصارہ شفا ش حب لبسان یا
ایک اوقیہ کوٹ عصارہ کبریتہ کوئندہ کر قرض ملید کرین اور ہر ایک قرض کی مقدار ایک درجی ہے اور وہی اسکی مقدار شربت بھی
ہو کہ ہر روز شرب کا استعمال کریں۔ اور بعض نسخوں میں اصل السوس ابض اور دونوں لکڑیاں لبسان کی اور تخم خند قوی اور جو کہ
اور تخم کرش مذکور ہے تمام اقسام مشروبات کو حب صنوبر زیرہ جشی برگ درخت ذلب اور اوسے کے چھلکے اور تخم خند قوی اور
سوخو و سیاه خصوصاً بری لینے جنگلی چنا جب اللاس بھی بہت خوب ہو اور تخم قیسوم تخم شبت زراوند شہرہ مطر عصارہ رمی العالم
کا ہو بری کا دوہ اور مقدار شربت ان سب دو اذان ہو و شفا کرے جو چاہو اختیار کرے ہر روز شرب کو اور بھی جس شراب میں
جو الزمر و خصوصاً درجینی بھی خوش دی گئی ہے اور شوربا سرطانات اور شوربا مرغابی خوشنہ پنج لبین ہر روز شرب کو عمدہ
مشروبات میں سے مرکب کر کے یہ دوا ہے کہ زراوند اور کون کرانی ہمزون لیکر اور تین درجہ آب گرم کے ہمراہ استعمال کریں تریاق
محرر اسوا سطرہ کلومی جس درجہ دو فون کون ہر واحد پنج درجہ اہل ہر الزمر ہر واحد دو درجہ شہد میں جو کہ مقدار شربت
بقدر ایک جوازہ کے ہمراہ شرب کنند کہ استعمال کریں اطلیہ میں سے بہت عمدہ طلا ہے جو کہ فاکر درخت انجیر شراب میں ملا کر ایک
اور فاکر لیل و سفنج سرکہ میں ڈبو کر اور پھر بخورین اور زراوند ہر آرد جو کہ سرکہ میں ملا کر استعمال کریں اور برگ ہالہ اور گندنا و عصارہ
اور زراوند ہر روز درخت انجیر کے عصا دار کے چھلکے اور زراوند آرد جو کہ سرکہ میں ملا کر بعد ہونے زخم کے استعمال کریں اور زخم کو باقی آرد
نمک سے دھو کر لٹا جائیے۔ نطولات جو مفید ہیں بخلا ونگے آب دریا و شوربا گرم کر کے اور طینخ خرف و طینخ خرف الزمر و بھی مشہور
یشک بیان اور علاج اوسکا یہ جانور بڑی کمری کی مہصورت ہونا ہے چار دن قوالم اسکے بڑے بڑے اور لٹا ہے ہونے میں کھڑا
جے یہ کتا ہے اوسے در مسعدہ اور زراوند لیل اور عصارہ زعفران ہونا ہے جو اب بنویت پونچ جائے پھر قائل ہونا ہے اور اس شخص کو
بچنے کی امید نہیں ہوتی اور تخم ہر اس جوان کی سب سے زیادہ دی ہوتی ہے من کتا ہون کا اس قسم مری کا کیا حال ہے شاید بہت عجیب
ہو جو اب ریتل میں مذکور ہو چکا ہے کوئی اور شہر ہے علاج اسکا لعینہ علاج ریتل کا ہے عینک بوت کا بیان اور اس کے علاج حکمت
جس شخص کو کاڈ اسکے ٹنگ میں ریا کثیرہ پیدا ہوتے ہیں اور شہرہ اور برد اطراف اور نقاشا نقیب عارض ہونا ہے اور علاج اسکا
مثل علاج ریتل کے ہے اور بخوری دیر بعد شراب پلائی ہو بھی او کو نفع ہو اور ہونا ہے اگر تمام روز نایہ شام اسکا استعمال پلا جائے اور حکام
میں شراب ملا کر تفریق کی مذہب کرنی بھی مفید ہے اور کلومی ہر روز شراب کو اس طرح سدا بہرہ شراب کو تنہا خواہ مسعدہ کو بھی ملے

شرک ہو دو حیوان غیر معلوم ایسے ہیں کہ بعض اہل علم نے اونکا ذکر کیا ہے اس طرح کہ وہ دونوں بھی اونہیں حیوانات کے اقسام میں سے ہیں جنکا بیان اوپر ہو چکا ہے لیکن نہ ہوا حیوان ہیں مگر مجموعہ دونوں کا حال کچھ بھی دریافت نہیں اور نہ میں اس امر کو آگاہ ہوں کہ یہ دونوں مذکورہ حیوانات کون کون سے ہیں اور انہیں اور اگر گذشتہ حیوانات میں کچھ فرق ہے یا نہیں فرق ہے چار چیزوں کا حیوان اسی حکم سے کہا ہے کہ یہ جانور تینوں قسم سے ہوتا ہے ایک تو چار ہوتا ہے کہ اس کے پاؤں سپید اور سر سیاہ ہے دوسری قسم دوسری ہے سیدھی اور تری ہے سیدھی اور دوسری اس جوڑے سے عربین میں تقاطع کرتی ہے اور تری تقاطع کیوچھو الیسا متخیل ہوتا ہے کہ اس کے دو موڑ ہیں اور چار جڑے ہیں اور ایک قسم اسکی ایسی ہوتی ہے کہ بدلہ دونوں چوٹی کلاو کی سرچھوڑ ہوئے ہیں اور اونی وجہ سے بھی ایسا ہی متخیل ہوتا ہے کہ وہ موڑ اور چار جڑے رکھتا ہے اور دونوں قسم کے کاٹنے سے وہی اعضاء پیدا ہوتے ہیں جو کچھ کے ذکر سے ہوتے ہیں اور درشدید اور سپید ہونا رنگ کا تمام بدن کے اور نیز تمام لیس کے رنگ کی سپیدی اور پیلہا ہونا چہرہ اور سر کا اور حیداری مضطربا حاض ہوتی ہے علاج اسکا وہی ہے جو تینلا کا علاج ہے اور تینلا کے علاج میں چینی اور یہ مفید ہیں اونہیں سے چارہ و اونکواس سے زیادہ خصوصیت ہے جن اور بیج چارہ شیر اور چنہ فوقی اور قیوم ایک اور حیوان ہے جسکا نام موعوتیا ہے اس کا بیان اسی عالم نے کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کے کاٹنے سے وجہ شدید اور عرت اور صلب بول پیدا ہوتا ہے اور جو تینوں کے گندہ میں تینلا ہوا سے شرا الطرفا لیٹے جھاؤ کا پھل اور کون بری اور دوسری چیز اور نوم اور شراب شیرین مفید ہوتی ہے قلعہ النسر کا بیان جسکا نام فارسی میں شش رال اور صموکی یونانی میں اور عاٹو ہوتی کہتے ہیں یہی مثل جون کو ہوتی ہے خواہ جیسے چھوڑا قرآن۔ جالینوس کہتا ہے یہ جانور ایسا چھوٹا ہوتا ہے کہ اس سے بھلا شواہے اور اسکا کاٹنا ہوا زخم کچھ سے نظر نہیں آتا ہے مگر سمیت کا حال یہ ہے کہ ادھر کاٹا اور دھڑلے کا پشاب جاری ہوتا ہے اور کبھی جاری ہوتی ہے اور دست بھی خون کے آنے لگتے ہیں اور تے خونی بھی صعدہ سے جاری ہوتی ہے اور سینہ اور پیچھے اور انتوں کی حرکت بھی خون جاری ہوتا ہے اور کبھی ایسی دشواری پیدا ہوتی ہے کہ وہ اس کے فائدہ کی قابلیت نہیں رہتی ہے علاج اسکا تو وہی ہے جو عقرب جراثیم کا علاج ہے اور خاص علاج اسکا یہ ہے کہ مقام لیس اگر کسی طریقہ سے بچا یا مایا اور سپر فاد زمر کو طلائین اور عصا را کا ہوا اور صندل سرخ کا بطور طلاء کے استعمال کریں اور پلانے میں شیر و شیدہ لبن یا غر اور مسک اور گل مخموم اور جدوار اور فسخ اور ابوسی کا عصا را اور ہنول اور ابیغول اور کام دویہ مطفیہ صیہ کاسنی اور آب کا ہوا اور آب کدو اور آب خیابو وغیرہ لیووع اور حرا طین کا کیا ہے ہاں جانور کے پاؤں بڑے ہوتے ہیں اور زہر اسکا تیر بہت ہوتا ہے اور سب اعضاء اسکے ویسے ہیں جو غولہ اسر کی فصل میں بیان ہوئے زنا میر کا بیان زہر زندی میں بھی لکھتے ہیں اس میں تین تین اور گرمی شہد کچی سے زیادہ ہوتی ہے اسکے کاٹنے سے درد اور سوزنی اور درم پیدا ہوتا ہے لیکن اقسام زنا میر کی تری سیاہ رنگ بھی ہوتی ہیں لیکن اسکے سر کے گرد سیاہ وادھ سے مہوڑی ہیں جو قسم ہنک ہے اور جس زہر کی گمان زیادہ ہوں کسی قسم کی کیوں نہ ہو وہ سب سوزناہ فاعل ہوتی ہے اور ہوا سے کبھی غلبت شخی کی ہوتی ہے اور کبھی دونوں زناؤ میں بیعت پیدا ہوتا ہے اور چھوٹی قسم کے کاٹنے سے بھی مگڑ بڑی دشواری واقع ہوتی ہے کہ ابلہ پڑ جاتے ہیں اور زبان میں فطی اور گرائی پیدا ہوتی ہے علاج اسکا یہ ہے جو عقرب چارہ سے کاٹا ہوا دے بطور معلوم خوب ساچوین اور اگر زیادہ ایدہا ہوا اور آنا سمیت کو زیادہ پیدا ہوں تو ایک دم تخم مرزخوش پلا کر

کہ در دینی بگہ سے زیادہ نہ بڑھے گا اور در دین بھی سکون پیدا ہوگا۔ یاتین کف دست کبیر شرب خشک کا استعمال کریں جس
 عصارات کو تیز پیدا ہوئی ہے اور وہ معروف اور مشہور ہیں اور انکا بھی استعمال کرنا ایسے وقت میں بہت مفید ہے۔ کبھی پٹ
 کاشاف و بنا بھی مفید ہوتا ہے۔ ملاخو بخاری بھی اس میں کرنا چاہیے اور اگر باور و ج اور بخاری کو ملا کر ملا کر بن جعیدہ ہے
 اور اسکا نفع بالامیہ ہے اس طرح قطعی بھی نافع ہے اور جولائی اور مئی کو خشک در کجہ سائیدہ بھی مفید ہے اور انچ خشک کا
 زور اور کر اور گل خوشبو جیسے طین الحکیمین اور آب انکور اسبطح اور جہا کا و کافور و سار کے ساتھ لگانا اسبطح مرگ تمام اور وین
 مارہ اسبطح انچون اور تخم شکران اور کافور کسی عصارہ بارہ کے چہرہ ملا کرنا چاہیے۔ پانچ کتان کو سر پانی میں ڈیو کر مقام گزیدہ پر کھینچا کر
 اور سکے گردہ ہی مٹی اور سر سے لپ کرین۔ اسبطح طماخے کانی اور سر کر کا لگانا بھی نافع ہے۔ اسبطح جو سبزی کنارہ آب پر جم جاتی
 بنا بر قول بعض اطباء کی ایک نمک پانی اور نمک کو ہوا مفید ہے۔ در رفت انچ کا در و بھی طماخہ کافور مفید ہے۔ دیوارون پر جھوننا بہت
 مثل شورہ کے۔ اور سوکر کے چہرہ خفا کرنا کبھی ان چند پانیوں سے اور سلفات سے اقسام اقسام کے فلول بنائی جاتی ہیں اسکا
 بھی تجربہ ہوا ہے کہ اگر زنبور گزیدہ جگہ کو گرم زمین کھین اور ایک گھنٹہ تک رہو دین اور کیا گی اوسے ایسے پانی میں داخل کر دین
 سر کر ملا ہوا ہوا فوراً در دین سکون پیدا ہوتا ہے۔ کبھی کی مائش مقام گزیدہ زنبور پر بھی فوراً سکون در پیدا کرتی ہے فصل بیان
 سخل کے کائے کے اور اسکا علاج قریب بہ علاج زنبور کے سے ہاں اسکا امیرہ یعنی دنگھ کبھی مقام گزیدہ میں رو جانا ہے اور
 نکالنے کی تدبیر نہ نایم کی سی ہے فصل اور نے والی چوٹی کے بیان میں اور ایک شی جو اوسے کے مشابہ ہو اور اسکا
 قریب بہ حال محل کے ہے بلکہ اوس سے اسلم ہے یعنی انداکم دینی ہے۔ بن کتا ہون کو منجھا دن پر یڈون کے جو کفش اور دنگھ
 رکھتے ہیں ایک وہ بھی شو ہے جو مشابہ بردا چوٹی کے ہوتی ہے لیکن یہ جتہ میں اوس سے بڑی ہوتی ہے بلکہ چوٹی کے چوٹی کے برابر ہوتی ہے
 گز زنبور سے طول میں زیادہ ہوتی ہے ہاں موٹی اونہ نہیں ہے اور اس کو پاؤں زنبور کے ایسے ہونے میں طول میں نوکری کے
 پاؤں سے بڑی اور بلکہ اسکا کھڑکی کا ہوتا ہے اس میں بہت سو در وازی ہونو میں زرد زرد اور چوڑا سگے لے ہے وہ چوٹی ہے اور اسکا
 چھتا چوڑوں کا سانہیں ہوتا اور کھڑکی کے طور سے بچو دینی ہے اور جب انچ آشیانہ سے نکلتی ہے مثل عنکبوت کو چلتی ہے جیسے سنی
 اسکے پر نوچ اگلے بن اوس کے بعد اوسنے لگتی ہے۔ میری رائے میں اسکا حکم علاج خیرہ میں ہی ہے جو زنبور کا بیان ہوا فصل سام
 ابرص و عظامہ کے بیان میں جب کسی کو یہ دونوں کا مٹی میں پٹے کے مقام پر پید کائے کے چھوٹے جھوٹے دانہ
 اوس جگہ سجاتے ہیں جب اولن دانہ میں سیاہی آجاتی ہے چشمہ اوس مقام پر در و ہوتا ہے اور پڑا ہوا چوڑا ہوا چوڑا ہوا چوڑا ہوا
 سے افزائے اولن دانہ کو نکال نہ ان میں پس شیم دجہ سے اولن دانہ کو لیکر الگ جھاڑو اور سیوق در دین سکون پیدا ہوتا
 ہے اور کبھی اولن دانہ کو روغن اور لکھ سے چھڑا سنے ہیں اور بعد ازاں اوسے مقام کو خوب چوستے ہیں لوگوں نے فکر کیا ہے
 کہ جنگلی کاسنی کھانا اسکے کائے ہونے کو بہت نافع ہے پھر اگر در دین زیادتی ہو تریق رتلا کا استعمال کریں فصل اور جہا اور
 ار جہا کے بیان میں اس جانور کو دھان الون بھی مشہور کرتے ہیں بیشتر ایک بالشت کا طولانی تہا میں اور اوس کے ایک
 طرف جسم کے بائیں پاؤں کو دینی قدم پر چلتا ہے اور کبھی اور کبھی چلتا ہے یعنی پیٹھ کی طرف کھڑک ہوتا ہے
 اور بعض لوگ اس میں سمیت بھی بیان کرتے ہیں اور جو در اسکے کائے سے پیدا ہوتا ہے خوشی دیر تک رہتا ہے

اور نور اسکون پاتا ہے زہرہ الخشنہ اسکی تریاق ہے اور بیشتر اسکے واسطے استعمال ننگا ہراہ سرکہ کے کافی ہوتا ہے **فصل بیان**
 سالامندبر اسکے کاٹنے کے میرے زعم میں یہ ایک جانور شبیہ غیاہ کے ہوتا ہے کہ اسکے چار پاؤں ہوتے ہیں اور کچھ بن
 کہ جو ہر دم کے چوڑے ہیں اور یہ جانور آگ سے نہیں جلتا ہے اگر چہ اسے بالکھنچی میں دالین اور اسکی آگ بجھا دیتا ہے جسے کاٹا ہے
 در دشتید اور التهاب اور سوزش ایسی پیدا ہوتی ہے جیسے آگ لگی ہے اور درم حار زبان میں پیدا ہوتا ہے اور زبان بند ہوجاتی
 اور تہہ لینے اکثر حروف کو میم اور تے بولنا اور لڑنا اور خدر پیدا ہوتا ہے اور اکثر اسکے کاٹنے سے کوئی عضو سیاہ ہو جاتا ہے کہ وہ سیاہی
 با سندانہ یعنی گول ہوتی ہے یا سقوط عضو پیدا ہوتا ہے علاج کہ اسے کہ اسکا علاج چوزہ یا زمرغ کھلانا اور خاص زرخلاج اسکا
 یہ ہے کہ رانج جس صنوبر کے درخت کا گوند کیون نہ ہو ہر اہ شدہ کے او طبعی کما فطوس اور طبعی سوسن اور درگ فزصل اور زیت اور
 بعض لوگوں کو مینڈک پکا کر کھلائے جاتے ہیں کہ فقط شور با انہیں پلایا جاتا ہے اور مینڈک کا شور با لکھا کر لڑیوں کا خندا کیا جاتا ہے اور کچھ
 بھری اور بری کے انڈے بھی پکا کر کھلائے ہیں **فصل** سولوفینڈیون بری اور بھری کے بیان میں بھی اسکی شناخت نہیں
 ہے اور کچھ عینہ میں کہ وہی جانور ہو جسکے بیان سے ہم خارج ہو چکے ہیں اطلانے کہا ہے کہ اسے کاٹنے سے بشرطیکہ بری مواد پر
 نہ ہو مقام گرد میں کموت اور تیرگی آجاتی ہے اور گردن گلابی رنگ ہو کر سچا نہیں خوب سرخ نہیں ہوتا بلکہ زیادہ سمرا آجاتی
 ہے اور در دشتید پیدا ہوتا ہے اور کھجلی بدن میں اٹھتی ہے اور اگر یہ جانور بھری مواد کا مقام گرد یا پانی کے رنگ پر ہوتا ہے
 اور شہید یا اسکا علاج قریب بہ علاج ریتلاہ خیفو کے مواد یعنی خون نے کہا ہے کہ ننگ خندا کرنا چاہیے یا خاکستر اور شراب یا راد کو
 برک غصص میں لاکر کچھ سوختہ اور شراب کا خندا یا پہلے زیت سے نطول کر بڑ کر بن گرم پانی لاکر بعد از ان یہ دوا اور سپر حصن
فصل دریائی بچھو کے بیان میں میرے گمان میں یہ ہے کہ جسے دریائی بچھو کاٹے اور اسکا پیٹ پھول جاتا ہے اور ہستقا
 کی صورت پیدا ہوتی ہے اور بیشتر اخراج ریح اور سے ملا راہ ہوتا ہے واجب ہے کہ اسکی شناخت میں پیش از حد کوشش کیا جاوے اور
 اسکا علاج تین بھری اور ریتلاہ کا ہے اور ایک گردہ جسکے قول پر مجمع وثوق اور اعتماد نہیں ہے اور نمون نے کہا ہے کہ عقرب بھری کا
 سم حار ہوتا ہے **فصل** خفاوع یعنی مینڈک دریائی کے بیان میں جسہ خرنک ہوتی ہیں ایک گردہ علمائے کبار
 کہ یہ قسم زیادہ جمیٹ اور روی ہوتی ہے اور دیگر حیوانات اس سے بھاگتے ہیں اور دوسرے گردہ کرتے ہیں اور اس جانور کو
 کاٹنے کا کوئی فہم نہیں لگتا تو بچھو ننگ مارنا ہے کہ اس سے بھی ضرر پیدا ہوتا ہے اور کاٹنے سے اسکے ورم عظیم پیدا ہوتا ہے اور بہت
 علہ ملاک ہو جاتا ہے جسے کاٹے اور بچھے ایسا خیال ہے کہ اسکا علاج ترابان کبر و غرہ سے کرنا چاہیے **فصل** سیاہ نمین حمالہ دریائی
 ہوا دم کے جتنے زہریلے جانور دیہ کے ہیں انکو علاج میں اطبا کا یہی قول ہے کہ ترافات کا استعمال کرنا چاہیے اور سموم بار د کا
 جو علاج ہے اس سے علاج کرنا ضرور ہے اور ادویہ مذکورہ فصل ریتلاہ میں اور جو ترافات اس کے بیان ہوئے ان سے علاج
 کرنا لازم ہے الحمد للہ و جد + * * *

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فن سالتوان کتاب الزہیت مجلی بیان زہیت کا ہے اور یہ فن چار مقالات پر مشتمل ہے پہلا مقالہ شقرینہ ہلالون کے
 بیان میں اور اس میں خزاو کا بھی ذکر ہے **فصل پہلی** مابہیت شرکی یہ ہے کہ باونگی میدایش بخار دھانی سے ہوتی ہے بہت

وہ ہزار مسام میں بستہ ہو جاوے وہی پنجابیت ہو کر بال کی شکل پیدا کرتا ہے اور پھر حقدار بخار و خانی اس جگہ آتا ہے اسی بال کی طرف
مستعمل ہونا چاہیے لہذا بال بڑھا کر اسے خصوصاً اگر رگوں بہت ہوں کی بالزاجت ہو اور اس کے ہمراہ دھنیت بھی ہو اور وہ رطوبت نہائی
خواہ اوہین ٹینٹ کے خواص ہوں چنانچہ رختوں کا بھی ایسا ہی حال ہو کہ من و رشتوں میں دھنیت غالب ہو اور کئی زیادہ نہیں
پیدا ہوتی میں۔ کتاب اول یعنی فن کلیات میں بیان ہو چکا ہے کہ بالوں کی سیاہی کا سبب کیا ہے اور سری جلد کیوں آتی ہے اور چہرہ
کے رنگ جو بالوں کے ہوتے ہیں اور ان کے اسباب کو تفصیل و زبان بیان کر دیا ہے سگر زینت اور آراستگی میں بالوں کے جو امور متعلق
ہیں ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ چوہاں نہ جو چوہاں اور اگر تدبیر سے نکالنا یا ناقص ہوا کو اور کھیر کے دور کر دیا (۳۲) بالوں کے شمار کو زیادہ کر دیا
اگر کہ چوہاں یا بہت کچھ چوہاں اور کھوسا تدبیر سے کر لیا یا جم میں اگر بہت بار یک ہوں اور کو موٹا کرنا یا موٹے چوہاں اور کو باریک کرنا
یا ان کو راز کر دینا یا ان کے بالوں کی سیاہی کر دینا یا کھیر کے واسطے بنانا یا ان کے رنگ کی تدبیر کر دینا یا کھیر کے واسطے بنانا اور سپر
بڑا اور اس میں بالوں میں ہم ایمن اور سے بخت کر کے جو کچھ کے فصل دوم میں اسباب اعلان شعر کے بیان میں بالوں کا
جائزہ کیا گیا ہو یا کبھی تو اس سبب سے ہوتا ہے کہ جس مادہ و خانی سے ان کی پیدائش ہے اسی میں کوئی فساد پیدا ہوتا ہے اور کئی در
مقام میں فنون پیدا ہوتا ہے جو نام بالوں کو اس کے واسطے مادہ کو فساد کی کبھی یہ صورت ہوتی ہے کہ اوہین کی ہوتی ہے یا ان کے مادہ
پیدا ہونے میں کوئی مادہ میں یا تو اس وجہ سے ہوتی ہے کہ وہ مادہ و خانی کسی چیز میں رُوب جاتا ہے یا ان کے جو زارت رطوبت کو بال پڑھائی
کر کے اس کو متغیر بدعاں کرتی ہے وہی کم ہو جاوے یا جو بخاری میں فعل تولد کم ہو جاوے جس کو بخار و خانی اگر کوہین اور جو توہین بہت کچھ ہوتا
ہو اس لیے کہ بخار رطوبت کی اور ان کے ابدان میں کثرت ہوتی ہے اسی سبب سے دارچی اور ٹینٹ میں ہوتی اصل جو مادہ شعر کی کمی یا کو کسی اور غار
کی وجہ سے ہوتی ہے اور وہ امر غیر موطن بعد ائید سے ہے یا مادہ امر اور خارج از طبیعت نہ ہو یا موغیر طبیعت کی مثال جیسے ناقصین اور لاغرائہ
لوگ جب ان رطوبت امراض طویلہ کا گذر کرنا ہو خواہ زمانہ دراز ان کے امراض سخت ہیں جیسے دن و رات میں گرفتار ہو کر غلبہ ہو جاتے ہیں اب
اوہین مادہ ہی باقی نہیں رہتا جسے بالوں کو خدا ہو چکا لہذا ان کے بال گر پڑتے ہیں اور نئے بال نہیں اُگتے اور ان کے بالوں کی کیفیت ہو
جیسے کسی کھاس یا کھیت کو بانی دے کر سنبھالے ہیں یہ سنبھالنا موقوف کوہن نہ تو وہ شے ہری ہوگی اور بڑھنے لگی اور نہ اس کی بیل جھلی کی
یا جسے خواہ ہر بالان اور جو جسے کئے اور خیرہ کا اور رطوبت اور برودت کا اس قدر غلبہ ہو جائے کہ اگر چہ اوہین بالوں کو نکلنے کا امکان ہو لیکن
ان کی برودت اس قدر ہلکے ہلکے ہوتی ہے کہ ان کے خیرہ ناک پہنچتی ہو پس اوہین بھی برودت پیدا کر دیتی ہے اور اسی سبب سے ان کو
رطوبت کی کمی ہوتی ہے اور ان کے بالوں کو رطوبت میں تحلیل ہوتی ہے وہ ایسی کم اور رقیق ہوتی ہے کہ مسامات میں
باقی نہیں رہتی بلکہ نکالنی ہے۔ اس طرح ہر لوگ جسے رطوبت بیماری یا عجز و عجز میں اور ان کے بال بھی اس وجہ سے کم پیدا ہو کر
ہیں۔ جو کہ اوہین کو جو اصل طبیعت کی ہوتی ہے جیسے منع یعنی کھیر یا مادہ امر اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ وہ مادہ جس سے بالوں کی
پیدائش ہے اوہین بڑا اصل طاقت کر کمی ہوتی ہے یا ان کے داغ کو استخوان غیب سے ایسی پیرنگی ہوتی ہے کہ اس حالت اتصال
میں مادہ شعر و زبان رنگ نہیں نکلتا۔ جو سبب مقام روئیدگی میں بالان کو ہوتا ہے اور کئی تین وجہ ہیں ایک تو یہ کہ اس کو کھیر و انگو
نفوذ نہ کر سکے دوسرے یہ کہ نفوذ نہ کر سکے اگر کھیر نہ سکے تو نہ کر سکے یا نہ کر سکے کسی نامناسب کیفیت یا مناسب کی طرف
مستعمل ہو جاتا ہے۔ نفوذ نہ کرنا اسی سبب سے ہوتا ہے کہ اوہین غرض طویلہ ہوتا ہے یعنی کھیر یا بال ہونا اگرچہ مسام بند ہوں جس طرح کیفیت

معیوں پر حدوث مرض بصلع ہے اور بہت جلد بادرزاج کے آدھ میوں میں یہ امر پیدا ہوتا ہے اور اسی جہت سے جو صحت حد بصلع کو مہوتے ہیں اور بکے بدن پر اور سینہ پر بالوں کی کثرت ہوتی ہے اور یہ لوگ چونکہ ان کے غور سے یہ بال بھی دشواری سے اوکھڑے جاسکتے ہیں یا گھٹن میں بالوں کا سبب آثار قروح سابقہ کے ہوتا ہے چنانچہ قروح میں بلیغے سر کے بال جاتے رہنے کا یہی حال ہے۔ جس شخص کو بدین مادہ شعر بہ نسبت لینے مسامات میں نہیں بکھڑتا ہے سبب شدہ مختلف کے یا سبب سکو کہ مسامات اور کو زیادہ وسیع ہیں چنانچہ بھی ایک سبب سبب سباب مادہ سے دائمی نکلنے کے واسطے ہے اور اس کا یہی سبب ہو کہ جلد بال دائمی میں باقی رہیں وہ نر اور باریک ہوں اور سہولت اوکھڑا ہوں۔ اور آخر عین چونکہ یہیں کا غلبہ ہوتا ہے اور مسام میں نگی آجاتی ہو اور جو دیگر مزاج میں رطوبت ہوتی ہو حرارت کی قلت کو اثر اس امر میں ہے کہ بصلع نہیں ہوتی بدینے جیسا کہ عورات اور خصبان میں مشاہدہ کرنا چاہیے جس شخص کے بدن میں بالوں کو مواد فاسد ہو جاتے ہیں یہ فساد بالوں کی غلط خبیثت کو سبب ہو جاتا ہے جو کہ مسامات میں ٹھہرا ہوا ہے جیسے کہ در الشعلہ اور الریحہ میں جیسے بالوں پر کہتے ہیں یہی سبب ہوتا ہے یا فساد کا مادہ جو قروح خبیثہ کے ہونا ہو جو روری اور کال ہوتے ہیں چنانچہ بعض اقسام قروح عین یہی سبب ہوتا ہے۔ بصلع کا معالجہ دشوار ہے اگرچہ قبل شروع ہونے کو خفض بروقت ٹھہرائے اور علامات متقدمہ کی اسکا دفع کرنا ممکن ہے یا ایسی تدبیر کرنی ممکن کہ اسکا ظہور تاخیر ہو۔ بقراط کا کلام میں جو یہ امر مذکور ہے کہ بال بصلع کو جب دوا لی عارض ہوں تو یہ مرض جانا رہے کہ اور بال اوکھا لگین گے۔ اس سے مراد بقراط کی یہ ہے کہ جن لوگوں کو بال مرض دار الشعلہ غریب میں گرے ہیں بعد حدوث دوا لی چونکہ مادہ اسفل اندام کی طرف آجائی گا اب ان کے بال اوکھے کا کوئی مانع نہ رہے گا لہذا ان کے بال اوکھ آئیں گے۔ بھون اور پلکوں کو بال بہت جلد جو نہیں گر پڑتے اسکا سبب یہ ہے کہ نسبت بلیغ جاذب رویدگی بالوں کی انہیں ہتھوڑا وغیرہ وغیرہ کی ہستماک انماقت ہو اور اسی جہت سے بصلع کے پیدا ہونے کی حفاظت کرنا ہے جسم جیشہ لینے جیشیوں کا اور زنگبار کے آویسوں کا اسلئے کہ ان کے بدن کی جلد بوجہ گندہ ہونے اور مضبوطی کے بالوں کو کرنے سے بچاتی ہے۔ جسطرح سخت جلد میں سوراج دشواری ہوتا ہے اور بروقت برآمد ہونے بالوں کے بھی دشواری اور سختی جلد کی جیشیوں میں باعث پیچیدگی بالوں کی ہوتی ہے ایسی جیب بال نکل آتیں بھر بھی سخت جلد بالوں کی بدعت لڑاؤتہ شروع ہونے سے حفاظت کرنی چاہیے جو لوگ الفح ہیں لینے سین کو نارائشہ اور رازہ کو غین مجاہد اور لام کو باو خطی بولتے ہیں وہ مرض صلع میں مبتلا نہیں ہوتے اسلئے کہ ان کے داغ عین رطوبت کی کثرت ہو اور اسی سبب سے وہ کمزور لینے سہل کا داغ زیادہ ہوتا ہے بوجہ کثرت توازل کے۔ فصل تیسری بیان میں اون ادویہ کے جو قلف بالوں کی عین بن دواؤں میں لطیف حرارت ایسی ہے کہ اوکھی بہت سے قوت جلد بک کی انہیں حاصل ہے اور قوت انہیں ہے یہی ادویہ جلد شعر موتی میں اور انہیں ادویہ بانغا جیست اثر حفظ شعر کو رکھتی ہیں اب ادویہ مفردہ میں سے جیسا کہ کہ جیست جیل اور کھاؤ کو کہ بہت اور کرباجین میں مراد اسی قسم کے لکھے ہیں اور اس نظام پر سبب چند ادویہ کا ذکر کرتے ہیں۔ ادویہ اسلئے روائی حفاظت شعر کے ہیں اور جو قوت بال کرنے شروع ہوں انکا استعمال اس قدر کا مدار کرنا ہو بشرطیکہ ان اموروں کی رعایت کیجاتی جو ضررہ کثیر کی جلد ہم بیان کر چکے تدبیر حفظ شعر عین۔ منجد انہیں ادویہ کے آس اور حب اللہ ان لادن ائمہ اہلہ کا بلی مرصہ جیسا و شان اور دوا ان ادویہ میں مازہ بھی شریک کیا جاتا ہے بوجہ قبض کے اور بلیغ ہرج بیہ صورت کا ورت نہو صا کسی خربت قابض کے ساتھ پڑنا

آس اور زوغن مصطلکی خواہ مارا اس باعصارہ برگ اور درخت اور ٹکس بانی گننان سوختہ کیمز او سکھ تم کے کسی روغن کے ہوا
 طلا کرین ایضا قشور جو سوختہ روغن آس ملا کر شراب قابض آمینہ کر کے کیمز خصوصاً صبیحان کر واسطے سرکبات اور پیر
 حب الاس اور ازاد اور ٹک کو غفل اور زوغن آس میں پختہ کریں۔ ترکیب معلوم ہے اور ہستمال کریں ایضاً۔ برگ آس تازہ اور تیرا در لادن
 اور سوخ اور اطراف سرو اور اس آس سے سر بہ بطور غلاف کے چڑھائیں تربت میں کوٹ کر۔ ایضاً حب الاس اسو و تخم کرفس اور اطراف
 آس اور تخم قنبر اور اطراف تخم سبب اور جرجر پسیا و شان لادن ہر واحد نصف جز اور شراب اسو و چھ جز میں اور پیر کو زبرد تلخ کے کھرا
 کریں تا ایک لکھ حصہ شراب کا باقی ہے اس کے بعد تربت کو سدا در سبیل ہر واحد دو جز سے مطح کر کے اندر نو پھر تلخ زین کو تین جوش آئین
 بعد ازان بانی روغن دار وادکن سے خوب چورس کے جدا کریں اور کسی برتن میں رکھ کر خوب ساہلین اور بوقت حاجت سے
 استعمال کریں کہ یہ دوا حفاظت بالون کی بھی کرگی اور سیاسی بھی لائے گی۔ ایضاً۔ تخم کرفس تخم قنبر پسیا و شان کندر ہر واحد
 دوا و قیہ جو زبردہ عد و قشور صنوبر ایک مل رات بھر سب کو تیر میں بران کریں اور جس برتن میں دوا بھری ہو اس پر گل حکمت
 ہو اور اس قدر پنج دین کہ سب ایسی جگہ کو قابل پینے کے ہو جائے بعد ازان پیکر البطل جربی اور دوسرے ریکھ کی او سین داخل کریں
 کہ ریکھ کی جربی مرغابی اور تاز کی جربی سے اچھی ہے اور جربی داخل کرنے کے بعد دوا کو دھو کر گوا و مٹھا ریکھین بر وقت حاجت خوشبو
 روغن ملا کر استعمال کریں یہ دوا صلیق ابتدائی کو بھی نافع ہے۔ ایضاً۔ ڈیڑھ مل شراب قابض اور لادن ایک و قیہ قشور صنوبر
 سوختہ دوا و قیہ پسیا و شان سوختہ دوا و قیہ ریکھ کی جربی ایک مل عصار غنیا تلخ ساہم جارا و قیہ لادن کو طلا لینے ہی تو جو
 میں پختہ کریں اتنا کہ وہ گرم ہو جائے پھر دوا سپر سب دوا تین والین اور مخلوط کر کے اور ٹھالین جب حاجت ہو اس میں سے تھوڑی
 سی دوا لیکر کسی روغن خوشبو میں ملا کر استعمال کریں اور بہتر یہ ہے کہ روغن نار دین کے ہوا و طلا کریں اور بدن آمیزش روغن
 کے بھی طلا کر سکتے ہیں۔ ایضاً۔ ایک خفیف دوا ہوا و رادان اور روغن آس خصوصاً جو بنایا گیا ہو روغن خیری ہوا و رادان
 اور شراب قابض اور اتنا ملنا چاہیے جو مشاہدہ حکم کرتا ہے اور طلا کریں۔ ایضاً۔ ورق شقاق انعام ہوا روغن آس کے سر
 میں اور رات بھر رہنے دین بعد ازان نہانا چاہیے حمام خواہ آب گرم سے کہ یہ ترکیب بالون کی سیاسی کی محافظت کرتی ہے۔ ایضاً
 پسیا و شان اور خاکستر قشور صنوبر اور ریکھ کی جربی اور شراب از و سدا و سفید جو کافی ہو روغن مصطلکی اور آس ملا کر استعمال کریں
 ۔ ایضاً سمندی گئی ہوئی اور شل غبار کو باریک ایسی ہوئی نصف مل اور از و سبب ساہم جارا و س دریم دونوں کے ہوازن
 کر کہ گندہ ملین اور قریع انبیق سے مقطر کر کے پور مقطر نکلے گا وہ حافظہ شعر ہوگا۔ ایضاً پسیا و شان اور لادن ہوازن لیکر بقدر کفایت
 روغن آس شامل کریں۔ ایضاً۔ کندر اور سو سمار کی پیدی لینے غلیظ اور دیانی سیاسی کا غلیظ ہر ایک پانچ حصہ شراب قابض کر کے
 پیکر ریکھ کی جربی ملا کر استعمال کریں فصل جو تھی ابرو کے بلون کی حفاظت کی ادویہ کا بیان در دوا و قیہ
 جار حصے اور رخی الحمام اور اسکی بیج اور اطراف انجیر کے ہر ایک انہیں سے ایک حصہ لادن تین حصے پسیا و شان دو حصے
 سبکو میں کہ ہوازن روغن مصطلکی کے ہوا استعمال کریں۔ ایضاً۔ بیج فائرا بیج انتراس و جوشیج کو نزدیک مہج تو باہم بیج
 خشی ہے م اور خاکستر درخت صنوبر تازہ ہر واحد ایک جز و جز روغن خوشبو اس میں ملا کر استعمال کریں یہ سب دوا کمر
 نو دہی ہیں جو اکثر متعل مہنی ہیں۔ لیکن اگر ان بلون کے گرنے کا سبب خشکی مزاج کی اور قلت خون کی ہو بدن کو

مازہ اور فریہ کرنے کی تدبیر کرنی چاہیے ایسی غذا اس کو خبیذ الکیموس ہو اور کھنی غذا اور ایسی ہی غذا سے حرارت لطیفہ کی طرف مزاج کماہل کرنا چاہیے اور کل شعور اور ترمش اور کھٹی چیزوں سے اجتناب کرنا چاہیے اور مختلف اقسام کے پانی پینا کبیر جھڑ دینا چاہیے اور جو شراب کمنہ ہو اس سے بھی ترک کرنا چاہیے آب شیرین سے نہانے کا ہمیشہ التزام کرنا چاہیے صابون اور نظرون اور شکار کو بدن کو پاس نہ لچکایے لیکن اس سے سوئی بدن کو نہ دھوئے بلکہ اگر نہا وغیرہ ملکر نہانا منظور ہو تو کہو باقی تخم خربوزہ اور مٹی اور زرقطونا وغیرہ ایسی چیزوں کا اوٹنا بیلے۔ اور اگر مسامات بدن کو زیادہ بند ہو گئے ہوں اور مسافت محلات کو ہمراہ ایسی دواؤں کی بھی احتیاج ہوگی جو تخم کھنکھل میدا کین پس غذا میں بھی مفتوح چیزوں کی شرکت چاہیے جیسے خردل اور لہسن اور گندنا اور بدن پر طلائی یا فیضاد خردل اور فوج اور سداب اور بصل کا کرنا چاہیے حمام آبہائی محلات سے کرنا اور سر کو بوزہ اور زردا لہج سے دھونا چاہیے۔ ایسے شخص پر واجب ہے کہ کلمہ اقسام کے روغنوں سے اجتناب کرے اور اگر بالون کا گرنا بوجہ تخمائل مسامات کے عارض ہو یا مسافت وہ دوا وہ مفید ہوئی ہیں جنکا ذکر موجود ہے اور وہ ادویہ جو مایل فیض مسامات ہوں اور لطیفہ و دربان قابضہ کا استعمال اور حمام میں نہانا اور بنگرم پانی سے نہانا اور نہانے سے بنگرم پانی کے بعد فوراً سرد پانی ڈالنا بدن پر مفید ہوتا ہے **فصل پانچون بیاضین بالون کے دراز کرنے والی ادویہ کے اثرات** ان کی طولانے کرنے والی دوا تین وہی ہیں جنہیں لہر دخت اور چپندگی کہی کہ اس کے لعاب سے بال مثل تار کے کچھ کین جیسے برگ سمس اور کدو کی تہی اور تیل وہ ہوں جنہیں حرارت اور قبض ہو جیسے روغن سوسن کر او سین موم جلا کر ملائیں یا جیسے روغن جنا اور روغن آس میں تطویل شعری خاصیت ہو اور کبھی بالون کی درازی کے واسطے حنظل بھی نافع ہوتا ہے پانی میں بھگو کر۔ یہ بھی مفید ہے کہ لاذن کی قسم حیدر ایک کوزہ میں گل حکمت کر کے بھریں اور وہ جسمی پنج سو کو ٹوٹی اس سے بطافت لکھلائیں روغن زیت کے ہمراہ سفوف کر کے اور سپر چھڑکے تین تا آٹھ گاک پر چڑھے چڑھے یہ سب اجزاء ہم آمیختہ ہو جائیں اور استعمال کریں۔ ارادہ دخت کی تہیوں کو اس بارہ میں دراؤں کہ اگر عرق کو خاصیت جیدہ ہو۔ آئنی کو لہ کر کے روغن کچھ کے ہمراہ استعمال کریں در کرب دوام برگ ارادہ دخت پر سیاہ و شان دومی جوازہ ہو اور مر اور آلہ ان سب دواؤں کو سرچر تھوہین بروقت بعض اقسام اعتدال مخصوصہ کے جو مشہور ہیں۔ ایضا خردل کو ملین چھندہ میں دالکر اس سے سر کو دھو تین اس کے بعد روغن آس یا روغن آکھ بالون میں لگائیں۔ ایضا نمک گا اور نمک کرگ اور ہلیلہ کابی اور ہلیلہ اور آلہ اور سیاہ وادار اور مازو مسلم ہر واحد ایک جز کو سٹکھسار و عنب الثعلب میں سات دن تک بھڑ کرین بعد از ان خشک کریں اور ہمراہ الطبخ کے طلا کوزن اور طلا کرنے سے پہلے سر اور دھوئی کو پانی اور شہد اور آگینہ سائبو سے دھولیں۔ ایضا۔ جو بریان فیمل دریم آلہ پانچ دریم پانچین خوب جوش دین کہ پانچین انکا اثر آجای بعد از ان اس پانی کو جھان کر او سین روغن بنفشہ برابر نصف وزن پانی کے اور لاذن تین دریم اور برگ کچھد برگ خطمی برگ کدو تازہ ہو یا سوکھا ہر ایک سے دریم انکو ہلکا کر جوش دین کہ پانی چلجایا و تیل پانی رہجای (نستہ) دوسرا م جو کندی کی طرقت منسوب ہے شیر آلہ میں دریم پانچین جوش دین جب چہارم رہجای اور ہوزان بائیندہ کر روغن نار دین اور شعہ سفہ اور شعہ ری سی لاذن ملا کر اسقدر جوش دین کہ پانی چلجایا اور روغن پانی رہے **فصل نباتات موہا کی قوی کے بیان میں** اور اسی میں علاج اوس صلیح کا بھی ہے جو ممکن العلاج ہو اور انتشار خواجہ ابن ہجرون کہ بالون کو اسپین دھوی کا علاج کر کے اڈکا جٹا

اور لکھنا کہ یا وغیرہ نلک۔ جمیع اوویہ جیکا ذکر کیا دارالشلب میں کیا جائیگا اور حملہ تداویج بلش سر اور اسکا سرخ کرنا ملنے سے اور سر پر پوچھ
استعمال کیا تاکہ کوئہ اور قویہ استعمال کرنا چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ انہیں کبھی کبھار شارب کے ساتھ انورض و جلد باریک صغ میں بھی
نافع ہیں اور حاجب کو بال اوگاٹنے کے واسطے بال بال اوکھڑنے کے بعد پھر دوبارہ بال نکالنے کے لیے یہی طرح وارھی کے بالوں کے واسطے
سفید میں بیج غریب کی پوست ہر افریت کو تعویث اور حفاظت اور توسیع میں بھی خاصیت رکھتی ہے۔ جن اوویہ کو ذکر کرنے سے یہاں
غرض متعلق ہو اگرچہ ہی اوویہ دارالشلب میں بھی نافع ہیں بعد اعتدال اور لحاظ کر کے ان امور کے جنگو میں ہے آخر باب حفظ شوہر میں لکھا
ہو وہ دو امین یہ ہیں (نسخہ) ذرا بیخ تازہ اور سکے سر اور پاؤں کاٹ کر سایہ میں خشک کریں اور روغن بنفشہ میں پیسین یا جوشن یا باریت
میں اور ستدر جوشن میں کو غلیظ القوام ہو جائے بعد ازاں جس جگہ پاؤں میں اسے ضماد کریں پہلے قلعے سے پھرین کو بعد ازاں بال لوگ
آئینکے اسی طرح غسل لمبا درجہ البس مقامات پر لگا یا جائے جہاں کے بال اوکھڑنے سے گر گئے ہوں یا انیکہ کش کو روغن سپید
بیضہ میں میں کر ملا کر میں جہاں پاؤں میں اور ایسی فکر کرنی چاہیے کہ بال بد ہو جائیں گے۔ دو سالہ نسخہ سم حمار سوختہ اور سینگ جلا ہوا
اور سکور روغن کنجد غیر نشتر کے ساتھ ملا کر میں کہ یہ دوا بھی قوی ہے چوٹیوں کو آئندہ روغن بان کے ہمراہ بھی لوگوں کو زوال
اوویہ میں شمار کیا ہے اور عامۃ الناس کی راہی ہے کہ یہ آئندہ بال کے اوگٹنے کو منع کرتے ہیں مجربات سے یہ بھی دوا ہر کھڑا ہو جائیکہ
جانوشہ سالانہ را کے ہونا ہو اور اپنے گھروں میں مریض اور سے خشک کر کے کسی روغن کے ساتھ ملا کر میں۔ ایضاً۔ انگیزہ فرعی
کا برادہ ہر افریت کو استعمال کریں اور ایک سبک دوا یہ ہے کہ کول اور طبعی سی بنا کر اور ہمیں انہیں روغن میں سے کوئی روغن
جو مخصوص مل لون کو واسطے مذکور ہو چکے والین یا کوئی شمع لینے چربی انہیں چرمیوں سے والین جو اوپر مذکور ہو چکین الغرض استفادہ
پیسین کو قوت اس کھڑی کی جو قلعی سے جو اس دوا میں آجای بعد ازاں مقام مطلوب کو اوسی دوا سے آلودہ کریں اور اس کے بعد ہر
انچیر ہشتہ جو ابھی طرح ہر امونگیا ہو یا کسی قدر برہان کیا گیا ہو اوپر ضماد کریں۔ ایضاً۔ سبب بندق لینے ریحہ کا بھینچا اور پیسے
اور روغن تراب کو ہمراہ استعمال کرے۔ ایضاً وہ لکڑی جسکا نام خرگوش اور قصبہ حمار اور اوسی کا طحال و دونوں لیکر بھینچو والین
اور وزن ہر ایک کا نصف رطل ہو اور لادن میں کوئی وزن مجموعہ کو پہلے لادن کو شراب میں حل کریں بعد ازاں سب دواؤں کو
ملاوین۔ ایضاً فیلغروس کلیم نے بر نسخہ بیان کیا ہے۔ پیہ کا و نمک سی ہوئی چھیا نووی دریم ششان اور تاخسا ہر ایک ٹھارہ نیم
ہر آٹھ دریم لادن آٹھ دریم پساوشان آٹھ دریم دریم قصبہ لمارا ٹھارہ لیش دریم طحال حمار چھیا نووی دریم طحال اور قصبہ ہر
کے کے تراش والین اور سارو اجزا کو شراب سودین ملا کر درست کریں بعد ازاں سے ہر نوڈہ اگر اسی رو کو طلا کریں اور پانچ دن تک
لکی ریحہ دریم بعد اسکے سر دھوا والین اور دروزر فاصلہ استراحت کی غرض سے دیکھ بھر دوبارہ اسی دوا کو طلا کریں اگر ستر دن ختم نہ ہو جائے
مرغابی کی جربئی سے علاج زخم کا کریں ایضاً قرطین کا نسخہ چھ عدد خرگوش کو بھینچو کو لب کر سایہ میں یا خفیف گرمی ہیز
خشک کریں اور کسی دیگ میں جو طین خمار سے گل حکمت کی گئی ہو جلا میں اور اوپر ہر گ عوج سبب اور ہر گ آس اوسی کے ہیز
اور ہر پساوشان ۹ اوقیہ ملا کر پھر دوبارہ جلا میں شیشہ کریں جن بعد ازاں پیسین لون میں رطل ریحہ کی جربئی اور ہر ہند روغن ہیز
ملا کر اور ٹھاکھین اور ہر وقت حاجت استعمال کریں کسی روغن خوشبو کو ملا کر۔ حسب الخار اور ختم پیدا ہو کر روغن اور روغن طحال ہر ایک ٹھارہ
سے بالوں کو اوگاٹنے میں اعانت کرنا ہر ایضاً خاکستر برنج اسف صابونیت کمنہ سے ملا کر وارھی پر لگائی جائے کہ جس وارھی کے

بال و برہمن سکتے ہوں جلد ہی بال لگن گے۔ کلونجی کی ناکستریانی کے ہمراہ دارجی کو واسطے اور خصوصاً حاجون کے لیے نسبت موش
ایضاً ناکستری خاصا اور بدن ہندی جلا کر اور لادون اور درایج اور ٹھیکنی کسی ٹھیکین ہمزہ روغن بان کے اسقدر جلا میں کہ
سیاہ ہو جائے اور ہمزون اور اسکے غالیہ یعنی خوشبود وایتن ملا کر پہلے اوس مقام کی خوب سی بالش کر کے بعد از ان ملا کرین ایضاً
حوا جب کہ واسطے دودھ و جوز نکہ پلاٹین بیان تک کہ اس جاتین اور اس کے ہمزون خستہ خرا جلا لگا کرین مگر وہ بھی اسقدر جلا
کہ اپنے کے قابل ہو جائے اور چند روزہ دیر چکر لگا کرین ہمزہ روغن کل کے ایضاً برساوشان اور ب لاس اور نمر کرش کو اسقدر جلا
کہ سیاہی آجائے بعد از ان روغن کی چربی اور روغن ترب ملا کر استعمال کرین دوامی آخر جس سے حاجب کو بال اوتے ہیں کند چار
در خیات غلیظ مساج اور غلیظ قنفذ بجوی اور ساد جلی ایک درجی شرب قابض میں پیکر رنجیدگی جری ملا کر استعمال کرین
دوسری دوا کہ اگر ارد کے بال جھرنے ہوں اور دست نہ ہو یہی کیفیت ہوا اور علاج میں دشواری ہو اور یہ کیفیت دار الثعلب
کی وجہ سے ہو یا اگر کسی سبب سے اوسکا نسو یہ ہے۔ شیخ الیخو اور زبدا لچر کھنڈ خرفہ ہمزون اور حب نغایتین میں خیز زفت تریا
روغن سوسن میں بھلو کر اوس فرہون کو دارالبن بعد از ان حلا دویہ کو ملا تین نسخہ دیگر نصب ہمزون نے سوشت سات درہم
ناکستریہ کی باخ درہم نیم خیز چار و نیم خیز انترس بن درہم روغن غار کے ساچہ میں کر استعمال کرین **فصل بیان میں**
دار الثعلب اور دارالحیہ سے حفظ کے یہ نویلے ہی معلوم ہو چکا ہے کہ دار الثعلب کا حادث ایسے مادہ ردی سے ہوتا
ہے جو بالون کی جڑ میں اوس ٹھیک ہمزہ ہمزہ جہان ہی بالون کی روئیدگی ہوتی ہے اور چونکہ یہ مادہ تیر اور اکال ہوتا ہے لہذا ہمزہ
مکو فاسد کر دیتا ہے اور جس مادہ سے ادنی غذا جیز ہوتی ہے اوسکی بھی روک کر دیتا ہے اور اس مرض کو دار الثعلب اسوجہ سے کہ ہمزون
کہ اکثر ثعلب یعنی لوکھری کو یہی مرض ہوتا ہے دار الثعلب اور دارالحیہ میں فرق یہ ہے کہ دار الثعلب میں نو نقطہ بال منتشر ہو کر
گھائے میں اور دارالحیہ میں علاوہ اسکے بالون کے ہمراہ جلد رفین بھی گر جاتی ہے جس طرح سانپ کی جلد کرتی ہے اور ہمزہ
گرنے بال اور کھال کو مشکل بھی دیتی ہے ہمزہ جانی ہے جیسے کہ شکل سانپ کی اس مرض میں ہوتی ہے۔ جو مادہ دار الثعلب اور
دارالحیہ کا مورث ہوتا ہے کو بھی صفراوی ہمزہ اور کبھی سوداوی اور گاہی نفی اور کبھی خون فاسد سے اور ہر ایک قسم پر ہند لال ہمزہ
کے کیا جاتا ہے یعنی جب استرو سے بال مؤثر بن جو رنگ جلد کا باراد ہوا وہی رنگ سے شناخت مادہ کی ہوتی ہے خصوصاً اگر
بعد استرو پھرنے کے جلد کو خوب ملن۔ اور کبھی تدبیر مقدم سے بھی تباہہ کا لگتا ہے اور جو اعراض ہمزہ اس مادہ کے ہوتے ہیں
اونے بھی شناخت ہوتی ہے کہ کون سے خللا کا غلبہ ہے چنانچہ بار بار بیان ہو چکا ہے دیر میں علاج پذیر ہونے یا جلد اچھی ہو جا
کی بھی شناخت ہوتی ہے اس طرح اگر بعد استرو پھرنے کے ملنے سے اس جگہ خرمی آجائے اور خون کچھ اڑے ہو تو اس کا علاج
کہ جلد علاج پذیر ہوگا اور اگر بہت دیر تک بالش کرنے سے بھی سرخی نہ آئے یا کترے کہ دیر میں علاج پذیر ہوگا۔ علاوہ ان نایہ
بالش سے بھی ضرر ہوتا ہے کہ قرعہ پڑتا ہے کہ وہ قرعہ خودائع بال اوتے کا ہوتا ہے علاج بیشک تدبیر صائب تو یہی ہے کہ خلط
غالب کا استفرغ کرین اور مہل اوسی خلط سے بدن کو پاک کرین جس خلط سے یہ مرض پیدا ہوا ہے اور غذا ایسی تجویز کرین
جسکا کیموس اچھا ہو اور شرب معتدل پانی ملی ہوئی، مک بوارث اور جلاوت جو رفین اور صاف ہو اوس سے تغذیہ ہو
ہوگا اور حمام بھی نافع ہے قبل اکل و شرب ہو یا بعد پہلے استفرغ مادہ سے ابتدا کرنی چاہیے کہ پہلے اوس خلط سے بدن

پاک کرین مسہلات سے یا فصد سے اخراج مادہ کرین اگر ضرورت ہو بعد ازان خاص سر کا تنقید کرین جیسے کہ بیان نہر چکا ہے
 مسوحات اور نشو و نما کے وہی سبب و وجہ یا مراض راس میں مذکور ہو چکی ہیں کہ ہر ایک فصل میں جدا
 جدا ادویہ کا بیان بخوبی کر دیا ہے بعد ازان جلد کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں اس طرح کہ پہلے خاص اوس مادہ کو در کرین کہ
 کہ جو زیر جلد اوس مقام میں پڑتا ہے یا تحلیل اوس مادہ کی کرین کہ اسکی تدبیر میں جلد کی کرین ایسا نہ ہو کہ جلد اس مادہ
 کی خفاست ہو کوئی کیفیت راسخ حاصل کرے کہ پھر اوس کیفیت کا زوال بعد اخراج مادہ کو بھی دشوار ہو اس میں شک نہیں ہے کہ جن
 دو اذن سے استفرغ مادہ غشیہ ہوتا ہے وہ سب مقطوعہ اور ملکہ ہوں گے مگر تحلیل او کی اتنی نہ ہوتی چاہیے کہ جب تک خفیف ہو بخ جاوے کسب
 شدہ بخون کی ایسی خشکی جلد میں پیدا کرے جو آئندہ جا کر سقوط شعر کا سبب ہو جائے اگر جلد دست ایسی تیز و امرض دار و الغلابہ دور
 کر دیتی ہے مگر ان اچھا نہ ہو گا۔ پھر اگر وہ دوا زیادہ گرم ہو جیسے نایفہ لاری یا نایفہ اس مرض کی گویا اصلی دوا ہو کہ اسکے بدون جاہد
 نہیں ہوتا ہے لازم ہے کہ اسکی حرارت کم کر لین روغنما ہو معتدلہ کو ملا کر اور اتنی آمیزش روغن کی کرین جو اس گرم دوا پر خالصتہ
 خواہ ایسے پانی سے تیزی اسکی بر نمی کم کرین یا نایفہ عمدہ وہی ہے جو تازہ ہو اور تین سال کی پُرانی ضعیف الاثر ہوتی ہے۔ اور
 نئی قوت کا استعمال مناسب بھی ہے کہ کم مقدار سے ہو اور مزاج کی سموت حرارت نورانی جاوے اور جس مقام پر اسے لگا دیتے
 جھٹ پلے پھر اذان دین و دینک لگی نہ رہے دین اور اگر کمزور و ضعیف الاثر ہو اس کے فراج کی تعدیل کچھ ضرور نہیں اور نہ اسکا
 جلدی سے چھوڑنا چاہیے اور یہ واجب ہے کہ خوب پس جاوے کہ لطافت پیدا ہو ورنہ قوت اوسکی جلد میں نفوذ نہ کرے گی۔ یہ بھی واجب ہے
 کہ ان اذنین تقویت اور منع کا بھی اثر ہوتا ہے کہ سرخی مادہ غشیہ کو قبول نہ کرے اور ضرور نہیں ہے کہ ہمراہ اس قوت کے قبض کی بھی قوت ہے
 بکثرت کہ نفع ہو ورنہ دوا وہی مقام خاص پر اور مسامات میں نفوذ کرے نہ منع کرے اگر دوا بھی ہو جائے۔ واجب ہے کہ ان کو کھڑ
 جذب خون صالح کی قوت ضرور ہو اور تجارتات اوسکو بدن میں چسپان ہوں بعد ازان کہ تحلیل اوس مادہ فاسدہ کی کرین جو کہ جلد میں
 تھا ایسے خواص سے یہ دوا جامع ان فوائد کی ہوگی کہ جو مادہ فاسدہ قریب موضع کے تھا اوسکی تحلیل کرے گی اور جو مادہ صالح اوس
 جگہ سے دور تر تھا اوسکو کھینچ لائے گی اور بہ اثر بعد تنقید مذکورہ کے پیدا ہو گا۔ جب ان ادویہ کا استعمال کیا جاوے لازم ہے کہ او کی تاہر
 پر لحاظ رہے ابتدا ضعیف الاثر اور تھوڑی مقدار سے کرنی چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ ضعیف الاثر نے فلت مقدار پر کیا اثر کیا پھر اگر
 مریض کو متحمل اور اثر دوا کو حید پائین اسوقت قوی دوا کو زیادتی مقدار استعمال کرین اور اگر مریض متحمل نہ ہو اور اثر زیادہ پیدا ہو جائے
 مقدار میں اور کمی کر دین یا دوا ضعیف کو اسی مقدار سے استعمال کرین اس میں پوری کوشش ہے کہ کہ نہ نرم نہ پڑے پائے اور دوا
 پیدا ہو خصوصاً ان ابدان میں جو بلغمی مزاج ہوں یا سن اور ضعیف اذین کی مرضی ہے۔ پھر اگر بارہ غلط رقم پڑے خواہ
 دوا آجانی کی نوبت ہو پھر چونکہ کھلا کرنے سے اوسکا تدارک کرنا چاہیے جیسے لٹکی جری خواہ مزاج کی جری یا قروطنی دوا دھکی اور جب
 دوا اور قریب میں سکون پیدا ہو پھر اوس دوا کو بکثرت نہ مناسبت اور انتہی کر تحمل ہو سکے لگا ناشر فرغ کرین جب پھر اثر عظیم پیدا ہو
 پھر تازہ اوسکی تدارک کا کرین اور پھر اس طرح کرتے رہیں جب تک کہ مادہ فاسدہ کی بخوبی تحلیل ہو جائے اور خون حید کا جذب ہو جائے
 لگے۔ دوا کی تاثیر کی نشانی اس مرض میں یہ ہے کہ دوا چھوڑا کر اگر نرم نرم ہاں سے مقام ماووف کو ملین سرخی جلد پر جاوے کہ قبل
 استعمال دوا اگر انتہی درجہ اس آسانی سے مٹن کرتے سرخی پیدا نہ ہوتی۔ اگر مٹن سے تبدیل سرخی کی طرف نہ ہو معلوم کرنا چاہیے کہ

ابھی دوا بہت نصیبت ہو چکی اس میں سے زیادہ کسی قدر نفی دوا کا استعمال کرنا لازم ہے۔ اور اگر قہر خون سولہا سرخی پیدا نہ کرے اور اس قدر شدت سے دلک کرے کہ انقشار لینے پر دست چل جانے کے قریب پہنچے بعد ازاں باز سے الش کرے پھر اگر اس سے سرخی نہ آئے تو کھانہ کی حاجت ہوگی اور پس بغیرہ کی تلاش کرے گی۔ منجملہ اوں امور کے جنگی حاجت تنقیہ جلد میں مادہ بالخورہ سے مہلکی جو وہ بال خورہ جو نہایت رومی اور نصیبت ہو کہ جو تک او کچھ کا استعمال کرے اور بہت سی سوبیان چھو تین اور جلد اور پوست اور چھوٹے اوں اور دودھ حادہ سے جھکا کر آب ہم کیسا چھتا ہے میں اور پھر دالنا جلد کا اس قدر کہ نقطہ نقطہ سے پڑ جائیں اور اسے بعد ازاں کہ بال نکل آئیں۔ تحلیل مادہ پر باطن کی بنی ہوئی جن چیز کی ہے اگر ارات اور دن جو نہ پنے رہیں کہ اس ذریعہ سے تحلیل اور فساد ہوئی ہے۔ واجب ہو کہ اس سرہ سے دودھ تین مرتبہ اور جب بال نکل آئیں پھر فوراً سوئنا چاہیے۔ اور قبل استعمال طلا کے سر کو اس سرہ سے مونڈا خورہ سے اور پھر اسی طور سے الش کر فی لازم ہے جو ابھی ہم بیان کی ہے کہ خورہ بافتنویت سے جہازہ باز اور مہلکی کے جھلکے کے اس قدر ملے کہ سرخ ہو جائے اور قوت دوا اوٹھانے کی قابل ہو اور مسامات بھول جائیں اور بیشتر حمام فاق مقام اس بالش کے ان تین مہونہ سے اور اگر مونڈنے کی نوبت نہ آئے اس وقت دوا کو رفیق لگانا چاہیے تاکہ خورہ ہو چکی۔ استفرغات کی یہ صورت ہے کہ صفراوی مادہ بطبع جلد میں کسی قدر خرب اور افتیموں کی قوت دوا استعمال کرے اور جب قویا اور اباج فقرا۔ الش اباج شخم غفل جب علاج تنقیہ ہے خصوصاً لغمی کے واسطے پھر اگر مادہ سوداوی بھی ہو تو کھانہ سی خرب سیاہ او سین ملادین اور اگر صفراوی غلط ہو لغمی کے جہازہ سفوف ملانی چاہیے۔ اباج رفس حکیم اور اباج روعا دوا دونوں جہازہ میں خصوصاً سوداوی کو واسطے اکثر اوقات یہ مرض استفرغ ہی سے زائل ہو جاتا ہے۔ اصناف ان مسہلات کو ساقین میں نہایت تفصیل سے معلوم ہو چکے ہیں۔ اگر ان ادویہ سے بھی خفیف مسہل دینے کا ارادہ ہو اباج مرکب شخم غفل سے مرکب کر کے دینا چاہیے۔ ترید کا استعمال مہینے میں تین یا چار مرتبہ سے زیادہ نہ ہو۔ اگر ایک استفرغ سے ان المرض نہ ہو مگر کرنا چاہیے کہ رنج میں دو استفرغ کی راحت دی دیکر کب آرام۔ جب سر کی جلد اور گین شخم اور مبتلی معلوم ہوں تو انصد کھوئی چاہیے پہلے تو قصد عام اور کے بعد قصد خاص رکھی اگر راس ہو تو کھوئی چاہیے اور قصد پیشانی اور قصد پیشانی کے رگوں کی اور اگر راس نہ ہو تو ان رگوں کی قصد کر نہ کرنی چاہیے اسلئے کہ خون محتاج الیہ انسان کا ہر اس مرض خاص میں جب قدر خون ہوگا اور مقدر اسکی اصلاح وغیرہ کر کے علاج کار کو ہوگا۔ غرغہ اور سوط وغیرہ کے بیان سے تو ہم پہلے ہی فراغت پا چکے ہیں کہ علما امراض راس کا بیان کیا ہے۔ ادویہ موصوفیہ میں سورہ نیزہ و نیزہ سالہ انوائی سے پس فریچوں کو ادویہ قانون سے مدبر کر کے جہازہ ہو چکا ہے استعمال کرے رفرہوں کے بعد فیما ابھی عجیب دوا ہے اور ہر غایت نفع کو پہنچتی ہے بعد اس کے حرف اور خردل اور خاکستر فراہج کی جوزفت میں گوندھی جائے زفت رطب میں یا موم رطب کو روعن غار میں مسکرا و سبک و نذر۔ تبوعات کے دودھ جیسے مدار اور تھوہ وغیرہ انکو بالخورہ پر اس طرح ڈالیں کہ لفظ اور جہازہ میں بعد ازاں پوست کو اوٹھائے تاکہ اس کے نیچے جہادہ ہو۔ ہر کچھ جب پوست مثل جھلکے کے اور تھوہ کا اور کے نیچے بال نمایاں ہونے کے دارجی کے اس مقام کو جہازہ بالخورہ تھا۔ کینچ لینے ٹوٹری مقام بالخورہ پر تھوہ دیکھی جاتی ہے لیکن سخت اور تیز دوا اسی بالخورہ دیکھی چاہیے جو نفی ہوا کے بعد کہ بہت اور دوزخین اور شخم جہازہ اور کف بورہ کا اور دونوں قسمیں زہا الجہر کی اور پوست قصب اور نوکی

اور کافور فصل نورہ کی پوکھونے کی تدبیر بعد فورہ لگانے کے وہ مٹی مٹی چاہیے جو کسی خوشبو میں گوندی گئی ہو پاشی اور
 سرکہ یا اکابیر۔ برک شفا کو کو نور کی بود کر کے بن عجیب خاصیت ہو اور برگ گگوار اور لہجی کی تہی بسی مہوی اور مندی۔ کل معقودہ
 گل سرخ اور سدا ورنیل الطیب اور پختہ اور ازین قبیل کیا کر کے خواہ جدا جدا استعمال کریں **فصل نال** اوگنے کی روکھ والی
 دوا جتنے خدات بارہ ہیں وہ سب روئیدگی کو موشح کرنی ہیں مثلاً لیون ابتدا کریں کہ پیل بال کو اوکھڑا لیں بعد ازاں بنگل ورن
 افیون اور سرکہ اور شوکران طما کریں یا شوکران تھا اور اگر سرکہ میں جوش دیا کر ملا کریں بہت اچھا دہی جرم اوس میڈل کی جو اب جام بنے
 سایہ میں ٹرسے ہوئے پانی سے برآمد ہو وہ بھی انغات شعر سے ہے کہ اوسی جرم کو پیس کر لعاب پنبول یا عصارہ بچ اور سرکہ ملا کر ملا کریں
 اور اگر یہی نمبر کریں۔ بعضوں نے کہا ہے کہ جس روغن میں غلابا کو بختہ کر خستے اسقدر جوش دیا ہو کہ وہ بخت گئی ہو اسکا ملا
 بھی مانع برآمد ہوئے اسطرح جس روغن میں ساہی کو پکا یا ہو وہ بھی یہی اثر کرتا ہو اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اس روغن سے خلاف اسکا خاص اثر
 ہے لینے اگر بال بناوگے ہون تو اودا رہا ہے یہ بھی لکھا ہے کہ فہرہ نیا اور سپیدہ صاص ہمزون اور پیکری نصف جزو کو آب گنہ میں
 پیمین۔ ایک قوم نے کہا ہے کہ خون فلیڈک مذکور کا اور خون سنگ پشت نہری کا روئیدگی کو موشح مانع ہے کہتے ہیں کہ اسطرح خفا کر
 کا خون اور اسکا داغ اور کچھ مانع ہے۔ اور ان اجز سے ایک دوسری مرکب کی ہے کہ اگر روئیدگی کو جو نستان کے سرے ہوئے
 پانی کی ہو لیکر خشک کریں اور سوکھا ہوا گوشت اسکا ہمراہ خون سنگ پشت نہری کے جو سوکھا یا ہو اور پورہ سرخ اور دھما
 اور مٹی ملی مدت سوختہ سب اتہنا ہمزون پانی میں گوندہ کر بعد اکر گنے بالون کو عائد بنے کالے بالون کا مقام اور بغل پر لگانے تخم انجو کسی
 روغن مناسب کو ساتھ بقوت بالی اوکھڑا ہے **فصل** معجرات شعر کے بیان میں لینے جو دوا بتین بالون کو کھینچ والی کریں
 ہیں متھیں کاٹا اور اسکا روغن اور سردار بنیں اور لور مانڈ اور چونہ و داغ سب کو پکا کریں بعض کے استعمال پر لکھا کریں اور
 ان دواؤں سے سر پہ تھوپیں۔ کبھی ان ادویہ میں زہر الیچ بھی پڑتا ہے اور روغن اسکا بھی شریک کیا جاتا ہے اور کبھی پنج تھپا سبھی مل
 ہوتی ہے۔ سورہ چونکہ بالون کو سوختہ کر دیتا ہے اور غور اساجلاتا ہی اسی لحاظ سے اس قسم کی ادویہ میں شمار کیا گیا ہے خصوصاً اگر چونہ
 کے ہمراہ بقدر دولت و تران کو سرد ملا کر پانی سے گوندھیں۔ اسی طرح کرڈا نمک اور اسکا پیمین خوب طریقہ سے بالون کو کھینچ دے اور پانا
 ہے جو سر پہ تھپا کر دے اور کرڈا نمک اور سٹخا اور بننے سوئے چاندی کا سیریل اور برگ سر و صاحب السور و بعد از دوا سنج کثیر الطین جونی لینے
 سرشتہ والی مٹی اور الیچ و اب ایک جزو ایک آب نارسیدہ نصف جزو آب پنبہ سے گوندہ استعمال کریں کہ یہ بھی معجرات ہے اور
 سیاہی بھی پیدا کرتا ہے **فصل** بالون کے سوختہ ہوئے کو بیاہن اسکا علاج وہی ہے جو بالون کو بھٹ بالون کے علاج میں
 ہو چکا اور خلاصہ یہ ہے کہ درختنا و فریہ اور لعابات و طریقہ سے علاج کریں **فصل** تشقیق شعر کے بیان میں اسکا سبب
 پسرل و سبب حال غذا یا مایہ ہو جاتا ہے اور اذان ایسہ متحدہ اور لعابات ازجہ جیسے اعاب غلیظہ اور لعاب بزیغیہ اور اعاب
 برگ بید اور حلوہ اشجین و طریب و **فصل** و ن ادویہ کے بیان میں جو بالون کو باریک کرنی ہیں اوٹ
 جسوقت ادویہ شعر میں ملایا جائے بالون کو باریک کر دیتا ہے **فصل** جوابی اور پیری کا بیان اپنے مقام میں سب میں اصل کر
 ذکر انہی طرح کر دیا جو کہ شباب اور پیری کا سبب کیا ہے اور اس جگہ ہم نقطہ ہی کہتے ہیں کہ جب تک خون مادہ سوسٹ اور انتہ
 اور بالز و جت ہو اوسوقت تک بالون میں سیاہی رہتی ہے جب بالون میں بالیٹ کا بڑھنا شروع ہوا سپیدی آتے لگتی ہے

فصل بیان میں اول جن جنون کو جو دیر میں پیری کو آنے دیتی ہیں جن چیزوں سے کہ بالونین سپیدی دیر
 میں آتی ہے اس کی دو قسمیں ہیں ایک وہ مذہب رات میں جو اسباب اولے میں کچھ تین اور شیبہ کو روکین لینے ماوہ شعورین غامر
 اور کا اثر نہ ہو بلکہ اس سے پہلے جو چیزیں بدینیں پیدا ہوتی ہیں اور میں اثر کریں اور دوسری وہ اشیاء ہیں جن کا اثر ماوہ شعورین پہنچنے
 اور اس کی مائیت کو روکنے پہلی ذہن پر توجہ ہے کہ ہمیشہ غلط فہمی کا وقتاً فوقتاً استغفار میں ہوتا رہے خصوصاً مذہب نے کونے کے
 جو کھا مکھا نہ کرے کہ کہیں اور حنفہ لینے اعتقاد کے ذریعہ سے بھی انحراف طبع کیا کریں اور پھر چند راحت دی کہ اگر عاودہ اعتقاد ہو اگر سے
 اس کے بعد ان میں جن اور ادویہ کا استعمال کیا جائے جو شیبہ ہیں کہ جن میں ہم بیان کرنے میں اور ان ادویہ کے ساتھ ایسی غذا اور کھانا استعمال
 ہو کہ جبکہ الیموس ہیں اور با اعتدال سے خوں معمور و اور تین پیدا ہوتا ہے اس قسم تلید و طغین اور کب لینے اقسام کباب
 یا جو گوشت درخت کیا جاتا ہے اور مشروبات لینے کباب سیخ کو اور شہو بار و گوشت یا آب گوشت خواہ دوہ اور دہی میں بھیجی جاتی
 رومی جس شربہ کہتے ہیں نہ کھا ہیں اور اس کا بھی لحاظ کرنا واجب ہو کہ غذا اور سفید تناول کریں جو پوری مفہم ہو جائے کہ یہ اصل تدبیر ہے
 اس لیے کہ جب مفہم میں فساد ہوتا ہے خوں بھی خراب اور خام پیدا ہوتا ہے۔ واجب ہو کہ اس شخص کا فراج بحد و مطوب ہو وہ بار
 حادہ کا جیسے رانی اور فضل اور نواہل اور کو امیج جو خاص قسم کا گوشت ہو اور مریض خصوصاً نہار موند اور سفید جملہ خزل کے تناول کریں
 اور تھوڑی سی شراب خالص یا اقتصاد کریں اور نوک اور ترکاری جن میں ترطیب ہو اور دوہ اور مچھلی اور ہلیدہ جو غذا خاص ہے
 ایضاً عصیدہ سے پرہیز کریں اور بانی کثرت پنوس سے اسی طرح عصیدہ کثرت پہنچے ہے اور بالون کے اوکھڑے سے اسے اسکر سے زیادہ
 مست ہونے سے اور جماع کثرت کرنے سے اور کافور اور روغن گل اور روغن یاسین یا یونین النور اور ان کریں اور آب شہین سے زیادہ
 نہ پائیں اگر زیادہ نہ پائیں گے بالونین ایسی خشکی آئے گی کہ بھٹ جائیں گے اور بہت جلد ترید عیب پیدا ہو گا علاوہ بران یہ بھی ہے کہ بالون کا
 دھواں قوت کا اس کی حافظہ ہے پس اگر نہ پائے گا تو کرم و حنظل اور کلونجی اور بورہ اور نلمو کا دھواں سے بالون کو دھواں کریں معاجین اور عذوق
 جو ماوہ یعنی کو قطع کریں اور پیری بدیر آنے میں مثلاً ایک ہلیدہ کا بلی کا روزا ہستہ آہستہ چبا اسطرح کہ ہر روز ایک ٹکڑا چبا جائے
 اور ٹکٹا جائے متزحم بعض مجربین ہند سے معلوم ہوا ہے کہ ہر روز ایک ٹکڑا چھانی جائے چالیس روز تک اور پھر اسطرح کم کرتا جائے
 اور کر اس پر چھانے لگھانے سے سپیدی بالون کی دور ہو جاتی ہے اور انزل لوگ کتنی ہیں کہ یہ طریقہ آزمودہ ہے میرے گمان میں اگر
 تدبیرات مذکورہ بالا پر توجہ نہ لگے گی میں اس کی بھی رعایت کیسے تو غالباً ضرور مفید ہو مگر اگر ہلیدہ کا بلی کا دھواں اسطرح ہر روز استعمال کرے سیاحی
 بالون کی ملکیت شہاب کا تو خورنگ بانی سکے گا۔ اسطرح جو اطفال چھوٹی اور بڑی بڑوں سے بناؤ جائیں اور وہ جن جو فہم الہدیہ ہو
 اور اس سے بہتر وہ جن جو سوچ کی شرکت ہو طیار ہو اور اس کی ترتیب اس طریقہ سے بہت اچھی ہے نسخہ ہلیدہ سیاہ اور آملہ ایک خور
 حاصل بلادر جواوسی مادر سے نکالا ہو سو سو روغن زردین ملا کر شہد سے مجون طیار کریں اور یہ مجون بہت قوی ہو لازم ہو کہ خصوصاً
 تھوڑا سا استعمال کریں ایسا نہ ہو کہ کوئی اثر پیدا کرے یا فقر و نامی مجون بھی قوی ہے اور شہ و ولطوس بھی قوی ہے تریاق بھی
 قوی ہے گوشت سانب کا بھی اگر عادت اس کی پڑ جائے حافظہ شہاب اور قوت کا ہے صفت مجون معتدل جدید کی ہلیدہ سیاہ
 دار فضل الکھبی دار فضل کی کچھ خبث الہدیہ دالتے ہیں اور نکر سے قوام درست کریں اطفال۔ ایک اور دوا جدید اور عجیب
 ترغیب بلور ہلیدہ کا بلی دار فضل ہمزون ملا کر چار خاص محرب ہلیدہ کا بلی اور بیس درحم

خشب الحید چار درہم غار لقون پانچ درہم زنجبیل قرضل دار قرضل ہر ایک تین درہم شہدین معجون کر کے استعمال کریں۔ واجب ہے کہ ان دو دواؤں کو پوری سال بھر تک استعمال کریں۔ جو شخص جو امش سیاہی ہائون کو ان دو دواؤں کو استعمال کرے اسے چاہیے کہ صبح کو دوا لگا کر اور دوپہر کے بعد غذا کا استعمال کرے **فصل بیان میں لطوفاٹ مانع پیری کے جتنے دواؤں چاہیے**
 معوی میں او جتنی سبال اور زنجبین مشابہ طبیعت روغنما گرم کریں وہ بھی حافظ مزاج ہائون کی ہیں کہ ہائون کو حرارت غریبی پر نگاہ رکھتی ہیں اور جو غذا ہائون کی جڑ زمین پہونچتی ہے شرط استعمال روغنما مذکورہ اور سبالات وغیرہ کو فاسد نہیں ہونے پاتی ہے مثلاً طران کو اگر طلا کر کے چار گھنٹہ کے بعد حمام کریں اور یہ علاج اس شخص کا ہو جسکے سر میں برودت ہو بہر حال زہر طرب جو رقیق ہو بہر حال روغن فسطجہ بھی قوی ہے اور روغن بان اور روغن شوخزان سب سے زیادہ قوی ہے یا وہ روغن جو غم خلل اور رائی کے تیل سے بنایا جاسے اور جب قوی ہے کہ روغن خردل اور روغن شوخزان اس طرح بنایا کہ پہلے روغن خردل میں کلو بھی کو جو شہدین بعد اس کے شحم خلل کو یا شحم خلل کے ہمراہ زیت جوزین بری سے پچرا لگایا ہو اگر اس روغن سے ہمیشہ مانش ہونے سے پیدای ہو کہ منع کر لیا روغن جید زیت اللغان تین انقضاء سنبل و دیگر اوقیہ افطار الطیب نصف اوقیہ قفاح از قفاح نصف اوقیہ یہ سب سے زیادہ مناسب ہے یا تین سقہ جوش کن لکھا اترایا یا تین خوب طحلی و دیگر زیت یل بنائی کو یا تین کر سار پانی چھایا اور صوبہ تیسری کو زیت کی مقدار تین کم ہوا اور دیگر قسط پر لکھا کریں بعد اس کے ایک اوقیہ قفاح تیسری شرب میں دالکر نرم نرم میں اور اس طیار شدہ میں اسکو ملائیں اور استعمال کریں روغن جید روغن بنہ دانہ اور روغن آس اور روغن آلمہ سب برابر ہوزن او میں سو کہ طحلی جدا کریں اور سد سلیو سنبل شوخ زہر قرضل شحم خلل اور قسط عود عام قفاح از قفاح صندل زہرہ ہوا و افطار از ہوزن لیکل اور شحم جید سے سو درہم لیکر عصارہ قرضل میں اگر گرم ہو پونچھ و نہ عصارہ پوست جوزین جو بعد رجار طحل کے موجود ہیں جب آدھا پانی چھایا اور دیگر روغن والین اور پکاتے ہیں تا ایک سبال لکھا جائے اور روغن بان پچھایا بعد ازاں چھایا کہ استعمال کریں لطوفاٹ جید شہدین عہد کہ جدید سپیدی ہائون کی آئی ہوئی بھی دو کر دیتا ہے۔ افاقیا ماز و تیسری ہز الیج کزیرہ یا لبہ اور سنبل لاذن عصارہ پوست جوزین خشک کر لیا ہو عصارہ شقائق النعمان خشک شدہ و بوسے کا چرک روغن بھگڑی سیاہ ان سب سے قرض طیار کر کے گرہ بار یک بار یک گلیان ہون خشک کریں اور مہینہ بھر میں تین مرتبہ آب آلمہ کے ہمراہ طیار کریں خلوف جید بلبلہ سیاہ اذنا زو ہر واحد دس جزو لادن پس جزو برگ اس اور جب آلمہ ہر واحد تین جزو تین رطل زیت و الکر تین روز بھگڑی تین بعد ازاں پکاتیں تا ایک غلیظ ہو جائے اسی کا استرچر مائیں۔ منہا جو بات کہ جسکو مجھے بیشتر متذہبین نے نخرہ کیا ہے یہ دوا ہے اور چھایا زمانہ میں بھی اسکا تجربہ ہوا ہے شرب مزاج اخیر یعنی ہوزن البدر ہم کے استعمال کریں کہ اس سے سو سو سپیدی ہو کر اور کئی نیکر سیاہ بال از سر نو پیدا ہونے میں لگتا اسکا عمل بدن قوی سے مدیتا ہے اور باوجود قوت کر طہیت مزاج میں بھی ہو۔ واجب ہے کہ اگر کوئی مہیا ایسی چیز کا استعمال کریں جو یہ کو پاک کر دے اور طہیت یہ میں پیدا کرے **فصل بیان میں خضابات کو کون کون سے بعض قسم کے روغن لگے ہوئے نظر آتے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ روغن از قفاح خضابات ہیں اور تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ جس عقاقیر میں زیادہ قوت ہو جب اوپر زمینیت غالب ہو جائے اوکے اثر کرنے کو ہائون میں وہی زمینیت حاکم اور مانع ہوتی ہے کہ ہرگز وہ اوپر نافذ ہو کر ہائون تک نہیں پہونچتی اور نہ ہائون میں کچھ اثر اوتکا ہوتا ہے ہاں اگر بعد از مہریش روغن کی ایسی چیز باقی**

پیشگی اور مرغ اندرائی ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر خضاب طیار کرین کہ خوب سیاہ کرکچا اور سیاہی اسکی بادر بھی ہوگی اس خضاب پر کا
 نسخہ یہ ہے صفت ایک رطل مازو کو زیت سی جو رب کر کے بریان کرین اس قدر کہ مازو کو کڑے کھانے ہو جائے اور روئخ اور پیشگی اور کثیر انداز
 پندرہ درہم لچ سناٹ درہم ان سب کو خوب باریک پیسن اور گرم پانی ملا کر لگاتین اور تین گھنٹے تک لگائے کہ رہیں اور کبھی اس میں صفا
 اور دوسرے بھی ملا دیتے ہیں وہ نسخہ جو بعد اسکے مشہور ہے وہ بھی ہے جو کہ مروائخ اور خون سے طین یا کول او طین جو زری او طین تمہارا یا
 کوئی مٹی کیوں نہ ہو سناٹے میں لچنے جو مٹی سر پر لگائی جاتی ہے اور ان سب اجزاء کو ہموان لیکر پانی سے ملا کر خضاب طیار کر لیں
 اور برک چغندر کو براہ جوش دستہ میں اس نسخہ میں ساری عمدگی بھی ہے کہ مروائخ خوب پیسا جائے اور اگر مروائخ کو اس پائیز
 پیسن جس میں کہ حنا اور دوسرے مگر جوش دیا گیا ہے یا دھوپ میں رکھا گیا ہے تو بہت خوب ہوگا مگر اس پانی کو چھ گھنٹے تک ہموان
 اور اسکی رطوبت کی حفاظت کرین ایضا حنا اور دوسرے مروائخ جو مثل سر پر کر کے باریک پیسا ہو اور انداز بریان اور روئخ اور پیشگی
 اور مٹی اور کثیر اور لونگ ان سب کو ہموان لیکر خضاب کرین۔ لائن اس مقام کے اور بھی چند خضابات ہیں جنکو میں نے بعض نقشب
 میں دیکھا ہے ان میں وہ چند نسخہ جسے دل میں قبول کرنا ہے اور یقین اسکے موثر ہونے کا ہے لکھتا ہوں صفت خضاب حید حنا و
 دوسرے دھوڑ روئخ اور شرب اور مرغ اندرائی اور انداز بریان اور خشت الہیہ ہموان ان سب کو سر کرین پیسن اور جوڑین تاکہ سرخ ہو جائے
 اسکے بعد استعمال کرین۔ اور ایک دوا اسی طرح کی مذکور ہوئی ہے نسخہ اوسکا یہ ہے خشت الہیہ سر کر کے شراب میں پیسا ہوا مقدار
 سر کر کے انہی کہ چار اوائل خشت الہیہ سے اور جو خوب سایس کرسان تک جوش دین کہ سر کرکچا ہو مقدار نصف ک اس کے بعد روئخ
 او میں خشت الہیہ کو رستہ دین تاکہ سب اسی میں مل جائے اور برابر خشت الہیہ کے ہلکے سیاہ لیکر اوس پر بھی سر کر دالین بعد پیسنے ہلکے
 کے اس کے بعد سر کرین ہلکے کو جوش دین اس قدر کہ مثل غلوق کو قوام اوسکا غلیظ ہو جائے مگر حجم غلوق بروزن ہموار ایک قسم کی
 دوا کی خوشبو سے ہو کر جب دوا سے کر کے کچالی جاتی ہے میں بعد از ان روغن مساک او میں پھر انشاملا میں کہ اس کے اوپر یک
 بھر جائے اور پھر گاتین کہ قوام اوسکا مثل غلیظ کے ہو جائے اور اگر بھی جائے نواب دوا بد کل حکمت کر کے کسی طرف میں بکاتین۔
 یہ دوا باوجود نیست کر رنگ پیدا کرتی ہے تو سب اسکا قوت چرک آمین کی ہے ایضا کہتے ہیں چاندی کا میل سر کرین بکایا ہوا اکثر
 خوب جوش دیا جائے بالون کی سیاہ کر دینا اور قیوہ میں داخل ہی اور محلول یہ ہواں ہی کہ بے سر کر کے حاضرائخ خواہ حاضرائخ جو
 اور جو صلیط کرنے کے کوہے کو حاضرائخ مذکورین مدت تک بکھا رکھیں کہتے ہیں اگر کسی قبیلہ یعنی طرف میں شخ خشتا قیوہ انھماں اور
 دوسرا قیوہ شیت یعنی سویر کی اور سب اور خشت کی مقدار اس قدر کہ ایک رطل خشتا قیوہ کے برابر دوا قیوہ دونوں ہی جو مجموعہ اویو کوہ
 میں دفن کرین سب انہماں ملو مگر خضاب طیار ہوگا۔ کتنی میں صلیط اگر دوا خشتا قیوہ خشتہ پیدا ہونے کے برابر نصف دین
 اوسکے شب ملا کر گھنٹین کا گڑن کسی خشتہ کہ طرف میں سب کا سب ساہ پانی خواہ غلوق مسود ہوگا کہتے ہیں اگر کہ در تازہ
 جو اچھی ہے جو خشت میں لکھا ہوا ہو اوسکو سولخ کر کے جو کچھ اس کے مغز اور خشم خشمہ میں رکھا لڈالین اور پھر اوس میں تک
 اور قدر و خشت الہیہ اور بھی چھلکے کہ دوسرے جدا کر دی گئی اندر بھر کے اوس پر کل حکمت کر کے چھ روزین ساری اجزا پانی ہو کر خضاب
 سیاہ بن جائیں گے اور سیاہی اور مدد اویا ہوگی۔ کہتے ہیں کہ اگر برک کب رو پیسکر کسی دودھ میں خصوصاً عید ترسکے
 دودھ میں جوش دین تاکہ کثرت باقی رہ جائے اور رات بھر رہنے دین بہت عمدہ خضاب

ہوگا اور میری رائی میں یہ ہے کہ یہ دوا حافظہ دوا اور موہگی خضاب غوغا کی جالینوس نے شہادت اثر خضاب مندرجہ ذیل کی دی ہے کہ کتاب ہے کہ وہ کلی جو مثل فرشتہ کے درخت جزمین ہوتی ہے اور سکو لیکر زیت کر ساتھ پس ڈالو تو ہر اسافر طرب ہونے پر سب سے زیادہ ملاحظہ کرنا اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگر اس کے ہمراہ لکڑی کی گھنٹی ملائیں بہت جلد ہوگا۔ کہتے ہیں اس طرح پوست بچ اور جاگو (مرد) کو قسم کا مید کا درخت جو زیت کو ہمراہ میں کر لگائیں تو بالوں کو سیاہ کر دے اور میری رائی یہ ہے کہ اگر عذب ہونے والے کو صباغ بھی ہو تو وہ عذب زیت اور سکو ان کو صیغ کر دے گا اور زیت کو عرض کوئی پانی ڈال جائے تو ہر موگا اور اس طرح میرا قول ہے اس خضاب کو بارہ مین جو بڑا نامی حکیم نے لکھا ہے کہ برگ شقائق النعمان کو جب زیت میں میسر کر مثل خالیہ کے جو باجی لگائیں خضاب جید ہوگا اگر اس قول کے کوئی معنی ہیں تو کسی عوفس کی شہادت ضرور ہے جیسے پھنگری۔ اور اس طرح قول اہلکار روغن کو پروردہ کرین پوست جوڑے سا بچہ روغن کر لگا کر ناب جو زمین اور اوپر تھوڑی سی پھنگری داخل کرنا کران سب دواؤں کو مین صیغیت الاثر جاننا ہوں۔ اس طرح روغن کر آب شقائق النعمان مین اس قدر لگانا کہ سا با پانی مل جائے اور فقط روغن رچا جو باجیہ اہلکار کہتے ہیں کہ روغن کبھی لیکر تین عدد الہامین پکائیں اور ایک گھنٹہ نرم نرم آغ دین اور پھر صاف روغن کو سہ لین اور ہر ایک رطل روغن کیواسطے چارم حصہ مین تیار کر لیکن ہر نرم نرم جو ش دین اس قدر جو ش کہ کچی گھنٹے سے اور تیل گھنٹے سے محفوظ رہے اور ہر وقت اسے چلاتے رہیں بعد ازاں اور اگر تین روز تک رکھو جو زمین نامہ روغن اثر ہوگا کبھی طرح جذب کرے۔ مین کہتا ہوں کہ یہ ترکیب رنگ پیدا کر نہیں زیادہ تر امید کر سیکے لائق ہے خصوصاً اگر کھنڈ پھنگری بھی ترکیب کجی کر کہتے ہیں اگر روغن بان کو ناریل کے اندر ڈالکر اچھی طرح گل مکت سے اور سکو بند کر دین اور با حیاتا دوسری تہو مین کھنڈ جو روغن برآمد ہوگا اس سے خضاب ہو جائیگا۔ اور بہتر یہ ہے کہ اس دوا کو انعامات شب مین چھنڈا جائے کہتے ہیں کہ اگر خستہ زیت پاک کر کے بارہک پیسین کہ سر سے سا ہو جائے اور روغن کبجہ مین ترکیب کرنا ایک مہینہ تک مرگھیں مین دفن کر دین خضاب طیار ہوگا اور اس خضاب کو لگانے کے بعد اچھی کارنگ اچھا برآمد ہوگا۔ یہ خضاب ایسا بھی گویا بھجپن کا اسپر اجماع اور اتفاق ہے کہ لفظ کا انداز خضاب فوری ہے اس طرح کلنگ لگانا۔ ہمارے زمانہ مین در عہد حیات ملک شمس لدو عجیب اتفاق ہو کر رکھائی جیتی مین سے ایک ایک جیتہ کی کھال اور جھڑی گئی اور ایک جیتہ والا دوسرے پہلو مین داخل ہوا سو رہا تھا اور کئی دھڑکی کے بعض مقام پر وہ کھال جا پڑی پس دائرہ کی کا وہ مقام سیاہ اور خضاب ہو گیا **فصل خالیہ کے بیان** مین اس خالیہ کی لوگوں نے بہت موج کی ہے کہتے ہیں کہ پچاس درہم اولہ اور دیر رطل اس خزانہ کا پانی جو اس سے بنو کر نکالا ہو اور چار رطل آب نالوس مین جو ش مین کر لفت جلا جائے بعد ازاں آگ پر سے اوزا مین اور پچاس درہم طہی اور ایک قیدر مندی اور انا بھی وسمہ اور پینٹیل عدد و زو و بریان اور دس درہم مزاج سرخ اور پچاس درہم صغ یہ اوس مین ڈالاجا اور کالو کجائے تو اقم غلیظ کیا جائے اور سکر اور مشک سے خوشبو کرین اور لیسکے پڑھادین جس مقام پر منظور ہو اس قدر کہ بالوں سے اوپر اوٹکی یہ نظر آئے کہتے ہیں کہ روغن فیدہ دانہ تیس درہم اوس مین برادہ اسرے اور رو شیح ہر دوا خمد چار درہم ملا کر سب کو پیسین اور چھوڑ دین تاکہ سیاہ ہو جائے بعد ازاں جو ش دین اور مشک سے خوشبو کرین یہ بھی جائزہ ضرور ہے کہ جو سوختہ اور بالوں کے چھلکے اور انار کے چھلکے بھی اودین خضاب مین بشمول جنا کے داخل ہیں اس طرح پوست جوڑے۔ ہم نے اودین خضاب کا بیان بحث اودین مفرودہ مین کیا ہے۔ اصول اور امہات اودین خضابی شیخ طرح اور مرزا حنفیہ اور نزل اولنگ اور خرب اور سرور آئمہ پر سیاہوشان اور شقائق جنا اور دسمہ اور نحاس سوختہ اور زیت الحدید آب پوست با ملا کر

عارضن ہوتا ہے اور انھوں سے اس جگہ مراد یہ ہے کہ خضاب کا اثر کو کبھی پیدا نہیں ہوتا ہے بلکہ بال جمیم کہتے بنے رہتے ہیں بہترین اور
 جو ایسے وقت متحمل ہیں یہ ہے کہ اسی خضاب سے لہذا کہ خضاب لین اور خشک کرین خصوصاً اس خضاب سے جین توں خواصہ ہیکہ کبھی
 کی شرکت سے ہے اس سو کو ہوئے خضاب کو جس جگہ رنگت نہیں آئی ہو یا قریب ہو کہ اب جاتی رہو ایک کدڑی مثل مسواک
 کے لین اور اسے ترک کر کے اس کے کنارہ پر اسی خضاب سے جو لبتہ اور معقود ہو گیا ہے تھوڑا تھوڑا دھکا کر اور نین مقامات پر لگانے
 جائیں جہاں بدرنگ نظر آئے۔ ایک قوم روغن خوشبو جیسے روغن بان باروغن لازان اور موم وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں جب
 یہاں ان اثر کرتے ہیں انھوں نے جانا رہتا ہے اور خضاب پختہ ہو جاتا ہے **فصل خراز کے بیان میں** بھوسی اور بھاک خراز اور
 بین کیفیت خراز کا ذکر ہمہ ذکر بالون کے چونکہ مناسب ہر اسلئے ہم یہی کہتے ہیں کہ خراز وہ ابرہ یعنی بھوسی ہے جو سر میں پیدا ہوتی
 ہے اور یہ ایک خاص قسم کا نقشہ خفیف ہے کہ سر کو جو فساد مزاج کے عارض ہوتا ہے اور خاص کر فساد سطح اعلیٰ میں جلد سر کی پیدا
 ہوتا ہے اور بہترین اقسام اسکی وہ ہے کہ آخر کو نوبت بہ نقرح اور زخم کی پہونچتی ہے اور نہایت شریف مقامات روئیدگی میں
 بالون کے اسکا ضرر پہونچتا ہے یہ فساد کبھی مادہ حاملہ بورتی سے اور کبھی خون سوداوی سے اور کبھی دونوں کی شرکت سے پیدا ہوتا ہے
 اور کبھی ایک سو مزاج سر میں ایسا ہوتا ہے کہ جو مادہ صالحہ سر میں پہونچتا ہے اسی فاسد کر دیتا ہے کہ کبھی محض خشکی اور
 بیہوش ہوتی ہے اور تمام بدن کا فراج درست اور جید ہوتا ہے اور کبھی البتہ شرکت بدن بھی خراز پیدا ہوتا ہے علاج خراز خفیف کا
 علاج **نوعط نفعہ** ہی واسی ہوتا ہے اور سر کے خراز کو روغن گل اور روغن بنفشہ اور لعابات کا لگانا کافی ہوتا ہے اور جو قسم اس سے زیادہ
 شدید ہے اس کے لازا میں ایسی دوا کی بھی ضرورت ہوتی ہے جو قوت جلا اور تحلیل کی رکھتی ہو بعد اس کے ترطیب اور تبدیل کرنا
 ایک قسم خراز کی اس سے زیادہ ہی اور خراب ہوتی ہے کہ نوبت نقرح کی آتی ہے اور کو علاج میں واجب ہے کہ تنقیہ فساد اور اسہال
 سے اگر اسکی حاجت ہو کرین اور اسکا بھی لحاظ کرنا بغیر تنقیہ کے ضرور ہے کہ سبب اسی خراز کا امتلاء بدن ہو مادہ سے دور کرنا
 جلا کرنے والی ادویہ سے علاج کرین اور اس کے بعد روغن سے ترطیب کرین **فصل ادویہ طبعیہ خراز کی** کہ جن میں اندر بالکل
 جو خراز قریب العدا اور عید ہوا اور خفیف بھی اس کے دفع کے واسطے فقط آب چغندر اور شہی کے پانی سے دھونا کافی ہے اور جب
 بطبع اور میں چنے کا یا آرد ترمس اور باطلا اور تخم خطمی زیت بین بکا کر اور لعاب میدانہ اور خطمی اور کثیر اور طین خونری اور قیو لیا
 خصوصاً عصارہ چغندر ان سب کا استعمال ایک گھنٹہ کر کے عصارہ برگ بید سریرہ والین کو بغایت نافع ہے اور ترسندی اور
 کزفس اور عصارہ کرفس اور طبع آزار اور دخت اور برگ شمدانج اور برگ کبند اور بہ دواخبر کی دوائیں کبھی خراز قوی پر لگاتی جاتی ہیں
 یا ایک لطیف بین اور بادام مقشر ہمہ مر کر کے اور میں چو کا برگ کبند سائیدہ کے ہمہ اور اسکو آب چغندر میں تھوڑے سر کر کر
 ہمہ ہیکہ لگائے میں ایضا بخود کو نیت اور خطمی سر کر میں لگا کر طلا کرین۔ یا سرچہ نرم نرم کنارہ یا شہنوک ہیکہ حب مثل غبار
 کے باریک ہو جائے مثل خطمی کے استعمال کرین یا خطمی کو زیت میں پروردہ کر کے یا کندر کو شراب میں محلول کر کے زیت ملا کر
 کبک برابر استعمال کرین سلیک دوا لطیف اور سہل الوصول یہ ہے کہ سر کو آب برگ بید سے دھوین ایسے کہ وہ دوا بہت ہی عمدہ
 اور مجرب ہے اور اسے ضرر ہے اور واجب ہے کہ جس دوا سے سر ہو مکیں اس کے بعد شب کو تیل خنزرسہ میں لگاتین جیسے روغن گل
 باروغن بنفشہ **فصل خراز قوی کو ادویہ کا بیان** بورتی اور کربت اور لٹو کا دوا شہم مثل اور دود و شراب اور دوائی اور

مورنج اور آگیندہ سوخنہ اور خرقہ اور ثانیہ غیرہ کو سر کے دھوتے میں استعمال کریں ایضا قیو لیا کو لیکوٹو کا و ملائین اور سہ حال کو
 اور دو گھنٹہ تک چھوڑ دیں یا حسب البان اور ارد باغی برابر وزن میں لیکریانی میں جو شربن اور سر کو اس سے دھوئیں ایضا
 دودی شراب اگر طبل اور صابون ایک اوقہ پورہ چار دھمی سب کو یکجا کر کے تریٹن لگا دیں اور آب چھندہ اور چنے کے مین سے
 دھو لیں اور اسکے بعد روغن آس کو طلا کریں۔ کبھی سر میں گای کا اوجھہ پیکر طلا کرتے ہیں وہ بھی نافع ہوتا ہے جو ایک شب آرام کر کے
 دوبارہ مری خب کو بھی دو انگاٹے میں اور اودہ شکر کا پشاپ سے اسکو دھوتے ہیں خصوصاً مادہ شتر اعراہی کا پشاپ زیادہ نافع ہے
 پسامو آگیندہ و بارہ لڑا خزانزدی کو قومی وادہ و اسبطر وہ دو اصمین قلندہ را ورجونج پڑتا ہے۔ یا کب پورہ کا اور قلندہ پورہ
 لیکر سر طلا کریں اور قبل طلا کرنے کے سر کو مسند ادا لیں اور کبھی ان دونوں کو زیت کو مہراہ جمع کر دینا بہن۔ یا مورنج کو زیت تیز
 ملا کرتے ہیں ایضا کمریت اور قلندہ اور پورہ ہموزن لیکر لاذن شرب کرین اور روغن مصطکی میں گھلا کر سر میں دالیں اور کبھی
 اسمین خربل بھی ملائے ہیں **فصل** ایک دوا کے بیان میں ہے جسکو بعض جدید اطباء نے دھوی کر کے لکھا ہے کہ اسنے خوبہ کیا اور
 عمدہ برابھوئی اشعہ زرد فاتی تازہ نصف جز بلکی چربی ایک جز روغن فیری ایک جز چام جز رلاذن و جز پطرس سر کو صابون اور
 آب گرم سے دھوئیں اور اسکے بعد سوکھ موئے کرے سے خوب ملین کہ سرخ ہو جائے۔ یا از ان اونہیں اجزا مذکورہ کو کبابند و
 لگا کر پین میں بعد دھو لیں و دوسرا مقالہ جلد کے احوال کا بیان بنظر لون اور رنگ کو **فصل** بیان میں **لون**
 اسباب کے جو رنگ کو متغیر کرتے ہیں یا سیاہی رنگ بن دھوپ اور سردی اور میں شدید اور کم نہانے اور کچھ
 اشیائی نے اور خونیں سودا ویت برہو جانے۔ یہ پیدا ہوتی ہے اور زردی اسباب مذکورہ ذیل سے پیدا ہوتی ہے **فصل**
 رنگ کو زرد کرنے والے اسباب اراض اور عموماً اور کمی غذا اور کثرت جماع اور اوجاع لینے و رکے اقسام اور کچھ
 شدید کا بعد مدت پر اور کھانا بستہ پانی نالاب وغیرہ کا بنیا ان اسباب سے زردی لون کی پیدا ہوتی ہے کولات میں اجزائے کی خور
 اور کثرت اوسے سوکھنا بلکہ بقول بعض اوسکی طرف دیکھنے سے بھی رنگت زرد ہو جاتی ہے سر کو کی ہمیشہ خوش رنگ کو زرد کرتی ہے
 زیرہ کو لپو عیشروبات بالقدور لطوخ کے لگانا سر کو ملا کر جس بکھڑیہ کا انار لگا ہو وہ ان دیرنگ بیٹھا سر کو اور مٹی زیادہ کھانا کہ رنگ
 میں بہدہ والذی اور اسی وجہ سے خون صاف جلد تک نہ پہنچتا ہے بلکہ کسی قدر بخار صفراوی خلط کا جلد تک پہنچا کر زردی پیدا
 کرے **فصل** اولن اشیاء کے بیان میں جو رنگ کو اجھا کر دیتی ہیں اور وہ خوبی بوجہ برایت اور مری اور جلا کرتے
 کی پیدا کرتی ہیں۔ جانا چاہیے کہ جب خون اور روح متحرک ہو کر جلد تک آتا ہے اوسے سے جلد میں رونق اور صفائی اور جھلک
 ہوتی ہے اور ان اوصاف کی معین وہ شو ہوتی ہے حسین جلا و خفیف کی قوت ہو (یہ ہمارا صفراوی کہ کہ جلا کی ہے) ہے
 جلد باریک تر ہو جاتی ہے اور چھندہ و در جلد ہوتی ہے اسی جلا کرنے والی شے کے سبب لطافت جھل جھل کر الگ ہو جاتی
 ہے اور جلد ہموکرا و تر جاتی ہے الیہ طرح چھلانی کی کہ لکھا جاہا ہونا محسوس نہیں ہوتا ہے خصوصاً اگر اس خلط بخالی میں رنگ
 بھی ہو۔ یہ خون وغیرہ جسم کے اندر سے جلد کی طرف آکر بہا تاں محمودہ پیدا کرتا ہے اسمین اجتیل اسکی بھی ہے کہ سبب کسی
 پوشش اور لباس وغیرہ کے سردی اور گرمی اور ہوا خارجی سے جلد متاثر بھی ہو۔ جو چیزن خون کو حرکت دے کر جلد کو متاثر
 ہیں اور کایہ فعل تین طرح سے ہوتا ہے ایک تو کہ تولد خون رفیق کی کرتی ہیں اسلیے کہ خون جلد اور رفیق ہے جب کثرت

بہت سے لوگ فحشی اور بھونک چہرے صاف ہوں بالوں وغیرہ سے اور کونکشا سے اور کتیرا دھم ملا کر سر پر رطل کرنا بھینر ہوتا ہے
 عصافہ قناری اور زریج معصر یعنی کسم کا نڈہ پانی اور دودھ کا گرم حبوت کہ دوش بند ہوتے ہیں اوسی گرمی سے اور جو شانہ
 خلاف اور عجمیل حسین و ہوا ہوا جی اور کوشانہ گوشت مٹکا اور سپیدہ بیضہ اور جو شانہ حبشی اور اکلیل الملک محمول
 جید یا طلاء مفسر کہ نہ ترس تم ترس مخم خرو زہ و خورڈاشا سے اس سے محمول یا اویشا طیار کرین مخم جید آرد یا قلا آرد جو
 ہر واحد و ہر وزن ایک خرو عدس مفسر کہ انشا سے ہر واحد نصف خرو زعفران اتنی کہ رنگ آجای شب کو طلا کرین اور صندھم ہندو
 اور خافے کے واسطے جو شانہ پودست خرو زہ یا طلیخ بنفشہ وغیرہ اختیار کرین دوسرے نسخہ بادام شہین کتیرا صغ عنی آرد یا طلاء
 عری السمک حلا اجرام وزن لین اور عری السمک کو بقدر کفایت کھلا کہ حلا دویہ اوہین اینیٹہ کہ کے طلا کرین دوسرے نسخہ
 آرد یا قلا اور جادو خرو زہ و خورڈاشا پودست ہر سپیدہ بیضہ بین ملا کر طلا کرین۔ لمبوس جو بلبل الزریج سے اور بلبل اور بورہ اور
 اجرا بین سہرا شہد کے جلا کرنے میں قوی بین اور اشق اور روغن بابونہ اور صندھ کاندہ بشدت محلی بین املاک زریج فضل سار
 اور زریج نرس بھی مخم و دوسرے زریج معصر یعنی کسم کا زرد رنگ بسانک بنڈہ کرین کہ غلیظ ہوا جی اور اوس غلیظ القوام سے کب
 اوقیہ لیکر مثل قوام طلا کر ان اوہ کو گوندھین پچال کجشک قیق ترس میں مخم خرو زہ بزرالنج مفسر اور خوب سائیدہ
 کر کے طلا کرین مخم و دوسرے کتیرا مزاج شامی جو مثل خبار کے بسا ہوا ہر زعفران ترس لب حب لفظن ہر واحد سہرا کجشک قال روغن
 بادام ملا کر طلا کرین اگر تمام شب چہرے پر طلاء کر دل سپید اور زریج سپید اور زریج سرخ اور زریج سرخ اور زریج سرخ اور زریج سرخ اور زریج سرخ
 منہ دھو تین چہرہ خوب مرچ ہوا جی کا۔ یہ سخت اور لہوت محلی اوہی اوسی چہرہ سرور کو نافع بہتے ہیں جو کہ ابتدا ہذا مین بدوہ
 ہو گیا ہوا و زرد اور شورادس میں ایسے ہوں کہ بھول گیا ہوا و زرد اور دانہ سے اور بھراے ہوں اور کجی حبوت ادس پر لگا یا جاو
 ان سبکو دور کر دیکھا۔ بروقت حاجت روغن زرد کو سہرا سر کر اور شہد اور کلف بورہ کے استعمال کرنے میں ہن اور کلف بورہ کا
 استعمال ایسی جگہ جرم بورہ سے بہتر ہے ایضا ایک رطل صابون اوسی کے برابر اشق تین رطل پانی میں حل کرین کھلا کہ
 ازان اوہین سات سات اوقیہ کنڈر اور مصطکی اور لطر و ن ملا کر سبکو سپین شیشہ کی کول وغیرہ میں جب خوب نہیں جاے
 رات کو استعمال کرین ایضا مٹکا آٹا اور چنے کا مین اور آرد باقی اور آرد جو اور ترس اور ابر سبک نرس سب خوام وزن
 صمغ عربی پنج سدس نصف نصف وزن ادوہ مذکورہ کے سبکو سپیکر قرص بنالین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو دوا کلف اور
 برش اور آٹا جلد رری وغیرہ اور کمودت خون کو بھینر ہوا سکا لفع خمین لون میں بھی اقوی ہے اور اوس دوا کی بخوری سی
 بیان کافی ہے **فصل بیان مین حفظ جلد کو دھوپ اور ہوا اور سردی سے جس شخص کو ان امور سے**
 اگر نہ ہو پچا ہوا اور جلد وغیرہ پر کسی قسم کی خرابی الگئی ہو واجب ہو کہ سپیدہ بیضہ یا آب صمغ یا ہوم روغن کا طلا کر یا مبدہ
 صاف پانی میں بھگو کر کے اوپر کا رقیق اور صاف لیکر سپیدہ بیضہ میں ڈالکر موند پرے **فصل انار اور نشان چوٹ**
 گلنے کے دور کرنا اور سیاہ نشان کا دور کرنا سیاہ نشان اور جہاتین کو تو نقطہ درانک سپید شدہ اگر کسی پر
 ساتھ طلا کیا جاوے دور کر دیتا ہے۔ یا لباب خیر ملا کر داسنک کا لگانا اوکو دور کر دیتا ہے۔ اسی طرح سیاہ مچ میں جو خیر نکلتا ہے
 اور وہ شہور ہے وہی نافع ہو اور بخوبی نفع کرتا ہے اگر طلا کیا جاوے۔ وہ ترکاری جسکو طفل المار لکھتے ہیں اور اس طرح برگ سر

اور کندر اور سولی اور قلعہ نازہ و ترہیز اور رخ کے یہ سب مثل آب کشیز اور کرس کے ہیں اگر اس نشان پر جو نازہ اور قلعہ نازہ سے جو ہر اور سرگرمی کے لگا ہیں نشان مذکور جانا ہے اگر سرنگ بنگ کا ہو اس طرح کندر اور نظرون کا لگانا بھی مفید ہے اگر وہ کے لگانے سے وہ نشان جو باوجہ ان کے رنگ کا بھی برنگیا ہو مت جانا ہے اور مستحق ہر اور شہد کے بھی یہی اثر کرتی ہے اس طرح ملک لہلہ اور لہلہ ان بھی باور دے کہ اس نشان پر چند رنگی سے دین - اور وہ باغیوں بھی جیسے طلحا جید اسی کے واسطے باور دے مصلحت مفید لکیر رہم معدت سوختہ حرف ایضاً بر ایک دو ہر ہم باش مفسر نصف در ہم خود سپید مفسر و وہ ہم کمر سے تر من نصف نصف در ہم زہا لہو الیکہ ہم نہایت پوری ہر ان نشانے الیکہ ہم اثر و تیکہ ہم آب جواد رنگ لاکر لاکر کر آب نزع کر ساتھ ایضاً اینٹ پور انے مٹی کے جرن پر جو انہم جانا ہے اسکو طلا کرین اور کیکہ روغن جوز کے ہمراہ ایضاً نظرون اشق در کرسیت زرد و مجوزن لیکر کر کہ میں طلا لیکر کرین تاکو قوت اودہ کی لوٹ جای اور تیزی کی ہو جائی اور زخم نہ ڈالے - اس طرح قیو لیا اور پچا لیا کبوتر و صابون اور کندر و بارہن لیکر کر میں لاکر طلا کرین ایضاً بارہ سنگھا سوختہ کر کے جب سپید ہو جائے کندر اور کندر تر من آرد کر سہن و دوات لاسبت ہونکہ قوت اور باور دے تھ بعد نیک حصہ اودہ مذکور ہ کے ہم ایک انین سے کمر یا صمغ عربی رنج ا وزن ایضاً پیلہ ملک لہلہ ہم نہاد کرین بعد از ان نظرون اور چونہ خاکستہ لگور کی پیل سپید شد کے ساتھ جمع کر کے طلا کرین یہ دوا نمش کر اور زخمون کے نشان کو بھی مفید ہے - کہی حفظ جلد بین پچھون کی بھی حاجت ہونی ہے فصل جھاک کو حل کر اور زخمون کے نشان کا بیان جتنی قوی اودہ اور کی فصلون میں مذکور ہو چکیں وہ اودہ نشان ضعیف کو جو زخم سب سے برہما بین مفید ہیں اور بیشتر آثار زخم کی واسطے اودہ مجرہ بالخصوص کا بھی استعمال ہوتا ہے - کہہ چکی کر بی ایضاً و اصل آوازہ ہو موشرا سا شد لاکر باقی لینے پودہ اور رنگ شور شد متوجہ کر کے - فاسدہ اگر اگر زیت میں پختہ کر کے جب غلیظ ہو جائے استعمال کرین اور یہ مجرب ہے - اس طرح یہ صاف بھی مجرب ہے صفت ایرسا اور قسط اور رنگ منسول بارہ سنگھا ہلایا ہو اور نشق کوٹ کر استعمال کرین نمش اور کلف پر بھی موثر ہے ایضاً اونٹ خواہ اور کسی جانور کی مگنی جو کہ نہ ہو کر سپید ہو گئی ہو اسے آخراں بوسیدہ بر واحد اس جزو رنج قصبہ جو خشک ہو گئی ہو میں جزو کوراب من مٹی کا اس جزو نشانہ و اس جزو تر من باج خبذہ روغن تخم خرلوزہ روغن آرنہ مفسر ہر واحد اس جزو میں اس جزو حب لہان پذیرہ جزا ب شعیرین گوندہ کر طار کرین اور اگر اس میں قسط اور مراد زرد ہر واحد اس جزو میں لہان نہایت عمدہ ہوگی - ہم نے ان آثار کے دور کرنے کی اودہ اس مقام سے پیشتر بھی دوسری جگہ بیان کر دی ہیں فصل خون مردہ اور ریش اور کلف اور نمش کا بیان خون مردہ اسی سبب سے کسی جگہ ہم کر سچا ناسی کہ بالو کسی رگ لگا کر مٹی سے موند مکمل کیا یا کسی مزہ و خیر سو دہ کر شکستہ ہو گئی پس خون اور پر والی جلد کے مجب سے ہو کر دہ گیا ایسی جگہ کہ اوسی موضع کا رنگ اور شکل خون تک پہنچی ہے - جو خون مردہ مایل بر حمرت ہو اسے نمش کتنے ہیں اور سیاہ رنگ کو برش اور لٹخی لینے جو خون لٹھا ہو اسے معلوم ہوا سکھانا کلف پر جسکو مہندی میں چھاتی کتنے ہیں - اور بعض لوگ خال اور تل کو بھی کلف کتنے ہیں - اکثر اوقات میں صاحب نمش کے دونوں ہونڈہ چھٹ جائیں اس لیے کہ وہ سنگھ مزاج پر پوست غالب ہوتی ہے - ان سب امراض مذکورہ کے علاج میں بہت جلدی کرنی چاہیے اور تیل سیاہ ہونے اور سیاہ ہو جانے خون کے تدارک کر لینا لازم ہے اس لیے کہ بعد لکھی اور سیاہ ہو جانے کے پھر علاج

بدشماری ہو جاسے۔ خون مردہ اور برش کو فوراً ایک مضیق لینے آگے کر کے باریک جلد ہٹا کر دور کر دینا چاہیے کہ ایسی احتیاط کرنی لازم ہے کہ زخم نمونے پائے۔ پھر اگر کوس مقام پر کوئی شے خشک بستہ ہو رہی ہے بزمی اوس نکال لینا چاہیے اور اگر بستہ نہ ہو تو اسے بزمی بنادینا چاہیے بعد ازاں علاج ادویہ کی ایسا کرنا چاہیے کہ اچھی طرح صفائی اور علا پیدا ہو۔ خود ہمتے غشش اور برش کا علاج اسی طریقے سے کیا ہے اور ناکل ہو گیا ہے مگر واجب ہے کہ بعد ایسے علاج کے فوراً اعتدال نفس کا بھی استعمال کریں تاکہ رگون کو نمونہ سے بچو و بارہ خون غریبہ اور عہد علاوہ بران جب ادویہ جلا کر استعمال کرتے ہوں اور کئے ہمراہ بھی حرکت ادویہ کا قصد کریں ایسا نہ ہو کہ ادویہ جلا کر باعدت بین وہ طبعی مہولی راہ سے رگون کے خون صالح کو جذب کریں خصوصاً ابتداء کلفت کو علاج میں اس امر کا لحاظ کرنا پڑتا ہے اور اسی سبب سے لائق اور نرا اور نہیں ہے کہ ایسی ادوا کا استعمال کریں جو شدت لفع پیدا کر دے جن اور جو کلفت مزمن اور کثرت ہو چکا ہے اور اب بڑھتا ہو بلکہ نثر گیا ہے اوسکے علاج کرنے میں اس امر کا جو اور بیان ہوا خوف نہیں ہوتا ہے بلکہ اوسکے علاج میں دوا کی مکمل اور علاج کا استعمال دونوں طرح کی دوا بین ضرور ہے کہ نفع حاصل کرنا اور نفع سے بچنا اور پے اور پے وسیلے ہی طریقہ جاری رہے۔ کلفت مزمن اور کثرت فقط وہی ہے جو سیاہ ہو گیا ہے اور کوسوا اور کوئی قسم کلفت کی مزمن نہیں ہے۔ کبھی ابتداء زمانہ میں خون مردہ کی تحلیل آب گرم کثیر المقدار سے ملن مہولی ہے اگر درنگ اوس پانی سے لٹول کیا جائے خصوصاً اگر اس پانی میں قوت جلا بھی ہو اور کبھی ہنوز پہلے لٹول وغیرہ سے کچھ لگا دیے ہیں۔ کبھی شفاف مراد شفاف درجی بھی اگر جلا گیا جائے مانع ہوتا ہے کہ بعد فاکم مقام ان ادویہ کی بدو اسے کہ پہلے موضع کلفت کو دھو دالین اور سکے بعد دن بھر بین دوا مرتبہ طبع اکلیم الملک کا استعمال کریں سب سے بہتر جو اس مرض میں استعمال ہو رہی دونوں دوا بین ہیں اگر اگر حالیہ کے ساتھ مستعمل ہوں۔ جو شفاف مرے بنایا جاتا ہے اور یقیناً ادویہ جو اس میں داخل مہولی میں سب ضعیف العمل ہیں ترش سر کریں ہنگو ہوا انجیر بشری خون مردہ کو تحلیل کر دینا جو اسبطح نظرون بران کیا ہوا۔ اور پچال کبوتر اور بورہ برابر وزن لیکر جلا کر بین شدہ لاکر۔ ایسا پہلے موضع کلفت کو نظرون سے دھو دالین بعد ازاں صغیہ طعم کا اعتدال کریں اور پھر روز بندھا رہنے دین بعد اسکے دھو دالین اور سوساں چھو بین تاکہ خون وغیرہ سے رطوبت برآمد ہو بعد ازاں خون کو پوچھ دالین اور جو رزنگ یونین چھو دین بعد ازاں نمک سرالین کریں اور دوا کھنکھنک نہی دین بعد ازاں اس دوا کو اسیہ یا پوچھ رگین کر سارا خون نکال دیا جائے وہ دوا یہ ہے کہ نظرون جو نہ موم شہد پہلے موم کو کھلا بین شہد کو ساٹھا دے پھر جلا کر کوسا دھو کر دن اور دن بھر بین میں چارواہ پنج خیز استعمال کریں اور موضع او فون پر لگی رہنے دین پس نشان خون مردہ کو دور کر دیگی اور جلد غ کو دنگو دالے سر صیغے ہندوستان کے ہندوین رسم ہی جاتی ہیں اور انکو بھی دوا دور کر دیگی۔ ادویہ مفردہ میں سے جو کہ جید اور عمدہ ہے کہ شہد سیاہ لساب بزرگ اور بادام شغ غم کرکٹ اور شحم ترب الخیر کا دوا دم آب جیر لکھ کا دوسکے ہمراہ اور کثرت و برک بیروج کہ شمش پرلی جاجر اور کثیر لاکر ایک ہفتہ ہمراہ در ریزش بھی طبع جید ہی خون مردہ کو واسطے اور جلا ادویہ ایسی جن میں قوت جلا کیا زیادہ ہو دوسکے بھی بکار دین کہ دوا کا دوا اگر شہد بین ہو چکا ایضا فردا اور مراد ایضا اور لعل الزہر لینے بیوس جسے تلخ پاز لکھتے ہیں ہمراہ شہد کو اور بیج خرف نہ۔ بالینوس اور دیگر اطباء نے تجویز کیا ہے کہ جو زخمین لینے جو زخم شہد اور جلا ہوا چکنا اور ہموار خوب باریک چمیکہ رات بھر استہارہ باندھا جائے اور پھر اسی کو دوبارہ باندھیں ایضا فاشرا یا فاشراستین اور خیر لینے لاس آب الگور اور جب البان اور یا سین فصوص

کو دنگو دالے کے دوا
کی دوا

یا سین تازہ اور برادہ دندان نیل اور صفیر ہوا سر کے اور دونوں قسم کے فریق اور دوا رینی نہ محتاج اترج بھی اسکے لیے جدید ہو
 - ایضاً لکھو جسکو خد فونی کہتے ہیں اور پتھال کو نیز اور پتھال کو تنک اور پتھال باز بھی مفید ہے ایضاً فلفل ایکوز اور جرنہ و جرنہ زرنج شرم
 اور زرنج زرد و بر واحد و جرنہ و جرنہ میں گوند ہر کسی کو نہ بین اور ٹھاکھین بروقت حاجت پہلو مقام غول بہت کو نظر میں نہ دھو الین پھر نیام
 کا خلد پانچ روز تک کوں بعد ازاں ان اسی مقام کو سوئین سے گودین اور بنسور مذکور سابق فرقہ و دفعہ سے رطوبات و دفعہ کو جو چین اور صبر
 اور سہرنگ چکرین اور دوا یہ مذکور جو کو نہ بین رکھی ہوئی ہے اور سہرنگ کا پانچ روز تک صبر کریں اور اس طرح مکرر پتھال کرتے ہیں کہ لکھا
 خون مردہ کا اور نشان و شرم لیم کو نکال دے جو جا لگے - ایضاً بون اور کتیرا سمون لیکر فرض سنالین اور مکرر ملا کر خدا کریں اور صابون
 سے دھوئیں یا کدو و خشک کو خوب مسکر تھوڑی سی زعفران ملا کر استعمال کریں ایضاً کلین قرطبی اور جب لفظن کو آب حابلون میں
 مسکر ملا کریں کہ نش اور کلف اور آبلون کے نشان ان سب کو دور کرنا یہ اس طرح در زیت کو ملا کر - اور اس طرح دقیق کر سنہ
 اور دقیق تر سب اجزا سموزن لیکل ملا کریں - خفیت اور جہ کلف اور شل اور جمیع آثار کو دور کر دیتے ہیں جسے لعاب مہدا
 ہوا زعفران کو اور جب الفرج اور طبع نہ کلف کی در کر نیوالی دوا تخم زرب اور خزل کو اس انجیر میں جو کر میں بھگو یا لکھو گوند
 سما کریں با جود و اگر خزل اور زرنج سے بنائی جاتی ہے بشرطیکہ زرنج اس قدر ہو کہ ٹھوڑا سا دبا کر کسے اور زخم نہ ڈالی اور آثار کو دور کر دے
 ایضاً قسط اور دوا رینی کسوم کو زرد پانی میں جسکو پور کتے ہیں ملا کر ملا کریں ایضاً تراب زنبق اور تخم جرنہ اور قلع اور
 بادام تلخ کو استعمال کریں ایضاً زرد پانی میں کسوم کے قفل اور تخم جرنہ کو ملا کر ملا کریں ایضاً لصل لزعفران اور لصل زمر
 ایضاً قفل کو کر کے پیکر لگاتے اور جب ان ادویہ کی تیزی کو منع پیدا ہو جو زرد الین اور ٹھوڑی دیر کے بعد پھر لگاتے -
 ایضاً تخم جرنہ اور نشاستہ مردانگ سپید ہوا ایکوز اور ٹھوڑی سی زعفران اور رنجھ کی لمبیدی اور کتیرے کے قفل کو جمع کر دے
 با آلا اور اگر دوا رند حلیہ و جرنہ اور زرنج بادام شیرین اور ناریل کا تیل اس قدر کہ سب ادویہ کو کافی ہو - دوا خلیون و جرنہ
 اس نسخہ کے نسخہ ایک اوقیہ مردانگ دوا قیہ زیت گندہ بن پکا کر جب کھل باجی رانی کا لعاب اور تھپی کا لعاب ہونان ایک
 ایک و قیہ قفل اور زمر واحد پانچ درہم یہ دوا بین پسک بھر لعابات کو ملا بین اور اسکے بعد کو خوب پسین بعد ازاں زیت نہ کر
 ملا کر دبا خلیون طیار کریں قرص خیدار یون چار درہم سپید رانی دس درہم اشق قفل ہوا دوا درہم اتھالی بن گھولیں کہ
 فرض بنجاری دوا می ایجاد حکیم سائر نامی کی جدید ہے سنگیو جسکو تخم بنوا اور تخم کونج بھی کہتے ہیں دودھ میں اور ہلکے درہم تخم
 زرب استخوان ہوسیدہ جب البان و جرنہ قفل زمر تخم جرنہ قسط بادام تلخ حواس میو فرض طیار کریں اور استعمال کریں یہ دوا ایسی کامل ہو
 کہ اسکا مثل بہت کم ہے جسکا نسخہ ذیل میں لکھا جاتا ہے نسخہ دودھم پارہ گشت کریں کھنڈل میں اور تین درہم بادام تلخ جو
 پستے پستے اثنبار یک ہوا می کہ اسکا اثر باقی نہ رہے اور کھل سیاہ ہوا می بعد ازاں ہونان اسکے تخم جرنہ خوب کر با ملایا بین اور
 طیار کریں اور یہ مفید ہوا رنجھ کو ہنا یا کریں ایضاً سداب کو بی اور زعفران واحد ایکوز طین قنبولیا جو سبز ترین جز کدرا ایک جز و جرنہ
 دودھ و زرنج و حلیہ و جرنہ و زمر سات اجزا اس طرح موم اور صمغ کو دغن بادام سے گھلاتے ہیں اور تین ہوا لیا کو آب گرم میں بخار کریں
 اور سب جز لکھا و الین ٹھوڑا سا سمندر ملا کر استعمال کریں گندہ بادہ مقدار اسکی رنگ لگاتے کہ زخم دلدیگی - اٹھائی کدے کہ جہو کی
 جھاتین کو نصدر رنگ ارنہ کھولنی بھی دور کر دیتی ہے لیکن اس نصدر سرخی جہو کی سعفہ کی ایسی ہوا قیہ فصل و شرم

نسخہ

اور اسکی دوا کا بیان دشمن گزند ناگودانے سے جو داغ پڑتے ہیں اسے کہتے ہیں دشمن کے داغ کی ارد گرد نیوالی اور دوا اگر
تو سینے باب شمس میں بیان کر دیا ہیں اور بیشتر فقط نظرون سے دھونا اور اس کے بعد ملک العظم ایک ہفتہ اور سہ لگانے سے بھی
یہ داغ چھپ جاتی ہیں بشرطیکہ قرب زور سے باز رہی جائے اور تک سیالشی کچا دی اور پھر ملک العظم کو دوبارہ اوسمی طرح لگا کر لینی ایک
داغ سب چھوٹ جاتین اور اس کے ہمراہ سیاہی و شحم کی بھی دھو ہو جاوے گی۔ اگر نہ کر لیں مگر نہ نون پھر سوا اس کے کچھ بارہ دوا
کر سوتی سے اس جگہ کی جلد کو خشک کریں اور بلا دھوئے زخم والین اور رطوبت کو مع سیاہی وغیرہ کے نکلنے میں فصل یا دشنام
اور حمہ مفرطہ کا بیان بادشنام اس فیج سرخی کو کہتے ہیں جو ابتدا ہو جذام کی سرخی سے مشابہ ہوئی ہے کہ مجذوم کے چہرہ پر
آجانی ہے یا اطراف مجذوم چوٹی ہے خصوصاً بارون میں یا اور سردی کے زمانہ میں اور کبھی ایسی سرخی یعنی بادشنام کے ہمراہ قروح
بھی ہوتے ہیں اور سبب اس سرخی کا یہی ہوتا ہے کہ بخار دھوی کثیر المقدار ہو جو بردت کو محقق ہو کر نکلے نہیں پاتا ہے اور
بیدار کرنا ہے علاج اسکا اسماعال اور فصد اور بخیر لگانا اور زنجبیاں کرانے کے بعد ازان بھر دہ مذکور کرنی جو خشک کے واسطے ابتدا
جذام کی جاتی ہے اور اسکا بیان اس سے پہلے ہو چکا ہے **فصل بیان میں بہق اور وضع اور برص ابض اور**
اسود کی فرق بہق اور سپید داغ میں لینو جو برص خفیفی ہو یہ ہو کہ دونوں بہق کی سپیدی اور سیاہی فقط طبع میں ہوتی ہے
اگرچہ کسی قدر اندر بھی ہو گوشت خوردی سی ہوئی ہو اور برص کی سپیدی جلد اور گوشت کی گذر کر پڑی ایک ہو یا جاتی ہے
سبب عام ان جملہ اقسام میں یہ ہے کہ جرقوت رنگ کی بدلنے والی ہے کہ تمام بدن میں ہر ایک جگہ کا رنگ اوسی غذا میں
سید کر دیتی ہے جو اس جگہ پہنچتی ہے اور اس قوت میں ضعف آجاتا ہے اسب سے مادہ غذائی کو مشابہہ ہر رنگ جلد کے نہیں
کر سکتی اگرچہ بہق واسطے بدین مادہ سپیدی کا رفیق تر ہوتا ہے اور قوت و دفعہ قوی ہوتی ہے کہ اس مادہ کو سطح جلد پہنچانے
پر اور برص کا مادہ غلیظ بھی ہوتا ہے اور قوت و دفعہ زیادہ ضعیف ہوتی ہے اسی سبب سے مادہ بیاض باطن میں رہ جاتا ہے کہ ہر جرقہ غذا و
پہنچتی ہے اسکو ناسد کر کے اپنی طرف پھیرتا ہے پس اتفاق کی زیادتی ہوتی ہے اور تغیر لون میں مشابہت پیدا کر دیتی ہے جو
ہے اگرچہ کسی اچھی غذا کیوں نہ اس جگہ پر جو سطح مزاج صحیح اور نیکہ کا حال ہے کہ مادہ فاسد کبھی اصلاح کر دیتا ہے اور مائع و
کر دیتا ہے بعض درختوں کی بھی ایسی ہی کیفیت ہو کہ اگر ایک جگہ لونی جائیں اور زمین سمیت ہو پھر تبدیل مغوش یعنی جاع
نشاندہ درخت کی اوکی سمیت دور ہو جاتی ہو ایسی کہ قابل کھانے کے اونکے پھل بھول پتیاں وغیرہ جو جاتی ہیں اور برعکس
اسکے اگر اچھی زمین سے خراب جگہ کو لگا کر لگاتین ماکول میوہ و درخت زہریلوں میں چنانچہ جالینوس وغیرہ نے ذکر کیا ہے
کہ ایک درخت جو نام تنج تارس میں ابنا مشہور تھا کہ اس کے پھل زہریلوں تھے جب اسکو مصر میں لگا کر ماکول جالینوس کی سمیت ہوتی
اور قابل کھانے سے ہو گئے یا جس طرح الوان اور رنگ حیوانات اور نباتات کو بخندب خللات ملتا اور ابعاد کو بدل جاتی ہیں ایسی
ہی کیا عید ہے کہ مواد بدن انسان بھی بحسب اتفاق کرنے کے بطرف اعضا مختلفہ المزاج کو عام پس سو کہ وہ مزاج
صحیح اور اصلی ہو یا سوز مزاج ہو اس متجمل بطرف مزاج عضو متغیر الی کی ہو جائیں ایسے کہ اعضا کو نسبت بدن انسان سو کہ
جو کل بسط لینے کر زمین کو بلا مختلفہ سے ہے نتیجہ تمہید یہ ہوا کہ جسوقت کسی عضو کا مزاج بغنی ہو گا جیسے برص میں
ہے اور گوشت اس عضو کا مثل لحم المذوف کر سپید اور ڈھبلا ہو جائے پس جو مادہ اس عضو تک پہنچ مزاج عضو

انچونکہ بنی کی طرف پھرد اور رنگ اسکا سپید کر دے اگر کسی سیاہی مادہ صالح کیوں نہ آیا جو دم و لون بہن یعنی بہن اسود اور بہن ابھیں
مین یہ نفر تو ہر کہ بن اسود کا مادہ سوداوی ہو تا ہو اور ابھیں کا خام ٹہنی لیکن وہ مرض جسے برص اسود کہتے ہیں اسکی نسبت برص
ابھیں کی طرف ایسی نہیں ہے جیسے بہن ابھیں کا بن اسود کی طرف ہے بلکہ برص اسود جس مخالفت و حقیقت برص ابھیں کی ہے یہ بات
اسوجو سے ہے کہ برص اسود وہ قریب تو متفقہ ہے (جیسے بنیٹھ ہندی مین بنیٹھسا داو کہتے ہیں) او وہ داو ایک قسم کا شکافہ ہوتا جلد کا
جو کہ با انہم فیشونت شدید بھی اوس میں ہوتی ہے اور اس کے علاوہ موٹے موٹے جھلکے بھی اتر کر تھین میں سے طوس ماہی گردن پر ہوتا ہیں
اور ان سب کے ہمراہ خارش بھی بہت ہوتی ہے اور یہ مرض بسبب ایک خلط سوداوی کے پیدا ہوتا ہے جو کہ جلد میں سما جاتی ہے اور وہاں
قریب سے اس مادہ کو جلد اپنی طرف کھینچ کر لی جاتی ہے اور وہ تشراب مادہ اوڑے جانا جلد کا ایسا قوی ہوتا ہے اور اس مادہ کی تشراب
موضع مخصوص مین ایسی قوی ہوتی ہے کہ خلط تیز لون ہی مین اسکا اثر نہیں ہوتا بلکہ دیگر آثار ضعیفہ مذکورہ بالا بھی پیدا ہوتے ہیں
— یہ برص اسود مقدمات بخام جسم اور باوجود کہ یہ قسم نہایت رومی ہے اور سب طرح سے کہ بعد از مین ہونے کے پھر از اسکا مینعت
— اسیل بن ابھیں جو مین ہو کہ وہ نسبت برص ابھیں کے اسلم ہوتا ہے اور یہ سب امور پہلے مقدمات سے بخوبی معلوم ہو چکے ہیں
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سپید داغ کبھی بخون کے لگانے کے مقدمات پر بھی ظاہر ہوتا ہے اور ان مقامات پر اس کے نمودار ہونا
سبب اکثر یہ ہے کہ جو رطوبت خون کہ ہمراہ جو تھوڑی وقت قریب جلد کو آتی ہے اور جام او سے بخوبی چوس کر لکھا نہیں دلتا ایسا جلد
جورج جو کہ اپنے افعال میں شیعہ ہو جاتی چلندا کامل طور سے تبدیل اود کی اپنے رنگ کی طرف نہیں کر سکتی علامات بہن اسود کی
نشانت کچھ اور اہم نہیں ہے دشواری اگر سے تو اسی مین ہے کہ وضع لینے بہن ابھیں اور برص رومی مین نفر دیکھا ہے اسکو کبھی طرح
پہچانا جاسکے۔ سمجھا اور اور مادہ کے ایک بڑا فرق ان دونوں مین یہ بھی ہے کہ بہن ابھیں جس جگہ ہوتا ہے وہاں پر بال اپنی پہلی
رنگ پر آگتی ہیں اگر سیاہ بال اس جگہ کے ہونے چاہیے سیاہ اور اشقر مین تو اشقری پیدا ہونے میں اور برص رومی پر کے بال
بسی سپید آگتے ہیں ایضا برص رومی مین جلد نہایت نرم اور پاکیزہ نسبت تمام بدن کو ہوتی ہے اور یہ بات اگرچہ کبھی وضع مین
بھی ہوتی ہے مگر بہت کم ایسا اتفاق ہوتا ہے۔ ایضا اسو کی چھوٹے سے وضع مین خون براد ہوتا ہے اور برص رومی مین غریب
کی دوسری چیز یعنی رطوبت مایہ برآمد ہوتی ہے اور یہ قسم برص کی ابھی نہیں ہوتی ایضا جو سپید داغ سٹے سے سرخی پیدا کرے اسکو
نروال کی امید کرنی آئے ہو کہ شاید وہ بہن ہے اور اگر تھ سے سرخ نہ ہو وہ رومی ہے۔ بہن اسود اور برص اسود مین فرق یہی
ہے کہ اکثر اشقر و لٹس و خرق جو اوپر مذکور ہو چکا وہ برص اسود مین ہوتا ہے بخون اسود مین ہوتا ہے پھر بھی اسکو صرح کا ہوتا ہے
ابھیں قسم تو اسکی بانٹوخت ہوتی ہے اور ابھیں قسم المس اور ٹیکنی ہوتی ہے۔ مگر جانب ہونا دونوں ابھیں کا برص ہو خواہ بہن برص
اور چکنا مہٹ برص اسود اور بہن اسود دونوں کی ابھی بات یہی اسلئے کہ چکنا پن دلیل بہن کی ہے اور مین ابھیں اقسام برص اسود
لون مین بدن کے رنگ سے نہایت مخالفت ہوتی ہے اور بعض قسم کا رنگ قریب لون بدن ہوتا ہے یہ قسم اسلم ہے۔ جو برص قدر
گرا ہے کہ نہ تو سٹے سے سرخی آتی ہے اور نہ خون دیتا ہے یا پھلنا اسکا زیادہ ہے کہ بہت دور تک پھیل گیا ہے اس کے نروال کی امید
نہیں ہوتی۔ اسیل جو مین کساعت بہ ساعت بڑھتا جائے اسلئے کہ اسکا مزاج قوی ہے جو مادہ اس تک پہنچتا ہے اپنی طرف
اسکو پھیر لیتا ہے اسی جهت سے وہ رومی ہے فصل علاج مین بہن اسود کے ابتدا علاج کی فصد سے کرنی چاہیے اگر خون

کثرت ہو اور اس طرح غلط محرق سوداوی کا طبع افسیمون اور غار لقون بلبلہ سیاہ لبہ خلیج اسلو خود دس رسیب اور انہی کے ساتھ ازراہ
 قبیل اور ادویہ بھی ہیں جہاں مہنی اور لا جو را اگر اس مرض کی ادویہ مسلمان داخل کیا تین بہت بہتر ہوگا۔ خربزہ بیض اور ابرج وغالباً
 اور ابرج و رفس وغیرہ بھی۔ سب سے زیادہ فائدہ رقیقہ کے مارا الجین ہوا افسیمون کے گہرے روز بوزن ایک درہم کے افسیمون ایک گندہ
 مارا الجین کے ہوا پینا چاہیے کہ آب سانی تنقیہ کر دیگا۔ کبھی اچھی اچھی غذا و نمکا استعمال بھی اسکو نافع ہو سکتا ہے جسکا کہیں جسبہ
 اور حمام اور ادر لعل افسیمونی کی بھی تاثیر اسکے واسطے اچھی ہے سفوف جربین اسود اور برص اسود و لون کو نافع ہے۔
 بلبلہ سیاہ افسیمونیز ہر واحد ایک گروہ و فزادہ ہر روز صبح کو تین درہم اور شام کو اسقدر استعمال کریں اور حنف بدن میں گرمی
 زیادہ معلوم ہو چند روز جو تین پھر دوبارہ استعمال کریں۔ واجب ہو کہ زیادہ تر توجہ اونکی طحال کی اصلاح میں رہے اگر کسی
 قسم کا فساد و سہلن اگیا ہو یا جذب سودا و اس سے بوجہ ضعف کراچی طرح ہو سکا اونکو بلبلہ سیاہ فاشہ جبین قوت جلد کی بخوبی مہنگائی
 جاتین اور البی و طلا ہون اور خنک صبح کو کھینچا یہ مقام مہر و نہ تک پہنچا تین اور جب طلا کے ٹکڑے سے بچھڑا جا جائے اور دانہ دانہ
 سے پڑ جائیں چند صبر کریں تا انکو جلد اور کھال او دھڑکے گر پڑے پھر دو کو دوبارہ لگاتین اگر دوبارہ استعمال کی حاجت ہو
 اور شہرہ انتہی و دیگر رنگ و لگائی مناسب ہوتی ہے کہ نقطہ نقطہ سے پڑ جائیں بلکہ جھوٹے لٹع شروع ہو دو اور دوا و لعل نائیکہ سکون
 ہو جاوے پھر عاودہ کریں۔ یہ ادویہ جیسے کہ فشا اور لعل اور خردل اور حرف اور ابرج کرنے والے قیواعت کو دودھ اور شہرہ طرح اور حبل اور
 تخم ترب و پوست بچہ کو اور طلا کیجیے یعنی ٹوٹری کی بھی بہت میں نافع ہے اور برص کو بھی اسواسطے کہ خون کو ٹوٹری خوب جذب کرتی
 ہے اور بوسیدہ مٹیوں سے کہ واسطے اور پورانی کھلی جو دیوار میں چنی جائے وہ بھی مفید ہے اور جلا ادویہ جالیہ جو اب قلع انار میں لگتی
 جو میاہ کہیں میں انار سے طلا کو پانی ہے جیسے آب قناری اور طبع خلل صفحت طلا جہاں تخم ترب کدش کے برابر ہو کر ہوتا
 اسود پر جام میں طلا کریں ایسا تخم ترب خردل انہی مطلبہ کے برابر ہو کر کہیں بکائی جاوے صفحت طلا جہاں جہاں جہاں
 اور شہرہ طرح خالص ہوا چارہ دس جزر شنب مالی تین جزر نراج اور از و دوسرے دو درہم تخم حبل بریان کیا ہو یا پانچ درہم سرکہ نہ ملا کر طلا
 کریں پھر اگر کوئی شہرہ اور انڈیا میدا ہو عورتوں کو دودھ سے خدراک و سکا کریں جلا فاسم طلا کے جو قوی ہیں اور باب برز
 میں نہ کو کھینچا و شش و خیر و من بکار آمدین وہ سب بہن اسود کو بھی نافع ہیں عمل بیانین علاج وضع اور برص
 کے واجب ہے کہ ان دونوں امراض میں قصد سے احتیاط کریں جب تک کوئی ضرورت شدید نہ پیدا ہو اور حمام سے بھی صفحت
 کریں ہاں گاہے گاہے ہمارے ہمارے ہمارے کچھ برص نہیں ہے اور شہرہ اب سو بھی احتیاط کریں فقط خالص شراب کی اجازت ہے۔
 حمام میں میٹھ کر کہ نہ نکالنا البتہ البیہ مریض کو مفید ہے جب کہ بدن کا تنقیہ اخلاط الغبی ہے ہو چکا ہو اور قے کا بھی استعمال
 کیا جائے جو ازراہ ادویہ خرد بلغم کو استعمال کریں اگر تنقیہ سے بدن پاک نہ ہو اور اسکے بعد عداوت اور مسلمات جیسے ابرج کا جھوٹ
 ابرج تخم خلل خواہ ایسے جو بکلی تاثیر مشابہ انہیں ادویہ کے ہو۔ ابرج کا استعمال طبع بلبلہ کے ساتھ جو تیسے جبین افسیمون
 اور بسفا ج اور رسیب اور بلغم کی شرکت ہوتی ہے۔ صلیبیل میں اخراج غلط وضع اور برص پیدا کرنے والی عجیب خاصیت ہے۔ جو
 مسلمات ان لوگوں کو موافق ہیں اور ان میں سے ابرج فیقر جو تخم خلل سے مرکب ہو یا کاسطرح او سکی ترکیب ہو جو صفت دار چینی بل
 شامی بلان صلیب اسار و ن زعفران سانج ہندی وودج ہندی تخم خلل ہر واحد دس درہم ہر واحد دس درہم مقدار مرتب

مادہ کا ایسے مریض کے پہلے ایسی دواضعیف سے مبتدی کرنا چاہیے جو غلط قیق کو نکالے۔ مارا اصول منفعی بھی ہے اور اویہ مختلفہ کے
 باجم امتیاز خوب کر دیتا ہے۔ آخر کے مسہلات میں حبش کا استعمال کریں اور پھر مارا اصول دو ہفتہ تک پانی اور خون بڑھائی
 کی تدبیر لجوم عار سے کریں جیسے طاعون کے گوشت اور صبر سے اور جو خیرین غلیان اور جوش خون میں پیدا کرے نوالی میں ارنے
 ترشی کے جلا فساد ترک کر دینا چاہیے اور مرنے پہلے شکے شوربے وغیرہ سے (سوائے زیراج کے اور وہ کبھی کبھی) نہ پینے کریں پانی سے زیادہ
 اس مرض میں کوئی چیز غیر نہیں ہے پس چاہیے کہ شراب کمزور کے ہمراہ تھوڑا تھوڑا پانی پیالہ کریں۔ واجب ہے کہ ہر وقت مقام مرض کو کھڑکھڑ
 کرے سے ملکر مرنے ناکر خون اوسے کچھ جذب ہو کر آبا کرے۔ حمام میں جانا بھی مہربن کو مضربے۔ غذا و غلط اور فاکر تہہ مادہ اور خشک
 اور سپیدی و داغ لگوانا بھی نہ راہی کہ بیشتر داغ کرانے سے مرض پھیل جاتا ہے اور بڑھ جاتا ہے۔ جو سپیدی کہ اند داغ لگانے کے جسم صحیح
 پر آجای کسی سبب سے وہ پندان معیوب نہیں یعنی مرض نہیں ہے اسی طرح جو سپیدی گرد پچنے کے داخون کی آتی ہے وہ بھی صفت
 ظلمت کو کمتر الا خلاط کی جو متعمر کیو سائلے بنا گیا تھا خون، سیاہ جھکوسا لکھی ہیں تین اوقیہ خون ساغ جواقیع ہو یعنی جت کبلا ہو
 یا تخم یعنی سیاہ یا خون البغ کا جو ایک طائر شہد سے اور خون پچر دشان اور داخہ کا اور رنگ اپشت معالی ہر ایک کا وزن
 ایک اوقیہ ہو اور نظر ان اور زفت جوازہ ہوا و غلط اور غسل ملا و ہر ایک ہوزن ایک اوقیہ یہ سب مخلوط کے خشک کر کے
 رکھ چھوڑیں۔ اور نازہ اندر این کا پھل اوسکا پانی ایک حصہ اور شراب اکنتہ دو حصہ آب راسن نازہ دو حصہ سداب کا پانی اور
 خردل کا ایک ایک حصہ یہ سب پانی ہوزن سطل کے لیکر کسی پیچز میں پکائیں اور بجائے وقت ایک ایک اوقیہ مفضل سیاہ
 اور داغ لعل زنجبیل کڑو بھی بندہ بدتر عاقر قرحا کندیش آستینا فلفل سفید نازہ ہوزن پنج فنجانا ہوزن سیاہ یا و نیر و البین حب
 و ثلث پانی جلیا و اسکو چھان دالین اور خون اور اویہ مذکورہ بالا کو ملا کر کھین نا ایک رطوبت اسکی خشک ہو جائے بعد ازان
 آب فلفل ترا و آب راسن نازہ اور آب فلفل اور مزہ جوش اور کسی قدر شراب اکنتہ ان پانیوں پر چھڑک کر کہ جلد ہوزن اٹھ سطل
 کے ہون اوسے چلتیت منن اور محروث اور اشتہار اور دونوں قسم مزیل فی زرد اور سیاہ اور زنگار اور کبریت ہر ایک کی ٹیڑھا و
 ملا کر ان آہا یہ مذکور میں جوش دین تا ایک چہارم پانی باقی رہے بعد ازان اسکو چھان کر تھوڑا تھوڑا پانی اونسین اویہ اور خون نامی
 مذکورہ بالا میں ملایا کریں کہ یہ سارا پانی جذب ہو جائے اور پانی ڈالتے جائیں اوسے بھی جائیں کہ پینے کے ذریعہ سے جلد رطوبت
 خشک ہوگی بعد ازان اس دوا کو حمام میں جا کر ملا کریں۔ میں کہتا ہوں کہ اس دوا کے استعمال کے عوض مکر ہے کہ ایک
 سہل الوصول جو تیرین اس سے قوی تر ہے شمال کچا اور طبیب کو دسی مارا حاصل ہو جائے اس دوا سے ہونی چاہیے ظلمت کی جلد جو سیاہ
 نامی طبیب کی طرف منسوب ہے شوہر خیرین شقاق پچھڑا ہوا کچھ رطوبت خفص و دم مزہ زنج ہوا و نصف ہوا و ہوپین ہر ایک کا وزن
 ظلمت کی حقیقت جید و دافع بھی ہے کہ شقاق اور ہزار شقاق کہہ کر کے ہمراہ استعمال کریں ایضا فوہ الصغیر اور زرد الجوار و
 تخم ترب کندیش سرکہ شراب میں پسکا استعمال کریں ایضا شہد یعنی پھول جو ایک مرکب دھات ہوا و ہکا برادہ اور خیرین سیاہ
 اور شہر بنو قیل ظلمت ہوا و زراہ ہوا و ایک دم پہلے قطران کو سرکہ میں گھولیں اور لکھائیں بعد ازان اویہ مذکورہ کو اوسے مقابہ
 چھ کریں ایضا یہ دوا منسوب ہوا و باسیس حکیم کی طرف خرقہ سپید طفل شوہر زرد الجوار کبریت زنج سرخ چھٹھ تلح زنگار زراہ
 پسکر مرکب ملا کر فرض ملایا کریں اور سو کھا رکھیں اور ہر وقت حاجت پھر مرکب میں پسکا ملا کریں اوسے بعد غیر کو اسے خوب سا لگائیں

ایضا کتاب الزینہ قرطین مکیم سے ایک دو المنقول ہے جسکا نسخہ یہ ہے نسخہ خربق ایضاً اور اسود ناشتریشہ پنج درہیون کبریت
زر دلیج زنگار برادہ آمین زبد الجوز کالہ خیر کہ اسقدر حق کریں کہ مثل خلون کو غلط ہو جائے اور شیشہ کا ظرف میں لٹھا رکھیں اور دھوپ میں
بچھ کر پہلے بدن کی خوب الماش کریں بعد ازاں یہ دو الگ الگ ہیں دو سر نسخہ جو مکیم خربق کی طرح منسوب ہے کبریت اور فیون اور خربق
ہر واحد درہم بلادرہم عاقر قریح شیطیح ہر واحد ایک شقال سرکہ ملا کر ملا کریں ایضا کشندش انیساً اور یون جمیعہ شیطیح حرف عاقر
موسنج ان سب کو خون باریاہ میں جو پہل جھار چکا ہو ملا کر قرص طیار کریں اور بروقت ضرورت مجملہ کو نوب جو سن دیگا اسے پانی میں ملا کر
حامہ میں استعمال کریں ایضا جمیعہ شیطیح ہر واحد پانچ درہم تخم ترب دس درہم کشندش آٹھ درہم سرکہ ملا کر بعد تمام کرنے کے حکما کریں
بخصت دواتر ملکی برگ اور یون درہم اور خربق سیاہ اور فلفل آٹھ درہم سرکہ میں جو سن دیں کہ دوا وہ سین دوی بنو
رہنہ ایکلہ مرہو ہوا جو ہر او سین زاج اور ذریعہ اور برادہ آمین اور فلفل اور زبد الجوز الکرباج پانچ با، ایکہ جو سن آجاء اور اسکے بعد ملا
کریں اور پے در پے لگاتے رہیں دھونے والیں جمانک دھونے کا عمل ہو سکے اور بعد اتفاقات کا بھی دور کرتی ہے طلکاسے
جسدرہم بلادرہم عاقر قریح انیساً ہر ایک تین درہم فیون جبار درہم شیطیح فارسی درہم دودھ ملا کر ملا کریں جمار کر
تجربہ کی دوا ہے کہ حاصل ملا کر کسبج برگ تمام ذریعہ شیطیح تخم ترب تخم خردل مجملہ حادہ تمام ذریعہ جبار جبار آمین لیکر سرکہ
ملا کر استعمال کریں جو فلفلات اور زخم میا ہوں کمال علاج علاج فوج کریں اور بعد اچھو جوئے زخم کے پھر یہی دوا لگاتین تا ایکہ برص حق
ہو جائے پچھنے کے مقام کا برص اور دماغ سپید آب پازرستی اور آب مرزنجوش اور جمیعہ او شیطیح کو آب تہم ملا کر ملا کرنے سے
دور ہو جائے اصباح اور رنگ جو برص پلائیے گا زین کہ چند جو ہر یک جلد کے کسے اور ان کے اندر ان اور مقدار کی صاف
صاف نقین کر دینی ممکن نہیں ہے بلکہ او یہ مہذبہ استعمال کے قوانین بیان کر دینا چاہیے کہ اونہیں کو اولت پلٹ کر کیا کرے یا بجائے
شورہ اور مراد درو شرابہ صوفی سرخی درجہ پچھو اور شش فیو کہ برک کے ملا کریں یہ صنیع ہمارا محرب جی پوست جزا و سکو برابر
فدن میں خا اور خاک کے مجوزن و سمہ ایضا جو نہ اور برتال او شیطیح ہر ایک سے ایک خربق جمیعہ دو خربق آب پیاز ملا کر استعمال کریں
اور مقدار مناسب دہی ہے یہی قابلیت جلد کو صنیع آخر زاج فلفندینے سبز عیگری بازو سب کو میکسیر کہ سیاہ ملا کر پہلے دھو
میں مقدار برص کی الماش کریں اس کے بعد اس رنگ کو لگاتین اور چند بار ملا کریں یہ رنگ میرا ہے صنیع آخر قریح شیطیح
مروانگ چونا زور و سرخ عیگری حاشندہ اور سرکہ ملا کر ملا کریں ایضا شیطیح سیاہ خبث الحمد زاج الاساکہ زنگار جمیعہ پوست
انار سرکہ شراب بین اسقدر سپین کہ سیاہ ہو جائے اور زبارت کثیرہ ملا کریں یا فترات دید کر لینے لگاتین اور پھر استعمال موقوف
کریں اور پھر لگاتین غذا مبروص کی برمان کی ہوئی خیرین اور تلایا اور طینات او نگہیات اون کو حرم کے جو سبک ہیں اور اناج
کی حرکت پہلے پانی میں اور فقط شراب پر خیا پانی کے اختصار کرنا اور اگر ممکن ہو استعمال پانی پینے کا قطعاً متروک کر دینا یا نحو اس پانی پینا
اور پکایا ہوا پانی شراب ملا کر استعمال کرنا علاج برص اسود کا دہی علاج جو ہمیں اسود کا ہے لیکن برص اسود میں ترطبت
کی حاجت زیادہ ہے اور اس قدر فراغ اسود اوی خطا کا بغور کرنا چاہیے اس کے بعد میں اسود کی اور یہ میں سے جو زیادہ تر نفوت جلا کر کوی
اوسکا کانا چاہیے اور کبھی ایسا مریض جماع سے نفع پاتا ہے - حمام کرنا زیادہ نافع ہے اگر کبھی اس مرض میں شدت ہو جائے علاج

جاری ہو رہا

مرض جذام کا کرنا چاہیے مقالہ نمبر ۱۷۱ اور عوارض جلدی کا بیان جو رنگ سے نکلن نہیں رکھتے ہیں فصل سعدفہ گریساغین اور شریخ البانیہ اور بطح کا بیان سعدفہ نمبر ۱۷۲ کے ہے۔ عادت اطباء کی اکثر کتب میں یون ہی جاری ہوئی ہے کہ سعدفہ کو انوار زینت میں لکھتے ہیں۔ سعدفہ کی ابتدا بوسم کے لئے سخت پھینسی ہوئی ہے جو پوشیدہ اور چھپات بدن پر شریخ ہوتے ہیں بعد از ان اور پھینسیدن میں قرحہ جڑاؤ شکر شہ اور پیری کے ہمراہ اور رنگ اس پر شریخ ہوتا ہے جو ادریم بھی اور قرحہ سے نکلتی ہے اور صفت اس کا نام شریخ اور سعدفہ رطوبہ رکھا جاتا ہے۔ کبھی داوت اسکی ابتدا اہولی ہے یعنی داو ہو کر سعدفہ کے شور بن جاتے ہیں۔ اور شریخ سرور میں اس مرض کا اثر اور ہوتا ہے اور زوال بھی اس کا بہت جلد ہوتا ہے۔ سبب مورت مرض سعدفہ کا ایک رطوبت روی کا جو جاو اور ادرال مورتوں میں بلہا اور اخطا غلیظہ روکھی اس طرح پس مادہ غلیظہ کو محسوس ہو کر دم بد اگر تپا ہے اور رقیق مادہ بزرگندہ یا پدید ہو جاتا ہے۔ خشک سعدفہ کا سبب غلط سوداوی جو کثیر ہوا اور او میں رطوبت حریف اور تیز لہجہ اور بعد نلنے کے جلد کی طبعیت اور طبیعت دفع کر دی اسی سبب سے جلد میں فساد آجائے اور طبع کی ذوبت پہونچے۔ بخند ایک قسم سعدفہ دیکھی ہے اور بطح وہ قرحہ سوداوی ہیں کہ ساق میں یا اون کے مادہ دوالی سے بخند پیدا ہو کر بن اور بطح کا علاج بھی قریب بہ علاج دوالی کو ہے علاج سعدفہ کا علاج اور داو کا قریب قریب ہے اور فقیر ہم اور صکا بیان کرینگے کہ اس مقام پر انتاب بھی ہم کہتے ہیں کہ سعدفہ یا البیہ کے علاج میں غلط صفادی کا استفراغ اور غلط سوداوی اور بلغم شور کا استفراغ نافع ہے بطح بخند انتہیوں کے ہمراہ اور او میں صبر اور صفو نیا بھی داخل کریں اور اس تنقیہ کے بعد بقیہ مادہ کا استفراغ ایسی خفیف دوا سے کریں جو فقط بقایا مواد کو خارج کر دی اور نہ طبع بھی پیدا کرے جیسے ماراجین اور ہراشا تریخ مجموعہ دوا سے بعد از مکمل کے لین اور دو نوین بلبلہ سیاہ اور بلبلہ زرد ہر واحد میں دریم اور انیسون در دو دریم ملے قطعی دوا انگل مسکو لہجہ اس پر اقتدار کریں کہ قیس دریم ہر واحد میں اور دریم دریم انیسون روزانہ استعمال کریں اگر طبیعت تحمل ہو اور بازا اسماں نہ ہو ورنہ جلد برداشت ہو سکے اور شریخی کے جملہ اقسام سے پرہیز کریں خصوصاً چھو بار سے اور تلخ اور تیز اور نگین خیزون سے بھی پرہیز کریں اور فقط بھلی سے مزہ جیزون پر اقتدار کریں جس سے غلط صالح پیدا ہوئی ہے کہ اس غلط میں لفع نہیں ہوتی اور نہ طبع بدن کی تدبیر حرام مستدل و غیر سے کرتا ہے اور چند گماہ مناسب کی قصد بشرط حاجت کرنا نہ ہی باخاص اوسس رنگ کی قصد جس سے عضو اور دف کو ادہ پہونچتا ہے جیسے وہ رنگ جس کا نام بخند ہے مرض سعدفہ میں اور یرگ سرین دافع ہے یا دہ رنگ جو کہ جلد میں سرکے دافع ہے یا دہ رنگ جو پس گوش ہے اور اکثر کریں بالائی سرطی ہیں اور جماعت بھی مفید ہے اگر بخیر مرمر لگائی جائیں اور اگر مرض اعضا سے غلط میں ہو اور صفت قصد صاف کی یعنی چاہیے جب قصد یا جماعت ہو کر اوس وقت شور سعدفہ کو خوب زور سے چھلنا چاہیے یہاں تک کہ غلغلہ نکل آئے اور ایسی کوشش کرنی لازم ہے کہ بہت سا خون اوس سے برآمد ہو اسکے بعد اور یہ موضع سے علاج کرنا چاہیے خصوصاً بعد از غلغلہ برآمد ہونے کے اگر تک کی مالش کریں تو زیادہ نافع ہے۔ سعدفہ خشک کے حمام کرنا متواتر اور بے درے بھی کبھی نافع ہوتا ہے اگر زیادہ لکت کریں اور دیر تک حمام میں نہ ٹھہریں اور عضو اور دف کو جھکا کر غبار گرم ہو پھانیا جائے یا غبار آب نیلہ زردن لین میں چند مرتبہ پھانیا جائے اور بان اور شوم اور نہ طبع بذر وغیرہ غذا کے اور تدبیر اور سوختا بھی مفید ہیں مواد سعدفہ میں حاجت استفراغ غلط سوداوی کی غرض سے ایسی دواؤں کی حاجت ہوتی ہے جو مادہ سوداوی کو بقوت جذب کریں اور جذب کر کے بذر یا اسماں دفع کریں اور بعد ان اور دیگر مواد الجین کا استعمال کیا جاتا ہے بنا بریک قول کے نہ چسپان کرنے میں قریب موضع اور دف کے کچھ مضایفہ نہیں ہے

پھر اس کے بعد بھی مالش کرنی اور خون نکالنا ضرور ہے اور اسکے بعد اویہ موضع کا استعمال کرنا چاہیے۔ ایک نوم نے کہا ہے کہ جو خون
رگمیا و قریب سے مرض سوسہ بین نصہ کھولنے سے برآمد ہو جیسے اگر سوسہ سرین ہوا و پس گوش کی رگوں کی نصہ کا خون لیکر مقام سوسہ
طلاکون میں خون اور اسکے علاج میں بکارا دے اور اسکے بعد آب قیصر اور زجاج سو دھو دالین۔ اویہ موضعہ معنفہ طب کے واسطے
اگر اچھی مرض کی ابتدا ہی یا بدن رطب اور وہ نرم ابدان جو لحم اور شحم سے مرکب ہیں ایسی جگہ تو خا اور سہرا اور با زوی سوسہ اور غرض
ایک کو استعمال کریں کہ یہ جگہ یا مثل ایسی دواؤں کے جو فوائض مختلفہ سے بنائی جاتیں جیسے پوست انار سرکہ شراب بن ملا کر
روغن گل او کبھی او مین مرداسج بھی داخل کیا جاتا ہے اور کبھی احتیاج ایسی دوا کی بھی ہوتی ہے کہ جلا پیدا کرے جیسے زراوند اور کبر اسط
درجہ کہ سوسہ فقط مالش سے سرکہ اور نمک اور شحم ان سیر کے اچھا ہو جاتا ہے کہ بعد مالش کے سوکھ کر خود ہی گہری گر تپا ہو اسی درجہ ابتدا کی
اویہ بین توتیا اور قلیمیا اور کاغذ سوختہ سرکہ ملا کر اور صمغ صنوبر گلنا رکے جہاں اور سرکہ اور روغن گل۔ یا نمک اور چرک فضہ
اور بادام تلخ اور عروق صباغین ہر واحد ایک درہم سرکہ اور روغن گل ملا کر استعمال کریں اس بطریق سوسن آسمان گونی اور عود طیان
اور کور حکم کو بیٹھنے غروب یا کرب اور حب لبان سائید۔ ایضا۔ عذس اور مغزوہ اور سرکہ کے۔ ایضا بادام تلخ اور ازویہ
دونوں میکسک طلا کریں سرکہ ملا کر پہلے اس دوا کو دھوپ میں رکھ کر قوام درست کریں۔ الجبانے کہا ہے کہ سرطان زندہ کو نہ کھنڈ
کے ہمراہ میکسک رکھیں اور اسی کا سوط کریں تاکہ جو رطوبت سرطان سے برآمد ہوا و سکا سوط کریں۔ جو سوسہ مزین ہوا ابدان سخت
اور درشت پر ہوا اسکے علاج میں حاجت قلعقارا اور قلعقارا و شومہ اور زجاج جہاں نمک اور کبریت اور تراب زین اور عروق
صباغین کی ہوتی ہے اور ذوالقرطیس ہمراہ تو بال نحاس اور دھان تنور کے اور نمک بھی فوائض حملہ سے ہے ایضا مثل
مرداسج اور اسفنداج کی بھی موثر ہے۔ حرف یالین بھی محففات قوی سے ہے۔ پینال کہو تر خلل قوی ہے کہ جلا اور تخفیف پیدا
کرتا ہے اس بطریق سرکین ریچہ کا اور فضلیہ زراوند ہر ایک طائر معروف ہر خصوصاً جو جاول کھا کر فضل کرے۔ مرہم عروق کا ان
لوگوں کے واسطے نافع دوا ہے کہ سوسہ کی ہر ایک قسم کو مفید ہے۔ اور مرہم سرخ جو عروق صفرا و رخا اور زراوند پوست انار و
مرداسک غنا کر کے طیار ہو وہ بھی آورہ دوا سوسہ بالہ کو باب بین مذکور ہوگی صدفیت دوا کی جدید قلیمیا کہتے ہر خاکستر کہہ
کو شحم مثل سب ہموزن لیکر سرکہ میں طیار کریں کہ شیر خشک سوسہ اور تنور کی ٹھیکہ لایں اور خمار کرہ اور روغن گل میں ایضا خاکستر جو
اگور اور زراوند حرج گلنا اور زراوند تلخ سرکہ اور روغن کے ساتھ صدفیت دوا کی جیہ پہلے سوسہ کو بیٹھ کر سے جہاں کر تو بال نحاس اور زراوند
بوزن دو درہم کے تراب کند شنب بانی ہر واحد چار درہم زراوند قلعقارا انگوٹھ اور صبر ہر واحد ایک درہم سرکہ اور روغن گل بقدر
حاجت فصل دویہ موضعہ سوسہ خشک کی فرمن اور کہتہ استعمال دوا کو با د کا محتاج ہو کہ اسے سرکہ گوشت نمک اپنی
تیزی پہو بخار دے اور ان مرہم قروح سے زخم کا علاج کرنا چاہیے جیسے مرہم عروق مرداسک کے ساتھ اور سکہ اور زیت اور علاوہ
سوسہ فرمن کے اور اقسام کا علاج اسی طرح کرنا چاہیے کہ اوپر مذکور ہو چکا۔ ترطب بدن کی غذا اور نفوحات اور حنفہ وغیرہ سے
کرنی بھی نافع ہے صفت دوا کی جدید سوسہ خشک وتر کے واسطے نافع ہے روغن بادام تلخ اور روغن خردل ہر واحد نصف
سکہ چہ سرکہ سکہ واحد شیان مائیانہ و ہر واحد تین شقال عروق صفری و عروق ہر واحد نصف شقال دواؤں کو غروب میکسک و لون
روغن اور سرکہ اچھی طرح ملائیں اس طرح کہ پیتے جائیں اور لہاتے جائیں اور اسکے بعد اس دوا کو جلا اقسام سوسہ پر لگائیں اور جہاں

اور قویا اور شرط شعور اور دار الخلد اپنے ر خزا اور لمجید جو سفوف روی کی قسم زہون ہے ان سب لگانے سے فائدہ مند ہے مگر حکم شہا
یہ دو دوا ہی ہو چکا بیان کر البواب گذشتہ میں ہوا ہے متن بیشتر سبب سفعہ کا یہ ہی ہوتا ہے کہ مثلاً کوئی پھر زہر ملا کٹے اور اسکا
علاج بھی وہی ہے جو دیگر قسم کا مذکور ہو چکا ہمارے خاص تجربہ کی دوا جو قوی ہے اور جرب بھی ہے۔ زراوند اور زنگار روشن
مقل ضرور نراج سبب جزا ہمزون لیکر چین کے روغن اور اوس کے برابر کر اور جوڑا سا شہد ملا کر استعمال کر سن فصل قویا کر
بیان میں قویا داکو کہتے ہیں قویا اور سفعہ میں جہاں فرق نہیں ہے ان ایک پوشیدہ تفرقہ ان دونوں میں ہی خصوصاً سفعہ
یا لیسہ میں اور دوا میں بہت کم تفرقہ ہے پس ممکن ہے کہ سفعہ یا لیسہ وہی قویا ہی غیث کی قسم ہو جو نہایت رزی ہے اور زیادہ انکار
اور درمک اندر جلد کے پہنچ گیا ہو دوا کا سبب سورث بھی قریب سبب سفعہ کے ہے اسلئے کہ وہ سبب ایک تیز طلبت جسمین درث
زیادہ ہے کسی مادہ غلیظ سے اتنی ہے جو سودا دی ہو اور اس غلط کا غلط مادہ جرب سے زیادہ ہو اور داکو جو قسم ملد اچھی ہوتی ہے وہی ہے
جسمین یا مالیت تیز تر زیادہ اور غالب ہو۔ بعض قسم قویا کی تر اور دوا ہی ہوتی ہے کہ برقت چھلکائے لکھنے سے معلوم ہوتا ہے
کہ ایک تری سی نکلتی ہے اور یہ قسم داکو کی اسلام ہے اور بعض قسم اسکی یا لیس اور بلغم شرک استعمال سے بطور سودا کے پیدا ہوتی ہے کہ
بلغم اخرا ت کی وجہ سے متعطل ہو سودا ہوتا ہے۔ اور بعض قسم قویا کی نقشہ ایسی ہوتی ہے کہ اس سے چپکے اور ہڑتے ہیں اور نقشہ
سبب شدت چہرست اور زیادہ خاکہ مونی مادہ کی ہوتی ہے ایسا داکوئل برنل سودا کی ہے اور جسے خشک نشیہ اور بعض قسم اسکی نقشہ
نہیں ہوتی بعض قسم داکو کی سامی اور غیث اور بدو ہوتی ہے کہ تمام بدن میں دورتی پھرتی ہے اور بعض قسم ایسی ہوتی ہے کہ ان کی جگہ دوسری
تھکے نہیں دورتی۔ قویا بدیدہ اور تازہ بھی ہوتا ہے اور خرس کہنے بھی لکھیں اما دوا زیادہ رزی ہے۔ اور یہ مرض داکو کا فضل خلیفہ کی طرف
منسوب ہے کہ اس میں زیادہ ہوتا ہے قویا کا علاج میں واسطہ طبیی اور دیکر کی حاجت ہے جسمین قوت تحلیل اعلیٰ طبیی
کو ہر اسکیں اور ترطبیب کو جمع ہو تحلیل اور ترطبیب کی ضرورت بحسب مادہ غلیظ کو کم و بیش ہوتی ہے اور اسکیں اور ترطبیب بحسب مادہ
ترطبیب کی کرنی چاہئے اور جسندہ غلیظ مادہ کا کان و لون و دوان سے ہوتا ہے اور اسکی تدبیر کو غلاب یا جاتا ہے۔ جو ناک لگانا دوا
کو دین میں ایک اچھی دوا ہے۔ فقیدہ دوا اور بر اسور تھکے کے نالج ہیں ان سبب میں حاجت مارا جسمین اسقدر ہوتی ہے جسکی تصویر
مشابہہ بعض خاص پر موقوف ہے۔ فقیدہ اور ترطبیب اور تدبیر ترطبیب کی حاجت قویا میں اوسی قدر ہے جتنی سفعہ میں ہوتی ہے۔
اسطرح جام کرنا ایک اعلیٰ صناعت ہے جو داکو واسطے ہے کہ کبھی ہوا و خشک کو چھوڑ کر تبدیل مکان کرنا ہو اور طب کی طرف بھی مفید ہوتا ہے
ایک نوع کی جو زہر ہے کہ جملہ انعام داکو حدوت کی روکنے کے واسطے اور جو حادث ہو چکا ہو اس کے اچھکانے کے واسطے اس حال
لک منسول کا جو بلور عبر کے دھوا گیا ہو ہر تین اوقیہ بلغم ریحانی کے نافع ہے۔ جب قویا تمام بدن میں پھیل جائے اور کثرت
ہو جائے پھر دسکا علاج وہی ہے جو کہ خدام کا علاج ہے معالجات موضعہ جدیدہ و متوسطہ داکو کے واسطے اور یہ سفرہ میں سے
خاص اترج کافی ہے اور قوی داکو بھی کافی ہے۔ اور صمغ اعرابی سر کر کے سانا اور صمغ درخت بادام اور صمغ درخت لکڑی یا
سر کر ملا کر غسل لہو سر کر ملا کر غایت درجہ مفید ہے۔ اور کر پی لینے اوس چشمہ کا پانی جہاں گندھک وغیرہ ہونے کا لگان ہو اور
آب شور اور زبد البحر اور لہاب یا سرش کھالوں کا اور ایسے آدمی کا تھوک جو روزہ دار ہو یا دن کو فاقہ سے ہو اور ایسی ہی شخص کے
دانتوں سے جو دن براد ہوتا ہے اس کے جمے چھلکے یا تھجے خم خر لوزہ اور پنج اسٹرس روغن بادام تلخ بھی جید ہے برگ کبر اور

کچھ کم کرین تاکہ کرب ایک قسم کو دوا کو نافع ہے اور یہ نفع اسکا بالخاصیت ہے۔ اتفاقاً اور منکثات اور دروغن بخود کو مصلحت نہاں
کی جو بربک بدن کو دوا کو مصلحت نہاں باقیہ باضعیف ہوا و عروق صفحہ پیچیدہ ہے۔ ابتدا و قویا پر جمیدہ اور ہر دم آب گرم ڈالکر دروغن غلبہ
سے لاش کرین اور ہمیشہ ہی کرتے ہیں۔ اور اشیر کا ملا کرنا بیشتر قویا و ابتدا کو دوا کو دیتا جو خصوصاً سہراہ جز نامیج کو دوا صفحہ طبع کو بھی
نافع ہے اور لعاب اسپنول یا عصاہ اسپنول نازہ اور آب خرفندہ و صمغ اخاص اگر کون کے دوا کو پیچیدہ ہے دوا می جدید صمغ نوزاد
غری جلو واد میہ ہوزن ابرا کو مرکب ملا کر ملا کرین الفضا بخار لینے بڑی تہی جس سریش سے لکڑی جڑتے ہیں او سکوا و کندر اور کربت اور سر
کیجا کر کے خوب سائندہ کو بن اور سہ حال کرین سہر واد و عروق اور کمنہ ہونا می اور قسم روی سے ہوا و سمین ادویہ قوی ترکی خردت جو میہ
عصاہ حاصل تاج جسکا قوام طبع کرنے سے درست کیا گیا ہو یا دروغن بخود کا یا چاؤن کا تیل خواہ گہکون کا دروغن خصوصاً یاد صمغ مخم
نوز نامیج کا و کربت اور بھج کی مینگی چلی ہوئی اور زہا العجرا و قطران اور زفت بہ و دنون عجیب اللع بن اسطیخ ہمیشہ وادرا فطرسیکہ
ملا کر یا فاضلہ حیوانات مذکورہ سالن کا لگانا چکا کر کر یا یہ صفحہ میں ہو چکا ہے اور فضا شکست اور کبر و راشق اور خرق اور حب البان
تافینا فاضلہ و رضوضا اگر اسکی قیو علی بنالین بروغن خردل بن اور سہنگیہ اور راشق مراد سر کر کے اور زہا واد کندرش اور حلم کی بالکھ اور
کندش اور خردل اور حرت تخم جو خیر عسل بلاد رباغیت پیچیدہ ہے مر کبات قروانا کو لیک پیچین اور دروغن بخود اور راکھ الحسن کی اوہد
اور کربت کو صمغ طبع اور حب البان سر کر کے نمبرہ الکاتین یہ دوا قوی ہے اور قویا پر مشر کو بھی نافع ہے دوسرے نسخہ کندر اور زاج اور
کربت اور صبر و واحد یکدہ صمغ عربی و درہم سر کر ملا کر ملا کرین الفضا بورہ زنی نصف مثقال دروغن بخودین درہم حاض اترج
قفلہ سود و درہم تخم جو درہم سونہ و درہم خربن سیاہ ڈیو درہم ہراج سوختہ و درہم اسی کا ملاط یا کرین الفضا سنگسیوہ
سر کر ملا کر ملا کرین اور زاج اور مراد کندر و شرب اور کربت اور زہر کو خون دندان انسان میں گوندہ کر ملا کرین و وامی جدید حب البان
دس جز اور کربت اصغر سنگسیوہ یا کاشفہ خوب سیلا کرین کبھی مرکہ عمر اور دروغن بھی اسمین داخل کر کے ملا کرتے ہیں الفضا کربت اور
دفاق کندر و راشق سر کرین محلول کر الفضا فاضلہ سنگ اور نشان جس سے دھوپ کرے دھوتے ہیں اور کربت زرد سب اجزایہ
سر کر اور زیت میں آمینہ کر کے ملا کرین فصل شہور لینیہ کا بیان کبھی ناک اور خسارون پر سپید سپید دانے ایسے برآمد ہوتے
ہیں جیسے دودھ کے قطرات یا بدن میں ٹپک کر جم گئی ہوں ایسے دافون کا سبب ایک مادہ صدیدہ یہ ہوتا ہے کہ علیہ کے سطح کثیر
بخارات بدن سے دفع ہو کر آتا ہوں ثور کا علاج اوسی دوا سے کرنا چاہیے جس میں تخفیف و تحلیل ہو جیسے خربن سپید و نصف او سکے
ایرسان و دافون کا نظریہ بنالین یا اسی کو سہراہ بورہ کے باخیر کو اور کلکو بھی کو سہراہ سر کر کے فصل جرب اور حکمہ کا بیان
(ترجمہ) کو جرب کہتے ہیں اور خشک کو حکمہ جس مادہ سے جرب کی پیدائش ہے یا تودہ مادہ و موسی جو جو ایسے حفر سے مل گیا ہے
جسکا استعمال قریب ہو کہ سودا کیطرت ہو چا می خراہ خور او سمین سہ مستعمل بطرف سودا ہو چکا ہے۔ یا ایسے مادہ سے جرب پیدا ہوتی ہے
کہ او سمین بلغم شور بوری کی آمیزش میں ہے پہلے قسم سے جرب یا بس پیدا ہوتی ہے اور وہ مادہ بھی خشک ہوتا ہے اور اہل بغالت
میں وہی مادہ ہونا چاہیے اور دوسری قسم سے جرب طلب پیدا ہوتی ہے اور وہ مادہ بھی ترا وائل برقت ہوتا ہے۔ اکثر اس مرض کی
پیدائش بکین و تیز و تلخ خردن کے کھانے سے اور ترا وائل مارہ کے استعمال سے یا زین قبیل اور اشیا کے سبب سے ہوتی ہے۔
جو قسم جرب کی بدن میں پھیلی ہوئی اور بہت ہو وہ بھی جرب طلب میں داخل ہے۔ اور غرضن زیادہ پھیلی ہوئی اور خوب نمودار

کہ دوسرے دکانی دیو اور جس ابلکہ کے سر پر تیزی اور سوزش نسبت اور جہانوں کے زیادہ مواد کی غلط زیادہ عادت پر بھیجی
 جاسیے۔ جو دانے پٹھا اور چوسے ہون اور انہیں مدت اور بفراری نہ پیدا ہوا ہو ان کے غلط میں حدت کمتر ہوتی ہے۔ جو اسباب
 بدبالیش اور جرب کہ ہیں وہی اسباب تولد اور مکہ کے بھی ہیں اگر جرب کو اسباب قوی تر ہوتے ہیں کہ قریب قریب اسباب تولد
 قتل اور سوزش اور خرازا اور خوبائے ہونے میں اور جرب کا علاج بھی قریب بہ علاج امراض مذکورہ کے ہوتا ہے۔ جرب اور کجائیں
 فون بہ ہے کہ مکہ میں دانے اور شوراکہ اوقات نہیں ہوتے جیسے کہ جرب میں اسلئے کہ قریض مادہ قریض سے پیدا ہوتا ہے اور اس میں کوفت
 اور شوریت کی طرف میلان بہت کم ہے اور اس میں سکون مقام خاص میں اور قرار لینا ایک موضع خاص میں ایسا ہوتا ہے جو کہ
 ایک ہی جگہ جیس کہ دیتا ہے جرب کہ طبیعت اور اس طرف بلکہ کے دفع کرنی ہے اور رسالت ہذا میں انہیں غلطیوں میں بلکہ میں یا مادہ مذکور
 نہ ہو۔ یا اعتبار اس اس اور کالہب غصہ قوت دفعہ کے ہوتا ہے جیسے مشائخ کو کسی سب سے اکثر یہ مرض لاحق ہوتا ہے یا آخرین اکثر اس
 کو غرض عینی جو خصوصاً جبکہ اور کثیر مویا غلیظ۔ یا لیب غذا ہا غلیظ اور ردی الکبیر کے یہ مرض پیدا ہوتا ہے کہ اس میں غذا
 کیوس رومی اکثر اور شور وغیرہ پیدا ہوتا ہے۔ یا لیب سورہ فم کے جس سے غذا متغصن ہو جاتی ہے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ حکم بھی
 محض جھلک اور پوست اور جانے سے دفع ہو جاتی ہے اور کوئی نشان اور داغ کما جلد وغیرہ پر پائی نہیں رہتا۔ سن شیخوت ہز
 جو حکم عارض ہو بہت کم علاج ہذا میں ہی ہیں اسکا اچھا ہونا ہی ہے کہ بطور دورہ کو کبھی نمایاں ہوتی ہے اور کبھی نازل ہوتی ہے
 یہ بھی جانشانہ و سر ہے کہ جرب خشک اور دار کے جملہ اقسام فصل خریف میں زیادہ پیدا ہوتی ہیں۔ اور خلاصہ مقال بہ ہے کہ
 حکم کا دو نوعہ کے درمیان بن مجتمع ہونا ہے پھر اگر بلکہ کے اندر بدن میں بھی ک بقدر مادہ موجودہ جرب ایس ہے۔ جملہ اقسام کی شہنی
 سے حکم پیدا ہوتا ہے۔ جرب کی بدبالیش زیادہ تراو نگاہ کی گائی میں ہوتی ہے اور میان دو انگلیوں کو اسلئے کہ وہاں کی غلیظت
 ہے۔ جرب غلیظ اور فاش کو دفع ہونے کے بعد خراجات پائی رہ جاتے ہیں اور وہی خراجات فضل لطف سوزش اور فوہ کو ہونے میں
 جملہ اقسام کے روغن ان کو گون کو کوفت میں اور کبھیں نافع ہے بشرطیکہ زیادہ استعمال نہ کرے خوف سحج اسکا کہ وہ علاج جرب کا
 علاج اول اور افضل یہ ہے اور اکثر اسی علاج پر انکشاف بھی ہوتی ہے کہ غلط عادت و عروق کا استعمال کیا جائے دو ای مناسب سے اور ملہتم
 بھی خاج کو اباجہ و بذا ان صلیغ غذا اور تیرہ طلب کی فکر اسی طریقہ سے کرتے معلوم ہو چکی ہے دیگر ابواب میں استعمال الہی نیز کالہب وغیرہ جھلک ہون
 اور سخت و کوفت میں کما خوف نہ ہو جیسے ترہیز اور کاسنی اور کما مو وغیرہ اور خارج سے بھی ایسوی انشیا کا استعمال ہے اور خارج کو
 بالکل ترک کر دین اسلئے کہ خارج مواد کو بطرف خاج بدن کے حرکت دیتا ہے اور تجارت کر کم کر پکندہ کرنا ہے ایک شخص عموماً جملہ کر
 سر طرف ہلکے آتی ہے کہ اسی جگہ غصہ جرب اور کما مرض مذکور پیدا ہوتا ہے اور اسی سبب سے یہ پیدا ہوتی ہے۔ اور یہی سبب
 کہ کم ہر وقت غسل جنابت کر بدن لئے کما حکم کرے جن مستغرات جیدہ میں سے کہ اقسام جرب کو مفید ہون ایک یہ بھی ہے کہ
 طبع اضمین بلکہ زدا و رشا جہرہ اور سا اور بفاج اضمین ملکہ اور اضمین گسرخ اور کاسنی وغیرہ داخل کر دین اور کبھی اس میں
 امیران بھی غریب کجائی ہے۔ ایضا رطب منور اور سفو نیامی جیدہ سے اور خوب عمل کرنی ہے طبع جیدہ بلکہ زدا و رشا
 ہر واحد میں رطب میں رطل پائی تین جوش دین کر ثلث پائی ہے اور ازان صاف کر کے ایک کے دو ثلث کر انا زاس جوئے مذہبی
 کی نسبت سے دو ثلث رطل لے کر اضمین خیا شہر میں رطب جگہ رطب جیل جمی طرح جھلک جائے جہان کہ ایک رطب فارغین ملا کر

منہ جہان
 خاکی بن

جسین فوت شہید بھی ہوئے اندر کھینکے اور مغزو غیرہ کا بھی بالی پوڑا جاوے۔ اسپرچ آرد عدس اور بھر کی مٹکنی اور سرکہ ملا کر دھوئے
 میں رکھیں تا ایک خوب گرم ہو جاوے اور اسکے بعد ملا کرین ستیون جو اس مرض میں قابل استعمال ہیں وہی معجون ہیں جو صاحب قریب
 کو اور اصحاب سنفہ اور بن کے لائق ہیں میری مراد ان معاجین سے جو ہر روز منہ ہوں اور تو ہی نمون جیسے اطر فیض مغیرہ ہر ہفتہ
 کو ایضا مثل اس معجون کے ساتھ شہرہ ہر رات دو درہم بلبلہ زرد چار درہم شمشن فسل درہم جمع ادویہ کے ساتھ دوا دینہ ہوئے
 واسطے جرب کو وہی ہیں جسین فوت جلد کی ہمراہ نقویت جلد کے ہوا کہ کبھی وہ دوا بھی کافی ہوتی ہے جسین فوت جلد اور نقویت
 جلد کی ہمراہ اصلاح فراخ جلد کے بھی ہوئے جیسے مالو کسیدہ درماہ حاضہ اور نقیدہ راد جیسے بھوسی اوسنی گہون کو آرد کی جیسے سمبکدے
 ہیں اور آرد عدس مقرر ایضا افاقیا ہمراہ سرکہ کے اور جب بطبخ اور جرب بطبخ مسلم صبا کو ہوا ہوا دوشا ستہ کسوم کا اور عصاہ کافرس
 بطبخ ملایاب پوست عنسب کا اور کبھی حاجت ایسی دوا کی ہوتی ہے جسین نکلیل نوی ہو جیسے شمع مغل اور ملک لانا کا
 انعام ملا کر دینے کا ہمراہ سرکہ اور زاج بریان خصوصاً زاج اصفر سرکہ اور روغن گل اور صبر جعقندہ اور فلفلہ غیرہ اقسام بھجوری
 کے اور غلی بھی اس بارہ میں زیادہ قوی ہے اور شہرہ سرکہ جسین دلی بھلو کو بعد از ان شہج کو اوسین پکا ہوا بھی کافی ہوتا ہے۔ کبھی
 ادویہ حادہ میں روغن گل ملائے ہیں کہ تیزی اور حدت کم کر دے اور اقرا حدت کو منع کرے۔ پوست انار بھی ایسے مرض میں علاج عمدہ ہے
 ۔ مجبات سرخم جرب کر روغن نکالا کر بیل جرب کو خوب سا کھلا تین اور سمٹ دھوپ میں مٹھ کر اس روغن کی ہاش کرین اور کسی طبی
 ہوتی بھی کو قریب بار بار جاتین یہ ترکیب نہایت درجہ بھی ہے دوا کی جدیدہ دانگ اور زاج جہ ہوزن لیکر ساندہ کرین سرکہ پتھر
 میں اور کسی مٹی کی ہادی میں رکھ کر دفن کرین اور پورے ایک مہینہ تک اسی حل نہادہ میں روغن گل کو دیر سے تری کا غل ہونچا کر
 بعد اسکے ملا کرین اسی دوا کو کبندہ وغیرہ دے اور بوجہ حل نہادہ کو لے کر بھی اسین کم کر جیسا اصول کہیا میں ثابت ہوا ہر کا شاعر
 حادہ بعد محلول ہونے پر حل نہادہ اپنی حدت پر پانی میں زہنی م۔ کندہ میں اور زینق مقبول اور زینق فصدہ اور زہا دوا کریت اور
 فیتل و زہنی و مس سوختہ اور حات اور نوشادہ اور فتح منشور اور تخم حمرل اور شاق اور زنگار اور اشان گاندان اور پلیدی سنگ
 اسی طرح اور فضلت حیوانات ہوا پر کے الدواب میں مذکور ہو چکے اور قتار الحمار۔ از خال پوست جرب الگو سوختہ کر کے موضع جرب
 چھو کرین اور پیلہ اس جگہ سے لے چکے ہوں اور بعد خاکستر چٹکنے کے پھر خوب طرح میں اور پھر جدیدہ لاکھ اور مسکہ اسی طرح میں
 نا انکر را کو وغیرہ ملتے ملتے نایدید ہو جاوے۔ کبھی فروما سرکہ اور ملک لانا کا استعمال از اثر جرب میں کافی ہوتا ہے۔ رکیات جدیدہ
 میں سے یہ زینق مقبول برنگ نیر انڈیا بھی فصدہ مر دانگ سرکہ اور روغن گل میں ملا کر ملا کرین شب کو اور دوا لگا کر سو بہن صبح کو عام میں
 جا کر دین کو دھو تین سرکہ اور اشان سبز کو آب گرم میں ملا کر بعد از ان آب سردی دھو تین اور اسکے بعد روغن گل کی ہاش کرین دوا سے
 سہل الوصول مر دانگ اور زاج زہ ہوزن لیکر سرکہ میں ایک ہفتہ دھوپ میں اسوا میں اور بروقت حاجت کو ملا کرین
 ایضا کشتہ سیاب اور سیو ساندہ زہا بطبخ اور سبب جزام دندان ایضا کندش ایک جزو بھی کی مٹکنی تین جزو سرکہ ملا کر ملا کرین صیب
 ادویہ تو بہر حالہ اور خشک اور کھال وغیرہ ذوالی میں استعمال کیجاتین اور کئے بعد روغن نامی معروضہ کا ضرور استعمال کرنا چاہیے جیسے غز
 سندا و خلط اور زینق اور فصدہ وغیرہ خصوصاً جرب یاس کو علاج میں مادہ جرب جسین روغن گل کھنکھتے ہو۔ جرب رطب میں
 ایسی دوا کا استعمال کرنا چاہیے جسین فوت تخفیف کی نہادہ ہوا و خشک کھلی میں دوا جو کہ خشکی پیدا کرے۔ جس دوا میں

ملک لانا کا
 صبر جعقندہ
 سرکہ

سیاہ پیر یا چرمی المقدور و اسکو اطراف معدہ اور اعضا کو گرم کرے۔ دور نگاہی ہے۔ حکم البس کا علاج ایک سفیرانہ کی حاجت بھی ہو اور عین اور بے کرنا چاہیے جو اصول کلیہ سے معلوم ہو سکتی ہیں مثلاً گلو کے ہی کا توجہ خوب ترش ہو یا دیگر مانی سی نما اور سہرنا و حنیہ کا استعمال کرنا ازہم ابان بارہ خصوصاً اگر اون او بان عین عصارہ کرفس میں داخل کیا جاوے۔ جرب یا بس اور کرب یا بس کا علاج قریب قریب ہے۔ نرم اور سبک دویہ میں ہر خفاش مرکز میں پس پیکر استعمال کرنا ہر ایضا بگ سوسن ایضا صبر کو آب کا سنی میں اور نشاستہ بھی ان او دویہ میں چرباوی اور آب کرفس ہر بار حرکت کے اور گلاب بھی اچھی دوا ہے اس مرض کی۔ دودھ و توتہ نین ایک قریب دلی جو چین انیون داخل ہو دین میں لگائی جاتی ہو اور غارش میں اس کے طے سے تسکین ہوتی ہے۔ دودھ و توتہ میں ہر ترکیب ہر کر اور دویہ مذکورہ بالا کہ کرب کر کے اس میں نوشاد راضا دے کر کہ مرکز ملا کر کربن خصوصاً خضیون پر ایضا چٹکری بریان اور قطران اور یہ دوا اس میں کو بھی نافع ہے اندرون ہر دوزخ گرم گاہ کو اٹھتی ہے بطور شفاء کی لینی چاہیے مستح کو علاج حکم میں جو فاس او کو عارض ہوتی ہو اس دوا سے نفی عین ہوتا ہے کہ دردی شرب کو تازہ سوئے کے ہر گاہ کہ تین۔ استحات اور نہلے کے پانچیم جو دودھ و حلا اور جرب کو مستعمل میں جیسے آب ویرا کو گرم کر کے منہا خزاہ اسی طرح بے گرم کرنے کے نہانا یا طبع تیار و لہما سے نہانا۔ غذا و اسطر مرضی جرب اور کرب کی لینی جو زکری چاہیے حسین رطب ہر دوزخ سالم پیدا کرے اور یا نیمہ مائل رطوبت اور بر دقت ہو اور کرب مستح کا بھی استعمال کرنا چاہیے اور اصحاب طبع خشک کہ استعمال روضہ ہر نرم کا کھانے میں استعمال ضرور کرنا چاہیے جیسے رومن باہم اور روضہ شریح وغیرہ بھی جانا ضرور ہے کہ حجامت ساتین کی جرب یا شرب کو نافع ہے **فصل حصف کرب یا نین** کبھی تمام بدن خواہ بدن کے عضو کثیر العروق پر لیب کم نہا نیگے یا نہاتے وقت بدن نہلنے سے اور خصوصاً نرم ملا کے کو کون کے بدن میں ایسی بے احتیاطی کرے سے ثور اور دانہ شکوہ لینے خارا پیدا ہونے میں گواہ ہوتا ہے جو اسے پیدا ہوتے ہیں جو کس اور قریب عین لیب پر نقل کے پیدا کرتے ہوں اور وہ مادہ ایسا سرخ اور حصف پٹ نایل ہونے والا تھا کہ اگر تھوڑا سا عرف برادر ہوتا دفع ہوتا اسلئے کہ وہ مادہ قریب ہوتا ہے اور اب چونکہ نہانے سے خواہ ترک کرنے میں بدن سے تفریق عین ہوتی لہذا وہ مادہ سطح جلد میں محض ہو کر رہ جاتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ثور لیب کے انفال اور گرائی کا اثر ہے جو بے حد بطور ریشم کے کھانا پکے اور کبھی اس بے عنوانی سے ثور قویا نہیں ہوتے کہ ایک نمر کی خشونت جلد میں ہوجاتی ہے علاج اس مادہ کو قطع کرنا چاہیے اگر کثیر ہر عین یوسف و اسہال کے اور اسی سبب سے واجب ہو کہ جو شخص خوراک سے ثور یا خشونت کا خضین ہو وہ سے ہر وہ احتیاط استعمال کرے مثلاً گاہ کہ لیا کرے حصف کو بردار اور ظہور کو نہانا اور بدن کو صاف اور پاکیزہ رکھنا بھی نافع ہو جائے اور اگر پیدا ہو گیا ہے تو زائل کر دیتا ہے بعد از ان سردانی سے نہانا۔ اور حمام میں بدن کو ناش تر بریز کر موز و ہمو کے آرد سے لود تو پسینا براد ہونے کے بعد اس کے شاہ مسفرم کی لاش بھی نافع ہے ایضا مسفر تر لوز اور آٹھ مسور اور آرد اٹلا۔ حصدل چھ حصف کو رد نہا ہے کہ کھلی بھی اور مٹی بھی حصدل لگاؤ کسی اور اگر لوز حصدل کے کا خرب بھی ہوتا کبھی نا اٹھتی۔ سمندی لگائی اگر اسکا نہانہ نہ ہو بھی نافع ہے اور کھانے سے پینے میں ایسی چیزیں جو نہا آب اندر اور حاصل اور عرس اور لوز یا نار یا نمر سمندی کی ہوں اختیار کرنا چاہیے۔ استعمال کل ایسا شیا کا جو برادر عرف کو نافع ہوں جیسے طبع آس اور گسٹرخ اور آب کشنیز۔ لوگ کہتے ہیں کہ وہ جو کا جلا ہوا گھری بانی بھی اسکو نافع ہے۔ کبھی حملہ ایسے پانی جہن اشیا و لہذا کو جو نافع دیا ہوا نافع ہونے میں۔ حرکت اور نہانا

حکم البس کا علاج

محفوظ زیادہ ہوتی ہے کہ خون کو تا ایک متعین مقدار تک اسباب خارجہ یا داخلی بہ پیوستہ کر دیتے ہیں لہذا عفونت جو لازماً مریطوبت سے پیدا نہیں ہوتی باقی خصوصاً جبکہ خون انہی اصلی جوہر اور ذراتی حالت میں زیادہ خارج نہ ہو کہ کبھی ایک مسئلہ بڑا پیدا ہوتا ہے اور یہی بڑا اثر کوئل سبب استحالہ کا اور اس بیمار کی لطافت اپنے مادہ کے ہوتا ہے اور اپنی شکل کی طرف اس غذا کو تسخیل کر لیتا ہے جو ذرات بیمار کے اور اس عضو میں آتی ہے جہاں وہ کوئل پیدا ہوا ہے پس اس غذا کو استعمال شدہ میں میں اور برودت پیدا ہوتی ہے اور اب کہادہ بکثرت پیدا ہو گیا لہذا تا نایل بھی بکثرت پیدا ہوتی ہیں جبکہ ہر مادہ کو کھیر کہ بھیک یا جاکسی اور دیر سے فنا کیا جاتا ہے جو نہ چھوٹے سے خود بخود گڑبڑ ہے۔ جو بڑا بڑا سے ہون اور ان کے سرے اور نوکین جیسے کیلکون اور میخون کے سرے جوتے ہیں ایسی ہون اور جڑیں اونکی باریک ریتی ہون اور مسون کا نام سامیہ ہے اور جو سے طولانی اور پیر ہون یا کسی طرف جھکے ہوئے ہون اور نکاحان قرون ہے۔ بعض قسم نایل کی بنام طرسوس نام نہاد ہوتی ہے اگرچہ واجب ہے کہ ایسے سے کوئی اقسام سے تمیز کر لیں اور جب وسکاڈہ اور ریکو وغیرہ شگافہ ہو کہ برآمد ہو جائے کہ اور زیادہ شگافہ دیگر اسے نکال ڈالیں اور باقی رہنے میں علاج بہت توجہ کرنا نقلیل خون کی طرف بذریعہ فصد اور ہستقراض سودا کے یہ تو امر لاپرواہی اور ضروری ہے اگر مرض میں زیادتی ہو اور اعتدال سے بہت گزر جائے۔ اس طرح تیز تولید کمیوس جید کی باور تدابیر جو کر بیان ہو چکیں۔ اور علاج موقعی ایسے اور سے کرنا چاہیے جن میں اوقیض ہو اور سبک علاج خفیف نایل کے واسطے جیسی ہائش مسون کی روغن بستہ سے ہمیشہ کرنی یا طبع حنظل جو صاف کر کے تین روز تک خارج کرنے کی غرض سے چھوڑ دیا جائے اور آب کرکٹ منجلی ہمارہ ساق اور روغن بان کے ایضاً بوق الکبر اور جوزہ اور زیتون خام اور جوزہ خارج بھی جیسا ہے اور تازہ برگ اس کوئل خفیف اور قوی دونوں کے واسطے اور جوزہ تر کے چھلکے اور خیز خشک اور خربوب بالینا اسکو لگا کر ایذا بھی کم ہوتی ہے پھر کوئل میں لگانے کے لائق ہے اور قوی کے واسطے اور چھلکے پوست ریشہ ہاے غرب کو اور کسی کی راکھ کرکٹ شراب کے ہمراہ۔ اور یہ جید باغ النفع میں سے یہ بھی ہے کہ حنظل اور حنظل کو باریک کرین اور منخل میں چھان کر آب سرد کے ہمراہ استعمال کرین بطور صفا و قوی نایل کے واسطے جو نہ اور ہر تال اور سبزی سے طلا طیار کرین خصوصاً اگر سیاہ کشتہ اور علی الخصوص خاکستریو ط اور زیت اور نمک آب پیاز کے ہمراہ اور لیموس گو سپند کے فضلہ کے ساتھ ایضاً درازج ہمارہ بزرخ کے ایضاً غسل بلاد مسد کے کو کھڑ ڈالنے میں قوی علاج ہے اور شہرہ جمع یعنی درخت شہرہ رستی جیسے مدار اور تنویر وغیرہ اگر کر اور سپر لگایا جائے وہ بھی گرا دیتا ہے جو دمہ یعنی پانی درخت انگوڑے سے بطور انسو کے ٹپکا جائے اور کھینچ کر اچھی طرح اسکو گرا دیتا ہے۔ کھنچی کو پیشاب میں پھینک کر لگا دین عجیب لاثربہ ہے اور تلخ مزاج بھی اس طرح۔ اور طقیت اور دمہ حاد جس سے دیلات شگافہ ہو جاتے ہیں اور دمہ مریطوبت بلاد کے نام سے مشہور ہے ترگیب معتدل پوست جو تر اور زجاج اور چوڑہ جو زندہ ہو مریطوبت کوٹ کر چھان ڈالیں اور مسد پر کرین ایضاً رنگار اور کا قد سوختہ بروا چھانچہ پر ختم حنظل چھوڑ دمہ نوشاد در چار دمہ بھی اور ہر تال ہر واحد اخذ و دمہ تلخ کا وچہ و دمہ نشان غامی سات و دمہ کوٹ کر آب صابون کی ہمراہ اور سپر طلا کرین۔ منجملہ معالجات نایل کے یہ بھی ہے کہ اسے موچنے وغیرہ سے اور کھار ڈالیں کبھی پرنچ چونگی یا چاندی اور موچے کو باریک باریک نل ایسے کہ مسون کی مقدار ان میں سما جائے مگر بشواری کہ پھر از خود اسکا نقل آنا دشوار ہو اور بارہ

اون لمیوں کی تیز اور شکل اونکی موٹہ کی بطور قطع دائرہ کے ہونے پر دائرہ نہ ہو ایسی چیز سے بدشواری تمام مسہ کو اوسکے اندر
 لیمن اور لیٹ کر جڑ کے پاس سے اوسے دو این کہ وہ ان سے کٹ کر اندر اسی انہو بے کے رہ جائے۔ یا جو بے اور سنی سے
 مسے کو کھینچ کر اوسکی جڑ کھجے آئے بعدہ کسی لہ حادہ اور تیز کو اوسکی جڑ میں گرو دین اور کٹ لین اور کٹانے کے بعد اوس پر روغن زرد
 لگانا دین۔ ایضا جب کئی دواسے عا و اوسپر لگائی جائے بعد اوسکے کئی غرور لگانا چاہیے اگر وہ دو تعلق اور اضطراب وغیرہ پیدا کئی
 اور بعد روغن زرد لگانے کے تھوڑی دیر تک صبر کریں اوسکے بعد اوسے دو کو لکھتین تا ایک مسہ کٹ کر گر جائے کبھی اس ترکیب سے
 بھی مسہ کو کاتتے ہیں کہ پہلے اوسکے گرد پیش کے مقامات کو کسی نازک اکڑ حدید سے جدا کر دیتے ہیں اور وہ آگ متھہ لینے کرا
 ہوتا ہے (جیسے گولابناٹے کی رکھائی جو تاروں کے پاس ہوتی ہے خواہ اوسی طرح کارندام اوسکے بعد اوسی مسہ پر دوائے
 لگاتے ہیں۔ سمجھو تجربہ کیا ہے کہ استرو سے بہت گرس مسہ کو کٹ ڈالا گرسٹ جلد کی رعایت بھی رہے کہ وہ کٹنے پناے بعد ازاں
 مقام قطع کو کصابوں اور سدا و رگل سرخ ہے مل ڈالا جب قدر رطوبت اور خون وغیرہ بہ جانا تھا وہ بگیا اور جو کچھ مسہ سے اپنی
 رہ گیا تھا خشک ہونے کے بعد خود بخود کڑا فصل قرون کے بیان میں قرن سینکڑہ کہتے ہیں اور یہاں مراد اون
 فروغیوں میں ہے جو اطراف پفاصل کے ایک تیشہ شکل ناخون کے کثیف اور سخت پڑ جاتی ہے کثرت عمل و محنت مشقت کرنے سے
 جیسے ورزش کرنے والوں کے ناوہ میں کھٹھو پڑ جانا بولتے ہیں علاج اوکھایہ ہے کہ جب قدر روغن سے مراد ہو جائے کہ خشکی لینے خواہ
 کھینچنے سے کہ وہ میں ایذا ہو اوسے تو کٹ ڈالنا چاہیے اور جوابی رہے اوسپر وہی تیز اور سخت دوائیں جو مسوں کے گرانے میں مذکور
 مطلقین استعمال کریں تا ایک وہ سب گر جائے بعد اوسکے روغن زرد لگائیں فصل شقوق کے بیان میں جلد کا چھٹنا
 اور مٹھنا ان کا اور اطراف بدن کا ان سب کا سبب بل و خشکی جلد کی ہے اور خشکی کبھی مزاج مفرد کی وجہ سے ہوتی ہے اور کبھی
 روائت اخلاطی مادہ حاد کو جو مخفف ہے اور تیز بھی ہے لطیف منفع خاص کے پھیلکتی ہے اور کبھی حرارت شدید کی وجہ سے
 خشکی پیدا ہوتی ہے اور کبھی ہوا گرم جیسی اُون ایسی جاتی ہے کہ رطوبت جلد کو سوکھا دیتی ہے کبھی سخت برودت جس کو کثیف
 پیدا ہوا و سکی وجہ سے شقوق عارض ہوتا ہے جس طرح خشک میں بھی زیادہ سردی سے چھٹ جاتی ہے ہواسے اوس زمین میں
 خشکی آگئی ہو یا حرارت سے یا بلذ زمین پر سایہ درخت اور گیارہ کھلی ہوئی ہو یا ایک برودت اور ہوا وغیرہ کے ہونچنے سے رو کو کھو سٹا
 اوسے بند کر دیا و کبھی چیز سے کبھی شقوق زمین کا یا عموما سبب ہوا و قافضہ کے اور وہانی جنہیں قوت شب او شکاری کی ہوتی ہو یا
 خصوصاً اگر ایسے پانی سے نہاتین اور بظافت اور بالضا لیسے پانی کے اثر میں وہ پانی میں جنہیں قوت کبوتی ہو یا وہ پانی جنہیں قوت
 قریبے ال کی ہو سمجھو ان کے پانی کا اور قریات متصل ہند ان کے پانی کا فرق نیش پو خواست کے پانی سے اس خاصیت
 میں انہی طرح تجربہ کر کے دریافت کیا ہے علل عموما شقوق کا علاج یہ ہے کہ اگر کوئی غلط روی ہو اوسکا استفرغ کرنا چاہو اور اگر
 میں مزاج اسکا باعث ہو تو طبیعاً چمدا کر لی چاہیے اور اداہان و طلبہ کا شرب استعمال کرنا چاہو خصوصاً روغن کینہہ مقشر ایک اوتینک
 بر روز اب مکوہ شہر کے عمارہ البقیع زیب شہر کو چند روز پیے در پیے اسید طرح مرطبات نہری کو پانی اور شکر کے ساتھ اور حبشہ بہترین
 کرنی چاہو اور اگر شقوق اسبب دتہ و عارض ہوا و سکی لیے افاقیا بہت مفید ہو ایضا طبع شہم اور خود شہم اور برک حقدہ
 اور اسی کا جو شاذہ خصوصاً قیو طعی جو برک حقدہ اور معروف چرمیون سے طیار ہو کر ہون یا مخ حیوانات چند سے بنائے جائیں اور

خاص کر کے اور زرخوش و رشاد منہضم اور شہنشاہ کے اترج اور پوست اترج اور اسکی جھانک اور برگ بر اور برگ سوسن بھی ناف سے ایسا
اقرص و دو ہوا ہر مسک کہ ایسا مناسف اور مسات کو مذکر کرنے اور غرض کے روکنے کے واسطے اور سنگ اور توتیا برگ سوسن بھی
وغیرہ اور مکی اور صبر اور خوش آمل و زرخیز فصل **سائین صنان** کہ اور صنان کا علاج بھی اسی فصل میں مذکور ہوتا ہے
صنان وہ بدبو ہے جو زرخیز پیدا ہوا بعض لوگوں نے خیال کیا ہے کہ صنان بقیہ سے اسی مٹی کے پیدا ہوتا ہے جس سے اس
آومی کی خلقت ہوئی ہے اس طرح کہ وہ بقیہ زیر لب کی طرف اٹک اور جلد میں لغو ذکر گیا اور ہر مٹی قابل اعتماد کے نہیں ہے البتہ صنان
کی پیدائش مناسف و راولی ہے کہ اس آدہ سے منسوب کچا جو انسان میں تحلیل یعنی مٹی ہے وہ تھوڑا ہو کہ صنان
بن جاتا ہے۔ علاج صنان کا بعد تفتیح کے (بشرطیکہ حاجت تفتیح نہ ہو) یہ ہے کہ توتیا اور ورسنگ عنبی سے کربن اور قلمیا
معلومہ اور خاکستر آس سے اور جس پانی میں پھنگری محلول ہوئی ہو اور کچی ان آدو میں حنظل ملا دیتے ہیں اور کاغذ بھی مخلوط
کرتے ہیں قرص حیدر حنظل اور سیلین اور سنگ ورسنبل اور شب اور مر اور سانچ اور گھسرخ ہر واحد ایک کچھ توتیا اور مر اور سنگ
سفید کیا ہوا ہر واحد تین جز کا فور نصف جز گلاب کو ذریعہ سے قرص لیا کر کربن اور لوز خشک کرنے کے استعمال کریں ایسا
اور سنگ اور سنبل اور سعد اور مر اور شب ہر واحد سے دس جز ایک قرص لیا کر کربن گلاب ملا کر اور بطور لطف کے استعمال کریں
فصل صفت ایک ذور کی جسکے استعمال سے بدن خوشبو بنے اور گرم خراجوں کے واسطے نافع ہے سعد اور سانچ قلعہ افو
میوہ شامیہ جو مٹی ریان کا مشہور ہے ہر واحد دس و چھی گھسرخ خشک اور اطراف آس کے ہر واحد میں دھنی سعد اور قلعہ افو
اور سانچ کو شراب ریحانی میں ترکیب اور خوب بھیک جانے کے بعد خشک کریں اور پھر میں پھر اور گھسرخ اور اطراف
آس کو دھنکریہ میں اور زعفران کو گلاب ملا کر دھنکریہ اور باقی آدو کو ملائیں اور سایہ میں خشک کریں پھر سوکھانے کے بعد
پیسکر تمام بدن پر چھڑک دیں اور بعد نہانے کے پھیلا پینا بدن کا خوب بوجھ دھنکریہ اور لوز ان بدو استعمال کریں ایسا
بدبو کے راکھ کو قطع کرتا ہے اور سرد مزاج والوں کے مناسب ہے سنبل الطیب قرانل ہما شامیہ سائینہ ہر واحد تین و دھنی قلعہ افو
سنبل ہندی دارچینی ہر واحد دو دھنی شامیہ مزخوش سنبل سوریتہ ہر واحد چار دھنی بنی زمان کا اسکو شراب میں حل کر کے
باقی آدو کو آب نام میں پیسکر وسیطرح استعمال کریں جو مذکور ہو چکا اور دوا ہے جو سینہ کی بدبو کو دور کرتی ہے واریجی
سنبل ہندی اطفا الطیب قسط ہر واحد دو و قیطن بجرہ دینے وہ کل ختم جس بجرہ کی مہرین لگی ہوں اور اسکو طین نمائیں
یعنی کتھن (چرک اسرپ سپیدہ محلول ہر واحد نصف اوتیشع سنبل رومی ہر واحد ایک و قیہ زعفران گھسرخ خشک ہر واحد
تین و قیہ خشک دھنکریہ آب آس سے پیسکر اور زعفران کو شراب ریحانی سے محلول کر کے آمیتہ کر کے **فصل بول اور بران**
کی بولی بد کا بیان اور ریح کی عفوٹ کا بیان ہے اور اسکا علاج ان تینوں چیز میں بولی بد عفوٹ انطا اسپی پیدا
ہوئی ہے اور کبھی خاص ایسی اشیاء کھانے پینے سے ہوئی ہے جسکی خاصیت یہی ہے کہ بد بو ان میں پیدا کریں جیسے اشتہار
اور لیسن و رجر جیر اور گند نامہ و بجدان اور طعنت اور بقیہ کے استعمال سے بھی ہی اثر ہے مگر جو دت منہضم اس اثر کو دور
کرتی ہے اسطرح ایسی چیزوں کا استعمال جو عفوٹ بطرف جلد کے اور بول کو ریح کرتی ہیں جیسے متی کہ لپیا اور پستیا
کو بدبو کرتی ہے اور برانکی بوسے بدبو دفع کرتی ہے اور شراب عمدہ برانکی بدبو کو دور کرتی ہے **فصل بیان میں**

پیشاب کی بدبو کے برانگی بدبو کو جو اسباب میں وہی بول کی بدبو کے بھی ہیں ایضا مدرات صیہ لمیون وغیرہ کے
 راجح بدن کو خوشبو کرتے ہیں اور بول کو بدبو کرتے ہیں قروح مثانہ کی وجہ سے بھی پیشاب میں بدبو پیدا ہوتی ہے اور اس کا
 علاج آسان ہے جیسا کہ امراض مثانہ میں بیان ہو چکا **فصل قتل و صبیان کے بنیان میں** جو مادہ رطل یا ہے
 کہ خاص اوس میں کسی قدر حرارت ہے یا اوس کے ہمراہ کسی اور شے میں حرارت ہو جیسا کہ مادہ لطف کے آتا ہے کبھی تو
 بوجہ لطافت اور رقت کے وہ مادہ متحمل ہو جاتا ہے اور محسوس نہیں ہوتا اور اس کے بعد لطافت میں وہ بھی مادہ ہے جو پینا ہو کر
 بہ جاتا ہے اور اس کے بعد لطافت میں وہ مادہ ہے جو تحمل ہو کر دماغ اور چکر ہو جاتا ہے اور اس کے بعد وہ مادہ ہے جو اعلا و طبقات
 میں جھپٹس ہو جاتا ہے کہ اوس سے خزانہ و حیف و غیرہ پیدا ہوتے ہیں اور اس کے بعد لطافت میں وہ مادہ ہے جو اندرون جلد
 جھپٹس ہوتا ہے پھر اگر یہ مادہ وی اور خراب ہے دار الثلب و غیرہ اور قویا اور مسفع پیدا کرتا ہے اور اگر اوس میں رادرت کمتر ہو
 اور قوت صدیدہ اور رحم بن جائے کی اوس میں نہیں ہے اور نہ اوس میں برحمت عفو نہ زائد و در ہو سکتی ہے اور صلاحیت اوس میں قبول
 حیات کی بھی ہے تب عطا کنندہ حیات کی مہمبت سے اوس پر فیضان حیات ہوتا ہے ایسے ہی مادہ سے قتل لینے سپید چون
 پیدا ہو کر نیگی بھرتی ہیں اور قتل ہو کر یہ مادہ خارج ہو جاتا ہے اور کبھی ایسے مادہ جو پختہ کرے بڑے جانور جیسے پیٹے یا گول گول پیدا
 ہوتے ہیں جنکو صبیان کہتے ہیں کبھی قتل کے تولد پر غذا ہے جیسا کہ کیوس بھی معین ہو ہیں جن جو رقیق ہوں اور ظاہر بدن
 کی طرف متحرک ہوں جیسے انجیر اور کبھی اوس پر اعانت اور حرکات سے بھی ہوتی ہے جو خارج بدن کی طرف غذا کولانے والی
 ہیں خصوصاً اگر اوس غذا یا حرکت کے ہمراہ وہ بخار بھی ہو جو منی سے پیدا ہوتا ہے جسے حرکت جلع کی کہیں صفائی بدن کی
 میل وغیرہ سے ترک کرنا اور غسل ترک کرنا اور مفتح مسام کا استعمال کرنا جلد میں مفتح پیدا کرے اور مواد و مجتہد اندرون جلد کو
 حرکت دے کر مستحیل کر دے یا ایسی نسیم کو جو مانع استعمال مواد ہے جلد کے اندر داخل کرے کہ مواد متغنیہ یا شہیہ متغنیہ کا
 استعمال نہ ہونے پائے الغرض یہ سب اشیا حدوث قتل میں ہیں۔ کبھی قتل کی ایسی کثرت ہوتی ہے کہ صاحب
 بدن لاغر و زرد اندام ہو جاتا ہے اور اشتہا کا سقوط اور بدن کی نحافت اور قوت کا تحلیل پیدا ہو جاتا ہے علاج قتل کثرت
 پیدا ہوں کہ انکی نسل منقطع نہ ہو اور پھر بھی طے جائیں اور انکا علاج پہلے تفتیہ بدن سے کہنا ضرور ہے خصوصاً قصہ کرانے
 اور تدبیر کی اصلاح اور اون چیزوں کا استعمال قطعاً جو روینا چاہیے جو مواد کو لطف ظاہر بدن کے خارج کرتی ہیں چنانچہ
 اوپر مذکور بھی ہو چکا بعد ازاں او یہ موضع **کا استعمال کرنا چاہیے ہمیشہ** استتمام اور لطافت بدن کی کٹھنی اسکے واسطے بہت
 نافع ہے۔ اگر پہلے آب شور سے نہائے اوس کے بعد آب شیرین سے غسل کرے یہ طریق بہت خوب ہے۔ کرے بدل بدل کو
 ہنسا اور حریر کا لباس اختیار کرنا اور کتان کے کرے پہنے بھی ضرور میں کبھی شرب و ابھی قتل کو قتل کرتی ہے جیسے
 نفس کو طبع فوج جہلی کے ساتھ استعمال کرنا۔ او یہ موضع ایسی درکار میں جو محض اور محل اور جذبات ہوں حنا ج
 بدن کی طرف پھر اگر قتل کثرت ہوں اور بری انداز سے ہوں اور سوقت مسکد وغیرہ کی ذہنیت بھی شریک کرنی لازم ہے
 منجملہ او یہ موضع کے سماں ہمراہ ذہنیت اور حاض کے ایضا برگ حاض بھی اور اوس کی بیخ یا شہت ہمراہ ذہنیت کے یا برگ
 یا برگ حنظل یا برگ اس خواہ برگ سرو یا برگ زرنکان یا قصب لندیہ اور دار چینی اور روغن قرطم لینے کرنا نافع ہے اور مانع ہے

مسل ہے اور خون ترب عجیب اثر ہے پوست سلیوہ اور زراوند عاقرقرا اور خطمی کی جڑ اور نام اور جعدہ اور انیسون اور کسٹور نام
تخم انجور اور برنج سفوف و ما ترقیب حبیر شیان امینا تین درم قسط نصف درم پورہ ایک درم نشاستہ میوزن سلک و یک
سب کو یکجا کر کے طلاء کریں دھوئی کی اور یہ میں بطبخ تر منس بہت عمدہ اور قوی ہے اور بطبخ سمان اور بطبخ طفا اور بطبخ فوج
بجلی اور بطبخ برگ سرور اور برگ صنوبر سروررات لینے چرخین جسوقت غسولات میں پرن نہایت عمدہ ہیں بخورات میں خیر
کندیش اور میوزج کی ہر تال کے ساتھ اور خصوصاً سبک کو سہارہ اور کندہ حک منجملہ قوی دواؤں کے یہ دوا ہے میوزج اور زرنج
سرخ اور پورہ ان سب کو مرکب کر اور زیت میں پیسکر سرخ طلاء کریں اور خربق پسیدہ اور پورہ بارگ ذلی عمارہ زیت کے بارگ حنظل -
رائی اور کندیش و فلوکو و میکرتھوراسا سرکہ انیر دالین اور پارہ اسی مرکب میں پیس میکرتھورہ کر دالین یہ دوا قوی الاثر ہے اسطرح
وہ دوا جو مرکب ہو کندہ حک اور ہر تال اور زراوند اور خاکستر ملوط اور قسط طخ سے ایضاً کندیش زرنج سرخ زراوند ملوط طرا
نایک گاوٹا کہ جسمین یہ دوا مخلوط ہو جائیہ طلاء بھی قوی ہے ایضاً قطران جفلیا اور ہر تال اور روغن سوسن ایضاً میوزج اور برگ
ذلی اور شنب یانی ایضاً حمام میں شیان امینا ایک جز پورق نصف جز قسط ایک جز نشاستہ میوزن سب جز کر اور بعد
خوب گرم ہونے بدن کے استعمال اس دوا کریں سرکہ لاکر یہ ساری ادویہ جز مذکور ہوئی ہیں انکا لگا جائے بخیر اور دھونی
لینے مثل کندیش اور میوزج کے بہت عمدہ ہے خصوصاً جب غسولات کی ابتدا اسی قسم کی ہو جز مذکور ہو چکے ہیں جو چھتا
مقالہ ان احوال کے بیان میں جو متعلق بدن اور اطراف بدن کے ہیں اور اسی مقالہ پر کتاب الزینہ کا خاتمہ ہے فصل
نہال یعنی لاغری کے دور کر کے کامیابان الاغری بدن میں بوجہ نہونے اس دوا فریبی کے ہوتی ہے جو غذا سے
پیدا ہوتا ہے (۲) یا کثرت استعمال غذا سے لطف سے جس سے خون کثیر بدن میں پیدا بھی نہیں ہوتا لاغری ہو جاتی ہے (۳)
یا فقط بدن غذا سے پختہ نہ کرنا جس سے خون پاکیزہ پیدا نہو لاغری پیدا ہوتی ہے مترجم اس فقرہ میں دو احتمال ہیں ایک ظاہر
مخبر جو ترجمہ کیا گیا دوسرا نسخہ ذلی معادہ ام کا ہے وہ بظاہر درست نہیں ہوتا ہم اور بر رابطہ ہے مگر شاید اس سے مراد یہ ہو کہ جس
تدبیر مناسب برعمل کرنا چاہے اس کے سوا اور مخالف تدبیر یا نقصان کریں کہ خون جدید پیدا نہو (۴) یا ضعف قوت متصرفہ سے
جو غذا میں تصرف کرتی ہے لاغری پیدا ہوتی ہے اور ضعف متصرفہ میں یا بوجہ ضعف یا ضمیمہ کے ہو یا قوت جاذبہ میں ضعف
پیدا ہو کسی فساد کی وجہ سے کہ غذا کو اعصاب کی طرف جذب نہ کر سکے اور اکثر فساد مزاج بارو سے پیدا ہوتا ہے (۵) یا سبب
سکون کثیر کے جسکی وجہ سے قوت جذب ٹھہر جاتی ہے یا کم ہو جاتی ہے لاغری پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر کسی سکون اور آرام
بعد ریاضت معادہ کے ہو کہ طبیعت فکر انسی کی ہو کئی تھی کہ اعانت سے ریاضت کو جذب غذا کرتی تھی اور اب ریاضت
بالکل چھوڑ دی ہو جذب غذا بھی معدوم ہو گیا ہے بلکہ ایسی طالع میں جذب غذا معتدل بھی نہیں ہوتا ہے (۶) یا سبب
لاغری کا یہ ہے کہ جو خون بدن میں پیدا ہوتا ہے طبیعت بدنی کو اس سے بغض و نفرت ہے لہذا اسے قبول کر کے
تغذیہ بدن نہیں کرتی ہے چنانچہ خون مراری نہایت ناگوار ہے قوت جاذبہ بر بہت خون رطب الیٰ یعنی کے
برہ یا لاغری کا سبب ہوتا ہے کہ کمال بوجہ دم کے بڑھ کر مرامت جگر کی کرتی ہے پس خون بطرف طحال کے زیادہ متوجہ
ہوتا ہے اور قوت کبد میں وہن اور سستی بوجہ مخالفت مزاج طحال کے پیدا ہوتی ہے (۷) یا دماغ ان لینے کیے انداز

غذا پیدا کرنے کا سبب

مقتصد کرنا چاہیے جو خون صلیح پیدا کرتی ہے اس لیے کہ ایسی غذا بسا اوقات خون قیق پیدا کرتی ہے کہ وہ متحمل ہو جاتا ہے اور جزو بدن نہیں ہوتا ہے (۲) اگر سبب لاغری کا یہ ہو کہ قوت جاذبہ میں کسل اور سستی آگئی ہے اسی قوت کی تحریک اور تقویت کرنی چاہیے اور اس سور مزاج کو دیکھنا چاہیے اگر سور مزاج واقع میں ہو پھر اس کی تبدیلی کی تدبیر کرنی چاہیے۔ سوتے سے اٹھ کر بدن کی ہلکائی قوت جاذبہ کو تیز کر دیتی ہے۔ کبھی احتیاج اس کی بھی ہوتی ہے کہ اگر او اعضا کی طرف غذا جائے تو کوریز اور عضو لاغری کی طرف اسی غذا کو لا تین اور جذب کریں اور یہ بات اس وقت کرنی چاہیے جب وہ لون اعضا کے جاذبہ مختلف ہوں مثلاً وہاں بائیں لاغری ہو اور بائیں ہوتا ہو اس وقت ضرور ہے کہ سوتے اٹھنے میں پیچھے کی طرف سوجھی ہانڈ جو کہ گنبدش تھی اس کی ایسی موجودگی دیکھ کر ایسی قدر کم مسامات میں غلٹی پیدا کر کے غذا کو روکے تب وہ غذا اور سرے اٹھنے کی طرف چلی جاوے گی اور قوت جاذبہ کو ہلکائی سے متنبہ کریں خصوصاً روغن سے عیسے روغن زیت اور موم گرم کیا ہو اور اولش ایسی آسانی سے کریں جو درد اور ایذا پیدا نہ کرے اور جب ملتے ملتے عضو مذکور میں گرمی آجائے ترک کریں اور پھر جب گرمی مٹ جائے ہلکائی اگر مسامات کے بند ہو جائے سے لاغری پیدا ہوئی ہو لطفیت مسامات کریں۔ اور اگر بدن کو کسی حرارت یا بردت کو ٹھیک کرنا ہے جیسا کہ قبل میں بیان ہوا ہے اور اسی سبب سہولت اور مسامات ہوا ہے اس وقت عضو کو دھیلنا یا بڑھ کر تطبیب اور اسٹان کے ملازم ہے جو بڑھ کر قوت سختی دے گا اور لاغری کے پیدا ہونے کی وجہ سے اور حرکات بدنی اور نفسانی سے سختی پیدا کریں اگر لو جو بردت کی مسامات پیدا ہوئی ہو اور تیز اور تطبیب کرنی چاہیے اگر مسامات میں تنگی ہو جو حرارت کو ایسی آگئی ہو کہ پیچھے گئے ہوں۔ بہتر ہے طریق تسخیم و س عضو کی جو بردت کے تسخیم قبول نہ کرنا ہو یہ ہے کہ پہلے اس عضو کی ہلکائی کریں بعد ازاں اسے پھر تیز یعنی سرخی پیدا کرنے والی شے رکھیں (۴) اگر سبب لاغری کا دم طحال ہو پہلے طحال کا علاج کریں (۵) اور اگر دیران کے سبب سہولت لاغری پیدا ہوئی ہو فصل دیدان کی تدبیر کریں اور سارے دیدان کالہ الین اور یخین اور ویسے جواب دیدان میں نہ کہ دم ہو چکی ہیں اور بعد اخرج دیدان کے آسائش اور آرام دینے کی تدبیر کرنی چاہیے نرم بچاؤن پر سولانا اور سایہ میں ٹھکانا اور شام لینے اور نوش کن امور سے بروقت دو چار رکھنا اور عطریات کا استعمال اور بخند حق مشروبات پلانا چاہیے کہ یہ جلد تیز ہو کر عیسے مقوی قوا و طبعیہ ہیں کہ تصرف طبعی کو تفتہ میں اور دفع فضول میں پیدا کرتی ہیں اور یہی مر صبح اسباب فرہی کا ہے۔ شراب غلیظ بھی شراب اور طعام جید الکیموس جو قوی اور بقیہ قوت جاذبہ ہو کہ مضم ہو جائے سمین بدن ہے جیسے برسیہ اور جزیات اور جانول ہمراہ دو دم کے اور گوشت بھنجا ہوا کہ اس میں قوت لمبی بخشن ہو جاتی ہے اور گوشت سخت پیدا کرتی ہے۔ اور پکا ہوا گوشت تو لم تر تیل لینے دھیلنا اور منفتی لینے پھیلا ہوا گوشت پیدا کرتا ہے جو پھیلا ہوتا ہے۔ بطور کا گوشت مستحق بدن ہے اس طرح گوشت چرہ و مرغ کا و تھوک کا گوشت زیادہ فرہی پیدا کرتا ہے اس طرح لبوب ہمراہ شکر کے۔ بعد غذا کے حمام کرنا غذا کو بدن کی طرف زیادہ جذب کرتا ہے اور فرہی بھی پیدا کرتا ہے۔ اگر نہ فو و ال کے بلکہ میں شدہ پرتا ہے خصوصاً اگر ایسا طعام کھا کر حمام کرے جو فرہن فرہی پیدا کرنے کے استعمال کیا گیا ہے اور اسی وجہ سے حصا کا مرض لینے پھری کا ایسے لوگوں کو زیادہ ہوتا ہے اور جو لوگ باریک رگ از روی خلقت کے ہیں اور بعد طعام کے حمام کے خورک ہوں اور کو مرض سد و اوجصات میں مبتلا ہونے کی اولویت ہے لیکن سبب دمی

بہتر و خیر

یہ کم تر کا عام نمین ہے۔ یہی لوگ جب بی داسنی جانب کسی قدر نقل اور گرانی کا احساس کریں لازم ہے کہ مہتمیات سے سبک
جگر جو معد و کوشش ہو رہے اور کوفہ استعمال کریں اور قبل از طعام کہ ہر ہمارہ سر کر اور شہد کے استعمال کریں اور سکھ بڑی
یعنی استعمال کرتے رہیں تا انیکہ نقل مذکور زائل ہو جائے۔ عمدہ وقت حمام کا وہی ہے جو ہضم اعلیٰ طعام کے وقت ہو کہ غذا
مخدر ہو چکی ہو۔ اسکے علاوہ یہ بھی ہے کہ اکل طعام حمام سے نکلنے کا فصل اسباب فریبی یہ ہے کہ اس کا خوب تدبیر فریبی کی
اکثر آدمیوں کے واسطے حمام کرنا ہے خصوصاً ان لوگوں کے واسطے جو لاغری میں مثل حالت ذبول کے پڑے ہوں۔
واجب ہے کہ استعمال اعلیٰ ہضم واقع ہو یعنی جس وقت کہ غذا معد سے مخدر ہو چکی ہو یا غذا شایہ غذا کے کہ اس کے ہضم
استقامت مفر ہے۔ محروم کے واسطے دوع جو پیچھے دی سے بنایا گیا جو بہت مسکن ہے۔ منجملہ تدابیر منہ کے خون کا جس کرنا
پیشی کی بندش سے اوس عضو کا جو حمادی عضو لاغر کے دوسری جانب میں ہے درجہ پنچا ہوا صفحہ ماقبل میں مذکور ہو چکا
اور یہی کی بندش پیچھے عضو کرنا چاہیے اگر سوئی عضو فریبی ہو یا اوسکی فریبی مطلوب نہ ہو مثلاً سدا کر منزل ہوا درگت دست
لاغری سے بچا ہوا سے اوس وقت بندش پیشی کی رستہ پر کرنی چاہیے۔ یا عضد تولاغر ہے اور گت اور سدا بعد جال خود سالم ہین
اوس وقت بندش پیشی کی مرفق پر سدا سے اوپر کی طرف چاہیے۔ مسنات بدن سے بعض تدابیر تعلق بریاضت ہین۔
بریاضت کی وہی قسم فریبی پیدا کرتی ہے جو نرم اور لطیف دیرین کی یا اور مذلل حد اعتدال پر ہوا اور دلک سے بیج کی
جو بارچہ خشونت سے کہ باجو اور تھوڑی سی مالش ہوا و مدہ بھی صلابت اور نرمی میں معتدل ہوا اور اس کے بعد بریاضت اعتدال
واقع کرے اور اس کے بعد تمام مہی کرے اور پھر ایش معتدل نرمی اور سختی میں کرے اس قدر کہ قوت متفرق متنبہ ہو جائے
اور مالش کی حد اس قدر ہے کہ جلد گرمی یا سرخی آجائے پھر تھوڑا ٹھک کر بدن کو اونچ اور دلک یا بس یعنی سوئی مالش کرنا کہ
بعد اسکے لطوفاً مسنات کا استعمال کرے۔ تبدیل آب و ہوا کی تدبیر فریبی میں واجب اور اہم ہے اس لیے کہ اکثر آب و ہوا کی
خرابی سے لاغری پیدا ہوتی ہے۔ مسنات میں سے چند لطوفاً ایسے ہیں جو بعد تحریک اعضا اور اعضا کے سرخ کرنے کے
مالش وغیرہ سے لگاؤ جاتے ہیں جیسے زفت کہ یہ تنہا مسن ہے اگرچہ شدید السلان ہو یا زفت کو ہمارہ کسی روغن کو اتنا
روغن جو زفت کو السلان میں لاسا استعمال کون کہ چھوٹا ہے اور کبھی تنہا زفت کو آگ میں گرم کر کے جب تکمیل جائے
استعمال کرتے ہیں کہ چھٹ جائے اور جب مخدر اور سبہ ہو جاتا ہے چھڑا لیتے ہیں کہ یہ ترکیب جذب غذا کرتی ہے اوس
عضو کی طرف جس پر لگایا جائے اور غذا کو اوس عضو میں بند کر دیتی ہے۔ اور قوت جاذبہ کو متنبہ کرتی ہے اور اگر
برودت بسبب ضعف کو عارض ہو اوسے دور کرتی ہے یا اسد و مسام کہ مسبب برودت عارض ہوتی ہو اوسے بھی
زائل کرتی ہے اور از وجہ اوغخت پیدا کرتی ہے اور اس قدر جو سست مسامات ہو جاتی ہے گویا کہ مستعمل ہو گئی جو عضو کو
کہ اوس سے جدا نہیں ہوتی۔ جب گرمیوں کی فصل میں اسکا استعمال کریں واجب ہو کہ روزانہ ایک ہی مرتبہ کرنا ہین اور
جاروں میں دوسرے۔ اور جس فصل میں زفت کا لطوخ کریں ملاحظہ کرنا چاہیے کہ اوسکی جیسیدگی عضو میں سرعت ہوئی
ہے یا دیرین اور عضو مذکور میں سرخی اور دیگر آثار میں سرعت اور بلکہ کاحیال کریں۔ اس لیے کہ اگر زفت کا اثر جلد اور سرعت
خا بر ہو چھڑا کے چھڑا رانے میں دیر نہ کرنی چاہیے بلکہ جلد اوسے چھڑا لینا لازم ہے بلکہ بیشتر تو اس قدر کافی ہوتا ہے کہ اگر گرم

یعنی
پیشی
جوتن

اور اسکو لگا، اور اوہ حرج سرد ہو گئی تھوڑا کیا۔ کبھی زفت کو لگانے سے پہلے دھک سرٹ اور غرض جو بسلامت موناٹ
ہوتا ہے اور دھک کر کے بعد از ان طلای زفت کرتے ہیں۔ یا عضو لاغر کو پہلے بیک چھری سے جو ہوا ہوا اور ہوسن گڑ
یا شائین نمون بلکہ خوب چکنی اور ہوا ہوا مخصوصاً اوہین کسی قسم کا روغن لگا کر اسقدر چوٹ لگاتین کہ عضو موزول سرخ
ہو جائے اور پھول جائے اور اسکے بعد زفت کو لگاتین اسلئے کہ زیادہ ویش و زائدہ چوٹ لگانی محمل عضو سے جو خلاف مقصود
ہے لہذا معتدل مالش اور چوٹ لگانے کے بعد زفت کو آتش معتدل کے قریب گرم کر کے لگا دین جس وقت بخمد ہو جائے
اور سرد ہو و فحہ چھوڑ لینا چاہیے۔ اور بہتر ہے کہ قبل زفت لگانے کے عضو گرم پانی جسم کی مقدار لغ بھی موڈا جائے
اور اسکے زفت کا لٹوخ کوین۔ آہا کی کیرتی اور قمری لینے پانی زین باجے لگیاہ کو یہ بھی اگر بدن پر دالے جائین جذب غذا اطہ
بدن کی طرف کرتے ہیں بالجائینوس کہتا ہے مین نے ایک شخص کو دیکھا کہ اسنے اسی تدبیر سے ایک لڑکے کو فربہ اسقدر کر دیا کہ وہ
لڑکا سمین الاوراک یعنی فربہ سرین ہو گیا اور عضو سے زمانہ تک اس تدبیر کو اسنے کیا تھا۔ جبکو فربہ زفت لگا کر ہو جائے
کہ آب سرد کا استعمال کرے اور سارے جسم پر بخمد چا پانی ہو چا دی یا عضو خاص پر بہترین اوقات آب سرد کے استعمال کا
وہی ہے جس وقت لٹوخ زفت یا لٹوخ دیگر بدن پر لگایا جائے کہ اسوقت آب سرد کے پونچنے سے کیا عجب ہو کہ قوت بنافہ
خون کو بہت جلد جذب کرے۔ اگر فربہ کی تدبیر زمانہ وراثت کی اثر میدانہ کرے گھبراؤ اور نا امید ہو کر تدبیر سے دست بردار
نہ چاہے بلکہ واجب ہو کہ موٹلت اور مداومت استعمال لٹوفاٹ وغیرہ کی کرے اور خرقہ با سے سخت سو دھک اور مالش کرے
اور آب گرم کو بدن پر دالے کہ اسکے بعد ہاتھ سو مالش کرے اور اسکے بعد زفت کا لٹوخ لگائے کبھی سو سو مالش کے اور ذریعہ
سو بھی جذب خون کا کرنا مناسب ہوتا ہے بلکہ اوہ محروم جسے ناقور قرا اور کربت اور شافیساد وغیرہ سے جذب خون کی تدبیر
کیجاتی ہے۔ اعضا سے بدنی مین سے بعض عضو اسلئے بھی مین جسکے فربہ کرنے مین غذا معتاد سے زیادہ کی ضرورت
ہوتی ہے اسلئے کہ ان مین حصہ غذا جو پونچا ہے زیادہ تحلیل پایا جاتا ہے اور فربہ آئے مین مادہ بغیر تحلیل سے وہ عضو خفا
ہوتے ہیں خصوصاً دھک اور مالش سے کبھی تحلیل بھی پیدا ہوتی ہے۔ اب لازم ہے کہ ہم اوہ فربہ و فربہ اور حقیقتاً
مناسب کو بیان کریں۔ کھانے پینے کی دواؤں سے غرض یہ ہے کہ ختم غذا پر مین ہوں اور جس غذا کا معدہ مین
امعائین تھوڑی دیر قوت ماسک غذا کو روکے اور دوا کے اثر سے تغذیہ غذا کی رنگوں کی راہ سے جاکرے، ہوا ویرہ اثر
مدرات معتدل سے پیدا ہوتا ہے خصوصاً جب وہ مدرات اشنا و طعام مین خواہ بعد طعام کے استعمال ہوں تھوڑی دیر بعد
بعد از ان اوس غذا کو بہت کرنا عضو موزول مین درکار ہے اور یہ اثر اوہ مبردہ اور مخدرہ سے جسے بھنگ وغیرہ اور اوہ
خاصہ وہ معتدل مزاجوں کے واسطے بہت برتر اشیا مین ترشیب جیہ بادام اور بنڈق مقشر اور حبث الخضر اور پستہ
اور شہد راج اور جب صنوبر کا شہد مین ملا کر گولیان برابر جوڑ کے بناتین اور برہہ بقدر راج جوڑات کے دن جوڑات
تک استعمال کریں اور اسکے اوپر شراب مین یہ دوا فربہ بھی کرتی ہے اور رنگ بھی اچھا پیدا کرتی اور مقوی باہ بھی ہے
ایضاً ایک کھل مارو سمید اور راج اوہ قیہ عزت کو گاسے کہ مین مین ملا تین جوازہ ہوا ویرہ اسکی فرض بنا تین اور راج
شام کھا کریں۔ یا بنڈق مقشر اور حبث الخضر اور سمسم اور خشاش موزون لیکر بکلا لینے خوب اوسکی نصف جزو قدر سپید

ہم روزانہ کے ہر ایک صبح کو اور ہر وقت سونے کے خوب ساکھیا کرین جس درم تک ترتیب جو منسوب ہے حکیم کندی کی طرف چھام کیلئے اور محرم سید انجیر مقشر کو لیکر آہستہ آہستہ پیسین اور دو رطل شروٹ سیدہ نازہ کو کم تو این جتنا زیادہ آنا اوسمیں گوندھ سکے گوندھیں اور پھر اسکے قرص برائے لینے کیان بنالین کے وزن برقرص کا وٹیرہ اور فیکہا ہو اسکے بوجہ کین اور سوکھا دالین ہر روز دو قرص کوٹ کر تناول کیا کرین ترتیب جدید جولاغی میٹھی کی خورش اور سدہ ہاے اطراف جگر سے اور بوجہ صفار لینے مریض پہلی سے پیدا ہوا اسکے واسطے یہ نسخہ ہے۔ زریب جدید لیکر اوس پر بقدر چہار چند وزن کے پانی دالین اور اتنا جو تن دین کہ اڈھا پانی چل جائے اور ہر تغیر پر زریب کے دو رطل خبث الحدید اور ایک کف اجارین اور ایک کف دست برائے شکر اور ایک کف دست صغیر دالین جب دو روز یا تین روز خوب تر ہے ہمار بقدر ایک رطل کے فی لین اور تین گھنٹہ کے بعد دینی ہوا کاج کبر اور کرات کے تناول کوین اور بنید قوی اوسکے اور بقدر ایک رطل کے استعمال کرین پھر جب سات گھنٹہ گز جائیں گوشت فریہ کا استعمال کرین اور دوسرے تین رطل منیہ تناول کرین کہ یہ ترکیب قوی فراجون میں تاثیر عجب کی ہے اور رنگ چھاپا کر فی سے ایضا کثیر اور تخم خشک اور جوز جندم اور جمن اور کبر اور کبریا اور زربنا اور مناث ہر واحد ساڑھے تین درم سبکو کو لیکر مسک میں جو تن دین اور دوسرے تین آر و خود اضافہ کرین اور ہر روز تین درم تک تناول کرین اور ہوا اسکے روغن زرد میں دودھ اور شکر ڈال کر جس بوجہ کین اور بعد اسکے تناول کے استہام خفیف بھی کرنا چاہیے ایضا مناث بحاس درم خرب بدیل درم کیراجا لیس درم زیتا تین درم چچا میں اور سوم حصہ مجموع کے خرمید اور سفیدر لینے ثلث مجموع فی گوندھ مقشر اور ثلث اس مجموعہ کا وزن شکلیہائی اٹھانہ کر کے ہر روز بقدر سین درم پیچ کے دودھ میں اوشیرہ انکور کہ دونوں کا وزن ایک رطل کا ہو خوب بنا کر استعمال کرین اور یہ فریبی اور کی تفصیل میں منتخب ہی لبوب بن اور رویان ودالمی ہوئی اور کندر اور کیلا خصوصاً ہوا سوین کر اور کیلا علاوہ نفخ تسین کے سوین کے نفخ کو دور کرتا ہے اور جب سمند بھی اس طرح مفید ہے مگر معدہ میں دیر تک ٹھہرا کر اور مناث اور زربنا اور جمن اور جلا اور یہ جو محکم منی ہوں جیسے بیوس اور کر سنہ اور توینا وغیرہ یہ ایک دوا الیسی ہے گویا بالخاصہ فریبی پیدا کرتی ہے شدہ بھی لیکر خوشک کرین اور کو لیکر ہوا سوین کے استعمال کرین اور کم وزن کو کبست مفید ہے تدبیر جب واسطے خوردین کے دوع راسب حلو لینے مٹھ مٹھ دہی کا وہ دہی جو اچھی طرح لبتہ نہ ہوا ہو اور ہوسمیں ترشی قائم کی ہو تو ہوئی ہو بلکہ اچھی اوسکا لبتہ ہونا شروع ہی تھا اور وہ نہایت اور تری ہی اوسیدوت اور کسی چھاپہ لینے مٹھا بنائیں تاکہ بوجہ سکی کے سیرج النفوذ ہو ایسے مٹھ کو منزل بقدر نصف رطل کے پی جاے اور تین گھنٹہ صبر کرے تاکہ یہ مٹھ خوب ہضم ہو جائے پھر دوبارہ اسی قدر تناول کرے اور غذا کو رات تک نالٹا رہے اور رات کو چوڑا کر فرہ مرغ کی غذائیں اختیار کرے اور اگر کچھ محمل ہو تو شراب رقیق ابض کا بھی استعمال کرے پھر اگر قبل از وقت دوشا کے استہام کرے غذا اور شراب کے پہلے اور تھوڑا سا بنیدر تین اور صفائی بہ قدر ایک کٹح کے پی لیا ہو اور جام سے نکل کر غذا کثرت تناول کرے یہ بہت اچھی تدبیر ہے نسخہ دیکر خود کو لیکر دودھ میں تر کر دے ایک کٹح شائہ۔

مقام پر بزرگ ہو چکے مگر ایک نسخہ کو یہاں بھی لکھتا ہوں حقیقتہً فرہ کہ جسے کی بری لیکر خوب صاف کریں اور اس کے بعد خوب کوٹ ڈالیں اور نصف رطل الیہ اور دو رطل دودھ اور سبب انداز کریں بعد ازاں گندم اور اندازہ خود اور بٹے جو بٹے بڑا چھارم رطل اس طرح لیں کہ پہلے ان خوب کو پانی میں خوب ملا لیں اور اس پر سبب کو مع پانی کے اور اجڑا کر ڈالیں اور پھر سبب کو پانی میں تو خیرین تا ایک خوب گل جاسے اور سری بھی گل جاسے اور سبب کو چھانیں اور شوہ باغی روغن دار تین دوقیمہ اور دم دو اوقیمہ رقیق نوز اور دو جز تین ہوا حد ایک دوقیمہ بڑھا کر احتقان کریں اور فوراً اسی حالت سے سرد میں **فصل** قسمیں خصوصاً عضو کی جدا گانہ ہر ایک عضو کو فرہ کرنا کا طریقہ مثلاً ہاتھ پاؤں جو نمٹے اور ناک اور قصبہ غیرہ کا عضو کی فرہی ممکن وہی ہے جو دلک اور ایش سے اوس عضو کی ہوگی اور مشرب کوئی پھر الیہ نہیں ہے جو خاص ایک عضو سے تعلق نہیں کا رقیق ملکہ وہ تمام بدن کی قسمیں عموماً کرہ کی۔ البتہ عضو خاص۔ کی قسمیں اسی طرح ہوگی کہ غذا کو حاصل اوس عضو کی طرف جذب کریں اور اوس عضو میں پھیل دیں اور غذا کو لطیف طبع عضو ہا کے پھر دین کے مناسبت پیدا ہو جائے۔ اور یہ امور جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا دلک پھر باخشت سے پھر اوہ پھر دیکھ کر دلک پھر دیکھ کر قوی کرنے سے اوس کے بعد اب فلت کی ریزش اوس کے بعد زفت کا استعمال کرنا اس سے حاصل ہوتا ہے۔ بعض لوگ علق بری کو جو کرہما سرخ میں قائم مقام زفت کی تجویز کرتے ہیں اور اوپر معلوم ہو چکا کہ زفت کا استعمال کیونکر کرنا چاہیے۔ اور وہ کا عضو مطلوب کی طرف متوجہ کرنا پس اتنی ہی تدبیر سے ہو سکتا ہے کہ اوہ عضو کی طرف جانے کی راہ بند کیا جائے اور اسی عضو کی طرف کی راہ کھلی رہے یا مقسم غذا ایسے جہاں سے تقسیم غذا کی ہوتی ہے اوس جگہ راہ آمد غذا عضو مخصوص کی کھول دیجئے اور دوسری طرف کی بند کیا جائے اور یہ سبب مورخوئی بیان ہو چکے ہیں بعض اعضا کو اعمال حدید یعنی لوبے کے آلات سے اعمال چند کرنے کی بھی حاجت ہوتی ہے جیسے ہونٹھ اور ناک اور کان اور دیگر مقامات میں اسکا بیان ہو چکا ہے۔ **الطبا** کہتا ہے کہ اگر ہونٹھ اور ناک ناقص ہوں لازم ہے کہ وسط کو تراش ڈالیں اور جلد کو ہر دو جانب کی تحصیل کر جو گوشت پر ہے اور سخت ہو گیا ہو اوس کا ڈالیں پس ہونٹھ بڑھ جائیگا اور تفلص یعنی سمٹان اوسکا جائیگا۔ **فصل فرہی کے عیوب کا بیان** حد سے زیادہ فرہی بدن کے لیے بمنزلہ بیرون قیدی کے ہے کہ حرکت اور نہ وقت یعنی برخواست اور تصرف بدنی سے باز رکھتی ہے عروق میں ایسی تنگی پیدا کرتی ہے کہ روانی روح کی اندر عروق کے دشوار ہو جاتی ہے اور ایسی جمود اور کئی حرکت سورج حرارت غریزی روح کی قریب پھیر اور منطقی ہونی کی ہوجاتی ہے اور یہی سبب ہے کہ فرہ آدمیوں میں نسیم ہوا مناسبت پہونچو نہیں پاتی کہ اوس کے فراعون میں فساد آجاتا ہے (اور ہمیشہ خواہ اکثر) اوہ کی نسبت بھی خوف رہتا ہے کہ خون کے بدن کا کسی تنگ راہ سے خارج بدن کی طرف برآمد نہو اور بیشتر کوئی نہ کوئی رگ اوہ کے بدن کی ایسی پھٹ جاتی ہے اور اس قدر خون دفعہ اوس سے نکلتا ہے کہ اوہ کو قتل کرتا ہے اور اٹنا کرد اوہ کی مناسبت خون مہلکے خواہ اوس سے کہ قید رہنے ضیق نفس اور خفقان اور غصہ عارض ہوتا ہے۔ پس ایسی حالت میں اسکا تذکرہ بذریعہ فصد کرنا چاہیے۔ ایسی ہی فرہ آدمی خلاصہً زبون عالی اوہ کی بھی ہے کہ ہمیشہ مرگ معاجات برآوردہ رہتے ہیں اور جو فرہ کہ صباغ فرہی کو پہونچ گئی انھیں موت جلد تر آتی ہے خصوصاً اگر ابتداء سے سن میں فرہ ہوئے ہیں کہ اوہ کی رگین بہت بار

اور شکم جاتی ہیں اور وہی لوگ بعض آفات نالغ اور سکتہ اور خفقان اور مذہب کو بھی ہوتے ہیں ذریعہ اسہال کا مرض لوگوں کو سبب
 وطوبت کو عارض ہوتا ہے اور وہی لوگ اکثر سرور نفس اور غشی اور حمیات و یمن جیلا ہوتے ہیں۔ جو کھانا اور پیاس پر باطل اور غیر
 مستحسن ہوتا ہے اسلئے کہ غذا قدر روح میں اور نیک فکری ہوتی ہے اور بد ووت مزاج پر غالب ہو اور خون میں کمی ہے اور غم کی کثرت
 ہے۔ کوئی آدمی غریبی کی خزانہ پر نہ ہونچکا مگر یہ کہ بد مزاج ہو جائے اور اسی سبب سحرہ لوگ لالہ رہتے ہیں اور قوت جماع
 اور نین کم تر ہوتی ہے اور مٹی بھی اور نین کم پیدا ہوتی ہے یہی حال فریہ عورات کا ہے کہ وہ حاملہ نین ہوتی ہیں اور اگر کبھی حاملہ
 بھی ہو جائیں تو اسقاط جنین کو دیتی ہیں اور شہوت بھی اور نین ضعیف تر ہوتی ہے۔ ایسے ہی فریہ زن و مرد اگر انکا علاج
 کسی مرض کا بذریعہ دوا دیا جائے اور دوا کارگون میں ہو کر انکے اعضا تک غالباً نین ہو چکی ہو ہے مگر بہت قلیل
 اثر کہ جبکہ پوچھا اور نہ پوچھا برابر ہے اور جب ریش ہوتے ہیں جلد جیسے نین ہوتے اسلئے کہ جن کی قوت اور نکی ضعیف ہو
 فصد کھولنی اور نکی و شوار سے سہل دینے میں اور نیکے خطرہ سے کہ بیشتر آدمیہ مسئلہ سے تحریک اخلاط ہو جاتی ہے اور بعد تحریک
 کے اور ان اخلاط کو راستہ نفوذ کا بطور عروق کے کما نین کہ نکی اور پری عروق کی مانع نفوذ ہے اسی سبب سحرہ سہل سے
 اور نکی تلف جان کی نوبت ہو چکی ہو پھر اگر دوا سہل نے سہ قدر تحمل بھی کیا سو ایذا دہی کے اور کوئی نتیجہ مترتب نہ ہوگا اگر
 کہ حار غریزی اور انکا بوجہ جن منافقہ کے ضعیف ہے۔ اور چہنہ بیان کیا ہے کہ فاضل اور عمدہ حالت میں وہی ہے جو لاغری
 اور فریہ میں معتدل ہو خصوصاً سن پری میں اگر کہ کدور تکلیف وہ ہے اور حرکت سے بوجہ ضعف کی مانع ہوتی ہے مگر اسکو
 بہرہ جو دلائل وطوبت کو کہتے ہیں اسی سبب سحر طول عمر کی بشارت دیتی ہے فضل لاغر کرنے کی تدبیر
 فریہ کی تدبیر سے مخالفت تدبیر کرنے سے لاغری پیدا ہوتی ہے مثلاً غذا میں کمی کرنی اور عقب حالت گر سنگی کے حمام
 اور ریاضت خفیدہ کرنا۔ اور جو کھانے پر بھی دیر تک غذا نہ دینا اور غذا بھی ایسی ہونی چاہیے جس میں تغذیر بدن کم ہو یا
 غذا خوشک اور تیز اور شور و شکر میں مثل عدس اور کولمچ یا وہ غذا تین جو کہ سرکہ ملا کر طیار ہوتی ہیں روئی اور کوئی خوشکار اور تیز
 دینی ممکن ہو اور لازم ہے کہ تو اہل جارہ اور نکی غذا میں بروقت پکانے کے زیادہ دالی جائیں۔ اور ان لوگوں کی تغذیر غذا
 زیادہ چرب اور دغنی و دار کھانے سے بھی ہو سکے علاوہ اور ان اوصاف کو جو اوپر مذکور ہو چکا اسلئے کہ زیادہ روح و دار غذا
 بہت جلد آدمی سیر ہو جاتا ہے خصوصاً یہ لوگ کہ انکی بھوک تو خود ہی کم ہے اور شہوت ضعیف ہے اور چاہیے کہ طعام اور انکا ایک
 ہی مرتبہ ہونی بد فحاش مذاج اور اگر کوئی کام جمع معلوم ہو اسکی تحلیل پر اعانت کرنی چاہیے اسطرح کہ زیادہ ضعیفہ
 اور درشت سے بدن اور متخائل اور دھیل کرنے چاہئیں کہ رے خشونت دار اور کھر کھر سے اسطرح فرش خواب بھی
 خشونت دار تجویز کرنا چاہیے آپ سرکہ بآب گرم استعمال دیو اور سردی مگر کم کثیف مسات کی فکر ہمیشہ کرنی چاہیے کہ مسات
 بند ہو جائیں اور بدن تصف ہو کر لیٹے سمٹ کر قشریہ برآدہ ہوئیں قبول غذا نیکے گا اور تحمل معتدل سے اور نیکے
 بدن کو روکنا چاہیے کہ یہی تحمل مقدمہ انخاب سے غذا وغیرہ کا سیر اگر قلیل کرنا ہو بدن کھلا رکھنا چاہیے تاکہ تحمل زیادہ ہو
 کہ جس قدر غذا غرہ جذب ہوتی ہے اوس سے زیادہ تحمل پیدا ہوگا۔ اور بہت غراغات اور تے غیر معتدل کا التزام رہے
 اسلئے تے جو معتدل ہے قبل طعام ہو یا بعد طعام اوس سے تقسیم بن پیدا ہوتی ہے یا زیادہ تے کرنے سے لاغری

پیدا ہوتی ہے۔ جو مزاج محدث قریبی کا کسی بدن میں ہے اگر وہ مزاج بارود ہو تو اس کا حال اس شخص سے کرنا چاہیے اور اگر حرارت معتدلہ محدث قریبی کی ہو تو اس کا حال بدودت خواہ حرارت مفرطہ کی طرف کرنا چاہیے اس لیے کہ اگر شرنا مذکورہ قریبی کی دور کرنے والی حرارت مفرطہ ہوتی ہے اور یہ وہی ایسا ہی اثر پیدا ہوتا ہے اور یہ تبدیل مزاج استعمال اور مطلقہ ہوتی ہے اور حرارت مزاج کے واسطے بھی او یہ مطلقہ نافع ہیں۔ واجب ہے کہ او پر تحمل رباحتات سخت اور درشت کا اور استغفار غلط کرنا یا جو اس لیے کہ بدو لون تدبیرین اخلاط میں تین طرح کے اثر کرتی ہیں اور ہر ایک اثر لاغری پیدا کرتی ہیں بولنا معین ہے (۱) اثر ہے کہ غلط بدن کی ترقیق پیدا کرنا اور انقطاع لیے لبتکی سے غلط کو دور رکھنا اسی وجہ سے وہی معرض تحلیل میں آجاتی ہے (۲) اثر ہے کہ او پر پیدا کر کے اخلاط کو خفیت عروق سے براہ بول دفع کرنا (۳) اثر ہے کہ خون میں ایسی حدت پیدا ہوتی ہے کہ اس خون کو قوت جا ذیہ ناسد کرتی ہے اور جذب بدن نہیں ہوتا اور وہی مطلقہ اثرات وہی دو امتین جو اوجاع مفاصل میں بکلا آمد میں تجویز کیا جاتی ہیں اور وہی او یہ اور اربول پر زیادہ قوت رکھتی ہیں۔ کو وہ او یہ متدہ لہو فی جاہیں کہ جب غلط بہ غذا ہو جائیں غذا کو ہوا لیکر عروق کی طرف توجہ کریں اور تو جو ہوا کی روافع عروق کی طرف خواہ ناحیہ بول کی طرف مگر سکین۔ مان اگر ضمہ نانی کے ہمتہ متعلی ہوں تو البتہ بکلا براہ غذا اکثر اور اس وقت ان کا فعل اولی شروع ہوتا ہے۔ بلکہ وہ او یہ مطلقہ یہاں مناسب ہیں جو اخلاط سے متبرک ہیں اور جذب اخلاط کریں سو اسی جهت عروق سے تاکہ عروق یکسور گرسندہ ہیں اور حملہ افعال جو لاغری پیدا کرنے میں درکار ہیں عروق سے نثار ہوں۔ یہی او یہ اور اجض بھی کرتی ہیں اور بقوت درضیض ہوتی ہیں اور اسی وجہ سے لاغری پیدا کرتی ہیں عورت کے واسطے او یہ جیسے جبلیانا اور تخم سداب زراوند حرج فطاسا لیون جعدہ سندس میں بھی قوت لاغری کی ہے مخالف قوت کہ راکی۔ اور لک مغسول میں قوت لاغری پیدا کرنے کی عجیب تر ہے اس بطح غم کو فوس۔ اور مزاج بھی لاغری پیدا کرتی ہے اور قوی الاثر ہے کہ اس کے استعمال میں خطرہ ہے مزاج خوش بھی شہو لاغری پیدا کرنے میں مترجم ایک نبات ہندی جو بیام جٹ چٹ مشہور ہے اور کہیں کہیں انجا جھارا بھی کہتے ہیں اس کی بالیان جو کہ دن میں لبت چاتی ہیں اس کے اندر مفرطہ ہے جیسے چاول اس کی کو دو وہ میں پکا کر کھانے سے سقوط استمالن وجہ ہوتا ہے کہ مفرطہ چٹہ کشی لیتے ہیں اور جو کلمی میں مجرب ہے اس غذا سے بھی لاغری اچھی طرح پیدا ہوتی ہے یہ دوا کا دھترہ سے دھترہ ترجمہ ہوتی ہے متن مرکبات او یہ صفت دوا کے مرکب زراوند حرج لیکر ہم قنطاریون و قیقن و زنت دیم کے جبلیانا دومی جعدہ فطاسا لیون الخ الانامی ہر واحد تین درہم سب دویہ ایک خرداک ہے دوا کے قومی پنج نثار الماویہ پنج خطمی پنج جاو شیران سب کو بوزن لیکر ہم لیکر استعمال کریں ایضا تخم ناخواہ تخم سداب کمون ہمزون ہر ہرہ جو ہر خوش خشک اور بورہ ہمازم جزر ایک مغسول ایک جزر مقدار شربت ہر روز بعد ایک شفا کے۔ او یہ مطلقہ میں سے مرکہ اور مکی نثار استعمال کریں مگر جو شخص کہ ضعیف العصب ہو اور جس کے زخم میں کسی طرح کی انڈا ہو اسے لازم ہے کہ مرکہ سے ہر ہرہ کرے۔ نثار او ٹمہ کہ شرب پینے سے بھی کبھی لاغری پیدا ہوتی ہے اس لیے کہ تحلیل کرتی ہے اور عروق کو بخارات سے بھر دیتی ہے اگر مقدار کثیر ہو اور جب بخارات سے عروق بھر گئے پھر اور طعام وغیرہ جو اس کے ہمتہ متعلی ہوگا

اور کھجور و توتلی و کزکے۔ اسی طرح اور یہ لہذا کہ یہ بھی غذا کو عروق کی طرف جانے سے پھرتی ہیں اور جب اوپر لینے کثرت سے استعمال
ہوں توت باؤ کے پیلیند ہو جاتی ہے اور عروق کو تنگ کر دیتی ہے جو کہ غذا وغیرہ کو نہیں لے سکتے اور ان کے حرکت سے اس سے خالی کر دیتی
ہیں اور بطرف اعما کے وہ غذا چلی جاتی ہے۔ اور اگر اوپر لینے کو زیادہ دیر سے بھی شامل ہوں پھر عروق کی طرف کوئی شے نہ پہنچا
اور تقویت اوپر لینے کی ہو جائیگی۔ سمجھاؤ اور ہر شخص اپنے لئے لاغری اور نحافت پیدا کرے کہ تریاق بھی ہے اور نیز استعمال تریاق کا ہمراہ
لیج الافاسی کے بھی اثر پیدا کرتا ہے۔ دوا کو کم اور سمجھو غلامی اور سمجھو مینا اور انقبویا اور دودک اور ٹانہ سیا اور امروسیا اور لیل صبر
طلار کا دواؤں کا ان لوگوں کے واسطے ایسی چیزوں کا لازم ہے جو ہر دم ہوں اور مخد ہوں توت باؤ کی اور بخین اوپر لینے کے
سمیت بھی ہو جیسے شوکران اور بنج۔ اس قسم کی اوپر جو تحلیل شدہ کرین جیسے احوال اور مروتات جنگی تھیں قوی سے استعمال
کرنی چاہیں۔ واجب ہو کر استھام اور ان لوگوں کا نہایتیں از غذا کے ہوا اور جوانی استھام موہائی نہاد اور تحلیل پالیا ہو کر تحلیل کی
پیدا ہو نہ انیکہ فقط جذب پرانگہا کر کے اس استھام سے تحلیل نہ ہو سکے اور پھر بعد کام کے نور آغذائے دینی چاہیے بلکہ غذا کو دم کے
بعد استھام سو رہنا چاہیے خواہ کوئی حرکت اور ریاضت کرنی چاہیے اس کے بعد استھام لینے سے کرانی چاہیے اس کے بعد غذا کو دم کے
یا تھوڑی سی غذا دینی چاہیے اور اسی سبب کو دم اور اس متوالی اور تحلیل کرنی ضرور ہے فصل تھریل اعضا و جزیہ
جیسے لبان اور خصیہ اور ہاتھ پاؤں وغیرہ اس میں بھی اذخین احوال اور شہ و طاقی طرف رجوع کرنا چاہیے جہنم طلق کے باب میں
مذکور ہو چکا اور اعانت معینات مختصہ سے بھی کرانی چاہیے مثلاً تسکین و تربید خواہ شہی باذخنی اور ان راہوں پر بعد مرے غذا اس
عضو کی طرف آتی ہے اور رابطات کی بندش اور ہر وقت رابطات کو اذخین مساک بر لکھانہ کو اس عضو را غذا کو بطرف
مقابل عضو مطلوب کے جذب کرنا ہنما اذخیر کے تخصیص کو بڑھنے سے اور پستان کو بزرگی سے منع ہوں یہ دوا ہے نسخہ اسکا
قیمو لیا سپیدہ طعی کو عصیر بنج میں آمینہ کر کے روغن اس انسانہ کرین اور بطور مروتات کے استعمال رہے۔ یا ہمیشہ طبعاً
کرتے رہیں براہہ و چھریس طلا طلا لگاتے رہیں سرکہ یا عصا رنج ملا کر اسطیح کثرت طلا کرنا شب کا ہر روز بھی موثر ہے انصافاً
انہیں حرا و بار و دونوں کو میس کر ایک و تر ہمد ملا کر طلا کرین اس کے بعد اب سرسے دھو دالین اور مینہ بزمین تین مرتبہ
ایسا ہی کرین۔ رطب ان کے واسطے علاج مخصوص یہ ہے کہ زیرہ کو میکس کر ملا کر خمد کرین اور خوب سخت ہندش کرین اور تین روز
سرکہ میں کرنا چکا و بجاکو کر اسیر رکھا کرین اور بعد تین روز کے فصل سوسن بعض خمد کرین اور اسکو تین روز تک نہ کھولیں اور
مہینہ میں تین مرتبہ ایسا ہی کرین اب ہم ناخن کے امراض وغیرہ کا بیان کرتے ہیں فصل بیان میں و اخس کے
(جماری زبان میں لبہری و اخس کو کہتے ہیں) و اخس درم گرم جب بطور خراج کے ناخن کی تھریں پیدا ہوتا ہے اور بڑی
صعوبت پیدا کرتا ہے اور درد شدہ پیدا ہوا میں مولم و انڈا و سندھ ہوتا ہے کبھی قرحہ بھی پڑ جاتا ہے اور کبھی بڑے کی نوبت
پہنچتی ہے اور کبھی و اخس متحرق سے قرحہ رقیق بدلو کی ریش ہوتی ہے اسوقت انگلی کے گردانے کا خطرہ ہوتا ہے اور سخت
ایذا سے تب بھی پیدا ہوتی ہے علاج اگر حاجت فصد اور اسہال کی ہو تو کرنا چاہیے کہ طلیف غذا اور تربید غذا کی ضرور ہے
علاج میں و اخسین کے تہی طریقہ جاری کرنا لازم ہے جو اور اقوام اور ام کا ہے لینے رعایت احوال اوقات ثانیہ ابتدا اور تیز دواؤں کا
کی جیسا کہ ابواب اور ام میں مذکور ہو چکا بیان بھی کرنی ضرور ہے اوپر موصیہ ابتدائین واجب ہے کہ انگلی کو سرکہ گرم میں لیا کرین

ترجمہ قانون مملہ جام

فصل دہم ان الفاظ اور شکاف کی ناخون کے بایں اور فشر افکار اور جرب افکار کا بیان ہے یہ امراض ناخون کو کبھی اسباب ہو سکتا ہے اور اس کے عارض ہوتے ہیں۔ جو قسم ناخن کی شکاف ہو سکتی ایسی ہے کہ اگر اچھا دوا دیا جائے تو بوقت پہنچ کر گوشت پڑے ناخن سے اوکھو لگا پیدا ہو جائے اور جھجک کی ایذا ہونے لگے اور اگر اذنان الفاظ سے ہیں اور علاج اس قسم کا کہ تقیہ بدن کی اس میں ضرورت ہے غلط سوداوی سے اگر غلط سودا کا ہو اور اور دوا ہو وغیرہ بعد از تقیہ کو یہ ہیں کہ اگر اس میں پیشہ خفی کو ترک نہیں کرے ساتھ در و در شراب لاکر خدا کرین یا بصل الفاظ کو برید کرے کہ جو غصہ اور غن کعبہ یا روض کتان کے ہوا اور حرف اور شہد خدا کرے خوب استواری سے بدیش کریں اور حرف اور رنگ خوب لگائے گی بھی لٹھ ہوتا ہے اور تر ناخن کی کٹ جاتی ہیں اور اگر اس اور سرکہ بھی ملا کر تپہ بین اور اگر تپہ آتھ اور رنگ اور در و در شراب اور دوا دیر جرب اور فشر کو کبھی مفید ہیں اس طرح مصلی ہمراہ مع جوشن کے مفید ہے **فصل شیش** اور نفث اور جدم جو ا عارض ہوتا ہے یہ مرض ناخن کو کبھی اکثر عارض ہوتے ہیں غلط سوداوی کے سبب سے اور اس کے عارض سے ناخن ملیٹ بھی جاتا ہے اور شیش بھی پیدا ہوتا ہے اور ریشہ دار بھی ہوتا ہے اور جدم کی ایسی شکل پیدا ہوتی ہے اور اکثر کوئی قلع نہیں اوکھیرنے والی سے ناخن کو عارض ہوتی ہے پس جب اس کے اور جتے کا اور اچھی طرح ثبات اور پاداری کا ارادہ ہوتا ہے اور پورا ہو کر نہیں آتا اور بار بار چھوئے اور چھوئے سے الم اور ایذا پیدا ہوتی ہے اور نیز جدم ناخن جو کھٹکتا ہے بعد اوکھیر جانے کے وہ جو کھٹکتا ہوتا ہے اور اسی طرح ایسی بنے عنوانی کرتے کہ سارا ناخون بد قطع اور بدنا ہو جاتا ہے اسلئے جو خدا حصہ میں ناخون کے آتی ہے اسباب مذکور بالا سے نفوذ اور تحلیل ملی اوکھا ہو اور نہیں پاتا پس وہ غذا ناخن کی جڑ میں تارکم اور تپہ ہوجاتی ہے اور انہی ہی دیر شری سے جتنی دراصل صبح کے واسطے ٹھرنے کی مقرر ہے اکثر معالجہ مفتوس اور مفتون کا چربی سے سات دن کھا جاتا ہے بعد اس کے ناخون کو کشیدہ کرے سے اوکھیر دالتے ہیں اور اکثر کسی سقط اور گرہنے کی جوت سے ناخن کو کشیدہ اور در و در شدید پیدا کر کے علاج اس قسم شیش وغیرہ کا جو غلط سوداوی کے سبب سے پیدا ہو چکے ضرور سے کہ استفرغ عام جو تمام بدن سے غلط کو دور کرے کیا جائے اور اگر سدا سے ناخن اسی شکل کے ہو کر ہوں جب بھی تقیہ عام کرنا ضرور ہے اس طرح اس علاج خدائی نہایت موافق تدبیر ہے۔ جو شخص شیش کو پیا کرے اور یہ شیش اسکی بدامنت کرے اوکھیر کرے اور برہمچاری کرے اور اگر غلط سودا کی غلط ایک ہی ناخن کو ناقص کر دیا ہے اور سوت مبالغات موضعیہ استعمال کرنا چاہیے اور دیر دیر موضعیہ قسم کی ہیں بعض تو ایسی دوا ہے جو ناخن کو نرم کرے اوکھیر پوسٹ عمدہ بنانے کی عین ہوتی ہے جیسے جڑ ہمارہ زریخ کے کر کے لگا کر ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ چھری سے جدم چا ہوتا رہن دالہ اور خوب صحت اوکھیر سناو۔ اس طرح خدا کو ناقص شقاق کا کہ بھی ناخن کو ہموار کر دینے کے واسطے بذریعہ جوی وغیرہ کی عمدہ ذریعہ اس طرح اگر بدہشت اور غل ہاتھ کو جو کہ موم کو گرم کر کے خوب گرمی اوکھیر ناخن پر ہونے دین اور جب نرمی آجائے ناخن کو درست کریں۔ در صنف سرکہ خدا جدید ہے لیکن ناخن کے واسطے اور غم کتان شیش کے واسطے بہتر کی چربی کا میل وغیرہ اگر خوب درست لگا کر ناخن باقیہ حال ہو جائے لیکن اگر ایک مرتبہ استعمال سے پورا اثر نہ ہو کر سدا لگائے رہیں تا ایک ناخن نرم ہو کر دوا ہوا کرے اور دوسری جو **فصل** جلد ناخن اوکھیرنے کی یعنی جو ناخن اپنی صورت اور رنگ میں بدنا ہو جائے اور سب طرح کے عیوب

از اس کتاب فی جلد شیش و جدم و شقاق و جرب و فشر و جرب و فشر و جرب و فشر

اوسین پیدا ہونے اور اوکھین نہ ہونے کا اوسکے عوض اچھا درست ماخون جم باجو صحن سرولیکہ جو ناخن کا خراب ہے اور دروہی و سہی کا
 کرنا ہے اور پھین چند روز اسکا منہ کریں تاکہ نہ ہر باجو پھر کھینکے نہ ہو جو اوسکی جگہ کو او بھارین کر اوس سے خون کثیر ہوگا اوسکے بعد
 لہسن کوٹ کر ایک شبانہ روز اوس پر اندھین پھیرات دن میں دو مرتبہ تازہ لہسن کی مندرش کرین کہ اسی طرح وہ کھانجا سہو شہر سب
 خشک کی قسمیدہ بھی اگر اچھا ہے کہ تیزی سے تازہ ہر سے آدہ منہ ملکر دینی ہے خصوصاً اگر اوسکے ہمراہ جادو شہر بھی اضافہ کریں یا کرکٹ
 ب کس جوا کر سبیل نہا کریں۔ توی ادوہ ناخن کے اوکھینے والی کھینچ لینے لٹوری ہے ایضا و فنیق بولوا و تافیا و زعفران
 اور اربانچ سب کو سر کر لیں تاکہ استعمال کریں اور عجب شہر لگا یا کریں اور چند روز کے بعد کو لاکرین ایضا زرخیاں لینے سرخ اور زرد
 ہر تال اور زرد گندہ جگہ اور علک لہجہ کر ملکر نہا و طیار کریں اور ساتویں روز اس لپ کو کھون چاہیے **فصل** مراعات اونگہ و
 اوس ناخن تازہ کی جو بوجھ اوکھنے کے جگہ ہے واجب ایسی تدبیر کریں کہ بوجھ دوسرے نہ ناخن پر خید رہے اور ہاتھ سے جو ناخن اوس
 نہ چاہیے اور بوجھ لگنے سے بھی پائے اور اس طرح کسی چیز سے جو بوجھ لگنے والے مال پر بوجھ کر بھول جائیں درگوا کوئی چیز بھی پیدا ہوئی
 نہیں بہت مناسب و مفید اسے ناخن کیو اسطے یہ تدبیر ہے کہ ایک ٹوٹی کی شکل کی فول جاندی کی ایسی طیار کریں جس میں جوئے
 جوئے وزن بھی ہوں تاکہ اگر اوسکو ناخن پر بھین باکل ہو اگو بند نہ کر دے پھر اگر خواہے پوچھ کر بوجھ زبانی حرارت خواہ برودت
 کو منع کرنا مناسب ہو کسی شے سے اوس ٹوٹی کو چھادیں اس ٹوٹی کی شکل ایسی ہونی واجب ہے کہ گناہ ناخن کی طرف سے دوسری
 اوکھنے سے نہ اڑا و دیگر مقامات سے اور اوکھنے سے اسکا ٹھنک نہ بھرتھیں ہے ایسی درست ٹوٹی کو اوس ناخن پر چڑھا کر اور بوجھ کر
 حامل ہو ایک کمال ہے خبر جو بجا تین کاسی زمانہ میں عمدہ اور خوبصورت ناخون جم کر طیار ہوگا **فصل** ناخن کے برس کا بیان اور اچھا
 علاج۔ جو اسر کو خوب کوٹ کر سر کر اور دھین خصوصاً دھین ترس ملکر نہا کریں۔ دو اور چھ ناخن کو درگہ کی اسی طرح لٹکان ہر لٹکان کو اس طرح
 مدوی موزنہ ہر تال رخ اور اچھ منقہ تازہ اس میں غجیل لٹکے ہر خصوصاً ہمراہ زرخ اجگر کے یا ہمراہ جو اسر و کے اور عی السک بھی جیسے
 اور دوا اثر کرتی ہے اور پچھ حاضر بھی کر کر طیار کیا جاتی ہے **فصل** زردی جو ناخن پر جاتی ہے ہلا و اور بھکاری اور بھکی چربی طیار کریں خواہ
 لٹکان کا و ملا کر استعمال کریں یا جرجریا یا پس کر کر ملکر ملا کریں **فصل** رضی اطفال کو منہ ہو جانا ناخن کا پیلہ برگ اس اور برگ اندھ
 کر دہ تہی جو نرم ہو اس پر ملا کریں بعد ازان لیٹات کا استعمال کریں پھر اگر جدیدانتا پیدا ہو گیا ہے یا پچھ اس خون نہ پہنچا ہے اور پھین
 انتشار در آئی ہو لیکن ابھی ناخن منتشر ہونے کی نوبت نہ ہوئی ہو اسکا علاج شوم مشہور اور قریب و طیات کو کرنا چاہیے **فصل** خون زردہ
 ناخون کو تھکے کسی عمدہ کوٹکی و جوہر اکثر خون مردہ زیر ناخن رہ جاتا ہے اسکا علاج دھین کوٹ ملکر نہا کر اگر اس کو ادر نہ ہو ملکہ
 دستکاری کی حاجت ہو لازم ہے کہ آبائی ناخن کو چاک کریں اور چاک اور پیہ من جو ادر تیز تھری یا شہر وغیرہ خشک کریں تاکہ خون نہ
 اگر اس حاک کرنے سے خون اکھڑ کر کی نوبت نہ ہو تو خون جاری کرنا چاہیے اور ناخن کو اوسکی بلڈر میرا ہر خوب ملانا چاہیے گزری اور شکی
 کو شہر تازہ کر اچھی نگاہداشت ہو اور دوسرے پیدا ہو پھر چند روز کے بعد اوس کو دیکھا جاوے اور اگر اوسین ریم لگی ہو ناخن کو ہلکا کر یا چاک کر کے نرمی
 رہے جو بوجھ لگائے اور ہر ہتھو پھا و دی دست کر کہ انا زہر دین لہ چاک کرنا گوشت تک پہنچو کر دہر دہر دہر یا اسی اہولی کہ اس زیادہ یا داوگی بلکہ
 جو دہائی راو کو بیک بھلانی میں قی ہو اسقہر زکاف دینا چاہو اور بیکورم دھین بعد ازان اور لگا یا کر اور ادر علاج ہر سلیقون خونہ و دہر تہی

خاتمہ الطبع

میرزا محمد علی سید قاضی حسین خاں الصدوق ترجمہ

الحق محمد ثناء ذات پاک اوس واجب الوجود جمعہ صفت کمال شہ علی الاطلاق ہے کہ جسے قانون کائنات مافی السموات والارض
لفظ کن سے بنایا اور میرزا ہزار عالم کو قائم عدم سے عرصہ گاہ وجود میں لایا۔ کمالہ حیوانی کو طبع متخالف و عناصر متضادہ کے ساتھ کیجئے
اعتدال سے باہم استخراج و ربط و اتحاد و حافی عطا کیا کہ جسکے اندر کہ سے فہم رسد عقلی جان و فلاسفہ زمان کی تشدد و جبر سے
ہر چند اپنے اپنے زعم میں ہر ایک دانا و کامل بقرا و افلاطون و جالینوس وغیرہ نے اپنی عقلا رساو کمال آسانا اپنے علم شریکات و کث
اسرار البیات میں بڑی بڑی مشاغل کائنات کین و قین اور محاسن لکین دریافت کہ حقیقت اشیا کو انکا چراغ عقلی عمل ہو اساعتراف و عجز
زبان پر آیا جس سے جس جگہ انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام معترف و عجز و قصور ہوں و ملائکہ کی کراہت قدرت قادر تدبیر کو معاذ و یہ جا
انسان ضعیف البیان بہر حال حرج (خاموشی) انسانی توجہ شنائی نسبت بہ سزا و اصلہ و جبر و سلام سجدہ کو وہ ذات تقدس صفت
ملکیم حافظ، معالجہ امراض و حی یعنی سید الکونین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ اسنے خداوند و سنو نویس صفت فیضان صحت
بارکت کے لب حیات بخش سے اعجاز مسیحائی مملو میں لائی۔ صدام و حصد اسے تم باؤن اللہ سے طلب کے اور تحیر و درود و سلام اوس
حضرت کے آل عظام صاحب اکام پر بیاہر کہ جنہوں نے ترویج قانون ایمانی و اجر اسے احکامات ربانی میں کمال جد و جہد کی اور جان و مال و نف
ارہ خدا کی اور تمامی خلق اللہ کے دونوں سے تنگ زنج و زمل کفر و شرک کا شایا اور تمامی بندگان خدا کو بیجا مغمض و عجز
انفجاری و فرائد واجب لادعان کثرت خیراتہ و خیرات اللہ اس نام و ان بالمعروف و المنون عن الشکر کے ہدایت کیا جس کو سزا پر اعلیٰ انعام
علاقت و در فیضان الام غواست نے شفا و کلی بائی صلے اللہ علیہ و آلہ و صحابہ اجمعین لے اور باران فن طبابت و کمال علم و خدات و شائقان علم
فنون کے نقش خاطر ہو کر امر پر ہی ہے محتاج دلیل نہیں جملہ علوم سے دو علم کی محتاج کل عالم میں ایک علم ادیان و دین علم ادیان پس بقول صاحب
والشرف فرنگ علم ادیان مقدم ہے علم ادیان پر اس لیل کو کہ عبادت کے لیے حصول صحت مقدم ہے صحت کہ صحت تو مکی عبادت و عبادت
بھٹوئی کی و نہت نامہ و انہیں ہو سکتی۔ اس صورت میں علم ادیان یعنی علم طب کا ہر فرد بشری ہو ش صاحب خرد و پر لاد ہی ہے
کہ جس سے نواب آخرت اور دنیا کی توفیق و عزت حاصل ہوتی ہے ہر چند اس طب میں عنایت ایزدی سے بہت سی کنایا میں طب کی زبان
عربی و فارسی و اردو و ہر اسہ ترجمہ ہو کر سچی ہیں کہ جس سے ہر ایک کم استعداد و کم سواد نے بھی فائدہ اٹھا یا ہے یہ ایک نیک بیخود و مصلحتی و
حسن نیتی مالک مطبع ہے ہمیشہ سے بہت اور چند مصروف اشاعت علوم و فنون رہی ہے و فائدہ رسائی عام خلایق مد نظر ہے چنانچہ
بالفضل ملکہ ہارم قانون شیخ الرئیس حکیم علی بن سینا کہ باتفاق حکماء و اطباء زمانا کہ بہت معتبر اور مستند جو اور فن طب میں
اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے ترجمہ ہوا ہے چونکہ اصل کتاب عربی کی عبارت و قین تھی ہر فارسی دان و اردو خوان اس کے منافع مضامین سے
بے نصیب ہو لہذا اس کتاب نایاب کا سبب مطبع اور دوسے مسلمانین فاضل کامل طبیب حافظ مولوی سید غلام حسین صاحب
زراست عہدگی و خوش بینانی و فصاحت لسانی سے ترجمہ کیا پوری کتاب نادر و نایاب لینے قانون شیخ الرئیس کی پانچ بارین میں ملکہ
کلیات۔۔۔ سکا ترجمہ مولوی صاحب مذکور الصدر نے فرمایا اور نہایت صحت سے مطبع ہذا میں سابق طبع ہو رہے بلکہ نافی مفردات میں

جلد ثالث معالجات میں جلد رابع حیات میں جلد خامس قرا و مینیات و مرکبات میں جلد سوم معالجات کا ایک ٹکڑا کا ترجمہ کیا
 ہو بعد فرغ و اس ترجمہ یہ جلد سوم ہی چھپ کر ملاحظہ شاہ نقین میں گذر گیا جلد چہارم یعنی کتاب ہذا مشتمل ہے سات فن پر
 اول میں اس فصلیں ہیں فصل پہلی میں پانچ مقالے ہیں۔ فوق و تحت و ایشین و بنی و نشین گوئی و شناخت احوال امراض اور ہر یک میں
 میں اس فن میں دو مقالے ہیں۔ فن تیسرا اور اہم از بنور کے بیان میں اور اس فن میں تین مقالے ہیں۔ فن چہارم
 قحط و انفصال کا بیان اس فن میں چار مقالے ہیں فن پانچم جو در کسر کے بیان میں اور اس میں تین مقالے ہیں فن چھٹا
 کے بیان میں اور اس میں پانچ مقالے ہیں۔ فن سہا تو ان کتاب الزینت میں بھی بیان زینت کا ہے اور اس فن میں چار مقالے
 ہیں اور ہر ایک فن کے مقالہ میں دو فصلیں ہیں جن میں ہر ایک امراض کا بیان و شرح و بسط تمام مذکور ہے با معان نظر اگر غور
 کیا جاوے تو واضح ہوتا ہے کہ کیسے اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے جس کے فہم و ادراک سے فہم و عقول حکماء و متقدمین و علماء ماہرین کتاب
 و قاصر رہی اور جس کے مطابق ریکھ و مقاعد کی کو انکا اذہان عالیہ نہ پہنچ سکے جو جلد اہل اسے درجہ اوسط و ادنیٰ نے جنگ و مہارت فہم
 زبان عربی نہ ہو وہ اس سے کیونکر اخذ کر سکیں ظاہر ہے کہ تصنیف و تالیف کتب پر علم و فن سے افادہ عام و اہل کمال منظور و نظر
 ہوتا ہے بقدر و قائل و مطالب شک کے الفاظ لطیفہ میں منظوم کر کے ہر ایک کے اذہان عمادہ کے فہم معانی میں قاصر ہوں اس بقدر
 اوس شخص کے علم و فضل کا شہرہ ہو و استاد و زمان مشہور آفاق ہو تا ہے فی زمانہ و زائد ہوا فوج ضروریات خود و روش سے
 فراغت کے حصول علم و ہنر کی طرف کمال توجہ ہو نہ وہ مایہ و سامان باعث استوصال نہ وہ ذوق و شوق و رجحان طبیعت نہ نہ کفایت
 کرتی ہے کہ نتیجہ و ثمرہ اوس کا حاصل ہو جس مقصود اصلی و غلت غائی اون اسانہ و علما و فضلا کی اور نام و نشان اونکا باطل صغیر و کبر
 و شہرت و اقبال و اکبر اسے حاصل و دانائے کامل پر علم و فن کے اسے متفق ہو کہ حسب رواج زمانہ و ولول چال وقت و فہم و عقل طالبان
 زبان عربی سے فارسی میں اور فارسی سے اردو میں ترجمہ ہونا اوسے اور انسب ہے بناء علیٰ ہذا ہر ایک کتاب یا یا مشکل کا ترجمہ و انتخاب
 ہونا شروع ہوا ہر ایک ادبی و اعلیٰ کو بھی شوق و انگیزہ ہوا اگر کساری زبان میں کتاب ہوتی تو فہم مطالب عمدہ و طور سے ہوتا یا بار افادہ و فہم
 و خواہش خاص و عام بصرف کثیر و وسیع یعنی ہر ایک کتاب کا اختصار و انتخاب و ترجمہ ہو کر طبع ہوا و اشاعت علوم سے مصنفین کا نافرمانہ
 جاوید ہوا بفضل کتاب یا یا کمال حسن و صفائی و لطافت زیبائی و انتہام و تمہان و کا گذر از کی و غریزی سے لکھو محاورہ و سنجہ مطبوعہ
 مشہور و نزدیک و دور منشی نول کشور میں بصحت لائق و فائق سید محمد علی صاحب غلت الرشید حضرت مترجم افندہ سفید خط
 روشن و واضح ماہ الکتاب و شہ ماہ و قیصرہ شہ ماہ ہجری چھپا کر اسے ہوا خدا کی درگاہ سے تمنا ہے کہ پسندیدہ و مقبول



<p>میزان الطب محشی مشہور کتاب طب کی ہے مع رسائل ذیل تصانیف مختلف - ۱- میزان الطب محشی مصنفہ حکیم محمد اکبر زرانی ۲- رسالہ دلائل النبض - ۳- رسالہ دلائل البول - ۴- رسالہ الجراہ مع مہدول ایام حسن انفیل لاطبا - مصنفہ مولو محمد صادق علی طب اکبر ترقی سندی کتاب طب بین حکیم محمد اکبر زرانی - سطب علوی خان - فستقہ اور فستقہ کا بیج</p>	<p>مجموعہ تصانیف از ادویہ - الفاہ الادویہ فرہنگ نصیر - مخزن الادویہ - یہ مجموعہ تین کتاب کا علی الزہری تصنیف حکیم نور الدین سید لاری وصف بہ تالیف حکیم احمد علی عظیم آبادی ہے - ضروری المطب - مؤلفہ حکیم مہتاب رسا مداویا میں نام دواؤا اسکے مفردہ صلیح کا بیان مقالات احسانی - مفردات کا بیان مصنفہ حکیم احسان علی دکیل -</p>	<p>مجموعہ تصانیف از ادویہ - بیک میں انشاء کیا ہے از اسکے جس نسخہ کا یہاں معرب پایا مترجمہ پڑت یہ سہ لال قائم طبع - مجموعہ میزان الطب - اردو سالہ جہاں خود مصنفہ مولو ۱- میزان الطب اردو - ۲- رسالہ جہاں ۳- طب مغربی - ۴- رسالہ دلائل النبض ۵- رسالہ دلائل البول ترجمہ حکیم مولوی صادق علی -</p>
<p>حکیم علوی خان - سفرح القلوب - مصنفہ حکیم محمد اکبر زرانی - عجاایز نافعہ - مصنفہ حکیم محمد شریف خان ام العلایع غریب رسالہ ہے تالیف از اکبر معانیات طبیہ محمد دولت نور الدین محمد بہار بادشاہ غازی میں تصنیف حکیم الامان اللہ فیض طبع سفی - مع مجموعہ چند رسائل ذیل - ۱- رسالہ نبض - ۲- قارورہ - ۳- رسالہ ستہ ضروریہ - ۴- رسالہ مقطعات یوسفی - ۵- رسالہ ماکول و مشروب - ۶- قصیدہ - کہ حفظ صحت - ۷- رسالہ الجبر ان را</p>	<p>طب فارسی اکبر اعظم چارہ دین جامع و کلیات و معانی طب بہ مؤلفہ حکیم محمد اعظم خان النی طبع حکیم محمد مختصر فی قول بقراطی - مشہور کتاب بقراط کی بہائی پنجیں مولوی غلام حسین نے فرمائی - خلاصۃ التجارب - ہجرات طبیہ حکیم علوی خان مدونہ حکیم ہب ارالدولہ بہادر ایضاً - مطبوعہ جدید مجموعات اکبری - بخشی تصنیف حکیم محمد اکبر خان معدونہ حکیم زرانی - لمکشیف الحکمت - مصنفہ حکیم سلیم الدین خان کفایت منہجوری - مع رسالہ جوب چینی مشہور کتاب بہ تالیف شریح میں مصنفہ حکیم منصور علی حکیم</p>	<p>مختص بہ علاج بہائم و طیور علاج المواتی - عمدۃ الحاجات بہائم و طیور کو رسالہ ڈاکٹر جی ایچ بی ہلن صاحب کی ترجمہ ترجمہ مولوی علاج احسانی - موسوئہ بہ دوا البہائم و الطیور اسہل علاج بہائم و طیور - کہچہ کہچہ نسخہ و روایتی رض کی ہجرات حکیم احسان علی دکیل زینت الخیل - مع تصاویر کمال اقسام اسب اور ان کے امراض کا علاج و تشخیص حسن فیض اسب مؤلفہ بخشی محمد ممدی - ایضاً - گزینۃ تصاویر - فرسنامہ - بہ الجہ اسب میں ہولہ و سعادۃ زکین و دلجوی -</p>
<p>۱- رسالہ نبض - ۲- قارورہ - ۳- رسالہ ستہ ضروریہ - ۴- رسالہ مقطعات یوسفی - ۵- رسالہ ماکول و مشروب - ۶- قصیدہ - کہ حفظ صحت - ۷- رسالہ الجبر ان را زاد غریب - غریب اور مسافریں کے یہ اور فستقہ قاریہ معالجہ ہر جسم کی رعایت کے گزرتا کی دوا لکھنؤ کا مادہ بخوبی میں مصنفہ حکیم صادق علی</p>	<p>محمد یوسف - ضیاء الاضیاء - مصنفہ حکیم محمود خان - مجموعات رضائی - معالجہ امراض ضعف باد و شہانہ میں مؤلفہ حکیم سید رضا حسین - دستور العلایع - مصنفہ حکیم سلطان علی زرانی</p>	<p>نفت مختص مفردات طب مختص الادویہ - اردو و جسمیں بیک و ایک بہت طبعت - مقررہ تعلیم - بدل - قدیم ترسبت - مفردات کمال - شرح سے لکھے ہیں مع رسالہ مستخرجہ حکیم محمد نور بہ صلیب میں -</p>

نستہ راوی ہستادری - تصنیف
تکمیل الزماری

علاج الامراض - رسالہ فی علاج الامراض
علاج الامراض النسانی کا خود انسان میں موجود
نفل کتب طبیہ ثابت کیا ہے مولف علیہ عبد الحق
کثر الاسرار - کتاب - اسرار طب کا مدار
طہو سے تصنیف حکیم اوی حسن مراد آبادی
بجی الحذاقہ - تصنیف حکیم قدرت احمد
رسالہ فحۃ الواقعہ لہام الامراض لوبانیہ فخر
الہی - کتاب - علاج اور اس کے اسباب علامات
بیان تصنیف حکیم سید افضل علی الخاٹک
شفار الدولہ -

مقرر الحکمہ - تصنیف مولوی رحیب علی
تدریسی -

علاج الامراض - مولف حکیم محمد شریف خان
مع رسائل مستفویہ وغیرہ
رسالہ اراتق سوار الطرق بطا لہ تحقیق
تحقیقات طب بطور بیانہ واکثری ولونانی کتاب
رسالہ اذافع المینہ ونافع البری فی احکام التغذیہ
اصی الخیرہ وریفہ تحقیقات تجزیہ بعضی ہندو کتاب
ہے اور اس کا علاج ہے -

لغات مفردات طب فارسی
مخزن الادویہ - مع تحفہ المومنین رحیم بن لی آیت طبیعت مفردات مصداقات دیر قدر شرب افعال وخواص مشرب لکھے اور اس کے ساتھ تحفہ المومنین ماحشہ بالاستیعاب تمام الماہجران پسندیدہ چری جو تصنیف حکیم

سید محمد حسین علوی -

ناصر المعالجین - پتھری و مخزن الادویہ کا
جلد اول بنیام واکارہ - فارسی و عربی شریح
ماہیت طبیعت و افعال و خواص ایسے اجمار
اور اختصار کے ساتھ کئے ہیں کہ لبا کلبہ کا بغیر
حفرین ساتھ رکھنے کے لیے لائق ہے - دلف گھر

ناصر علی غنیادری -
مفردات ناصری - بصفت بالا اور ضرر علیہ
یہ ہے کہ اس میں ایک مکملہ چاہیے مصنف غنی
اختیارات بدیعی - مفردات طبیہ اور کتاب
میں بری معتبر کتاب ہے -

۱ - مقالہ میں مفردات ادویہ کا بیان مع اس کی
ماہیت طبیعت افعال خواص اور اس کی طبیعت

۲ - مقالہ میں مرکبات طبیہ کے جوہات
نسجہ مصنف حکیم علی بن حسین الانصار
معان الشفا - سکندر شاہی جو طالب
لونانی ویدک ہے ہر دو مفرد کی تہیت طبیعت
مقرر و مصلح و بدل مقدار شربت افعال و خواص
تطبیق ہدک لکھے ہیں و چون وواؤ کا نام عربی
فارسی میں تھا وہ خاص ہندی زبان میں لکھا
یہ کتاب حکم سکندر شاہ حکیم ہو و خان
نے تالیف کیا -

مسیح ان الادویہ - و الفاظ الادویہ
فہرست فہرہ و مخزن الادویہ از تصنیفات حکیم
نور الدین محمد عبدالعزیز رازی کو تاج محمد

طب عربی
تفسیری شریح جو شرح حامل المتن مصنف

نفیس بر جالی الدرہ المططب - شریح
درسی معتبر کتاب طب کی ہے -

اقصرانی - شرح موجز کی کہ جو فہرست
شیخ الرئیس بوعلی سینا ہے یہ مشہور کتاب
درسی ہے اس طرح کے ذی استعداد
بہت مفید و کارآمد ہے -

کامل الصنائع - مقالہ اول و دوم تصنیف
علی بن العباس مشہور مصنف و کتاب
فن طب کی ہے -

موجز - مختص قانون طب مصنف
علامہ الدین علی بن الحرم القرشی سے
مشہور کتاب متن تین فن طب میں ہے -

قانونیہ - مع الفاظ و از تصنیفات
حسین ابن اسحاق کتاب معتبر طب کی ہے

شرح اسباب - فن طب میں لاجواب
اعطیہ کی کتاب - ہر حکم و خدا قیاس و احکام
لفظان اندیشہ کی درس میں مستند و معتد ہے

مصنف افلاطون زانی اسطر - دران ہن شاہ
وزادہ ان ثانی شیخ بوعلی سینا نفیس بن مریض
ہے قوت و استعداد طریقہ علاج و تشخیص
یہ طبیوں کو ہدایتی ہے محالجات میں مفید
و نافع کتاب و جلدوں میں تمام ہے ہر جلد

علمہ علیحدہ علمگی و صفائی سے منقول
نسخہ بم زمانہ شاہی سے طبع ہوئی ہے

۱

